بعون صانع بےعین و مکان و فضل خلاق زمین و آسمان سبحانہ تعالی

اندنوں کتاب مستطاب فائدت انتساب حاوی مطالب طبیہ مطاوی مآرب حکمیہ

مخزن عوائد معدن فوائد مستند حکما مقبول اطبا یعنی جلد اول



بزبان اردو ترجمہ قدوۂ ارباب تحقیق زبدۂ اصحاب تدقیق یکتائے مضمار ہمہ دانی

مولوی حکیم سید غلام حسنین صاحب مدرس و مہتمم مدرسہ ایمانی حسب الایمائے منشی نولکشور مالک اودھ اخبار

مطبع منشی نولکشور ثمر مطبوع جہانیان میں طبع تزئین عیان ہو

فہرست مضامین ترجمہ کتاب اول از کتب پنجگانہ قانون شیخ الرئیس



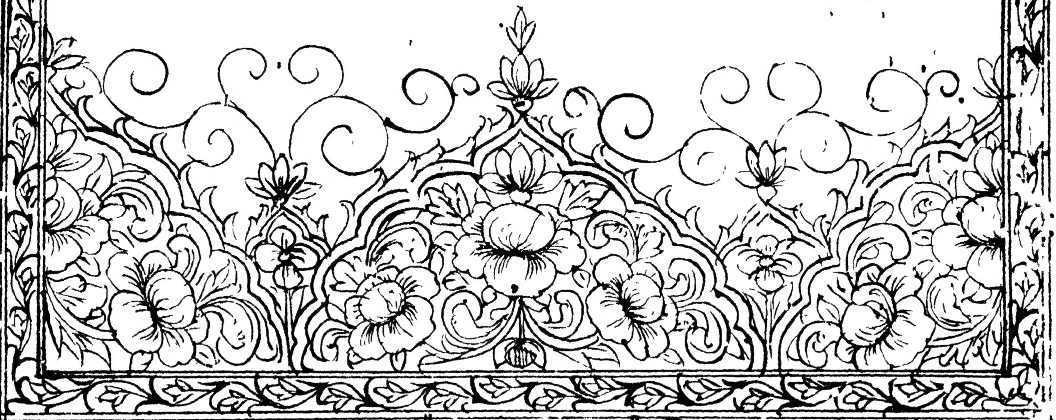
بعون صانع ممکن و مکان و فضل خلاق زمین و آسمان سبحانہ تعالیٰ

اندنوں کتاب مستطاب افادت انتساب حاوی مطالب طبیہ مطاوی آرب حکمیہ
مخزن عوائد معدن فوائد مستند حکما مقبول اطبا یعنی جلد اول

ترجمہ قانون شیخ بو علی سینا

بزبان اردو ترجمہ قدوۂ ارباب تحقیق و زبدۂ اصحاب تدقیق یکتائے زمن ضمار ہمہ دانی
مولوی حکیم سید غلام حسنین صاحب مدرس و مہتمم مدرسۂ ایمانی حسب الایمای منشی نولکشور مالک اودھ اخبار

مطبع منشی نولکشور میں طبع ہو کر بزمرۂ مطبوعین جہان ہوئی



بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا کی حمد جو لائق اوسکی شان کے شئون غیر متناہیہ کے ہے ہو نہیں بشر سے محال ہے اور اوس کی ثنا اور توصیف مین بقدر لائق بہ شان ممدوح کے زبان گویائی ال… اگر فقط ایک خاص قسم کی نعمت کا حمد خواہ اوسی خاص حکمت بالغہ اور صنعت بیچون وچرا کی نظر سے محامد اور اوصاف بیان ہون یعنی خلقت انسانی نیین جو … اور حکمت غیر متناہی صانع غیر سبحانہ وتعالی برہانہ نے بمفاد وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ کے مخلوق کیا اوس سے زیادہ تر معتدل طبع کوئی حیوان مخلوق نفرمایا اور نہ اوس سے زیادہ شریف مخلوق کوئی اور براہ کمالات غیر بدنی کے ایجاد فرمایا وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ سے اس کا پتا بخوبی لگتا ہے اور علم تشریح اعضا اور … اوسکے بعد علم علاج یعنی طب جسمانی اور بعد اوسکے علم اخلاق جو طب روحانی ہے اکثر وجوہ فضیلت انسانی کو جو مثل قطرہ از دریا ہے بیان کرتے ہین بالجملہ اگر فقط اسی ایک نعمت کا حمد اور شکر کیا جائے تو کیونکر ہو سکتا ہے اسلیے کہ ایک ایک نعمت ان نعمتہائے غیر متناہی سے ایسی ہے کہ دونو عالم کا حمد اوسکے مقابل مین بہت کم … معلوم ہوتا ہے بہر حال حمد اور شکر کے بعد نعت برگزیدۂ کونین باعث ایجاد نشاتین مقدم الایجاد خاتم الوجود محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کرتا ہون جو درحقیقت علۃ غائی ہماری ایجاد اور آفرینش اور فی الواقع ذریعہ ہماری شرافت اور کرامت اور حسن تقویم کی ذات مقدس اوسی جناب کی ہے اور درود نامحدود اونپر اور اون ارواح مقدسہ پر نازل … ابواب مدینہ علم نبوی کے ہین … علیہم الی یوم … صلوات نامیہ زاکیہ مادام یدوم الدوام ویکون او لا یکون کون الاکوان بعد اسکے بعد حمد ان بحث العبد الراجی الی رحمۃ رب المشرقین **سید غلام حسنین** کنتوری بخدمت ارباب فطنت وذکا و صاحبان ذہن رسا کے گزارش کرتا ہے کہ اس خاکسار کو بعد فراغ علوم درسیہ حسیہ وعقلیہ اور بعد تحصیل علوم دینیہ کے جسقدر اس … دی تھی جب متوجہ بطرف فن طب کے ہوا اور جو مبادی از قسم علوم اور فنون کے بطور مقدمات اس علم کے ہین از قسم ریاضیات وطبعیات خواہ اونکے مسائل کلیہ خواہ اعمال جزئیہ اور نیز کسیقدر فن کیمیا جسکا جاننا طبیب کو بنظر ترکیب اور تحلیل اجزا کے ضرور ہے اور … مشاقی اعمال کیمیائی از قسم حل وعقد وتعفین وتقطیر وغیرہ چارہ نہیں ہے کسیقدر حاصل کر چکا تب خیال اسکا ہوا کہ ہمارے اہل اسلام مین باوجودیکہ علم طب کی کتابین ایسی عمدہ اور قواعد ایسے صحیح اور بیخطر اور مرتب ہین اور مدلل ہین اسکی کیا وجہ ہے کہ اس فن خاص کے ماہر اور عامل بہت کم لوگ ہوتے ہین اور کیا وجہ ہے کہ باوجود کثرت درس وتدریس

مبتلا کر اونسے ادنے مسائل سے اعلیٰ اعلیٰ درجہ کے لوگ واماندہ رہجاتے ہین بعد کمال غور و تامل کے ایسا گمان ہوا کہ جسقدر خلط مبحث اور تمادی اور فنون
متاخرین اہل اسلام نے کردیا ہے فن طب مین بھی جسکی بنا اکثر تجربات پر رکھی گئی ہے گو زمانہ جالینوس وغیرہ سے قیاس کے ذریعہ سے تقویت اون احکام کی کی گئی تھی مگر اوس
کا بالکل قیاس فاسد لا اساس پر نہین ہو سکتا اور اگر کسیقدر ہے تو اتنا نہین ہے کہ بس اوسی کے پیچھے پڑ کے اصل غرض سے دور رہین پھر درس تدریس مین یہ
کیفیت ہے کہ جو کتب بالفعل مروج ہین اکثر کیا بلکہ سب کا ماخذ قانون شیخ بو علی ٹھہرا ہے اور اوسیکا حوالہ کتابی اور زبانی دونو طرح سے دیا جاتا ہے اور جو نقصانات
اوس کتاب مین بوجہ غلطی کُتاب اور ناقلین کے خواہ جو جو تناقض اور اغلاط اصل مولف سے اوسکی خاص تحقیق مین یا بوجہ اغلاط مترجمین کے جنہون نے یونانی سے عربی
مین ترجمہ کیا تھا اوسکی اصلاح اور درستی مین انبار کتب کے طیار ہین اور اسکی خبر نہین ہے کہ شیخ گو محقق کامل ہے مگر خطا سے کیونکر معصوم ہو سکتا ہے
قرشی کی شرح دیکھیے تو عجب گل کھلا ہوا ہے ایک مسئلہ نہین چھوڑتے جو مخدوش نہو اور گیلانی اور آملی کو دیکھیے تو اونکی توجیہات بسبب مباحثہ لاطائل
کی دفع اعتراض شیخ و حمایت عنہ کیا ہو رہے ہین مین ان کاملین کی توہین اور تجہین نہین کرتا ہون بلکہ مین اقرار کرتا ہون کہ یہ بھی ایک فن نہایت دقیق ہے
اور شاغلین اس کا چرچا خوب ہی مگر میرا مطلب یہ ہے کہ اصل غرض طبیب کی ایسی نزاع لفظی اور تحقیقات منطقی خواہ طبعی اور الٰہی سے شاید پوری نہین
ہو سکتے اور شاید شیخ بھی جسوقت کسی مقام پر ترجیح قول بقراط اور جالینوس مین ایسی تقریر باضطرار اس کتاب مین کرتا ہے اوسکی نظر مقصود
نزاع لفظی پر نہین ہوتی چنانچہ ناظرین کتاب قانون پر بخوبی واضح ہوگا + علاوہ برآن اس اختلاف نسخ نے قانون ایسی عمدہ کتاب کو ایسا برباد کردیا ہے
کہ با اینہمہ وضوح اور سلاست بیانی جو خاص طریقہ بو علی ہے پہیلی اور چیستان سے بھی زیادہ دقیق ہوگئی ہے + اور اب اس زمانہ کے اطبائے محققین اور
ماہرین جو منجملہ چند انفاس مین سمجھے جاتے ہین اگرچہ لفظ طبیب اور محقق کامل کلی غیر محصور ہے اونکا قول تو برملا یہی ہے کہ شاید قانون کسیکی سمجھ مین نہین
آسکتا ہے گو شفا اور اشارات جو بہ نسبت قانون کے علوم کلیہ مین تصنیف ہوئی ہین سمجھ مین آجائے + اور اگر کوئی بیچارہ طالب علم مرتے کھپتے اس
درجہ تک پہونچے تو اوسکو درس قانون مین جو جو سختیان جھیلنی پڑتی ہین اوسکا بیان کیا ضرور ہے کہ عیان را چہ بیان ایک خاندان کے
عقیدہ کی بات مین سنے یہہ بھی سنی ہے کہ شیخ نے عمداً مقامات قانون کو مغلق کردیا ہے جسمین ہر کس و ناکس کی سمجھ مین نہ آئے اور وہ رموز
سینہ بسینہ اونہین لوگون کو پہونچتے رہتے ہین جو حامل اسرار شیخ کے ہین جیسے ارباب تصوف اور علم باطن کے غوامض اسرار کا یہی حال ہے وہ گو
یہی کہتے ہین کہ جب شُراح متقدمین با اینہمہ علم و کمال جو اس زمانہ مین قریب بمحال ہے غرض اصلی شیخ کو نہ سمجھے تو اب کون سمجھ سکتا ہے +
بہرحال اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب علم طب کا حاصل ہونا قطعاً محال ہے اسلیئے کہ مدار کار جس کتاب پر ہے وہ تو بطور رموز اور چیستان کی ایسی ہے
جیسے مصنفات جابر اور جلدکی علم اکسیر مین خواہ مصنفات ابن عربی وغیرہ تصوف مین خواہ مصنفات علماء حروف جفر اور جمل اور اوفاق مین پھر کس طرح سے
یہ علم حاصل ہو سکے + راقم خاکسار کو یہ ظن فاسد بطرف شیخ کے جو معلم علوم طبعی اور الٰہی اہل اسلام مین تھا نہین ہو سکتا اور کبھی ان اوہام باطلہ کو صحیح نہین
تصور کر سکتا ہے خصوصاً جب اوسکی عادت بزبانی دیگر مصنفات مین بخوبی دیکھی جاتی ہے کہ ہر جگہہ تخلیط جدل اور خطابت سے بہزار دل و جان ناراض
ہوتا ہے اور خاص قانون کے اکثر مباحث مین جو مسئلہ منجر بحث طبعی خواہ منطقی کیطرف ہوا اوس سے کیسی دامن کشی اور اعراض کرتا ہے تو پھر ایسے
شخص کو جو درپے توضیح و ایضاح اور تعلیم اور ارشاد کے ہو مین چیستان کو کیونکر تجویز کرون + باین لحاظ میری رائے اسکی مقتضی ہوئی کہ اصل
کتاب قانون کو جو درحقیقت ایک نہایت اعلیٰ درجہ کی کتاب ہے اور میرا رتبہ اوسکی نکات اور غوامض اسرار کے سمجھنے کا نہین ہے اور نہ مجھے
دعویٰ اور ناز اپنی ہمہ دانی کا اور نہ مجھے ہوس لن ترانی کی ہے فقط اس غرض سے کہ جو مطالب ظاہری اوس کتاب کے ہین اونکو ایسی عبارت سلیس
اردو مین بطور ترجمہ کے لکھون جس پر اکثر اذہان متوسطہ کی رسائی باآسانی ہو اور شاید طالب علم جو درجہ اوسط پر اس فن کے پہونچا ہوا ہے یہ ترجمہ کسی

تہ بہ مفہم عبارات قانون کا ہوجائے اور کسی قدر زحمت ان بیچارونکی کم ہو اور شاید یہ میری سعی اور کوشش منافی اصل غرض مصنف قانون کی ہو جسنے اسکو واسطے افادہ عام کے تصنیف کیا۔ اگرچہ یہہ ہیچمدان گمان کرتا ہے کہ اس زمانہ کے ارباب علم کے اذہان مین جو مقدمات مشہورہ غیر برہانیہ بہ نسبت انشا خواہ اسرار علومہ کے ٹھہری ہین اونسے نتائج بہ نسبت میرے نکالین گے اور میرا حال اس ترجمہ کی نسبت وہی ہوگا جو اوائل اسلام مین بہ نسبت فارابی وغیرہ دیگر مترجمان کتب یونانی کا زبان عربی مین ہوا ہے اور جسطرح یونانی دان عربی کیطرف ان علوم کے مترجم ہونے سے مدعی اسکی تھے کہ اب علم کی قدر کم ہوجاویگی اور اسکا مرتبہ گھٹ جاویگا وہی حال میرا بھی ہے بہ نسبت اس ترجمے کے اور ظاہر ہے چونکہ زبان شریف سے کم رتبہ زبان کیطرف مین اس کتاب کا ناقل ہون اسوجہ سے مجھے ملامت زیادہ ہوگی لیکن مین اپنے خدائی یگانہ کی قدرت یاد دلانیکی غرض سے جس نے اختلاف السنہ اور اختلاف الوان کو اپنی عجائب قدرت مین شمار کیا اور فرمایا کہ ❊ مِنْهَا اخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ اسکا مرتکب ہوا ہوں اور مین جانتا ہون کہ شاید مجھسے پہلے حکیم ارزانی وغیرہ فارسی مین اکثر کتابین اس علم کی ترجمہ کر گذرے ہین گو اونکے معاصرین چین بجبین رہے اور اونکے تراجم کو نظر حقارت سے دیکھا گیا لیکن آج ہندوستان مین لاکھون نہین تو ہزارون طبیب بذریعہ انہین تراجم کے ہوے ہین اور لاکھون مریض اونکی کتابونکے پڑھنے والونکے علاج سے شفا پاتے ہین کہ شاید اتنی برکت اور اتنا فیض عربی زبان کی کتاب پڑھنے والے طبیبونکو میسر نہین ہے علاوہ بران ہمیشہ سے یہی عادت مستمر ہے کہ جب کوئی عمدہ شی کسی ولایت مین ایجاد ہوئی اور وہان کی زبان کی کتب مین درج ہوئی دوسری ولایت کے اہل علم پہلے اوس زبان کو بغرض تحصیل اوسی شی کے سیکھکر اپنی ولایت کے متعلمین کیواسطے اپنی زبان خاص مین اوسکا ترجمہ کرتے چلے آتے ہین کیا طمطم ہندی کی اوستادی اور فیثاغورس کی شاگردی مین کسیکو شک ہے اور کیا یہہ فعل بالکل خلاف اوضاع سلف بہ نسبت انتقال علوم کے ایک زبان سے دوسری طرف دوسری زبانکی پہلے پہل ہوا ہے۔ اور کیا پہلا مترجمین کو نتیجہ اپنی جانکاہی اور دماغ سوزی کا نہین ملا جو مین اوس سے محروم رہونگا اور کیا میرے معاصرین جو بوجہ ہمعصر ہونیکے آج مجھپر تخطیہ کرینگے آئندہ آنیوالے زمانہ مین ایسے منصف پیدا ہونگے جو میرے معاصر نہون ہان ایک بات کا لحاظ ضرور ہے کہ اگر برطبق لازمہ بشری مجھسے نقل اور ترجمہ مین کسیطرح کی خطا واقع ہوتی ہو خواہ مین اصل مطلب مرموز کا جو بقول بعضے ماہران چیستان پہیلی ہے خوب نسمجھا ہون اوس مقام پر اگر کوئی میری خردہ گیری کرے وہ امر واقعی ہے مگر اس عیب کی تخصیص کچھ مجھپر نہین ہے اگر مین خواہ کوئی اور معاصر خواہ کوئی اور متقدم جسنے مطلب غلط سمجھا ہے اگر زبان عربی مین اوسی بیان کرے گا تو کیا یہہ زبان محض براہ عربیت کی اس خطا کو دور کر دیگی تجھے تو یہی گمان ہے کہ مطلب غلط کسی عبارت مین بیان کیا جایگا ضرور غلط ہوگا اور زبان عربی مین اگر گنجایش غلطی کی کم ذکی ہے تو شاید منشی امیر احمد صاحب لکھنوی کو تاویل اقوال شاہ جمجاہ دین پناہ کج کلاہ خاقان ابن الخاقان اعنی جناب واجد علی شاہ بہادر دام اقبالہ کی بہت آسانی ہوتی ہوگی بہرحال اون اغلاط کے رفع کی امید مین معاصرین اور آئندہ کاملین سے ہرطرح یکسان رکھتا ہون شاید اگر میرے عذر کمفہمی کو قبول فرمائین گے تو اوسکی اصلاح ضرور کر دینگے اور شاید جن مقامات مین بسبب عبارات اور بے تکلف ترجمہ جو آمد طبیعت پر دلالت کرے گا اگر پسند خاطر ارباب نظر ہوگا اوسکی عوض یہہ زحمت اختیار نفرماکر اصلاح فرمائینگے اسلیے کہ گھوڑے سے گھوڑ چڑھا سوار گرتا ہے اور آگ سے لوہار اور تشبار زیادہ جلتا ہے اور دریا مین اکثر ملاح ہی ڈوبتا ہے اور تلوار سے اکثر سپاہی مرتا ہے اور علاج مین اکثر طبیب ہی خطا کرتا ہے تصنیف مین مصنف ہی غلط کرتا ہے جو جو نقصانات اس ترجمہ مین باوجود اجتماع نسخ عدیدہ اور شروح کثیرہ کے باقی رہی اوسکی واقفیت جسقدر راقم خاکسار کو ہے اوتنی اگر ناظر کتاب ہذا کو ہوگی تو شاید میرے عذر کو زیادہ قبول کریگا اور جسقدر نامساعدت زمانہ نسبت راقم الحروف کی بروقت تحریر اوراق ہذا کے ہے اوسکو اگر تمامہ ناظرین بالکلین جانینگے شاید میرے ایک عذر کو ہزار عذر کے برابر تصور فرمائینگے تاہم چونکہ قدردان علم وہنر

فیض رسان کرم گستر یکتائی عصر وحید الدہر مجمع بذل وعطا کان جود وسخا فارس مضمار جود وکرم عالی گوہر والا ہمم عالی نژاد منشی نول کشور
جو بانی مبانی اوسکے ہین نہایت مستعجل اتمام ہوئے امذا بعجالتہ بیہ اوراق معرض تحریر مین آئے اور اگرچہ بعض احباب نے تاریخ طبع لرابرٹ ترجمہ فارسی سیکہ
شریف خان دہلوی کی کیا تہا مگر راقم الحروف کو کسی جلد کا اوس ترجمہ کی اسوقت تک کہ اتمام جلد کلیات کر چکا ہون اور حمیات کی بہی تا
آخر مباحث بحران کی ترجمہ سے فارغ ہوگیا ہون پتہ نہین ملتا اور کچہ مجہے زیادہ پابندی بہی ایسی نہین ہے ہان اگر تا اختتام کتاب ہذا کوئی
جلد ملگی دیکہا جائیگا وکم ترک الاول للآخر اب مین مختصر بیان اون چیزونکا کرتا ہون جو واسطے تسہیل کتاب ہذا کے تمام کتاب کی ترجمہ مین ملحوظ رکہی
گئے ہین اوّل یہہ ہے کہ ہر ایک فقرہ بعد تمام ہونیکے آیندہ فقرے سے بخط عرضی جدا کیا گیا تاکہ ناظر کتاب ہذا کو واسطے سمجہنے اس ترجمہ ونیز سمجہنے اصل
کتاب کی بوجہ افراز فقرات کی مدد کامل ملتی رہے دوسری جس لفظ کی ترجمہ سے محاورہ اردو خراب ہوتا تہا وہ لفظ بعینہ لکہکر اوسکی ساتہہ اوسکا
ترجمہ بعد لفظ یعنے خواہ لفظ اور خواہ لفظ یا کے جو حروف عاطفہ سے ہے اور اکثر مترجمین علوم جدیدہ از قسم فروع علم ہیئت وہندسہ وسائر
فروع طبعیات نے زبان انگریزی سے بطرف اردو یہہ ایک اصطلاح خاص قبل ازین مقرر کرلی ہے اونکی پیروی سے یہہ اتفاق ہوا ہے + + + +
تیسری جو مصطلحات علم طبعی خواہ ہیئت کے زیادہ معروف تھے اونہین بنظر توضیح واضحات کے چہوڑ دیا اور جو زبان زد عام وخاص نتھے حاشیہ یا متن پر اونکی
بہی توضیح کر دی چوتھی واسطے زیادہ آسانی کے جو اوقات معالجہ خواہ تدبیرات مین مینہ فارسی ترکی وغیرہ مذکور تہے اونکی تحویل تخمینی بطرف ماہہائے
مروجہ ہندوستان کی کر دی گئی پانچوین اکثر آلات فصد اور حجامت خواہ قدح اور جرح خواہ حمام کی آلات خواہ بچہونا نہ زمرش مرضا کی اور ازین قبیل
اور آلات اور ظروف وغیرہ جو مروج ولایت عرب خواہ بہ بلاد ایشیائی جہانکا شیخ الرئیس متوطن تہا اونکی عوض جو چیزین ہندوستان مین مروج ہین
اونکی بہی تصریح کر دی ہے چھٹی دوائین جو بزبان عربی ویونانی درج کتب طبی ہین حتی الوسع اونکی ہندی بہی لکہدی اگرچہ التزام اسکا نہ رہا
نہین مگر کلموا الناس علی قدر عقولہم کے یہی معنی ہین ساتوین امراض کے اسامی بہی جہانتک ممکن ہے زبان اردو بلکہ ہندی کی لکہدئے
گئین اور جو امراض جدیدہ ہندوستان کے اطبا نے دریافت کئی ہین اور اونکے معالجات بہی بسبب اونکے تجارب کے جدید ہین اونکا اضافہ کر دیا ہے
تاکہ اصلی غرض اس کتاب کی پوری ہوئے آٹھوین مجربات خاص مولف کے جو بہ نسبت امراض کے ہین اور وہ مجربات کاملین اطبائے ہند
ونیز کامل بید اور ماہران اہل تجربہ سے مجہے پہونچے اور معمول بہ فقیر کے ہین وہ بہی اضافہ کر دئے ہین نوین اکثر مقامات پر تخمینہ قیاسی نسبت جو بہ
اصول کیمیائی خواہ ضبط اوزان صنفی خواہ اندازہ کیفیات کی ضرورت ہوئی ہے مثلاً وزن پانی کا خواہ وزن حرارت اور جوش دیگ کا اوسی بہ
تحقیق حال کے جو آلات اوسکی واسطے طیار ہوئی ہین اور جو قواعد بالفعل مروج ہین جیسے مقیاس الحرارۃ یعنی تہرمامیٹر وغیرہ حتی الوسع اونسے اوسکی مقدار
کو ضبط کر دیا ہے دسوین حساب اوزان اور تحصیص اور جمع تفریق ضرب اور قسمت وغیرہ کی اگر کہین ضرورت پڑی ہے جو علامات بالفعل
بالخصوص اہل مروج ہین اور جن قواعد سہل سے اب اعمال حسابی کئے جاتی ہین اوسی طور پر لکہا ہے چنانچہ علامت جمع کی + اور علامت تفریق کی −
اور علامت ضرب کی × اور علامت قسمت کی ÷ اور علامت مساوی خواہ حاصل عمل کی = لکہدی ہے گیارہوین کسی مقام پر
اگر ضرورت زیادہ توضیح کی ہوئی تو بذکر مثلہ خواہ عبارت جداگانہ جسمین پابندی ترجمہ کی وجہ سے زیادتی اور کمی کا اختیار ہے کچہ عبارت بڑہا
دی ہے اور اضافہ اور اصل کا تفرقہ یہہ رکہا ہے مترجم کہتا ہے اور پہر جب عبارت زاید تمام ہو چکی جلی قلم سے لفظ متن کی لکہدی ہے
بارہوین اگر کسی مقام پر قیاس منطقی کے کسی مقدمہ پر شیخ نے کچہ نظر کی ہے خواہ عکس مستوی خواہ عکس نقیض خواہ تلازم شرطیات سے
کوئی مقدمہ ثابت خواہ منع کیا ہے بالاجمال اشارہ اوسی قاعدہ میزانی کیطرف بہی کر دیا ہے کہ طالب علم کو جودت زیادہ ہو اور خود شیخ کی استدلال

ہی باقی خواہ جالی ہین جو نقصان اور خلل تہا اوسی ذکر نہیں کیا اسلئے کہ منصب ترجمہ او توضیح کا درستی اصل اور متن کی جہانتک ہو اوسکو
راست کرنا جیسے ترتیب وغیرہ کا شعار سے تیرہوین جس مسئلہ [illegible] علاوہ خواہ اور کسی قسم کا حوالہ اجمالی شیخ نے دیا ہی اوسکی تصریح مع نشان
فصل اور جملہ او تعلیم او فن کی بخوبی کردی ہے تاکہ وقت [illegible] چودہوین امور مفصلہ بالا کی سوا اور امور جزوی جو بغرض توضیح کہ
کہین خاص مقامات پر مناسب معلوم ہوے کہ اونکی تفصیل دشوار ہے مگر نہین ناظرین بالتمکین کو خود ہی بروقت ملاحظہ مقامات لاحقہ کی واضح
ہو نگے * اب میرین بطور عذر تقصیر کے رجوع کرتا ہون اور کہتا ہون کہ ابتدا سے خلقت سی آجتک بہ نسبت ایک امر غریب کی یہی معاملہ جاری
ہی کہ جبتک اوس شے میں فی الجملہ غرابت بوجہ تجدد کہ باقی رہتی جبلی انسان یہی ہی کہ اوسکی نسبت تعصب کرتے ہین اور یہ طریقہ کچہ خاص ہندوستانی
لوگونکا نہین ہے بلکہ علی العموم یہی قاعدہ ستمرہ ہے اس نفرت [illegible] کوئی تصدیق ایجاد اور اخفائی مافی الضمیر کا کرے سلسلہ تحقیقات اور ایجاد کا
قید نا مسدود ہوجاوے ۔ اور اگر یہ خیال ہو کہ ہمارا فعل جدید جو عام اور مقبول انام ہو یہہ تو اوس سے بھی زیادہ دشوار بلکہ بنظر عادت محال
ہے ۔ تاہم خیال ہین ناظرین کتاب ہذا سے درخواست اس امر کی نہین ہے کہ بالفعل میرے اس فعل کو پسند کرین لیکن اتنا خیال ضرور فرماوین
کہ [illegible] کوئی شے [illegible] دنہوتی ہوگی [illegible] کہ اسکی نقصانات کی رفع کیے سطے زمانہ ہزارون خواہ سیکڑون برس کا درکار ہوا ہو
اسیطرح اگرچہ [illegible] مقامات جدیدہ مین خواہ کسی اور وجہ سے [illegible] عدم تاویہ [illegible] سے برآمد ہوا امید کرین کہ آیندہ جب
کثرت الفت [illegible] ہوا کی درست ہوتی رہی گی آخر کو پاک [illegible] جیسا چاہئے ویساہی ہو جائیگا اور میری گزارش خاص بہ نسبت اہل
[illegible] اگر کوئی ایسی غلطی [illegible] مقام [illegible] خواہ ناقص جو اصل کتاب مین بموجب بیان مندرجہ
بالا [illegible] سے جو [illegible] الزام [illegible] سکا بھی لحاظ فرمائین کہ ایسی کوئی غلط بات نہین ہے
کہ [illegible] ہوسکے یعنے علاوہ [illegible] شاید جو بات اونکی قیاسات کی ذریعہ [illegible] ہوتی ہے کسی اور کی مقدمات برہانی خواہ جدلی
کی ذریعہ سے صحیح [illegible] ہوجائے [illegible] اسکی غلطی کی اصلاح بہما کن فرمائے
بعد [illegible] انصاف سی نہوگا [illegible] اہل علم خصوصاً [illegible] گزارش ہے کہ چونکہ اختلاف نسخ اصل کتاب کا اسدرجہ
تہا کہ اگر [illegible] حوالہ اون اختلافات کا ہوتا حجم کتاب زیادہ ضخیم ہوتا اسلئے سوا مقامات غیر ضروری خواہ ایسے مقامات کی جنکا اختلاف
نسخ مثل [illegible] اشکال ہندسی کے ہے یعنی باوجود تغیر الفاظ کی اصل معنے مین چندان فرق نہین ہوتا ہے ۔ اور قسم کی اختلاف کا تا امکان
تعرض [illegible] علامت یہہ قرار دی ہی کہ جو نسخہ تحقیق مترجم مین انسب تہا پہلے اوس کا ترجمہ کر کی بلفظ تردید دوسری نسخہ کا
ذکر کیا [illegible] رعایت اسکی ضرور ہے کہ مطلب کتاب مین خبط پیدا نہو ۔ چونکہ خطبہ اور دیباچہ قانون کا مختلف طور پر دیکہا گیا
ایک [illegible] فہرست ہر حصہ کی داخل اوسی حصہ مین مذکور تہی ہر قسم خاکسار نے فہرست حصہ اول کا ترجمہ دیباچہ ہی او بہت توضیح
و تصریح [illegible] نشان [illegible] فصل اور جملہ او تعلیم او فن کی دیکہنے کی ضرورت کیوقت زیادہ وقت نہو اور جہان کہین
اصل کتاب [illegible] مقام کی نظر سی اوسکا فصل جدا گانہ ہونا مناسب تہا جیسے اکثر مقامات مین کتاب امراض جزویہ خواہ
تمیات کی جہا مین [illegible] اسقدر اختلاف کو محمول غلط پر نفرماوین گے اسلئے کہ خاکسار نے جو تہذیب مناسب تعلیم کی
[illegible] ترتیب [illegible] ہوناشان تحقیق [illegible] متقدمین اور کاملین کی
ہی فصل [illegible] اصل مطلب اور نفس مسئلہ سمجہنا چاہئے اگر اس تبدیل سے کوئی خرابی معنوی جیسے اقلیدس

کی اشکال اور مقالات کی اولٹ پلٹ خواہ ارفروع ہندسہ کی اشکال کے علیحدہ اور تبدیل ہے لازم ترقی ہوا ہے براہ سلطنتی نکاس ترتیب
کردیا ہے اوسکی اصلاح فرمائینگے اور معذور جانینگے میں نشانِ غنیمت ابوا سے قیمت منی ہو چکا ہے بسم اللہ [illegible] کے بعد شدہ دو تسرید اوراق
بڑہا لیا ہے — اور [illegible] دانان لکھنو اور فصحاء دلی سے گزارش ہے اگر چہ مولد اور وطن [illegible] متصل بہرائم کہاٹ
تحصیل فتحپور ضلع [illegible] بارہ بنکی مضافات لکھنو سے ہے اور دس برس کی عمر سے خدمت [illegible] لکھنو میں حاضر ہوا ہون اور ایک قدر شیوہ
اور لطافت [illegible] سے کا ملین سے اوسے بہی رکھتا ہون اور یا انہمہ سرِ وقت تصنیف کتاب ہذا کہ اہل [illegible] الفاظ کی تحقیق
بہی کرتا رہا ہوان تاہم مین کسیطرح قادر اوس فصاحت اور سلاست مین [illegible] لکھنا ہے [illegible] کی حاصل ہے
بیت بجہان اکر شنیدہ بود + آن دانش تا بعینہ بود [illegible] صاحب قاموس [illegible] اوسکی مصنفات
آجتک [illegible] اور رواج کمتر [illegible] ایسا کہی ولایت ملکہ خاص ہے مین ہوا ہوگا جو اوسکی [illegible] اہل زبان ہوئے
فارسیت [illegible] کاسا اردو کا [illegible] جانتا ہے [illegible]
فرق [illegible] واقعی جاگزین خاطر ہے اور یہ بہی خیال ہے [illegible]
عبارات مین بخوبی صرفات کلمات عربی کے اونپر [illegible]
ہے کہ شیخ الرئیس کی عبارت مین جسطرح جو لفظ وارد ہوئے [illegible]
فقہا و اہل اسلام [illegible] گزارش ہے کہ [illegible] اصل کتاب [illegible]
[illegible] اِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ [illegible]
کیا جائے دوم بنظر تقاضہ ترجمہ کے کچہ اون منافع کا اور [illegible]
ست معدوم ہوگئے تہے اخلاق ناصری اور اخلاق جلالی وغیرہ [illegible]
کتاب کا خطبہ سے شروع کرون + واسال اللہ [illegible] التوفیق [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا سے اعانت چاہتا ہون اور خدا ہی پر توکل کرتا ہون — حمد خدا کی اس قدر کرتا ہون جو لائق اوسکی شان کے ہو اور [illegible] خدا کے
شیوع احسان کی ہے — اور درود نامحدود خدا کا اوسکے نبی پر جنکا نام محمد ہے اور اونکے آل و اصحاب پر نازل ہو بعد حمد اور صلوۃ کے واضح ہو
کہ مجھسے میرے ایسے بعض خاص احباب نے کہ جنکے سوال کو مین رد نہین کرسکتا اور اوسکی حاجت روائی مجہپر بقدر میری وسعت اور امکان
کے لازم تہی درخواست کی اس بات کی کہ اونکے [illegible] ایک کتاب فن طب مین ایسی تصنیف کرون جو شامل طب کے قواعد کلیہ اور جزئیہ
پر ہو لطف سے [illegible] باوجود اختصار کے جتنے مسائل اور احکام اوسمین مندرج ہون مشرح بہی ہون اور باوجودیکہ بیان مسائل اور احکام کا
جو حق ہے بخوبی ادا ہو [illegible] اوسکے التماس کے [illegible] تصنیف کیا اور تجویز مناسب اوس
کتاب کی ترتیب میں یہ ہوئی کہ پہلے مین امور عامہ کلیہ [illegible] طب کو بیان کرون [illegible]
اہتمام [illegible] احکام جزئی ادویہ کو بیان [illegible]

کی تشریح اور جو منفعت اوسکی خلقت مین ہے بلکہ بعد ازان اکثر مقامات مین اوس عضو کی حفظ صحت و اسباب بھی لکھون مگر یہہ تشریح
اعضای مرکبہ کی ہے جو کتاب امراض جزئیہ مین درج ہوگی اور اعضای مفردہ کی تشریح کتاب اول یعنی فن کلیات مین درج کی ہی اور اسی طرح
منافع اعضائے مفردہ کی اسی کتاب اول مین بیان کرونگا پہر کتاب امراض جزئی مین بعد ذکر حفظ صحت عضو خاص کے بطور عام امراض عضو
مخصوص اور اسباب امراض اور طرق استدلال اوپر اونہین امراض کے اور معالجہ اون امراض کا بطور کلی اور عام طریقہ سے لکھونگا جب (۱)
سب امور سے فراغت ہوجائے امراض جزئیہ اوس عضو کے مذکور ہونگے اور اس مقام پر بہی اکثر حکم کلی تعریف مرض اور اسباب عام
اور دلائل کلیہ کا سب پہلے ذکر کرینگے اوسکے بعد خاص احکام جزئی کا ذکر کرونگا پہر معالجہ کا قانون عام پہلے ذکر کرکے معالجہ جزئی کو دوائی بسیط
خواہ مرکب سے بیان کرونگا اور معالجہ تمام خواہ علاج خاص مین اگر اونہین دواؤنکا استعمال مناسب ہے جنکا ذکر کتاب ادویہ مفردہ کی جدول
او نقشجات مین کرلیا ہے جنسے طالب علم اوس مقام پر پہونچکر واقف ہوسکتا ہی بہرحال ایسے ادویہ مگر رہر ایک مقام پر بیان نکرونگا
بلکہ اوسی مقام کا حوالہ کردیا جائیگا مگر کوئی ضروری دوا کہ جسکا ذکر ضرور ہے البتہ مکرر لکہی جائیگی اور جو دوائے مرکب ایسی ہی کہ اوسکے منافع اور
اوسکے بنانیکا طریقہ لائق اسکے ہے کہ اونکا ذکر قرابادین مین کیا جائے اوسکی نسبت بھی یہی طریقہ ملحوظ ہی پہر اس کتاب مین امراض جزئی کے اتمام
کرچکے ایسا مناسب معلوم ہوا کہ ایک اور کتاب اون امراض کے بیان مین لکھون جو امراض خصوصیت کسی خاص عضو سے نہین رکہتے جیسے حمیات
وغیرہ اور انہین امراض کے بعد قواعد زینت کے بہی ذکر کرونگا اور اس کتاب مین بہی وہی طریقہ بیان کا مرعی ہے جو ترتیب امراض خاصہ کے
باب مین مذکور ہوا ہے پہر اگر خدای تعالی توفیق اتمام اس کتاب کی دے اوسکے بعد قرابادین مین مرکبات ادویہ کو حسب خواہش جمع کرون اور یہہ
تمام کتاب اول سے آخر تک جو کہ شامل بیان ضروری اور لابدی مسائل اور احکام طب پر باختصار ہے بامین نظر ایسی نہین ہے کہ جو طبیب قصد معالجہ
امراض کا بالفعل کرے اوسکو اکثر مسائل مندرجہ کتاب ہذا معلوم خواہ یاد نہون یعنے کم سے کم بمقدار علم طبیب کو ضرور ہے اوسپر یہ کتاب شامل
ہی اور اس سے زیادہ جو اور چیزین بکار آمد طبیب کی ہین اونکا حصر دشوار ہے لیکن اگر بحکم خدا تعالی مرگ نے مجہے مہلت دی بعد اتمام اس کتاب
کی دو باب ایک اور کتاب جو زوائد پر شامل ہو تصنیف کرونگا اور اب اسی کتاب کی ابواب اور فصول کو جمع کرتا ہون اس کتاب کو پانچ کتابو پر
قسمت کرتا ہون **کتاب اول مین** طب کے امور کلیہ کا بیان ہے **کتاب دوم مین** ادویہ مفردہ کا بیان ہے ✤ ✤ ✤
کتاب سیوم مین امراض جزئیہ جو انسان کے اعضائے جسمانی مین سر سے لیکر پاؤن تک عارض ہوتے ہین وہ اعضائے ظاہری ہون خواہ
باطنی اونکا بیان ہے **کتاب چہارم مین** اون امراض کا بیان جو کسی خاص عضو سے تخصیص نہین رکہتے اسی کتاب مین احکام
زینت کے بہی مذکور ہوتے کتاب **پنجم مین** ادویہ مرکبہ کا بیان ہے اور یہی قرابادین ہے **کتاب اول** مین چار فن ہین ✤ ✤ ✤
فن اول مین چہہ تعلیمین ہین **تعلیم پہلے** مین دو فصلین ہین **فصل اول** علم طب کی تعریف — طب ایسا علم ہے کہ جس سے
انسان کے بدن کے حالات از قبیل صحت اور زوال صحت دریافت ہوتے ہین فائدہ اس علم سے یہ ہے کہ صحیح آدمی کی صحت کا حفظ کیا جائے اور بیمار
کی صحت جو زائل ہوچکی ہے وہ پیدا کی جائے — اس تعریف پر یہ اعتراض ہوسکتا ہے کہ علم طب کی دو قسمین ہین ایک قسم نظری دوسرے
عملی اور جب ہمنے کہا کہ طب ایک علم ہے یعنی ایک ادراک ہی تو تمام علم طب نظری ٹہرا اتنے حجم کہتا ہی علم نظری اوس کو کہتے ہین
کہ آدمی کی قوت باطنی اوسمین کارگر ہو اور قوت حواس خمسہ ظاہری کی کوئی تصرف اوسمین نکرسکے جیسے منطق خواہ فلسفہ اولی خواہ اصول طبعیات
اور علم عملی وہ علم ہی کہ جسمین حواس خمسہ ظاہر سے کام لیا جائے جیسے فلاحت جر ثقیل کیمیا وغیرہ **جواب** اس اعتراض کا یہ ہے کہ ہر ایک صناعت

مین نظری اور عملی دونو قسمین ہوتی ہین اور ہر علم مین لفظ نظری اور عملی سے جو مراد ہوتی ہے اوس سب کی بابتکی ہمکو اس مقام پر کوئی ضرورت
نہین ہے البتہ علم طب مین جو دو قسمین نظری اور عملی کی ٹھہرائی گئی ہین اونسے جو غرض ہے وہ ہم بیان کرتے ہین۔ جب کوئی کہے کہ طب کی دو
قسمین نظری ہین اور بعض علمی تو یہ خیال کرنا چاہیئے کہ قسم نظری طب کی وہ ہے کہ جسکا سیکھنا لینا درکار ہے اور قسم عملی وہ ہے کہ جسمین مباشرت عمل کی
بھی درکار ہے جیسا اکثر لوگ خیال کرتے ہین بلکہ اس مقام پر یہہ سمجھنا لائق ہے کہ بیان نظری اور عملی سے کچھ اور مراد ہے اور وہ یہ ہے کہ حقیقت دونو قسمین علم
طب کی علمی باتین ہین اور عملی اور نظری مین فرق یہ ہے کہ جس قسم کو ہم نظری کہتے ہین اوسمین بیان اصول قواعد کا ہوتا ہے اور دوسری قسم جسکو عملی کہتے ہین
اوسمین بیان کیفیت مباشرت اور استعمال اونہین قواعد کا ہوتا ہے پہر ایک کو نظری اور دوسرے کو عملی جو قرار دیتے ہین مراد یہ ہے کہ قسم نظری وہ ہے
کہ اوسکی تعلیم فقط مفید اعتقاد اور ادراک قواعد کی ہوتی ہے اور کیفیت عمل کی بیان سے تعرض نہین کیا جاتا ہے **مثلاً** کہتے ہین کہ حمیات کی تین قسمین
ہین یا مزاج انسان کی نو قسمین ہین اور عملی قسم مین علم طب کی یہ مقصود نہین ہوتا ہے کہ بالفعل یہہ عمل کرنا چاہیے یا مزاولت حرکات بدنیہ کی بالفعل اسمین
درکار ہے بلکہ اوسمین بیان ایک قسم کی رائے اور تجویز کا ہوتا ہے کہ یہہ تجویز اور رائے متعلق اون کیفیت اور عمل سے ہوتی ہے جیسے طب مین بیان کرتے
ہین کہ جتنے ورم گرم ہین ابتدائی علاج مین ضرور ہے کہ ایسی چیزین استعمال کیجائین کہ جو رادع ہون اور برودت پیدا کرین اور تکثیف مسامات کرین اور اوسکے
بعد رادعاتکے ساتھ مرخیات ملائی جائین اوسکے بعد انتہا مین بوقت انحطاط فقط مرخیات محللہ پر اقتصار کیا جائے سوائے اون ورمونکے جنکے مادے کو اعضائے
رئیسہ نے اعضائے خسیسہ کیطرف دفع کیا ہو۔ پس یہ تعلیم ایک رائے اور تجویز کا فائدہ دیتی ہے کہ وہ بیان کیفیت عمل کی ہے نہ کہ نفس عمل۔ پس جب ان دونو
قسمونکو تعلم نے جانا تو ایکسی علم نظری اور دوسرے سے اسکو علم عملی حاصل ہوگا گو کبھی عمل نکرے **دوسرا اعتراض** اس مقام پر یہہ بھی وارد ہوتا ہے کہ حالات
بدن انسان کی تین ہین صحت اور مرض اور حالت متوسطہ کہ نہ وہ صحت ہے اور نہ مرض اور اوپر علم طب کی تعریف مین فقط دو ہی حالتونکا ذکر کیا گیا یہہ
اعتراض اگر معترض بخوبی غور کرے ہماری عبارت پر وارد نہوگا اسلیے کہ جب وہ فکر کریگا تو تین حالتونکا بدن انسان مین قائل ہونا اوسکو درست معلوم
ہوگا اور نہ یہ بات اوسکو صحیح معلوم ہوگی کہ اگر واقع مین کوئی حالت ثالثہ بدن انسان مین ہوتی ہے اور ہمنے اوسکو تعریف علم طب مین ترک کر دیا
اور ذکر نہین کیا۔ اب ہم فرض کرتے ہین کہ اگر مذہب تثلیث صحیح بھی ہو تو ہمارا قول (زوال صحت) شامل ہے مرض اور حالت ثالثہ دونونکو
اسلیے کہ حالت ثالثہ جو ہے اوسکو ان ذہنی اکمالی ہے اور اسپر تعریف صحت تو صادق نہین آتی یعنی حالت ثالثہ کو ہم نہین کہہ سکتے کہ وہ ایک حالت
ہے یا ایک ملکہ ہے کہ اوسکی موجودگی مین افعال سلیمہ موضوع خواہ صاحب حالت سے صادر ہون اور نہ حالت ثالثہ کی تعریف بعینہٖ تعریف صحت کی
کر سکتے ہین جیسے کہ مرض کی تعریف کیجاتی ہے ہان اگر صحت کی تعریف مین ایسی قیدین اور شرطین بڑہائین جنکی کچہ حاجت نہین ہے اور اوسوقت
ہماری تعریف علم طب کی البتہ حالت ثالثہ کو شمول کیونکر نہ ہی کریگی مگر ہمکو اوسوقت اطبا سے کسیطرح کا مناقشہ نہوگا اسلیے کہ تجویز تعریفات اور حدود
ایک امر اصطلاحی ہے اور نزاع لفظی سے کوئی فائدہ طبیبونکو نہین ہے نہ تو نزاع لفظی مناسب اونکی شان کے ہے اور نہ علم طب مین نزاع لفظی کچھ فائدہ
دے سکتی ہے۔ حالت ثالثہ کا موجود ہونا بدن انسان مین یا نہ ہونا یہ امر علم طب مین محقق نہین ہو سکتا ہے بلکہ طبعیات مین اسکی تحقیق بخوبی کیگئی
ہے وہان سمجھنا چاہیے۔ **فصل دوسری علم طب کی موضوعات کی بیان مین** چونکہ علم طب مین بدن انسان کی حالات سے بنظر حصول صحت
و زوال صحت بحث ہوتی ہے اور ہر ایک چیز کا علم تبھی پورا حاصل ہوتا ہے جب اوس چیز کے اسباب جانے جائین بشرطیکہ اوس چیز کے واسطے واقع مین
کچھہ اسباب بھی ہون اسی جہت سے طب مین ضرورت اس بات کی ہے کہ اسباب صحت و مرض کے پہلے دریافت کیے جائین۔ صحت و مرض کے اسباب
ظاہر بھی ہوتے ہین اور پوشیدہ بھی ہوتے ہین کہ اونکو حس نہین دریافت کر سکتی ہے بلکہ استدلال عقلی عوارض سے کر کے وہ اسباب دریافت کیے جاتے ہین

اسی سبب سے طب میں پہچاننا اون عوارض کا جو صحت و مرض کو مخصوص ہین بھی ضرور ہے علاوہ حکمیہ مین یہ بات بھی ثابت ہو چکی ہے کہ جس شے
کا ادراک اور علم اوسکے اسباب اور مبادی پر موقوف ہوتا ہے اوس شے سے علم اسباب اور مبادی مقدم ہوتا ہے اور اگر اوس شے کیواسطے اسباب اور
مبادی نہون تو اوسکے عوارض اور لوازم ذاتیہ کے دریافت کرنے سے اوس شے کا علم پورا ہوتا ہے۔ اسباب کی اس مقام پر چار قسم کے ہین مادی صوری
فاعلی غائی مادی ۔ اب وہ چیزین ہین کہ جنمین صحت یا مرض حاصل ہوتی ہے خواہ حصول اوسکا بوضع قریب ہو جیسے عضو یا روح یا بوضع بعید ہو جیسے
اخلاط یا اوس سے زیادہ تر بعید قیاس کیا جائے جس طرح سے ارکان اربعہ۔ ارکان اور اخلاط کو بحسب ترکیب موضوعات مین سے علم طب کے ٹھہرایا ہے اگرچہ بعد ترکیب
کے جو استحالہ ہوتا ہے اور کیفیت ارکان اور اخلاط کی بدل کر ایک نئی کیفیت پیدا ہوتی ہے اوس استحالہ کو بھی انکی موضوعیۃ علم طب کی ہونے مین دخل ہے اور جو چیز کہ بنظر ترکیب
و استحالہ موضوع کسی علم کی قرار دیجاتی ہے وہان اوس ترکیب و استحالہ کے بعد جو وحدت حاصل ہوتی ہے اوسکا بھی لحاظ کیا جاتا ہے اور یہانپر وہ وحدت کہ جو ان
اخلاط اور ارکان کثیرہ کو عارض ہوتی ہے یا تو وہ مزاج ہے یا ہیئت ہے مزاج تو بعد استحالہ کے ہوتا ہے اور ہیئت بحسب اجتماع و ترکیب پیدا ہوتی ہے اسباب فاعلی صحت
و مرض کی دو قسم ہین مغیرہ و حافظہ مغیرہ وہ چیزین ہین کہ جو کیفیات اور حالات بدن انسانی کو تغیر دیا کرتے ہین اور حافظہ وہ چیزین ہین کہ محافظت کرتی ہین
بدن انسانی کی خواہ از قسم ہوا ہونگی ہین یا وہ چیزین ہین کہ جو قریب بعنصر ہوا ہین خواہ کہانیکی چیزین اور پانی یا اور پینے کی چیزین اور جو قریب بمزاج ان چیزون کے ہو خواہ
استفراغ یا احتقان یا مخصوص بلاد و مساکن اور انسے متصل بفوائد اور چیزین خواہ حرکات و سکونات بدنیہ یا نفسانی حرکات و سکون کہ جسمین خواب و
بیداری بھی داخل ہے یا ایک سن سے دوسرے سن مین پہونچنا مثلاً لڑکپن سے جوان ہونا خواہ ایک ہی سن مین اختلاف بنظر اوقات اربعہ کے پیدا ہونا یا اجناس اور
صناعات اور عادات مین استحالہ پیدا ہونا یہ سب اسباب مغیرہ و حافظہ شمار کئے جاتے ہین اور اسیطرح وہ چیزین جو بدن انسان پر وارد اور اوس سے متصل ہوتی ہین
مثل ضماد و لیپ و طلا خواہ آگ اور پانی اور برف اور روئی وغیرہ کی خواہ طبیعت کے مخالف نہون یا مخالف ہون۔ اسباب صوری صحت و مرض کے وہ قوتین
ہین کہ جو بعد حاصل ہونے مزاج کے حادث ہوتی ہین اور بعد تراکیب کے پیدا ہوتی ہین۔ اسباب تمامی یعنی غائی صحت و مرض کے وہ افعال ہین جو بدن انسان
سے صادر ہوتے ہین جنکے شناخت مین معرفت قوی اور شناخت اون ارواح کی جو حامل قوی کی ہین ضرور داخل ہے چنانچہ ہم آگے بیان کرینگے۔ یہہ جتنی
موضوعات علم طب کی اوپر بیان کئے گئے فقط اس نظر سے موضوع قرار دیئے گئے ہین کہ علم طب بیان کرتا ہے کہ بدن انسان کیونکر صحیح رہتا ہے اور کیونکر
مبتلائے مرض ہو جاتا ہے اب اگر تمام و کمال مباحث علم طب کو خیال کئے جائین اور قواعد حفظ صحت و ازالہ مرض کے۔ موضوعات کا بھی لحاظ کیا جائے تو ضرور
موضوعات مین کچھ اور چیزین بنظر اسباب و آلات حفظ صحت و ازالہ مرض کے بڑھینگے۔ حفظ صحت و ازالہ مرض کے اسباب جیسے تدبیر ماکول و مشروب
یا اختیار کرنا ہوائے مناسب کا خواہ مقدار معین پر حرکت و سکون کرنا خواہ کسی دوا سے علاج کرنا یا علاج بعمل ید کرنا یہ سب چیزین ایسی ہین کہ
انکو اطبا تینون قسم حالات بدن انسان کے اسباب تجویز کرتے ہین یعنے صحت و مرض اور تیسری وہ قسم ہے کہ جو حالت ثالثہ سے موصوف ہے کہ اوسکا
ہم آگے ذکر کرینگے اور یہ بھی بیان کرینگے کہ باوجودیکہ حقیقتاً درمیان صحت و مرض کے واسطہ نہین ہے پھر کیونکر یہ لوگ تیسری قسم کو قرار دیتے جاتے ہین
اور کیا سبب ہے کہ ہم انکو متوسط درمیان صحت و مرض کے قرار دیتے ہین۔ یہ تھوڑی سی تفصیل جو اوپر بیان کی گئی اس سے ہمکو اجمالاً اسقدر دریافت
ہوا کہ علم طب مین اتنی چیزون پر نظر کیجاتی ہے ارکان مزاج اخلاط اعضائے بسیط اعضائے مرکب ارواح قوائے طبعی قوائے حیوانی قوائے نفسانی افعال
حالات ثلاثہ بدنیہ۔ یعنی صحت و مرض و حالت ثالثہ اور ان تینونکے اسباب ماکولات اور مشروبات یا ہوائین اور پانی یا مخصوص بلاد اور مساکن اور
استفراغ اور احتقان اور صناعات اور عادات اور حرکات بدنی و نفسانی اور اسیطرح سکون اور اسنان اور اجناس اور جو چیزین بدن پر وارد ہو کر ملحق ہوتی ہین
امور غریبہ ہیں اور تدبیر طعام اور مشروبات اور اختیار کرنا ہوائے مناسب کا اور مقرر کرنا حرکات اور سکونات کا اور استعمال دواؤنکا اور عمل بالید اور حفظان امراض اور صناعات اور عادات واسطے

واسطے حفظ صحت کی اور علاج کرنا ایک ایک مرض کا جداگانہ۔ نہین ہے بعض چیزونکا جاننا طبیب پر بنظر منصب طبابت اسواسطے واجب ہی کہ اون چیزونکی ماہیات کا تصور اور تصدیق اونکے وجود کی کرلی اور اونکو واقعی معلوم کرلے اور یہ سمجھے کہ ان چیزونکا ماننا ہمکو ضرور ہے اور یہ چیزین ہماری اصول موضوعہ مین داخل ہین علم طبعی مین یہ چیزین بدلیل ثابت کیجاتی ہین اور اسکو اعتقاد ان چیزونکے وجود کا اس بنا پر کرنا چاہیئے کہ گویا کسی معتمد حکیم طبعی نے اسکو واسطے یہ موضوعات مقرر کیئے ہین۔ ان موضوعات مین کچھ ایسی چیزین بھی ہین کہ جن پر دلیل و برہان لانا طبیب کو اصلاً نہین درکار ہے۔ ان موضوعات مین جو چیزین از قسم مبادی ٹھہرائی جاتی ہین اونکی نسبت طبیب کو بھی لازم ہے کہ تقلیداً اونکے وجود کو مانے اسلیے کہ مبادی جمیع علوم جزئیہ اون علوم مین مسلمات قرار دیئے جاتے ہین اور علوم کلیہ مین اونپر برہان لائی جاتی ہے اور اسیطرح ہر علم جو بہ نسبت کسی دوسرے علم کے فرع یا جزئی قرار دیا جاتا ہی اوسکی مبادی کا ثبوت جو علم اوس سے مقدم ہی یا جسکا یہ علم جزئی یا فرع قرار دیا گیا ہی اوس مین بیان کیا جاتا ہی یہان تک کہ چڑھتے چڑھتے جمیع علوم کے مبادی فلسفہ اولی مین ثابت کیے جاتے ہین اور اسی علم کو علم ما بعد الطبعیہ بھی کہتے ہین۔ بعض طبیبونکا یہ طریقہ جو ٹھہر گیا ہی کہ اپنی مین علم طب کی اثبات عناصر اور مزاج وغیرہ بدلائل طبعیہ کرتے ہین اور اسیطرح وہ باتین کہ جو طبیب کیواسطے طبعیات مین اصول موضوعہ قرار دیے گئے ہین اونکا ثبوت بھی علم طب مین بدلائل کرنے لگتے ہین اون لوگونکو اس طریقہ مین دو قسم کی غلطیان درپیش ہوتی ہین ایک تو یہ کہ جو باتین علم طب مین داخل نہین ہین اونھین بطور خلط مبحث طب مین ذکر کرتے ہین اور دوسری غلطی یہ ہوتی ہے کہ اپنے گمان مین وہ یہ جانتے ہین کہ ہمنے ان چیزونکو بدلیل ثابت کر دیا حالانکہ اونسے کوئی چیز ثابت نہین ہو سکتی ہی۔ اسی جہت سے طبیب پر واجب ہی کہ اون چیزونکی ماہیت کا تصور کرکے جو باتین اونمین سے بدیہی خواہ بین الثبوت نہین ہین اونکے وجود کو تقلیداً مانے اور اونکا اثبات حکیم طبعی کو سپرد کرے۔ موضوعات علم طب مین جو بین الثبوت ہو رہین منجملہ اونکے ایک تو ارکان اربعہ ہین کہ آیا یہ موجود ہین یا نہین اور موجود ہین تو کتنے ہین اور انکی تعداد کیا ہے دوسری مزاج ہی کہ اسکا وجود بھی ثابت ہی یا نہین اور ہے تو کسطرح ہی اور کتنی قسمین ہین تیسرے اخلاط ہین کہ انکا وجود اور تعداد اور کیفیت اور ایسا ہی قوتون کا وجود اور مقدار اور مکان وجود انکا خواہ ارواح انکا وجود اور تعداد اور محل وجود یہ سب باتین طبیب کو اصول موضوعہ مین داخل کرنی چاہئین اور یہ بھی کہ ہر ایک تغیر حال کو خواہ ثبات اور استمرار شے کو بحال واحد ایک سبب درکار ہوتا ہی پھر وہ سبب چار قسم ہین یہ بھی اصول موضوعہ مین داخل ہی۔ لیکن اعضا ہی جسمانی اور اون کے منافع اور فوائد کو بطور حس کیا جاتا ہی اور بذریعہ تشریح کے دریافت کرنا چاہیئے۔ وہ چیزین کہ جنکا تصور کرنا طبیب پر واجب ہی اور اوسکی بعد اون کا وجود بدلیل ثابت کرنا بھی لازم ہے وہ امراض اور اسباب جزئیہ اور علامات امراض کے ہین اور کیفیت طریقہ ازالہ مرض اور حفظ صحت کی ان باتونمین جو باتین مخفی ہین طبیب کو اونھی بدلیل اور برہان تفصیلے ثابت کرنا چاہیے اور اونکی مقدار اور وقت مقرر کرنا چاہیئے۔ جالینوس کا دستور ہے کہ جب وہ قصد کرتا ہی کہ قسم اول پر اقامت برہان کرے یعنے جن چیزونپر دلیل لانا ہمنے علم طب مین ناجائز قرار دیا ہی جالینوس جب اونکی دلائل کا ذکر کرتا ہی اوسوقت اپنے تئین طبیب نہین سمجھتا ہی بلکہ وہ حکیم فیلسوف بنکر اون دلائل کو ذکر کرتا ہی اور اوسے اوسوقت ایسا خیال ہوتا ہی کہ علم طبعی مین بحث کر رہا ہی اور طب سی بالکل الگ ہو گیا ہی جیسے کوئی فقیہ کامل جسوقت قصد کرتا ہے کہ وجوب متابعت اجماع کی صحت ثابت کرے تو اوسوقت وہ فقیہ اپنے کو فقیہ نہین سمجھتا ہی بلکہ اپنے تئین متکلم جانکر درپی اثبات اس مسئلہ کی ہوتا ہی اسلیے کہ طبیب بحیثیت طبیب ہونیکی اور فقیہ بنظر فقیہ ہونیکے اسکی قدرت نہین رکھتا ہی کہ ان باتونکو بدلیل ثابت کرے اور اگر باوجود لحاظ اپنے اپنے منصب کی یہ دونو درپے اثبات ایسے امور کے ہونگے بے شک دور محال لازم آئیگا

تعلیم دوسری ارکانکے بیان مین

اور وہ ایک ہی فصل ہے ارکان جمع ہے اجسام بسیط کو کہتے ہین جو بدن انسانکی اجزاے اولیہ ہین اونکی تقسیم مختلف صورتونکی اجسام کی طرف ممکن نہین ہے اور اونکے ملنے اور مرکب ہونیسے انواع مختلفہ کائنات کی پیدا ہوتی ہین

طبیب اسے انکو مسلم مانے ہو۔ پارہین زیادہ نہین دو اونمین سے سبک اور خفیف اور دو ثقیل اور باری ہین خفیف تو آگ اور ہوا اور ثقیل پانی
اور مٹی زمین کی۔ زمین ایک جسم بسیط ہے کرویۃ الشکل موضع طبعی اوسکا ٹہرنیکا بیچ مین تمامی کرات عالم کے ہی کہ وہ اوس مقام مین بالطبع ٹہری ہوئی
ہی اور اگر بیچ مین کل کے نہوتی تو بالطبع حرکت کرکے اوسی مقام پر جاتی بسبب ثقل مطلق اپنی کے طبعیت اوسکی سرد و خشک ہی مراد یہ ہی کہ اگر طبعیت اوسکی
بحال خود باقی رہے اور کوئی سبب خارجی متغیر اوسکے اصل طبعیت مین پیدا نکرے تو اوس سے برودت اور یبس محسوس ہوگا۔ زمین کا وجود کائنات
کیواسطے چسپیدگی اور ثبات اور حفظ اشکال اور ہیآت کا فائدہ دیتا ہے۔ پانی جسم بسیط ہی موضع طبعی اوسکا یہ ہی کہ زمین کو وہ شامل ہو اور ہوا اوسکو
شامل ہو یعنے وہ اسطرح چیز واقع ہو کہ سطح مقعر اندرونی اوسکی متصل ہو سطح محدب بیرونی زمین سے اور سطح محدب پانی کی متصل سطح مقعر ہوا سے بشرطیکہ کرہ زمین اور
ہوا دونو اپنی وضع طبعی پر باقی ہون اور یہ وضع مخصوص پانیکی ثقل اضافی کہلاتی ہے مترجم کہتا ہے زمین کیواسطے از روی قیاس اور مشاہدہ کے
دو مرکز ثابت کیے گئے ہین ایک مرکز حجم دوسرا مرکز ثقل مطلق کے ہی اور ایک مرکز ثقل کہ وہ مرکز حجم سے ہٹا ہوا ہے یہ اوسکا ثقل اضافی ہے بہ نسبت اتصال کرہ
آب و ہوا کے پیدا ہوا ہی تفصیل اس مسئلہ کی اور مقدار فاصلہ کے درمیان دونو مرکزونکی فروغ طبعیات مین دیکھنے چاہیے اور بملاحظہ ہیئت کرات عالم
سے بخوبی دریافت ہو سکتا ہے کہ مرکز ثقل مرکز حجم سے کتنا ہٹا ہوا ہے متن پانیکی طبعیت سرد و تر ہے یعنی جسوقت پانی کے ساتھ کوئی
دوسری چیز نہو اور نہ کوئی سبب خارجی مخالف طبعیت اوسکے پانی مین اثر کرے برودت اوسکی محسوس ہوگی اور ہمراہ برودت کی ایک حالت جسکو ہم
رطوبت کہتے ہین یون محسوس ہوگی رطوبت اوس حالت کا نام ہے کہ پانی اپنی اصل خلقت مین اس کیفیت پر ہے کہ ادنی سبب سے صور مختلفہ کو
بسہولت قبول کرتا ہی اور بہت آسانی سے اوسکے اجزا کا اتصال زائل ہو جاتا ہے اور بآسانی پہر متصل واحد ہو جاتا ہی اور ہر ایک شکل کو بآسانی
قبول پہر کرلیتا ہو اور اوس شکل کی حفاظت نہین کر سکتا ہی بلکہ بسہولیت اوسی ترک کر دیتا ہی۔ پانی جو ایک جز مادی کائنات کا ٹہرا ہے فائدہ
اوسکا یہ ہے کہ سہام مرکب بآسانی انہیات کو قبول کرین جو اون کے اجزا مین بوجہ تشکیل اور تخطیط اور تعدیل درکار ہے اسلیے کہ جسم رطب اگرچہ بسہولت ہیات
تشکلیہ کو زائل کر سکتا ہی لیکن قبول اشکال ہی بآسانی کرتا ہے جسطرح کہ جسم یابس بدشواری قبول ہیات تشکلیہ کرتا ہی مگر بعد قبول کسی شکل کے پہر اوس
شکل کو چہوڑتا ہی اور بہت دشوار ہوتا ہی مترجم کہتا ہے لوہار خوب جانتا ہی کہ لوہے کی گول سے کیل یا پیہ بنانا کتنا دشوار ہے کہ اوس دشواری
کی نسبت … اوس سے صورت کیل اور پیہ کی بنانی بہت کم دقت رکہتی ہی متن جب کبہی جسم یابس کو جسم رطب کے ساتہ خمیر کرین تو جسم یابس جسم رطب
سے ملکر … قابلیت مدید اور تشکیل کی پاتا ہے اور جسم رطب کو یہ فائدہ ہوتا ہی کہ بہ نسبت اپنی ذاتی خاصیت کی اوس مین حفظ شکل کی قوت
… اسلیے کہ جسم رطب کو ایک … اور تعدیل قوی حاصل ہوتی ہے اور جسم یابس بسبب آمیزش جسم رطب کی اپنی پراگندگی اجزا سے
محفوظ رہتا ہی اور جسم رطب بسبب آمیزش جسم یابس کے ایک چسپیدگی پیدا کرکے اپنے سیلان سے محفوظ رہتا ہی۔ ہوا ایک جسم بسیط ہی اوسکا موضع
طبعی پانیکی اوپر اور آگ کے نیچے ہے اور یہ خفت ہوا کی اضافی ہے طبعیت اوسکی گرم و تر ہے اوسیطرح جیسے طبعیت زمین اور پانیکی بیان ہوئی یعنی بدون
آمیزش کسی دوسری جسم کے یا بدون حادث ہونے کسی سبب خارجی کے اسکی حرارت اور رطوبت محسوس ہوتی ہے۔ ہوا جو کائنات کا ایک جز مادی
قرار دیا گیا فائدہ یہ ہے کہ پانی اور مٹی کے جو اجزا نہایت متصل ہین انکا اتصال دور کرکے تخلخل پیدا کرے اور مسامات باقی رہین اور لطافت اور خفت اوس وجہ
سے حاصل ہو اسلیے کہ جسم جسقدر قلیل المسامات ہوتا ہی مثل سونے وغیرہ کے اوتنا ہی ثقیل اور ٹہوس ہوتا ہے اور جسقدر مسامات زیادہ ہوتی ہین اوسیقدر
سبک ہوتا ہی جیسے دہنی ہوئی روئی۔ آگ جسم بسیط ہی اوسکا وضع طبعی کل اجرام عنصریہ کے اوپر ہے اور مکان اوسکا سطح مقعر اوس فلک کی ہے
جہانتک کون و فساد منتہے ہوتا ہی اور یہ مکان اوسکا بنظر خفت مطلقہ کے ہے۔ طبعیت آگ کی گرم و خشک اور اوسکی موجودگی کائنات میں جز مادی

ہو کہ فائدہ نضج اور تلطیف کا دیتی ہے اور عناصر کو آپس میں ملا دیتی ہے۔ اگر حرارت آگ کی معین و مددگار نہو تو نفوذ جوہر ہوا کا جوہر ارضی اور مائی میں نہو سکے۔ آگ سے ایک یہی فائدہ ہوتا ہے کہ برودت ارض اور پانی کی ٹوٹ جاتی ہے یا کم ہو جاتی ہے اور اس انکسار برودت کا فائدہ یہ ہی ہے کہ وہ دونو جسم تقبل محض عنصریت سے نکلکر قابلیت آمیزش کی پیدا کرتی ہیں۔ پانی اور مٹی یہ دونو ارکان بوجہ ثقل کے خلقت اعضا میں بہت بکار آمد ہیں اور سکون اعضا کو انسے مدد ملتی ہے اور ہوا اور آگ بوجہ خفت کے ارواح کی پیدائش کی معین ہے اور اونکو متحرک ہونے میں فائدہ دیتے ہیں اور اعضا کا حرکت دینا انہیں دونو سے متعلق ہے اگرچہ محرک اول اعضا کا نفس ہے۔ یہ چیزیں جو اوپر مذکور ہوئیں یہ ارکان اربعہ ہیں **تعلیم ثالث** اور اسمیں تین فصلیں ہیں

فصل اول مزاج کا بیان

مزاج ایک نئی کیفیت ہے جو کیفیات متضادہ کی آپسمیں فعل و انفعال سے پیدا ہوتی ہے یعنے جسوقت عناصر جنکے اجزا چھوٹے چھوٹے ہیں آپسمیں ملتے ہیں اور اکثر جرم ہر ایک عنصر کا اکثر جرم دوسرے عنصر سے مماس ہوتا ہے اور اپنے اپنی قوتونسے ایک کو ئی فعل پیدا کرتا ہے نتیجہ اس فعل و انفعال کا یہ ہوتا ہے کہ ایک کیفیت متشابہ جو مناسب جمیع عناصر کے ہو پیدا ہوتی ہے اسی کیفیت کا نام مزاج قرار دیا گیا ہے۔ از انجا کہ اولی قوتیں ارکان اربعہ مذکورہ کے حرارت و برودت و یبوست و رطوبت ہیں اسسے صاف ظاہر ہے کہ مزاج اون اجسام کا جو ان ارکان سے ترکیب پائیں انہیں کیفیات کا ہوگا۔ ہم اگر بحسب قسمت عقلی مزاجکو سوچیں اور کسی چیز کا سوے ارکان مخصوصہ کے تصور نکریں تو مزاج کی دو قسمیں نظر آتی ہیں + **پہلی قسم** یہ ہے کہ مقدار کیفیات اربعہ کی برابر ہو اس صورت میں کیفیات متضادہ متساوی ہو کر مقاومت ایک دوسرے کی علی السویہ کرینگے جس سے وہ کیفیت متوسطہ کہ جسے معتدل حقیقی کہتے ہیں پیدا ہوگی اور اس قسم کا مزاج معتدل حقیقی کہلاتا ہے + **دوسری قسم** یہ ہے کہ مقدار کیفیات اربعہ کی برابر نہو اس صورت میں کیفیات متضادہ کی فعل و انفعال سے مزاج وسط مطلق خواہ معتدل حقیقی پیدا نہوگا بلکہ جس کیفیت کی مقدار زیادہ ہے مزاج میں وہی کیفیت غالب ہوگی خواہ رطوبت و یبوست میں سے کوئی کیفیت غالب ہو خواہ حرارت و برودت میں ایک کیفیت زائد ہوگی خواہ مقدار اربعہ میں سے دو کیفیتیں یکجا زائد ہونگی **مترجم کہتا ہے** تساوی کیفیات اربعہ سے جو معتدل حقیقی پیدا ہوتا ہے منحصر ہے دو صورتوں میں **پہلی صورت** یہ ہے کہ مقادیر ارکان اربعہ کے برابر ہوں **دوسری صورت** یہ ہے کہ مقدار ارکان اربعہ کے برابر نہو مگر دو دو رکن جو اضداد حقیقی ہیں وہ آپسمیں برابر ہوں جیسے نار اور ماء آپسمیں برابر ہوں اور ہوا اور ارض آپسمیں برابر ہوں مگر بہ نسبت نار و ماء کے ہوا و ارض اور تراب کی مقدار کم ہو خواہ زیادہ **مثال اول** جیسے کسی مرکب عنصری کے اجزا ناری دو اور مائی بھی دو ہوں اور اجزا ترابی اور ہوائی ایک ایک اس صورت میں بھی کیفیات چہارگانہ متساوی ہونگی کیونکہ حرارت ناری دو اور حرارت ہوائی ایک مجموعہ مقدار حرارت کی تین ہے اسیطرح برودت مائی دو اور برودت ارضیہ ایک ملکر تین ہے اور یبوست ناری اور ارضی بھی ملکر تین ہیں اور رطوبت مائی اور ہوائی بھی ملکر تین ہیں پس باوجود اختلاف مقادیر ارکان عناصر اربعہ کی کیفیات اربعہ برابر پیدا ہوئیں اسلئے یہ مرکب معتدل ہوگا۔ واسطے توضیح اس مثال فرضی کے ایک نظیر جسم مرکب کی بموجب اصطلاح تبصرہ جلد کے مصنف رسالہ دقایق اکسیر ان لکھتے ہیں **مثلاً** سونا اور چاندی جسوقت معدنونسے برآمد ہوتے ہیں اور عبیط کہلاتے ہیں یعنے غیر مصفے اوسوقت سونے میں اجزائے ناری تین اور ترابی دو اور مائی دو اور ہوائی تین ہوتے ہیں اور چاندی میں اجزائے ناری ایک اور ترابی چار اور مائی دو اور ہوائی تین ہیں بعد ترکیب ان دونونکے مجموعہ اجزائے ناری چار اور مائی چار اور ترابی چھ اور ہوائی چھ ہونگے پس معلوم ہوا کہ اجزائے ناری اور مائی آپسمیں برابر ہیں اور ترابی اور ہوائی بھی برابر ہیں اور مجموعہ اجزائے حارہ ناری اور ہوائی دس ہیں اسیطرح مجموعہ اجزائے ترابی اور مائی بھی دس ہیں اور مجموعہ اجزائے رطبہ ہوائی اور مائی بھی دس ہیں اور مجموعہ اجزائے یابسہ ناری اور ترابی بھی دس ہیں اس سبب سے کیفیات اربعہ اسمرکب کی متساوی ہیں پس یہ معتدل ہے اگرچہ مقدار بسائط کی متساوی نہیں جیسا اس بیان سے واضح ہوا

اور جس وقت کیفیات اربعہ متساوی ہونگی معتدل حقیقی ہوگا اوسکی پانچ صورتین ہین **پہلی صورت** یہ ہے کہ زیادتی خواہ کمی عنصر واحد مین ہو اس صورت مین مزاج یقیناً غیر معتدل ہوگا اور اس صورت کی ایک مثال یہ ہے کہ ہم ایک جسم مرکب حدید اور قلعی سے فرض کرین چونکہ حدید مین اجزا ناری ایک اور مائی دو اور ترابی تین اور ہوائی ایک ہین اور قلعی مین اجزاے ناری دو اور مائی دو اور ترابی ایک اور ہوائی تین ہین پس مجموعہ اجزاے ناری تین اور باقی چار ہین اور یہ مزاج بارد بدرجہ اول ہوگا

دوسری صورت یہ ہے کہ زیادتی خواہ کمی دو عنصر مین علی السویہ ہو مگر وہ دونون عنصر اضداد حقیقی نہون بلکہ اضداد مشہورے ہون جیسے سونا کہ اجزائی ناری اور ہوائی اوس کی دو دو ہین اور اجزاے مائی اور ترابی ایک ایک ہین جیسا کہ جدول ذیل سے واضح ہوگا +

تیسری صورت یہ ہے کہ زیادتی دو عنصر مین ہو جو اضداد حقیقی نہین ہین مگر زیادتی غیر متساوی ہو اسمین بھی اعتدال حقیقی نہوگا جیسے تانبا کہ اجزاے ناری اوس کی تین اور مائی ایک اور ترابی تین اور ہوائی دو ہین —

چوتھی صورت یہ ہے کہ زیادتی خواہ کمی دو عنصر مین ہو جو اضداد حقیقی ہین مگر زیادتے غیر متساوی ہو اوس صورت مین بھی مزاج غیر معتدل ہوگا —

پانچوین صورت یہ ہے کہ زیادتے تین عنصر مین بمقدار غیر متساوی ہو اوس کی مثال اس جدول سے واضح ہوگی ۵

نام	نار	تراب	ماء	ہوا
ذہب	۳	۲	۲	۳
فضہ	۱	۴	۲	۳
میزان	۴	۶	۴	۶

پہلی صورت

نام	نار	تراب	ماء	ہوا
حدید	۱	۳	۲	۱
قلعی	۲	۱	۲	۳
میزان	۳	۴	۴	۴

دوسری صورت

نام	نار	تراب	ماء	ہوا
ذہب	۲	۱	۱	۲

تیسری صورت

نام	نار	تراب	ماء	ہوا
نحاس	۳	۳	۱	۲

چوتھی صورت

نام	نار	تراب	ماء	ہوا
اسرب	۱	۳	۲.	۲.

نام	نار	تراب	ماء	ہوا
نحاس	۳	۳	۱	۲
رصاص	۳	۴	۱	۱
میزان	۶	۷	۲	۳

— اور تفصیلی بیان اس قاعدہ کا انشاء اللہ تعالیٰ بحث استخراج مزاج ادویہ بسیطہ یا مرکبہ مین کیا جائیگا یہہ مقام استطرادی ہے زیادہ تفصیل کی گنجائش نہین ہے — **متن** — معتبر فن طب مین معتدل اور غیر معتدل سے یہ دو قسمین جو اوپر بیان ہوئین انمین سے کوئی نہین ہے بلکہ طبیب کو واجب ہے کہ وہ اپنے مسلمات اور اصول موضوعہ مین یہ بھی داخل کرے کہ معتدل حقیقی کا موجود ہونا محال ہے چہ جائیکہ کسی انسان کا مزاج یا انسان کے کسی عضو خاص کا مزاج معتدل حقیقی ہو — یہ بھی جاننا چاہئے کہ لفظ معتدل جسے اطبا اپنے فن مین استعمال کرتے ہین وہ مشتق تعادل سے نہین ہے جسکے معنی ہم وزن اور برابر ہونیکے ہین بلکہ معتدل مشتق ہے عدل فی القسمت سے یعنی کہ وہ کب جسے اطبا معتدل کہتے ہین خواہ تمام بدن فرض کیا جاوے یا عضو مخصوص اوسکے عناصر کی کیفیات اور کمیات میں ویسا پورا حصہ ملا ہے جو نہایت مناسب بدن انسانی کے ہو — یعنی یہی قسمت معتدل اور نسبت مناسب جو انسان کے حصہ مین آئی ہے نہایت قریب ہوجاتی ہے اوس اعتدال حقیقی سے جسکا اوپر ذکر کیا گیا اور یہ بات شاذ و نادر بعض افراد انسان مین پائی جاتی ہے — یہہ اعتدال جسکا طب مین اعتبار ہے بہ نسبت بدن انسان کے یہی اعتدال اضافی ہے یقینا اس لحاظ غیر انسان سے کہ اسمین یہ اعتدال حاصل نہین ہے اور نہ مزاج اوسکا قریب مزاج انسان ہے بہ نظر اعتدال حقیقی کے اس اعتدال اضافی انسان کی آٹھ صورتین معتبر ہوتی ہین **پہلی صورت** یہ ہے کہ نوع انسانی میں یہ معتدل قیاس کیا جاوے اور اس بنایا جاوے بہ نسبت اون چیزون کے کہ جو مخالف اعتدال مین ہے اور خارج از نوع انسانی ہے **دوسری صورت** یہ ہے کہ گردانا جاوے بہ نسبت اپنی نوع کے اون اشخاص سے جنکے مزاج کا اعتدال مختلف ہے **تیسری صورت** نوع انسانی کی ایک صنف کا اعتدال اقرب ہو بہ نسبت اون لوگون کے جو اوس صنف سے خارج ہین اور نوع انسانی مین داخل ہین +

چوتھی صورت ایک صنف خاص نوع انسان کا مزاج مقیس ہو بہ نسبت اون لوگون کے جو اوسی صنف مین داخل ہین اور مختلف الاعتدال ہین - **پانچوین صورت** ایک شخص خاص ایک صنف نوع انسان مین سے ایسا معتدل ہو کہ مقیس ٹھہرایا جاوے بہ نسبت مختلف الاعتدال کے جو خارج ہے اوس شخص سے اور صنف اور نوع مین داخل ہے - **چھٹی صورت** شخص مذکور بلحاظ اختلاف احوال اور اوقات اپنی کے کبھی معتدل ہو اور کبھی غیر معتدل **ساتوین صورت** ایک ہی شخص بہ نسبت ایک عضو خاص کے معتدل ہو بہ نسبت اون اعضا کے جو اوس عضو سے خارج ہین اور اوسکے بدن مین داخل ہین غیر معتدل ہو **آٹھوین صورت** ایک ہی شخص بحسب عضو خاص کے معتدل ہو اور مقیس ہو اپنی ذاتی احوال اور اوسی عضو کی نسبت مین **پہلی صورت** یعنی انسان کا اعتدال مزاج بہ نسبت سائر موجودات کائنات کے ایک ایسی بات ہے کہ اوسکو بہت گنجائش ہے اور کسی حد خاص مین محدود نہین اور یہی کوئی امر اتفاقی نہین ہے بلکہ اس صورت کی دو حدین افراط اور تفریط کے ہین کہ اون مین سے جس کسی حد کو تجاوز کرے مزاج انسانی باطل ہو جائیگا ایک جانب تفریط کے ہے اوسکے تجاوز سے بہائم مین شمار کیا جائیگا دوسری جانب افراط اعتدال کی ہے کہ بساطت اور تجرد عن المادہ کی خواہش اوس حد کے تجاوز سے پیدا ہوتے ہین عالم کون فساد سے نکلکر روحانیات اور ملکوتیات مین داخل ہو جائیگا - بیچ مین ان دو حدون افراط و تفریط کے متوسطات بیشمار ہین کہ تفاوت مراتب انسانی اون مراتب کو ظاہر کرتا ہے **دوسری صورت** وہ درمیانی مزاج ہے اعتدال مین دو حدون افراط اور تفریط کے جنکا پہلے صورت مین بیان کیا گیا مگر یہ اعتدال ایسے شخص مین پایا جاتا ہے جسکا مزاج نہایت معتدل ہو اور وہ صنف بہ نسبت اور اصناف کے غایت اعتدال پر ہو اور سن بھی ایسا ہو کہ اوس سے بڑہ کر نشو و نما اور سن مین نہو سکے - اگرچہ یہہ مثل وہ اعتدال حقیقی نہین کہتا جسکا وجود ابتدا سے فصل مین ہم محال بیان کر چکے تاہم ایسا معتدل نہایت عزیز الوجود ہے اگر بالفرض ایسا انسان کسی اقلیم کے کسی شہر معتدل مین پایا جاوے تو اوسکا اعتدال قریب بہ اعتدال حقیقی بطور قضیہ اتفاقیہ کے نہوگا بلکہ اوسکے اعضا حارہ مثل قلب و اعضائے باردہ مثل دماغ و رطب مثل جگر و یابس مثل استخوان کے اسمین متکافی ہونگے اور جتنا ان اعضا کی موازنہ مین تعادل زیادہ ہوگا اوسیقدر یہ شخص مزاجی معتدل حقیقی کی قریب ہوگا - ایک عضو خاص کے اعتبار سے کوئی آدمی ایسا معتدل نہین ہو سکتا ہان جملہ ایک ایسا عضو ہے کہ وہ منتہا اس درجہ اعتدال کو پہونچ سکتا ہے چنانچہ ذکر اسکا ہم باب تشریح مین اور کچھ آخر فصل ہذا مین بھی کرینگے - ارواح اور اعضاء رئیسہ کے اعتبار سے بھی کوئی فرد بشر قریب بہ اعتدال حقیقی نہین ہو سکتی بلکہ ان دونو کے اعتبار سے خارج اعتدال ہے ہوکر مائل بجانب حرارت و رطوبت ہوگا اسلئے کہ مبدا حیات قلب اور روح ہے اور یہ دونو نہایت گرم اور با فراط مائل بجانب حرارت ہین بقائے حیات بجہت حرارت کی اور نشو و نما بوجہ رطوبت کی ہے بلکہ حرارت رطوبت سے قائم باقی رہتی ہے اور غذا لیتی ہے - اعضائے رئیسہ تین ہین جیسا آگے بیان کرینگے اونمین سے ایک دماغ ہے سرد مزاج ہے پر اوسکی برودت اسقدر نہین ہے کہ حرارت قلب و جگر کی تعدیل کرے اور خشک مزاج اعضا کے رئیسہ مین فقط قلب ہے لیکن اوسکی خشکی اتنی نہین ہے کہ رطوبت دماغ و جگر کے تعدیل کرے اور دماغ بھی اسقدر بارد نہین ہے اور قلب بھی اسقدر یابس نہین لیکن قلب بہ نسبت دماغ و جگر کے یابس ہے اور دماغ بہ نسبت قلب و جگر کے بارد ہے - **تیسری صورت** اعتدال کی بہت گنجائش کم رکھتی ہے بہ نسبت صنف اول کے اعتدال نوعی کی [illegible] سے ایک شخص صالح اور سود مند نکلتی ہے کہ وہ مزاج صالح ہے ایک گروہ کا چند گروہون سے بقیاس طرف ایک اقلیم کے اور اقالیم سے یا بہ نسبت ایک ہوا کی باقی ہواؤن سے مثلاً اہل ہند کا ایک مزاج ہے کہ وہ تمام ہندوستان مین پایا جاتا ہے اور اونکی صحت اوسی مزاج سے قائم رہتی ہے [illegible] کیونکہ [illegible] ایک

بدن مناسب ہے کہ اونکی صحت اوسی پر موقوف ہے ہر ایک مزاج ان دونو اقلیمونکا بقیاس اپنی صنف کی معتدل ہے اور بقیاس دوسری صنف کے غیر معتدل ہندوستانی کسی آدمی کے بدن کی کیفیت مزاجی اگر مثل مزاج صقلابیہ کے ہو جاوے تو وہ شخص یا بیمار ہوگا یا مر جائیگا اسیطرح صقلابی کے مزاج کی کیفیت اگر مثل مزاج ہندی کے ہو تو وہ بھی یا مریض ہوگا یا ہلاک ہوگا۔ یہانسے یہ معلوم ہوا کہ ہر ایک صنف سکان معمورہ کیواسطے ایک مزاج خاص ہے کہ وہانکی ہوا کی موافق وہی مزاج ہے اور اس مزاج کیواسطے عرض اور گنجائش بھی ہے اور اس عرض کیواسطے دونو جانب افراط اور تفریط کے بھی ہین **چوتھی صورت** وہ ہو درمیانی مزاج ہو اور واسطہ ہے جمین عرض مزاج اقلیم کے جسکا تیسری قسم مین ذکر ہوا اس چوتھی قسم کے مزاج کے اعتدال سے یہ مراد ہے کہ اس صنف مین اوس سے زیادہ کوئی معتدل نہین ہے۔ **پانچوین صورت** نہایت تنگ تر ہے بہ نسبت قسم اول اور ثالث کے اوس سے وہ مزاج مراد ہے کہ ایک شخص معین کیواسطے تا وقتیکہ وہ زندہ اور صحیح موجود ہے اوسکے واسطے ایسے مزاج کی ضرورت ہو۔ اس مزاج کے لیئے بھی عرض ہو جسکے دو طرفین افراط و تفریط کی محدود کرتے ہین۔ بہت ضروری اس مقام پہ یہ امر جاننا چاہیئے کہ ہر ایک شخص ایک مزاج خاص کا مستحق ہے کہ اوسمین دوسرے کی شرکت ممکن نہین ہے یا نادر ہے **چھٹھین صورت** وہ مزاج واسطہ ہے درمیان دو حدون افراط و تفریط صورت پنجم کے وہ مزاج ایسا ہوتا ہے کہ جب کسی شخص کو حاصل ہو تو افضل حال پر اون حالات سے ہوگا جن حالات پر اوسے ہونا چاہیئے یعنی جتنے حالات اوسکے لائق بحال ہین اونمین سے افضل حالات سے متصف ہوگا **ساتوین صورت** یہ وہ مزاج ہے کہ ہر ایک نوع عضو کو اعضا کے اسیر ہونا واجب ہے اور دوسری نوع کو اسکے مخالف مزاج درکار ہے مثلاً استخوان کو واجب ہو کہ اوسکا مزاج یابس زیادہ ہو اور دماغ کو مرطوب ہے کہ اوسمین رطوبت زیادہ ہو اور قلب مین حرارت کی زیادہ ضرورت ہو اور ریہہ مین برودت کی ضرورت زیادہ ہے اس مزاج کی واسطے بھی عرض ہے جسے دو طرفین افراط و تفریط کی محدود کرتے ہین مگر یہ عرض بہ نسبت عرض امزجہ مقدمہ کی کمتر ہے **آٹھوین صورت** یہ مزاج واسطہ ہے ساتوین صورت کی افراط و تفریط کے درمیان ہین یہہ مزاج ایک خاص عضو کا ہے ایسا کہ جسوقت اوس عضو کو یہہ مزاج حاصل ہو تو اوسکا حال افضل حالات لائقہ پر ہوگا۔ جب لحاظ انواع کائنات کے مزاجونکا کیا جاوے تو اونمین سے نوع انسان کا مزاج اقرب باعتدال حقیقی ٹھہریگا پھر اگر اعتبار اصناف کا بھی کرین تو ہمارے نزدیک یہہ بات صحیح ہو کہ جو آبادی موازی معدل النہار کی واقع ہے اور اوس آبادی مین اسباب ارضیہ کے سبب سے کوئی امر مخالف باعتدال نہین عارض ہوا مثلاً پہاڑ یا دریا وغیرہ اوسمین نہین واقع ہین اوس مقام کے رہنے والونکا مزاج ہے کہ قریب باعتدال حقیقی ہو۔ اور ہماری تحقیق مین یہ بھی ثابت ہوا ہے جو لوگ گمان کرتے ہین خط استوا پر بسبب قرب شمس کے چونکہ حرارت زیادہ ہوتی ہے اعتدال حقیقی باقی نہین رہتا ہے اونکا یہہ گمان فاسد ہے ہم نے یہی ثابت کیا ہے کہ سامت شمس کی اس مقام پر کمتر مضر ہے اور کمتر ہوا کو تغیر دیتی ہے بہ نسبت اون مقامات کے کہ جنکا عرض بلد اس مقام سے زیادہ ہے اگرچہ وہان پر مسامتت شمس نہین ہوتی ہے لیکن جسوقت آفتاب اونکی سمت الراس کے قریب آتا ہے اونکو تکلیف زیادہ ہوتی ہے اور ہوا مین بہ نسبت اونکے تغیر زیادہ ہوتا ہے۔ خط استوا کے رہنیوالونکے سب حالات اچھے ہوتے ہین اور اونکے حالات کی فضیلت یکسان رہتی ہے اور کسی فصل کی ہوا اونکے مزاج کی ایسی مخالف نہین ہوتی ہے جسکا ضرر نمایان ہو بلکہ اونکا مزاج ہمیشہ یکسان رہتا ہے ہمنے اس مسئلہ خاص مین ایک رسالہ تصنیف کیا ہے جسمین اپنی اس راے کو بدلیل ثابت کیا ہے۔ بعد سکان خط استوا کے معتدل مزاج ہمنان میں چوتھی اقلیم کے رہنے والے ہین اسلیئے کہ وہ لوگ ایسی جگہہ مین ہین کہ ہمیشہ مسامتت آفتاب چونکہ اونکے سر پر نہین رہتی ہے لہذا اس گرمی سے وہ نہین جلتے ہین جیسے رہنے والے آخر اقلیم ثانی اور اقلیم ثالث کے اور بھی یہہ لوگ یعنی اقلیم رابع کے رہنے والونکے اخلاط مین خامی اور بدن مین زیادتی چربی کی نہین ہے بسبب ہمیشہ دور رہنے آفتاب کی اونکی سمت الراس سے جیسے آخر اقلیم پنجم کے رہنے والیا جو

اقلیم اوس سے زیادہ عرض رکھتی ہے ۔ ایک شخص خاص عدل نوعی ہوتا ہے یعنی فی نفسہ معتدل ہو اور اوسکی صنف بھی سب سے زیادہ معتدل ہو اور نوع سے کہ جو سب انواع سے معتدل ہے ۔ اعضای انسانی کا حال تو اوپر ظاہر ہوا کہ اعضای رئیسہ بھی قرب اعتدال حقیقی سے نہین رکھتے بلکہ یہہ بات جاننی ضرور ہے کہ جملہ اعضا کی بہ نسبت گوشت اعتدال حقیقی سے قریب ہے اور اوس سے زیادہ جلد معتدل ہے جلد کا تو یہہ حال ہے کہ اگر ایک پانی برابر برف اور کھولتا ہوا پانی ملائین اور اوسکا اثر جلد تک پہونچائین شاید اوسکا کچھہ اثر جلد تک نہ پہونچیگا شاید کہ جلد بین سبقا گرمی خون اور رگونکی پہونچتی ہے اور عصبی تبرید عصب کی پہونچتی ہے برابر ہو جاتی ہے اور اسیطرح اگر ایک جسم نہایت خشک اور دوسرا نہایت تر دونو برابر بخوبی ملاکر جلد سے ملائین تو جلد پر کچھہ بھی اثر نہوگا اسباب کی شناخت کہ جلد متاثر نہین ہوتی ہے یہہ ہے کہ وہ اپنے حس سے ان چیزونکا ادراک نہین کرتی ہے ۔ یہہ دو معتدل صورتین اجسام کی جو اوپر لکھی گئین کہ جنکا جلد احساس نہین کرتی اور بنا عدم انفعال کا اپنے اعتدال جلد کا ٹھہرایا اور دعوی کیا ہمنے کہ مثل انہین چیزونکے معتدل ہے اوسکی وجہ یہ ہے کہ اگر جلد معتدل نہوتی بلکہ ان معتدل چیزونکے مخالف ہوتی تب تک انکا کچھہ اثر جلد کو پہونچتا اور محسوس ہوتا اسلئے کہ جو چیزین متفق عناصر سے مرکب ہوتی ہین اور طبیعت مین مخالف ہین ضرور ایک دوسرے سے منفعل ہوتا ہے ۔ ایک چیز دوسری چیز سے اوسی وقت متاثر اور منفعل نہین ہوتی ہے جب کہ دونو کسی ایک کیفیت مین شریک ہون اور یہہ مشارکت کیفیت کی اونمین متشابہ ہو **متر جم کہتا ہے** اکثر امتحان ہوا ہے کہ طبیب اور مریض جسوقت دونو ایک درجہ کی تپ مین ہون اوسوقت مریض کا لمس طبیب کو گرم نہین معلوم ہوتا ہے یا کسی سبب خارجی سے اگر ہتیلیان سرد ہو جاتی ہین تو صحیح آدمی بذریعہ لمس کے محموم تجویز کیا جاتا ہے غرض اس سے یہ ہے کہ دو چیزین جس کیفیت مین برابر ہوتی ہین اونمین سے ایک دوسرے سے متاثر نہین ہوتا اختلاف کیفیات مین البتہ انفعال بھی ہوتا ہے اور احساس بھی **متن** جلد کا بھی یہ حال ہے کہ مختلف مقامات کی جلد مختلف قسم کا اعتدال رکھتی ہے ہاتہ کی جلد تمام جسم کی جلد سے زیادہ معتدل ہے اور ہاتہ مین کف کی جلد سب سے زیادہ معتدل ہے اور اوس سے زیادہ راحت کی جلد معتدل ہے اوس سے زیادہ انگلیون پر جتنی جلد ہے وہ معتدل ہے اوس سے زیادہ سبابہ کی جلد معتدل ہے اور اوس سے زیادہ سبابہ کے اوپر کا جو پور ہے اوسکی جلد معتدل ہے ۔ اور انگلیونکے پور گویا کہ بالطبع حاکم ہین ملموسات کی مقدار دریافت کرنے مین جسطرح حاکم کو واجب ہوتا ہے کہ دونو جانب افراط اور تفریط رعایا کو سنبھالے رہے تاکہ جو کوئی توسط اور میانہ روی سے باہر ہو فوراً اوسے پہچان لے اسیطرح ان انگلیون کا حال ہے کہ جو شے از قسم ملموسات اعتدال سے خارج ہو اوسے فوراً پہچان لیتی ہین ۔ جو چیزین اوپر بیان ہو چکین اونکے جاننے کے بعد یہہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ہم جسوقت کسی دوا کو معتدل کہین تو ہماری یہہ مراد نہین ہوتی ہے کہ وہ دوا معتدل حقیقی ہے اس لئے کہ یہہ تو غیر ممکن ہے اور نہ یہہ مطلب ہے کہ جیسے انسان اپنے مزاج مین معتدل ہے اوتنی یہہ دوا بھی معتدل ہے نہین تو یہہ دوا خاص جوہر انسانی سے عینیت رکھتی بلکہ ہماری غرض اعتدال دوا سے یہہ ہے کہ جسوقت حار غریزی یعنی روح یا خون انسانکے بدن سے یہہ دوا منفعل ہو تو ایک ایسی کیفیت اسے لاحق ہوگی کہ وہ کیفیت مخالف اعتدال اور خارج ایک درجہ فوق مساوات بدن انسانی سے نہوگی یعنی حار غریزی سے وہ دوا کچھہ متاثر نہوگی کچھ [illegible] کیفیت کی پس گویا کہ یہہ دوا بھی معتدل ہے بہ نسبت اوس اثر کے جو بدن انسان کی نسبت ذکر کیا گیا اسیطرح کسی دوا کو جب حار یا بارد کہین تو یہہ غرض نہین ہے کہ وہ اپنے جوہر ذاتی مین نہایت حرارت و برودت رکھتی ہے یا اوسکا جوہر ذاتی بدن انسان سے زیادہ حار [illegible] زیادہ بارد [illegible] معتدل سے یہہ مراد ہوگی کہ اوسکا مزاج مثل مزاج انسان کے معتدل ہو بلکہ حرارت و برودت مزاج دوا سے یہہ مراد [illegible] قدر حرارت خواہ برودت انسانکے بدن مین پیدا کرتی ہے حرارت اور برودت اصلیہ بدن انسانی سے زیادہ ہوتی ہے اسی جہت سے [illegible] مزاج انسان کے [illegible]

اور عقرب کے مزاج مین وہی دوا گرمی پیدا کرتی ہے یا ایک دوا بہ نسبت مزاج انسان کے گرم ہوتی ہے اور سانپ کے مزاج کی نسبت وہی دوا سرد قرار دیجاتی ہے بلکہ انسان مین خاص ایک دوا بہ نسبت زید کے جسقدر گرم ہوتی ہے اوتنی گرم بہ نسبت عمرو کے نہین ہوتی اسی فائدہ پر بنا کر کے معالجین کو حکم دیا جاتا ہے کہ جب کسی شخص کی تبدیل مزاج کرنا چاہین ایک دوا پر اقتصار نکرین جسوقت کہ اوسکا فائدہ ظاہر نہوتا ہو بلکہ دوسری دوا بدل دین ۔

مزاج معتدل مین ہمکو جو کچھہ بیان کرنا تہا جب کر چکے تو اب غیر معتدل کا بہی بیان کرنا چاہیے اب ہم کہتے ہین کہ غیر معتدل مزاج خواہ عیار کسی نوع کے فرض کیا جائے یا کسی صنف یا شخص یا عضو سے نسبت دیا جائے اوسکی بہی آٹھہ صورتین ہوسکتی ہین مگر یہہ آٹھون صورتین اس بات مین تو مساوی اور مشترک ہین کہ مزاج معتدل کے مخالف اور مقابل ہین اور خروج اعتدال مین مختلف ہین اونکا اختلاف اسیطرح پر حادث ہوتا ہے کہ یا تو خروج اعتدال سے بوجہ بساطت ہو اور علی الاطلاق غیر معتدل ہو یہہ بات اوسی صورت مین ہوتی ہے کہ جب معتدل سے اس مزاج کو نسبت دیجائے اور اس سے اسکو ایک ہی طرح کی مخالفت خواہ مضادت واقع ہو مثلاً فقط حرارت مین تضاد ہو یا فقط برودت مین اوسی علی ہذا القیاس **دوسری صورت** یہہ ہے کہ اس مزاج کا خروج اعتدال سے بسیط نہو بلکہ مرکب ہو کہ دو کیفیتون متضادہ مین خروج اعتدال سے ہو ۔ اور بسیط غیر معتدل جو ایک ہی قسم کی مضادت رکہتا ہے یا وہ مضادت کیفیت فاعلہ مین رکہتا ہو اور اوسکی دو قسمین ہین یا زیادہ گرم ہو مقدار مناسب سے مگر رطوبت اور یبوست مقدار مناسب سے زیادہ نرکہتا ہو یا زیادہ سرد ہو مقدار مناسب سے مگر رطوبت اور یبوست مقدار مناسب سے زیادہ نرکہتا ہو ۔ اور اگر مضادت کیفیت منفعلہ مین رکہتا ہو اوسکی بہی دو قسمین ہین یا خشکی اور یبس مقدار مناسب سے زیادہ رکہتا ہو لیکن حرارت اور برودت اوسکی مقدار مناسب سے زیادہ نہین ہے خواہ رطوبت اوسمین مقدار مناسب سے زیادہ ہے اور برودت اور حرارت مقدار مناسب سے زیادہ نہین ہے ۔ یہہ چارون قسمین مضادت بسیطہ کی ایسی نہین ہین کہ ایک زمانہ معین تک انکی کیفیت کا اثر واحد باقی رہے اور جب اثر انمین مانع اثر اصلی کا ہوتا ہے پیدا نہو مثلاً غیر معتدل بسیط جسکی حرارت مقدار مناسب سے زیادہ ہے اگرچہ بعد استعمال کی کسی بدن مین پہلے حرارت ہی پیدا کرتا ہے تہوڑے زمانہ کے بعد یبس بہی پیدا کرتا ہے اسیطرح غیر معتدل بسیط جو بارد زیادہ ہو مقدار مناسب سے بعد تہوڑے زمانہ کی بدن مین رطوبت بہی مقدار مناسب سے زیادہ پیدا کرتا ہے اور یہہ رطوبت غریبہ کہلاتی ہے اور اسیطرح غیر معتدل بسیط جسمین یبس اندازہ لائق سے زیادہ ہو وہ بہی برودت غیر مناسب پیدا کرتا ہے اور غیر معتدل بسیط جسمین رطوبت غیر مناسب ہو اگر یہہ رطوبت بافراط ہے تو بہ نسبت غیر معتدل یابس کے تبرید زیادہ کرتا ہے اور اگر بافراط رطوبت نہو البتہ حفاظت بدن کی دیر تک کر کے آخر کو پہر ایسی برودت پیدا کرتا ہے جو مقدار مناسب سے زیادہ ہو **فائدہ** ان بیانات سے اتنا تو ضرور سمجھہ مین آتا ہے کہ اعتدال اور صحت کو جسقدر مناسبت حرارت سے ہے اتنی برودت سے نہین ہے ۔ غیر معتدل بسیط کی تو یہہ چارون قسمین بیان ہو چکین اب باقی رہا غیر معتدل جو دو کیفیتون مین مضادت کسی مزاج معتدل سے رکہے اوسکی بہی چار صورتین ہین **پہلی صورت** یہہ ہے کہ حرارت اور رطوبت ساتہہ ہی حد اعتدال سے زیادہ ہون **دوسری صورت** کہ حرارت اور یبوست دونون مین اعتدال سے خارج ہو **تیسری صورت** کہ برودت اور رطوبت مین ساتہہ ہی غیر معتدل ہو **چوتہی صورت** برودت اور یبوست مین معاً خارج از اعتدال ہو ۔ اب چونکہ حرارت اور برودت کی زیادتی معاً خواہ رطوبت اور یبوست کی زیادتی معاً ایک مزاج مین جمع نہین ہوسکتی اسلئے یہہ دونون صورتین ترکیب و اجتماع دو کیفیتون متضادہ کی شمار اقسام سے ساقط کر دی گئین اگرچہ قسمت عقلی اونکو شامل تہی ۔ ان آٹھون صورتون مین ہر ایک صورت کا یہہ حال ضرور ہے کہ یا بلا مادہ ہوگی یا مع مادہ ہوگی بلا مادہ ہونے کے یہہ معنی ہین کہ مزاج اس غیر معتدل کا بدن انسان مین محض ایک کیفیت پیدا کرے وہ کیفیت اس درجہ کی نہو کہ اوسکی جہت سے کسی خلط ۲

کی نفوذ کی قابلیت اس بدن کو حاصل ہو کہ پھر وہ خلط اسی کیفیت غیر معتدلہ سے متکیف ہو کر بدن انسان کو متغیر کرے جیسے حرارت مدقوق کی خواہ
برودت تگرگ زدہ یا برف زدہ کی کہ یہہ غیر معتدل بلا مادہ کی پوری مثال ہے - مادی یا مادہ ہونیکے یہہ معنے ہین کہ بدن انسان کی ایسی کیفیت
یہہ غیر معتدل کردے کہ اوس سے ایک خلط مناسب اوسی کیفیت کی اس بدن مین نافذ ہو اور یہی کیفیت غیر معتدلہ اوس پر غالب ہو جیسے بلغم
زجاجی سے سرد جسم انسانی کو حاصل ہوتی ہے خواہ صفراء کراثی و زنجاری سے جو تسخین پیدا ہوتی ہے اور سکے بعد تم یہ جان دو تو خلطون کے
جو کیفیت ہوتی ہے وہ ظاہر ہے اور کتاب ثالث و کتاب رابع مین انشاء اللہ تعالی ہر واحد مزاج شانزدہ گانہ کی مثالین بتفصیل بیان
کیجاینگی - جاننا چاہیے کہ مزاج مادہ کی ساتہہ دو طرح سے خیال کیا جاتا ہے اس لئے کہ یہہ عضو کبھی تو تر ہوتا ہے کہ مادہ مین بہیگ جاتا ہے
اور کبھی مجاری اور بطون مین یہہ مادہ محتبس ہو جاتا ہے اور یہہ احتباس بھی کبھی تو اس عضو مین ورم پیدا کرتا ہے اور کبھی نہین پیدا کرتا اس مقام کے مناسب مزاج
مین بحث اسیقدر تہی جو اس فصل مین کی گئی ان بیانات مین جو باتین غیر واضح ہین طبیب کو چاہئے کہ اونکو مسلم جانے اور اونکا دلیل ثابت کرنا
حکیم طبعی کے سپرد کرے **فصل دوسری تعلیم ثالث مزاج اعضا کی بیان مین** خالق تبارک و تعالی نے ہر حیوان اور ہر عضو حیوان کو ایک
مزاج خاص عطا فرمایا ہے جو اوسکے لائق اور مناسب تہا اور جسمین اوس مخلوق کے احوال اور افعال کی مصلحت تہی اور حقیقتا اوس حیوان یا عضو
کو تحمل ممکن تہا تحقیق اس مسئلہ کی حکیم فیلسوف پر واجب ہے طبیب کو اس سے کچھہ واسطہ نہین ہے - انسان کو خالق عالم نے ایسا مزاج معتدل
عطا فرمایا جو معتدل اس عالم کون و فساد مین ممکن تہا اور باوجود اعتدال مزاج کے اس مزاج کو مناسبت اوسکی قوی سے ایسی عطا فرمائی کہ اونکا
فعل و انفعال تمام ہوتا ہے اور ہر عضو خاص کو جو مزاج اوسکے لائق تہا عطا فرمایا اسی بنا پر بعض اعضا کا مزاج نہایت گرم اور بعض کا نہایت
سرد اور بعض کا نہایت خشک اور بعض کا نہایت تر پیدا کیا - نہایت گرم مزاج بدن انسان مین روح اور دل ہے کہ جو منشا روح کا ہے
اوسکی بعد خون اگرچہ وہ جگر مین پیدا ہوتا ہے لیکن بوجہ اتصال قلب کی استفادہ اس قدر حرارت کا کرتا ہے جو کبد مین نہین ہے خون کے
بعد حرارت مین درجہ کبد کا ہے اس لئے کہ جگر مثل خون بستہ کے ہے اوسکی بعد عضو حار ریہ ہے بعد اوسکے گوشت ہے کہ اوسکی گرمی ریہ کی گرمی سے
بہی کم ہے اس جہت سے کہ ریشہ ہای عصب جو سرد مزاج ہے گوشت مین لپٹے ہوتے ہین اوسکی بعد حار مزاج عضل یعنے پہے کہ وہ گوشت سے
بہی کمتر گرم ہے اسلئے کہ اوسمین عصب اور رباط کی آمیزش ہوتی ہے اوسکی بعد طحال یعنی تلی کی حرارت ہے کہ اسمین دُرد خون کا ہوتا ہے اوسکی
بعد گردونکی گرمی ہے کہ اونمین خون کم ہوتا ہے اوسکی بعد گوشت دونو پستان اور انثیین [illegible] کا اوسکے بعد طبقات جو رگہائی جہندہ مین ہوتی ہین
بنظر اونکے جوہر عصبی کے جسمی بذریعہ اوس خون اور روح کے جو اونمین رہتے ہین گرمی پہونچتی ہے بعد اوسکے طبقات اون رگونکے جو ساکن ہین
اور اونمین فقط خون موجود ہے بعد اوس کی جلد تمام بدن کی بعد اوسکی جلد کف دست کی جیسے ہم اوپر معتدل لکھہ چکے ہین - سب سے زیادہ سرد
چیز بدن انسان مین بلغم ہے اوسکے بعد بالونکی سردی ہے بعد اوسکے ہڈی اوسکے بعد غضروف یعنی کُرّی اور اوسکی بعد رباط اوسکی بعد وتر
یعنی رودہ اوسکے بعد غشا اوسکے بعد جہلی بعد اوسکے عصب یعنی پٹہہ بعد اوسکے نخاع یعنی حرام مغز بعد اوسکی دماغ یعنے بہیجا بعد اوسکے شحم یعنے
چربی بعد اوسکے سمین یعنی دہنیت بدن انسانکی اوسکی بعد جلد - سب سے رطب چیز بدن انسان مین بلغم ہے اوسکی بعد خون بعد اوسکی دہنیت
اوسکے بعد چربی بعد اوسکے دماغ اوسکی بعد حرام مغز بعد اوسکی گوشت پستان و انثیین اوسکے بعد پھیپہڑا بعد اوسکی جگر پہر طحال بعد اوسکی
گردے اوسکے بعد عضل اوسکے بعد گرتی بعد اوسکی جلد - یہہ ترتیب وہ ہے جیسے جالینوس نے مقرر کیا ہے لیکن اس بات کا جاننا بہت
ضرور ہے کہ پھیپہڑا اپنے جوہر ذاتی خواہ طبیعت مین زیادہ تری نہین رکہتا اسلئے کہ ہر عضو اپنے مزاج اصلی مین مشابہ اپنی غذا کی ہوتا ہے اور

مزاج خاص میں مشابہ اوس چیز کے ہوتا ہے جو اوسکی غذا ہو جسطرح کہ پہیپہڑے کی غذا نہایت گرم خون ہے جسمین صفرے کی آمیزش زیادہ ہوتی ہے اور یہ بات ہمکو قول جالینوس سے ظاہر ہوئی کہ اس غذا کا مقتضا تو یہی تہا کہ مزاج پہیپہڑے کا گرم مائل بخشکی ہوتا لیکن چونکہ بہت سی فضول رطوبت کی اون بخارات سے جو بدن مین اوٹہتے ہین اور پہیپہڑے کیطرف اِس قسم نزلات گرتے ہین اس جہت سے اسکی یبوست جاتی رہی اور شدید الرطوبت بہی نہ رہا — جگر بہ نسبت ریہ کے زیادہ رطب ہے اور اوسکی رطوبت غریزی بہ نسبت ریہ کے بہت زیادہ ہے اور ریہ رطوبات سے بہیگتے اور تر رہتے ہین جگر سے زیادہ ہے اور اگرچہ ہمیشہ تر رہنا اسکا رطوبت ذاتی کو بہی بڑہاتا ہے —

اسیطرح ضرور ہے کہ حال بلغم کا سمجہا جائے اور خون کا بہی لحاظ کیا جاوے ایک خاص جہت سے وہ یہ ہے کہ بلغم جو کسی چیز کی ترطیب کرتا ہے اکثر تر ہی اوپر سے بہگو دیتا ہے اور ترکرتا ہے اور خون کی ترطیب جس چیز مین ہوتی ہے اوسکی جوہر ذاتی مین رطوبت بڑہتی ہے علاوہ اسکے بلغم طبعی مائی کہبی فی نفسہ رطوبت مین زیادہ ہوتا ہے اسلیئے کہ خون چونکہ نضج اوسکا پورا ہوتا ہے بالفعل بہت سی رطوبت اوس کی تحلیل ہو جاتی ہے یعنی بلغم مائی سے جسوقت خون بنتا ہے تو بسبب نضج کے اوسکی رطوبت تحلیل ہو جاتی ہے — آیندہ بہت قریب معلوم ہوگا کہ بلغم طبعی درحقیقت خون ہے لیکن قسم لا استحالہ کی وجہ سے بلغم ہو گیا ہے — سب سے زیادہ خشک انسان کے بدن مین بال ہے جو بخار دخانی سے پیدا ہوتا ہے اسطرحپر کہ غلیظ بخارات تحلیل ہوکر جو حصص دخانیت ہے وہ بستہ ہو جاتی ہے بعد اوسکے ہڈی کی یبوست ہے کہ وہ سب اعضا مین سختی اور صلابت زیادہ رکہتی ہے لیکن ہڈی بال کے بہ نسبت رطوبت زیادہ رکہتی ہے اسلیئے کہ اوسکی پیدائش خون سے ہوتی ہے اور اوسکی ساخت ایسی ہے کہ رطوبت اصلی کو جذب کر لیتی ہے اور اوسپر قدرت رکہتی ہے اسی جہت سے بعض ہڈیون سے اکثر حیوانات کو غذا ملتی ہے اور بالونسے کسیقدر غذا بہی نہین ملتی ہے ہان شاذ و نادر شاید کسی حیوان کو اس سے تغذیہ ہوتا ہے جیسا بعضون نے گمان کیا ہے کہ شپرہ بالونکو ہضم بہی کر لیتا ہے اور بآسانی حلق سے اوتار لیتا ہے مگر ہم جسوقت دو مقدارین برابر ہڈی اور بال سے ہموزن لیکر قرع انبیق مین تقطیر کرین ہڈی سے پانی اور چکنیت زیادہ ٹپکیگی کہ اوتنی بالونسے نہ ٹپکیگی اور ثفل ہڈی کی تقطیر مین کم رہیگا اور بالونکی تقطیر مین زیادہ اس تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہڈی مین بالونسے زیادہ رطوبت ہے بعد ہڈی کے یبوست غضروف کی ہے اوسکے بعد رباط بعد اوسکے وتر کی بعد اوسکے جہلی کی اوسکے بعد شرائین اوسکے بعد اوردہ اوسکے بعد اون پٹہونکی جو آلہ حرکت ہین بعد اوسکے یبوست قلب کی ہے اوسکے بعد یبوست اون پٹہونکی ہے جو کہ آلہ حس ہین اسلیئے کہ جو پٹہے آلہ حرکت ہین اونکی برودت اور خشکی معاً زیادہ ہے معتدل سے اور اعصاب حس کے برودت مین تو زیادہ ہین مگر یبس مین بہ نسبت معتدل کے انکو زیادتی نہین ہے بلکہ شاید یبوست مین قریب بمعتدل ہین اگرچہ برودت مین بہی معتدل سے انکو ہقدر بُعد نہین ہے بعد ان پٹہونکی یبوست جلد کی ہے ❊

فصل تیسری تعلیم ثالث مین امزجہ اسنان اور اجناس کے بیان مین ❊

انسان کی عمر طبعی کے جو چار حصہ مقرر کیئے گئے اونمین سے ہر ایک حصہ کا ایک نام جدا گانہ ہے اور لفظ اسن کا ہر ایک حصہ پر ایک ہی معنی مین بولی جاتی ہے — پہلا حصہ سن نمو اور سن حداثت کہلاتا ہے تیس برس کے قریب تک اسکا زمانہ ہے اسکے بعد سن وقوف ہے جسے سن شباب بہی کہتے ہین اوسکی نہایت پینتیس یا چالیس برس تک ہے بعد اوسکے سن انحطاط ہے مگر اوس سن مین قوت اصلی باقی رہتی ہے یہ سن ارباب کہولت کا ہے ساٹہہ برس تک اسکی نہایت ہے اور پہر سن انحطاط کا کہ جسمین ظہور ضعف قوت کا بہی ہوتا ہے اور یہ سن مشایخ کا ہے آخر عمر تک مگر سن حداثت کی پانچ قسمین کی جاتی ہین اونمین سے پہلا حصہ سن طفولیت ہے جبتک لڑکے کے اعضا مستعد حرکات نشست و برخاست کی نہین ہوتے ہین سن طفولیت کہلاتا ہے دوسرا سن صبی ہے کہ لڑکا چلنے پہرنے لگتا ہے مگر ابہی اعضا مین

شدت توانائی کی نہین ہوئی اس سن کو زمانہ کی حد جب تک ہی کہ سب دانت جنہین عوام دودہ کے دانت کہتے ہین گر جائین اور اونکی عوض نئے دانت سب نہ نکل آئین تیسرا سن نمو ہے جو بعد شدت اور درستی اعضا اور سب دانت نکلنے کے اور قبل بلوغ کے ہوتا ہے چوتہا سن غلامیت اور بلوغ ہے اوسکا زمانہ جبتک ریش و بروت برآمد ہو رہتا ہے پانچوان سن فتی ہے اسکا زمانہ جب تک کہ نمو ٹہر جاتا ہی باقی رہتا ہی - صبیان یعنی سن طفولیت سے لیکر سن حداثت تک انکا مزاج حرارت مین قریب باعتدال ہوتا ہے اور رطوبت مین گویا کہ اعتدال سے زائد ہوتا ہے مترجم لکھتا ہے اگرچہ اس سن مین حرارت بہت زائد ہوتی ہے مگر زیادتی رطوبت کی جسے برودت لازم ہے اس حرارت کا کسر اور انکسار کرکے اوسکو قریب باعتدال کر دیا ہے متن قدمائے اطبا مین صبی اور شاب کی حرارت مین اختلاف واقع ہے بعضونکی یہہ رائے ہی کہ صبی کی مزاج مین حرارت زیادہ ہے اسی جہت سے اونمین نمو بھی زیادہ ہوتا ہے اور اوسکے افعال طبیعیہ مثل خواہش طعام اور ہضم وغیرہ بھی اکثر اور ہمیشہ برابر رہتے ہین یہہ دلیل زیادتی حرارت کی سن صبی مین اولی ہے - دوسری دلیل یہہ ہے کہ اس سن مین چونکہ حرارت عزیزی کی اصل جو مادہ منی سے اونکو ملتی ہے تازہ اور مجتمع ہوتی ہے اس جہت سے اونکی حرارت بہ نسبت شبان کے زیادہ ہوتی ہے - بعضونکی یہہ رائے ہی کہ حرارت عزیزی جوانون مین بہت قوی ہوتی ہے اور خون اونمین زیادہ اور متین یعنے پختہ اور معتدل القوام ہوتا ہے اور اسی جہت سے اونکی نکسیر زیادہ پھوٹتی ہے - ایک یہہ بھی دلیل کثرت حرارت جوانون کی تجویز کرتے ہین کہ مزاج اونکا مائل بصفراویت ہوتا ہی اور لڑکونکا مزاج مائل بہ بلغمیت ہوتا ہے اور چونکہ جوانونکی حرکات قوی تر ہوتے ہین اور حرکت کو حرارت لازم ہی اور استمرار اور ہضم طعام اونکا قوی ہوتا ہے اسکا بھی منشا حرارت ہے لڑکونمین زیادتی شہوت طعام کی جو منشا حرارت ٹہرائی ہے یہہ بات صحیح نہین ہے بلکہ کثرت شہوت طعام کا منشا برودت ہوتی ہے اسیوجہ سے اکثر شہوت کلبی بوجہ برودت کی پیدا ہوتی ہے جوانون مین جو تمنے شدت ہضم طعام کا دعوے کیا دلیل اوسکی یہہ ہے کہ اونمین متلی اور قے اور تخمہ کمتر عارض ہوتا ہے جیسا لڑکونکو اکثر بوجہ سوء ہضم عارض ہوتا ہی - مزاج جوانونکا جھنے مائل بصفراویت کہا اوسکا ثبوت یہہ ہے کہ اکثر امراض حارہ مین مبتلا ہوتے ہین مثل حمائے غب کے اور قے اونکی اکثر صفراوی ہوتی ہے بخلاف اسکی لڑکونکے امراض بارد رطب ہوتے ہین کہ اونکے تپین بلغمی ہوتے ہین اور اکثر اونکی قے مین بلغم برآمد ہوتا ہی - نمو کی زیادتی لڑکونمین بھی بوجہ قوت حرارت نہین ہوتی بلکہ اوسکا منشا کثرت رطوبت ہی اور بھوک کی زیادتی اونمین نقصان حرارت پر بخوبی دلالت کرتی ہے یہہ خلاصہ دلائل مذہب فریقین کا ہے مگر جالینوس ان دونون گروہ کے مذہب کو رد کرتا ہی اور اوسکی رائے یہہ ہی کہ دونون کی حرارت قوت مین برابر ہے اور اصل مین مختلف فرق یہہ ہے کہ لڑکونمین مقدار حرارت زیادہ ہے اور کیفیت یعنی حدت اور لذع کمتر اور جوانونمین مقدار حرارت کم ہوتی ہے اور کیفیت یعنی حدت و لذع بیشتر توضیح قول جالینوس کی یہہ ہے فرض کرو کہ ایک ہی حرارت مقدار واحد مین خواہ ایک ہی جسم لطیف حار مقدار واحد کا بہ کیفیت واحد کبھی تو ایسے جسم مین پھیلی اور منتشر ہو کہ جسکا جوہر رطوبت زیادہ رکھتا ہے مثل پانی کی اور کبھی جسم یابس مین مثل پتھر وغیرہ کی پھیلی اور منتشر ہو اس فرض خاص مین ہم یقینا پانی کی مقدار مین گرمی زیادہ پائینگے اور کیفیت حدت مین نرمی اور کمی ہوگی بخلاف پتھر کے کہ اوسکی مقدار حرارت کو کم ہوگی مگر حدت کی کیفیت بدرجہ زیادہ ہوگی اسیطرح سے لڑکے اور جوانونکی حرارت تصور کرنی چاہیے چونکہ لڑکونکی پیدایش منی کثیر الحرارت سے ہوئی ہے اور ابھی اس حرارت کو وہ اسباب بہم نہین پہونچے جو اوسے گھٹاوین بلکہ لڑکا مثل اسپ تیز رو کے ترقی مین چلا جاتا ہی اور رفتہ رفتہ نمو پذیر چلا آتا ہے ابھی ٹھہرا نہین ہی کسی حد پر مقدار مین انحطاط کو پس کمی حرارت کیطرف رجوع کرنیکا کیا مذکور ہے - اور جوانونکو اگرچہ کوئی ایسا سبب بہم نہین پہونچا جو حرارت غریزیہ کو بڑہاوے اور نہ ایسا کوئی سبب لاحق ہوا جو اوسے بجہاوے

بلکہ حرارت محفوظ رہے بسبب رطوبت کی جو کیفیت اور کمیت مین سن ہی کم ہو اور اسیطرح محفوظ رہے گی نوبتیک کہ حرارت زمانہ انحطاط کو پہونچے —
رطوبت جوانون مین اگرچہ بہ نسبت لڑکون کے کم ہوجاتی ہے مگر اتنی کم نہین ہوتی ہے کہ حفاظت حرارت غریزیہ نکرسکے البتہ بقیاس انکی کم ہوتی ہے
شاید یہ بات صحیح ہو کہ ابتدا لڑکپن کی رطوبت اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ نمو مین بھی بکار آمد ہوتی ہے اور حفاظت حرارت غریزیہ بھی کرتی ہی بعد اوسکی
جوانون مین اتنی باقی رہجاتی ہے کہ دونون باتونکو تو کافی نہین ہوسکتی ہے مگر ایسا نہین کہ ایک بات کو بھی کافی نہوسکے اسی جہت سے لازم
ہوا کہ رطوبت جوانونکی بدرجہ اوسط ہو کہ ایک بات کو نہین ضرور بکار آمد ہو یہہ بات تو محال عقلی ہے کہ رطوبت کی مقدار اتنی ہو کہ تنمیہ کو تو کفایت
کرے اور حفظ حرارت غریزیہ نکرسکے اسلیے کہ جو چیز اصل کی حفاظت نہین کرسکتی وہ اوسپر کسی چیز کو بڑہانیکی کیا طاقت رکھے گی پس یہی بات
باقی رہی کہ جوانونکی رطوبت اسقدر کم ہوتی ہے کہ حفظ حرارت کرسکتی ہے اور نمو کیواسطے کافی نہین ہوتی — یہہ بھی معلوم رہے کہ جس سن
کا ذکر ہو رہا ہے وہ سن شباب ہی جسے ہم اوپر سن وقوف کہہ آئے ہین صاحب تتمہ لکھتا ہی اس تقریر سے شیخ یاد دہی کرتا ہے کہ سن وقوف
مین چونکہ نمو ٹہرجاتا ہے اور انحطاط کسی قوت کا معین ہوتا یہہ بات صریح دلیل ہے کہ حرارت غریزی اپنی اصل پر محفوظ رہتی ہے سن
فریق ثانی کا یہہ قول ہے کہ نمو صبیان مین بوجہ رطوبت ہو نہ بسبب حرارت کی یہہ قول محض باطل ہے اسلیئے کہ رطوبت واسطے نمو کی بمنزلہ
مادہ کی ہے اور مادہ خود بخود منفعل ہوتا ہی نہ متخلق ہوتا ہے جب تک کہ کوئی قوت فاعلہ اوسمین اثر نکرے اور قوت فاعلہ نمو کیواسطے یا نفس
ہے یا طبیعت ہو باذن پروردگار تعالی شانہ کے مگر نفس یا طبیعت بلا کسی آلہ کے کچھ فعل نہین کرسکتی وہ آلہ یہی حرارت غریزیہ ہے اس سے
ظاہر ہوا کہ نمو کا سبب فاعلی حرارت ہوسکتی ہے نہ رطوبت — یہہ بات جو ان لوگون نے لکھی کہ قوت اشتہائے طعام لڑکون مین بوجہ برودت مزاج
ہوتی ہے یہہ بھی محض باطل ہے کہ وہ شہوت فاسد جو بوجہ برودت مزاج کے ہوتی ہے اوسکے ساتھ ہضم جید اور غذا کا جز و بدن کب
ہوتی ہے حالانکہ لڑکون مین اکثر اوقات استمرا بہت اچھی طرح پر ہوتا ہی اگر یہہ بات نہوتی تو اوسکی غذا سے جسقدر جز و بدن ہوکر نمو مین کام آتی ہے
وہ نسبت جز و تحلل کے زیادہ نہوتی کبھی لڑکونکو جو سوء ہضم عارض ہوتا ہے اوسکا سبب یہہ ہے کہ حرص اونکی غالب ہوتی ہے اور ترتیب
طعام مین بد اطواری کرتے ہین اور بے قاعدہ تقدیم و تاخیر غذا اونکی واقع ہوتی ہے اور اکثر ردی غذا مین جو ردی الکیموس خواہ مرطوب ہین بمقدار
کثیر کہاتے ہین اور اونکے بعد حرکات فساد انگیز اونسے سرزد ہوتے ہین با ینوجہ بکثرت ہونکہ فضول اونکی معدے مین مجتمع ہوتے ہین کہ
محتاج کثرت تنقیہ کے ہوتی ہین خصوصا اونکے پھیپھڑون مین اجتماع فضول بہت ہوتا ہے اس جہت سے اونکی سانس مین بشدت تواتر اور سرعت پیدا
ہوتی ہے اور اونکی نبض مین عظم نہین ہوتا کیونکہ اونکی قوتین ابھی تمام نہین ہوئین — یہان تک بیان مزاج صبی اور شاب کا تھا جس طریقی
پر جالینوس نے کیا اور ہمنے اپنی عبارت مین اوسکے مطابق تحریر کیا — اب یہہ بھی جاننا بہت ضرور ہے کہ حرارت غریزی بعد مدت سن
وقوف کی نقصان شروع کرتی ہے اس سبب سی کہ اوسکا مادہ رطوبت کو وہ ہوا کہ جو محیط بدن انسان ہے جذب کرتی ہے اور حرارت غریزی
ہوا کے جذب کو اندر سے معین ہوتی ہے اور اوسکے ساتھ حرکات بدنی اور نفسانی جو ضروری ہین یہہ بھی مددگار ہوتے ہین اور طبیعت اس
ان مین غالب ہے ان سب باتونکے عاجز ہوتی ہے اسواسطے کہ بہت سا زمانہ اسکو مقابلہ مین ان امور کے گذر چکا اور قوت جسمانی
متناہی ہے اسکی برہان علم طبعی مین مذکور ہو چکی ہے ہر قوت کا فعل خواہ طبیعت کا ایراد بدل یا تحلیل مین یکسان نہین ہوسکتا — ہان اگر یہہ قوت
غیر متناہی ہوتی اور ہمیشہ ایراد بدل یا تحلیل برابر مقدار واحد پر کرتی (یہ مراد ہماری نہین ہے کہ تحلل ہمیشہ مقدار واحد ہوتا) بلکہ زیادتی تحلل کی ہر روز
برابر ہوتی جب ایسا ہوتا تو بدل مقاومت اور مقابلہ تحلل کا نکرسکتا بلکہ تحلل بالکل فنائے رطوبت کردیتا اور جبکہ فقط تحلل فنائے رطوبت کرنے

کافی ہے پس جب کہ اوسکے ساتھ حرکات بدنی و نفسانی ملین اور دونو ملکر نقصان قوت پر آمادہ اور مستعد ہون پھر نقصان قوت کی کیا کیفیت ہوگی اوسوقت ضرور ہوگا کہ مادہ فنا ہو جاوے اور حرارت منطفی ہو خصوصاً جسوقت کہ انطفاء حرارت پر علاوہ کمی مادہ کے ایک سبب دوسرا معین ہو کہ وہ رطوبت غریبہ ہے جو ہمیشہ بسبب غیر منہضم ہونے غذا کے پیدا ہوتی جاتی ہے اور اطفاے حرارت پر معین ہوتی رہتی ہے اور وہ دو وجہ سے ایک وجہ یہہ ہے کہ اس رطوبت کی وجہ سے حرارت کی مکان مین تنگی ہوتی ہے گویا کہ حرارت اس رطوبت غریبہ مین ڈوبی جاتی ہے دوسری وجہ یہہ ہے کہ یہہ رطوبت اپنی کیفیت مین حرارت کی ضد واقع ہے اسواسطے کہ یہہ رطوبت بلغمی بارد ہے [illegible] یہی نقصان حرارت کا رفتہ رفتہ موت طبعی تک پہونچاتا ہے بکا زمانہ ہر شخص کیواسطے بحسب اوسکے مزاج اولی کے مقدر [illegible] کی جبتک ہے کہ قوت طبعی حفظ رطوبت کر سکے انسان مین ہر شخص کیواسطے اجل مسمی مقرر کی گئی ہے کہ وہ شخص انسانی [illegible] کی محافظت ہوتی ہے اور یہہ اجلین طبعی ہین اور اس عالم طبیعی [illegible] اجل واقع ہوتی ہے کہ وہ طبعی [illegible]

حاصل اس بیان سے یہہ ہوا کہ بدن صبیان اور شبان کا حار بالاعتدال ہے اور بدن کہول اور مشایخ کے بارد مین لیکن صبیان کے بدن مین رطوبت حد اعتدال سے زیادہ ہے کہ نمو کی ضرورت ہے اور اس زیادتی پر تجربہ دلالت کرتا ہے کہ انکی ہڈیاں اور اعضا [illegible] اور قیاس عقلی بھی زیادتی رطوبت پر اعانت کرتا ہے اسلیے کہ انکے اجسام کا استحالہ منی اجسام سے ہونیکو تہوڑا زمانہ گذرا ہے اور جوان اور [illegible] کی حرارت ابھی انسے بخوبی برطرف نہین ہوئی ہے۔ کہول اور خصوصاً مشایخ جسطرح انکی مزاج [illegible] برودت زیادہ ہے یبوست بھی زیادہ ہے اور اسپر تجربہ شاہد ہے کہ انکی ہڈیان سخت ہوتی ہین اور جلد انکی سمٹی ہوئی کہ اوسپر جھریان پڑی ہوتی ہین اور قیاس عقلی بھی یہی تجویز کرتا ہے کہ زمانہ [illegible] منی اور خون اور روح بخاری سے انکی جسم کے استحالہ کا۔ اجزای ناری شبان اور صبیان مین برابر ہین اجزاے مائی اور ہوائی صبیان مین زیادہ ہین اجزای ارضی کہول اور مشایخ مین زیادہ ہین اور شباب کا مزاج بہ نسبت مزاج صبی کے زیادہ معتدل ہے لیکن یبوست اسمین بہ نسبت مزاج [illegible] اور بہ نسبت مزاج شیخ اور کہل کے جوان حار مزاج ہے اور شیخ بہ نسبت جوان اور کہل کی اپنے اعضائے اصلی کے مزاج مین یبوست زیادہ رکھتا ہے اور بنظر رطوبت غریبہ کی شیخ ان دونون سے مرطوب زیادہ ہے۔ انسان کا بنظر اصناف کے یہہ حال ہے کہ عورتونکا مزاج بہ نسبت مردونکے برودت زیادہ ہے اسی وجہ سے صفت مردی سے اصل خلقت مین قاصر رہی ہین اور رطوبت بھی انکے مزاج مین بہ نسبت مردونکی بہت ہے بسبب برودت مزاج کے عورتونکے فضول بکثرت ہوتی ہین اور قلت ریاضت بھی اسکا ایک سبب تجویز کیا گیا ہے اور جوہر لحمی عورتونکا صنعت ترکیب زیادہ رکھتا ہے باین لحاظ کہ لحم [illegible] نرم ہوتا ہے اگرچہ جوہر لحمی مرد کا بجہت ترکیب اور مخالطت کے زیادہ [illegible] ہے اسلیے کہ اوسکا گوشت بوجہ کثافت کے زیادہ و برودت [illegible] ہوتا ہے کہ اوسمین رگین اور ریشہ ہای عصب نفوذ کیے ہوتے ہین [illegible] سکان بلاد شمالی کا مزاج نہایت مرطوب ہے اور پانیمین رہنے والے ملاح اور [illegible] وغیرہ جنکے پیشے پانیمین رہنے سے تمام ہوتے ہین یہہ بھی مرطوب المزاج ہین اور جوان دونون قسمونکے خلاف ہین یعنی خواہ بلاد جنوبی مین رہتے ہین یا خشکی کی پیشہ ور ہین اونکے مزاج بخلاف مزاج ان دونو قسمون کے یابس ہین۔ علامات ہر قسم کے مزاج کی ترتیب ہے کہ ہم ذکر کرین جہان ذکر علامات کلیہ و جزئیہ کا ہوگا

تعلیم چوتھی اسمین دو فصلین ہین **فصل پہلی ماہیت خلط اور اقسام خلط کی بیان مین** خلط ایک جسم تر روان ہے کہ پہلی استحالہ غذا کا اوسکی طرف ہوتا ہے اقسام خلط مین ایک خلط محمود ہوتی ہے وہ ایسی چیز ہے کہ جزو ہو جاتی ہے جوہر مغتذی سے خواہ تنہا خلط یا اوسکے ساتھ کوئی دوسری چیز اور مشابہ ہو جاتی ہے جوہر مغتذی سے تنہا یا دوسری چیز سے ملکر الغرض یہہ خلط تمام مقام بدل شئے ہوتی ہے اوس چیز کہ جو متحلل ہوتی ہے اور اوسی مین فضول بھی پیدا ہوتے ہین اور ایک خلط ردی ہوتی ہے جسمین یہہ لیاقت نہین

جو خلط محمود بنیان کی کمی نہ ہو اور کبھی خلط ردی سے غذا محمود بنتی ہے خلط ردی کی جو تمیز الکل نہ یہ بات ہے کہ اگر خلط محمود نہ بنے تو بدن سے دفع ہو جاوے اور منتفرق ہو کر بدن سے دور ہو۔ ہم کہتے ہین کہ رطوبات بدن کی بعض اقسام اولی ہین اور بعض ثانوی۔ اقسام اولی یہی اخلاط اربعہ ہین جنکا ہم ذکر کرتے ہین اور اقسام ثانوی کی دو قسمین ہین فضول ہین یا غیر فضول فضول کو بہی عنقریب ذکر کرینگے غیر فضول وہ چیزین ہین کہ حالت ابتدائی سے مستحیل ہو کر اور صورت بدلکر اعضا مین نفوذ کرتی ہین لیکن ابھی جزو اعضاء مفردہ کی جز نہین ہوتی ہین اور عمل نفوذ کا تمام ہو جاتا ہی انکی چار قسمین ہین **ایک** وہ رطوبت ہی جو اندرون اطراف چہوٹی رگونکے جو گرد اعضائی اصلیہ کے واقع ہین محصور ہوتی ہے اور یہہ رگین بوجہ اس رطوبت کی اعضائی اصلی کو رطوبت پہونچانے والی ہین **دوسری** وہ رطوبت ہی کہ جو اعضائی اصلی مین مثل شبنم کی پہیلی ہوئی ہے اسکو یہہ استعداد ہی کہ غذا اعضا کی ہو جاے جسوقت بدن کو کوئی اور غذا نہ پہونچے اور اوسکی یہی استعداد رکھتی ہے کہ اعضائی اصلی کو تری پہونچاے جسوقت بسبب کسی درشت حرکت وغیرہ کے خشکی عارض ہو **تیسری** وہ رطوبت ہی جسکے بستہ ہونے کا زمانہ قریب ہوتا ہی اور یہہ رطوبت غذا ہی کہ جو مستحیل بجوہر اعضا ہوتی ہے بجہت مشابہت مزاج کی لیکن ابھی بطور قوام استحالہ تمام نہین پاتی ہے اسلیئے کہ قوام تمام کے بعد تو اعضا مین شمار کی جائیگی پہر رطوبت اسکو نہ کہہ سکینگے **چوتھی** وہ رطوبت ہی جو اعضائی اصلی مین داخل ہے ابتدائی نشو سے اسی رطوبت کی جہت سے اتصال اجزا کا انشمین ہوتا ہے سبب اس رطوبت کا نطفہ سے ہی اور مبدء نطفہ کا اخلاط ہے۔ اب ہم کہتے ہین کہ رطوبات خلطیہ محمودہ اور وہ رطوبات جنکو ہمنے فضول تجویز کیا ہی اونکا بہی چار قسمون مین انحصار ہے **ایک** جنس خون ہے کہ جو چارون مین افضل ہے اور بلغم اور صفرا اور سودا ہے خون بالطبع حار رطب ہی طبعی اور غیر طبعی طبعی سرخ رنگ کہ اوسمین بدبو نہین ہوتی ہے شیرین ہوتا ہی اور غیر طبعی کی دو قسم ہین **ایک قسم** وہ ہی کہ اسکا مزاج صالح بجہت کسی چیز کے بدل گیا ہو مگر اسطرح پر کہ اوسمین سوء مزاج پیدا ہوا اسلا بارد ہو گیا خواہ حار ہو گیا **دوسری** قسم وہ ہے کہ اوسمین کوئی خلط ردی پیدا ہوئی اسکی دو صورتین ہین یا تو خلط ردی خارج سے وارد ہو کر اوسمین نافذ ہوئی اور اوسکی مزاج کو فاسد کر دیا یا خلط ردی اوسی خون سے پیدا ہوئی مثلاً اوسمین عفونت بڑہ گئی ہو اوسکا جو لطیف مستحیل ہو کر صفرا کیطرف ہو گیا اور کثیف مادہ سودا کیطرف مستحیل ہوا اور یہہ دونون اوسمین باقی رہے خواہ ایک اسمین کا باقی رہا اس جہت سے اوس خون کا مزاج متغیر ہوا یہہ دوسری قسم دونون قسمون غیر طبعی کی کیفیت مین مختلف ہوتی ہے بسبب اختلاف اوس چیز کے جو اسمین ملتی ہے خواہ صفرا یا بلغم یا سودا خواہ عنصر الی خواہ مائیت اور میل دخانی ہو کبہی یہہ خون بمنزلہ زرد کی ہو جاتا ہے کبہی رقیق اور کبہی سیاہ ایسا ہوتا ہی کہ جسکی سیاہی شدید ہوتی ہے کبہی سپید رنگ ہوتا ہی اور اسیطرح اسکی بو اور مزہ بہی متغیر ہوتا ہے اور کبہی تلخ ہو جاتا ہی اور کبہی نمکین اور کبہی ترش ہوتا ہی بلغم بہی طبعی اور غیر طبعی دونو طرح پر ہوتا ہی بلغم طبعی وہ ہے جسمین صلاحیت اس بات کی ہو کہ وہ کسیوقت خون ہو جاے اس لیئے کہ وہ درحقیقت خون ہے کہ ابھی اوسکا نضج پورا نہین ہوا وہ ایک قسم بلغم شیرین کی ہے جسمین شدت سے برودت نہین ہے بلکہ وہ بقیاس طرف بدن کی قلیل البرودة ہے اور بقیاس طرف خون اور صفرا کی بارد ہے کبہی قسم بلغم شیرین سے غیر طبعی بہی ہوتا ہی وہ بلغم ایسا ہوتا ہے کہ جو ذائقہ ہم آگی ذکر کرینگے وہ ذائقہ اوسمین نہین ہوتا ہی اگرچہ اتفاقاً اوسمین خون طبعی کبہی مل جائے اور اکثر یہہ بلغم بروقت خروج نزلہ کے خواہ نفث مین محسوس ہوتا ہی بلغم طبعی جو شیرین ہے جالینوس اوسکی نسبت ایسا گمان کرتا ہی کہ طبیعت نے اوسکے واسطے جو کوئی عضو خاص مثل سانچے کے ڈہلا ہوا ہو نہین بنایا ہی یعنی خصوصاً جیسا کہ مثانہ صفرا اور سودا کیواسطے ہے اسکی وجہ یہہ ہے کہ بلغم نہایت قریب ہی خون سے کل اعضا اسکے محتاج ہین اسلیئے قائم مقام خون کے گردانا گیا اور کوئی عضو خاص کہ اسکی فقط یہی غذا ہو نہین مخلوق ہوا۔ مین جالینوس کے قول کی شرح اسطرح پر کرتا ہون کہ اس

بلغم کیطرف حاجت دو وجہون سے ہے ایک تو ضرورت ہے اور دوسری منفعت سے ہے ضرورت دو سببون سے ہوتی ہے **ایک سبب** اون مین سے یہہ ہے کہ
بلغم قریب اعضا کی موجود رہے جسوقت غذا اونکو نہ پہونچے وہ غذا جو آتا وہ خون صالح ہو نیکے ہوتی ہے اور مفقود ہونا اوس غذا کا یا بوجہ منقطع
احتباس معدے معدہ اور جگر مین خواہ بذریعہ اور اسباب عارضیہ کے ایسی وقت فقدان غذا مین قوتین اعضا کی بذریعہ اپنی حرارت غریزی کی متوجہ
بطرف اس بلغم کے ہوکر اسی نضج دیکر ہضم کرینگی اور اس بلغم سے غذائے صالح بنائینگی اور جسطرح حرارت غریزی اس بلغم کو نضج دیکر منہضم کرکے خون
صالح بناتی ہے اسیطرح حرارت غریبہ کبھی اسکو متعفن کرکے فاسد بھی کردیتی ہے اور اس قسم کی ضرورت مرۂ سودا و صفرا کیواسطے نہیں ہے
اسواسطیکہ یہہ دونو بلغم کی اس بات مین شریک نہین ہین کہ حرارت غریزی اونکو خون صالح بنادے اگرچہ اس بات مین اونکو شرکت ضرور ہے
کہ حرارت غریبہ دونو کو مثل بلغم مذکور کے فاسد اور متعفن کردیتی ہے **دوسرا سبب** یہہ ہے کہ یہہ بلغم خون سے ملے تاکہ تغذیہ اون اعضا
کا جو بلغمی مزاج مین کرے وہ اعضا کہ جو خون اونکی غذا ہوتا ہے اوسمین ایک معلوم حصہ بلغم کا ہونا واجب ہے مثل دماغ کے اور یہہ بات مرۂ صفرا
اور سودا کیواسطے بھی موجود ہے۔ اور منفعت اس بلغم کی یہہ ہے کہ اعضا اور مفاصل جو کثیر الحرکت ہین بذریعہ اس بلغم کے تر ہین اور اونکو
بسبب حرارت اور احتکاک (یعنی رگڑ) کے خشکی عارض نہو اور یہہ منفعت دراصل منتہائے ضرورت پر واقع ہے — بلغم جو غیر طبعی ہوتا ہے کبھی اوسمیز
سے فضلہ مختلف القوام ہوتا ہے یہانتک کہ حس بھی اوسکے قوام کا اختلاف دریافت کرلیتی ہے یہی بلغم مخاطی کہلاتا ہے اور بعض بلغم غیر طبعی
مستوی القوام حس مین معلوم ہوتا ہے مگر حقیقت مین مختلف القوام ہے اسکو بلغم خام کہتے ہین اور بعض قسم بلغم کی نہایت رقیق ہوتی ہے وہ
مائی کہلاتی ہے اور بعض نہایت غلیظ ہوتی ہے وہ بلغم ابیض ہے جو جصی کہلاتا ہے یہہ بلغم ہے کہ جسکا جز لطیف متحلل ہوگیا ہے
اس جہت سے کہ اوسکا منافذ اور مفاصل مین بہت دیر تک احتباس رہا ہے یہی بلغم سب سے زیادہ غلیظ تر ہے اور بلغم کی ایک قسم مالح یعنی شور ہے
اوس سے زیادہ گرم مزاج اور خشک کوئی بلغم نہین ہوتا ہے اور جو ملوحت پیدا ہوتی ہے اوسکا سبب یہی ہے کہ تھوڑے طبیعی رطوبت مائی کم ذائقہ
خواہ بالکل بے ذائقہ اوسکے ساتھ اجزائے ارضیہ محترقہ خشک مزاج تلخ مزہ باعتدال ملتے ہین اس لیے کہ اگر وہ بکثرت ملین تو ملوحت نہ پیدا ہو بلکہ
تلخی پیدا ہو جمیع املاح کے پیدا ہونیکی یہی صورت ہے اور پانی کی شوریت کی بھی یہی وجہ ہے راکھہ یا آنچ یا چونے وغیرہ سے جو نمک بنایا جاتا ہے
اوسکی بھی یہی ترکیب ہے کہ بہت شیرین پانی مین اوس شے کو پکاتے ہین جسکا نمک بنانا منظور ہوتا ہے پھر اوس پانی کو صاف کرکے جوش دیتے ہین
یہانتک کہ نمک جم جاتا ہے کبھی اس پانیکو بعد صاف کرنیکے بحال خود رہنے دیتے ہین کہ وہ بستہ ہو جاتا ہے اسیطرح بلغم رقیق بے طعم خواہ
کم مزہ اوسمین بھی جسوقت مرۂ یابسہ جو بالطبع محترق ہے بوزن معتدل ملتا ہے اوسکو نمکین اور گرم کردیتا ہے یہہ بلغم صفراوی ہے مگر جالینوس
نے کہا ہے کہ یہہ بلغم اپنی عفونت سے نمکین ہوتا ہے یا کوئی مائیت اسمین ملکر نمکین کردیتی ہے مین اس قول کی شرح کرتا ہون عفونت اسکو اسطرح
نمکین کردیتی ہے کہ اوسمین احتراق پیدا کرکے رمادیت موجود کرتی ہے اور جب رماد رطوبت سے ملتا ہے پھر وہی صورت نمک بنانے کی جو اوپر
بیان ہوئی پیدا ہوجاتی ہے اور مائیت کو جو جالینوس نے کہا ہے کہ اسمین ملکر شوریت پیدا کرتی ہے — مجھے ایسا گمان ہے کہ تنہا مائیت احداث
ملوحت مین کافی نہین ہوسکتی ہے ظاہر عبارت جالینوس سے معلوم ہوتا ہے کہ بجائے لفظ (او) کہ جو تقسیم کے معنے پیدا کرتا ہے اصل عبارت جالینوس
مین لفظ (واو) تھی اب اسوقت معنی عبارت کی یہہ ہونگے (کہ یہہ بلغم بسبب اپنی عفونت کے مع ایک مائیت کے جو اسمین ملتی ہے نمکین ہوجاتا ہے)
اسوقت کلام جالینوس کا صحیح المعنی اور تام ہوجاتا ہے — ایک بلغم ترش بھی ہوتا ہے جیسے بلغم حالی کی دو قسمین بیان ہوئین ایک تو وہ کہ جسکی
حلاوت لذاتہ ہوتی ہے دوسرا وہ کہ اوسکی حلاوت کسی امر خارجی کیوجہ سے ہوتی ہے اسیطرح ترش بلغم کی بھی دو قسمین ہین **ایک قسم**

تو بسبب ملنے ایک شی غریب کے حاصل ہوتی ہے یعنی سودا کے حامض جسکا ذکر ہم آگے کرینگے وہ ملتا ہی **دوسری قسم** مین ترشی کسی امر ذاتی
کی وجہ سے ہوتی ہے وہ امر ذاتی یہہ ہے کہ اس بلغم شیرین کو یا جو بلغم کہ شیرین ہونیوالا ہی پہلی ایک قسم کا غلیان اور جوش عارض ہو جیسے
اور عصارات شیرین میں جوش آتا ہے بعد اوسکے ترشی پیدا ہو — ایک قسم بلغم کی عفص یعنے بکٹھی ہوتی ہے یہہ عفوصت کبھی بسبب
برودت ذاتی کے جو بلغم کو عارض ہوتی ہے پیدا ہوتی ہے اوسکا مزہ مائل بعفوصت ہو جاتا ہے اس لئے کہ اوسکی مائیت منجمد ہو کر بجہت تیبس
کے اوسکا استحالہ تھوڑا سا ارضیت کی طرف ہو جاتا ہی اور اسوقت حرارت اتنی ضعیف تو ہوتی نہین جو اوسکو جوش مین لا کر ترش کر دے اور نہ حرارت
ایسی قوی ہوتی ہے جو اوسکو نضج تام دے اسی جہت سے وہ عفص رہ جاتا ہی — بلغم کی ایک قسم زجاجی بھی ہے جو ثخین اور غلیظ مثال زجاج
گداختہ کی ہوتا ہے لزوجت اور ثقل مین اور کبھی ترش ہوتا ہے اور کبھی نہایت بمزہ اور شاید اس بمزہ بلغم مین سے غلیظ وہی بلغم خام ہی اوسکی
طرح مستحیل ہو جاتا ہے یہہ قسم بلغم کی وہ ہے کہ پہلی مائی اور بارد تھی اور عفونت اسمین پیدا نہین ہوئی تھی اور نہ اسمین کوئی اور چیز ملی تھی بلکہ
الگ ایک جگہہ بند پڑا تھا یہانتک کہ غلیظ اور گاڑہا ہو گیا اور برودت اوسکی بڑہ گئی — اوپر کے بیان سے یہہ معلوم ہوا کہ بلغم فاسد کی بلحاظ طعم کے
چار قسمین ہین — مالح حامض عفص سیخ یعنے نمکین ترش بکٹھا بیمزہ اور بجہت قوام کے بھی بلغم کی چار قسمین ہین — مائی زجاجی مخاطی جصی اور بلغم
خام مخاطی مین داخل ہے — صفرا بھی طبعی ہوتا ہی اور ایک بطور فضلہ کے غیر طبعی بھی ہوتا ہی صفرا طبعی خون کا رغوہ یعنی کف ہے سرخ رنگ ناصع یعنے
خالص اور سبک اور تیز ہوتا ہے جسقدر اس خلط مین گرمی زیادہ پہونچتی ہے سرخی زیادہ بڑہتی ہے جسوقت جگر مین پیدا ہوتا ہی اسکی دو قسمین
ہوتی ہین **ایک قسم** اسکی ہمراہ خون کے رگون مین چلی جاتی ہے **دوسری قسم** صاف ہو کر مرارہ کو پہونچتی ہے اور جو حصہ خون
کے ساتھ جاتا ہی اوسکے جانے کی ایک ضرورت ہے اور ایک منفعت ضرورت تو یہہ ہے کہ خون کے ساتھ ملکر جو اعضا بلحاظ اپنے مزاج کے مستحق
اس بات کے ہین کہ اونکی غذا مین ایک جزو صالح صفرا کا داخل ہو اون اعضا کا یہہ جزو تغذیہ کرتا ہے جسقدر کہ تقسیم مین اوس عضو کو اس سے
حصہ پہونچتا ہے مثل ریہ کے — اور منفعت اسکی یہہ ہے کہ خون کو لطیف کرکے اوسکو تنگ راہون مین نفوذ کی قابلیت بخشی — جسقدر صفرا
صاف ہو کر مرارہ کیطرف متوجہ ہوتا ہی اوسکا جانا بھی بنظر ضرورت اور منفعت کے ہے ضرورت بہ نسبت تمام بدن کے تو یہہ ہے کہ فضول صفراوی سے
تمام بدنکی تخلیص ہو جاتی ہے اور محفوظ رہتا ہی اور بہ نسبت عضو خاص کے یہہ ضرورت ہی کہ مرارہ کا تغذیہ کرتا ہی — منفعت اسکی مرارہ مین جانیکی
دو ہین **ایک** یہہ ہے کہ معا کو ثفل اور بلغم لزج سے دہو کر صاف کر دیتا ہی **دوسری** یہہ ہے کہ معا مین لذع یعنی خلش پیدا کرتا ہے اور
اسیطرح عضل مقعد مین لذع پیدا کرتا ہی تاکہ اوسکو حاجت براز کی محسوس ہو اور واسطے قضائے حاجت کے اوسے حاجت مند کرکے اوٹھائے
— اسیوجہ سے اکثر سدہ اوس مجری مین پڑتا ہے جو مرارہ سے معا تک اوترا ہی قولنج عارض ہوتا ہی — صفرا غیر طبعی اوسکی ایک قسم یہہ ہے
کہ خروج اوسکا طبعیت سے بسبب کسی غریب شی کے ہو جو اوس سے ملا اور ایک قسم یہہ ہے کہ سبب اوسکی خروج کا مزاج طبعی سے خود اوسکی
ذات ہو بانیطور کہ وہ اپنے جوہر ذات مین غیر طبعی ہو **پہلی قسم** تو بہت مشہور و معروف ہے کہ شے غریب جو اوس سے ملتی ہے وہ بلغم
ہے اس صفرے کی پیدائش اکثر جگر مین ہوتی ہے — اسی قسم اول سے ایک طرح کا صفرا وہ ہی جو بہت کم مشہور ہے اوسمین جو شے غریب
ملتی ہے وہ سودا ہوتا ہی مشہور و معروف یا تو مرہ صفرا ہی یا مرہ محیہ ہے اس لئے کہ جو بلغم اوسمین ملتا ہے اگر رقیق ہو تو اوس سے مرہ صفرا
پیدا ہوتا ہی اور اگر بلغم غلیظ اوس سے ملے تو مرہ محیہ پیدا ہوتا ہی یعنے وہ صفرا کہ جو مشابہ ہے انڈے کی زردی سے اس صفرا کے غیر طبعی کی جو غیر مشہور
قسم ہے اوسکا صفرائے محترقہ نام ہے اوسکی پیدائش دو طرح سے ہوتی ہے ایک یہہ ہی کہ صفرا اپنی نفسہ سوختہ ہو جائے اور اوسمین رمادیت پیدا ہو کہ

اوسکا ۔ لطف اس رطوبت سے جدا نہو بلکہ رطوبت اسمین مختلط نہو جائے اور یہہ بدترین اخلاط ہے اسیکو صفراے محترقہ کہتے ہین دوسری صورت اس کی پیدایش کی یہہ ہے کہ سودا خارج سے وارد ہو کر اسمین ملجائے یہہ بہ نسبت قسم سابق کے اسلم ہے اور رنگ اس قسم کا سرخ ہے مگر خالص نہیں ہے اور نہ اسمین چمک ہوتی ہے بلکہ نہایت مشابہ ہوتی ہے خون سے ہے فرق اتنا ہے کہ رقیق ہوتا ہے اور کبھی اپنی اس رنگ سے متغیر بھی ہوجاتا ہے جیسے اسباب رنگ بدلنے والے پیدا ہون ۔ وہ صفرا جو اپنی طبیعت سے خود بخود خارج ہوتا ہے ایک قسم اوسمین کی اکثر جب پیدا ہوتی ہے تو جگر مین پیدا ہوتی ہے اور دوسری قسم کی پیدایش جب ہوتی ہے تو معدے مین ہوتی ہے وہ قسم صفرا کہ جسکا تولد اکثر جگر مین ہوتا ہے صنف واحد ہے کہ لطیف خون جسوقت محترق ہو اوس سے یہہ صفرا پیدا ہوتا ہے اور جو مقدار خون کی احتراق سے کثیف ہوجاتی ہے اوس سے سودا بنتا ہے اور جو قسم کہ اکثر معدے مین پیدا ہوتی ہے اوسکی دو قسمین ہین کراثی و زنجاری شاید کہ صفرے کراثی نمی کے احتراق سے پیدا ہوتا ہے اس لیئے کہ نمی جسوقت محترق ہوتا ہے تو احتراق اوسمین ایک سواد پیدا کرتا ہے اور یہہ سیاہی جسوقت زردی سے ملتی ہے درمیانی رنگ ان دونو کا سبز پیدا ہوتا ہے زنجاری کی پیدایش غالباً اسطرح ہوتی ہے کہ جب صفرے کراثی کے احتراق مین شدت ہوتی ہے یہانتک کہ اوسکی رطوبات جلکر فنا ہو جاتی ہین اور مائل بہ بیاض کیطرف بوجہ خشکی کے ہوجاتا ہے اس لئے کہ حرارت پہلے جسم تر مین یہہ اثر کرتی ہے کہ اوسے سیاہ کردیتی ہے پھر جتنی جتنی حرارت بڑہتی جاتی ہے سیاہی کو کم کرتی جاتی ہے اور اوسکی رطوبت کو فنا کرتی ہے یہانتک کہ سفید کردیتی ہے ۔ اس مسئلہ کی ثبوت مین ترلکڑی کی مثال سمجھنی چاہیئے کہ پہلے اوسکا کوئلہ بنتا ہے اوسکے بعد راکھ ہوجاتی ہے وجہ اسکی یہی ہے کہ حرارت جسم ترمین سیاہی پیدا کرتی ہے اور خشک مین سپیدی اور برودت جسم ترمین سفیدی پیدا کرتی ہے اور خشک مین سیاہی یہہ دونو حکم جو ہمنے کراثی اور زنجاری مین کیئے ہین محض تخمینی ہین ۔ صفرے کی زنجاری قسم جمیع اقسام صفرا مین بہت گرم اور نہایت ردی اور بڑی قاتل ہے یہہ بھی کہتے ہین کہ یہہ قسم جوہر سمی سے ہے ۔ سودا چوتھی خلط ہے طبعی بھی ہوتا ہے اور فضلہ غیر طبعی طبعی دم محمود کا درد ہے اور ثقل اور عکر الدم ہے مزہ اسکا شیرین اور عفص کے درمیان مین ہے جگر مین جب پیدا ہوتا ہے تو اوس کی دو قسمین ہوجاتی ہین ایک قسم خون کے ساتھہ اعضا مین نفوذ کرتی ہے دوسری قسم طحال کی طرف چلی جاتی ہے اور جو قسم کہ خون کے ساتھہ نفوذ کرتی ہے اوسکی ایک ضرورت ہے اور منفعت بھی ہے ضرورت تو یہہ ہے کہ خون سے ملکر بمقدار واجب تغذیہ مین ہر ایک ایسے عضو کے اعضاے بدن سے بکار آمد ہے جسکی غذا مین جزو صالح سودا کا پڑنا ضرور ہے مثل ہڈیون کے ۔ اور منفعت یہہ ہے کہ خون کو مضبوط کرے اور تقویت دے اور تکثیف کرے ۔ طحال کیطرف سودا کی جو قسم جاتی ہے وہ اوسیقدر ہوتا ہے کہ جسے خون اپنے ہمراہ لینے سے چھوڑ دیتا ہے اور اوس سے مستغنی ہوتا ہے اوسکا نفوذ بھی طحال مین بنظر ضرورت اور منفعت دونو کے ہوتا ہے ۔ ضرورت بحسب تمام بدن کے تو یہہ ہے کہ تنقیہ فضول کرے اور بحسب ایک عضو خاص کے یہہ ہے کہ طحال کی غذا ہے اور منفعت اسکی جب ہوتی ہے کہ جب طحال سے کچھہ فم معدے پر پہونچے یہہ منفعت دو طرح کی ہے ایک تو یہہ ہے کہ فم معدے کو مضبوط کرتا ہے اور تکثیف و تقویت اوسکی کرتا ہے دوسری یہہ ہے کہ فم معدے مین بوجہ اپنے مزہ خاص کی خارش پیدا کرتا ہے اور اوسوقت معدہ متنبہ گرسنگی پر ہوتا ہے اور بھوک معلوم ہوتی ہے یہہ بھی ضرور جاننا چاہیئے کہ جو صفرا مرارہ کیطرف کھچتا ہے وہی ہے کہ جس سے خون مستغنی ہوتا ہے اور اوسکو اپنی اصلاح مین صفرے کیطرف کچھہ حاجت نہین ہوتی ہے اور جو صفرا مرارہ سے معا کیطرف کھچکر جاتا ہے اوسکی مرارہ کو کچھہ پروا نہین ہوتی ہے اسی طرح سودا بھی جسقدر طحال کیطرف کھچکر جاتا ہے وہی ہے کہ جسکی خون کو کچھہ ضرورت نہین ہے اور جو سودا طحال سے کھچکر فم معدے کی طرف جاتا ہے اوس سے طحال بے پروا ہوتی ہے اور جسطرح وہ صفرا کہ مرارہ سے معا کو جاتا ہے قوت دافعہ پر آگاہی دیتا ہے اسفل معا سے اسیطرح یہہ سودا جو فم معدے کیطرف کھچتا ہے قوت جاذبہ پر اوپر سے آگاہی دیتا ہے فسبحان اللہ احسن الخالقین ۔ سودا غیر طبعی وہ ہے کہ جو بطریق رسوب اور ثفل

حرارت سے گرم ترین جسم میں سیاہی پیدا کرتی ہے اور خشک میں سپیدی اور برودت سے گرم ترین جسم میں سپیدی اور خشکی میں سیاہی

کو نہین ہوتا ہے بلکہ بطور خاکستر اور احتراق کی ہوتا ہی اس لئے کہ تر چیزین جنمین ارضیت ملتی ہے اور جسمین اجزاے ارضیہ کی تمیز دو طرح پر ہوتی ہے
یا بطریق رسوب اور تہ نشینی کے مثال اسکی واسطے خون کی سوداے طبعی سے دیجاتی ہے یا تمیز بجہت احتراق کے ہوتی ہے کہ لطیف متحلل ہو جائے
اور کثیف باقی رہے مثال اسکی واسطے خون اور اخلاط کے سوداے فضلی سے دیجاتی ہے جسکا نام مرہ سودا ہے - رسوب سوداے خون کے
جو اور کسی خلط کیواسطے نہوا اسکی وجہ یہہ ہے کہ بلغم مین بوجہ لزوجت کی کوئی چیز تہ نشین نہین ہوتی مثل تیل کے اور صفرا مین رسوب بجہت
لطافت اور قلت اجزاے ارضیہ کے نہین ہوتا اور نیز چونکہ صفرا ہمیشہ متحرک رہتا ہے اور زیادہ اجزا اسکے خون سے ملے ہوے تمام بدن مین
ہوتے ہین اونکی تمیز اور انفصال خون سے دشوار ہے اور نیز اوسکا رسوب بقدر معتد بہ نہین دریافت ہوسکتا اور اگر متمیز بھی ہو تو رسوب
اتنا نہین ٹھہرتا ہی کہ متعفن ہو اور کسیطرف دفع ہو پس جسوقت متعفن ہو لطیف اوسکا متحلل ہو اور کثیف اوسکا سوداے حراقیہ ہو کر باقی رہے
بکہ جسمین رسوب نہو پس سوداے فضلیہ کی کئی قسمین ہین **ایک قسم** خاکستر صفراے حراقیہ کی ہے اور وہ مزہ مین تلخ ہوتی ہے اس سودے نیز
اور اوس صفرا مین جسکا ہمنے صفراے محترقہ نام رکھا ہی فرق یہہ ہے کہ صفراے محترقہ مین خاکستر مخلوط نہین ہوتی ہے اور یہہ سودا خود خاکستر
ہے بذات خود متمیز ہے اور اسکی اجزاے لطیف متحلل ہوتے ہین **دوسری قسم** سوداے فضلیہ کی رماد بلغم ہے اور بلغم لے اجزاے احتراقی
سے پیدا ہوتی ہے اگر بلغم نہایت لطیف مائی ہو اوسکی رمادیت نمکین ہوگی ورنہ ترش خواہ عفص ہوگی **تیسری قسم** سوداے فضلیہ
کی وہ ہے کہ خاکستر خون اور اوسی خون کی حرافت سے پیدا ہوتی ہے یہہ قسم نمکین مائل باندک حلاوت ہوتی ہے **چوتھی قسم**
سوداے فضلیہ کی خاکستر سوداے طبعیہ کی ہوتی ہے اگر سوداے طبعی رقیق ہو تو اوسکی خاکستر خواہ اوسکے اجزاے محترقہ بہت ترش
ہوسنگے جیسے سرکہ سب زمین پر گرتا ہی جوش مین آکر ایسی ترشی بو دیتا ہی کہ اوسکی بو سے مکھیان وغیرہ بھاگتی ہین اور اگر سوداے طبعی
غلیظ ہو تو اوسکی رماد اور حرافت مین ترشی کم ہوتی ہے بلکہ کسیقدر عفوصت اور تلخی اوس کے مزہ مین ہوتی ہے - اب معلوم ہوا کہ قسم سوداے
ردی کی تین ہین **ایک قسم** سودا کی وہ ہے جو رماد ہے صفرا کی جسوقت صفرا مین احتراق ہوا اور لطیف اوسکا متحلل ہو جائے - اور دو قسمین وہ ہین
کہ جو اسکے اوپر مذکور ہوئین یا وہ سودا جو احتراق بلغم سے پیدا ہوتا ہی دیر مین ضرر کرتا ہے اور اوسکی ردائت بھی کم ہوتی ہے اور بہت جلد
فساد انگیز سوداے صفراوی ہوتا ہی مگر بوجہ لطافت کی علاج پذیر سب قسمون سے زیادہ ہے باقی دو قسمین جنکی ردائت اوس سے زیادہ تجویز کی گئی
اونمین جو زیادہ ترشی رکھتا ہے اوسکی ردائت بھی زیادہ ہے لیکن ابتدا مین اگر اوسکا تدارک کیا جائے تو علاج پذیر ہونیکی قابلیت زیادہ
رکھتا ہی تیسری قسم انمین کی جسکا جوش زمین پر گرنے سے کم ہوتا ہے اور رنگ اور قیام اوسکا اعضا مین کم ہوتا ہی اور مدت دراز مین منتہی طرف
اہلاک کی ہوتا ہے مگر تحلل اوسکا بہت دشوار ہے اور نضج پانے مین اوسکے نہایت دقت ہی علاج پذیر بھی بمشکل سے ہوتا ہی یہی سب قسمین
ہین اخلاط طبعیہ اور فضلیہ کی جو اوپر بیان ہوئین - جالینوس کہتا ہے کہ رائے صائب نہین ہے اوس شخص کی جسنے گمان کیا کہ خلط طبعی فقط
خون ہے اور سب اخلاط فضول ہیں انکی احتیاج بالیقین ثابت نہین ہے دلیل اس راے کی غلط ہونیکی یہہ ہے کہ اگر تنہا خون ہی خلط طبعی ہوتا کہ
بذریعہ اعضا کا وہی کرتا تو سب اعضا ایک ہی مزاج کے ہوتے اور قوام اونکا متشابہہ ہوتا پھر ہڈی مین بہ نسبت گوشت کی سختی زیادہ نہوتی اور چونکہ
ہڈی مین سختی زیادہ ہے اوسکی ادراک [illegible] مگر یہہ کہ اوسکے خون مین آمیزش سودا کی ہوئی ہے کہ جو جوہر صلابت اور سخت ہی اسیطرح
اگر فقط خون سے تغذیہ فرض کیا جائے تو دماغ بہ نسبت گوشت کے زیادہ نرم نہوگا چونکہ نرم ہے اسکا سبب بجز اسبات کی کہ اسکی غذا مین خون کے ساتھ
جوہر نرم بلغم کا بھی ملتا ہے اور کچھ نہین ہے - خون کو یہہ صفت تو ضرور حاصل ہے کہ جمیع اخلاط کے ساتھ ملا رہتا ہے جب اسکا اخراج کرین تو اخلاط

سے متصل ہوکر نکلتا ہے۔ اور اوسکی مثال چارون خلطونکے محسوسات ہین جو ہم بیان کرتے ہین برتن مین ایک چیز بھری ہوئی ہے کہ اوسمین بطور کف اور تلچھٹ کے جو چیز اوپر منتشر آئی وہ صفرا ہے اور ایک چیز مثل سپیدی بیضہ مرغ کے سپیدہ بلغم ہے اور ایک چیز تہ نشین ہے وہ سودا ہے۔ اور ایک چیز مائی سرخ کہ جسمین رطوبت محسوس ہوتی ہے اور جب کا فضلہ بول مین دفع ہوتا ہے یہہ مائیت داخل اخلاط مین نہین ہے کیونکہ مائیت کی پیدایش مشروبات سے ہوتی ہے جو غذا ہے بدن نہین ہے بسبب غلبت مشروب کیطرف اس وجہ سے ہے کہ غذا کو رقیق کرے اور اسکو نفوذ کی قابل کردے اور اخلاط کی پیدایش [illegible] اور مشروب دونو سے ہوتی ہے مگر دو شرب جو غاذی ہو غاذی کے یہہ معنی ہین کہ بالقوہ شبیہ ہو اجزائے بدنی کی جو چیز بالفعل شبیہ بدن انسان کی ہے وہ جسم مرکب ہے نہ بسیط اور پانی بسیط ہے اسمت سے یہہ غاذی نہین ہو سکتا ہے۔ بعض کمفہم آدمی ایسا گمان کرتے ہین کہ قوت بدن کی کثرت خون کی تابع ہے اور ضعف بدن تابع قلت خون کو ہے حال آنکہ یہہ بات صحیح نہین ہے بلکہ معتبر یہ ہے کہ بدنکو خون سے کسقدر نصیب اور ہضم پہنچتا ہے اور بعض لوگ ایسا گمان کرتے ہین کہ اخلاط مین جسوقت زیادتی کمی ہو بعد ازینکہ جو مقدار مناسب انکے ہے انکو واسطے ہی اوس نسبت پر ہو رہے ہو چلین جب ہی صحت محفوظ رہتی ہے یہہ خیال بھی صحیح نہین ہے بلکہ ضرور ہے ہر خلط کو واسطے کہ باوجودیکہ وہ مقدار مناسب پر ہو اوسکو واسطے ایک مقدار محفوظ ہونی چاہیے اپنی نسبت کسی دوسری خلط سے نہ جائے بلکہ اوسکی مقدار فی نفسہ ہیجاتی ہے۔ اخلاط کے بیان مین بہت سی مباحث ایسی باقی رہگئی ہین کہ جو طبیبونکے [illegible] موافق نہین ہین اور نسے فلاسفہ طبیعی بحث کرتے ہین

فصل دوسری تعلیم چوتھی کیفیت تولد اخلاط

کے بیان [illegible] جاننا چاہیے کہ [illegible] ہوتا ہے اسکا سبب یہہ ہے کہ موہنہ کی سطح معدہ کی سطح سے متصل ہے [illegible] بسبب شدت اتصال کے قوت ہاضمہ وجود ہوتی ہے اگرچہ [illegible] ہاضم [illegible] کسیقدر [illegible] پیدا کرتی ہے اس تغیر کا [illegible] [illegible] اسواسطے کیونکہ [illegible] [illegible] جالینوس نے لکھا ہے کہ اس بات [illegible] چبائی ہوئی چیز [illegible] کسیقدر [illegible] شروع ہوجاتا ہو یہہ ہے بعد چبانیکے اوسکا اصلی مزہ اور بو باقی نہین رہتی [illegible] اوسکا معدہ سے [illegible] وہان جاکر ہضم تام ہوتا ہے یہہ ہضم فقط حرارت معدہ سے نہین ہوتا ہے بلکہ اور بھی کسیقدر حرارت معدہ کی [illegible] جگر سے یا بائین طرف طحال سے پہونچتی ہے [illegible] فائدہ حرارت دیتی ہے نہ بذریعہ اپنے عضو اصلی کے بلکہ [illegible] [illegible] معدے کو طرح مین غذا [illegible] حرارت پہونچتی ہے وہ حرارت [illegible] ایک [illegible] سے قابل حرارت کا [illegible] معدہ کو بجانب فوقانی [illegible] حرارت پہونچتی [illegible] اسیلیے [illegible] گرم [illegible] جب غذا ہضم ہوتی ہے تو پہلے [illegible] اکثر حیوانات مین کیلوس [illegible] شرکت مشروب کی صورت کیلوس اور [illegible] ہوتی ہے [illegible] سیال جو مشابہ ہے آشجو غلیظ کے پہر بعد کیلوس [illegible] اسکا معدہ سے اور امعا سے جذب ہوکر طرف عروق کے دفع ہوتا ہے ان رگونکا ماساریقا نام ہے اور یہہ پتلی رگین ہین سخت [illegible] متصل جب غذا دفع ہوکر انمین پہونچتی ہے انمین سے ایک رگ جسکا باب الکبد یا دروازہ جگر نام ہے اوسمین ہوکر جگر مین نافذ ہوتی ہے کہ اوسکا اجزا اوسکا شاخین باب الکبد کی جو داخل اور چھوٹی چھوٹی اور ضعیف مثل بال کے باریک ہین اور انکے موہنہ [illegible] آخر [illegible] موہنہ سے جو پشت جگر سے نکلی ہے اور کوئی چیز ان چھوٹی چھوٹی راہونکے اندر ہوکر نافذ نہین ہوتی ہے [illegible]

استعمال کرتے ہین اسلئے کہ بدنکو تھوڑے سے پانی کی ضرورت ہو اور پانی جسقدر پیا جاتا ہے غذا کی تنقیہ کیواسطے تاکہ غذا رقیق ہوکر باریک رگون مین ... - جب
ان چھوٹی چھوٹی رگونکے اندر داخل ہوتی ہے ایسا ہوجاتا ہے کہ گویا سارا جگر اس تمام کیلوس کو ملاقی ہوتا ہے اور ملتا ہے اسی بہت سی فعل جگر کا اس
کیلوس مین شدید اور سریع ہوتا ہے اسوقت اس کیلوس کا پہلا طبخ ہوتا ہے اور پہر طبخ مین ایک چیز مثل کف کے اوپر ہوتی ہے اور ایک چیز تہ نشین
مثل رسوب کے ہوتی ہے - اور کبھی ان دونون کے ساتھ اگر طبخ مین افراط ہوجاوے ایک چیز محترق اور اگر پورا طبخ نہو تو ایک چیز خام بھی پیدا ہوتی ہے
- کف تو صفرا ہے اور رسوب سودا اور یہہ دونو طبعی خلط ہین اور سوختہ چیزین لطیف صفرا ہے ... غیر طبعی ... دونو
غیر طبعی ہین اور خام ... بلغم ہے اور جو شے صاف ہوکر خوب نضج پاتی ہے وہی خون ہے جبتک جگر مین رہتا ہے نہایت ... ہوتا ہے ...
غلاظت خون کو ... ہے اور ... نہین ہونے سے اس لیئے کہ وہ مائیت جسکی طرف احتیاج نہین ہے اسمین ملی ہوئی ہے ... کا سبب
یعنے تنفیذ غذا اور بدرقہ ہوچکا - پہر یہہ خون جگر سے جب الگ ہوتا ہی تو اس رطوبت زائدہ سے پاک اور صاف ہوجاتا ہے جسکی حاجت ...
تنقیہ غذا کے تھی اور اب وہ حاجت مرتفع ہوگئی یہہ رطوبت جگر سے کھچکر اوس رگ مین آتی ہے جو گردونکی طرف اوترتی ہے اور ... ہمراہ
خون کے اسقدر ... ہے کہ جو ... کمیت اور کیفیت گردونکے غذا کے لائق ہو اسی رطوبت کی چکنائی اور دموعیت دونو گردونکی غذا ہوتی ہے اور
جو کچھہ اس رطوبت مین باقی رہتا ہے وہ بطرف مثانہ اور احلیل کے آجاتا ہے - خون جسکا قوام اچھا ہوتا ہے ایک ... سے
جو پشت کبد سے نکلی ہے اور ... مین آتا ہے اور وہ رگین مین ساکن جو کبد سے نکلی ہین ... آتا ہے ... اور وہ
سے ہوکر سواقی ... ہے سواقی ... سے ... سواقی مین آتا ہے ...
باب تشریح ... دیکھنا چاہیے بیان اوسکی تفصیل مین طول ہوگا ...
آتا ہے اون رگون کی ... مین مترشح ہوتا ہے یہہ اندازہ مقرر کیا ہوا اوس حکیم کا ہے ... خون کی پیدایش
کا سبب فاعلی حرارت معتدل ہے اور سبب مادی غذا مین جو معتدل حصہ نکلے اور سبب صوری نضج کامل ہے ... غائی بدن کا غذا دینا
- صفرا طبعی جو ... خون کا ہوتا ہے اوس کا سبب فاعلی حرارت معتدل ... صفرا ... کا سبب فاعلی حرارت ... زائد
وہ حرارت جو جگر مین ہوتی ہے اور سبب مادی غذا مین جو چیز لطیف اور حار اور حلوا و چرب ... تیز ہے اور سبب صوری نضج کا افراط پہنچ
جانا اور علت غائی ضرورت اور منفعت دونونکا ذکر فصل اول مین ہوچکا ہے - بلغم کا سبب فاعلی ... اور سبب مادی
اوسکا جو غذا کہ غلیظ ... بالذوجت ہو اور سبب صوری ناتمام کامل نضج کی ہے اور علت غائی ضرورت اور منفعت جو اوپر بیان ہوئی ہے
... طبعی کا سبب فاعلی حرارت معتدل اور سودا ... حرارت حد اعتدال سے ... اور سبب مادی ... غذا کہ غلیظ ہو ...
... غذا اگر گرم مزاج ہو ... تولد سودا کی سبب قوی ہوتی ہے اور سبب صوری ... اوسکا تفل تہ نشین ہوتا ہے وہ جو
... سیلان نہین ہوتا ہی یا تحلل نہین ہوتی ہے اور علت غائی اوسکی وہی ضرورت اور منفعت ہے جنکا ذکر اوپر ہوچکا - سودا اکثر بسبب
حرارت جگر کے پیدا ہوتا ہے یا طحال مین ضعف ہوجاوے یا برودت ایسی ہوجائے کہ اخلاط مین انجماد پیدا کرے یا زمانہ دراز احتقان مین گذرے
یعنے اخلاط ... مین محتقن اور بستہ رہین کہ اونکا خروج کسی استفراغ کے ذریعہ سے نہو یا امراض بہت پیدا ہون اور مدت مین اونکی طول ہو
کہ اخلاط کو خاکستہ کردین - جسوقت سودا مین کثرت ہو اور درمیان جگر اور معدہ کے شہری خون اور اخلاط حمیدہ کا تولد کم ہوتا ہی اسی جہت سے
بدن مین خون کم نظر آتا ہے - اس بات کا جاننا ضرور ہے کہ حرارت اور برودت تولد اخلاط کی سبب فاعلی مین مع دیگر اسباب کی مگر حرارت معتدلہ

خون کو پیدا کرتی ہے اور افراط حرارت سے صفرا پیدا ہوتا ہے اور نہایت افراط حرارت سے سودا پیدا ہوتا ہے بسبب فرط احتراق کے اور برودت بلغم کو
پیدا کرتی ہے زیادہ برودت سے سودا پیدا ہوتا ہے اسواسطے کہ زیادتی انجماد کی ہوتی ہے یہہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو قوتین منفعلہ ہین بمقابلہ قوتون فاعلہ
کے انکی رعایت بھی کرنی چاہیے اور اس بات پر اعتقاد قایم کر دینا واجب نہین ہے کہ ہر مزاج اور مرکب سے اوسکی شبیہ بالاصالت پیدا ہوتی ہے
اور ضد اوس مزاج کی بالعرض اوس سے نہین پیدا ہوتی ہے اسلیئے کہ مزاج کو ایسا اکثر اتفاق ہوتا ہے کہ اپنے ضد کو بالعرض پیدا کرتا ہے چنانچہ بارد
یابس مزاج رطوبت غریبہ کو پیدا کرتا ہے جو اوسکے ضد ہے اور یہہ فعل اس مزاج کا بوجہ مشاکلت اور مشابہت کے نہین ہے بلکہ برودت اور یبوست کی وجہ
سے جو کہ ضعف ہضم پیدا ہوتا ہے اور طبیعت کا اوسپر ہے جذب رطوبات ہو نہین ہونے پاتا باعث اس رطوبت غریبہ پیدا ہوتی ہے بالاصالت بلکہ رطوبت
لاحق ہے عدم نضج کو جو لازم ہے برودت اور یبوست کو مثال اسکی ایک آدمی نحیف و ضعیف ہوتا ہے جسکے جوڑ بند ڈھیلے اور بال بدن پر کم اور ملمس سرد
اور نیم تابی اور رنگین [illegible] کی مشابہ ہے جو ہین شیخوخت مین بلغم پیدا ہوتا ہے اسلیئے کہ مزاج شیخوخت کا حقیقت بارد یابس ہے اور بلغم
کی رطوبت بلحاظ تغیر مزاج کے رطوبت غریبہ معلوم ہوتی ہے یہہ بھی جاننا بہت ضرور ہے کہ واسطے خون کے اور جو خلط ہمراہ خون کے رگون مین
جاری ہوتا ہے ایک ہضم تیسرا بھی ہے علاوہ اون دو ہضمون کے جو اوپر بیان ہوئے اور جسوقت یہہ خون مع دیگر اخلاط کے اعضا پر تقسیم ہوتا ہے
تب ہر ایک عضو کو حصہ خاص پہونچتا ہے اوسوقت ایک ہضم چوتھا بھی ہوتا ہے — پہلا ہضم جو معدہ مین ہوتا ہے اوسکا فضلہ براز ہے جو براہ امعا
دفع ہوتا ہے دوسرا ہضم جو کہ جگر مین ہوتا ہے اوس کا فضلہ بیشتر تو براہ بول دفع ہوتا ہے اور باقی بطرف طحال اور مرارہ کے
جاتا ہے تیسرا اور چوتھا ہضم کا فضلہ [illegible] کے دفع ہوتا ہے [illegible] نہین ہے [illegible] اور میل اور [illegible] نہین دونو ہضمونکا فضلہ
ہے جو منافذ محسوسہ مثل ناک اور کان [illegible] مسامات [illegible] مثل [illegible] اور ام[illegible]
بیز یا [illegible] مثل بال اور ناخن کے اونکی راہ سے دفع ہوتا ہے یہہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جبکہ اخلاط رقیق ہو جاتی ہین [illegible] اخلاط کے
تحلل اور استفراغ بافراط سے ضعف ہوتا ہے [illegible] قوت کا اس سبب سے کہ تحلل جسقدر زیادہ ہو
ضعف قوت اور [illegible] بھی سبب ہے کہ اخلاط رقیقہ کا تحلل [illegible] چیز کا تحلل اور استفراغ آسان
ہوتا ہے اور اسکے ہمراہ تحلل روح کا بھی [illegible] ہوتا ہے [illegible] پیدا ہوتا ہے [illegible] یہہ بھی جاننا ضرور ہے کہ
جسطرح ان اخلاط کی [illegible] درکار ہین اسیطرح [illegible] حرکت کرنیکے واسطے بھی اسباب درکار ہین —
حرکت جسمانی اور دیگر اشیا [illegible] حرارت خون [illegible] حرکت [illegible] اور اوسکی تقویت بھی کرتی ہین
مگر سکون اور آرام [illegible] اقسام [illegible] بالذات [illegible] اخلاط مین مثلا سرخ چیز [illegible] واسطے
جو شخص رعاف مین مبتلا [illegible] اخلاط [illegible]
کو [illegible] مناسب [illegible] ان [illegible] مین [illegible]

تعلیم پانچوین ایک فصل اور پانچ جملہ ہین فصل مین بیان ماہیت عضو اور اقسام عضو کا اعضا وہ
اجسام کا نام ہے جو اول امتزاج اخلاط سے پیدا ہوتے ہین جیسے اخلاط [illegible] اجسام [illegible] ارکان سے متولد ہوتے ہین بعضے اعضا
جسمین ہین مفرد اور مرکب اعضاء مفرد [illegible] اون اعضا مین سے کسی عضو کا لیا جاوے اوسکا نام اور اوسکی حد وہی اور کل کا
نام ایک ہی ہوگا مثلا گوشت اپنے اجزا مین بھی گوشت [illegible] کہلاتا ہے اور عصب بعینہ اپنے اجزا سے بھی عصب [illegible]

رکھتے ہین اور ہڈی یہ نسبت اپنے اجزا کے اسی صفت پر ہے اور جو عضو مثل ان کے ہوگا وہ مفرد ہے اور ان اعضائے مفردہ کو
اعضائے متشابہۃ الاجزا بھی کہتے ہین — اور اعضائے مرکبہ وہ اعضا ہین جنکی جز اور کل کا نام ایک سا نہو جیسے ہاتہ پاؤن مونہہ
کہ مونہہ کی جز کو مونہہ نہین بولتے اور ہاتہ کے جز کو ہاتہ نہین کہتے ان اعضائے مرکبہ کو اعضائے آلیہ بھی کہتے ہین اس واسطے کہ یہہ اعضا
آلہ ہین واسطے نفس کے اوسکی حرکات اور افعال کے تمام ہونیکے واسطے — اول اعضائے متشابہۃ الاجزا سے ہڈی ہے یہہ سخت پیدا
کی گئی اسواسطے کہ بنائے قیام بدن اور استوا اوسکی حرکات کا ہو اور اسکے بعد غضروف یعنی کرکری ہے وہ بہ نسبت ہڈی کے نرم ہے اور لچکی ہے
اور بہ نسبت تمام اعضا کے سخت ہے فائدہ اوسکی خلقت کا یہ ہے کہ ہڈیونکا اعضائے نرم سے متصل ہونا بوجہ احسن انجام پاوے ایسا نہو کہ سخت
اور نرم دو چیزین بے کسی درمیانی شے کی ترکیب پائین کہ نرم کو سخت سے اذیت پہونچے خصوصاً بوقت کہ چوٹ لگے یا تنگ جگہہ مین دباؤ پہونچے
بلکہ ترکیب مناسب یہہ ہے کہ درجہ بدرجہ سختی گھٹتی جاوے اور نرمی بڑہتی جاوے جیسے ترکیب شانہ کی ہڈیون اور شراسیف کی اضلاع خلف مین اور جیسے
نرم ہڈی حنجرہ کے نیچے قص یعنی استخوان سینہ کے — ایک یہ بھی فائدہ خلقت غضروف سے ہے کہ اوسکی صحبت سے مفاصل جو آپس مین قریب ہین
اور ایک دوسرے کو صدمہ رگڑ کا پہونچتا ہے اسمین حسن انتظام پیدا ہو کہ وہ بسبب صلابت کے ریزہ ریزہ نہو جاوین اور ایک یہ بھی فائدہ خلقت
غضروف سے ہے کہ جس وقت کوئی عضل کسی ایسے عضو کیطرف کھنچتا ہے کہ جسمین ہڈی نہو تو غضروف پر اعتماد کرتا ہے اس کشش مین غضروف سے قوت پاتا ہے
جیسے مثل اجفان یعنی پلکونکے کوئے اسجگہہ پر غضروف انکی عضلات کیواسطے ستون اور دعامہ یعنی اڑواڑ انکے اوتار کے واسطے لگائے گئے ہین —
کبھی اکثر مقامات مین احتیاج ہوتی ہے کہ ایک شے بہت قوی ہو جیسے [illegible] اوسکے [illegible] عصب جیسے
[illegible] جسم ہو کہ جسکا [illegible] مقام [illegible] ہے یا [illegible] اور [illegible] سے [illegible] ترم ہوتا [illegible]
اور جدا [illegible] سخت اسکی خلقت [illegible] اور [illegible]
[illegible]
[illegible] اجتماع عضل [illegible] اور [illegible] عضل سے [illegible] اعضائے [illegible] وہ [illegible]
جو [illegible] عضل کے [illegible] وقت [illegible] عصب [illegible] ہوا اور [illegible]
[illegible] اوسپر باقی رہے [illegible] فائدہ [illegible] کام دیتے ہین [illegible] معلوم کرتے ہین اس کیفیت کو
[illegible] اوتار [illegible] مرکب [illegible] سے [illegible] انکی ترکیب سے
[illegible] اوتار کے بعد [illegible] رباطات ہین — رباطات بھی [illegible] معلوم ہوتے ہین ہڈیون سے اگر طرف
عضل کے ہو نکلتے ہین اور وہان پر بھی رباطات مع عصب اور اوتار کے تنبیع ہو کر ریشہ ریشہ [illegible] لحوق ہوتے ہین انمین سے جو
متصل عضلہ سے ہوتے ہین اوسپر گوشت آجاتا ہے اور عضلہ سے جدا ہوتے ہین مفصل تک خواہ عضو متحرک تک وہ رباطات خود جمع ہو کر وتر کو تمیز ہوتے
— یہہ رباطات جنکا ذکر کیا یہہ بھی اجسام مشابہ عصب ہوتے ہین بعض کو انمین سے مطلق رباط کہتے ہین اور بعض انمین کا باسم عصب
نام رکھا جاتا ہے جو رباط کہ عضلہ تک پہونچتا ہے اوسکا فقط رباط نام رکھا گیا اور جو رباط عضلہ تک نہین پہونچتا ہے بلکہ اوسنے دو نو کنارے دو ہڈیونکے
مفصل کا وصل کر دیا خواہ اور اعضا کے درمیان وصل پیدا کیا اور مضبوط باستواری ایک چیز کے ملنے کو دوسری چیز سے کر دے یہہ رباط ہے انکو رباط
بھی اسے کہتے ہین باسم عصب مخصوص ہوتا ہے — رباطات مین کسی ایک کو بھی حس مطلق نہین ہے اس مصلحت سے تا کہ اس کو اذیت نہ پہونچے

اوس حرکت اور رگیں نے سی جو بکثرت اسکو لازم ہی رباط کی منفعت اوپر کے بیان سی معلوم ہو چکی - اسکے بعد شریانات ہین یہہ اجسام
دل سے اوگتے ہین اور رسچھے ہوئے بطرف اعضا کی اور مجوف طولانی ہوتے ہین اور عصبانی ہین کہ جنکا جوہر رباطی ہی انکی واسطے حرکت
انبساطی اور انقباضی دونون ہین ان دونون حرکتونکا فصل اور جدائی سکونات سی ہوتا ہی انکی خلقت کا فائدہ یہہ ہے کہ قلب مین ہوا
پہونچاکر ترویح کرین اور بخار دخانی جو قلب مین پہونچتا ہی اوسے دفع کرین اور روح کو تمام اعضا پر تقسیم کرین - انکی بعد اوردہ ہین یہہ
رگین خلقت اور شابعت مین مثل شریان کی ہین لیکن یہہ جگر سے اوگتی ہین اور ساکن ہین انکی خلقت کا فائدہ یہی ہے کہ خون کو
تمام اعضا پر تقسیم کرین - اونکے بعد اغشیہ ہین جنکی بناوٹ غیر محسوس عصبانی ریشون سی جنکا حجم باریک ہی ہوتی ہے یہہ جہلیان ہین واسطے
مخلوق ہوئی ہین کہ اور اجسام کی سطح کو ڈہانپ لین اور اون سب کی اوپر پہونچ جائین اسمین کئی منفعتین ہین ازانجملہ یہہ منفعت ہے کہ وہ
اجسام اپنی شکل اور ہیئت پر باقی رہین ازانجملہ یہہ بہی ہے کہ ایک عضو کو دوسرے عضو سے تعلق ہو جائے اور ربط پیدا کرے یہہ جہلی بواسطہ
عصب اور اوس رباط کی جو فراہم ہوا ہی ان اعضا کی ریشون تک پس اوسکی بناوٹ اسی رباط سے پوری ہوگئی ہے جیسے گردہ اعضائی پست ہے
ازانجملہ یہہ منفعت ہی کہ جو اعضا اپنے جوہر ذاتی مین فاقد الحس ہین یعنے حس نہین رکہتے ہین اونکیواسطے یہہ جہلی بالعرض ایک سطح حساس
بذات ہو کہ جو چیز اوس عضو عدیم الحس کو ملی خواہ جو بات اوس جسم مین حادث ہو جسمین یہہ جہلی لپٹی ہی اوسکو بالفور دریافت کرلے اور جن اعضا کو
ہمنے فاقد الحس کہا ہے اور اونپر یہہ جہلی لپٹی ہے وہ یہہ ہین ریہ جگر طحال و دونو گردے کہ یہ سب ذاتی حس نہین رکہتے ہین جن چیزونکی
حس انہین ہوتی ہے بذریعہ اونہین جہلیونکے ہوتی ہے جو ان پر لپٹی ہین جب ان اعضا مین کوئی ریح یا کسی قسم کا ورم پیدا ہو تو اوسکو محسوس
ہوجاتا ہی ریح کو تو جہلی بالذات ادراک کرلیتی ہے بذریعہ تمدد کی جو جہلی مین اوسوقت پیدا ہوتا ہے اور ورم کا احساس جہلی تو بالذات نہین کرتی ہے
مگر مبدء جہلی کا یعنی معلق ہونا اوسکا یعنی جہانسے وہ لٹک رہی ہے اوسکے ذریعہ سے بالعرض کرتی ہے اسواسطے کہ جس عضو مین ورم ہوتا ہی
بوجہ ثقل کے اوسمین ایک رجحان اور میل اپنا پیدا ہوتا ہی کہ جو مبدء غشا تک اوسکا اثر پہونچتا ہے - بعد جہلی کے گوشت ہی وہ ایک بہرتی ہے
روزن دار - یہہ سب اعضا بدن مین رکہے گئے اور قوتین اونکی جن پر اعتماد بدنکا ہی بدن مین مقرر کی گئین - ہر عضو کو ایک قوت اصلی اور غریزی
ہی کہ اوسکے ذریعہ سے ہر عضو کی تغذی یعنے اوس عضو کا غذا پانا تمام ہوتا ہے اور تغذی جذب غذا کرنا اور اوسکا ٹہر الینا اور اوسکی صورت بدلکر
اپنے مشابہ کرلینا اور اوس مشابہ صورت کو اپنے مین ملا لینا اور فضلہ کو دفع کردینا اتنے افعال سے تمام ہوتی ہے - اور بعد تغذیکے اعضا کی
قوتونمین اختلاف ہے بعض اعضا کو علاوہ تغذی کی اور ایک قوت ہی کہ وہ قوت اوسکی غیر سے بطرف غیر کے پہونچتی ہے اور بعض اعضا ایسے
ہین کہ اونمین یہہ قوت نہین ہے - جسوقت یہہ اعضا آپسمین مرکب ہوتے ہین کبہی ایک عضو قابل اور معطی پیدا ہوتا ہی اور کبہی معطی غیر
قابل پیدا ہوتا ہے اور کبہی قابل غیر معطی پیدا ہوتا ہی اور کبہی ایسا عضو پیدا ہوتا ہے کہ نہ قابل ہوتا ہی اور نہ معطی مترجم کہتا ہی
قابل کسی عضو کو اس لحاظ سے کہتے ہین کہ کسی چیز کو یا کسی وصف کو اپنے غیر سے قبول کرے اور معطی اوسکو کہتے ہین جو کسی قوت یا وصف
کو دوسریکو عطا کرے - اور بلحاظ ان دو وصفونکے ثبوت اور سلب کی اور رو تقسیم عقلی یہی چار صورتین نکلتی ہین متن پیدا ہوتا عضو قابل معطی
کا ایسا بہی ہے کہ اسمین کسیکو شک نہین ہے اسلئے کہ دماغ اور جگر دو ایسے عضو ہین کہ بالاجماع یہہ دونون قابل قوت حیات اور حرارت
غریزی اور روح کی قلب سی ہین یعنی قلب جو مبدء قوت حیات اور حرارت غریزی اور روح کا ہی اوس سے ان قوتون کو قبول کرتے ہین
اور اسیطرح دماغ اور جگر مبدء ایک قوت کی ہین کہ اوس قوت کو اپنے غیر کو عطا کرتے ہین یعنے معطی ہین - دماغ مبدء حس کا ہی علی الاطلاق

ایک قوم کے نزدیک اور ایک قوم کے نزدیک علی الاطلاق مبدء حس کا نہین ہے - اور جگر مغذیہ کا مبدء علی الاطلاق ہے ایک قوم کے نزدیک اور بعضے کہتے ہین کہ جگر منبع قوت مغذیہ کا علی الاطلاق نہین ہے - وہ عضو کہ جو قابل ہے اور معطی نہین ہے اوسکے وجود مین شک کرنا اس سے بھی زیادہ بعید تر ہے کہ کوئی شخص عضو قابل معطی کے وجود مین شک کرے - گوشت ایسا عضو ہے کہ قابلیت قوت حس و حیات کی رکھتا ہے اور کسی قوت کا مبدء نہین ہے جو اور کسی عضو کو عطا کرے اور اوسکا معطی کہلائے - اب دو قسمین جو باقی رہین اونمین سے ایک کے وجود مین یعنے معطی غیر قابل کے درمیان اطبا اور کبرا فلاسفہ کے اختلاف واقع ہے اکبر فلاسفہ یعنی ارسطاطالیس کہتا ہے کہ یہہ عضو قلب ہے اور اصل اول ہر قوت کی ہے اور سب اعضا کو قوت تغذیہ اور حیات اور ادراک اور حرکت کی دیتا ہے اور خود قابل کسی قوت کا دوسرے عضو سے نہین ہے یہہ غیر قابل اور معطی ہے - اطبا اور بعض متقدمین فلاسفہ نے ان قوتون کو اعضا مین برابر تجویز کیا ہے ان لوگون کا یہہ قول ہے کہ قلب معطی ان قوتون کا ان اعضا کو نہین ہے اور ایسا کوئی عضو نہین ہے جو معطی غیر قابل ہے - ہمارے نزدیک قول اول براہ تحقیق اور تدقیق نظر کے اصح معلوم ہوتا ہے اور قول اطبا کا بادی النظر مین ٹھہرے - چوتھی قسم کہ جو نہ قابل ہو نہ معطی اسکے وجود مین بھی مابین اطبا اور فلاسفہ کے اختلاف ہے ایک گروہ کا یہہ مذہب ہے کہ ہڈیان اور گوشت بے حس اور جو یہہ قبیل ہے انکے بدن مین سے انکی بقا ایسی قوتون سے ہے کہ اونمین مین خاص پائی جاتی ہے وہ قوت اور اعضاء معطیہ سے ان کو نہین پہونچتی مگر یہہ اعضا جو ان قوتون کے استحالت پر ہین کہ جب انکی غذا ان تک پہونچتی ہے اوسکی تصرف اور استحالہ کو خود یہی اعضا کافی ہوتے ہین پس یہہ اعضا ایسے ہین کہ نہ کسی کو کچھ دیتے ہین اور نہ کسی عضو سے کوئی قوت حاصل کرتے ہین یعنے یہہ اعضا نہ معطی ہین اور نہ قابل ہین - ایک گروہ کی راے یہہ ہے کہ یہ اعضا جو ابھی مذکور ہوئے انکی قوتین ذاتی نہین ہین بلکہ جگر یا قلب سے یہ قوتین انکو پہونچتی ہین اول خلقت مین اور جب یہ قوتین پہونچ چکین تب اونمین جاگزین ہوئین پھر ہمیشہ قایم رہتی ہین - طبیب پر یہ بات واجب نہین ہے کہ ان دونون مذہبون مین سے مذہب حق کی تلاش کرے اور برہان عقلی سے اس اختلاف کو مٹائے اوسے نظر طب کی اسقدر گنجائش نہین ہے اور نہ اوسکی مباحث مین بد اس اختلاف کے ہونے کوئی ضرر ہوویگا اور نہ اوسکے اعمال مین سے رفع اس اختلاف کو کوئی مضرت ہے مگر اتنا جاننا اور اعتقاد کرنے مین نسبت اختلاف اول کے طبیب کو کچھ ضرر نہین ہے کہ قلب مبدء حس و حرکت کا واسطے دماغ کے اور مبدء قوت مغذیہ کا واسطے کبد کے ہو یا نہو مگر دماغ خواہ نفسہ خواہ بعد اعطائے قلب کے مبدء افعال طبیعیہ مغذیہ کا ہے بہ نسبت تمام اعضا کے - اور دوسرے اختلاف مین بھی طبیب کو اسقدر اعتقاد مین کچھ ضرر نہین ہے کہ حصول اوس قوت غریزی کا ہڈی وغیرہ مین جگر سے ہے خواہ ہڈی وغیرہ بذاتہ اس قوت کی مستحق ہو یا ان دونون صورتون سے کوئی صورت نہو مگر اب اتنا اعتقاد کرنا ضرور ہے کہ بعد تمام خلقت ان اعضا کے فیضان اس قوت کا جگر سے نہین ہوا کرتا ہے اسطرح کہ اگر راہ آمد و شد قوت کی جگر اور ان اعضا کے درمیان کی بند ہو جائے اور ہڈی کیواسطے ایک غذا موجود ہو فعل تغذیہ کا ہڈی نکر سکے جسطرح حس و حرکت جسوقت کہ وہ پٹھہ جو دماغ سے آیا ہے بند ہو جائے باطل ہو جاتی ہے - بلکہ اب یہ قوت واسطے ہڈی کے بمنزلہ قوت اصلی کے ہو گئی ہے جبتک ہڈی اپنے مزاج پر باقی ہے - اب اسوقت ہم طبیب کیواسطے مشرح کیفیت اقسام اعضا کی بیان کرتے ہین اور بشرح و بسط حال اعضائے رئیسہ اور اعضائے خادمہ رئیسہ اور اعضائے مرؤسہ بلا خدمت کا اور حال اون اعضا کا جو نہ رئیسہ اور نہ مرؤسہ ہین بیان کرتے ہین **اعضائے رئیسہ** وہ ہین کہ جو مبدء ہین اولی قوتون کے بدن مین اسلیے کہ بدن بنظر اضطرار اوسکے صرف بقائے شخص اور نوع مین حاجتمند ہے بحسب حاجت بقائے شخص کے اعضائے رئیسہ تین ہین **قلب** ہے مبدء قوت حیات کا اور **دماغ** ہے مبدء قوت حس و حرکت کا **جگر** ہے مبدء تغذیہ کی قوت کا اور بحسب بقائے نوع بھی یہ تینون اعضائے رئیسہ ہین اور چوتھا عضو جو خاص بقائے نوع کا محتاج الیہ ہے وہ **انثیان** ہے کہ اونکیطرف ایک طرح کا اضطرار بھی ہے اور ایک قسم کا اونسے نفع بھی حاصل ہوتا ہے اضطرار بوجہ

تولید منی سکے ہی کہ اوس سی محافظت نسل کی قائم ہے اور نفع یہ ہے کہ تمام ہوتا ہیئت اور مزاج مرد اور عورت کا جو عوارض لازمہ نوع حیوان کا ہی اور اجزائے ہیئت حیوان مین داخل نہین ہے انثیین سے ہوتا ہی **اعضائی خادمہ رئیسہ** بعض اونمین کے خدمت مہیئہ کرتے ہین یعنی اوس خدمت سی کسی دوسری بات پر آمادگی ہوتی ہے اور بعض اعضائی خادمہ خدمت مؤدیہ کرتے ہین خدمت مہیئہ کا منفعت نام ہے اور خدمت مؤدیہ کو خدمت علی الاطلاق کہتے ہین خدمت مہیئہ فعل عضو رئیس پر مقدم ہوتی ہے اور خدمت مؤدیہ فعل رئیس سے موخر ہوتی ہے او قلب کیواسطے خدمت مہیئہ کرنے والا ریہ ہی اور خادم مودی شرائین ہین - دماغ کیواسطے خادم مہئی جگر ہے اور تمام اعضائے غذا کی اور حفظ روح کا اور خادم مودی دماغ کا عصب ہے اور جگر کا خادم مہئی معدہ ہی اور خادم مودی اورد وہین انثیین کے خادم مہئی وہ اعضا ہین جو تولید منی کی ان انثیین سے پہلی کرتے ہین اور خادم مودی انثیین کا مرد و نمین احلیل ہے اور وہ رگین جو درمیان انثیین اور احلیل کے واقع ہین اسیطرح عورتون مین خادم مودی وہ رگین ہین جنکی طرف سی منی ہوکر محیل یعنی مکان حمل تک پہونچتی ہے عورتونکیواسطے رحم ایک عضو زائد ہے جسمین منی کی منفعت تمام ہوتی ہے - جالینوس لکھتا ہی کہ اعضا مین کوئی ایسا عضو ہے کہ اوسکو واسطے فقط فعل ہے اور کوئی عضو ایسا ہی کہ اسکے واسطے منفعت ہی فعل نہین ہے اور کسی عضو کیواسطے فعل و منفعت دونو ہین پہلے کی مثال قلب ہی دوسرے کی ریہ تیسرے کی جگر مین اس قول کی شرح کرتا ہون کلام جالینوس مین فعل سے یہہ مراد ہی کہ جو بات تنہا ایک ہی چیز سے تمام ہوتی باتین خواہ افعال حیات شخص خواہ بقائے نوع مین داخل ہین مثال اس بات کی اسیطرح قلب کیواسطے تولید روح کی کہ یہ بات فقط قلب سی تمام ہوتی ہے اور ان چیزونمین داخل ہے جو بقائے نوع یا حیات شخص مین درکار ہین اور منفعت سی جالینوس کی قول مین اسجگہ وہ چیز مراد لینی چاہیے کہ جو آمادہ کرے ایک فعل کی قبول کرنے پر کسی دوسرے عضو کو یہانتک کہ فعل تمام ہوجا فائدہ دینے مین حیات شخص یا بقائے نوع کی جیسے ریہ ہوا کو آمادہ کرتا ہی کہ قلب کی ترویح کرکے بقائے شخص کا فعل تمام ہو جائے اور جگر پہلی ہضم ثانی کرتا ہی اور ہضم ثالث اور رابع کیواسطے آمادہ کرتا ہی اوس چیز کو جو ہضم اول کی فعل کو تمام کرتی ہے تاکہ صلاحیت رکھے یہہ شئے منہضم یعنی خون واسطے غذا دینے اوسی جگہ کے اوسوقت کہ یہہ جگر اپنا فعل امین کر چکے اور وہ فعل تمام ہو چکے اور ایک معین ایسا کرے جس سے ایک فعل آئندہ ہونیوالی کا انتظار ہو اور اس فعل معین کو منفعت مین داخل کرنا چاہیے اور اس سے منفعت مراد لینی چاہیے - پھر ہم ازسر نو بیان اعضا کا شروع کرتے ہین اور کہتے ہین کہ مجملہ اعضا کی کچھہ ایسے اعضا ہین کہ منی سے پیدا ہوتے ہین یہی اعضا متشابہہ الاجزا ہین سوائے لحم اور شحم کے اور کچھہ اعضا ایسے ہین کہ خون سے پیدا ہوتے ہین جیسے لحم اور شحم کہ انکے سوا ہر ایک چیز مرد اور عورت دونونکی منی سی پیدا ہوتی ہے مگر بنا بر قول حکمائے محققین کے نر مادہ دونونکی منی سی اعضا پیدا ہوتے ہین جسطرح کہ جنین کیسے پنیر کہ انفحہ اور لبن سے پیدا ہوتا ہی اور جیسے مبدء بستگی پنیر کا انفحہ مین ہے اوسیطرح بستگی صورت اعضا کا نر کی منی مین ہے اور جیسے مبدء قبول کرنے بستگی یا انعقاد کا دودہ مین ہے اسیطرح مبدء انعقاد صورت اعضا کا یعنی قوت منفعلہ مادہ کی منی مین ہے پھر جسطرح ہر واحد پنیر مایہ اور لبن سے جزو ذاتی بنکر ہین جو ایسے بنتا ہی اسیطرح دونو منی نر و مادہ کی جنین کی جزو واقع ہین - یہ قول تہوڑسے مخالفت بلکہ بہت سی قول جالینوس سے رکہتا ہی اسلیے کہ جالینوس کی یہ رائے ہی کہ ہر ایک منی نر و مادہ کیواسطے قوت عاقدہ اور منعقدہ دونو ہین اور باانیہمہ یہ بات ناجائز نہین ہے اگر ہم کہین کہ قوت عاقدہ نر کی منی مین قوی ہی اور منعقدہ مادہ کی منی مین اقوی ہی **مترجم لکھتا ہی** چونکہ ظاہر قول جالینوس سی یہ بات برآمد نہین ہوتی ہے کہ نر کی منی مثل پنیر مایہ کی سبب استحالہ انعقاد کا ہوتی ہے اسلئے شیخ نے قول اول کو جالینوس کے قول کی مخالف تجویز کیا ہے - متن تحقیق اس مسئلہ کی تفصیل

تمام ہوا ہی کتنا نہین جو علوم فلسفیہ مین ہین اور جن مین اصول طبعیات مبرہن ہوئے ہین ملاحظہ کرنی چاہئیے — خون جو خون عورتون سے ایام حیض مین
پیدا ہوتا ہی اور اوسکو بچہ اپنی غذا کرتے ہین اوسمین سے کسیقدر مستحیل ہوکر مشابہ جوہر منی اور اون اعضائے اصلیہ کے ہوتا ہی جو منی سی پیدا ہوتے
ہین اور اونہین اعضا کیواسطے غذائی مواد بند ہوتا ہی اور کسیقدر وہ خون اس بات کی تو صلاحیت نہین رکہتا مگر اسکے لائق ہوتا ہی کہ اون
اعضا کی اندر بستہ ہوجاوے اور جس قدر جگہہ خالی درمیان اعضائے اولی کے ہی اوسکو بھر دیتا ہی کہ اسسے لحم اور شحم پیدا ہوتا ہی اور کسیقدر اس
خون سے ایسا ہوتا ہی کہ ان دونو باتون سے کسیکی صلاحیت نہین رکہتا ہے پس وقت نفاس تک باقی رہتا ہے کہ طبیعت اوسکو بطور فضلہ
کی دفع کرتی ہے جسوقت جنین پیدا ہوتا ہے جو خون اوسکے جگر کو پیدا کرتا ہے اسی خون نفاس کے قائم مقام ہوتا ہی اور اوسکے جگر سے وہ
چیز پیدا ہوتی ہے جو اس خون سے پیدا ہوئی اور گوشت جنین کا پیدا ہوتا ہی خون صاف اور رقیق سے اور حرارت اور یبوست اوسکو بستہ کرتی ہی
شحم کی پیدایش اس خون کی مائیت اور دسومت یعنی چکنائی سے ہی اور برودت اوسکو منعقد کرتی ہے اسیواسطے جب گرمی ہوتی ہے تو پگہل
کر نکل جاتی ہے اور جو اعضا ایسے ہین کہ جزو مادہ دونو کی منی سے پیدا ہوتے ہین جسوقت وہ ٹوٹ جائین پھر بستہ اور درست نہین ہوتے
اور اتصال حقیقی پھر اونمین نہین پیدا ہوتا مگر بعض عضو کسی حالت مین درست ہوسکتا ہی اور سن صبی مین اوسکے انجبار اور بستگی کی امید ہوسکتی ہے
اون اعضا کی مثال جیسے ہڈیان اور چھوٹے چھوٹے شعبے اور وہ سے بڑی شعبے اور شرائین کا یہ حال نہین ہے — ان اعضا مین سے اگر کوئی چیز کم ہوجاوے
پھر اوسکی عوض کچہہ نہین اوگتا ہے جیسے ہڈی اور پٹہہ — جو عضو خون سی پیدا ہوتا ہی وہ بعد ٹوٹ جانیکے پھر درست ہوجاتا ہی اور متصل ہوجاتا ہے
جیسے گوشت اور جو عضو خون سے پیدا ہوا اور کسی قدر اوسمین منی کی بھی شرکت ہو جبتک زمانہ اوسکی خلقت کی بعد زیادہ نہین گذرتا ہے
اگر اوسمین کوئی نقصان ہو تو وہ پہر سے پیدا بھی ہوسکتا ہی اور درست بھی ہوسکتا ہے جیسے دانت لڑکے کے مگر جب زمانہ بعید ہوجاوے
کہ خون کی مزاج پر دوسرا مزاج غالب ہوا ہو سو اوس وقت دوبارہ نہین اوگ سکتا ہی — یہ بھی ہم کہتے ہین کہ جتنے اعضا ذی حس اور متحرک ہین انمین سے
کبھی کسی عضو کا مبدء حس و حرکت کا ساتھ ہی عصب واحد ہوتا ہی جیسے آنکھ کا پٹھہ کہ مبدء حس و حرکت دونو کا ہی اور کبھی ہر ایک قوت کا مبدء
ایک عصب جداگانہ ہوتا ہی — یہ بھی ہم کہتے ہین کہ جتنے احشا جھلی مین لپٹے ہوئے ہین اونکی غشا کا منبت اور جائے روئیدگی ایک وہ جھلیو مین سے
ضرور ہے یا جھلی سینہ کی یا جھلی شکم کی اور یہ دونو جھلیان اندرونی ہین — سینہ کی اندر جتنی چیزین ہین جیسے حجاب اور وہ شرائین تو یہ انکی جھلیونکا
منبت وہ جھلی ہے کہ وہ مستبطن یعنی اندرونی ہے واسطے اضلاع اور پسلیون کی — اور جو چیز جوف مین اعضا اور عروق کی ہے منبت اوس کی
جھلیونکا اندرونی پردہ عضل بطن کا ہی جسے صفاق کہتے ہین — یہ بھی ہم کہتے ہین کہ جتنے اعضا لحمی ہین وہ بطور لیف کی ہین جیسے گوشت عضلہ
مین خواہ اول ہی لیف نہین ہے مثل جگر کے — جتنی حرکتین اعضا کی بدن مین ہوتی ہین کوئی حرکت بمدد لیف کی نہین ہوتی حرکت ارادی بسبب
لیف کی ہوتی ہے اور طبعی حرکت جیسے رحم کی خواہ عروق کی اور اسیطرح جو حرکت مرکب طبعی اور ارادی سی ہے جیسے حرکت ازدرادی یعنی لقمہ
اوتار لینے کی یہ سب حرکتین لیف مخصوص سے تمام ہوتی ہین کہ جنکے واسطے ہیئت خاص ہی طول اور عرض اور توریب سی جذب اور کشش بسبب
اوس لیف کی پیدا ہوتی ہے جو دراز ہے اور دفع اوس لیف سی پیدا ہوتی ہے جو عرض مین چلی گئی ہے جو عام یعنے نچوڑنے والی ہی اور امساک
کیواسطے وہ لیف بنائی گئی ہے جو مورب ہین — جو اعضا مین ایک ہی طبقہ ہی مثل اوردہ کی اوسکی تینون قسم کی لیف یعنی لیف جاذب اور
دافع اور ماسک ایک دوسرے مین ملی ہوئی ہین اور جو اعضا دو طبقہ رکہتے ہین اونکی طبقہ خارجی مین وہ لیف ہوتی ہے جو عرض مین چلتی ہے اور
طولانی اور مورب طبقہ داخلی مین ہوتی ہے مگر طولی سطح باطن کیطرف زیادہ مائل ہوتی ہے — اس وضع پر انکی خلقت کا یہ سبب ہی تا کہ لیف

جذب اور لیکن دفع یکجا نہون بلکہ لیکن جذب اور بعض کے دفع یکجا ہونا البتہ مناسب اور اولی ہے گو ضروری نہین ہے چونکہ حاجت بہاکی شدید نہین ہوتی ہر اس جہت سے لیکن جذب اور دفع کر یکجا مخلوق ہوتی ہین کہ بہاکو ضرورت شدید جذب اور دفع کی ہے — ہم یہ بہی کہتے ہین کہ جنکو اعضائے عصبانی اون اجسام کو محیط ہین جنکا مادہ عصبانی ہو سو جذب ہے اون عصبانی اعضامین سے بعض ایسے ہین کہ ایک ہی طبقہ رکہتے ہین اور بعض دو طبقے رکہتے ہین دو طبقتین کئی منفعتونکیواسطے پیدا کیے گئے پہلی **منفعت** یہ ہے کہ جو عضو انکے اندر گہرا ہوا ہے نہایت قوت سے حرکت کرتا ہو اوسکی محافظت شق ہو جانے سے بہی ضروری ہے جو خود اپنے جسم مین نہایت مضبوط ہو مثلا شریان جو ہر وقت بقوت متحرک ہے اوس کا محیط وہی عضو عصبانی ہو سکتا ہے جو دو طبقے رکہتا ہو دوسری **منفعت** یہ ہے کہ احتیاج شدید اسبات کی ہے کہ عضو اندرونی جسم عصبانی متحلل نہو اور نکل نجائے تحلیل کا خوف اس نظر سے ہے کہ اگر ایک ہی طبقے کا جسم محیط ہوتا بسبب نحافت اور کم زوری کے تحلل سے بے خوف نہوتا اور نکل جانے کا خوف اس سبب سے ہے کہ ایک طبقے کا جسم اگر محیط ہو تو پہٹ جانے سے بے خطر نہوگا وہ جسم جسکی تحلل اور خروج کا خوف ہمنے ذکر کیا روح اور خون ہے جو شرائین مین رہتا ہے اور یہ دونو روح اور خون ایسی چیزین ہین کہ انکے بقامین کمال احتیاط درکار ہے اور اونکی ضائع ہونہین نہایت خوف ہے روح تو اگر جسم عصبانی محیط مضبوط نہوگا بذریعہ تحلیل کے دفع ہو جاتے گی اور خون اوسکی نا مضبوطی کی وجہ سے شق ہو کر نکل جائیگا ان دونو باتونمین خطرہ عظیم ہے تیسری **منفعت** یہ ہے کہ جسوقت کوئی عضو ایسا ہو کہ حرکات کو اوسمین جذب اور دفع زیادہ ہو اور اوسکو حاجت جسم محیط کی ہو تو اوسکے واسطے ایک آلہ بے آمیزش درکار ہے جیسے معدہ اور رحم چوتہی **منفعت** یہ ہے کہ جب کوئی عضو ایسا ہو کہ اوسکے ہر طبقہ سے ایک فعل خاص صادر ہوتا ہو اور وہ چند فعل ایسے ہین کہ مخالف مزاج طبقونسے صادر ہو سکین تو اوس عضو کے طبقات مین جدائی اور اختلاف مناسب ہوگا مثلا خالق عز وجل کا یہ ارادہ ہوا کہ معدہ مین دو فعل ایک حس دوسرا ہضم موجود ہو اور حس بدون عضو عصبانی کے نہین ہو سکتی اور ہضم بے عضو لحمی ممکن نہین تنہا انہین دونو فائدہ انکیواسطے معدہ مین دو طبقے پیدا کیے گئے ایک طبقہ عصبی جس سے حس صادر ہوتی ہے اور دوسرا طبقہ لحمی جس سے ہضم صادر ہوتا ہے ان دونو طبقون مین طبقہ اندرونی عصبانی ہے اور بیرونی لحمی اسواسطے کہ ہاضم کا اتصال شے منہضم سے بالقوۃ جائز ہے اور ملاقات یعنی اتصال بالفعل جائز نہین اور حساس کا فعل حس لمس مین بدون ملاقات اور اتصال کے تمام نہین ہو سکتا — یہہ بہی ہم کہتے ہین کہ اعضامین کچہہ ایسے عضو ہین کہ جنکا مزاج قریب بخون ہے پس انکی غذا ہو نہین جو انکو اسکی حاجت نہین کہ بہت سے استحالات اور تبدلات اختیار کرے تب اونکی غذا بنے جیسے گوشت اسیواسطے گوشت مین بہت سی تجاویف اور سوراخ نہین رکہے گئے کہ اوسمین غذا دیر تک ٹہرے بعد اوسکے گوشت اوس سے متغذی ہو بلکہ غذا جسوقت گوشت تک پہونچتی ہے فورا لحمیت کیطرف مستحیل ہو کر گوشت بنجاتی ہے — بعض اعضا ایسے ہین کہ اونکا مزاج خون کے مزاج سے بہت بعید ہے جیسے ہڈی پس خونکو ایسے اعضا کی طرف مستحیل ہونے مین بہت سے استحالات اور تبدیلات کی حاجت ہوتی ہے تاکہ رفتہ رفتہ مشابہ صورت ہڈی کے ہو جاوے اسیواسطے کسی ہڈی مین بر خلقت ایک تجویف رکہے گئی جسمین اوسکی غذا دیر تک ٹہر کر ہڈی کی ہمصورت ہو کر اوسکا جز بنے جیسے ہڈی ساق اور ساعد کی — اور بعض ہڈیونمین کئی تجویفین رکہی گئین جیسے ہڈی فک اسفل یعنی جبڑے کی اور جو اعضا ایسے ہون یعنی جنکی غذا دیر مین اونکی جز بنے اونکو حاجت طرف امتیاز غذا کی زیادہ ہے اس لیے کہ غذا کو اپنی صورت کیطرف رفتہ رفتہ پہیرتی ہین پس جتنی دیر انکو احالہ غذا مین درکار ہے اوتنی دیر تک امتیاز اجزائے غذا مین بہی درکار ہے — جو اعضا قوی ہین وہ اپنی غذا کے فضول کو اپنے قرب وجوار کے اعضائے ضعیف کیطرف دفع کر دیتے ہین جیسے قلب اپنی غذا کے فضول کو بطین کیطرف دفع کر دیتا ہے یا دماغ خلف اذنین کیطرف یا جگر اربتین یعنی کنج ران کیطرف دفع کر دیتا ہے

جملہ پہلا تعلیم پانچوین کا ہڈیونکے بیان مین اور اسمین تیس فصلین ہین

فصل پہلی عام طور کا بیان ہڈیون اور مفاصل کا

— ہم کہتے ہین کہ بعض ہڈیون کی نسبت بدن تے

ایسی ہے جیسی احساس اور منی شے کو سبب ظرف اونکی شے کے جیسے تعرب پشت کے کہ وہ احساس ہین مدد کرنیکے اور اونپر بنا بدن کی ہے جیسے بنا کشتی کی اوس اوس لکڑی پر ہوتی ہے کہ جو سب سے پہلے کھڑی کی جاتی ہے کہ اوسکے بعد سب لکڑیان ملائی جاتی ہین - بعض ہڈیان بدن سے نسبت پوشش اور دعامہ کے رکھتی ہین جیسے ہڈی یافوخ یعنے تالو کی - اور بعض ہڈیان ایسی ہین کہ جنکی نسبت بدن سے مثل ہتھیار کے ہر خصم سے بڑے بڑے صدمے اور گزند او ٹھانیکو اشیا موذی دفع کی جاتی ہین جیسے وہ ہڈیان جنکا سناسن نام ہے اور یہ وہ ہڈیان ہین جو پشت کی فقرون پر مثل کانٹونکے نکلی ہوئی ہین - اور بعض ہڈیان وہ ہین جنسے بھرتی مفاصل کے سوراخونکی ہوتی ہے جیسے عظام سمسمانیہ جو درمیان سلامیات کی ہوتی ہین - بعض وہ ہڈیان ہین کہ جو اجسام اونکی طرف جلاقہ محتاج ہین اونکو متعلق کیے ہوئے ہین جیسے ہڈی لام کی صورت کی عضل حنجرہ اور زبان وغیرہ کیواسطے - اور کل ہڈیان دعامہ اور قوام بدنکی ہین جو ہڈی ان ہڈیونمین سے ایسی ہے کہ اونکیطرف بدن فقط بوجہ آریاحفاظت کی محتاج ہے اور تحریک اعضا مین اونکی طرف حاجت نہین رکھتا وہ ہڈیان سمت یعنی ٹھوس پیدا کی گئین اگرچہ انمین مسام اور چھوٹے چھوٹے سوراخ ضروری بھی ہین - اور جو ہڈیان کہ اونکی طرف بدن کو بوجہ تحریک اعضا بھی حاجت ہے اونکی مقدار تجویف مین زیادتی کی گئی اور اونکی تجویف ٹھیک وسط مین ایک ہی بنائی گئی تاکہ جرم اونکا غذا کے متفرق مقامات پر پھیلنیکا محتاج نہو نہین تو یہ ہڈی نرم ہوجاتی بلکہ اوسکا جرم سخت ہوا اور اوسکی غذا ایکجا ہوئی اور مخ اوسکی غذا کیواسطے ہوئی جسے جرام مغز کہتے ہین وہ اوسکے حشو مین بھری گئی زیادہ تجویف ان ہڈیونکی اسواسطے رکھی گئی جسمین بھاری نہون اور سبک رہین اور ایک ہی تجویف بنانے کا یہ فائدہ ہے کہ جسمین جرم انکا سخت رہے اور سختی جرم کی اس غرض سے ہے کہ جسمیں بروقت حرکات عنیفہ کے ٹوٹ نجائین اور جرام مغز اسواسطے رکھا گیا کہ انکی غذا ہے بموجب اوس طریقہ کے جو ہم فصل اول مین بیان کر چکے ہین اور یہ بھی فائدہ جرام مغز کا ہے کہ انکو ہمیشہ رطوبت دیا کرے تاکہ بسبب ضعف حرکت کے انمین تفتت عارض نہو یعنے پارہ پارہ نہون یہ بھی ایک فائدہ جرام مغز کا ہے کہ انکی تجویف کے اندر داخل ہوکر انکو مثل اجسام مصمتہ کے کردیگا اور تجویف کم ہوجائے - جتنی حاجت مضبوطی کی زیادہ ہوتی ہے اوتنی تجویف کم ہوتی ہے اور جتنی حاجت استواری کم ہوتی ہے اوتنی تجویف زیادہ ہوتی ہے - نرم ہڈیان اسواسطے پیدا کی گئین کہ امر غذا مذکور تمام ہو اور ایک حاجت زیادہ اونکی طرف یہ ہے کہ اونمین ایک شی اسطرح نفوذ کرے جیسے بو ہمراہ ہوا کی بروقت سونگھنے کے اوس ہڈی مین نفوذ کرتی ہے جسکا مصفات نام ہے اور جیسے فضول جنکو دماغ دفع کرتا ہے اونمین نفوذ کرتے ہین - سب ہڈیان قریب قریب آپسمین ملی ہوئی ہین اور کسی دو ہڈی کے درمیان مین بڑی مسافت نہیں ہے بلکہ بعض ہڈیونمین اتنی مسافت کم ہے کہ لواحق غضروفیہ خواہ شبیہ غضروف اون ہڈیونکی درمیانی جگہہ کو بھر دیتے ہین ان لواحق کی خلقت اوسی منفعت کی راہ سے ہے جس منفعت کیواسطے غضروف کی خلقت ہوئی ہے اور جہان رعایت اس منفعت کی نہو اون دو ہڈیونکے درمیان مین ایک مفصل پیدا کیا گیا ہے بدون لاحقہ غضروفیہ کے جیسے فک اسفل یعنے نیچے کا جبڑا - قریب قریب جیزین جو درمیان ہڈیونکے ہین اونکی کئی قسمین ہین کسی مین اسقدر بعد ہے کہ جتنا مفصل نرم مین ہوتا ہے اور کسی مین اسقدر بعد ہوتا ہے کہ جتنا بعد مفصل تنگ غیر مضبوط مین ہو اور کسی مین اسقدر فاصلہ ہے جتنا مفصل مضبوط مین ہو خواہ وہ مفصل گڑھا ہوا ہو خواہ درزدار ہو خواہ چسپیدہ - مفصل سلس یعنے نرم وہ مفصل ہے کہ جسکی دو ہڈیون مین سے ایک ہڈی بآسانی حرکت کرے بلا اسکے کہ اوسکے ساتھ دوسری ہڈی کو حرکت ہو جیسطرح مفصل رسغ کا یعنی جوڑ کلائی اور بازو کا - اور مفصل عسر غیر موثوق وہ جوڑ ہے جو درمیان پہونچہ دست اور استخوان کتف کے واقع ہے یا وہ جوڑ جو درمیان دو ہڈیون منجملہ استخوانہای پشت کے واقع ہے اور عسر غیر موثوق اسوجہ سے ایسے جوڑ کو کہتے ہین کہ ایک دو ہڈیونکی حرکت اسمین دشوار اور کم ہے - اور مفصل موثوق وہ جوڑ ہے جسکی

دو ہڈیونمین سے ایک ہڈی کو تنہا بالکل حرکت نہو جیسے سینہ کی ہڈیونکے جوڑ - اور مفصل مرکوز وہ جوڑ ہے کہ اوسکی ایک ہڈی دوسری ہڈیونمین زیادتی پائی جائے اور دوسرے کیواسطے نقرہ ہو جسمین یہ زیادتی گڑی ہو اسیطرح پر کہ اوسے حرکت نہو جیسے دانتونکی جڑین - اور مفصل مدروز وہ جوڑ ہے جسکی ہر ہڈی کیواسطے دونو ہڈیونمین سے تکاریز یعنی فاصلے ہین دندانہ دار جیسے ارہ ہوتا ہے اور دندانہ اس ہڈی کے تیز ہوتے ہین شگافونمین اوس دوسری ہڈی کے جیسے روئین گڑ جیسے ٹھہیرے تا کہ پتر ونکو جوڑتی ہین اور اس جوڑ کا نام شان اور درز رکہتا ہے جیسے جوڑ کہوپڑی کے - اور مفصل ملزق ایک تو وہ جوڑ ہے جسے طول مین لغزش ہے جیسے جوڑ درمیان دو ہڈیون ساعد کے اور دوسرا ملزق وہ جوڑ ہے جو عرض مین لغزش کرے جیسے ہڈیان پشت کی نیچے کے فقرونکی اسواسطے کہ اوپر کے فقرون کی ہڈیان مقامل غیر موثق ہین

فصل دوسری تشریح قحف اور اوسکی منفعت کی بیان مین

کہوپڑی کی سب ہڈیونکی منفعت یہ ہے کہ وہ دماغ کی سپر ہے اور اوسکو چہپا کر آفات سے محفوظ رکہتی ہی مختلف قسمونکی متعدد ہڈیان کہوپڑی کی اسواسطے بنائی گئین کہ تقسیم اوسکی دو جملونپر ہو ایک جملہ کا اعتبار بنظر اون فوائد کے ہو جو خاص ہڈیونسے متعلق ہے دوسرے جملہ کا اعتبار بنظر اون فوائد کے ہو جسکو ہڈیان گہیرے ہین اوس سے تعلق ہو پہلے جملہ کی منفعتین دو قسم کی ہین ایک منفعت تو یہ ہے کہ اگر بحسب اتفاق کہوپڑی کی کسی جز مین کوئی آفت پہونچے مثلاً ٹوٹ جائی یا عفونت آجائے یہ ضرور نہو کہ تمام کہوپڑی کو یہ آفت شامل ہو جائی جیسے اگر ایک ہی ہڈی ہوتی دوسری منفعت یہ ہے کہ ایک عضو مین اختلاف اجزا کا سختی نرمی تخلخل تکاثف رقت غلظ نہین ممکن تہا اور کہوپڑی مین یہ اختلاف درکار ہے بنظر اس حاجت کی جس کو عنقریب ہم ذکر کرینگے پس اختلاف اقسام ہڈیون سے یہ سب باتین حاصل ہوئین - دوسرا جملہ اسکی منفعت مختلف طور پر تمام ہوتی ہے کوئی منفعت بقیاس غس دماغ کے ہے باین طور کہ جسوقت بخارات غلیظ ہو جاتین کہ نفوذ اونکا ہڈیونسے دشوار ہو بسبب غلظت اور مسلک کے مختلف اقسام کی ہڈیون سے یہ فائدہ ہوا کہ وہ بخارات دماغ سے جدا ہو جائین تاکہ تنقیہ دماغ کا بوجہ تحلل بخارات کے ہو جائے اور ایک منفعت اسکی بقیاس اوس لیف عصب کے ہے جو اعضای سر مین پراگندہ ہی اختلاف سے ان ہڈیونکے اوسکے واسطے راہ بن گئی - دو منفعتین اسکی مشترک ہین دماغ اور دو اور چیزونمین پہلی منفعت بقیاس عروق اور شراین داخلی سر کے ہے تاکہ اونکے واسطے طریق اور منفذ بنے دوسری منفعت بقیاس حدوث اوس حجاب کی ہے جو غلیظ اور ثقیل ہے کہ اوسکے اجزا طرح بطرح متفرق ہین اسوجہ سے اوسکا بوجھ دماغ پر نہین ہے - شکل طبعی اس ہڈی کی یعنی کہوپڑی کی گول ہے دو منفعتونکی وجہ سے ایک منفعت بنظر اشیائ داخلی کے ہے وہ منفعت یہ ہے کہ شکل مستدیرہ مساحت اندرونی مین بڑی ہوتی ہے بہ نسبت اشکال مستقیمۃ الخطوط کے جسوقت احاطہ دونونکا برابر ہو اور جب مساحت اسکی بڑی ہوئی تو اسکے اندر بڑی چیز کے سمانے کی گنجایش بہی ہو گی دوسری منفعت بہ نسبت امر خارجی کے کہ شکل مستدیرہ پر صدمہ چوٹ وغیرہ کا بوجہ قلت مصادمت کی بہت کم پہونچتا ہے اسواسطے کہ اسمین قلت مصادمت ہوتی ہے بہ نسبت شکل مستقیمۃ الخطوط کے کہ جسمین زاویہ مستقیمہ پیدا ہو - کہوپڑی گول بہی ہے اور طولانی بہی اسکا فائدہ یہ ہے کہ منابت اعصاب دماغی طولانی وضع رکھتے ہین اور یہی وضع اونکے واسطے واجب ہے تاکہ اونمین تنگی اور انضغاط واقع نہو - کہوپڑی کیواسطے دو برآمدے آگے پیچھے ہین تاکہ دونو جانب سے جسقدر ہٹے اوتری ہین وہ بحال مناسب باقی رہین اور اسی شکل کیواسطے تین درزین حقیقی ہین اور دو کاذب حقیقی درزونمین سے ایک درز مشترک ہے پیشانی کے ساتھ بشکل قوس جسکی صورت اسطرح پر ہے ⌒ اور اسکا اکلیل نام ہے اور ایک درز طول سر کی منصف ہے وہ مستقیم ہے اوسکو سہمی کہتے ہین اور جب اوسکا اتصال اکلیل سے اعتبار کیا جائے اوسکو سفودی کہتے ہین اوسکی صورت ایسی ہے کہ جیسے کسی قوس کی بیچ مین اوپر

اور تیسری درز مشترک ہے درمیان سر کے پیچھے سے اور اوسکی قاعدہ مین اوسکی (شکل مثل عمود کے واقع ہو بانیصورت) لی جانب ایک خط مستقیم مثل عمود کے واقع ہو بانیصورت شکل ایسی ہے کہ جیسے کسی زاویہ سے کنارا اسم مستعمل ہوا اکو درزلامی کہتے ہین اسواسطے کہ یونانیون کی لام سے کتابت مین مشابہ ہے بانیصورت (ـــ) اور دو درزین کاذب طول مین سر کے بطور موازات سہم کے دونو جانب سے واقع ہین اور ہڈی مین سر کے پیوست نہین ہوگئی ہین۔ اسیواسطے اونکا قشرہ یمن نام ہے اور صوفیہ حقیقی تینون درزون سے ملتی ہین اونکی شکل ایسی ہوتی ہے ⊂⊃ یہ شکل طبعی تام الدرز ہے لیکن سر کی شکلین غیر طبعی تین ہین پہلی یہ ہے کہ دو برآمدہ نہین سے پیش سر برآمدہ نہوا اوسمین درز اکلیلی نہین ہوتی ہے دوسری شکل غیر طبعی یہ ہے کہ بجانب پشت سر کے برآمدہ نہو اوسمین درز لامی نہین ہوتی تیسری شکل غیر طبعی یہ ہے کہ دونو برآمدے نہون اور سر مثل کرے کے گول ہو کہ جسکا طول وعرض برابر ہو۔ افضل الاطبا یعنی جالینوس نے لکھا ہے کہ جسمین ابعاد برابر ہین عدل قسمت اسکا مقتضی ہے کہ اسمین قسمت درزون کی برابر ہو اور چونکہ شکل طبعی مین قسمت درزون کی اسطرح پر تھی کہ طول مین ایک درز تھی اور عرض مین دو تو اب یہان یہ چاہیے کہ طول مین ایک درز ہو اور عرض مین بھی درز واحد ہو اور وہ درز مثل وسط عرض کے ہو ایک کان سے دوسرے کان تک جسطرح سے درز طول وسط طول مین ــــ فاضل جالینوس کہتا ہے کہ چوتھی شکل غیر طبعی سر کی نہین ہوسکتی ہے کہ مثلاً طول کم ہو عرض سے اسواسطے کہ طول عرض سے جب ہی کم ہو گا کہ کوئی بطن بطون دماغ کم ہو یا جرم دماغ سے کسیقدر کم ہو اور یہ فرض مخالف حیات اور مانع صحت ترکیب ہے۔ مقدم الاطبا یعنی بقراط نے بھی اصابت رائے کی ہے اسلئے کہ سر کی چار ہی شکلین تجویز کی ہین ایک طبعی اور تین غیر طبعی اس مسئلہ کو خوب سمجھنا چاہیے

فصل

تیسری پہلے جملہ سے تشریح مین اون چیزون کی جو قحف سے نیچے ہین

سر کیواسطے بعد اون چیزون کے جو اوپر کی فصل مین بیان ہوئین پانچ ہڈیان اور ہین چار مثل دیوارون کے کھڑی ہین اور پانچوین مثل قاعدے کے رکھی ہوئی ہے یہ دیوارین یا فوخ کی بہ نسبت سخت بنائی گئین اسواسطے کہ صدمہ چوٹ وغیرہ کے ان دیوارون پر زیادہ ہوتے ہین دوسرا فائدہ یہ ہے کہ حاجت تحلیل قحف اور یافوخ کی دو وجہ سے پڑتی ہے ایک تو اس وجہ سے تاکہ اوسمین بخارات تحلیل نفوذ کرے دوسری وجہ یہ ہے کہ دماغ پر گرانی پیدا نہو۔ ان چارون دیوارون مین سب سے زیادہ سخت وہ ہڈی ہے جو پشت سر کیطرف واقع ہے اسلئے کہ وہ نگہبانی حواس سے پوشیدہ ہے۔ پہلی دیوار ہڈی پیشانی کی ہے اوسکے اوپر کی حد درز اکلیلی ہے اور نیچے کی حد ایک دوسری درز ہے کہ جو درز اکلیلی کے کنارے سے آنکھون پر چلی آتی ہے ابرو کے قریب یعنی نیچے ہو کر اور اوس درز کا آخر درز اکلیلی کے دوسرے کنارے سے متصل ہے ــ دو دیوارین جو مین ولیسار ہین اور ہین دونو نمین دونو کان بنائے گئے ہین اونکا نام محجرتین ہے کہ مثل پتھر کے سخت ہین اوپر سے ان دونو کو درز قشری محدود کرتی ہے اور نیچے کی جانب ایک درز ہے جو کنارے سے درز لامی کے آکر اوسکا منتہا درز اکلیلی تک پہونچتا ہے اور آگے سے ان دونون کو ایک جزو درز اکلیلی کا اور پیچھے سے ایک جزو درز لامی کا محدود کرتا ہے۔ چوتھی دیوار پشت سر کی اوسکو اوپر کی جانب سے درز لامی محدود کرتی ہے اور نیچے کی جانب سے وہ درز جو درمیان قحف اور وتد کی مشترک ہے اور درز لامی کی دونو کنارون مین و اور وہ ہو کر غائب ہوگئی ہے۔ پانچوین ہڈی جسے ہمنے قاعدہ دماغ کہا ہے وہ ہڈی سب ہڈیون کا بوجھ اوٹھائے ہوئے ہے اسکو وتد کہتے ہین اسکی خلقت مین سختی دو منفعتون کیواسطے ہوئی ہے ایک منفعت تو یہ ہے کہ بوجہ سختی کے بوجھ اوٹھانی پر مدد دیتی ہے اور دوسری منفعت یہ ہے کہ سخت چیز فضول کی عفونت کم قبول کرتی ہے یہ ہڈی ایسے مقام پر نصب کی گئی ہے کہ ہمیشہ فضول دماغی گرتے رہتے ہین اسیواسطے اسکی سخت کرنے مین احتیاط کامل کی گئی۔ ہر ایک دو جانبون میں

یعنے کنپٹیون مین دو ہڈیان سخت واقع ہین کہ جو ہمیشہ صدغ مین جاتا ہے اوسے چہپاتی ہین اور اونکی وضع طولانی صدغ مین بطور تو ریب کر ہے اور اونکا زوج نام ہے

فصل چوتھی پہلے جملہ سے فکین اور انف کی ہڈی کے بیان مین

ہڈیان فک اعلی اور صدغ کی اونکے شمار کو ہم بیان کرتے ہین اور اوسکے ساتھ درز جو فک اعلی مین ہین اونکا بھی ذکر کرینگے پس ہم کہتے ہین کہ فک اعلی کے اوپر سے ایک درز مشترک تحدید کرتی ہے جسکی شرکت درمیان فک اعلی اور پیشانی کے ہے اور وہ درز ابرو کی جانب سے طرف کنپٹی کی جاتی ہے اور نیچے سے فک اعلی کی حد پر دانتونکی جڑین ہین اور دونو جانب سے ایک درز فک اعلی کی حد ہے جو ازداف گوش آتی ہے اور فک اعلی اور عظم وتدی مین مشترک ہے وہ عظم وتدی جو پیچھے اضراس کے واقع ہے پھر اسکا اخیر کا کنارا وہ اسکی منتہا پر واقع ہے یعنی وہ کنارا دو بارہ جھکتا ہے طرف انسی فک اعلی کے تھوڑا سا پس ایک درز سی ہو جاتی ہے جو فرق کرتی ہے درمیان اس فک کے اور درمیان اوس درز کے جسکو ہم ذکر کرتے ہین وہ درز ایسی ہے کہ جو قطع کرتی ہے اعلائے حنک کو طولاً یہ حدود اربعہ فک اعلی کی ہین لیکن وہ درزین جو اسکی حدود مین داخل ہین اونمین سے ایک وہ درز ہے جو قطع کرتی ہے اعلائے حنک کو طولاً اور ایک درز دوسری ہے جو شروع ہوتی ہے درمیان دونو ابرو کے لیکر تا محاذات مابین ثنیتین کے یعنی اوپر کے اگلے دو دانت اور ایک درز اور ہے جو شروع ہوتی ہے دوسری درز کے مبدء سے اور مائل ہوتی ہے اوس مقام سے اوترتی ہوئی محاذات مین مابین رباعیہ اور ناب کے اپنی جانب سے جو منتہی اسکا مثل ہے مابین طرف - ان تینون درزون کے درمیان مین اور درمیان محاذات منابت اسنان مذکورہ کے دو ہڈیان جو بشکل مثلث ہین محدود ہوتی ہین لیکن قاعدے ان دونو مثلثون کے نزدیک منابت اسنان کے نہین ہین بلکہ درز آتی ہے قبل اسکے ایک درز قاطع جو قریب قاعدہ منخرین کے ہے باین صورت اسلیے کہ تینون درزین اس درز قاطع سے مواضع مذکورہ تک تجاوز کرتی ہین اور نزدیک دونو مثلثونکے دو ہڈیان ایسی حاصل ہوتی ہین جنکو محیط ہوتی ہین دونو قاعدے مثلثون کے اور منابت اسنان اور دونو قسمین کنارے کی درزون سے ان دونو ہڈیونمین سے ایک کو دوسری سے جدا کرتی ہے وہ چیز جو اوترتی ہے درز اوسط سے اور بسبب سے ہر ایک ہڈی مین دو زاویہ قائمہ پیدا ہوتے ہین نزدیک اس درز کے جو بطور عمود فاصل اوترتی ہے اور ایک زاویہ حادہ نزدیک مابین کے اور ایک زاویہ منفرجہ نزدیک منخرین کے پیدا ہوتا ہے درز فک اعلی سے ایک وہ بھی درز ہے جو اوترتی ہے درز مشترک اعلی سے یہ درز شروع ہوتی ہے کنارے چشم پر اور جسوقت پہونچی ہے نقرہ تک یعنی مغاکچہ قفا تک تین شعبون پر منقسم ہوتی ہے ایک شعبہ تو گذرتا ہے نیچے درز مشترک کے اوپر نقرہ چشم کے تا اینکہ متصل ابرو کے ہو جاتا ہے اور ایک درز یعنی دوسرا شعبہ اسکی قریب یونہین متصل ہوتا ہے بدون اسکے کہ نقرہ مین داخل ہو اور تیسری درز یعنی تیسرا شعبہ وہ بھی اسیطرح متصل ہوتا ہے مگر نقرہ مین داخل ہوکر اور جو درزان تینون سے اسفل ہے بقیاس اوس درز کے جو زیر ابرو ہے پس وہ دور تر ہے اوس مقام سے کہ مماس ہوتا ہے اوسکو اعلائے حنک مگر وہ ہڈی جسے درز اول ان تینون درزون مین سے جدا کرتی ہے وہ سب سے بڑی ہے اور اسکے بعد وہ ہڈی بڑی ہے جسکو درز ثانی جدا کرتی ہے اور اسکے بعد وہ ہڈی بڑی ہے جسکو درز ثالث جدا کرتی ہے

تشریح انف

ناک کی منفعتین ظاہر ہین اور وہ تین ہین پہلی منفعت یہ ہے کہ وہ معین ہوتی ہے بسبب اوس تجویف کے جسمین شامل ہے استنشاق یعنی سونگھنے مین یہان تک کہ جمع ہوتی ہے اوسمین ہوا کثیر اور قبل از انکہ دماغ مین پہونچے ہو معتدل بھی ہو جاتی ہے اسواسطے کہ جو ہوا سونگھی جاتی ہے اکثر اوسکی تجویف مین پہونچتی ہے لیکن کسیقدر بمقدار صالح اوسمین سے دماغ مین بھی نفوذ کرتی ہے اور بھی اوس استنشاق کیواسطے جس سے سونگھنا کسی قدر ہوائے صالح کا مطلوب ہوتا ہے ایک مقام خاص مین جو آگے آلہ شم کے واقع ہے جمع کی جاتی ہے تاکہ ادراک زیادہ ہو اور موافق رائحہ مشموم کے ہو پس یہ تین منفعتین ایک منفعت مین ہین

مرجب جسم رکھتا ہے ایک منفعت جمع ہونا ہوا کا دوسرے

معتدل ہونا اوسکا قبل اسکے کہ دماغ تک نا پذیر ہو تیسرے جمع ہونا کسیقدر ہوا کا آگی آلات شم کے بیچ دوسری **منفعت** یہ ہے
کہ تقطیع حروف اور تسہیل اخراج حروف پر معین ہوتی ہے تاکہ ہوا کل اوس مقام پر جمع نہو جاوے جس جگہہ سے تقطیع حروف مطلوب
ہے بس یہ دو منفعتین ایک ہی منفعت مین ہیں بعد ازان جو فائدہ معدار معین کرنے مین حروف کی دیتی ہے اوسکی نظیر ایسی ہے کہ جیسے وہ
نقب منصوب جو بیچ مزمار کے واقع ہے تقدیر اس ہوا کی کرتی ہے اور اوس ہوا کے روکنے سے متعین نہیں ہوتی ہے تیسری **منفعت**
یہ ہے کہ جو فضول طرف سر کے دفع ہوتے ہین اونکیو اسطے ناک بمنزلہ پردے اور محافظ کے ہے کہ وہ فضول دیکھنے سے پوشیدہ رہتے ہین اونکو
بھی اوسکے نکال ڈالنے پر بذریعہ نفخ کے ناک مددگاری کرتی ہے یہ دو منفعتین اسی تیسری منفعت مین داخل ہین - ناک کی ہڈیون کی ترکیب
دو مثلث ہڈیون سے ہے جن دونونکے زاویہ اوپر سے ملجاتے ہین اور اون کی قاعدے قریب ایک زاویہ کی متماس ہوتے ہین اور اون دونون
مثلثون مین بجہت دو زاویونکے جدائی ہوتی ہے اور دونون ہڈیان ہر ایک انمین کی ایک اون دو درزون کنارے والی سے جو مونہہ کی درزون
مین مذکور ہو چکی ہین مرکب ہوتی ہے ان دونو ہڈیونکے نیچے کی کناری پر دو غضروف نرم واقع ہین کہ اونکے بیچ مین طول در زوسطانی ہر ایک
غضروف ایسا ہی کہ جسکا جز اعلی جز اسفل سے زیادہ سخت ہے اور حاصل یہ ہے کہ یہ غضروف اون دونون غضروفون سی صلابت مین زیادہ ہی
منفعت اس غضروف وسطانی کی یہ ہے کہ ناک کو جدا جدا دو نتھنے بنا دیا ہے تاکہ جب دماغ سے کوئی فضلہ اوترے تو اکثر ایک ہی نتھنے کی راہ سے
نکلے اور ایک راستہ استنشاق کا جدا رہے ہوا تر بیچ دماغ کیو اسطے جاتی ہے بند نکرے اسو اسطے کہ اس ہوا سے روح دماغی کی تازگی ہے - وہ
دو غضروف کنارے والے جو ہین اونکی تین منفعتین مین **پہلی منفعت** ایسی ہے کہ جو متحرک ہو جاوے اون غضروفونمین جو کنارے ہڈیون کی واقع
ہین اور اوسکے بیان سے ہمکو فراغت ہو چکی ہے دوسری **منفعت** یہ ہے کہ کشادگی اور کھولی گنجائش پیدا ہو اگر زیادہ استنشاق اور دم کی
ضرورت ہو تیسری **منفعت** یہ ہے کہ معین ہو گرانے نجارو خانی کی اسطرح پر کہ بوقت نفخ کے دو نو غضروف کھل جائین اور جدا جدا ہو جائین
اور کم ہو جائین اور لرزنے لگین - دونو ہڈیان ناک کی باریک اور سبک پیدا کی گئین اس لیے کہ احتیاج طرف خفت کی زیادہ ہے بہ نسبت
مضبوطی کے حفوظا باین لحاظ کہ اونمین ایسے اعضا نہین ملتے جو مورد آفات اور صدمات ہین اور یہی موضع جس سے یہ دونو ہڈیان دور تر واقع ہین
فک اسفل سینے نیچے کا جبڑا صورت اوسکی ہڈیونکی اور جبڑے کی منفعت بخوبی معلوم ہے کہ وہ دو ہڈیونسے مرکب ہے اور ان دو ہڈیونکو نیچے ذقن
کا ایک مفصل موثق جمع کرتا ہے اور دو کنارے ان ہڈیونکے جو باقی رہے اونمین سے ہر ایک کناری پر ایک ہڈی خمدار بلند ہوتی ہے جو ترکیب باتی ہی
ایک زیادتی درست اور ہموار کی ہوئی کی ساتھ جدا ہوگئی ہے اوس ہڈی سے جو اس کنارے تک منتہی ہوتی ہے اور ایک دوسری پر بوجہ بندش
رباطات کی گرنہین سکتی **فصل پانچوین پہلے جملہ سے دانتون کی تشریح مین** دانت کل بتیس ہین اور جن دانتون کا نواجذ
نام ہے بعض آدمیونمین نہین بھی ہوتے ہین اور یہ نواجذ وہ چار دانت ہین جو کنارون پر ہوتے ہین جنمین یہ چار دانت نہین ہوتے اونمین
اٹھائیس دانت ہوتے ہین - دانتونمین دو دانت دوہرے سنکو ثنیتان کہتے ہین اوپر کی طرف اور دو دانت جو ہرے جنکو رباعیتان کہتے ہین
یہ بھی اوپر ہوتے ہین اور اسیطرح دو دو نیچے کیطرف ہین یہ دانت واسطے کاٹنے کے پیدا کیے گئے اور دو دانت اوپر اور دو دانت نیچے ہین کہ اونکو ناب
کہتے ہین واسطے توڑنے کے پیدا ہوئے چار پانچ دانت نیچے اور پر جنکو اضراس کہتے ہین یہ واسطے پیسنے کے مخلوق ہوئے یہ سب بتیس یا اٹھائیس دانت
ہین - نواجذ اکثر اوسط زمانہ نوجوانی اوگتے ہین اور وہ زمانہ بعد سن بلوغ کے وقوف تک ہے اسواسطے کہ سن وقوف تیس برس کے قریب تک رہتا
ہے اور چونکہ یہ دانت اسی سن مین اوگتے ہین انکو اسنان حلم کہتے ہین دانتونکے واسطے جڑین ہین اور سرہین نیز جو کہ اٹھے ہین اون ہڈیون کو

سوراخون مین جو دو نو جبڑون مین انکے واسطے ہوئے ہین اور ہر ایک سوراخ کے گرد ایک زیادتی استخوانی گول پیدا ہوتی ہے جو شامل ایک دانت کو ہوتی ہے اور اوسکو مضبوط کرتے ہین اس مقام پر قوی رباط اور سوہے اضراس کے ہر دانت کے ایک ہی سر ہوتا ہے لیکن اضراس نیچے کے جبڑے مین ہوتے ہین کم سے کم اونکے دو سرے ہوتے ہین اور کبھی تین بھی ہو جاتے ہین خصوصا دو نوجذ کے واسطے اور وہ اضراس جو اوپر کے جبڑے مین ہین کم سے کم اونکے واسطے تین سرے ہوتے ہین اور کبھی چار بھی ہو جاتے ہین خصوصا دو نواجذ کے واسطے اور کبھی اضراس کے سرے اس سے بھی زیادہ ہوتے ہین بجہت اونکے بڑے ہونیکے اور کام زیادہ متعلق ہونیکے اور زیادہ سرے اوپر کے اضراس مین اسواسطے ہوتے ہین کہ وہ معلق ہین ۔ ثقل کا یہ حال ہے کہ اضراس کی میل کو خلاف جہت رؤس یعنی طرف بن دندان کی کر دیتا ہے ۔ نیچے کے اضراس کا ثقل مخالف اونکے گڑنیکے نہین ہے **مترجم کہتا ہے** چونکہ اوپر کے اضراس کی جڑ فوقانی ہے یعنی فک اعلی مین واقع ہے اور ثقل اونکا بالطبع مائل بطرف فک اسفل ہے جدہر اونکا سر ہے اوسیطرح تا حجم بوجہ ثقل طبعی کے زیادہ ہوا اور سرے بھی متعدد ہوئے تحتانی اضراس کا حال برعکس ثقل طبعی کے مخالف اضراس فوقانی کے ہے کہ اونکے ثقل کا میل طبعی اونکی جڑون کی طرف ہے اسی جہت سے یہ ثقل اونکے گڑنیکا مخالف نہین ہے بلکہ اونکے سرونکا بوجہ مائل جڑونکی طرف ہے اس سے انمین سرے زیادہ نہین ہوئے **متن** کسی ہڈی مین حس یقینا نہین ہے کہ وہ بذات خود حوت وغیرہ کے صدمہ کو دریافت کرے مگر دانتونمین جواز قسم ہڈی ہونیکے ہین البتہ حس ہے جالینوس نے بھی کہا ہے اور تجربہ بھی شاہد ہے کہ دانتون میں جس ہے ایک قوت جو دماغ سے آتی ہے اوسنے دانتونکی حس پر اعانت کی ہے تاکہ انکو درمیان سرد اور گرم اور دیگر مضرات کے تمیز حاصل رہے ††

فصل چھٹی جملہ اولی سے پشت کی منفعت کے بیان مین پشت کی خلقت چار منفعتون کیواسطے ہے پہلی منفعت یہ ہے کہ وہ راہ ہے نخاع کی جسکیطرح حیوان اپنی بقامین محتاج ہے اسکا تفصیل بیان تو خاص اسکے مقام پر کرینگے مگر یہان اتنا مجملا کہتے ہین کہ اگر سب پٹھے دماغ سے نکلتے پس جتنی مقدار اسوقت سرکی ہے اس سے بہت بڑی ہوتی اور بدن پر اوسکی بوجہ کا اوٹھانا بہت دشوار ہوتا اور پٹھے کو منتہائے اطراف تک پہونچنے مین مسافت بعید قطع کرنی پڑتی اور ہمیشہ معرض آفات اور انقطاع رہتے ۔ پٹھونکا طول اونکی قوتون کو اعضاے ثقیلہ کے جذب کرنے مین طرف مبادی اور اصول اونہین اعضا کی سست کر دیتا بنظران قباحتونکے خالق جل جلالہ نے اتمام نعمت کرکے دماغ سے ایک جز جسکو ہم نخاع کہتے ہین اوتار اسفل بدن تک مثل نہر کے تاکہ اوسکے ذریعہ سے قسمت عصب کی اوسکے منبات اور اطراف مین پوری ہو جائے اور موخر کی جانب یعنی بطرف پشت اوسے رکھا اسلیے کہ اوسکی موازات اور سامنا اور قربت اعضا کی بسبب مناسب باقی رہے بعد اوسکو پشت کو گذرگاہ محفوظ اوس نخاع کیواسطے مقرر فرمایا **دوسری منفعت** یہ ہے کہ پشت ذریعہ محافظت اور سپر ہے واسطے اعضائے شریفہ کے جو اوسکے سامنے رکھے ہین اسیواسطے پشت مین کانٹے اور گڑیان پیدا کی گئین **تیسری منفعت** یہ ہے کہ پشت پیدا کی گئی اسواسطے کہ پٹھے جو کل ہڈیونکیواسطے جیسے وہ لکڑی جو ناؤ کی جڑ مین پہلے لگائی جاتی ہے اوسکے بعد اور لکڑیان گاڑی اور باندہی جاتی ہین اسیواسطے پشت خلقت مین سخت اور مضبوط بنائی گئی **چوتھی منفعت** یہ ہے کہ بدن انسان کا قوام اور استقلال پشت سے حاصل ہوتا ہے اور مختلف جہات مین حرکت کرتا ہے جھک کر اور پھیل کر اسیطرح قدرت بذریعہ پشت کی ہوتی ہے اسیواسطے پشت مین فقرہ گنڈے ہوئے پیدا کیے گئے ایک ہڈی بڑی مقدار کی نہین پیدا کی گئی اور جوڑ ان فقرونکے نہ بہت نرم بنائے گئے کہ قوام بدن مین سستی پیدا کرین اور نہ بہت مضبوط بنائے گئے کہ پھرنیکو منع کرین

فصل ساتوین جملہ اولی سے فقرات پشت کے بیان مین فقرہ اوس ہڈی کو کہتے ہین کہ جسکے بیچ مین ایک روزن ہو جسمین نخاع نفوذ کرے فقرہ مین چار زیادتیان ہوتی ہین داہنے اور بائین دو نو جانبون روزن مین ہوتی ہین اور دو زیادتیان نیچے اور اوپر ہوتی

مین اوپر کی زیادتی کا نام شاخص فوقانی اور نیچے کی زیادتی کا نام شاخص تحتانی ہے اور انکو شکنہ بھی کہتے ہین اور کبھی چند زیادتیان بھی ہوتی
ہین چار ایکطرف اور دو ایکطرف اور کبھی آٹھ بھی ہوتی ہین ۔ منفعت ان زیادتیونکی یہ ہے کہ اتصال مفصلی مین انتظام پیدا ہوجائے کسی جگہہ پر
بذریعہ نقرہ یعنی مغاک یعنی گڑھا کے اور کسیجگہہ پر بذریعہ اون سرونکے جو روس لقمیہ کہلاتے ہین ۔ ان فقرونکو واسطے زوائد ہین اونکی یہ منفعت
نہین ہے جو اوپر بیان ہوئی بلکہ یہ زوائد واسطے حفاظت کے مخلوق ہوئی اور قائم مقام سپر کے ہین کہ اپنے اوپر لیتے ہین اوس صدمے
کو جو اون اعضائے شریفہ کیطرف متوجہ ہوا اور لپٹے ہین اونپر رباطات اور یہ زوائد چوڑے اور سخت ہڈیان ہین کہ جو طول فقرات پر رکھی گئی ہین
انہین جو فقرہ کے نیچے رکھی گئی ہے اوسکو شوک اور سناسن کہتے ہین اور جو فقرہ کے بیچ و بیچ مین ہے اوسکو اجنحہ کہتے ہین اور ان زوائد سے
حفاظت کی منفعت بوجہ اسکے کہ طول بدن مین رکھی ہے اور شکے زیادہ ہوتی ہی عصب اور عروق اور عضل سے بعض اجنحہ جو متصل اضلاع کے ہین اونپر
ایک منفعت خاص اور بھی ہے وہ یہ ہے کہ اون اجنحہ مین نقرے پیدا کیے گئے ہین اس لیے کہ اون اجنحہ سے جب روس اضلاع کے محدب ہوکر مرتبطان
نقرات یعنی مغاکون مین منہدم یعنی درست ہوجائین کہ اوپر انکا جسم نمایان نہو پر بناہ کیواسطے ان اجنحہ مین دو دو نقرے ہین اور ہر ضلع
کیواسطے دو دو زیادتیان محدب ہین جو ان نقرون مین پیوست ہوتی ہین بعض جناحونکے دو سر ہین کہ وہ مشابہ جناح مضاعف یعنی دوہرے
بازو کے ہوتا ہے اور یہ بات گردن کے ہر دو مین ہے اوسکی منفعت آگے بیان ہوگی ۔ فقرات کیواسطے سوائے بیچ کے ثقبہ کے اور بھی سوراخ ہین ایسے
کہ اونمین ہوکر عصب داخل ہوتا ہے اور نکلتا ہے اور رگونکی درآمد برآمد اونہین سوراخون سے ہوتی ہے کوئی ثقبہ پورا ایک ہی فقرہ مین پایا جاتا ہے
اور کوئی فقرہ و ثقبہ دونون مین اشترکت تمام ہوتا ہے اوسکا مقام حد مشترک ہے درمیان دونو فقرونکے اور کبھی فقرہ کے نیچے اور اوپر دونو جانب
ثقبہ ہوتا ہے اور کبھی ایک ہی طرف اور کبھی ایک فقرہ مین پورا نصف دائرہ اس ثقبہ کا ہوتا ہے اور کبھی ثقبہ ایک فقرے مین نصف دائرہ سے
زیادہ ہوتا ہے اور دوسرے مین چھوٹا ۔ ثقبہ کی پیدائش دونو جانب فقرہ مین ہوئی اور پیچھے فقرہ کے نہوئی اس لیئے کہ جو پیچھے ثقبہ ہوتا تو
محافظت اوس چیز کی جو داخل اور خارج اوس مقام سے ہوتی ہے نہو سکتی اور بھی چونکہ فقرہ جانب خلف سے مورد صدمات ہے وہانپر ثقبہ ہونا مناسب
نہین تہا اور فقرہ کے آگے ثقبہ اسواسطے نہوا کہ اگر پیش رو ہوتا تو اون مقامات مین واقع ہوتا جن پر میل بدن کا از روئے ثقل طبعی اور حرکت
ارادی کے ہے اور یہ حرکات اوسکو ضعیف کردیتے اور یہ بات نرہتی کہ ثقبہ کے اندر جو چیزین گذر کر ربط دیتی ہین اوس بندش مین استواری
باقی رہے اور میل طبعی بھی ان اعصاب کی مزاج پر تنگی پیدا کرتا اور اسجگہہ پر سستی واقع ہوتی ۔ یہ زوائد جو واسطے حفاظت کے ہین کبھی ان کے
محیط رباطات اور عصب ہوتے ہین اور رباطات انکے گرد محیط ہوکر چکنا اور نرم کردیتے ہین تاکہ جو گوشت انسے مماس ہو اوسکو انکی سختی کی
اذیت نہ پہونچے ۔ زوائد مفصلیہ بھی ایسے ہی ہین کہ وہ بھی مضبوط ہین اور بعض اونکا بعض سے نہایت مضبوطی سے ملاکر رکھا گیا ہے تعقیب اور
اور ربط سے ہر طرف لیکن انکی تعقیب آگے سے زیادہ مضبوط ہے اور پیچھے سے نرم اور نامضبوط کیونکہ حاجت جھکنے اور دوہرے ہونیکی آگے زیادہ ہے
بہ نسبت پیچیدہ ہونے اور اولٹا دوہرا ہونے پشت کیطرف سے اور جب رباطات پشت کی جانب نرم ہوئی جو فضا اوس مقام پر واقع ہے اوسکو
اگرچہ کم ہو طوبات لزجہ بہردینگی ۔ فقرات پشت کی چونکہ اونکی تعقیب مین بافراط مضبوطی کی گئی ہے مثل استخوان واحد کے ہوگئی ہین اسکے
خلقت کا فائدہ ثبات اور سکون مین ہوتا ہے اور نرمی انکی جو چند ہڈیونکی پیدائش سے حاصل ہوئی ہے وہ حرکت مین فائدہ دیتی ہے

فصل آٹھوین از جملہ اولی گردن کی تشریح مین اور اوس کی ہڈیون کے بیان مین گردن کی پیدائش واسطے قصبہ
ریہ کے ہے اور قصبہ ریہ کی پیدائش مین جو منفعتین ہین اونکو اپنے مقام مین ذکر کرینگے ۔ چونکہ فقرے گردن کے اور خصوصاً اوپر کا فقرہ محمول ہے

اوس چیز پر جو اوسکے ماتحت پشت مین ہے واجب ہی کہ یہ فقرہ چھوٹا ہو اسواسطے کہ محمول کا سبک ہونا حامل سے ضرور ہے جسوقت ارادہ حرکات کا اوپر نظم طبعی کے کیا جائے - اور جسوقت کہ سب نخاع کا غلیظ اور عظیم ہونا مثل اول نہر کے واجب ہوا کیونکہ جو چیز جزو اعلی کو اقسام عصب سے خاص ہو وہ بہ نسبت اوس چیز کے جو اسفل کو خاص ہو بڑی ہونی ضرور ہے اسیواسطے واجب ہوا کہ ثقبہ فقرات عنق کے بہت وسیع ہون بہ سے - اور جبکہ چھوٹا ہوتا اور تجویف مین وسعت ہوتی ان دونو وجہون سے جرم فقرہ کا رقیق ہوگیا اس جہت سے ضرور ہوا کہ بیان وثاقت اور مضبوطی پر ایک چیز ایسی معین ہو جو اوس ضعف کا تدارک کرے جسکا ذکر اوپر کی فصل مین ہو چکا ہے یعنے ثقل طبعی اور حرکات ارادی - پس وہ معین اسی فقرے مین صلابت کی زیادتی مقرر کی گئی یعنے فقرہ عالیہ سب فقرونسے زیادہ مضبوط پیدا کیا گیا - اور چونکہ جرم ہر فقرہ کا گردن کی فقرونمین سے رقیق ہے اسیواسطے اونکی عناسین چھوٹے پیدا کیے گئے اسواسطے کہ اگر یہ بڑے پیدا کیے جاتے تو فقرات کو آمادگی ٹوٹ جانے اور آفت رسیدہ ہونیکی زیادہ ہوتی سنسنونکی وجہ سے اور جب سنسنے چھوٹے ہوئے تو اجنحہ بڑے پیدا کیے گئے یعنی دوہرے سرے ہین چند بہ نسبت اور جناحونکے - اور چونکہ حاجت فقرونکو طرف حرکت کی زیادہ ہے بہ نسبت ثبات اور سکون کے اسواسطے کہ اونہانا فقرونکا عظام کثیرہ کو اسقدر نہین پڑتا جتنا فقرونکو ماتحت چیزونکو اوٹہانا پڑتا ہے اسی سبب سے مفاصل گردن کے مہرونکے نرم پیدا کیے گئے بہ نسبت مفاصل تحت گردن کے - اور چونکہ جو چیز بوجہ نرمی کے انکی مضبوطی مین سے فوت ہو گئی تہی اوسکے مثل خواہ اوس سے زیادہ بسبب احاطہ عصب اور عضل اور عروق کے وثاقت اور استواری پیدا ہو گئی اسوجہ سے مفاصل کی وثاقت مین زیادہ تاکید نہین کی گئی اور نہ مفاصل کی شدت توثیق مین بوجہ انکے نرم ہونیکے کمی ہونے پائی بلکہ صفت ارتحاج الیہ کو انکی نرمی اور احاطہ عصب و عضل وغیرہ کا کافی ہوگیا - مترجم کہتا ہے جسقدر ضرورت مضبوطی مفاصل کی تہی بسبب مہرونکے نرم ہونیکے اوس سے زیادہ ضرورت کا احتمال تہا لیکن چونکہ مہرونکے گرد عصب اور عضل اور عروق اسقدر مجتمع ہوئے کہ مہرونکی مضبوطی جسقدر بحالت صلابت ہونی چاہیے اب باوجود نرم ہونیکے اوسیقدر بلکہ اوس سے زیادہ پیدا ہو گئی اسیوجہ سے مفاصل کی مضبوطی مین زیادہ اہتمام نہین کیا گیا بلکہ جتنی مضبوطی مفاصل کے مناسب تہی اوسی قدر باقی رہی - متن

زوائد مفصلیہ شاخصہ گردنکے اوپر اور نیچے بڑے بڑے اور بہت چوڑے نہین پیدا کیے گئے جیسے گردنکے نیچے کے زوائد کی خلقت ہوئی ہے بلکہ گردن کی زوائد مفصلیہ کے قاعدے طولانی اور رباط نرم بنائے گئے اور مخارج اونکے عصب کے مشترک رکہے گئے جسطرح سے اوپر ذکر کیا وجہ اسکی یہ ہے کہ چونکہ ہر فقرہ کا جرم پتلا اور حجم صغیر تہا اسکو تحمل وسعت مجاری نخاع نہین تہا کہ خاص طور کے ثقبے اسمین رکہے جاتے سوائے اوس فقرہ کے انمین سے جسکو ہم آگے مستثنی کرینگے مترجم اور اوسکی مفصل کیفیت ذکر کرینگے - اب ہم کہتے ہین کہ مہرے گردنکے شمار مین سات ہین اور یہی مقدار عدد اور طول مین معتدل ہے اور ہر ایک فقرہ کے ساتہ اونمین سے سوائے فقرہ اولی اور ثانیہ کے کل گیارہ زوائد مذکورہ ہین کہ ایک سنسنہ اور دو جناح اور چار زوائد مفصلیہ شاخصہ اوپر اور چار نیچے یہ سب گیارہ ہوئے - اور ہر جناح کے دو شعبہ اور ایک دائرہ ہے پس مخرج عصب ہر دو فقرونکے درمیان مین نصف بہ قسمت پاتا ہے - لیکن پہلے اور دوسرے کے واسطے چند خواص ایسے ہین کہ وہ اوسکے غیر مین نہین پائے جاتے - یہ بہی جاننا ضرور ہے کہ حرکت سر کی بیچ دو بیار ترکیب پاتی ہے اوس مفصل سے کہ جو درمیان سر اور فقرہ اولی کے ہے اور حرکت سر کی آگے اور پیچھے ترکیب پاتی ہے اوس مفصل سے جو درمیان سر اور فقرہ ثانیہ کے ہے اب واجب ہی کہ پہلے ہم مفصل اول کو بیان کرین - مفصل اول کی یہ صورت ہے کہ دونو شاخصہ فقرہ اولی پر اوپر کیطرف دونو جانبون مین دو بیار سے دو نقرہ پیدا کیے گئے کہ اون دونون مین دو زائدتیان استخوان سر کی داخل ہوتی ہین جسوقت ایک زائد اون دونون مین کی بلند ہو اور دوسری اندر ہو جائے تو سر اندر والی کی

طرف مائل ہوتا ہے اور اس فقرہ پر دوسرے مفصل کا ہونا ممکن نہین ہے اس جہت سے اوسکے واسطے دوسرا فقرہ علٰحدہ بنایا گیا کہ وہی فقرہ ثانیہ ہے اور اوسکے جانب مقدم سے جو بطرف باطن ہے ایک زیادتی طویل اور سخت روئیدہ ہوئی جسکا گذار نفوذ ثقبہ فقرہ اولی مین آگے نخاع کی ہوتا ہے اور ثقبہ ان دونومین مشترک ہے اور یہ ثقبہ پیش و پس زیادہ طول رکہتا ہے بہ نسبت داہنے اور بائین کے اسلیے کہ مابین پیش اور پس کے وہ چیزین نفوذ کرنے والی ہین کہ بیچ مکان مین گنجایش بہ نسبت نافذ واحد کی زیادہ درکار ہے - اندازہ عرض کا موافق بڑے نافذ کے اون دونون سے مقرر کیا گیا ہے اور اکبر نافذ نخاع ہے اور اس زیادتی کا نام سن ہے نخاع سن زیادتی سے بسبب رباطات قویہ کے پوشیدہ کردیا گیا ان رباطات کی پیدایش اسیواسطے ہوئی کہ ناحیہ سن کو ناحیہ نخاع سے جدا کردین تاکہ سن نخاع کو شکستہ نکرے اپنی حرکت سے اور نہ اوسکے مکان مین تنگی پیدا کرے - یہ زیادتی فقرہ اولی سے برآمد ہوتی ہے اور استخوان راس کے نقرہ مین ڈوب جاتی ہے اور اسکے گرد وہ نقرہ پہرتا ہے جو استخوان سر مین ہے اور اسی سے حرکت سر کی آگے اور پیچھے ہوتی ہے - یہ سن آگے کی جانب دو منفعتون کے واسطے پیدا کیا گیا ایک تو یہ کہ نہایت محافظت کرے دوسری منفعت یہ کہ تپلی جانب مہرہ کی داخلی ہو خارجی نہو - فقرہ اولی کی خاصیت یہ ہے کہ اوسمین سنسنہ نہین ہے اسواسطے کہ اگر ہوتا تو اوسمین ثقل پیدا ہوتا اور اوسکے سبب سے معرض آفات ہوتا اسلیے کہ جو زیادتی کسی ضرر قوی کی دافع ہوتی ہے وہ اکثر کسر اور آفات کو ضعیف مین پیدا ہی کرتی ہے اور یہ بہی سنسنہ نہونیکی وجہ ہے کہ اگر ہوتا تو عضل اور عصب کثیر جو اسکے گرد رکہے گئے ہین اوسکے سر شکستہ ہونیکا خوف تہا یا آنکہ حاجت اس مقام پر ایسے شوک نگاہدارندہ کی کم ہے اسلیے کہ یہ فقرہ مثل ایک مدفون اور پوشیدہ چیز کی ہے فقرہ بعید کی محافظات کے اندر جو کہ پہونچنے آفات سے محفوظ ہے اور انہین وجوہ سے اسمین اجنحہ بہی مخلوق نہین ہوئے خصوصًا جسوقت عصب اور عضل کی اکثر مقدار اونکی اس فقرہ کی دونو پہلوؤن مین بہ تنگی رکہی گئی اسلیے کہ اسکو سبب سے نہایت قرب ہی پہر اجنحہ کیواسطے مکان مین گنجایش باقی نرہی - فقرہ اولی کو ایک یہ بہی خصوصیت ہے کہ عصب اسکے جانبین او ثقبہ مشترکہ ہی نہین نکلتا بلکہ اون دو ثقبون سے نکلتا ہے جو اسکے اوپر کی دونو جانبون سے متصل ہین بطرف پشت کے اسلیے کہ اگر مخرج عصب کا وہ مقام ہوتا کہ جس جگہہ پر سے دونو زیادتیان سر کی برآمد ہوتی ہین اور فرو رفتہ ہوجاتی ہین اور جسجگہہ اون دونون کی حرکات قوی ہوتی ہین ہر آئینہ عصب کو ان سے مضرت شدید پہونچتی اسی طرح اگر مخرج عصب کا اوس مقام پر ہوتا جسجگہہ پر دوسرے فقرہ مین دونو زیادتی فقرہ اولی کی در آتی ہین وہ زیادتیان فقرہ اولی کی جو دونو فقرون فقرہ ثانیہ مین بذریعہ مفصل نرم کے جو متحرک آگے پیچھے ہو داخل ہوتی ہین تب بہی ضرر ہوتا - مخرج عصب کا اس لائق نہتہا کہ آگے اور پیچھے سے نکلتا بنظر اون اسباب کے جو اور مہرونکے بیان مین ذکر کیے جائینگے اور نہ اس لائق تہا کہ جانبین سے آگے کیطرف ہوتا اسواسطے کہ جانبین کی ہڈی تپلی ہے بسبب واقع ہونے اوس زیادتی کے جسکا نام سن ہے پس چارہ کار یہی ٹہرا کہ نزدیک مفصل راس کی تہوڑا سا اور طرف پشت کی جانبین سے اسکی جگہہ قرار پائی یعنی جہان سے یہ عصب وسط مین قرار پائے درمیان خلف اور جانب کے - بنظر ضرورت کی یہ بہی واجب تہا کہ دونو ثقبے چہوٹے ہون پہر یہ بہی ضرور ہوا کہ عصب دقیق ہون - اور دوسرے جہت سے جب یہ بات ممکن نہتی کہ مخرج عصب کا اوسمین اوپر سے ہو جیسا پہلے مہرہ مین ہوا اس لیے کہ اوسمین خوف تہا کہ اگر دوسرا مخرج عصب بہی مثل فقرہ اولی کے ہو تو بجہت حرکت فقرہ اولی کے عصب ٹوٹ جائے اور ریزہ ریزہ ہوجائے اس حرکت فقرہ اولی سے وہ حرکت مراد ہے کہ جو اسواسطے ہو جاتی ہے کہ آگے کیطرف یا پلٹنے سر کے پیچہے کیطرف ہوتی ہے - اور یہ بہی ممکن نتہا کہ مہرہ ثانیہ مخرج عصب کی آگے یا پیچھے ہو بنظر اسی وجہ کو جو اوپر مذکور ہوئی اور یہ بہی ممکن تہا کہ مخرج عصب یمین و یسار مین ہو ورنہ یہ مخرج عصب فقرہ اولی کی مخرج عصب سے

شرکت رکھتا اور پھر آئینہ عصب نابت منظر ضرورت کی باریک ہوتا اور نابت اول کی کمی کی تلافی نہوتی اور حاصل ان اعصاب ہی ازواج ضعیفہ پیدا ہوتے اور فقرہ اولی کی شرکت بھی بدستور ہوتی ۔ اور فقرہ اولی مین اگر دونو جانب سوراخ ہوتے اسکا فساد حال تو اوپر بیان ہو چکا ان وجوہات سی واجب ہوا کہ ثقبے فقرہ ثانیہ کے دونو جانب نسبتہ مین ہون اوس مقام پر جہان محاذات دونو ثقبہ فقرہ اولی کی بھی باقی رہے اور جرم فقرہ اولی کا دونو کی مشارکت کا متحمل ہو ۔ زیادتی سن کی جو دوسرے فقرہ مین نکلتی ہے بذریعہ ایک رباط قوی کی فقرہ اولی سے بندہی ہوئی ہے مفصل سر کا فقرہ اولی کی ساتھ اور مفصل سر مع فقرہ اولی کی فقرہ ثانیہ کے ساتھ ہی اور یہ دونو مفصل کل فقرات مفاصل کے نسبت نرم ہین اسلیئے کہ ان دونون کو طرف اون حرکات کی حاجت شدید ہے جو ان دونون سے ہوتی ہین یعنے سر سے اور فقرہ اولی مع فقرہ ثانیہ اور یہ بھی حاجت ہی کہ بہ نسبت اور حرکات کی یہ حرکات پوری او ظاہر نہون اور سیوقت سر کو مع مفصل ایک دو فقرونکے حرکت ہوتی ہے دوسرا ان دونو کا اپنے مفصل کے ساتھ لازم ہو جاتا ہی اور مفصل مع اس فقرہ لازم کی بمنزلہ شئے واحد کی ہو جاتا ہی یہانتک کہ اگر سر کو آگے اور پیچھے حرکت ہو تو مع فقرہ اولی کی بمنزلہ استخوان واحد معلوم ہوتا ہی اور اگر سر کو طرف جانبین کی بلا تاریب حرکت ہو تو فقرہ اولی اور ثانیہ بمنزلہ استخوان واحد کے ہو جاتی ہین اسیقدر ہمارے ذہن مین کیفیت گردن کی فقرونکی اور اونکے خواص سے تھے جو لکھے گئے

فصل نوین از جملہ اولی سینہ کی فقرات اور اون کی منفعت کی بیان مین

فقرے سینہ کی جن سے ضلاع متصل ہوتے ہین اور بعد اتصال کے اعضائے تنفس کو گھیرتے ہین یہ گیارہ فقرے ہین جنمین سناسن اور اجنحہ ہین اور ایک فقرہ ہے اوسکے واسطے دو جناح نہین ہین پس سب بارہ فقرے ہوئے اور ان فقرونکے سناسن متساوی نہین ہین اسواسطے کہ جو سناسن متصل اعضائے شریفہ کی ہے وہ بڑا اور قوی تر ہے ۔ اجنحہ مہرۂ صدر کی سخت ہین اور مقام کے مہرون سی اس لیئے کہ اتصال ضلاع کا اونہین مہرون سے ہوتا ہی سات فقرے اوپر والی فقرات صدر کے سناسن بڑے ہین اور اجنحہ غلیظ ہین تاکہ قلب کی نگہبانی بطور کامل کیجائے اور جبکہ سناسن کی سرے شلسمین درائے تو اونکی زوائد مفصلیہ پہولی اور عریض بنائی گئی تو تنگ اسلیئے کہ اونکی زوائد مفصلیہ شاخصہ اوپر کیطرف وہی ہین کہ جنمین فقرے انتقام[1] کے ہین یعنے وہ مناک جنکے اندر بہرے چہپ جاتی ہین اور مفصلیہ شاخصہ جو نیچے کی جانب ہین اونمین سے نکلتی ہین وہ حدبہ کہ جو فقرونمین متہدم ہوتی ہین اور اوسکی سناسن کا انحداب اسفل کیطرف ہوتا ہی ۔ اور دسوین زیادتی مفصلی کے اوپر یعنی نوین زیادتی اوسکی سناسن کہرے ہوئے اور مضبوط ہین اور اسکی زوائد مفصلیہ کیواسطے دونو طرف سی مناک ہین بے لقمہ کے اسلیئے کہ اوسکا انتقام اوپر اور نیچے دونو جانبون سی ہوتا ہی پھر جو دسوین مفصل کی نیچے ہی اوسکا التقام اوپر سے ہی اور فقرہ اوسکا نیچے سے اور سناسن اوسکے منحدب اوپر کیطرف اور قریب ہے کہ ان سب کی منافع ہم ذکر کرین ۔ بارہوین فقرہ کیواسطے جناح نہین ہین اسلیئے کہ شدت حاجت بحجت ضلاع کی کم ہے اور نگہبانی کی منفعت کیواسطے ایک دوسری تابیر کی گئی ہے کہ جو ساتہ منفعت وقایہ کی ایک اور منفعت کو جامع ہے بیان اوسکا یہ ہے کہ مہرہ قطن یعنی سبان دوران کی اونمین حاجت عظم زیادہ ہے اور مفاصل کی مضبوطی بھی زیادہ درکار ہے اسلیئے کہ وہ اپنے اوپر کی چیزونکا بوجھ اوٹھائے ہوئے ہین اسواسطے حاجت ہوئی کہ فقرہ اور بقیہ مفاصل مین بعد وکثیر ہون پس اوسکے مفاصل کی زوائد وجید کیئے گئے اور اسکی بھی حاجت ہوئی کہ جسطرف سے کہ خرزہ یعنی مہرہ قطن متصل بارہوین فقرہ صدر کا ہی اوسکے مشابہ ہو لہذا اوسکی زوائد مفصلیہ مضاعف کئی گئے اور جو چیز قابل جناح کی نہین تھی ان زوائد مین خرچ ہوگئی بعد اوسکے زیادہ وتعریض لاحق ہوئی قریب ہی جو چیز کہ عریض ہوئی سے مشابہ جناح کی ہو جائی اسطرح کی خلقت مین دونو منفعتین جمع ہوگئین یعنے جناح کا بھی کام نکل آیا اور استواری بھی پیدا ہوئی یہ بارہوان فقرہ وہی ہے کہ جسکے مفصل کنارہ حجاب صدر کا ہی اور اس بارہوین مہرہ کو

[1] لہ انتقام [illegible] ۱۲

اور جتنے مہرے ہین اونکا چھوٹا ہونا اس طور کی مضبوطی ہے کہ اونکی زوائد مفصلیہ زیادہ گہری جائین مستغنی ہے بلکہ بزرگی اوسقدر کہ جو سناسن اور
اجنحہ سے پیدا ہوتی ہے تکثیر زوائد سے اونکو بےپروا کرتی ہے ـ اور چونکہ مہرے سینہ کے گود نکے مہرونسے بڑے تھے اس لیے نقبہ مشترکہ دو مہرونپر
برابر منقسم نہوا بلکہ تھوڑی تھوڑی کمی و بیشی اسطرح پر ہوئی کہ اوپر کے مہرکو اس ثقبہ سے تہائی حصہ ملا اور نیچے کی مہرکو کم اور یہ کمی و بیشی درجہ
بدرجہ اسی نسبت پر واقع ہوئی کہ ایک ثقبہ پورا ایک ہی مہرے کے واسطے مقرر ہوا جو دسواں مہرہ ہے اور باقی مہرے سینہ او قطن کو اسکا جرم
متحمل اسبابات کا ہوا کہ پورے ثقبہ کو برداشت کرلی لہذا مہرۂ قطن مین ایک داہنا اور ایک بایان رکھا گیا واسطے خروج عصب کے **فصل
دسوین جملہ اولیٰ سے فقرات قطن کے بیان مین** فقرات قطن سینے میانہ دوران بجانب پشت فقرات قطن
سناسن اور اجنحہ چھوٹے ہوتے ہین اور زوائد مفصلیہ اسفل کی جانب کی اسیے عریض ہین کہ مشابہ اجنحہ واقع کے ہین اور یہ پانچ فقرے ہین
اور قطن مثل عجز کے بمنزلہ قاعدہ کے ہے واسطے کل پشت کی اور تنہا قطن دعامہ اور حامل ہے واسطے استخوان عانہ کے اور نسبت ہڈیاون کے ٹھونکا
فصل گیارہوین تشریح مین عجز کے ہڈیان عجز مین تین ہین اور وہی نہایت مضبوط فقرے ہین از روے تھندم معنی درستی
اور استواری مفصل کی اور اجنحہ کی عریض ہونے مین بھی یہ فقرے سب فقرون سے زیادہ ہین سے عصب اون ثقبون سے ان فقرونکے نکلتا ہے
کہ حقیقتاً انکی جانبین پر نہین واقع ہین تاکہ مفصل ورک کی مزاحمت اونکو نہو سکے بلکہ مفصل سے ورتر اور بہت داخل بطرف قدام اور خلف
کی ہین اور ہڈیان عجز کی مشابہ ہڈیون قطن کے ہین **فصل بارہوین تشریح عصعص مین** تھیگاہ کی ہڈی جسکا عصعص نام ہے
مرکب تین فقرون غضروفی سے ہے کہ اونکیو اسطے زوائد نہین ہین عصب کی پیدایش اونکے ثقبہ مشترکہ سے ہوتی ہے جسطرح گردنین
سے بوجہ جوڑے ہوئے فقرات کے اور تیسرے فقرے کے کنارے سے ایک عصب مفرد نکلتا ہے کہ وہ زوج نہین ہے **فصل تیرہوین قول
خاتمے منفعت پشت مین** پشت کی ہڈیون کی نسبت کلام مناسب جدا جدا کر چکے اب مجموع پشت کی منفعت مین ایک
کلام جامع ہم کرتے ہین ـ ساری پیٹھ بمنزلہ شے واحد کے ہے اور جو افضل اشکال تھی یعنی شکل مستدیر اسکو ملی ہے اس لیے کہ شکل مستدیر
بنسبت سب شکلونکے قبول آفات بروقت صدمات کے کم کرتی ہے ـ اسیواسطے قبیدار بنائی گئی اوپر کے فقرون کے سرے نیچے کیطرف اور نیچے کے
سرے اوپر کیطرف اور جمع ہوگئے نزدیک واسطہ کے جو دسوان فقرہ ہے اور یہ دسوان فقرہ قبدار نہوا اگر یکطرفے تینون قب ہوتا تو
دونو خمدار سرے نیچے اوپر کے اسپر منہدم نہوتے ـ اور باندازہ نہ جھکنے اور جگہہ نپانے کہ درست بیٹھین ـ دسوان فقرہ واسطہ ہے واسطے سناسن
کے عدد مین واسطہ نہین مجموع ہے بلکہ طول مین ـ ہرگاہ کہ پشت محتاج حرکت دوہری ہونے اور جھکنے کی طرف جانبین کے ہے اور یہ
بات اسطور پر تمام ہوتی ـ ہے کہ واسطہ جہت ضد اس حرکت مین زائل ہوتا ہے اور واسطہ کی فوقانی اور تحتانی چیزین بطرف اس جہت
حرکت کی مائل ہوتی ہین گویا کہ دونون کنارے پشت کے مائل ہوکر ہین ملجاتی ہین اسلیے پشت کیواسطے نقم نہین پیدا کیے گئے بلکہ نقرہ مخلوق
ہوئے اور واسطے اوسکے اقمہ تحتانی اور فوقانی متوجہ کیے گئے ہین واسطہ کیطرف فوقانی تو نازل اور تحتانی صاعد تاکہ زوال اوسی واسطہ کا
نسبت میل مین آسان ہو اور فوقانی کو یہ بات حاصل ہو کہ طرف اسفل کے کھچ جاے اور تحتانی کو یہ بات حاصل ہو کہ بطرف فوق کے کھنچ جاے
فصل چودہوین اضلاع کی تشریح مین اضلاع یعنی پسلیان حفاظت کرتی ہین آلات تنفس کو جنہین گھیرے ہوئے ہین
اور اسیطرح بچاتی ہین آلات غذا یا اعالی کو جیسی اوپر والی آلات جیسے معدہ اور پسلی سب ملکر ایک استخوان واحد نہین بنائی گئین ورنہ
اگر پیدا ہوتا اور کسی جگہہ آفت پہونچتی تو تمام عضو ماؤف ہو جاتا یہی ایک فائدہ تعدد پسلیون کا ہے کہ جسوقت حاجت زیادہ ہوتی ہے باطلیع

خواہ احشا غذا سے ممتلی ہون یا نفخ ہو اور مکان وسیع کیواسطے ہوے تجتذب کی ضرورت ہو تو انبساط اضلاع کا سہل ہو جاے اور یہ بھی ایک فائدہ ہے کہ اگر پسلیان متعدد ہون تو ان کی درمیان مین عضلے صدر بنسکے وہ عضل کہ جو فعال تنفس کا اور جو چیزین کہ متصل با فعال اونکے ہین اونکا معین ہے — پہر گا سینہ محیط ریہ اور قلب کا ہی اور ان دونو کی ہمراہ جو چیزین ہین اونکا بہی احاطہ کیے ہوے ہے پس ضرور ہوا کہ اون دونو کی حفاظت اور نگہبانی مین نہایت احتیاط کیجاے اسواسطے کہ تاثیر اون آفتون کی جو ریہ اور قلب کو عارض ہوتی ہین بہت بڑی ہی اور بناے سینہ مضبوطی اونکی جمیع جہات سے ایسی ہونی چاہیے کہ قلب و ریہ پر تنگی اور کچہ ضرر نہ پہونچنے پاے اسواسطے سات پسلیان اوپر کی اون چیزکے جسپر وہ مشتمل ہین اسطرح بنائی گئین کہ نزدیک سینہ کی ملتقی ہوئین اور محیط ہوئین عضو رئیس کی جمیع جوانب سے اور جو پسلیان متصل آلات غذا کی ہین اونکی پیدایش مثل مخروطہ یعنی ہیکل کے پیچہے ہے کہ اوسکو حاسہ بصر نہین دریافت کر سکتا اور آگے سے متصل نہین ہوا بلکہ درجہ بدرجہ اونمین انقطاع پیدا ہوا سب سے اوپر جو پسلی ہے اوسکی مسافت مابین اطراف ظاہرہ ذکر تر ہے اور سب سے نیچے کی مسافت مابین اطراف سے زیادہ ہے یہ بات اس غرض سے رکہی گئی کہ حفاظت اعضاے غذا کی مثل کبد و طحال وغیرہ پر مجتمع ہو جاتین انمین گنجایش اور وسعت مکان معدہ کو بہی ملتی ہے جسوقت غذا اون سے پر ہو اوسمین تنگی نہ ہونے پاے اسیطرح بحالت نفخ رہی سکے — سات پسلیان کہ جو اوپر ہین اونکا نام اضلاع صدر ہے اور یہ ہر جانب سے سات ہین دو بیچ والی انمین کی بڑی اور طولانی ہین اور کنارے کی چہوٹی اور یہی شکل کمال احتیاط برے اسبات مین کہ اندرونی شے کو بخوبی شامل ہون اور یہ پسلیان اولا اپنی خمیدگی پر مائل بطرف اسفل ہوتی ہین پہر پلٹ کر دوسرا سرا انکا مائل بجانب فوق ہو کر متصل سینہ ہو جاتا ہی جیسے ہم آگے ابہی بیان کرینگے تاکہ اشتمال ان پسلیون کا وسیع تر مکان مین ہو — ہر واحد مین ان اضلاع کے دو زیادتیان داخل ہوتی ہین دو مغاک اندرونی مین جو مہرہ ہے پر واقع ہین ہر جہت سے ایک مفصل دوہرا پیدا ہوتا ہی اور یہی حال ہے سات پسلیون فوقانی کا سینہ کی ہڈیون سے ہے پانچ چہوٹی پسلیان جو باقی رہین وہ بہی ہڈیان پیچہے کی اور اضلاع زور سینے چہوٹی پسلیان کہلاتی ہین اسواسطے کہ یہ پوری پسلیان ہین اور انکے سرے متصل غضروفیت پیدا کیے گئے تاکہ بروقت صدمہ کے ٹوٹنے سے محفوظ رہین اور اعضاے نرم سے نہ ملین اور حجاب سے بہی انکو اتصال نہو کہ یہ سخت ہین بلکہ ملین ہاون اکو ایسے جسم سے جو سختی اور نرمی مین متوسط ہے

فصل پندرہوین تشریح مین قص یعنی سر سینہ کی قص یعنی سر سینہ مرکب ہے سات ہڈیون سے اور کل کی ایک ہڈی نہین پیدا کی گئی اوسی منفعت سے جسکا اوپر بیان مکرر ہو چکا ہے اور یہ بہی منفعت ہے کہ نرم ہو مساعدت یعنی قوت دینے مین اوس چیز کے جو اسکے گرد ہے اعضاے تنفس سے بیچ انبساط کے اور اسیواسطے نرم پیدا کیے گئے غضاریف سے ملی ہوئی تاکہ جو حرکت پوشیدہ انکی ہے اوسمین معین رہین اگرچہ مفاصل اسکے موثق ہین اور سات ہڈیان بشمار اضلاع کے اسواسطے پیدا کی گئین کہ اوسے التصاق ایک ایک کا باقی رہے — اسفل قص کے متصل ہوتی ہے ایک استخوان غضروفی چوڑی جسکا کنارہ نیچے کا مائل باستدارت ہے اور اسکا نام خنجری رکہا گیا ہے اسلیے کہ شابہ بہ خنجر ہے اور یہ ہڈی فم معدہ کی حفاظت کرتی ہے اور درمیان سر سینہ اور اعضاے نرم کے واسطہ ہے کہ اتصال سخت کا نرم سے اچہی طرح انجام پاتا ہے جیسا کہ ہم کہہ چکے ہین

فصل سولہوین تشریح ترقوہ یعنی ہنسلی مین ہنسلی کی ہڈی دونو جانب پر سر سینہ کے رکہی ہوئی ہے بیچ مین نزدیک نحر کے خالی ہے جہان گڑہا سا معلوم ہوتا ہی اور محدد دکہائی دیتی ہوے ہے ایک فرجہ یعنی گہری جگہہ جسمین نفوذ کیے ہوئے ہین وہ رگین جو دماغ کو چڑہنے والی ہین اور وہ پٹہہ جو دماغ سے اترتا ہی بعد اوسکے جانب وحشی کی طرف مائل ہوتا ہے اور سر شانہ سے متصل ہوتا ہی اوسی پٹہہ سے شانہ کا ارتباط ہوتا ہے اور شانو اور پٹہے دونو سے ملکر عضد بنتا ہے ✤

فصل سترہوین کتف کی تشریح مین شانہ کی خلقت دو منفعتون کے واسطے ہے ایک تو یہ کہ عضد اور ہاتھ اوس سے متعلق ہون۔

تاکہ عضد سینہ کی متصل نہو پس دشوار ہوتی حرکت ہر ایک ہاتھ کی طرف دوسرے کی اور تنگی ہوتی بلکہ پیدا کیا گیا پسلیون سے جدا اور رجہات
حرکات مین اوسکے واسطے وسعت رکہی گئی کہ ہر طرف پہرے دوسری منفعت یہ کہ انکا بیان ہین اون اعضا کی جو سینہ مین محصور اور گہرے
ہوئے ہین اور قائم ہون مقام سے ناسن فقرات اور راضجہ فقرات کی جس مقام پر نہ فقرے ہین کہ مقاومت صدمات کی کرسکین اور نہ حواس
ہین کہ اون صدمات پر آگاہی دین اور شانہ جانب وحشی سے باریک ہوتا ہی اور غلیظ ہوتا جاتا ہے تا آنکہ کنارہ وحشی پر ایک نقرہ یعنی مغاک جو
غائر نہین ہوتا پیدا ہوتا ہے اوسمین مدور کنارا عضد کا داخل ہوتا ہی اور اوس نقرے کے واسطے دو زیادتیان ہین ایک تو فوق اور رخلف
کی طرف اوسکا نام اخرم ہے اور منقار الغراب بھی کہتے ہین یعنی کوّے کی چونچ اسی زیادتی سے ربط شانہ کا ترقوہ سے ہی اور یہی زیادتی انخلاع
یعنی باہر نکلجانی عضد کو اوپر کی جانب سے منع کرتی ہے دوسری زیادتی داخل اور اسفل مین ہے سر عضد کو باہر نکلجانے سے منع کرتی ہی پھر شانہ
چوڑا ہوتا جاتا ہی جہت انسی مین جسقدر قصد میلان کا کرے تاکہ شمول اوسکا محافظت اضلاع پر زیادہ ہو یعنی جسقدر یہ زیادتی پسلیوں سے قریب
ہوتی جاتی ہے منفعت حفاظت کی بخوبی ظاہر ہوتی جاتی ہے - پشت پر کتف کی ایک زیادتی بشکل مثلث ہی جسکا قاعدہ بجانب وحشی اور زاویہ
بطرف انسی واقع ہے تاکہ سطح اور ہموار ہو نہ پشت مین خلل نہو اسواسطے کہ قاعدہ اگر جانب انسی مین ہوتا جلد کو اوٹھا دیتا اور اذیت
پہونچاتا بروقت مصادمات کی اور یہ زیادتی بمنزلہ سنسنہ کی واسطے فقرات کی ہے اسکی خلقت بغرض محافظت ہوئی ہے اور اس کا نام
عیر الکتف ہی یعنی تیزی سر کتف - اور نہایت عریض ہونا کتف کا نزدیک اوس غضروف کی ہی جہان پر گول پر متصل ہو جاتا ہی اور متصل ہونا
انکا غضروف سے بنظر اوسی علت کی ہے جو سب غضاریف کی بیان مین ذکر کیجاتی ہے **فصل اٹھارہوین[18] تشریح عضد مین** بازو کی
ہڈی گول پیدا کی گئی تاکہ قبول آفات سے دور رہے اور اوسکے اوپر کا کنارا محدب ہی کہ نقرہ کتف مین داخل ہوتا ہی وہ کنارا ساتھ ایک جوڑ
نرم کے جو نہایت نامضبوط ہی اور اسی مفصل کی نرمی کی جہت سے اکثر بازو کو خلع عارض ہوتا ہی یعنی یہی جوڑ اکثر اوتر جاتا ہی اس نرمی کی
دو کام نکلتے ہین ایک حاجت ہی اور دوسرے امان - **حاجت** آسانی حرکت کی جمیع جہات مین - **امان** یہ ہے کہ اگرچہ بازو محتاج قدرت
عضد حرکات کا مختلف جہات مین ہے لیکن یہ حرکات چونکہ دائمی اور اکثری نہین ہین کہ خوف بازو کی رباطات ٹوٹنے کا یا اوسکے اوترجانیکا
ہو بلکہ بازو اکثر حالات مین ساکن رہتا ہی اور سارا ہاتھ متحرک رہتا ہی اسیواسطے اور سب مفاصل مین زیادہ مضبوطی کی گئی اور عضد کا خاص
مفصل اتنا مضبوط نہین بنایا گیا - مفصل عضد کو چار رابطہ شامل ہین **ایک** اونمین کا عریض غشائی ہے کہ مفصل کو گہیرے ہوئے ہے
جسطرح اور مفاصل مین یہی صورت رباط کی واقع ہے **دوسرا اور تیسرا** رابطہ یہ دونو اخرم سے اوترتی ہین ایک اونمین کا جسکا کنارا
عریض ہے کنارہ عضد کو شامل ہے اور دوسرا انمین کا بڑا اور سخت ہی ہمراہ چوتھے رباط کی انہین رابطہ سے اوترتا ہی اوس زیادتی سے جو
نزدیک ہی منقار کی یعنے اوس شئے کی جو بطور زیفہ ازار ان دونو کیواسطے بنائی گئی ہے اور شکل ان دونو کی چوڑی ہے خصوصاً بروقت مماس
ہونے عضد کے انکی اس وضع خاص کی جہت سے یہ بات ہوئی ہے کہ مستبطن عضد ہوتی ہین یعنے باطن عضد مین داخل ہین پس متصل ہوتے
ہین اوس عضل سے جو باطن عضد پر رباط بنا گیا ہی - بازو مین تقعیر یعنے گڑہا بجانب انسی ہی اور تحدیب یعنی کوز پشت بطرف وحشی تاکہ پوشیدہ
ہو جو عضل اوسپر بنا جاتا ہی اور جو عصب اور عروق اس بات کی تا زبانی مین داخل ہین اور وہ کبھی چھپ جائین تاکہ خوب درست ہو بغل مین لینا اوس چیز کا جسکو
انسان بغل مین لیا چاہی تاکہ درست ہو اوٹھا کر رکھنا ایک ہاتھ کا دوسرے ہاتھ پر - کنارا بازو کا نیچے والا اوسپر دو زیادتی مثلا جلبو مرکب ہوئی
ہین اون مین جو متصل باطن کی ہی طولانی اور دقیق ہی اور اوسکے واسطے کسی چیز سے مفصل نہین ہی بلکہ یہ زیادتی واسطے نگہبانی عصب اور عروق کی

معتبر کی گئی ہے اور دوسری زیادتی جو متصل ظاہر کے ہے اوس سے متصل مرفق تمام ہوتا ہے اسطرح پر کہ ایک نقرہ زند اعلی کا ہو اور ایک لقمہ اوسی نقرہ کا جسطرح پر ہم آگے بیان کرینگے ان دونون کے بیچ مین مرفوع ایک شے بطور نیفہ ازار کے ہے اور دونو کنارہ سر [illegible] نیفہ کے ہے اور اوپر سے ایک نقرہ اور نیچے اور پیچھے سے دوسرا نقرہ ہوتا ہے اور نقرہ انسی اوپر والا ان دونو مین سے برابر اوسکا چکنا ہے کوئی [illegible] اوسپر نہین ہے اور نقرہ وحشی ان دونون سے بڑا ہے اور جو چیز نقرہ انسیہ سے ملتی ہے چکنی نہین ہے اور یہ اوسکا گڑھا مستدیر ہے بلکہ مثل سیدھی دیوار کے ہے جو قبت اوسمین زائدہ ساعد بطرف جانب وحشی حرکت کرتا ہے اور اوس تک پہونچتا ہے ٹھہر جاتا ہے اور ہم عنقریب بیان اوس حاجت کا جو ان دونو کی طرف ہے کرینگے - اور بقراط نے ان دونو کا عقبتین نام رکھا ہے یعنے ہر ایک کو عقبہ کہتا ہے

فصل اونیسوین تشریح ساعد مین پہونچا کہ دو ہڈیون سے مرکب ہے جو طولاً آپسمین ملی ہوئی ہین ہر ایک کا نام زند ہے اوپر والی جو مثل انگوٹھے کے ہے اور باریک ہے اسکو زند اعلی کہتے ہین اور نیچے والی کہ متصل خنصر کے ہے وہ [illegible] سو اسطے کہ وہ اوپر والی کا بوجھ اوٹھائے ہوئے ہے اور زند اسفل اوسکا نام ہے - زند اعلی کی منفعت یہ ہے کہ اوسکے ذریعہ سے حرکت بازو کی التوا یعنی لپٹنا اور انبطاح یعنی گر پڑنے کی ہے اور منفعت زند اسفل کی یہ ہے کہ اوس سے حرکت بازو کی انقباض یعنی کھینچنا اور انبساط یعنی پھیلنے کی تمام ہوتی ہے اور وسط دونو زندونکا باریک ہوا اسلیے کہ جو عضل غلیظ ہر ایک کو گھیرے ہوئے ہے اوسکی گندگی نے انکو اپنی گندگی سے مستغنی کیا ہے اور یہ قلیل ہی نہونے بالی بلکہ سبک ہے - کنارے ان دونون کے اسواسطے گندہ ہوئے کہ حاجت اوگنے رباطات کی ان دونو نسے زیادہ ہے چونکہ بکثرت [illegible] دینی والی اور صدمہ پہونچانے والی سخت چیزین ان تک پہونچتی ہین جسوقت کہ مفاصل متحرک ہوتے ہین اسلیے انکا غلیظ ہونا ضرور رہتا اور یہ بھی ایک ضرورت ہے کہ یہ گوشت اور عضل سے خالی ہین - زند اعلی ترچھا ہے گویا کہ جہت انسیہ سے ترچھا ہونا شروع کرکے تھوڑا سا منحرف جانب وحشی مین لپٹ کر ہو جاتا ہے اس اعوجاج یعنی کجی کی منفعت یہ ہے کہ استعداد حرکت التوا کی بخوبی ہو جاتی ہے - اور زند اسفل سیدھا ہے اسلیے کہ وہ زیادہ تر صلاحیت انقباض اور انبساط کی رکھتا ہے

فصل بیسوین مرفق کی تشریح مین کہنی مرکب ہے مفصل زند اعلی اور مفصل زند اسفل سے مع عضد کے زند اعلی کے کنارے پر ایک نقرہ ہے منہدم یعنی درست کیا ہوا جسمین ایک لقمہ طرف وحشی عضد سے آکر مرتبط ہو جاتا ہے اور گھوم جاتا ہے اور اسی نقرہ سے حرکت انبطاح اور التوا پیدا ہوتی ہے - اور زند اسفل کہ اوسمین دو زیادتیان ہین جنکے بیچ مین ایک چیز بطور نیفہ کے مشابہ حرف شین کتابت یونانی اسطرح پر ہے ح | اور یہ نیفہ محدب السطح ہے جو سطح اسکی تقعیر مین ہے تاکہ درست بیٹھے وہ چیز جو نیفہ مین کنارے پر اوس عضد کے جو مقعر ہے مگر شکل اوسکی تقعیر کے مشابہ مدبہ یعنی پشت دائرہ کے ہے پس انہدام سے اس نیفہ کی جو چیز درمیان دونو زیادتی زند اسفل کی اس نیفہ مین ہے ملتی ہے مفصل مرفق سے جسوقت دونو [illegible] نیفہ کی ایک دوسرے پر حرکت کرکے پیچھے اور نیچے پھرین ہاتھ کھچتا ہے جسوقت آڑ کرے نیفہ دونو دیوارون نقرے جانبے واطی لقمہ کے روک لیگا اور منع کریگا ہاتھ کو زیادتی انبساط سے پس ٹھہر جائیگا پہونچا اور بازو سیدھا ہوکر اور جسوقت ایک سرا نیفہ کا دوسرے پر آگے اور اوپر کی جانب حرکت کرتا ہے ہاتھ کھچکر ایسا ہوتا ہے کہ ساعد اور عضد جانب انسی اور قدام مین مماس ہو جاتے ہین - دونو کنارے زندین کے نیچے سے یکجا مجتمع ہوتے ہین مثل شئے واحد کے اور بیچ مین ایک مفاکچہ وسیع پیدا ہوتا ہے جسکا اکثر مشترک زند اسفل مین ہے اور جسقدر بےغار ہونے سے باقی رہتا ہے وہ محدب اور چکنا ہوتا ہے تاکہ دور ہو جائے پہونچنے آفات سے - خلف نقرہ زند اسفل سے ایک زیادتی پیدا ہوتی ہے طول میز اور قریب ہے کہ منفعت اوسکی ہم بیان کرین

فصل اکیسوین رسغ کی تشریح مین رسغ باریکی پیوند [illegible] کو کہتے ہین اور یہ عضو مرکب

ہے بہت سی ہڈیون سے تاکہ آفت عام کل مین نہو اگر کسی ایک کو پہونچے اور ہڈیان رسغ کی آٹھ ہین اور ایک ہڈی زائد ہے اصلی سات ہڈیون کی جنمین سے ہین ایک صف متصل ہونیکے ہر ایک اوسکی تین ہڈیان ہین اسواسطے کہ وہ متصل ہو بیچ کے ساتھ پس ضرور ہے کہ باریک ہون اور ہڈیان دوسری صف کی چار ہین اسلیئے کہ وہ متصل پشت کف دست کی اور انگلیون کی ہے اسی جہت سے ضرور تھا کہ وہ صف زیادہ چوڑی ہو اور تینون ہڈیون مذکورہ مین داخل ہون ان ہڈیونکے وہ سرے جو متصل ہوتے ہین باریک اور بہت درست اور متصل ہین اور جو سرے کہ متصل دوسری صف کی ہین چوڑے ہین اور درستی اور اتصال مین کم ہین — آٹھوین ہڈی جو زائد ہے وہ دونو مفصلون رسغ کی داخل نہین ہے بلکہ پیدا کی گئی ہے تاکہ محافظت کرے اوس چوڑے عصب کی جو کف دست مین آیا ہے صف ثلاثی یعنی پہلی صف جسمین تین ہڈیان ہین حاصل ہوتی ہے رسغ کیواسطے بجہت اجتماع سرہائے استخوان رسغ کی بیچ داخل ہوتی ہے اوس نقرہ مین جسے ہمنے ذکر کیا بیان مین دونو کنارے زندین کے اس جہت سے حاصل ہوتا ہے مفصل انبساط اور انقباض کا — اور یہ آٹھوین ہڈی زائد زند اسفل مین داخل ہوتی ہے اوس نقرے مین جو ہڈیون مین رسغ کے بیچ ہے اسکے ذریعہ سے مفصل التوا و انبطاح پیدا ہوتا ہے

فصل بائیسوین مشط کف کی تشریح مین

مشط کف بھی بہت سی ہڈیون سے مرکب ہے تاکہ اگر کوئی آفت اس مقام مین پہونچے شامل تمام عضو کو نہو اور ممکن ہو تقعیر کف کیواسطے جسقدر درکار ہے وقت قبض کی اوپر اوٹھانے گول چیزون کے اور ضبط کرنے بہنے والی چیزونکے — یہ ہڈیان مفاصل موثق رکھتی ہین اور ایک دوسری سے بندہی ہوئی ہے تاکہ متفرق نہو جاوین پس ضعیف ہو جائے بوقت ضبط کی کف دست اوس چیز کی جسپر شامل ہو اور جس کو گھیرے اور بندکری یہانتک کہ اگر علیحدہ کف دست کی پہیل ڈالی جاوے یہ ہڈیان ایسی نظر آئین گی گویا کہ متصل ہین اور انکے فصول حس سے بعید ہین اور باوجود سکے بند شون نے ایک دوسری کو مضبوط کر رکہا ہے مگر ان ہڈیونمین تھوڑی سی اطاعت اوس انقباض کی ہے جو باطن کف کی تقعیر تک پہونچتا ہے — ہڈیان مشط کی چار ہین اسواسطے کہ یہ چارون انگلیون سے متصل ہین اور یہ قریب قریب ہین اوس جانب سے جو رسغ سے ملتی ہے تاکہ خوب اتصال ہو اونکا ہڈیون سے جیسے ایک ہی مین ملی ہوئی ہڈیان متصل ہوتی ہین اور کشادہ ہین یہ ہڈیان تھوڑی سی انگلیونکی طرف تاکہ اچھا ہو اتصال انکا اون ہڈیون سے جو کشادہ جدا جدا ہین اور باطن سے اونمین گڑہا پڑا ہوا ہے جسکی منفعت تو نے پہچان لی ہے مفصل رسغ کا مع مشط کی یون بنایا ہے اون نقرونمین جو کنارے ہڈیون رسغ کی ہین اور داخل ہوتا ہے اون نقرونمین لقمہ ہڈیون مشط سے جو پہنسی ہوئی ہین تفاریف سے

فصل تیئیسوین انگلیون کی تشریح اور اونکی منفعت کے بیان مین

انگلیان آلات مقرر کی گئی ہین واسطے گرفت مین چیز ونکے اور گوشت محض سے نہین پیدا کی گئین جسمین ہڈی نہو اگرچہ مختلف حرکات کا واقع ہونا اس صورت مین بہی ممکن تہا جیسے اکثر کیڑے اور مچھلیان جو بلا استخوان کی مخلوق ہین وہ حرکت کرتی ہین اور ان حرکات مختلفہ کا اونسے صدور بضعف و استرخا ہوتا ہے اور انگلیونمین ہڈیان اسواسطے بنائی گئین کہ اونکی حرکات اور افعال سست اور ضعیف نہون جیسے صاحبان رعشہ کی اور پہر انگلی ایک ہی ہڈی سے نہین بنائی گئی تاکہ افعال اونکے بدشواری نہون جسطرح سے انگلیان اون لوگون کی کہ بوجہ خلقت اصلی خواہ بوجہ پہر جانے کسی مرض کے اکڑ جاتی ہین اور قبض و بسط نکر سکین — اور تین ہڈیونپر اسواسطے اختصار کیا گیا کہ اگر تین سے زیادہ انگلیونمین جوڑ ہوتے تو زیادتی حرکات سے انکے وسطی پیدا ہوتی اور یہ بات ضرور اونمین سستی اور ضعف پیدا کرتی گرفت مین اوس چیز کے جسکی پکڑنے مین زیادہ مضبوطی درکار ہے — اسیطرح اگر تین سے کم مثلاً دو جوڑون سے انگلیون کی خلقت ہوتی تو مضبوطی بڑہجاتی اور جتنی حرکات مین کفایت مطالب کی ہے اونمین نہوتی اور اسیطرح ہر طرحکی حرکات کہ اونکی زیادہ ہے بہ نسبت مضبوطی زائد از حد اعتدال کے — ایسی ہڈیون جنکے قاعدے عریض

اور سرے تپلی اور نیچے کی ہڈیونسے چوڑائی بتدریج کم ہوتی ہے یہانتک کہ سرے اونگلیونکے نہایت تپلی ہوگئے ان اونگلیون کی پیدایش اسواسطے ہوئی تاکہ نسبت درمیان حامل اور محمول کے درست اور بہتر پیدا ہو اور استواری جو شکل مخروطی مین منحصر ہے کسی قدر اونگلیون کو حاصل ہو۔ ہڈیان اونگلیون کی گول پیدا کی گئین تاکہ آفات سے محفوظ رہین اور سخت بلا تجویف اور بے مغ کی بنائی گئین تاکہ حرکات یاندارا اور پکڑنے اور کھینچنے مین استوار رہین۔ باطن کیطرف انمین تقعیر اور ظاہر کیطرف تحدیب پیدا کی گئی تاکہ بخوبی گرفت کرین جو شے قابل گرفت ہو اور ملین اور دبائین اوس چیز کو جو قابل ملنے اور دبانے کے ہو۔ ایک اونگلی کی تقعیر یا تحدیب دوسرے کے پاس نہین بنائی گئی تاکہ اتصال انگلیون کا درست رہے اور جسوقت ضرورت ہو سب ملکر استخوان واحد ہوجائین۔ مگر کناریکی اونگلیان جیسے انگوٹھا اور خنصر اونکی تحدیب ایسی جہت بنائی گئی کہ اوس جہت مین کوئی انگلی ملاقات نہین کرتی تاکہ بروقت یکجا کرنیکے کل اونگلیون کی صورت شبیہ ہیئت استدارت ایسی کہ جو آفات سے محفوظ رکھتی ہے ہوجائے۔ باطن اونگلیونکا لحمی بنایا گیا تاکہ آرام دہ اونگلیون کو اونچے ملنے والی چیزون کے ملجائے بروقت گرفت کے جہت خارج مین انگلیون کے گوشت نہین رکھا گیا تاکہ ثقل انکا زیادہ نہو اور سب ملکر ایک سلاح یا ہتھیار گزند پہونچانیوالا نہین۔ پورونمین اونگلیونکے پوست زیادہ دیا گیا تاکہ درست ہوجائین بخوبی بروقت ملنے کے مثل ملنے والی شے کے۔ بیچ کی اونگلی کے مفاصل سب سے زیادہ طولانی ہین اوسکے بعد بنصر کے اوسکے بعد سبابہ کے اوسکے پیچھے خنصر کے بہ ترتیب چھوٹے بڑے بنائے گئے تاکہ سری اونگلیون کی بروقت گرفت کے برابر ہوجائین اور بیچ مین کوئی فصل اور انفراج باقی نرہے اور باانہمہ چارون اونگلیان اور ہتھیلی ملکر ایسی تقعیر پیدا کرین تاکہ گول چیز کی گرفت مین کام آتے۔ انگوٹھا عدل یعنی شبیہ ہے سب اونگلیونکے واسطے اگر اسکا مقام جہان اب ہے وہان نہوتا تو اسکی خلقت سے جو منفعت ہے وہ باطل ہوتی اس لیے کہ اگر اندر ہتھیلی کے رکھا جاتا تو اکثر کام جو ہم ہتھیلی سے لیتے ہین نہوسکتے اور اگر بطرف خنصر کے بنایا جاتا تو دونو ہاتھ جیسے ایک دوسرے کے سامنے اب ہین نرہتے دونو ہاتھونکا برابر سامنے ہونا کبھی کسی چیز کے اوٹھانے مین بوجہ یکجا کرنے دونو ہاتھون کے بہت بکار آمد ہوتا ہے۔ اس سے زیادہ بعید صورت انگوٹھے کی یہ تھی کہ انگوٹھا پشت دست پر رکھا جاتا۔ ابہام کا ربط مشط کے ساتھ نہین کیا گیا تاکہ بُعد درمیان انگوٹھے اور سب انگلیون کے کم نہوجائے۔ جسوقت چارون اونگلیان کسی طرف ایک شے کے لینے پر متوجہ ہون اور انگوٹھا اونکی مقاومت دوسری جانب سے کرے تو لینا کف کا بڑی چیز کو ممکن ہوتا ہے اور انگوٹھا دوسرے مثل ڈاب کے ہے اوس چیز پر جسکی گرفت کرے اور چھپائے بنصر اور خنصر مثل پردے کے نیچے ہوجاتی ہین۔ سلامیات یعنی ہڈیان اونگلیون کی سب مین وصل اور پیوند کیا گیا ہے بذریعہ حروف یعنی تیز نوکونکے اور نقرے یعنی گڑھے ہونکے جو ایک دوسرے مین متداخل ہے اونکے بیچ مین ایک رطوبت چسپندہ ہے اسواسطے کہ ان جوڑون مین تری ہمیشہ رہے اور حرکت ہاتھ کی اس تری کو خشک نکردے۔ اونگلیونکے مفاصل اربطہ توبہ پر شامل ہین اور غضروفی جھلیون سے ملتی ہین اور مفاصل کے گڑھے انسے پُر کیے جاتے ہین واسطے زیادتی مضبوطی کے چھوٹی ہڈیون جنکا سمسمانیات نام ہے

فصل چوبیسوین ناخن کی تشریح اور اونکی منفعت کا بیان

ناخن کی پیدایش چار منفعتون کے واسطے ہوئی ہے پہلی منفعت تکیہ ہو اونگلی کیا پورکا تاکہ سست نہوجائے جسوقت زیادہ زور کرے کسی چیز کی گرفت مین دوسری منفعت قادر ہوجائین اونگلیان چھوٹی چیزونکے چننے پر تیسری منفعت قادر ہوجائین اونگلیان بذریعہ ناخن کے چھیلنے اور صاف کرنے مین کسی چیز کے چوتھی منفعت بعض وقت ناخن بمنزلہ ہتھیار کے ہوجاتے ہین۔ پہلی تین منفعتین نوع انسانی کیواسطے مناسب ہین اور چوتھی اور حیوانات کیواسطے ہے ناخن ڈلنا سے گول پیدا کیے گئے جیسا معلوم ہوچکا اور ہڈیان ناخن کی نرم بنائی گئین تاکہ اطمینان پائے نیچے ناخن کے سر انگشت صدمے سے اوس چیز کے جو اوسکو

ٹھونکنا ہو جیسا بہت سے نمائی اوسکے بعد نے ہو ۔ ناخن کی پیدائش ہمیشہ مقرر کی گئی اس لیے کہ وہ ایسے مقام مین ہے جہان شگافتہ ہونا اور ریزہ ریزہ ہونا ہمیشہ ہوتا ہے **فصل پچیسوین[25] عانہ یعنی پیڑو کی ہڈیون کی تشریح مین** نزدیک سرین کی دو ہڈیان داہنی بائین ہین کوچ مین ایک مفصل موثوق سے ملتی ہین اور وہ دونو مثل بنا کر ہین کل اوپر کی ہڈیون کیواسطے اور حامل اور ناقل نیچے کی ہڈیونکے واسطے ہر ایک ہڈی ان دونون مین سے چار حصون پر تقسیم کی گئی ہین جو حصہ جانب وحشی یعنی بیرون کو متصل ہے اوسکو حرقفہ اور عظم خاصرہ کہتے ہین اور جو حصہ متصل آگے کی ہے وہ استخوان عانہ ہے اور جو حصہ متصل خلف کی ہے وہ عظم الورک ہے اور جو حصہ متصل اسفل انسی کی ہے اوسکا نام حق الفخذ یعنی کٹوری ران ہے اسلیے کہ وہ گڑہا کہ جسمین ران کا گول سرا داخل ہوتا ہے اسی چوتھے حصہ مین ہے ۔ اس ہڈی پر شریف شریف اعضا رکھے گئے ہین جیسے مثانہ اور رحم اور اوعیہ منی مردونکی اور مقعد اور سرم یعنی دہان رودہ کہ جو مخرج ثفل ہے **فصل چھبیسوین[26] کلام مجمل پاؤن کی منفعت مین** خلاصہ کلام پاؤن کی منفعت مین یہ ہے کہ پاؤن سے دو فائدے ہین ایک تو ٹھہرنا اور قائم ہونا یہ قدم سے متعلق ہے دوسرے جگہہ بدلنا برابر جگہہ ہو خواہ اونچی نیچی ہو یہ ران اور ساق سے متعلق ہے ۔ قدم مین جب کوئی آفت پہونچتی ہے ثبات اور قوام دشوار ہوتا ہے چلنا دشوار نہین ہوتا مگر وہ چلنا جسمین کسی ایک پاؤن کا ٹھہرانا دیر تک درکار ہو وہ مشکل ہوتا ہے اور اگر عضل ران یا ساق مین کوئی آفت پہونچے ٹھہرنا آسان ہوتا ہے اور چلنا دشوار **فصل ستائیسوین[27] ران کی ہڈیون کی تشریح مین** پہلی ہڈی پاؤنکی ران کی ہڈی ہے جس سے بڑی تمام بدن مین کوئی ہڈی نہین ہے اسلیے کہ وہ بارکش ہے کل اوپر کی چیزونکی اور اوٹھا لیجانیوالی ہے نیچے کی چیزون کی اوسکے اوپر کا کنارا محدب ہوتا ہے تاکہ بیٹھہ جائے حق الورک مین اور یہ ہڈی محدب ہے وحشی کیطرف اور پیالہ دار یا مقعر ہے جانب انسی اور خلف مین اسلیے کہ اگر وہ سیدھی اور متوازی حق الورک کی رکھی جاتی ایک قسم کا فحج عارض ہوتا یعنی تو جیسے پاؤن چلنا اسطرح پر کہ دونو ایڑیونکا بعد بہ نسبت اونگلیونکے زیادہ رہتا جسطرح افحج چلتا ہے کہ جسکی خلقت مین یہ بات ہو اور اچھی طرح نگہداشت بڑی عضل اور عصب اور عروق کی اس شکل مین نہو سکتی اور مجموع اجزا بادیکی شکل مستقیم برنہ بنتی اور بیٹھنے مین خوبصورتی نہوتی ۔ پھر اگر دوبارہ جہت انسی مین یہ ہڈی نہ آتی ایک دوسری قسم کی کجی پیدا ہوتی اور قوام کے لیے اسکی طرف اور اس سے واسطہ میل نہ پیدا ہوتا پس قوام معتدل نہوتا نیچے کے کنارے پر اس ہڈی کی دو زیادتیان ہین واسطے مفصل رکبہ کے ۔ اب ہم پہلے ساق کا بیان کرکے پھر مفصل کا بیان کرینگے **فصل اٹھائیسوین[28] ساق کی ہڈی کی تشریح مین** پنڈلی مثل ساعد کے دو ہڈیون سے مرکب ہے ایک ہڈی بڑی اور طولانی اور یہ انسی ہے اسکو قصبہ کبریٰ یعنی بڑی نلی کہتے ہین دوسرے چھوٹی اور تنگ ہے کہ ران سے نہین ملتی بلکہ وہان تک پہونچنے مین کمی کرتی ہے مگر نیچے سے یہ ہڈی اور بڑی ہڈی دونو ایک ہی جگہہ پر تمام ہوئین اسکو قصبہ صغریٰ یعنی چھوٹی نلی کہتے ہین ۔ ساق بھی جانب وحشی محدب ہے پھر نیچے کی کنارے مین دوسری تحدیب ہے بجانب انسی تاکہ قوام اچھی طرح ہو اور معتدل رہے ۔ قصبہ کبریٰ درحقیقت وہی ساق ہے ران سے چھوٹی بنائی گئی اسلیے کہ جب جمع ہوئے اوسکے واسطے دونو سبب زیادتی کبر کے کہ وہ ثبات اور اوٹھانا اوپر کی چیزونکا اور سبب زیادتی صغر کے اور وہ سبک ہونا حرکت مین ہے اور دوسرا سبب یعنی خفت اونکی غرض مقصود مین بیچ ساق کے پس یہ چھوٹی پیدا کی گئی اور پہلا سبب اولی ہے غرض مقصود مین بیچ ران کے اور وہ بڑی پیدا کی گئی اور ساق کو ایک قدر معتدل ایسی عطا کی گئی کہ اگر زیادہ عظیم ہوتی تو حرکت مین دشواری پیدا ہوتی جیسے صاحب داء الفیل اور دوالی کو دشواری ہوتی ہے حرکت مین اور اگر کم عظیم ہوتی تو ضعف عارض ہوتا اور عاجز ہوتا اوٹھانی مین اوپر کی چیزونکے جیسے پتلی پنڈلی والا اور ان سب مضبوطیون کی ساتھ اسکے واسطے تکیہ بنایا گیا اور تقویت دی گئی چھوٹے قصبہ سے

اور اس قصبہ صغرے کیواسطے اور بہی منفعتین ہین کہ عصب کو اور جو رگین بیچ مین اون دونون کے ہین ڈہانپتا ہے اور قصبہ کبری کے
مفصل قدم مین مشارکت کرتا ہے تاکہ مضبوط اور قوی ہوجائے وہ مفصل جس سے انبساط قدم اور اوسکا دوہرا ہونا پیدا ہوتا ہے **فصل**
انتیسوین زانو کی مفصل کی تشریح مین زانو کا جوڑ پیدا ہوتا ہے دونون سے اون دو زیادتیونکے جو کنارے پر ران کے
اون دو نقرونمین پیدا ہوتی ہین جو کنارے پر استخوان ساق کے واقع ہین اور اون دونون کی مضبوطی ایک رباط پیچیدہ اور ایک رباط جو اندر
جا ہوا ہے اور دو رباط قوی دونون جانب سے جنکا مقدم درست چپیہ گیا ہے بذریعہ رضفہ کے جو عین رکبہ ہے اور رضفہ گول ہڈی ہے بشکل سنگریزہ
کے اوسکی منفعت یہ ہے کہ جس چیز کا خوف بوقت زانو پر بیٹہنے کے یا بروقت لٹک کر بیٹہنے کے ٹوٹ جانے اور اوتر جانے سے ہوتا ہے اوسکے بچاؤ
کی مقاومت کرتا ہے اور ستون دیا گیا مفصل ممنوکہ نقل بدن اپنی حرکت سے کرتا ہے اور اوسکا مقام آگے کی جانب مقرر کیا گیا اس لیے کہ
اکثر دشواری پیچیدگی کی اسی طرف عارض ہوتی ہے اور پشت کیطرف پیچیدگی سخت نہین ہوتی اور بیرونی طرف تہوڑی سی پیچیدگی ہوتی ہے
لیکن ساری پیچیدگی آگے کی طرف سے اور اسجگہہ درشتی بروقت برخاست کے اور زانو پر بیٹہنے وغیرہ کے ہوتی ہے اور خدا کو بہتر معلوم ہے **فصل**
تیسوین قدم کی تشریح مین قدم کی خلقت اسواسطے ہے کہ وہ آلہ ہے ثبات اور ٹہہرنیکا اور اوسکی شکل آگے کی جانب لانبی بنائی گئی تاکہ کہڑے
ہونے مین اعتماد پر اعانت دے اور اوسکے واسطے اخمص یعنی تقعیر کف پاکی پیدا کی گئی کہ متصل ہے جانب انسی کے تاکہ میل قدم کا بروقت کہڑے ہونیکے
خصوصا وقت مشی کی خلاف جہت مین پاؤن آگے بڑہے ہوئے کے ہو کہ مقاومت اوس اعتماد کی ہو جو بسبب پاؤن کی استقلال مین بروقت آگے
بڑہانیکے واسطے نقل مکان کے حاصل ہو اور قوام مین اعتدال بہی ہوجائے یہ بہی ایک منفعت ہے کہ دور کی چیزون کے پاس جانا ہو سکے اور کچہ گزند
نہ پہونچے اور شامل ہونا قدم کا اون چیزون پر جو مشابہ درج یعنی زینہ کے ہین اور اون تیزیون پر جو صعود کے مقامات پر بنائی گئی ہین
اسی طرح سے ہو — قدم بہت سی ہڈیون سے ملکر پیدا کیا گیا اور اوسکے بہت سے فائدے ہین اونمین سے ایک یہ ہے کہ قدم سہبان
خوب ہوتا ہے اور زمین جسقدر قدم کے نیچے آتی ہے خوب دب جاتی ہے اگر اوسکے چہپانیکی ضرورت ہو اسلیے کہ قدم کبہی اپنے ماتحت
کی چیز کو ایسا چہپاتا ہے جسطرح سے ہاتہ کی مٹہی مین کوئی چیز بند کر لی جاتی ہے اور جب ایسی چیز پاؤن کے نیچے آئی جسکے اجزا مین حرکت کی آمادگی
ہو اوسکے تہامنے اور روکنے مین یہ صورت جو قدم کی ہے بہت بکار آمد ہوتی ہے اور خوب کام دیتی ہے بہ نسبت اسکے کہ ایک ہی ٹکڑے سے
اسکی ساخت ہوتی — اور ایک منفعت یہ ہے جو بار بار بیان کی گئی کہ بہت سی ہڈیون مین سے اگر ایک ٹوٹ جائے تو سب بیکار نہین ہوتین
چہبیس ہڈیون سے قدم مرکب ہے کعب ہے کہ جس سے جوڑ کی تکمیل ساق کے ساتہ ہوتی ہے اور عقب ہے کہ ثبات مین اوسپر اعتماد
ہوتا ہے اور زورقی ہے کہ وہ اخمص سے متعلق ہے اور چار ہڈیان رسغ کی اونسے مشط مین اتصال ہوتا ہے اور ایک ہڈی نردی
بشکل مسدس کہ بجانب وحشی موضوع ہے اسکی جہت سے اس جانب ثبات قدم کا زمین پر اچہی طرح ہوتا ہے اور پانچ ہڈیان مشط کی ہین
کعب انسان کی قدم مین بہ نسبت دیگر حیوانات کے زیادہ تکعیب یعنی پیچیدگی رکہتا ہے گویا کہ یہ ہڈی اگلی سب ہڈیون مین اشرف ہے کہ
اسکی منفعت حرکت مین کسب سے زیادہ ہے جسطرح سے عقب رجل کی ہڈیونمین اشرف ہے ثبات کی منفعت مین — کعب رکہا ہوا ہے
بیچ مین دو کنارون کے جو آنیوالے ہین دونو قصبون ساق اور وہ دونو شامل ہین کعب پر جمیع اطراف سے یعنی اوپر سے اور نیچے اور دونو جانب
وحشی اور انسی سے کعب کی دونو کنارے عقب کی دونو نقرونمین داخل ہوتے ہین اسطرح جیسے کہ جسطرح گڑہے مین کوئی چیز داخل ہو — کعب ساق بہی
اور عقب مین واسطہ ہے کہ اوسکے ذریعہ سے انکا دونونمین اتصال بخوبی ہوجاتا ہے اور جو مفصل ان دونونکے درمیان ہین اسے اوسکا مضبو

بھی حاصل ہوتی ہے اور اضطراب اور لغزش سے امن ہوجاتی ہے ۔ حقیقت مین کعب بیچ مین رکھا ہوا ہے اگرچہ بسبب اخمص کے ایسا معلوم
ہوتا ہے کہ وہ بجانب وحشی منحرف ہے ۔ کعب کے ساتھ استخوان زورقی آگے کی جانب سے ربط مفصلی پاتی ہے اور یہ زورقی عقب سے آگے اور پیچھے کی
طرف سے تینون ہڈیون رسغ کے ذریعہ سے متصل ہے اور وحشی کی جانب مین بذریعہ استخوان نردی کے عقب سے متصل ہے نردی ایسی ہڈی
ہے کہ چاہین اوسے ایک استخوان مفرد قرار دین اور چاہین اوسے چوتھی ہڈی رسغ کی شمار کرین ۔ عقب کعب کے نیچے موضوع ہے اور سخت ہے
اور خلف کیجانب اوسمین استدارت ہے تاکہ صدمے اور آفات کی مقاومت کرے نیچے سے چکنی ہے تاکہ چلنے مین برابر قدم اچھی طرح رہے اور
جہان پر قدم ٹھہرایا جائے وقت کھڑے رہنے کے اچھی طرح منطبق ہوا ور بمقدار اوسکی بڑی پیدا کی گئی تاکہ برتنے اوٹھانے مین مستقل رہے اور
بشکل مثلث مائل بطول پیدا کی گئی پھر رفتہ رفتہ پتلی ہوتی ہوتے تمام ہوجاتی ہے اور نزدیک اخمص کے بجانب وحشی سمٹ کر مضمحل ہوجاتی ہے
تاکہ تقعیر اخمص کی درجہ بدرجہ پیچھے سے اوسکے درمیان تک گھٹتی بڑھتی جائے ۔ رسغ کی چارون ہڈیان ہاتھ کے رسغ کی بہ نسبت مخالف ہین اسطرح
پر کہ ہاتھ کے رسغ بمنزلہ صف واحد کے ہین اور قدم کے رسغ مین دو صف مین ہین اور یہ بھی اختلاف ہے کہ قدم کی رسغ کی ہڈیان چار ہین اور ہاتھ
کے رسغ کی سات ہین اس کمی و بیشی مین یہ منفعت ہے کہ ہاتھ مین حاجت حرکت کی اور شامل ہونیکی بہ نسبت قدم کے زیادہ ہے اس لیے کہ اکثر منفعت
قدم میں یہ ہے کہ ثبات اچھی طرح ہو اور کثرت اجزا اور مفاصل استمساک مین بھی مضر ہوتی ہے اور جس چیز پر قدم جمتا ہے بجہت حصول استرخا اور
انفراج بیش از حد کے اوسمین بھی ضرر پیدا ہوتا ہے جیسے اگر بالکل بے جوڑ ایک ہی ہڈی رسغ کی ہوتی ہے تو بسبب اعتدال اور ملائم قوت ہونیکی وجہ سے
دوسرا ضرر پیدا ہوتا ۔ یہ بات معلوم ہوچکی ہے کہ لپٹ کر شامل ہونا اوس عضو سے اچھی طرح بنتا ہے جسکی اجزا بہت اور چھوٹے چھوٹے ہون
اور استقلال اور ثبات اوس عضو سے خوب ہوتا ہے جسکے اجزا کم اور مقدار مین بڑے ہون ۔ مشط قدم پانچ ہڈیون سے بنایا گیا ہے ایک ہڈی
سے ایک انگلی متصل ہوتی ہے بس قدم مین پانچ انگلیان ہون اور ایک ہی صف مین بنی ہوئی یعنی کوئی انگلی تلے اوپر خواہ صف سے الگ نہو
اس لیے کہ حاجت مضبوطی کی پاؤن کی انگلیون مین زیادہ ہے جسطرح قبض اور استمال کی حاجت ہاتھ کی انگلیون مین زیادہ ہے ۔ سوائے
انگوٹھے کے پاؤن کی ہر ایک انگلی تین سلامیات سے مرکب ہے اور انگوٹھا دو سلامیات سے ۔ اب ہمنے کل ہڈیون کا حال اور اونکی تشریح بقدر کفایت
بیان کردی یہ سب ہڈیان اگر شمار کی جائین تو دو سو اڑتالیس ہونگی ان مین سمسمانیات اور عظم لامی جو شبیہ یونانیون کے لام سے ہے
داخل نہین ہے ۔ یہان تک ہڈیون کی تشریح تمام ہوئی **جملہ دوسرا تشریح عضل مین** اور اسمین اونیس ۱۹ فصلین ہین **فصل پہلی**
جملہ دوسرا تعلیم پانچوین بیان عام عصب اور عضل اور وتر اور رباط کا ۔ چونکہ تمام ہونا حرکت ارادیہ کا اعضا سے بدون ایک قوت نفسانیہ
کے جو دماغ سے بذریعہ عصب کے پیدا ہوتی ہے نہین ہوسکتا ہے اور عصب کا یہ حال ہے کہ اوسکا متصل ہونا ہڈیون سے جو درحقیقت اصول اعضا
متحرکہ حرکت مین بقصد اول ہین بخوبی درست نہین ہوسکتا اس لیے کہ ہڈیان سخت ہین اور عصب نرم اور لطیف ہے بناءً علیہ لطف حق تعالی نے
شامل حال ہوکر ہڈیون سے ایک ایسی چیز پیدا کی جو مشابہ عصب کے ہے اور اوسکا عصب اور رباط نام رکھا جاتا ہے پٹھہ کے ساتھ اوسکو جمع کیا
اور عصب کے ریزہ ریزہ کیا اور ملادیا کہ پٹھہ اور رباط بمنزلہ شے واحد کے معلوم ہوتے ہین ۔ اور پٹھہ چونکہ وہ جرم جو عصب اور رباط مین پیوند کھاتا
ہے ہر حال مین باریک ہوتا ہے اس سبب کہ پٹھے کی زیادتی حجم بحالت وصول طرف اعضا کے مقام پیوندگی مین مقدار معتد بہ کو نہین پہونچتی اور نہ
اوسکی غلاظت بمقدار کافی ہوتی ہے اور حجم پٹھہ کا نزدیک منبت ایسا ہوتا ہے کہ جرم دماغ اور نخاع اور حجم ایک سا ہو ۔ مخارج عصب اوس جرم
کی متحمل ہون بس اگر تحریک اعضا کی عصب کے متعلق ہوتی اور پٹھہ اپنے حجم لائق پر بھی باقی رہتا خصوصاً اوس جسم پر جو بروقت تقسیم اور شاخ دار

ہوتی عصب کی اعضا مین انکا حجم پیدا ہوتا ہی کہ یہ پٹھہ بمنزلہ ایک سہ کے ہو اسلیے ستخوان باریک کی ہو جاتا ہی اور حتبا اپنی اصل اور صدر سے دور تر جاتا ہی اسمین وقت اور باریکی پیدا ہوتی جاتی ہے بالجملہ اگر یا اینہمہ باریکی و نزاکت تحریک اعضا بلا اس کے تعلق ہوتی اسمین فساد ظاہر پیدا ہوتا اسی حکمت سی خالق تعالی نے ایسی تدبیر کی کہ پٹھے کے جرم کو غلاظت اور گندگی عطا فرمائی اسطرح پر کہ جو جرم اس سے پیوند کی جاتی ہے اوسکو رباط کی ساتھ بٹ دیا بطور ریسمان کی اور دونون کے بٹنے مین جو جگہہ خالی تھی اوسپر گوشت اوگا دیا اور جھلی سے اوسکو ڈھانپ دیا اور اوسکے بیچ مین مثل عمود کی اسطرح پر جگہہ دی کہ وہ مثل محور کے ہو عصب ہو قرار دیا جاتا ہی اور ان سب چیزون سی ملکر ایک عضو پیدا ہوتا ہی جسکی ترکیب عصب اور عقب اور ان دونکی لیف اور وہ گوشت جو بھرنیوالا خالی جگہونکا اور جھلی جو اوسکو ڈھانپے ہوئے ہے اتنی اجزا سے ہوتی ہے اسیکا نام ہم عضل رکھتے ہین اور یہی وہ عضو ہے کہ جب سمٹتا ہی اسوقت جو وتر کہ مرکب رباط اور عصب نافذ عضلہ سے ہے بجانب عضو کی کھچتا ہی پھر تشنج پیدا ہوکر عضو کھچ جاتا ہے اور جب عضل مین انبساط پیدا ہوتا ہی وتر مسترخی ہوکر ڈھیلا ہوجاتا ہے اور عضو منبسط دور ہو جاتا ہی **فصل دوسری تشریح مین عضل وجہ کے** ظاہر ہے کہ عضل وجہ کی تعداد مین برابر اعضای متحرک کی جو وجہ مین ہین ورکار ہین اور اعضای متحرک وجہ مین اتنے ہین۔ پیشانی اور دونو گوشہ چشم اور اوپر کی دو پلکین اور دونو رخسارے بشرکت دونو ہونٹھونکی اور دونو ہونٹھ اور اون دونون کی حدین اور دونون کنارے نتھنون کی اور نیچے کا جبڑا **فصل تیسری تشریح مین عضل پیشانی کے** پیشانی حرکت کرتی ہے بذریعہ ایک عضلہ باریک کی جو چوڑا اور جھلی دار ہے اور نیچے پیشانی کی جلد کے پھیلا ہوا ہے اور خوب جلد سے ملا ہوا ہی گویا توام جلد مین داخل ہے اور اوسکا جزو ہے اسی جہت سی جلد کا چلنا بسبب عضلہ کے نہین ہوتا اور یہ عضلہ متحرک اوس عضلہ سے بدون وتر کی ملتا ہی اسلیے کہ متحرک اس مقام پر فقط ایک چوڑی جلد ہے جو سبک ہی ایسی چیز کا ہلانا وتر سے اچھا نہین ہے اسی عضلہ کی حرکت سے دونوا بر وبلند ہوتے ہین اور آنکھہ کو بھی بند ہونیمین اسی عضلہ سے مدد پہونچتی ہے کہ یہ ڈھیلا ہوکر پھر پڑتا ہی **فصل چوتھی تشریح مین عضل مقلہ کی** گوشہ چشم کو حرکت دینیوالے چھہ عضل ہین چار ان مین سے نیچے اور اوپر اور دونو ماقین یعنے کونون مین ہر ایک انمین کا جہت خاص مین حرکت کرتا ہی اور دو عضل بوضع توریب یعنی ترچھے واقع ہین جن سے حرکت دوری پیدا ہوتی ہے اور مقلہ کی پیچھے ایک عضلہ اور ہے جو عصبہ مجوفہ کیواسطے جسکا ذکر ہم آگی کرینگے دعامہ اور ستون بنتا ہی اس لیے کہ وہ عضلہ اوسی عصب سے اور جو چیز اوس عصبہ مین سے متعلق ہوتا ہے اور اوسی پھیلاتا ہی اور اوسکے ایسی استرخا کو جسکی وجہ سے وہ عصبہ باہر نکل آتے منع کرتا ہی اور بروقت تیز دیکھنے کی اوس عصبہ کو ضبط کرتا ہی یہ عضلہ ایسا ہے کہ اسکی رباطی جھلیون کیواسطے گوشہ دار ہوتا ایسا پیدا ہوا ہے کہ اسکی صورت مین شک پیدا ہوا بعض علمائی تشریح اسکو عضلہ واحدہ جانتے ہین اور بعض اوسکو دو قرار دیتے ہین اور بعض تین کے بھی قائل ہین بہرحال سر اسکا ایک ہی ہے **فصل پانچوین تشریح مین عضل جفن کے** نیچے کی پلک چونکہ محتاج حرکت کی نہین ہے اسلیے کہ غرض پوری اوپر تمام ہو جاتی ہے اوپر کی پلک کی حرکت سی اسواسطے کہ آنکھہ کا بند کرنا اور تیز دیکھنا دونون اسیکی حرکت سی تکمیل پاتے ہین اور قوت بہہ خداوند تبارک وتعالی کی آلات کی کمی پر جسقدر ممکن ہو مصروف ہے جب تک کہ کمی آلات سی کوئی خلل نہ واقع ہو اسلیے کہ بہت آلات ہونے مین جو نقصان ہین وہ بخوبی معلوم ہین۔ اگرچہ یہ بھی ممکن تھا کہ اوپر کی پلک ساکن رہتی اور نیچے کی متحرک ہوتی مگر عنایت صانع حیوان کی مصروف اسی بات پر ہوئی کہ جو افعال جن مبادی سے لیے جائین اون افعال کو اپنے مبادی سے قربت حاصل ہو اور توجہ اسباب کی طرف غایات کی نہایت معتدل طریقہ پر اور نہایت اسنوار اور مضبوط راہ پر ہو اور چونکہ اوپر کی پلک منبت اعصاب سے قریب تر ہے اور عصب

جب اوپر کی پلک کیطرف نیچے ملیگی تو محتاج کہ پھیلنے کی ہوگی اور اوپر اٹھانے کا نہوگا - پھر چونکہ اوپر کی پلک محتاج دو حرکتون کی تھی یعنی کھلنے مین آنکھ کے محتاج ارتفاع اور بلند ہونیکی اور بند ہونے مین محتاج انحدار اور پست ہونیکی اور بند ہونا محتاج ایک ایسے عضلہ کا ہے جو نیچے کیطرف جذب کرے اس ضرورت سے چارہ کار نہین تھا کہ عصب پلک مین اسفل کیطرف ترچھا ہوکر آئے اور پھر بلند ہو جائے - اور اسوقت بھی دو حال سے خالی نہین یا تو ایک ٹھیٹھ کنارے پلک کے متصل ہو یا بیچ مین پلک کے پہونچے اگر بیچ مین پلک کے پہونچتا تو جو حد تہ جبڑے مین والا ہے طرف وسط کے اوسی جانب کھینچتا اور اگر کنارے پر پہونچتا تو فقط ایک ہی طرف سے متصل ہوتا اوسی طرح پلک بند نہو سکتی بلکہ توریب پیدا ہوتی جسطرف ٹھیٹھ ملاقی وتر ہوتا اودہر تغمیض زیادہ ہوتی اور دوسری جانب کم ہوتی پس اچھی طرح چپیدگی پلک کی برابر نہوتی بلکہ چپیدگی پلک کی مثل مصاب لقوہ کے ہوتی اسیواسطے دو عضلہ پیدا کیے گئے جو دونو کونونکی طرف سے اگر پلک کو نیچے کیطرف برابر جذب کرتے مین - کھلنا پلک کا چونکہ ایک ہی عضلہ سے ہو سکتا تھا جو وسط پلک سے اگر اوسکے وتر کا کنارہ پلک کی باڑہ پر پھیل جائے اور جب اسمین تشنج پیدا ہو تب پلک کھل جائے اسیواسطے ایک ہی عضلہ پیدا کیا گیا کہ بخط مستقیم درمیان دونو بھویونکے اوترتا ہے اور جو ابھر کر اوس جرم سے متصل ہوتا ہے جو شبیہ غضروف کے نیچے منبت مژہ کی بچھا ہے

فصل چھٹی تشریح مین عضل رخسارہ کی

رخسارہ کے واسطے دو حرکتین ہین ایک حرکت اوسکا نیچے کے جبڑے کی تابع ہے دوسری بشرکت ہونٹہ کے ہوتی ہے جو حرکت رخسارہ کی جبڑے کی تابع ہے اوسکا سبب عضل اوسی جبڑے کی ہین او جو حرکت بشرکت ہونٹہ کے ہے اوسکا سبب یہ ہے کہ ایک عضلہ رخسارے اور ہونٹہ مین مشترک ہے اور یہ عضلہ مشترک ہر ایک رخسارے مین چوڑا ہوکر پھیلا ہے اور اسکا نام وجنہ ہے - یہ دونو عضل چار چار جز سے مرکب ہین اسلیے کہ لیف ان مین چار مقامونسے آتی ہے ایک لیف کا جائے نشو ترقوہ یعنی ہنسلی ہے اور اوسکی نہایات دونو ہونٹہونکے کنارے سے اسفل تک متصل ہوتی ہین اور ہونٹہ کو نیچے کیطرف سے بصورت توریب جذب کرتی ہین - دوسرے لیف کا مقام نشو نما سینہ اور ہنسلی دونو جانبون سے ہے کہ انکے لیف بشکل مورب چلتی ہے اور داہنے طرف جو پیدا ہوئی ہے اوس لیف کو جو بائین طرف سے نکلی ہے تقاطع کرکے درآتی ہے پس لیف داہنے طرف والی ہونٹہ کے نیچے کے بائین کنارے سے ملتی ہے اور بائین طرف والی اسکے برعکس ہے یعنی ہونٹہ کی نیچے کے داہنے کنارے سے ملتی ہے جسوقت اس لیف مین تشنج پیدا ہوتا ہے مونہہ تنگ ہوکر آگے کیطرف نکل آتا ہے جیسے ڈورا تھیلی کے سوراخ مین کھینچنے سے اوسکا مونہہ بند ہوکر کھچ جاتا ہے - تیسرے لیف کی پیدائش کا مقام وہ کنارا شانہ کا ہے جو اخرم کتف کہتے ہین اور یہ لیف متصل ہوتی ہے اوپر جائے اتصال انہین عضل کے اور ہونٹہ کو دونو جانبونمین اچھی طرح جھکاتی ہے - چوتھے لیف سناسن رقبہ سے پیدا ہوتی ہے اور کانونکے سامنے گذرتی ہوئی رخسارہ کے اخیر سے متصل ہوتی ہے اور رخسارہ کو حرکت ظاہری دیتی ہے کہ ہونٹہ بھی اوسکی تبعیت سے متحرک ہوتے ہین کبھی بعض آدمیون کی خلقت مین کان کی جڑ سے قریب ہوجاتی ہے اور متصل ہوکر اوسکے کان کو حرکت دیتی ہے

فصل ساتوین تشریح مین عضل شفت کی

ہونٹہ کے عضل ایک تو مشترک ہونٹہ اور رخسار مین ہے جسکا ذکر ابھی ہو چکا اور عضل خاص اسکے چار ہین دو انہین سے کانون کی اوپر کیجانب سے آتی ہین اور قریب کانونکے کنارہ سے ملتے ہین اور دو نیچے کیطرف سے ان چارون مین ہونٹہ کے ہلانیکی کفایت ہے اسلیے کہ انہین کا اگر ایک متحرک ہوتا تو ایک جانب ہونٹہ کی ہلتی اور جب انہین سے دو ملکر دو طرف متحرک ہوتے ہین ہونٹہ کی چارون طرف کی حرکت تمام ہوتی ہے اور ان چار حرکتونکے سوا ہونٹہ کیواسطے اور کوئی حرکت نہین ہے - یہ چارون لیف اور کنارے عضل مشترک کی جرم مین ہونٹہ کے اسطرح مل گئے ہین کہ ہونٹہ

کے اصلی اجزا سے انکی تمیز نہین ہوسکتی اسلیے کہ ہونٹھ خود عضو لحمی نرم ہے کہ اوسمین ہڈی نہین ہے

فصل آٹھوین تشریح مین عضل منخرین سے جو کنارے نتھنون کے اونمین دو عضل چھوٹے قوت دار متصل ہوتے ہین چھوٹے ہونیکی یہ منفعت ہے تاکہ تنگی نہ واقع ہو جگہہ مین اور عضلات کی جنکی طرف حاجت زیادہ ہے اس لیے کہ حرکات اعضائے رخسارہ اور لب کی عدد مین بھی زیادہ ہین اور دوام مین بھی اونکو زیادہ ہے اور ہمیشہ حرکت رہتی ہے اور حاجت اونکی حرکت کی بہ نسبت نتھنونکی حرکت کے زیادہ ہے - قوی ہونا ان عضلات کا اس جہت سے ہے کہ جو نرمی نتھنے مین ہڈی نہونیکی وجہ سے پیدا ہوئی ہے اوسکا تدارک کرین اور کسیقدر سختی آجائے ونکی آمد گالون کی طرف سے ہے اور گال کی لیف سے پہلے ملتے ہین گالونکیطرف سے اونکی آمد کا فائدہ یہ ہے کہ حرکت نتھنونکی اوسیطرف سے ہوتی ہے +

فصل نوین ۹ تشریح مین عضل فک اسفل سے نیچے کے جبڑے کو خاص کر جو حرکت ہوئی اور اوپر والے جبڑے کو حرکت نہوئی ہمین چند منافع ہین **ایک** تو یہ ہے کہ نیچے کا جبڑا بہ نسبت اوپر کے سبک ہے یعنی اور اعضا کا بوجھہ اسپر نہین ہے اور سبک کو حرکت دینا بہ نسبت گرانبار کے اچھا ہے **دوسری منفعت** یہ ہے کہ چونکہ اوپر کا جبڑا اعضائے شریفہ پر شامل ہے مثل ناک اور آنکھہ کے اسکی حرکت سے ان اعضا کو تکلیف ہوتی اور نیچے کا جبڑا چونکہ ان اعضا سے الگ ہے اوسکی حرکت ان اعضا پر کسیطرحکا گزند نہین پہونچاتی - **تیسری منفعت** یہ ہے کہ اگر اوپر کے جبڑے کی تحریک آسان بھی ہوتی تو اسکا جوڑ جو سر کے جوڑ سے ملا ہوا ہے اسمین مضبوطی کی احتیاط کامل باقی نرہتی - حرکتین نیچے کے جبڑے کی محتاج اسکی نہین ہین کہ تین سے زیادہ ہون یعنی موںنہہ کھولنا اور پھیلانا اور دوسرے موںنہہ بند کرنا اور تیسرے چبانا اور پیسنا - موںنہہ کھولنے کی حرکت جبڑے کو نیچے اوتارتی ہے اور بند کرنیکی حرکت جبڑے کو اونچا کرتی ہے اور پیسنے کی حرکت جبڑے کو پھیرتی ہے اور دونو طرف جھکاتی ہے - اس بیان سے ظاہر ہوا کہ حرکت اطباق یعنی بند کرنیکی حرکت کیواسطے عضل ایسے چاہیے جو اوپر سے اوترتے ہون بجانب فوقانی متشنج ہون اور کھلنے کی حرکت اسکے خلاف ہے اور پیسنے کی حرکت بالتوریب حاصل ہوتی ہے اسیوجہ سے حرکت اطباق کیواسطے دو عضل پیدا کیے گئے اور اونکی شناخت اسطرح ہوتی ہے کہ دو عضل کنپٹی کے نام سے پہچانے جاتے ہین اور ملتفتین اونکا نام ہے - انسان مین ان دونو کی مقدار چھوٹی مقرر کی گئی اسلیے کہ جس عضو کی تحریک انسے متعلق ہے وہ بھی چھوٹا ہے اور ایسی نرم ہڈی کا ہے کہ چبانیکے قابل ہے اور وزن مین سبک ہے اسلیے کہ جو حرکات اسی عضو سے بذریعہ ان دونو عضل کے صادر ہوتی ہین وہ بھی سبک ہین - اور حیوانات مین نیچے کا جبڑا بہ نسبت انسان کے جبڑے کے بڑا اور گران پیدا کیا گیا اور تحریک جو متعلق حیوانات کے جبڑے سے ہے اوسکی اتنی قسمین ہین - نہش یعنی کاٹ کھانا اگلے دانتون سے اور قطع یعنی کاٹنا جس سے ٹکڑے ہو جائین اور قدم یعنی ایسا کاٹنا کہ اوسکا اثر نہ معلوم ہو اور قلع یعنی اوکھیڑنا اوس اوکھیڑنیکی حرکت مین جبڑے کو ایک درشتی کرنی پڑتی ہے - یہ دونو عضل نرم ہین اسلیے کہ انکا سبد یعنی دماغ جو ایک جرم بغایت نرم ہے ان دونو عضلے سے نہایت قریب ہے اور ان دونو مین اور دماغ کے بیچ مین سوائے ایک ہڈی کے اور کوئی ہڈی نہین ہے باین لحاظ اور بھی اس خوف سے کہ چونکہ ان دونو کو دماغ سے آفات اور اوجاع مین مشارکت ہے ایسا نہو کہ کوئی آفت ان پر پہونچے اور بوجہ مشارکت کے دماغ تک منتہی ہو کر منجر برسام ہو جائے خواہ اور کسیطرحکا گزند پہونچائے اس مصلحت سے خالق تعالی نے اون کو نزدیک محل نشو کے مخفی کیا اور دماغ کی شرکت سے انکو نہ رکھا نزدیکی دو ہڈیو نمین اور دیوار بار کر دیا انکو ایک پوشش مین جو مشابہ ایک طاق کے ہے جو دو ہڈیوںکے نیچ اور بلند یون یعنی ثقبون سے ملتئم ہوتی ہے جو وار پار ان دونو کے ساتھ گزرتا ہے اور اوسکے گرد ان دونون پر لپٹے ہوئے ہین اور اونکی گذرگاہ ایک مسافت صالحہ پر ترتیب زوج کے واقع ہے تاکہ بوجھہ اون دونو کا کم کم تقسیم ہو جائے اور اون دونونکے بیچ

اول سے تھوڑا تھوڑا دور ہو جاتا ہو پھر ایک ان دو نو عضلو نکیواسطے ایک وتر عظیم پیدا ہوتا ہو جو کہ جبڑے کے گرد و پیش شامل ہوتا ہے جب اس وتر مین تشنج ہوتا ہو نیچے کے جبڑے کو اوٹھا دیتا ہے - ان دو نو عضل کی اعانت کیجاتی ہو - دو اور عضل سے جو منھہ کے اندر رہتے ہین اور نیچے کے جبڑے کی طرف وترتے ہین بیچ مین ایک پست مقام کر اسلیے کہ پڑنا اگران چیزکا اوسین ندبیر اوپر دگاری زیادہ قوت کی درکار ہے جو وتر ان دو نو عضلون سے اوگتا ہو وہ انکی بیچ سے اوگتا ہو کنارونسے نہین اوگتا واسطے مضبوطی کی جس عضل سے مونہہ کھولنا اور جبڑیکا نیچے اوتارنا متعلق ہے اون دونون کی لیفت پیدا ہوتی ہے ان زوائد خاروار سے جو پس گوش ہین اور ترکیب عضلہ امدہ کی حد ہو جاتی ہے بعد اوسکے خالص وتر بجاتی ہے تاکہ مضبوطی اوسکی زیادہ ہو پھر ایک صورت بشکل کرہ کے متقش ہوکر گوشت سے بھر جاتی ہے اور اوسی کا عضلہ بنجاتا ہی جسکا نام عضلہ مکررہ ہے فائدہ اسکا یہ ہے کہ بروقت ہونیکے آفات کی امداد سے عریض نہو جاوے - پھر یہ عضلہ ملتا ہو مقام پیچید گی فک اسفل سے ذقن تک اور جسوقت اسمین تقلص یعنی انقباض پیدا ہوتی ہے لحی یعنی جانی زیر کو پیچھے کیطرف جذب کرتی ہے پس بالضرور پیچھے کیطرف جبڑا اوترتا ہے اور چونکہ ثقل طبعی نیچے اوترنے پر معین ہے وہی عضل اس حرکت مین کافی ہوے کسی تیسرے معین کی ضرورت نہوئے - جانیکو دو عضل ہین ہر طرف ایک ایک بشکل مثلث واقع ہو اسلیے کہ سرا اونکا وہ زاویہ ہے جو رخسار کے زاویون سے پیدا ہوتا ہو اور دو ساقین ہر ایک عضل کیواسطے دراز ہوتین ایک اونمین کی نیچے کے جبڑے تک اوترتی ہے اور دوسرے کنارے تروج تک چڑھتی ہے اور ایک قاعدہ خط مستقیم سے ان دونون مین متصل کیا گیا اور ٹھہر گیا ہر ایک زاویہ اپنے متصل کو لیکے ٹھہر گیا ہے تاکہ اس عضلہ کیواسطے جہات مختلفہ ہون حال تشنج مین اور اوسکی حرکت مستقیم نہو بلکہ اوس عضلہ کیواسطے طرح طرح کی میل پیدا ہون جن سے پیسنے اور چبانیکا فعل درست ہے **فصل دسوین تشریح مین عضل راس کی** سر کیواسطے چند حرکتین خاص ہین اور چند حرکتین مشترک ہین پانچ مہرون گردن کے ساتھ اون حرکتونسے حرکت منتظم پر اور گردن کے جھکنے کے ساتھ ہی پیدا ہوتی ہے - اور ہر ایک حرکت دونو حرکت خاص اور مشترک سے یا بسبیل انتکاس اور سرنگون ہونیکی ہو بسبیل انعطاف یعنی پیچیدہ ہونے پیچھے کیطرف ہو یا داہنے اور بائین کیطرف جھکنے کی ہو اور ان دونون کی بیچ مین حرکت التفات یعنی پلٹ کر دیکھنے کی پیدا ہوتی ہے بشکل استدارت یعنی سر ایک قوس کسی دائرہ کی طے کرتا ہو اوس مکان سے جو سر کا محیط ہو - جو عضل سر کو خاص واژگون کرتے ہین دو ہین کہ دونو جانب سے وارد ہوتے ہین اسلیے کہ یہ دونو اپنی لیفت کو لیے ہوئے ہوتے ہین پس گوش انکی جانب فوقانی ہے اور استخوان سرسینہ انکی جہت تحتانی ہے اور اسطرح متصل ہوکر چڑھتے ہین کہ اکثر گمان کیا جاتا ہے کہ ایک ہی عضلہ ہے اور کبھی دو کا دھوکا ہوتا ہے اور کبھی تین کا اسلیے کنارہ ایک ان دونو کا شاخدار ہوکر اوسمین دو سر پیدا ہوتے ہین جب ایک عضل متحرک ہوتا ہو تو سر نگون ہوکر کسی شق کیطرف جھک جاتا ہے اور جب دونو عضل متحرک ہوتے ہین تو سر آگے کیطرف مائل ہوتا ہے بے اسکے کہ کسی طرف کج ہو - جو عضل سر اور گردن دونو کو سرنگون کرتا ہے وہ ایک زوج ہے مری کی نیچے رکھا گیا پہلے اور دوسرے فقری کیطرف خالص ہوکر آتا ہو اور ان دونون سے بلکہ پر گوشت ہوتا ہو اگر اس زوج کا وہ جزو متحرک ہو جو متصل مری کی ہے فقط سر جھکیگا اور اگر وہ جزو کہ جگہ مقام التحام کو بھی جو دونو فقرونپر ہے مستعمل کرے تو سر اور گردن دونون آگے کیطرف جھکینگے - فقط سر پیچھے پلٹانیوالے عضل چار زوج ہین چھپے ہوئے مدفون نیچے اون ازواج کی جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے ان ازواج کا مقام روئیدگی مفصل کے اوپر ہے کوئی انمین سے نا ہسن تک آتا ہو اوسکا مقام روئیدگی وسط خلف ہو دوسرا واقع ہو کوئی انمین سے ابجہ تک آتا ہو اوسکا مقام روئیدگی وسط خلف مین ہے - ان چارون مین سے ایک وہ زوج ہے جو فقرہ اولی کی دونو بازوؤن تک آتا ہو اور پر اوس زوج کی ہوکر جو دوسرے کسنسہ تک پہونچتا ہے اور

ایک زوج کی لیف فقرۂ اولی کے دونو بازوون سے نکلکر سلسلۂ ثانیہ تک پہونچتی ہے اس زوج کی خاصیت یہ ہے کہ سر کا جھکنا بقوت
پلٹنے کی حال طبعی قائم کرتا ہی بحبت اپنے مورب ہونیکے۔ چوتھا زوج اوپر سے شروع ہوکر تیسرے کو نیچے [illegible] جانب وحشی تک پہونچتا
ہے اور فقرۂ اولی کی بازو سے لازم ہوجاتا ہے۔ پہلے دو زوج سر کو پشت کیطرف [illegible] اور [illegible] ہموار تھوڑا جھکا کر اور
تیسرا زوج جھکنے کی کجی کو قائم کرتا ہے اور چوتھا پیچھے سر کو لٹیاتا ہے پورا لٹیانا جبکہ ہوتا ہے اور [illegible] اور [illegible] دونو ہیں سے جو
جھکنے کا سر کو کسی طرف جھکانیگا اور اگر دونون مین تشنج پیدا ہو سر کی حرکت پیچھے کیطرف منقلب ہوتی ہے [illegible] کے۔ سر اور
گردن کو پلٹنے والے عضل تین زوج مین اندر بیٹھے ہوئے اور ایک زوج بہ خود [illegible] اس زوج کی شکل [illegible] ہے جسکا قاعدہ
استخوان پشت سر ہے اور اسکی [illegible] گردن [illegible] ہی مین ۔ تینون زوج نیچے [illegible] اور [illegible] اور ترشے ہین اور دونو جانب
مین [illegible] اور ایک زوج نہایت مائل سب طرف پہنچے اور ایک زوج متوسط ہی دونو جانبون مقرون [illegible]
سر کے جھکانے والے دونو جانبون کی طرف دو زوج ہین کہ دونو متصل [illegible] قریب ہین ایک زوج [illegible] کا اوسکی جگہہ [illegible] زوج تلما
ہے درمیان سر اور دوسرے فقرے [illegible] ایک [illegible] طرف یمین اور [illegible] یسار ہوتی ہے [illegible] زوج کا مقام
پیچھے ہی جمع ہوتا ہے درمیان پہلے فقرے اور [illegible] کے اوسکا [illegible] ہی [illegible] ہوتی ہے ان چارون مین سے تین عضل مین
تشنج ہو سر کسی جانب جھکیگا اور جو دو عضل ایک جانب کی تشنج ہون [illegible] کا [illegible] اگلے دونو عضل متحرک
ہون تو سر [illegible] کرنے مین اعانت کرینگے اور پچھلے دونو کی حرکت سر کو پیچھے پلٹ دیتی ہے اور [illegible] سر کو سیدھا برابر
کر دیتا ہے ۔ [illegible] عضل مین [illegible] اور [illegible] تحمل اور [illegible] عضل دوسرے کے
[illegible] کا [illegible] تدارک کر لیتے ہین [illegible] اپنے [illegible] برداشت کرسکے [illegible] جسم کہتا ہے
یعنی [illegible] کو جو قوت برداشت صدمات کی [illegible] پارہ عضل [illegible] اور مجموعے
مقام [illegible] واقع ہین [illegible] تحمل [illegible] تدارک [illegible] ہیں [illegible] قوت کا
محتاج تھا اور وہ [illegible] محتاج دو معین اور مددگار [illegible] کے [illegible] ایک [illegible] اور [illegible] متعلق ہوتی کی [illegible] اسباب صعبہ
ہو کہ حرکات کی اطاعت کم ہے وہ دوسری [illegible] حرکات کی ہے اور متعلق [illegible] کہ مفاصل [illegible] ہو طفنا
تجویز یہ ہوئی کہ مفاصل [illegible] پیدا کیا [illegible] مضبوطی مین آرام اور [illegible] ہو [illegible] حاصل ہوتی ہے
[illegible] منفعت حاصل ہوگئین فتبارک اللہ احسن الخالقین فصل گیارھوین تشریح مین [illegible] کا اغضروف
ہوا اور نگلنے کا آلہ بنایا گیا اسکی ترکیب تین غضروف سے ہے ایک تو وہ غضروف ہے کہ [illegible] ہے اور [illegible]
کا مقام آگے حلق اور نیچے ذقن کے ہے جیسے [illegible] اور [illegible] کہتے ہین اسواسطے کہ اندر [illegible] اور [illegible] متصل [illegible]
ہے دوسرا غضروف اسکے پیچھے متصل گردن کے رکھا ہوا ہے اور اوسکے ساتھ بندھا ہوا ہی اوسکی پہچان یہی ہے کہ کوئی نام خاص
اوسکا نہین ہے تیسرا غضروف ان دونو پر اوندھا پڑا ہوا ہے بہت متصل اوس غضروف کے ہے بلکہ کچھ نام نہین ہے ۔ اور [illegible]
ملاقات اس تیسرے غضروف سے بڑا اتصال سکے ہوتی ہے قریب اور دوسرے بے نام غضروف کے درمیان مین ایک جوڑ ہے [illegible]
[illegible] دو فقرے ہین اور دونون [illegible] ایک پیوست ہوتی ہے اور [illegible] غضروف کی جانب سے [illegible]

کچھہ نام نہین ہے یہ دونو زیادتیان نہ ہین بلکہ چند رباطات ہے اور اس غضروف کا مکبی اور طرجہالی نام ہے - درقی اور وہ غضروف جسکا
کچھہ نام نہین ہے ان دونو کے ملنے اور ایک دوسرے کی بعید ہونے سے جو شکل پیدا ہوتی ہے اوس سے کشادگی اور تنگی حنجرہ کی حاصل ہوتی ہے
اور طرجہالی کے درقی پر اوندھے گرنے اور ہمیشہ اوسکے درمیان رہنے سے اور نیز طرجہالی کی درقی کے اوپر بلند ہونے سے حنجرہ کا کھلنا
اور بند ہونا حاصل ہوتا ہے - حنجرہ کے نیچے اور اوسکے نزدیک تین ہڈیان بشکل مثلث واقع ہین جنہین عظم لامی کہتے ہین جو بشکل لام یونانی کے
اسطرحپر ہے Λ - اس ہڈی کی خلقت کا فائدہ یہ ہے کہ قیام گاہ اور تکیہ گاہ ہو اسی مقام سے ایک لسن پیدا ہوتی ہے حنجرہ تک پس حنجرہ
محتاج ایک ایسے عضلہ کیطرف ہے جو درقی کو اوس غضروف سے ملائے جسکا کچھہ نام نہین ہے اور ایک اور عضلہ کا محتاج ہے جو طرجہالی کو ملاکر بند
کردے اور ایک اور عضلہ اسکو درکار ہے جو طرجہالی کو درقی اور بے نام کے غضروف سی دور کردے تاکہ حنجرہ کھل جائے - حنجرہ کی کھولنے
والے عضل اونمین سے ایک زوج وہ ہے جو عظم لامی سے پیدا ہوتا ہے اور آگے درقی کی آکر گوشت آور ہوکر اوسی درقی پر پھیل جاتا ہے
جب اس زوج مین تشنج پیدا ہوتا ہے درقی کو آگے اور اوپر کیطرف ظاہر کردیتا ہے پس حنجرہ کھلکر وسیع ہوجاتا ہے - ایک دوسرا
زوج اور ہے جسکا شمار عضل حلق مین کیا جاتا ہے کہ وہ نیچے کیطرف جذب کرتا ہے ہماری راے یہ ہے کہ اس زوج کا شمار مشترکات حنجرہ اور
حلق مین کرین - مقام نشو ان دونو زوج کا باطن قص یعنی سر سینہ سی درقی تک ہے اور اکثر حیوانات مین اسکے ہمراہ ایک زوج اور ہوتا ہے
اور دو زوج اور ہین اونمین سے ایک کی دو عضل طرجہالی کے پیچھے سے آتی ہین اور اوسکے ساتھ گوشت آور ہوجاتے ہین جسوقت ان دونو مین
تشنج ہوتا ہے طرجہالی کو اوٹھاتے ہین اور پیچھے کیطرف جذب کرتے ہین اوسوقت طرجہالی یکجائی درقی سے جدا ہوجاتی ہے اور حنجرہ
کھل جاتا ہے اور دوسرا زوج انمین کا اوسکے دونو عضل طرجہالی کے دونو کنارونسے آتے ہین جب ان دونو مین تشنج پیدا ہوتا ہی طرجہالی کو
درقی سے جدا کردیتے ہین اور عرض مین اوسکو دراز کرکے انبساط حنجرہ مین اعانت کرتا ہی - تنگ کرنیوالی عضل حنجرہ کی اونمین سے ایک
تو یہ زوج ہے جو جانب عظم لامی سے آتا ہے اور درقی سے متصل ہوکر چوڑا ہوجاتا ہے اور جس غضروف کا کچھہ نام نہین ہے اوسپر
لپٹ جاتا ہے یہانتک کہ متحد ہوجاتے ہین دونون کنارے اسکے دونون نزدیک اونکے پیچھے اوس غضروف کی جسکا کچھہ نام نہین ہے پس
جب اس زوج مین تشنج پیدا ہوتا ہے حنجرہ تنگ ہوجاتا ہے - چار عضل اور ہین جنہین بعض دو ہی گمان کرتے ہین اور دونون
جھکے ہوے اور مائل ہین بیچ مین درقی اور اوس غضروف کی جسکا کچھہ نام نہین ہے متصل ہوتے ہین جب انمین تشنج پیدا ہوتا ہے
اسفل حنجرہ کا تنگ ہوجاتا ہے کبھی یہ بھی گمان کیا جاتا ہے کہ ایک زوج انمین کا پوشیدہ ہے اور دوسرا ظاہر ہے - گلے کی بند
کرنیوالے عضل عمدہ وضع اونکی یہی تھی کہ اندر حنجرہ کے پیدا کیے جائین تاکہ جسوقت انہین طرجہالی کو قالطفیہ کے نیچے کھینچ لیجائین
اور حسم دیدین اسیواسطے پیدا کیے گئے زوج کرکے اور نکلتے ہین اصل درقی سے اندر ہی اندر طرجہالی کی کنارون تک چڑھتے
ہین اور اوس غضروف کی جڑ تک جسکا کچھہ نام نہین ہے داہنے اور بائین ہوکے پہنچتے ہین جب یہ زوج اینٹھتا ہے مفصل کو مضبوط کرکے
حنجرے کو اسقدر بند کرتا ہے کہ وہ عضل صدر اور حجاب کی تنگی نفس مین مقاومت کرتا ہے یہ دونون عضل چھوٹے پیدا کیے گئے
تاکہ داخل حنجرہ مین تنگی نہ واقع ہو اور قوی بنائے گئے تاکہ اپنی قوت سے تدارک کرین اوس تکلف کا جو حنجرے کے بند کرنے مین
اور سانس کے روکنے مین اونہین کرنا پڑتا ہے اسیو کہ اونکے چھوٹے ہونے سے اس فعل کے انجام مین کمی پیدا ہوئی تھی اونکے قوی ہونے
سے اوسکا تدارک ہوگیا - سیدھی راہ سے گذرنے مین چڑھتے ہوئے اسقدر انحراف البتہ ہوا ہے تاکہ وصل درمیان درقی اور اوس غضروف کی

جسکا کچھ نام نہین ہے حاصل ہوا اور کبھی دو عضل پیچھے طرجہالی کے پائے جاتے ہین وہ اس زوج مذکور کے معین ہوتے ہین **فصل بارہوین تشریح مین عضل حلقوم کے** کل حلقوم کے عضل دو زوج ہین جو اوسکو نیچے کھینچتے ہین ایک تو وہی زوج ہے جو فصل حنجرہ مین مذکور ہو چکا ہے دوسرا زوج قص یعنے استخوان سر سینہ سے نکلکر جڑتے بڑھتے متصل لامی کے ہوکر پھر متصل حلقوم کے ہوتا ہے کہ حلقوم کو نیچے کیطرف جاذب کرتا ہے - حلق کے دو عضل ہین جنکا نام نغنغان رکھا گیا ہے یہ دونو عضل نزدیک حلق کے موضوع ہین اور لقمہ اوتارنے پر اعانت کرتے ہین **فصل تیرہوین تشریح مین عضل عظم لامی کی** عظم لامی کیلیئے دو قسم کے عضل ہین ایک خاص ہے اور دوسرا مشترک بیچ مین عظم لامی اور ایک اور عضو کے خاص عضل عظم لامی کی تین زوج ہین ایک زوج دونو جانبون لحی سے آتا ہے اور اوس خط مستقیم کے متصل ہوتا ہے جو اس ہڈی پر واقع ہے یہ وہی زوج ہے جو عظم لامی کو لحی تک کھینچتا ہے دوسرا زوج ذقن کے نیچے سے پیدا ہوتا ہے زبان کے نیچے گزرکر اس ہڈی کے اوپر کے کنارے تک پہونچتا ہے اور یہ بھی زوج اس ہڈی کو بطرف لحی کھینچتا ہے تیسرا زوج زوائد سہمیہ جو نزدیک دونو کان کے ہین وہان سے نکلتا ہے نیچے کی کنارے پر اس ہڈی کی جو خط مستقیم ہے اوس سے ملتا ہے - جو عضل بشرکت اس ہڈی اور دوسرے عضو کے ہین اوسکا ذکر اوپر بھی ہو چکا اور آگے بھی ہوگا **فصل چودہوین تشریح مین عضل زبان کے** زبان کے حرکت دینیوالے عضل نو ہین دو جو بڑے ہین جو زوائد سہمیہ سے اگر زبان کے دونو کنارون سے متصل ہوتے ہین اور دو لمبے ہین انکی جائے نشو اوپر کے مقامات عظم لامی سے ہے اور بیچ مین زبان کے وہ دونو ملجاتے ہین اور دو ایسے عضل ہین جو بشکل توریب متحرک ہوتے ہین اونکا محل نشو ایک پست پہلو ہے اضلاع عظم لامی سے اور زبان مین یہ دونو نافذ ہوتے ہین بیچ مین دونو عضل طولانی اور دونو عضل عریض کی اور دو عضل زبان پر پڑے ہوئے ہین اوسکو پھیرتے ہین اونکا مقام ان چار عضل کے نیچے ہے جو ابھی مذکور ہوئے ان دونو عضل کی لیف زبان مین عرضا دراز ہوئی ہے اور تمام استخوان فک اسفل سے متصل ہوئی ہے - ایک عضلہ تنہا زبان کیواسطے ذکر کیا جاتا ہے وہ متصل ہوتا ہے درمیان زبان اور عظم لامی کے اور انہین سے ایک کو طرف دوسرے کو کھینچتا ہے - یہ بات بعید از قیاس نہین ہے کہ جو عضلہ زبان کو طول مین مونہہ کی باہر تک کھینچتا ہے وہی اسکو اس قسم کی حرکت بھی دیتا ہو اسلیئے کہ اوسی عضلہ کیواسطے بجائے خود یہ بات جائز ہے کہ حرکت امتدادی کرے جیسے اس عضلہ کیواسطے یہ بھی ممکن ہے کہ بجائے خود کم ہو جائے اور پیچھے جانیکی حرکت کرے **فصل پندرہوین تشریح مین عضل عنق اور رقبے کے** تنہا عنق کی حرکت دینے والی دو زوج ہین ایک داہنے اور ایک بائین انہین سے جس زوج مین تشنج پیدا ہو تو رقبہ اوسی کی سمت مین بشکل توریب یعنی ترچھی ہو کر کھچ جاتی ہے اور اگر ہر ایک زوج کسی دونو طرف کا ساتھ ہی کھچے رقبہ اوسیطرف بے توریب کی مائل ہوتی ہے بلکہ بالاستقامت جھکتی ہے اور جب چارون عضل ساتھ ہی متشنج ہون رقبہ سیدھی کھڑی ہو جاتی ہے بدون میل اور کجی کے **فصل سولھوین تشریح مین عضل سینہ کی** سینہ کے حرکت دینے والے عضل کچھ تو ایسے ہین جو اوسکو کشادہ کرتے ہین اور ایک قسم وہ ہے جس سے تنگی سینہ کی پیدا ہوتی ہے اور ایک قسم وہ ہے جس سے قبض اور بسط دونو پیدا ہوتے ہین - کشادگی سینہ کی پیدا کرنیوالے نو عضل ہین اونمین سے ایک عضل حجاب ہے یعنے وہ حجاب جو درمیان آلات تنفس اور اعضائے غذا کے حاجز اور مانع ہے اوسکی تشریح آگے بیان کرینگے - اور ایک زوج انہین نو مین کا ترقوہ یعنی ہنسلی کے نیچے رکھا ہوا ہے اوسکا

تمام نشو ایک ایسی جز سے ہو کہ جو کتف کی ہڈی سے ترقوہ تک دراز ہے ہم آگے اسکی توضیح کرینگے اور وہ جز متصل ہے پہلے پسلی کے داہنی اور بائین سے ایک اور زوج ہے کہ ہر فرد اوسکی دوہری ہے اوسمین دو جز ہین کہ اوپر کا جز رقبہ کے متصل ہے اور اوسکو حرکت دیتا ہے اور نیچے کا جز سینہ کو حرکت دیتا ہے اور اس سے ملا ہوا ایک اور عضلہ ہے جیسے ہم قریب ذکر کرینگے یعنی جو عضلہ متصل ہے پانچوین اور چھٹی پسلی کے - ایک اور زوج ہے جو چھپا ہے کتف کی تقعیر مین کہ اوسی سے متصل ہوتا ہو وہ زوج جو اوترتا ہے فقرہ اولی کتف کی طرف پھر یہ دونو زوج مثل عضلہ واحد کے ہو کر پیچھے کی پسلیون سے متصل ہو جاتے ہین - ایک زوج اور ہے جسکا مقام نشو گردن کے ساتوین فقرہ سے ہو اور سینہ کے پہلے اور دوسرے فقرہ سے اور یہ زوج متصل سینہ کی پسلیون سے ہوتا ہے یہی دونو عضل سینہ کو کشادہ کرتے ہین - سینہ کے تنگ کرنیوالے عضل کبھی تو ایسے ہین کہ بالعرض اوسمین تنگی پیدا کرتے ہین وہ حجاب ہے جس وقت حرکت سے ٹھہر جائے اور کبھی عضل ایسے ہین جو بالذات سینہ مین تنگی پیدا کرتے ہین انمین سے ایک زوج ہے جو نیچے اور بالائی پسلیون کے جڑ مین پھیلا ہوا ہے اوسکا فعل یہ ہے کہ سینہ کو تنگ کرے اور اوسکے اجزا کو جمع کرے - ایک اور زوج ہے نزدیک کنارے کی پسلیون کے واقع ہے کہ سینہ سے درمیان خنجرے اور ترقوہ کے ملتا ہے اور بعض عضلات بطن مین سے اوس سے بھی ملتا ہے - دو زوج اور ہین کہ اس زوج کی اعانت کرتے ہین - جس عضل سے قبض اور بسط دونو پیدا ہوتے ہین وہ درمیان پسلیون کی واقع ہین مگر بخوبی تامل کرنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عضل قابض سوا عضل انبساط کی ہے یعنی دونو فعل ایک قسم کی عضل سے پیدا نہین ہوسکتے اسواسطے کہ حقیقت مین درمیان ہر ایک دو پسلی کے چار عضل ہین اگرچہ بادی النظر مین ایسا معلوم ہوتا ہو کہ یہ ایک ہی عضلہ ہے اور جس عضلہ کو ایک گمان کرتے ہین وہ بنا ہوا ہے چند لیف سے جنمین سے کچھ پوشیدہ ہین اور کچھ ظاہر ہین اور انمین سے ایک تو وہی ہے جو پسلی کے کنارہ غضروفی سے ملا ہے اور ایک وہ ہے جو پسلی کے دوسرے کنارہ سے متصل ہے وہ کنارہ قوی سخت ہے اور پوشیدہ لیف سب ایسے ظاہری کی وضع کے مخالف ہین اور جو لیف کنارہ غضروفی پر ہین وہ سب اپنی وضع مین مخالف ہین اور لیف کی چار عدد ہوں تو مناسب بھی ہے کہ فعل بھی چار ہون یہ تو اوپر موضوع ہون جن سے بسط متعلق ہو اور کچھ پیچھے موضوع ہوان جن سے قبض متعلق ہو - اس قیاس سے بھی تجویز کیا جاتا ہے کہ شمار عضلات کا تہتر تک پہونچے - سینہ کی عضل کی اعانت دو عضل اور کرتے ہین جو ترقوہ سے راس کتف تک آئے ہین اور پہلے پسلی سے ملکر اوسے اوپر کو اوٹھا دیتے ہین تب وہ پسلی سینہ کی کشادگی پر معین ہوتی ہے مترجم کہتا ہے کہ اصل کتاب مین ذکر سات زوج عضل کا جو کتف کی تحریک کیواسطے خاص ہین رہگیا اوسکی تفصیل یہ ہے - وہ دو زوج ہین اوسمین سے ایک اعلای کتف سے ترقوہ تک متصل ہوتا ہے اور کتف کو کسی قدر کج کرکے بطرف سر کے اوٹھاتا ہے - اور دوسرا زوج انمین کا بیخ کتف سے ملتا ہے اور وہ شانہ کو مقابلہ مین سر کے بلند کرتا ہے - اور ایک زوج فقرہ اولی سے آتا ہوا اعلای کتف سے ملتا ہوا اوسکو نزدیک گردن کے کرتا ہے - چوتھا زوج عظم لامی سے پیدا ہوتا ہے یہ بھی اعلای کتف سے متصل ہوتا ہے اور کتف کو بلند کرتا ہے - دو زوج اور گردن اور سینہ کے فقرون مین ہین یہ دونو زوج شانہ کو پیچھے اور اسفل کیطرف حرکت دیتے ہین - ساتوان زوج قطنی سے پیدا ہوتا ہے اور شانہ کو پیچھے اور آگے کیطرف اسفل پر کھینچتا ہے کہ پیچھے اور اسفل مین بھی جاکر کھینچے - متن

فصل سترھوین تشریح مین عضل حرکت عضد کے عضد کے عضل جو مفصل کتف کی حرکت دینے والے ہین تین عدد ہین کہ
سینہ سے آکر اوسکو نیچے کیطرف جذب کرتے ہین اونمین سے ایک عضلہ وہ ہے جسکا مقام نشو پستان کے نیچے سے ہے اور مقدم عضد
سے متصل ہوتا ہے نزدیک بارہ نقرے کے اور یہ وہی عضلہ ہے جو مقدم ہوتا ہے عضد کو سینہ سے نزدیک کرتا ہوا اور اوتارتا
ہوا اور اوسکے پیچھے کتف اور اوسکے منکہ کو لاتا ہے۔ مقام نشو اس عضلہ کا اعلای سینہ ہے اور گردہ پھرتا ہے یہ عضلہ جانب انسی
راس عضد کی بیچ ہی عضلہ نزدیک نیچے والا ہے عضد کو سینہ سے کچھ تھوڑا اوپر اٹھا ہوا۔ ایک عضلہ دوہرا ہے اوسکا مقام نشو اوسکا کل سینہ
سے ملتا ہے یہ عضلہ نیچے سے مقدم عضد کے جسوقت یہ اپنے کام مین مع اوس لیف کے جو اوسکے جزء فوقانی مین ہے مصروف ہوتا ہے
سامنے لاتا ہے عضد کو سینہ تک اوٹھاتا ہوا اور جب دوسرے جزء کے ساتھ ملکر کام دیتا ہے سامنے لاتا ہے عضد کو اوتارتا ہوا اور جب
دونو جزو ملکر اپنے کام مین مصروف ہوتا ہے سامنے لاتا ہے عضد کو سیدھا کر کے۔ دو اور عضل ہین جو آتے ہین خاصرہ یعنی تہیگاہ کیطرف
سے اور اونکا اتصال زیادہ ہے بہ نسبت اوس عضل عظیم دوہرے کے جو سینہ سے چڑھنے والا ہے ایک اونمین کا بڑا ہے آتا ہے خاصرہ کے نزدیک
سے اور پیچھے کی پسلیون سے عضد کو جذب کرتا ہے پیچھے کی پسلیونکی طرف اور اسکا جذب سیدھا ہوتا ہے اور دوسرا باریک ہی آتا ہے
جلد خاصرہ سے نہ کہ اوسکی ہڈی سے مگر مائل بطرف وسط خاصرہ کے ہوتا ہے اور متصل ہوتا ہے وتر عضلہ کی جانب پستان سے ورانحالیکہ
اندر بیٹھا ہوا ہے اور یہ وہی کام کرتا ہے جو پہلا عضلہ کام کرتا ہے بطریق معاونت کے لیکن یہ عضلہ پیچھے کیطرف تھوڑا جھکا رہتا ہے
۔ پانچ اور عضل ہین جنکا منشا استخوان کتف ہے ایک عضلہ اونمین سے اوسکا منشا استخوان کتف کے اوپر کی جانب سے ہے وہ بھر دیتا ہے
اوس جگہہ کو جو درمیان حاجز اور ضلع اعلی اسکے کتف سے ہے اور نفوذ کرتا ہے عضد کے سرے کے اوپر کے جز تک وہ سرا جو بجانب وحشی
واقع ہے اندکے بجانب انسی مائل ہے یہ عضلہ موڑلیجاتا ہے عضد کو انسی کیطرف جھکاتا ہوا۔ ان پانچون مین سے دو عضل ایسے
ہین جنکا محل نشو کتف کے اوپر کی پسلی ہے ایک اونمین کا بڑا عضلہ ہے جسکی لیف نیچے کے اجزای تحتانی حاجز تک پہنچی ہوئی ہے اور یہ عضلہ
اوس مقام کو بھرتا ہے جو درمیان حاجز اور نیچے کی پسلی کے ہے اور متصل ہوتا عضد کے سرے سے جانب وحشی مین پورا پس دورلیجاتا ہے
عضد جانب وحشی مین جھکاتا ہوا اور دوسرا متصل ہے اسی پہلے سے گویا کہ وہ اسکا جز ہے اوسکے ساتھ نفوذ کرتا ہے اور جو کام وہ کرتا ہے
وہی کام یہ بھی کرتا ہے مگر یہ دونو عضل تعلق اعلای کتف سے زیادہ نہین رکھتے اور اتصال انکا بشکل توریب ظاہر عضد سے ہے
اور اوسکو بجانب وحشی جھکاتے ہین۔ چوتھا عضلہ ان پانچون مین کا بھر دیتا ہے استخوان کتف کے مقام تقعیر کو اور اوسکے وتر کے اجزای
اعلی سے بجانب انسی متصل ہوتا ہے سرے پر استخوان عضد کے اسکا کام یہ ہے کہ عضد کو پیچھے کیطرف گھمادے۔ اور ایک عضلہ
اور ہے اوسکا مقام نشو نیچے کا کنارہ ضلع اسفل سے کتف کے ہے اور اوسکے وتر کا اتصال عضلہ عظیم جو خاصرہ سے چڑھنے والا ہے
اوسکے بہ نسبت زیادہ ہے اسکا کام یہ ہے کہ عضد کی اعلای راس کو اوپر تک جذب کرے۔ عضد کیواسطے ایک اور عضلہ ہے جسکے
دو سرے ہین اور ہر سرے دو کام نکلتے ہین اور ایک کام مشترک پیدا ہوتا ہے اور یہ نیچے سے ترقوہ کے اور نوک سر کتف سے آتا ہے اور
عضد کے سر مین بیٹھ جاتا ہے اور مقام اتصال مین وتر سے اوس عضلہ عظیم کے جو سینہ سے چڑھنے والا ہے قریب ہوتا ہے یہ بھی لوگون
نے لکھا ہے کہ ایک سرا اسکا اندر ہے اور بجانب داخل تھوڑے سے توریب کے ساتھ جھکا ہوا ہے اور دوسرا سرا ظاہر مین ہے پشت کتف کی جانب
اسفل مین اور بطرف خارج تھوڑے سے توریب کے ساتھ جھکتا ہے جب دونو جز سے ملکر حرکت کرتا ہے بلند کرتا ہے عضد کو سیدھا کر کے

نے دو عضل اور زیادہ کیے ہین ایک چھوٹا عضلہ جو پستان سے آتا ہے اور دوسرا وہ ہے جو چھپا ہوا ہے مفصل کتف مین اور اکثر عضل مرفق کی اوسکے ساتھ شرکت تجویز کی گئی ہے

فصل اٹھارہوین ١٨ تشریح مین عضل حرکت ساعد کے

ساعد کی حرکت دینے والی عضل کئی قسم کے ہین ایک قسم تو وہ ہے جو قبض کرتی ہے اور ساعد کو کھینچتی ہے اور دوسری قسم وہ ہے جو ساعد کو بسط اور دراز کرتی ہے اور یہ عضل عضد کے اوپر رکھے ہوئے ہین اور ایک قسم وہ ہے جو ساعد کو گھماتی ہے اور ایک قسم وہ ہے جو ساعد کو مونہہ کے بھل ڈال دیتی ہے اور یہ عضل عضد کے اوپر نہین واقع ہین۔ عضل باسطہ ایک زوج ہے جسکی ایک فرد ساعد کو بسط کرتی ہے اندر جھکا کر اسواسطے کہ مقام نشو اوسکا نیچے مقدم عضد او ضلع اسفل شانہ سے ہے اور یہ عضل متصل مرفق کے اوس جگہہ پر ہوتا ہے جہان پر اوسکے اجزائے داخلی ہین اور دوسری فرد اس زوج کی ساعد کو بسط کرتی ہے باہر جھکا کر اسلیے کہ وہ عضد کے پیچھے سے آتی ہے اور اجزائے خارجیہ مرفق سے متصل ہوتی ہے جب یہ دونو فرد ین اپنے کام پر یکجا مستعد ہوتی ہین بالعضرور ساعد کو سیدھا پھیلاتی ہین عضل قابضہ ساعد بھی ایک زوج ہے جسکی ایک فرد جو بڑی ہے کھینچتی ہے ساعد کو اندر جھکا کر اسلیے کہ مقام نشو اوسکا کتف کے نیچے کی بارہ اور منقار غراب سے ہے جو کہ ہمنشار۔ اس کو خاص ہے اور باطن عضد کیطرف جھکا تا ہے اور اوسکے وتر عصبانی سے متصل ہوتا ہے جو مقدم زند اعلے کی ہے۔ دوسری فرد اسکی قبض کرتی ہے ساعد کو نیچے کیطرف جھکاتی ہوئی اسلیے کہ مقام نشو اسکا ظاہر عضد مین پیچھے کیطرف سے ہے یہ عضلہ ایسا ہے کہ جسکے دو سرے لحمی ہین ایک سرا عضد کے پیچھے ہے اور دوسرا آگے ہے اور اپنی گذرگاہ مین تھوڑا سا چپٹا ہوا جاتا ہے تا کہ جب مقدم زند اسفل تک پہونچتا ہے بالکل پوشیدہ ہوجاتا ہے جو چیز کہ جھکا کر بطرف خارج کے قبض کرتی ہے بجانب اسفل ملتی ہے اور جو چیز کہ جھکا کر بطرف داخل قبض کرتی ہے بطرف اعلی ملتی ہے تا کہ جذب مین استواری پیدا ہو جب یہ دونو عضل اپنے کام پر ساتھ ہی مستعد ہون بالضرور ساعد کو سیدھا قبض کرتے ہین۔ دونو عضل باسط کے اندر ایک عضلہ اور پوشیدہ ہوتا ہے جو استخوان عضد سے محیط ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ پوشیدہ عضلہ ایک جزو ہے عضلہ قابضہ کا جسکا ذکر ابھی بیان کیا گیا۔ عضل باطحہ ساعد کا یعنی جو ساعد کو نیچے گراتا ہے پھیلا کر وہ بھی ایک زوج ہے ایک فرد اوسکی باہر سے دونو زند کو موضوع ہے اور زند اعلی سے بلا وتر ملتی ہے اور دوسری فرد کہ باریک اور دراز ہے مقام نشو اوسکا عضد کے سرکے جزو اعلی سے ہے اوس جگہہ سے کہ جو اوسکے ظاہر سے متصل ہے اور شعر اجزا اوسکے ساعد مین جاتے ہین اور نفوذ کرتے ہین تا اینکہ قریب مفصل رسغ کے پہونچکر اوسکے کنارے زند اعلی کے اندر کے جزو تک آتا ہے اور اوس جزو سے بذریعہ ایک وتر غشائی کے ملتا ہے۔ عضل مکب یعنی ساعد کو مونہہ کے بھل گرانیوالا ایک زوج ہے جو خارج مین موضوع ہے ایک فرد اوسکی جانب التی کے اعلے سے شروع ہوئی ہے جہانپر عضد کا سرا ہے اور زند اسفل سے متصل ہوتی ہے مفصل رسغ سے نہین اور دوسری فرد اوس سے چھوٹی ہے اوسکی لیف عریض ہے اور کنارہ اوسکا نہایت مضبوط اور عصبانی ہے یہ عضلہ خاص زند اسفل سے شروع ہوتا ہے اور نزدیک مفصل رسغ کے طرف اعلے سے ملتا ہے

فصل انیسوین ١٩ تشریح مین عضل حرکت رسغ کی

تحریک مفصل رسغ کی عضل بھی چار قسم کے ہین قابضہ باسطہ مکبہ باطحہ بجانب قفا۔ باسطہ یعنی جو رسغ کو پھیلاتی ہین اونمین سے ایک تو وہ عضلہ ہے جو دو سرے سے متصل ہے کہ یہ دونو ملکر ایک ہی معلوم ہوتے ہین مگر ایک اونمین کا وسط زند اسفل سے نکلتا ہے اور اوسکا وتر انگوٹھے سے متصل ہوتا ہے اسی وتر کے ذریعہ سے سبابہ سے دور ہوتا ہے اور دوسرے کا منشا زند اعلے سے ہے اور اوسکا وتر پچھلے دو ہڈیوں رسغ کی ہڈیون مین سے یعنی جو ہڈی سامنے انگوٹھے کے ہے اوس سے ملتا ہے جب یہ دونو ملکر حرکت کرتے ہین رسغ مین

بسط پیدا ہوتا ہے تھوڑا سا جھکاؤ لیے ہوئے اور جب دونہر اتنہا حرکت کرتا ہے رسغ کو نیچے گراتا ہے اور اگر پہلا اتنہا حرکت کرتا ہے انگوٹھے کو سبابہ سے دور کر دیتا ہے۔ ایک عضلہ زند اعلی کی جانب وحشی سے ملتا ہے اوسکا مقام نشو عضد کے نیچے کے سرون سے ہے اور ایک وتر دو سرنکا اوس سے پھوٹتا ہے جو وسط مشط مین آگے انگشت میانہ اور سبابہ کے متصل ہوتا ہے اور اوسکے وتر کا سرا زند اعلی کے نزدیک رسغ کی تکبیر کرتا ہے اور رسغ کو نیچے گراتا ہے اور ازکرتا ہے۔ عضل قابض کا ایک زوج جانب وحشی پر ساعد کے اور دونو جانب انسی اور وحشی کے بیچ مین بطرف اسفل واقع ہے اسکی ابتدا اندرونی سرا اور بیرون عضد سے ہوتی ہے اور انتہا مشط تک آگے خنصر کے ہوتی ہے جو ان دونون مین اوپر ہے وہ ان دونون مقامون سے جو اوپر کا مقام ہے وہان سے شروع ہوتا ہے اور اوسیجگہ پر منتہی ہوتا ہے۔ اور ایک عضلہ شروع ہوتا ہے عضد کے نیچے کے جزو سے بتوسط دونو مقامون مذکورہ کے اسر عضد کے دونو کنارے ہین کہ آپسمین تقاطع صلیبی متقاطع ہین بعد تقاطع کے اوس مقام پر متصل ہوتے ہین جو بیچمین سبابہ اور وسطی کے ہے جب یہ دونو ساتھ ہی متحرک ہوتے ہین ساعد کو قبض کرتے ہین یہ عضل جتنے مذکور ہوئے عضلات تابضہ ہین۔ اور جو عضل رسغ کے بسط کرنیوالے ہین اونمین سے فعل کب یعنی نیچے گرانیکا اور فعل بطح یعنی گرا کر بچھانیکا صادر ہوتا ہے جسوقت وہ تقابل انمین سے بشکل نوریب متحرک ہون بلکہ جو عضلہ متصل مشط کے ہے آگے خنصر کے جب تنہا وہی متحرک ہوتا ہے کف کو باطح دیتا ہے اور اگر اعانت اوسکی انگوٹھے کا عضلہ جو آگے مذکور ہوتا ہے کرے قلب کف کو تمام کر دیتا ہے اس طرح پر کہ بطح بھی پیدا ہوتا ہے۔ اور جو عضلہ متصل رسغ کے آگے ابہام کے ہے اگر وہ تنہا متحرک ہو تھوڑا سا کب پیدا کرتا ہے کف مین اور اگر مع عضل خنصر کے متحرک ہو جسکا ذکر ہم آگے کرینگے فعل کب پورا ہو جاتا ہے

فصل بیسوین تشریح مین عضل حرکت انگشتان دست

کے اونگلیونکے حرکت دینے والے عضل کتنے تو کف دست مین ہین اور کتنے ساعد مین ہین اگر یہ سب عضل کف دست مین ہی ہوتے تو کثرت لحم سے بوجھ اوسکا بڑھ جاتا اور چونکہ رسغ اونگلیونسے دور دور واقع ہوئی وتر اونکی بضرورت طولانی بنائی گئی اور اونکی مضبوطی اون جھلیونسے کی گئی جو ہر طرف سے آتی ہین۔ یہ اوتار گول اور قوی پیدا کیے گئے اور دبکر چوڑے نہین ہوئے جہانتک عضو کو پورے ملتے ہین پھر اوس مقام سے اندک چوڑے ہو جاتے ہین تاکہ اشتمال اونکا عضو متحرک پر بخوبی ہو۔ جمیع عضل اونگلیونکو بسط دینے والے ساعد پر موضوع ہین اور اسیطرح جو عضل کہ اونگلیونکو نیچے کیطرف حرکت دیتے ہین تبسط دینے والے عضلات مین سے ایک وہ عضلہ ہے جو ظاہر ساعد پر وسط مین موضوع ہے اور نیچے کا سرا عضد کا اوسمین جو بلند جزو ہے وہان سے یہ عضلہ اوگتا ہے اور چار ونا اونگلیون تک چند اوتار گراتا ہے جو اون اونگلیون کو بسط دیتے ہین۔ اونگلیونکے نیچے جھکانیوالے تین عضل ہین ایک اونمین سے ایسا ہے کہ بعض اوسکا متصل بعض سے ہے اسیلی جانب مین بس ایک عضلہ اوگتا ہے جز وسط سر سے عضد وحشی کے جو بطرف وحشی واقع ہے درمیان اوسکی دونون زیادتیون کے اس سے دو وتر خنصر اور بنصر تک پھوٹتے ہین۔ ایک عضلہ منجملہ دو عضل دو سرونکے ہے وہ دو سرے دو عضل جو ان تین مین کے دو ہین منشا اون دونون کا وہ زیادتیون عضد کی داخلی کا اسفل اور گردہ زند اسفل کا ہے اور یہ دونو دو وتر طرف وسطی اور سبابہ کے چھوڑتے ہین اور دوسرا عضلہ جو ان تینونکا تیسرا ہے اوسکا مقام نشو زند اعلی کے اوپر ہے اس سے ایک وتر ابہام تک جاتا ہے اور اس عضلہ کے نزدیک ایک اور عضلہ ہے جو اون دو مین کا ایک ہے جو تحریک رسغ مین بیان ہو چکے اوسکا منشا زند اسفل کے وسط سے ہے اور اوسکا وتر ابہام کو سبابہ سے دور کرتا ہے۔ قبض کرنیوالے اونگلیون کے عضل

کچھ اونمین سے ساعد پر واقع ہین اور کچھ بطن کف مین ساعد پر نہین عضل واقع ہین بعض اونکا بعض کے اوپر بنا ہوا ہے اور وسط مین رکھے ہوئے ہین اون سب ہین اشرف وہی ہے جو اسفل ہین ۔ فون ہے نیچے کی استخوان زند اسفل کے متصل ہے اسلیے کہ اوسکا فعل اشرف ہے پس ضرور ہے کہ مقام اوسکا نہایت محفوظ ہو ابتدا اوسکی عضد کے راس وحشی وسط سے واصل تک ہوتی ہے پھر اوپر بیٹھہ جاتا ہے اور وتر اوسکی عریض ہوتے ہین اوسکے وتر کی پانچ قسمین ہین ہر وتر باطن مین اوبھی ہونکے آتا ہے جو اوتار جاکر اونگلیون مین آتے ہین ہر واحد اونکا پہلے اور تیسرے کو مفصل کو قبض کرتا ہے اور کھینچتا ہے پہلے کو اس لیے کہ وہ اوس مقام پر بندہا ہوا ہے ایک رباط سے جو اون دونو پر لپٹا ہوا ہے اور تیسرے کو اس سبب سے کہ اوسکا سرا اس تک پہونچتا ہوا اور اسی سے متصل ہوتا ہے اور جو وتر ابہام تک ورا ہے وہ مفصل ثانی اور ثالث کو قبض کرتا ہے اسلیے کہ اونمین دونون سے اسکا اتصال ہے ۔ دوسرا عضل جو اسکے یعنی عضلہ اشرف کے اوپر ہے اوس سے چڑھا ہوا اور اوسکی ابتدا ایک سرے اندرونی دو سرون سے عضد ہوتی ہے اور زند اسفل سے تھوڑا سا چپٹتا ہوا اور جانب وحشی اور رانسی کے حد مشترک پر گذرتا ہے اور وہ حد مشترک سطح فوقانی ہے زند اعلی سے جب قریب ابہام کے پہونچتا ہے اندر کیطرف جھک جاتا ہے اور چند وتر مفاصل انگشت وسطے کیطرف چھوڑتا ہے تاکہ اونسے قبض کرے اور ابہام تک نہ آئی بائے مگر ایک شعبہ جو اوسکے وتر کے نزدیک نہین ہے مگر اور جگہ سے پیدا ہوتا ہے یعنی موضع آغاز ابہام سے ۔ مقام نشو عضلہ اولی کا بعد ابتدا ہے مذکور کے پھر لیے زند اسفل اور اعلے کی ہے اور مقام نشو دوسرے عضلہ کا سر لیے زند اسفل کے ہے ۔ انگوٹھے کیواسطے حرکت انقباضی ایک ہی عضلہ پر اقتصار کی گئی اور سب اونگلیونکیواسطے یہ حرکت دو عضل سے تمام ہوتی ہے اسکی یہ وجہ ہے کہ اشرف فعل چارون اونگلیونمین انقباض ہے اور ابہام کا اشرف فعل انبساط ہے اور سبا بہ سے دور ہوجانا پس جسمین جو فعل اشرف تھا اوسکے متعلق دو عضل کیے گئے ۔ تیسرا عضلہ واسطے قبض کے نہین ہے بلکہ وہ مع وتر اپنے کے باطن کف مین نفوذ کرتا ہے اور اوسپر چوڑا ہوکر بچھہ جاتا ہے تاکہ کف کو فائدہ حس کا دے اور بال کی روئیدگی ہتیلی پر ہونے دے اور باطن کف کو قابل ٹیکنے کی کرے اور اوسکو اپنے انفعال مین قوت دے اور جس چیز کی اصلاح باطن کف سے متعلق ہو بقوت عضلہ کے کرسکے یہ وہ عضل ہین جو رسغ کے اوپر واقع ہین لیکن جو عضل خاص کف مین ہین وہ سب اٹھارہ ہین بعض اونکا بعض سے نیچے اوپر بنا ہوا دو صفونمین سے ہے نیچے کی صف اندر کے جانب اور اوپر کی صف خارج کف مین جلد تک ہے ۔ نیچے کی صف مین سات عضل ہین اونمین سے پانچ عضل اونگلیون کو بجانب فوق مائل کرتے ہین اور عضل ابہامی انمین سے اوسکو ہین اول عظام رسغ سے اور چھٹا عضلہ انمین کا چھوٹا ہے اور چوڑا اور رقیق اوسکی منبت اور سر اوس عضلہ کا متعلق مشط کف سے ہے اسطرحپر کہ محاذی انگشت وسطے کے ہو اور وتر اس عضلہ کا انگوٹھے کے متصل ہے اور انگوٹھے کو بطرف اسفل جھکاتا ہے ۔ ساتوان عضلہ خنصر کے نزدیک ہے اوسکی ابتدا اوس ہڈی سے ہے جو ملتی ہے خنصر کو جانب مشط سے پس خنصر کو بطرف اسفل مائل کرتا ہے ان ساتون مین کسی عضلہ سے قبض نہین پیدا ہوتا ہے بلکہ پانچ عضل واسطے اوٹھانے کے ہین اور دو واسطے جھکانے کے ۔ پانچ عضل اوپر کی صف مین ہین نیچے اس عضلہ کے جو ہتیلی پر بچھا ہوا ہے بنا بر قول جالینوس کے فقط بس یہ گیارہ عضل ہین آٹھہ اونمین سے ایسے ہین کہ دو دو ملکر مفصل اول سے مفاصل چارون اونگلیون سے ملتے ہین ایک کی اوپر ایک تاکہ اس جوڑ مین قبض پیدا ہو اون آٹھون مین جتنے عضل نیچے ہین اونکا قبض بذریعہ گرانے اور جھکانے کے ہے اور اوپر والون کا قبض تھوڑے اوٹھانے اور بلند کرنے سے

[illegible]

ہوتا ہے اور دونو ملکر بالاستقامت قبض کرتے ہین - تیسری اونمین سے ابہام کیواسطے خاص ہین ایک تو مفصل اول کو قبض
کرتا ہے اور دو مفصل ثانی کے قبض کیواسطے ہین جیسا سمجھا تو نے پس پانچون اونگلیونکے واسطے پانچ عضل بسط دینے والے ہین
اور نیچے جھکانیوالے سواے ابہام اور خنصر کے ہر ایک کیواسطے ایک ایک ہے اور ابہام اور خنصر کیواسطے دو دو اور قبض کرنیوالے
ہر اونگلی کیواسطے چار چار ہین اور اوپر کیطرف مائل کرنیوالے ہر اونگلی کیواسطے ایک ایک ہے

فصل اکیسوین تشریح مین عضل حرکت پشت کی

پشت کی عضل محرک کتنے تو ایسے ہین کہ اوسے پیچھے کیطرف دوہرا کرتے ہین اور کتنے ایسے ہین جو
اوسے آگے کی طرف جھکاتے ہین انھین دونو قسمونکے عضل سے سب حرکتین پشت کی متفرع ہوتی ہین - پیچھے کو دوہرا کرنیوالے
پشت کی دو عضل ہین جنکا خاص عضل صلب نام رکھا جاتا ہے بہت جلد یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ہر ایک عضل ان دونو مین کا تیئیس ۲۳
عضل سے مرکب ہے اور یہ بھی قیاس کیا جاتا ہے کہ ہر فقرے سے انکے ہر واحد کیواسطے ایک عضلہ پیدا ہوتا ہے اسواسطے کہ ہر فقرے سے
انکے واسطے ایک لیف مورب نکلتی ہے سواے فقرہ اولی کے یہ عضل جسوقت باعتدال کھینچتے ہین پشت کو سیدہا کر دیتے ہین
جب بافراط انمین تمدد ہوتا ہے تو پشت کو پیچھے کیطرف دوہرا کر دیتے ہین جسوقت ایک طرف کے عضل متحرک ہوتے ہین پشت کو
اوسیطرف جھکا دیتے ہین - عضل جانبیہ یعنی وہ عضل جو پشت کو آگے کیطرف جھکا کر کوز پشت پیدا کرتے ہین وہ دو زوج ہین ایک
زوج اوپر کیطرف موضوع ہے اور یہ زوج سر اور گردن کے عضل محرک سے نکلتا ہے جو دونو پہلوؤن مین مری کی نفوذ کرتا ہے اسکا
نیچے کا کنارہ پانچ اوپر کے فقرون سینہ سے متصل ہوتا ہے بعض آدمیون کی خلقت مین اور چار فقرون سے اکثر آدمیونکی خلقت
مین متصل ہوتا ہے اسکا اوپر کا کنارہ سر اور گردن سے آتا ہے - اور ایک زوج اسکے نیچے موضوع ہے اور ان دونونکا نام منحنیہ رکھا
جاتا ہے اور یہ دونو دسوین یا گیارہوین فقرے سینہ کے شروع ہوتے ہین اور نیچے کو اوترتے ہین اور خم دیتے ہین پشت کو
پست کرکے اور وسط پشت کو اپنی حرکات کے پیدا ہونمین یہی عضل کافی ہین اسلیے کہ وسط تابع ہوتا ہے منحنی ہونے اور اٹھنے
اور دوہرا ہونمین حرکت طرفین کی

فصل بائیسوین تشریح مین عضل بطن کے

بطن کے آٹھ عضل ہین اور یہ چند
منفعت آپس مین شریک ہین اونمین سے ایک یہ منفعت ہے کہ جو چیز احشا یعنی اوجہہ مین بول و براز سے ہوتی ہے خواہ جسم
مین جنین وغیرہ کی قسم سے ہوتی ہے اوسکے نچوڑنے اور الگ کرنیمین سبکے سب معین ہوتے ہین - اور ایک یہ منفعت ہے کہ حجاب
کیواسطے بمنزلہ عامہ اور ستون کے ہوتے ہین اور اوسکی اعانت کرتے ہین بعد نفخ کے جب سمٹنے لگے - اور ایک یہ منفعت ہے
کہ معدے اور امعا کو گرم کرتے ہین خم و کبر یا دراز کرکے - ان آٹھون مین سے ایک سیدہا زوج ہے وہ سیدہا اوترتا ہے نزدیک
غضروف خنجری کے اور اوسکی لیف درازی ہوتی ہے طول مین عانہ تک اور پہیلتا ہے کنارہ اوسکا درمیان غضروف خنجری اور عانہ
کے جوہر اسکے زوج کا اول سے آخر تک لحمی ہے اور دو عضل تقاطع کرتے ہین ان دونو مزدون کو عرض مین اونکا مقام اوپر کا
جھلی کے ہے جو تمام شکم پر کھچی ہوئی ہے اور نیچے دو عضل طولانی کے اور جو تقاطع درمیان ان دونو عضل اور اولین کے لیف میز
واقع ہے وہ تقاطع زوایاے قائمہ پر ہے - دو زوج مورب ہین ہر ایک انمین کا دونو جانب دہنے اور بائین واقع ہے اور ہر زوج
انمین کا مرکب ہے دو عضل سے جو متقاطع ہین تقاطع صلیبی شرسوف سے عانہ تک اور خاصرہ سے جنبے تک پس ملتے ہین دونو کنارے
دونو مزدون کے دو عضل جانب یمین اور یسار سے نزدیک عانہ کے اور وہ دو کنارے جو اور باقی ہین اور دو عضل سے نزدیک خنجری کے

ملتے ہین اور وہ دونو موضوع ہین ہر جانب مین اوپر اوس ہڈی قسمیہ کے اون دو عضل سے جو عرض مین واقع ہین اور یہ دونو زوج ہر مقام پر
ملے رہتے ہین تا آنکہ مماس ہون عضل مستقیم کو جو ایسے اوتارے گویا کہ وہ اوتار چلیان ہیں اور یہی دونو زوج ربط کیے ہوئے ہین اوپر دو عضل
طولانی کے وہ طولانی عضل جو ربط کیے ہین اوپر دو عضل عرضی کے **فصل تیئیسوین تشریح مین عضل انثیین کے** مرد کے
واسطے خصیہ کے عضل چار مقرر کیے گئے تا کہ حفاظت کرین دونو خصیہ کی اور اوٹھائین اونکو تا کہ مسترخ نہوین اور ہر ایک خصیہ کو
ایک زوج عضل کا لازم ہے ۔ عورتونکے خصیے چونکہ لٹکتے اور کھلے ہوئے مثل مرد کے نہین ہین اونکو ایک ہی عضل کافی ہے ہر خصیہ کیواسطے
ایک فرد مقرر کی گئی **فصل چوبیسوین تشریح مین عضل مثانہ کے** مثانہ کے موںہہ پر ایک عضلہ ہے جو مثانہ کو ضبط ہے اور اوسکی لیف
چوڑی بچھی ہوئی ہے مثانہ کے موںہہ پر منفعت اوسکی بول کا روکنا اوسوقت تک کہ ارادہ گرانی کا ہو اور جب گرانیکا ارادہ کیا جاتا ہے کھلا ہو
سے ڈھیلا ہوجاتا ہے اوسوقت مثانہ عضل بطن مین تنگی پیدا کرتا ہے پس ٹپکتا ہے بول بمدد قوت دافعہ کے **فصل پچیسوین تشریح مین عضل ذکر کے** عضل محرک ذکر دو زوج ہین ایک زوج ایسا ہے جسکے دونو عضل دونو جانب مین ذکر کے دراز ہوئے ہین اور جب یہ
دونوںین تمدد پیدا ہوتا ہے مجرے منی مین وسعت پیدا کرتے ہین اور راہ اوسکو منبسط کرتے ہین پس تمدد پیدا ہوجاتا ہے اور راہ مین
منی کے بسہولت جاری ہوتی ہے ۔ اور ایک زوج استخوان عانہ سے پیدا ہوتا ہے اور بیچ ذکر سے متصل تو ربط ملتا ہے جسوقت اس
زوج کا تمدد معتدل ہو قضیب سیدھا کھڑا ہوتا ہے اور سبب اسکی تمدد مین شدت ہو پیچھے کی طرف ذکر کو جھکا دیتا ہے اور جب ان دونو مین
سے ایک مین تمدد پیدا ہو اوسیکی جانب قضیب جھکتا ہے **فصل چھبیسوین تشریح مین عضل مقعد کے**
مقعد کے عضل چار ہین ایک عضلہ اوسکے موںہہ پر ہے اور گوشت سے نہایت مخالطت رکھتا ہے شبیہ ہے یہ عضل مخالطت مین
عضلہ ہونٹ کے اور یہ عضلہ قبض پیدا کرتا ہے اوس کنارے پر جو سمٹتا ہے اور اوسکو مضبوط کرتا ہے اور وہ پھینکتا ہے نچوڑ کر
بقیہ براز کو جو کنارہ پر معاء مستقیم یعنی مخرج مین باقی رہجائے ۔ ایک عضلہ اس سے اوپر بجانب داخل ہے یعنی نسبت اس ان
کے مسند مثل ابریق ہے اور پہلا عضلہ نیچے ہے ایسا گمان ہوتا ہے کہ اسکے دو کنارے ہین اور اسکا کنارہ بیچ سے قضیب
کے بحقیقت متصل ہوتا ہے ۔ اور ایک زوج مورب ہے ان سبکے اوپر اوسکی منفعت مقعد کا اوٹھانا اوپر کیطرف ۔ اور
خروج مقعد جبہی عارض ہوتا ہے جب اس عضلہ مین استرخا پیدا ہو **فصل ستائیسوین تشریح مین عضل حرکت فخذ کے** سب سے بڑا عضلہ ران کا وہ ہے جو ران مین بسط پیدا کرتا ہے اور پھیلاتا ہے اوسکے بعد
وہ عضلہ ہے جو اسمین قبض پیدا کرتا ہے اسلیئے کہ اشرف افعال ران کی یہی دونو حرکتین ہین اور انھین سببون سے نسبت قبض
کے عضلہ کے اس لیئے کہ قیام بسط کی حرکت سے حاصل ہوتا ہے اوسکے بعد شرافت اوس عضل کو ہے جو ران کو دور کرنیوالا
ہے اوسکے بعد شرافت ران کے نزدیک کرنیوالے عضلہ کی ہے اوسکے بعد ران کے گہمانیوالے عضلہ کی ۔ بسط دینے والا
عضلہ ران کے جوڑ کا ایک تو وہی ہے جو تمام بدن کے عضلات مین سب سے بڑا ہے یہ وہ عضلہ ہے جو استخوان عانہ اور ورک
کو اوپر لیتا ہے اور مقبل ران پر بلند اور پیچھے سے لپٹتا ہے تا کہ زانو تک پہونچتا ہے اسکی لیف کیواسطے مختلف مبادی ہین بکئی
جہت سے طرح طرح کے افعال مختلف اوس سے پیدا ہوتے ہین چونکہ بعض لیف کا منشا اسفل استخوان عانہ سے ہے اسلیئے
ران کو جانب انسی جھکا کر بسط دیتی ہے اور چونکہ بعض لیف کا منشا استخوان عانہ کے اوپر ہے لہذا وہ لیف ران کو فقط اوپر بلند کرتی ہے

اور چونکہ منشا بعض لیف کا اس سے زیادہ بلند ہے اسلیئے وہ لیف ران کو بجانب انسی جھکا کر بلند کرتی ہے - اور چونکہ بعض لیف کا منشا استخوان ورک سے ہے اسلیئے وہ لیف ران کو بشکل استقامت بسط دیتی ہے بہت اچھی طرح سے - اونمین سے ایک وہ عضلہ ہے جو کھولتا ہے کل مفصل ورک کو پیچھے سے اوسمین تین سرے ہین اور دو کنارے ہین اور ان سرونکا مقام نشو تہیگاہ اور ورک اور عصعص سے ہے دو سرے انمین سے لحمی ہین اور ایک غشائی ہے اور دو نو کنارے متصل ہوتے ہین پیچھے ران کے سر کیطرف - وقو جب دو سے ایک طرف کو جذب کرے تو انمین بسط پیدا ہو گا اوسیطرف کو جھکا ہوا اور اگر دونو کنارون سے جذب کرے ران کو بشکل استقامت مبسوط کرتا ہے - ایک عضلہ اور ہے جسکا مقام نشو ظاہر استخوان خاصرہ کے کل سے ہے اور زائدہ کبری کے اوپر متصل ہوتا ہے جسکا نام طرو خ ہے یعنی بڑے عضل کو اوڑاتا ہے اور دور ہو نکلتا ہے اور تھوڑا سا آگے کی جانب دراز کرتا ہے اور وہ مین بسط پیدا کرتا ہے تھوڑا سا بجانب انسی جھکا کر - ایک اور عضلہ مثل اسکے ہے پہلے تو متصل ہوتا ہے اسفل سے زائدہ صغری کے بعد اوسکے نیچے اوترتا ہے اور اپنا کام کرتا ہے لیکن بسط اسمین تھوڑا سا ہے اور جھکانا زیادہ ہے مقام نشو اوسکا اسفل ظاہری استخوان خاصرہ سے ہے - ایک اور عضلہ ہے جو اوگتا ہے اسفل عظم ورک سے پیچھے کو جھکا ہوا ران کو اوسکے بجانب پشت مائل کرکے بسط دیتا ہے اور تھوڑی بطرف انسی مائل کرتا ہے - قبض کرنیوالے عضل ران کے جو ہین اونمین سے ایک وہ عضلہ ہے جو اوسکے بجانب انسی جھکا کر قبض کرتا ہے یہ عضلہ سید ہا ہے دو جگہ سے اوترتا ہے ایک جگہ اسکے نشو کی متصل ہوتی ہے آخر پشت سے اور دوسرا مقام نشو اسکا استخوان خاصرہ سے ہے وہ عضلہ ہے جو متصل جانب انسی کے زائدہ صغری سے ہے اور ایک عضلہ کا منشا استخوان عانہ سے ہے اور متصل ہوتا ہے اسفل زائدہ صغری سے - ایک اور عضلہ ہے کہ جو ممتد ہے اوس زائدہ کی جانب مین بشکل ریسمان گویا کہ وہ جزو ہے زائدہ کبری سے - چوتھا عضلہ اوگتا ہے اوس چیز سے جو استخوان خاصرہ مین قائم اور کہری ہے اور یہ عضلہ ساق کو بھی جذب کرتا ہے ران کو قبض کرتا ہوا - جو عضل ران کے جھکانیوالے بطرف داخل ہین اونمین سے بعض کا ذکر بیان مین بسط او قبض کرنیوالے عضلات کے ہو چکا اور اس قسم کی تحریک کیواسطے ایک اور عضلہ ہے کہ استخوان عانہ سے اوگتا ہے اور اسقدر طولانی ہوتا ہے کہ زانو تک پہونچتا ہے - باہر کے جھکانیوالے ران کے دو عضل ہین ایک اونمین کا چوڑی ہڈی سے آتا ہے اور گھمانیوالے ران کے بھی دو عضل ہین ایک کا مخرج جانب وحشی استخوان عانہ سے ہے اور دوسرے کا مخرج جانب انسی اوسی استخوان سے ہے اور دونو مورب ہوکر ملجاتے ہین اور قریب اوس موضع کے جو مقابل وارب ہو منزلہ زائدہ کبری کے مین گوشت آور ہو مین انمین کا جو عضلہ تنہا فعل جذب کرے لیفنے کا ران کو اپنی سمت مین تھوڑا سا بسط پیدا کرے

فصل اٹھائیسوین ۲۸
تشریح مین عضل ساق اور زانو کے

مفصل رکبہ کے حرکت دینے والے عضل پانچ قسم کے ہین اونمین سے تین عضل وہ ہین جو آگے ران کے موضوع ہین اور خاص ران مین جتنے عضل موضوع ہین اونمین سے بڑے عضل یہی ہین فعل انکا بسط ہے انمین سے ایک مثل دو سرے کے ہے اوسکے دو سرے ہین ایک سر زائدہ کبری سے شروع ہوتا ہے اور دوسرا مقدم ران سے اور اوسکے دونو کنارے مین ایک لحمی ہے جو متصل ہے عضلہ کے ہے یعنی وہ ہڈی جو مثل سنگریزہ کے ہو قبل اسکے کہ وہ کنارہ وتر ہو جائے دوسرا کنارہ غشائی ہے ران کی جانب انسی سے ملتا ہے - دو اور عضل ہین ایک تو اونمین سے وہی ہے جسکا ذکر قوابض ران مین ہو چکا ہے یعنی وہ عضلہ جو اوگتا ہے اوس جانب سے جو استخوان خاصرہ مین ہے اور دوسرا عضلہ دوسکا مبدء ہے ران کا زائدہ جو بجانب وحشی واقع ہے

یہہ دو عضل متصل ہوتے ہین اور اوترتے ہین ان دونونمین سے ایک وتر چوڑا پیدا ہوتا ہے جو رضفہ کو احاطہ کرتا ہے اور مضبوط کرتا ہے اوس چیز سے جو رضفہ کے نیچے ہے اور اسکا مضبوط کرنا استواری کے ساتھ ہوتا ہو اور سپر متصل ہوتا ہے یہ عضلہ اول ساق سے بعد اونکے رکبہ کو بسط دیتا ہے ساق کو دراز کرکے - بسط کیواسطے ایک اور عضلہ ہے جنکا منشا ملتقائے استخوان عانہ ہے اور جانب انسی مین گذرتا ہوا ران سے متشکل تو ریب اوترتا ہے پھر لذات خالی گوشت سے ہوتا ہے اوس جزو سے جو رگ وار ہے اعلی عظم ساق سے اور ساق کو بسط دیتا ہے انسی کیطرف جھکاکر - بعض کتب تشریح مین ایک اور عضلہ مذکور ہے جو اس عضلہ کے مقابل ہے جانب وحشی مین مبدء اوسکا استخوان ورک ہے اور توریب پاتا ہے جانب وحشی مین تا اینکہ پہونچتا ہے مقام معرق یعنی بیگوشت تک اور کوئی عضلہ اس سے زیادہ توریب نہین رکھتا اس عضلہ سے بسط پیدا ہوتا ہے تو تہوڑا جھکاکر بطرف وحشی کے جس وقت دونو عضل مین ساتھ ہی بسط پیدا ہو دراز کرنیکے ساق کو سیدھا کرکے - قبض کرنیوالے ساق کے کئی عضل ہین — اونمین سے ایک عضلہ تنگ ہے طولانی اوگتا ہے استخوان خاصرہ اور عانہ سے اسکا محل نشو متصل مقام نشو باسطہ داخلی کے ہے اوس حاجز سے جو بیچ وسط خاصرہ کے ہے بعد اوسکے نفوذ کرتا ہے مورب ہوکر داخل مین دونو طرف زانو کے بعد اوسکے ظاہر ہوتا ہے اور پہونچتا ہے اوس برآمدے تک جو موضع معرق مین زانو سے ہے اور اوس سے متصل ہوجاتا ہے اسی عضل کے سبب سے ساق کا جانب قدم کو میل دیتا ہوا طرف بیچ ران کے حاصل ہوتا ہے - تین عضل انسی اور وحشی اور وسطی مین وحشی اور وسطی قبض کرتے ہین بجانب وحشی جھکاکر اور انسی قبض کرتا ہے انسی کی طرف میل دیکر انسی کا مقام نشو قاعدہ استخوان ورک سے ہے پھر مورب ہوکر پیچھے ران کے گذرتا ہوا اینکہ پہونچ جاتا ہے اوس مقام کو جو ساق کی جانب انسی مین معرق ہے پس اوس سے ملجاتا ہے اور اسکا رنگ مائل بسبزی ہے اور وحشی اور وسطی کا مقام نشو بھی قاعدہ استخوان ورک سے ہے مگر وہ دونو میل کرتے ہین یہانتک کہ متصل ہوجاتے ہین جزو معرق سے جانب وحشی مین - زانو کے جوڑ مین ایک عضلہ ہے مثل مدفون کے مقام پچھاڑی مین زانو کے اوسکا فعل وہی ہے جو عضلہ وسطی کا ہے - کبھی یہ گمان کیا جاتا ہے کہ جو جزو نکلتا ہے عضلہ باسطہ سے جو دوہرا ہے اور متصل حاجز کے ہو کبھی زانو کو وہی قبض کرتا ہے بالعرض اسلیے کہ اوسکے مقام اتصال سے ایک وتر برآمد ہوتا ہے جو ضبط کرتا ہے چین اور شکن ورک کو اور پہونچتا ہے اور اسی شکن کو اوس عضو تک جو متصل ورک کے ہے

فصل اونتیسوین[29] تشریح مین عضل مفصل قدم کے

عضل مفصل قدم کو حرکت دینے ہین اونمین سے ایک قسم وہ ہے جو قدم کو اونچا کرتی ہے اور ایک قسم وہ ہے جو قدم کو جھکاتی ہے - بلند کرنیوالے عضل اونمین سے ایک بڑا عضلہ وہ ہے جو آگے قصبہ انسی کے موضوع ہے مبدء اوسکا جزو وحشی ہے قصبہ انسی کے سرے پر جسوقت یہ عضلہ ظاہر ہوتا ہے ساق پر جھک کر طرف ابہام کے گذرتا ہوا متصل اوس چیز کے ہوتا ہے جو قریب ہے بیچ ابہام کے اور قدم کو اوپر کیطرف اوٹھا دیتا ہے - دوسرا عضلہ اوگتا ہے سرے سے قصبہ وحشی کے اور اوس سے وتر نکلتا ہے جو متصل ہوتا ہے اوس چیز کے جو قرب مین خنصر کی جڑ کے واقع ہے اور اسی اونگلی کو وہ اوپر کیطرف بلند کرتا ہے خصوصاً جسوقت اسکی حرکت کے ساتھ پہلا عضلہ بھی مطابقت کرے اوسوقت اسکا اوٹھانا خنصر کو بطور استوا اور استقامت کے ہوتا ہے — جھکانیوالے عضل کا ایک زوج ہے منشا اوسکی دونو فخذون کا سرا ران کا ہے بعد اوسکے وہ دونو نوا اوترتے ہین پس مائل کرتے ہین یا پھیر دیتے ہین موخر ساق کے باطن کو گوشت سے اور اونمین سے ایک ایسا وتر پیدا ہوتا ہی جو سب وترون مین بڑا ہے وہ وتر عقب

کہلاتا ہے متصل ہوتا ہے استخوان عقب سے اور اوسکو پیچھے کیطرف جذب کرتا ہے بشکل وتر یہ جانب وحشی تک بیس سمعد ب
نبات قدم کا زمین پر سبب ہوتا ہے اسکی اعانت کرتا ہے ایک اور عضلہ جو پیدا ہوتا ہے قصبہ وحشیہ کے سرے سے اوسکا رنگ
بنیفجی ہے اور اوترتا ہے تاکہ ملجاتا ہے عقب خود ایک وتر سے جسی ہی عضل چہوڑتا ہے بلکہ اسکی لحمیت باقی رہتی ہے پس موخر
عقب سے ملجاتا ہے خوب لپیٹ کر اس عضلہ سے جو قبل موخر عقب ہے جسوقت ان دونون عضل خواہ انکے وترون کو
کوئی آفت پہونچتی ہے قدم کو اپنی جگہہ پر ٹھہرا دیتی ہین - ایک عضلہ اور ہے جس سے دو وتر پیدا ہوتے ہین ایک اونمین سے
قدم کو قبض کرتا ہے دوسرا ابہام کو پہیلاتا ہے یہ بات اس سبب سے ہے کہ اس عضلہ کا منشا قصبہ انسیہ کا سرا ہے جہان قصبہ وحشیہ
سے ملتا ہے اور اون دونون سے نیچے اوترتا ہے اوسکے دو شعبہ دو وترون سے ہوجاتے ہین ایک اون وترونکا متصل اسفل مشط
سے آگے ابہام کے ہوتا ہے اور اس وتر سے جھکنا اور لپیٹ ہونا قدم کا پیدا ہوتا ہے دوسرا وتر پیدا ہوتا ہے اس عضلہ کے
جزء سے اور متجاوز ہوتا ہے محل نشو وتر اول سے اور کعب اول تک ابہام کے - وتر چہوڑتا ہے پس اسکو بسط دیتا ہے بشکل وتر یہ
جانب انسی تک کہ کبھی ران کے سرے وحشی سے ایک اور عضلہ پیدا ہوتا ہے اور متصل ہوتا ہے ایک دو عضل عقبی سے بعد اوسکے
جدا ہوتا ہے اوسی عضلہ سے جسوقت محاذی ہوتا ہے باطن ساق کے اور اوس سے ایک وتر نکلتا ہے جو پوشیدہ ہوتا ہے اسفل
قدم مین اور گسترده ہوتا ہے نیچے کل قدم کے جیسا وہ عضلہ جو کہا ہوا ہے باطن راحت پر ... اوسکی منفعت وہی ہے جو عضل
راحت کی منفعت ہی

فصل تیئسوین تشریح مین عضل اصابع رجل کے

پاؤن کی اونگلیون کی حرکت دینے
والی عضل جنبی کے فیض حاصل ہوتا ہے وہ بہت ہین اونمین سے ایک وہ عضلہ ہے جسکا مقام نشو قصبہ وحشیہ کا سرا ہے
کہ اوسپر وارد ہوکر اوترتا ہے اور ایک وتر اوس سے چہوڑتا ہے جسکے دو وتر بنجاتے ہین ایک سے انگشت وسطی کو قبض کرتا ہے
اور دوسرے سے بنصر کو - ایک عضلہ اسکے پہلے عضلہ سے چہوٹا ہے اوسکے پیدا ہونیکا مقام پشت ساق ہی ہے جب اسمین
سے وتر پیدا ہوتا ہے اوسکے دو وتر ہوجاتے ہین ایک خنصر کو اور دوسرا سبابہ کو قبض کرتا ہے پھر ہر واحد دونو قسمون سے ایک
وتر اور پیدا ہوکر دوسری قسم سے جو وتر پیدا ہوتا ہے اوس سے ملکر وتر واحد ہوجاتا ہے اور یہ وتر واحد ابہام تک وارد ہوکر
پہونچتا ہے اور اوسمین قبض پیدا کرتا ہے - تیسرا عضلہ اور ہے جسکا ذکر ہم کرچکے ہین یہ نکلتا ہے جانب وحشی دونو کنارے
قصبہ انسیہ سے اوترتا ہے درمیان دونو قصبون کے اور ایک جزو چہوڑتا ہے واسطے قبض کرنے قدم کے اور ایک جزو اسکا
ابہام سے کعب اول تک آتا ہے یہ سب عضل اونگلیونکے حرکت دینے والے ہین جنکی وضع ساق کے اوپر اور اوسکے پیچھے ہے -
اور وہ عضل جنکی وضع تلوے مین ہے اونمین سے دس عضل ایسے ہین کہ بہت سے علمائے تشریح نے اونکو دریافت نہین کیا تہا
سب سے پہلے جالینوس نے اونکو دریافت کیا اور یہ دسون پانچون اونگلیونکے اضلاع سے ملتے ہین ایک اونگلی کیواسطے دو دو
ایک داہنے اور ایک بائین اور حرکت قبض کی پیدا کرتے ہین کبھی قبض سیدھا ہے علاوہ برآنکہ دونو ساتھ ہی متحرک ہون اور کبھی
ایک طرف جھکا کر اگر انمین کا ایک متحرک ہو - اٹھارہ اور عضل تلوے مین رسغ پر واقع ہین ہر اونگلی کیواسطے ایک عضلہ اور
دو عضل خاص ہین ابہام اور خنصر کے قبض کیواسطے اور یہ سب عضل آپسمین ملے ہوئے ہین یعنی انمین سے اگر کسی ایک کو آفت
پہونچتی ہے دوسرے کے فعل مین بھی ضعف پیدا ہوتا ہے خواہ وہ فعل خاص اوسکا ہو اور خواہ بنا بنا کسی دوسرے عضل سے وہ فعل

پیدا ہوتا ہو اور اسی سبب سے بہت دشوار ہے کہ پاؤن کی ایک اونگلی ہلے اور سب نہ ہلے جائین - پانچ عضل اونگلیون کیواسطے
اور ہین نہ قدم کے اوپر رکھے ہوئے ہین اونکا فعل یہ ہے کہ بجانب جنبی جھکاتے ہین اور پانچ عضل نیچے قدم کے ہین ہر اونگلی
کو ایک عضلہ متصل ہے جس سے جو قریب ہوا ہے بانب انسی مین اوسکو بجانب انسی حرکت دیتا ہے اور جھکاتا ہے اور یہ پانچ
عضل مع اون دو عضل کے جو ابہام اور خنصر کو خاص ہین مثل اون سات عضل کے ہین جو واسطے ہتھیلی کے بیان کیے گئے اور
اسیطرح سے وہ دس عضل جو پہلے ذکر ہوئے - بنا بر اوس حساب کے جو اوپر کی فصلو نمیں مذکور ہوا کل بدن مین پانچ سو اونتیس ۵۲۹ عضل ہوئے ہین

جملہ تیسرا تعلیم پانچوین عصب کے بیان مین اسمین چھہ فصلین ہین فصل پہلی بیان مین خاص امور عصب کے

منفعت پٹھہ کی بالذات بھی ہے اور بالعرض بھی - بالذات تو یہ منفعت ہے کہ بتوسط پٹھونکے دماغ کل اعضامین حس و حرکت پیدا
کرتا ہے - اور بالعرض یہ منفعت ہے کہ مضبوطی گوشت مین اور قوت بدن مین پٹھہ سے پیدا ہوتی ہے اور یہ بھی منفعت بالعرض
ہے کہ جن اعضا مین ذاتی حس نہین ہے جیسے کبد طحال ریہ اونمین بذریعہ پٹھہ کے آگاہی آفات اور صدمات کی ہوتی ہے اسلیے کہ
یہ اعضا اگرچہ بے حس ہین مگر انکے اوپر ایک لفافہ عصبی چڑہا ہوا ہے اور ایک عصبانی جھلی سے منڈھے ہوئے ہین جسوقت ان میز
ورم پیدا ہو یا ریح خارجی سے تمدد عارض ہو ثقل ورم کا یا تفرق ریح کی لفافہ عصبی اور اوسکی جڑ تک پہونچتی ہے اور ثقل کی وجہ سے
ان اعضا مین انجذاب پیدا ہوتا ہے اور ریح کی وجہ سے تفرق یعنی پارہ پارہ ہونا پیدا ہوتا ہے اس سبب سے اوس عضو کو حس ہوتی
ہے - کل پٹھونکا مبدء بوجہ معلوم وہی دماغ ہے اور منتہی ظاہر سے متفرق ہونے پٹھون کا جلد ہے اس لیے کہ جلد سے ملی ہوئی
ایک لیف باریک ہوتی ہے ... مین پٹھے اعضا کے قریب ہے اوس لیف کے اوگتے ہین - دماغ مبدء عصب کا دو طرح پر ہے اسلیے
کہ دماغ بعض اعصاب کا بذاتہ مبدء ہے اور بعض اعصاب کا اسوجہ سے کہ نخاع جو دماغ سے روان ہو کر آتا ہے کچھ اعصاب اوسمیز
سے پیدا ہوتے ہین جو اعصاب خاص دماغ سے پیدا ہوتے ہین اونسے حس و حرکت کا استفادہ سوائے اعضائے سر اور مونہہ
اور احشا اندرونی کے اور کسی عضو کو نہین ہوتا اور باقی سب اعضا استفادہ حس و حرکت کا اونمین اعصاب سے کرتے ہین جو
نخاع سے پیدا ہوتے ہین - جالینوس نے منافع پیچون کی ایک عنایت عظیم پر ہدایت کی ہے جو متعلق اوس پٹھہ کی خلقت سے
ہے جو دماغ سے طرف احشا کے اوترتا ہے اس لیے کہ صانع تعالی نے اس پٹھہ کی نگہبانی مین نہایت احتیاط کی ہے کہ ویسی احتیاط
اور پٹھون کی نسبت عمل مین نہین آئی اسلیے کہ وہ پٹھہ چونکہ اپنے مبدء یعنی دماغ سے بہت دور تہا ضرورت مقتضی اسکی ہوئی
کہ اوسکی غلاظت نہایت مضبوطی کو نپائے پس چھپایا اوسکو صانع تعالی نے ایک ایسے جرم سے جو متوسط درمیان قوام سینے اور
غضروف کے ہے اور ہم صورت اوس پیپڑ ... جو پیدا ہوتی ہے جرم مین ... وقت لپٹنے کے اور یہ پوشش پٹھہ کی تین
مقام پر ہے ایک تو نزدیک حنجرہ کے دوسری نزدیک پسلیون کی جڑون کے تیسری جب یہ پٹھہ موضع صدر سے گذر جاتا ہے -
دماغی اعصاب ... اس ... اگر اونسے منفعت افادہ حس کی مطلوب ہو تو اپنے مقام اصل سے سیدھے
عضو مقصود تک آتے ہین اسلیے کہ خط مستقیم کی راہ اقرب سب راہون سے ہے درمیان دو چیزون کے اسی وجہ سے حس مقصود
پٹھہ کے مستقیم ہونے مین مبدء تک جلد پہونچیگی اور تاثیر مبدء کی یعنی احساس قوی تر ہو گا - اور چونکہ حس کے پٹھون مین اس
قدر سختی مطلوب نہین ہے جتنی حرکت کے پٹھہ ... مطلوب ہے اسلیے کہ حس کے پٹھے دماغ سے دور نہین ہین بوجہ سیدھے ہونیکے

اور حرکت کے پٹھے بوجہ ترچھے ہونیکے دماغ سے دور ہین اور اسواسطے دور ہین تاکہ رفتہ رفتہ دماغ کی نرمی کی مناسبت سے بھی دور ہوجائین لهذا حس کے پٹھے نرم پیدا کیے گئے بلکہ جسقدر اسمین نرمی زیادہ ہوگی قوت حس کی زیادہ ادا ہوگی - اور پٹھے حرکت کے چونکہ طرف عضو مقصود کے ترچھے اوہون سے گئے ہین تاکہ مبدا سے دور ہوجائین رفتہ رفتہ سخت پیدا کیے گئے - دونو قسم کے پٹھون کی سختی اور نرمی مین بقدر مناسبت کے رعایت جوہر دماغ سے بھی ہوئی ہے جو دونو کا منبت ہے اسواسطے جتنے پٹھے حس کو مفید ہین اونکا محل نشو مقدم دماغ ہے اور حرکت کے پٹھون کا موخر دماغ ہے اور مقدم دماغ قوام مین نرم ہے بہ نسبت موخر دماغ کے کہ وہ غلیظ ہے

فصل دوسری تشریح مین عصب دماغی کے اور اوسکے مسالک اور راہون کے بیان مین

سات زوج پٹھے دماغ سے پیدا ہوتے ہین **پہلے** زوج کا مبدا اندر سے دو بطن مقدم دماغ کے ہے جہان پر دو زائدتیان گذرتی ہین جو مشابہ دو سر پستان کے ہین جن سے سونگھنا متعلق ہے اور یہ زوج چھوٹا اور جوف دار ہے داہنے طرف جاتی ہے اسلیے وہ فرد جو بائین طرف سے نکلی ہے اندر بائین طرف جاتی ہے وہ فرد جو داہنی طرف سے نکلی ہے بعد اوسکے دونو ترچھے ہوکر ملجاتے ہین مگر انمین تقاطع صلیبی بنا بر قول اور اطبا کے ہوتا ہے اور بنا بر قول جالینوس کے نہین ہوتا پھر جو فرد داہنی طرف سے آئی ہے وہ داہنی آنکھ کے حدقہ مین نفوذ کرتی ہے اور بائین طرف کی فرد بائین حدقہ مین اور انکے منھ کشادہ ہوجاتے ہین تاکہ رطوبت زجاجیہ جسکا ذکر آگے ہوگا انمین بھرے - سواے جالینوس کے اور جن لوگون نے کہا ہے کہ انکا نفوذ محل ملاقات سے بعد تقاطع صلیبی کے ہوتا ہے انعطاف اور پیچیدگی انمین نہین ہے اور اس تقاطع صلیبی کی تین منفعتین بیان کین ہین **ایک منفعت** یہ ہے تاکہ روح آنیوالا طرف ایک دو حدقون کے پوشیدہ نہو سیلان سے طرف دوسرے حدقہ کے جسوقت کہ واسطے ایک حدقہ کے کوئی آفت عارض ہو اسیوجہ سے ہر ایک حدقہ دیکھنے مین قوی تر ہوجاتا ہے جسوقت دوسری آنکھ بند کر لی جاے اور اس سے زیادہ تر صفائی اوسوقت ہوتی ہے کہ جب ایک ہی آنکھ بینا ہو اور دوسری سے نظر نہ آئے اسیوجہ سے ثقبہ عنبیہ کی وسعت زیادہ ہوتی ہے جسوقت دوسری آنکھ بند کر لی جاے یعنی قوت اندفاع روح کی طرف اوس ثقبہ کے دونی ہوجاتی ہے پس ثقبہ بھی بڑھ جاتا ہے **دوسری منفعت** یہ ہے کہ دونو آنکھون کے واسطے موددی ایک ہی ہو اسطرح پر کہ دونو آنکھ مین ایک ہی مقام پر شبح ابصار منطبع ہوجائے اسجگہ پر دونو شبح ملکر ایک ہی ہوجائین اور دیکھنا دونو آنکھون سے بھی بمنزلہ دیکھنے ایک آنکھ کے ہے اسواسطے کہ شبح حد مشترک مین ایک ہی جگہہ متمثل اور قائم ہوتی ہے احول کو جو ایک چیز کی دو نظر آتی ہین یہ آفت اسی سبب سے عارض ہوتی ہے کہ داہنا خواہ بائیان حدقہ اپنی جگہہ سے ہٹکر نیچے خواہ اوپر ہوجاتا ہے باین وجہ استقامت نفوذ مجری کی تقاطع صلیبی تک باطل ہوجاتی ہے اور قبل حد مشترک کے ایک حدثی اور عارض ہوتی ہے اسلیے کہ عصب مجوفہ ... مین انکا پیدا ہوتا ہے **تیسری منفعت** یہ ہے کہ ہر ایک عصبہ دوسرے کو بمنزلہ ستون کے بنائے اور باوجود تکیہ کرے اور ایسا حال ہوجاے گویا ہر ایک عصبہ بہت قریب سے پیدا ہوا یعنی محل تقاطع صلیبی جو مقام نشو کے بہ نسبت قریب ہے بمنزلہ محل نشو کے ہر فرد کیواسطے ہوجاے - **دوسرا زوج** ازواج عصب دماغی سے محل نشو اوسکا پیچھے منشا زوج اول کے ہے اور پیچھے اوس چیز کے جو درازہو کر جانب جمجمی جاتی ہے اور نکلتا ہے سوراخ مین سے انہین نقروں کے جو شامل ہے اور پردۂ عقل کے پس تقسیم پاتا ہے یہ زوج عضل مقلہ مین اور یہ زوج نہایت غلیظ ہے تاکہ مقاومت کرے اوسکا غلیظ ہونا اوسکی نرمی کو جو باعث قرب موضع کے ضرور ہے اور بعد مقاومت کے قادر ہو اوپر تحریک کے خصوصا جسوقت اوسکا کوئی معین نہو اسلیے کہ زوج ثالث جونکہ معروف ہے فک اسفل کی تحریک مین جو بڑا عضو ہے اور اسمین اسقدر قوت نہین بچتی جو دوسری زوج کی اعانت کرے بلکہ وہ خود محتاج اعانت کا ہے جیسا ہم ذکر کرینگے - **تیسرا زوج** اوسکا تمام نشو حد مشترک مقدم دماغ اور موخر دماغ کی ... ایک قاعدہ دماغ کے اوپر ہوتا ہے زوج سے پہلے تھوڑا سا ملکر پھر الگ ہوجاتا ہے اور اسمین سے چار شعبے نکلتے ہین - ❊

ایک شعبہ نکلتا ہے مدخل رگ سباتی سے جسکا ہم ذکر آگے کرینگے اور جھکتا ہوا رقبہ سے نکلتا ہے تا انکہ حجاب حاجز سے گذرکر تقسیم ہو جاتا ہے اون احشامین جو حجاب کے نیچے ہین دوسرا شعبہ اسکا مخرج صدغ کی ہڈی کے سوراخون سے ہے جس وقت یہ جدا ہوتا ہے ملجاتا ہے اوس ٹکڑہ سے جو زوج خامس سے جدا ہوا ہے جسکا حال ہم آگے ذکر کرینگے تیسرا شعبہ نکلتا ہے اوس سوراخ سے جس سے دوسرا زوج نکلتا ہے اسلیے کہ قصد اس شعبہ سے وہ اعضا ہین جو وجہ کے سامنے رکھے ہوئے ہین اور یہ بات اچھی ہی کہ اسکا نفوذ منفذ زوج اول سے ہوتا جو جوف تھا پس اشرف عصب کی مزاحمت کرکے اوسمین تنگی پیدا کرتا اور تجویف بند ہو جاتی - یہ جزو یعنی تیسرا شعبہ جسوقت اپنے مخرج سے جدا ہوتا ہے اوسکی تین قسمین ہو جاتی ہین ایک قسم میل کرتی ہے گوشہ چشم بیرونی کیطرف اور تنہا چلی آتی ہے عضل صدغین اور ماضغین یعنی دونو زنخ کی ہڈیز اور حاجب اور پلک اور جبہہ کیطرف دوسری قسم نفوذ کرتی ہے اوس سوراخ مین جو نزدیک دنبالہ چشم کے مخلوق ہے تاکہ خالص ہوکر اطراف بینی تک چلی جائے اور وہان جاکر طبقہ اندرونی بینی مین متفرق ہو جائے تیسری قسم اس شعبہ کی جو نیچے اترتی ہے تجویف رخنچی مین استخوان رخسارہ مین سب سے پس اس قسم کی دو شاخین ہوتی ہین ایک شاخ اوسمین سے تجویف اندرونی فم مین جاکر انکو نیز تقسیم پاتی ہے اور اس کا حصہ تو اوسمین سے ظاہر اور محسوس ہے مگر اور انکا حصہ گویا نظر سے پوشیدہ ہے اور اوپر کے مسوڑھون مین بھی اس شاخ کا حصہ پہونچتا ہے *

دوسری شاخ پھیلتی ہے اعضائے ظاہر مین جو اوس مقام پر ہین جیسے رخسارے کی کھال اور کنارہ بینی اور اوپر کا ہونٹھ یہ اقسام تیسرے شعبہ کے زوج ثالث سے ہین چوتھا شعبہ تیسرے زوج کا تنہا جاتا ہے گذرتا ہوا اوس سوراخ مین جو اوپر کے جبڑے مین ہے اور زبان تک پہونچتا ہے اور زبان کے طبقہ ظاہری مین پراگندہ ہو جاتا ہے اور زبان کو ذوق کی حس دیتا ہے جو اوس سے خاص ہے اور زبان پر پھیلنے سے جسقدر رہجاتا ہے اوسکا پھیلاو نیچے کے دانتون کے جوف اور مسوڑھے مین اور نیچے کے ہونٹھ مین ہوتا ہے - جو حصہ پٹھہ کا زبان مین آتا ہے بہ نسبت اوس پٹھہ کے جو آنکھہ مین جاتا ہے باریک تر ہے اسواسطے کہ سختی آنکھہ کی اور نرمی زبان کی ایک کی گندگی اور دوسرے کی باریکی کو مساوات کرتی ہے اور مناسبت ہو جاتی ہے چوتھا زوج اوسکا مقام نشو تیسرے زوج کے پیچھے ہے اور قاعدہ دماغ کیطرف ہٹا ہوا اور تیسرے زوج سے کسیقدر ملکر پھر الگ ہو جاتا ہے جیسا ہم اوپر لکھہ چکے ہین اور یہ زوج تنہا حلق تک جاتا ہے اور اوسکو حس دیتا ہے اور یہ زوج چھوٹا ہے مگر تیسرے زوج سے سخت ہے اسلیے کہ یہ زوج حلق تک آتا ہے اور کنارہ پوست حلق کا سخت تر ہے کنارہ پوست زبان سے پانچوان زوج اسکی ہر فرد بہت کرا ہون آدہ ہو جاتی ہے جیسے کوئی دوہری چیز ہو بلکہ اکثر علمائے تشریح ہر فرد کو ایک زوج خیال کرتے ہین مقام اسکی روئیدگی کا دونو جانبوں دماغ سے ہے پہلی قسم ہر ایک [illegible] اسی زوج سے جاتی ہی اندرونی پہلی سماخ تک اور اسی جگہہ ساری متفرق ہو جاتی ہے اور اس قسم کا منبت حقیقت مین جزو موخر دماغ کا ہے اسی سے حس سماعت متعلق ہے دوسری قسم پہلی قسم سے چھوٹی ہے اس لیے کہ اوسکا مخرج وہ ثقبہ ہے جو استخوان حجری مین واقع ہے جسکا نام اعور اور اعمی رکھا گیا ہے اس لیے کہ اوسمین لپیٹ اور کجی راہ کی زیادہ ہے کہ مقصود تطویل مسافت اور دوری اوسکی مبدء سے ہے تاکہ عصب قبل اپنے خروج کے مبدء سے استفادہ بعد کا حاصل کرے اور صلابت بہ تبعیت بعد کے حاصل ہو پھر جب باہر نکلے عصب زوج ثالث سے مختلط ہوکر اکثر حصہ ان دونو کا بجانب رخسارہ جوڑے عضلہ کے پہونچے اور باقی جو انمین سے رہجائے عضل صدغین تک پہونچے - چوتھے شعبہ مین زوج ثالث کے قوت ذوق اور پانچوین مین قوت سمع اسواسطے مخلوق ہوئی کہ آلہ سمع کا محتاج اسکا تھا کہ کھلا ہوا ہو اور راہ ہوا جانے کی اوس سے بند نہو اور آلہ ذوق کا واجب تھا کہ محفوظ اور پوشیدہ ہو اسسے حرکت عصب سمع کا سخت ہونا ضرور ہوا کہ مقام روئیدگی اوسکا موخر دماغ سے قریب تر ٹھہرایا گیا عضل مین کیواسطے ایک ہی عصب پر اقتصار کیا گیا اور پیچھے عضل صدغ

سے کثیر ہونے اسکی وجہ یہہ ہے کہ سوراخ آنکہہ کا محتاج زیادہ گنجایش کا نہتا اسواسطے کہ یہہ جو قوت بصر پہنچانیوالا ہے فقط زائد کیطرف بوجہ تجویف
کے محتاج ہے اسیواسطے وہ بڑی جو سوراخدار ہے واسطے ضبط کرنے معدہ کے پلید مواغون کی تحمل نہو سکی اور صدمین کے سمجھے چونکہ زیادہ صلابت
کے محتاج تھے اور گندگی کی ان مین ضرورت نتہی بلکہ اگر ان مین گندگی ہوتی حرکت مین ثقل پیدا ہوتا اسلیے اور یہی اسی وجہ سے ان چہوں کا مجرج جو استخوان
مجرے مین سخت تہا متحمل چند سوراخون کا ہوا چہٹا زوج نکلتا ہے موخر دماغ متصل پانچوین زوج کے اور پانچوین کے ساتہ چند رباطات اوجہلدان
ایسا بندہا ہوا ہوتا ہے کہ یہ دونو مثل ایک عصب کے معلوم ہوتے ہین پہر پانچون زوج سے الگ ہوکر اوس ثقبہ سے نکلتا ہے جو منتہائے درزلامی مین
واقع ہے اور اس نکلنے سی پیشتر اسکی قسمت تین حصہ پر ہوتی ہے یہ تینون حصہ اس ثقبہ سے ساتہ ہی نکلتے ہین **ایک حصہ** انمین کا ایک راہ
بجانب عضلۂ حلق اور بیخ زبان کے لپٹا ہے تاکہ قوت دے ساتوین زوج کو اوسکی تحریک پر **دوسرا حصہ** انکا عضلۂ کتف تک اور جو چیز کہ
قریب اوس عضلہ کے ہے وہان تک اوترتا ہے اور اسکے اکثر کا پہیلاؤ اوس چوڑے عضلہ مین ہوتا ہے جو شانہ پر واقع ہے اس قسم کی مقدار
ایسی ہے اور معلق ہوکر نفوذ کرتا ہے تاکہ مقام مقصود تک پہونچتا ہے **تیسرا حصہ** تینون حصون مین بڑا ہے یہ اوترتا ہے احشا تک معا ام
صعود کرجاتی ہین اور اوسکے ساتہ رباطات سنے بندہا ہوا ہوتا ہے جسوقت یہ حصہ مقابل حنجرہ کے ہوتا ہے اوس سے چند شعبہ پیدا ہوتے ہین
اور عضلہ حنجرہ تک آتے ہین جنکے سرے اوپر ہین اور حنجرہ اور غضاریف حنجرہ کو اوٹھاکرتے ہین اور جسوقت حنجرہ سے گذرجاتا ہے چند شعبہ اوس
سے چڑہکر عضلۂ حنجرہ تک پہونچتے ہین وہ عضلہ جنکے سرے نیچے ہین اور جنکا وجود حنجرہ کے بند کرنے اور کہولنے کیواسطے ضرور ہے اسلیے
کہ جذب کیواسطے اسفل کی ضرورت ہی اور اسی سبب سے اسکا نام عصب راجع ہے۔ دماغ سے یہ زوج اسواسطے اوترا کہ عصب نخاعی اگر چڑہتی
تو شکل تو ریب اپنے مبدء سے مستقیم نہوتے پس جذب بطرف اسفل کا باستحکام اوسسے نہوتا۔ یہ شعبے چہٹے زوج سے اسواسطے برآمد ہوئے کہ
اسمین اعصاب اسنیہ اور مائل بطرف لین کے اتنے ہین کہ اسکے پہلے جتنے اعصاب مذکور ہوئے اوسمین نتہی اسیواسطے تقسیم اسکی عضل وجہ اور
راس اور جو چیز ان دونونکے اعضامین تہی ہوئی۔ اور ساتوان زوج مستقیم ہوکر نہین اوترتا ہے مثل چہٹے کے بلکہ اوسکو تو ریب ضرور
ہوئی ہے اور رہیگا کہ جو چیز چڑہکر اوترے اوسکو ایک استناد اور تکیہ گاہ مضبوط ضرور ہے جو کہ شعبونین کے چڑہنیکے ہو تاکہ پہرے اوس پر
چڑہنے والی چیز اوس سے قوت پاکر اور مع ذلک موضع اوسکی سیدہی سخت قوی جگہنی اور قریب رکہی گئی پس نتہی کوئی شے مثل شریان
عظیم کے جولائق اس استناد مذکور کے ہو۔ چڑہنے والا حصہ ان شعبون سے بطرف یسار کے قابل اس شریان کے ہوتا ہے کہ وہ سیدہا
ہی ہے اور غلیظ بہی اوسپر لپٹ جاتا ہے اور زیادہ مضبوطی کی ضرورت نہین ہے لیکن چڑہنے والا حصہ بطرف یمین کے اسپر یہہ شریان
اوسکے قریب نہین ہوتی جیسے پہلی صورت مین قریب تہی بلکہ اوسکے قریب ہوتی ہے ایسی حالت مین کہ اوسکو باریکی عارض ہوجاتی ہے
بجہت برآمد ہونے شعبونکے جسقدر راوس سے برآمد ہوئے ہین اور اوسکی استقامت فوت ہوجاتی ہے جسوقت کہ یہہ مورب ہوکر بطرف بغل کے
جہکتا ہے اسلیے اسکا مضبوط کرنا رباطات سے ضرور ہوا کہ جسپر تکیہ کرے اور شعبون کی مضبوطی بہی اوس سے ہوجاے تاکہ جسقدر غلظ
اور استقامت اسکی فوت ہوئی ہے اوسکا تدارک ہوجاے۔ حکمت ان شعبون راجعہ کی دور ہونے مین مبدء سے یہہ ہے کہ دوسری قسم کے
شعبہ مبدء سے نزدیک ہوجائین اور یہہ شعبہ راجعہ بوجہ دور ہونے رجعہ کے مبدء سے قوت اور صلابت کا استفادہ کرین۔ عصب راجع مین
سے زیادہ وہی قوی پٹہہ ہے جو متفرق ہوتا ہے دونو بند کرنیوالے عضل حنجرہ میں اون شعبون کے جو حنجرہ کے بند کرنے مین معین ہین
بعد اوسکے باقی تمام یہہ پٹہہ اوترتا ہے پس اسکی شاخین جہلیون مین حجاب اور معدہ کے اور اون دونون کی جہلیون مین اور قلب اور ریہ اور

اور وہ اور شرائین مین جو اس مقام پر مین متفرق ہوتی ہین اور اس تفرق سے جس قدر باقی رہتا ہے حجاب مورب مین نافذ ہوتا ہے پس یہ جزو نافذ شریک ہوتا ہے اوس مقدار مذکور کے جو جزو ثالث سے اوترا ہوا اور دونون مین جدائی اوس کی جھلیون مین ہوتی ہے پھر اس پٹھ کی انتہا اوس استخوان عریض تک ہو جاتی ہے جو عضلہ بہرہ ہے ساتوان زوج اوسکا مقام نشو عظم مشترک درمیان دماغ اور نخاع کے ہے اور زیادہ مقدار اسکی جاتی ہے متفرق ہوکر اوس عضلہ مین جو زبان کی حرکت دینے والا ہے اور اوس عضل مین جو مشترک ہین درمیان درقی اور عظم لامی کے اور باقی ماندہ تمام یہ زوج کبھی بحسب اتفاق اور عضل مین بھی متفرق ہوتا ہے جو قریب ان عضل محرکہ وغیرہ کے ہین مگر یہ بات ہمیشہ نہین ہوتی ہے ۔ ہرگاہ کہ اوس پٹھے اور دماغ مین واسطے کار ہائے ضروری کے گئے ہین اور یہ بات اچھی تھی کہ سوراخ بہت سے مقدم ہین خواہ تحت مین اس مقام کے واقع ہوون بہتر یہی ہوا کہ زبان کی حرکت کا پٹھہ اسی مقام سے اوترے اسلیے کہ اسکی مس دوسرے مقام سے آتی ہے

فصل تیسری تشریح مین عصب نخاع مین کے اور اوسکی راہون کے بیان مین نخاع سے جس قدر پٹھے نکلکر گردن کے فقرون مین گئے ہین کل آٹھ زوج ہین **پہلا زوج** دو سوراخون فقرہ اولی سے نکلکر عضل راس مین تنہا متفرق ہوتا ہے اور اوسکی مقدار چھوٹی اور باریک ہے اسلیے کہ احتیاط اسکی مقتضی تھی کہ وہ باریک ہو **دوسرا زوج** اوسکا مخرج درمیان فقرہ اولی اور ثانیہ کے ہے یعنی وہ ثقبہ مخرج ہے جسکا ذکر باب تشریح عظام مین ہو چکا ہے اکثر مقدار اس زوج کی حس کو سر تک پہونچاتی ہے اس طرح پر کہ بشکل ترتیب چکر کہا کر اوپر دانے فقرہ تک جاتا ہے اور وہان سے آگے کی طرف پھر کر لپٹ آتا ہے اور پھیلتا ہے طبقہ خارجی پر دونو کانون سے پس جسقدر کمی زوج اول مین بجہت چھوٹے ہونے کے ہوئی ہے اور جو قصور اوسکو پراگندہ ہونے اور ملنے مین اون اطراف کی جو تمام اوسکے متصل ہین ہوا تہا اوسکا تدارک کرتا ہے اور باقیماندہ اس زوج کا آتا ہے اوس عضلہ مین جو گردن کے پیچھے ہے اور چوڑا ہے پس اوس مین حرکت پیدا کرتا ہے **تیسرا زوج** مقام نشو اور جگہہ نکلنے کی وہ سوراخ ہے جو درمیان دوسرے اور تیسرے فقرے کے ہے اسکی ہر فرد کی دو فرعین ہوتی ہین **ایک فرع** اسکی متفرق ہوتی ہے عمق مین اون عضل کے جو اوس مقام پر ہین اور جسمین چند شعبہ ہین خصوصاً وہ شعبہ جو سر کو گردن کے ساتھ لپٹنے والا ہے بعد اوسکے یہ فرع پھرتی ہے فقرون کے کانٹون تک جب اونکے سامنے پہونچتی ہے اون کے پردون مین درآمد ہوتی ہے بعد اوسکے اونکے سرون تک بلند ہوتی ہے اور ملتے ہین اس فرع کو رباطات غشائی جو اوگتے ہین یہان سناسن سے بعد اوسکے یہ فرع اور رباط دونون نفوذ کر کے پیچیدہ ہوکر کانون کے پاس تک پہونچتے ہین اور سوائے انسانکے اور حیوانات مین خاص کانون تک پہونچتی ہین اور دونو کانون کے عضل کو حرکت دیتی ہین **دوسری فرع** آگی کی جانب سے شروع ہوتی ہے اور عضلہ عریضہ تک آتی ہے اور اسکے اول مین چند رگین اور عضل اس سے لپٹتے ہین اور اسے گھیر لیتے ہین تاکہ یہ فی نفسہ قوی ہو جائے اور کبھی بہائم مین عضل صدغین اور عضل اذنین بھی اس سے ملتے ہین اور زیادہ پھیلاؤ اسکا دونو رخسارون کے عضل مین ہے **چوتھا زوج** اوسکا مخرج وہ سوراخ ہے جو تیسرے اور چوتھے کے بیچ مین ہے اور مثل زوج ثالث کے ایک جزو مقدم اور ایک جزو موخر تقسیم پاتا ہے جزو مقدم اسکا چھوٹا ہوتا ہے اسی جہت سے زوج پنجم سے ملتا ہے ۔ بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ اس جزو سے ایک شعبہ مثل نسج عنکبوت کے نکلکر گردن کی سابقی پر دراز ہوکر حجاب حاجز تک آکر گذرتا ہے حجاب کی دونو جانب پر جو سینہ کی تنصیف کرتے ہین ۔ اور بڑا حصہ اس زوج کا پیچیدہ ہوتا ہے پیچھے کی جانب اور بٹھہ جاتا ہے اندرون عضل کے تا انکہ تمام سناسن تک پہونچتا ہے پھر اس مقام سے اسمین شعبے نکلتے ہین اوس عضل تک جو مشترک درمیان سر اور گردن کے ہین پھر اپنی راہ لیتا ہے کہ پیچیدہ ہوکر آگے کی جانب آتا ہے اور بہائم

مین رخسارے اور دونو کانون کے عضل سے متصل ہوتا ہے ۔ بعض نے یہی کہا ہے کہ کچھ اسمین سے صلب تک منحدر ہوتا ہے
پانچوان زوج اسکا مخرج اوس سوراخ سے ہے جو درمیان چوتھے اور پانچوین فقرہ کے ہے اور یہ کہنا بھی ہو سکتا ہے کہ اوسمین ایک فرع اوس زوج سے
جو مقدم ہے ملی ہوئی ہوتی ہے دونو رخسارونکے عضل تک اور اون عضل تک جو سر کو نگون کرتے ہین اور تمام عضل پوشتر کمر اور گردن مین اون
تک آتی ہے و دوسری فرع دو شعبون پر منقسم ہوتی ہے پہلا شعبہ جو متوسط درمیان فرع اول اور شعبہ دوسرے کے ہے آتا ہے اعلاے کتف پر
اور کسیقدر حصہ چھٹے اور ساتوین زوج سے اسمین ملتا ہے و دوسرا شعبہ پانچوین اور چھٹے اور ساتوین زوج کے شعبون سے ملتا ہے اور
نفوذ کرتا ہے وسط حجاب تک **چھٹا اور ساتوان اور آٹھوان زوج** یہ تینون نکلتے ہین باقی ماندہ سوراخون سے بہ ترتیب مگر آٹھوین
زوج کا مخرج وہ ثقبہ ہے جو مشترک ہے درمیان آخر فقرون رقبہ کے اور اون فقرون پشت کے اور اوسکو شعبہ اختلاط شدید کہتے ہین مگر
اکثر حصہ زوج پانچوین کا کتف کے مقام مسطح پر آتا ہے اور بعض حصہ چھٹے زوج کا جو چوتھے زوج کے حصہ سے زیادہ ہے اور پانچوین زوجکے حصہ سے کم ہے
آتا ہے حجاب تک ۔ اور ساتوین زوج مین سے اکثر عضد تک آتا ہے اگرچہ اوسکے شعبون مین سے وہ بھی مقدار ہے جو ہمراہ ایک شعبہ چھٹے زوج
کا اسی عضل سر اور عنق اور صلب تک پہونچتی ہے اور حجاب تک بھی آتی ہے ۔ اور آٹھوان زوج بعد ملنے اور مصاحبت کے کل اوسکا جلد ساعد
تک آتا ہے اور اوسمین سے کسیقدر حجاب تک نہین پہونچتا مگر چھٹے زوج سے جسقدر حصہ طرف ہاتھ کے آتا ہے شانہ سے آگے نہین بڑھتا ۔ اور
ساتوین زوج کا حصہ عضد سے آگے نہین بڑھتا اور جو چیز از قسم عصب شانہ سے ساعد تک آتی ہے وہ آٹھوین زوج سے ہوتی ہے ملی ہوئی
سینہ کے اون فقرون سے جو پہلے روئیدہ ہوئے ہین ۔ حجاب کے واسطے ان پٹھون سے جو حصہ مقرر کیے گئے اور اون نخاعی پٹھون سے جو
نیچے اوسکے تھے اوسمین سے نہ لیے گئے اسکا یہ سبب ہے تاکہ حجاب پر جو حصہ عصب کا وارد ہو اوپر سے نیچے اوترتا ہو اور تقسیم اوسکی حجاب مین
درست ہو خصوصاً جبکہ قوت کہ اوسکی مقصود اون حصون کا وہ جھلی تھی جو منصف صدر ہے اور ممکن تھا کہ اوس جھلی تک کوئی عصب نخاعی سیدھا
پہونچ نہ سکے کہ توٹ کر زاویہ بنے اور اگر تمام پٹھہ اوترنے والا حجاب کا دماغ سے نازل ہوتا تو آہستہ راہ اوسکی دراز ہوتی ۔ مقام اتصال
ان اعصاب کا وسط حجاب مین اسواسطے مقرر کیا گیا کہ اگر کنارہ حجاب کا مقام اتصال تجویز کیا جاتا تو بخوبی پہونچتا اور پراگندہ ہونا اون پٹھونکا
معتدل اور برابر حجاب مین نہونا پایا کہ یہ سب پٹھے متصل ہوتے کل محیط سے اور یہ بات بجز مستقیم کی توڑنیوالی تھی اسواسطے کہ عضل تحریک
بذریعہ اطراف کے پیدا ہوتی پھر چونکہ محیط وہی چیز ہے جو مقدار کنعاب سے متحرک ہوتی ہے ضرور ہوا یہ کہ انتہا پٹھہ کی اوسی محیط تک ہو اور
ابتدا پٹھہ کی اوس تک نہو اور جب یہ بات واجب ہوئی کہ پٹھہ وسط حجاب تک اوترتا اوسکا متعلق ہونا اور نکلنا بھی ضرور ہوا نظر اسی ضرورت کے
اوسکی حمایت اور نگہبانی بھی ضرور ہوئی سبب چھپایا گیا ایسی جھلی سے اسطرح کہ اسکی حمایت اور نگہبانی کرے کہ اوسکے ہمراہ کسیقدر جھلی منصف صدر
کی بھی ہوتی ہے اور اوسپر تکیہ کیے ہوئے حجاب تک اوترتی ہے ۔ ہرگاہ کام اس عضو کا بزرگ تھا اسکے پٹھہ لیواسطے بہت سے مبادی مقرر
کیے گئے تاکہ اگر ایک مبدء کو کوئی آفت پہونچے اوسکا خلل باطل نہو جائے **فصل چوتھی تشریح مین اوس عصب نخاعی کے
جو سینہ کی فقرون مین جاتے ہین** یہ بارہ زوج ہین **پہلا زوج** اوسکا مخرج اوس سوراخ سے ہے جو درمیان سینہ کے فقرہ
اولی اور ثانیہ کے ہے اور اسکے دو حصہ ہوتے ہین بڑا حصہ عضل مین پسلیون اور پشت کے متفرق ہوتا ہے اور چھوٹا حصہ آتا ہے دراز
ہوکر اوپر اضلاع کے پس قریب ہوتا ہے آٹھوین پٹھہ گردن پر اور پھر یہ دونو ساتھ ہی دراز ہوکر دونون ہاتھون تک آتے ہین تاکہ تمام ساعد
اور کف تک پہونچ جاتے ہین **دوسرا زوج** اسکا مخرج اوس سوراخ سے ہے جو متصل سوراخ مذکور سے ہے اسمین کا ایک جزو متوجہ ظاہر ساعد ہوتا ہے اوسکو قائدہ

حس کا دیتا ہے اور باقی جزو اوسکا مع تمام از واج باقیہ کے ملکر بطرف عضل کتف کی متوجہ ہوتا ہے وہ عضل کتف جو اوسپر رکھے ہوئے ہین اندا اوسکے مفصل کو حرکت دیتے ہین اور صلب کے عضل کی طرف بھی وہی جزو آتا ہے پس جو عصب انہین سے فقرون صدر سے اوگتا ہے اوسکے جو شعبہ شانہ مین نہین آتے ہین عضل صلب تک جاتے ہین اور اون عضل تک پہونچتے ہین جو درمیان خالص پسلیون کے ہین اور اون عضلات تک جو موضوع ہین خارج صدر مین - اور جس پٹھہ کا منبت فقرے اضلاع سینہ کی ہین یہہ پٹھے آتے ہین اوس عضل تک جو درمیان اضلاع اور عضل بطن کے ہین اور انکے شعبو نکے ہمراہ رگین ہلنے والی اور ٹھہری ہوئی بھی چلتی ہین اور داخل ہوتا ہے یہہ پٹھہ مخارج مین اون عروق کے نخاع تک **فصل پانچوین تشریح مین عصب نخاع قطن کے** قطن کے پٹھے سب اس بات مین شریک ہین کہ ایک جزو انکا عضل صلب تک آتا ہے اور ایک جزو عضل بطن تک اور اوس عضل تک جو پوشیدہ ہے صلب مین مگر تین پٹھے اوپر والے ملتے ہین اوس پٹھے سے جو دماغ سے اوترتا ہے اور باقی پٹھہ نہین ملتے ہین اور دو زوج نیچے والے بہت سے شعبہ پٹھے سے ترتیب طرف دونو پاؤن کے چھوٹتے ہین اور ان شعبون سے ملتا ہے ایک شعبہ تیسرے زوج کا اور ایک شعبہ اول اعصاب عجز کا شعبہ دونو شعبے عضل ورگ سے آگے نہین بڑہتے ہین بلکہ یہہ دونو شعبے متفرق ہوتے ہین ایک عضل مین اور یہ شعبے بڑے بکہر پاؤن تک پہونچتے ہین نہ دونو ران اور دونو پاؤن کا عصب دونو ہاتھ کے عصب جیسا ہو اسواسطے جدا ہے کہ یہہ سب یکجا ہو کر طرف باطن کے غائر ہو کر سیل نہین کرتے ہین اسلیئے کہ ہیئت متصل ہونے عضد کی ساتہ کتف کے مثل ہیئت متصل ہونے ران کے ساتہ ورگ کے نہین ہے اور نہ متصل ہونا اسی عضد کا منبت اعضای کتف سے مثل اتصال ران کے منبت اعضائے ورک سے ہو پس یہہ سب پٹھے بطرف ساق کے مختلف طور پر متوجہ ہوتے ہین کوئی اندر چہپ جاتا ہے اور کوئی ظاہر رہتا ہے اور کوئی ڈوب کر نیچے عضل کے چہپتا ہے - اور جبکہ واسطے اوس عصب کے جواز جانب استخوان عانہ کے اوگتا ہے کوئی راہ بطرف دونو پاؤن کے پیچہے سے بدن کے اور اندر سے دونو رانون کے نہین تہی اسواسطے کہ اس مقام مین عضل اور عروق کی کثرت ہے لہذا ایک جزو عصب خاص سے اوس عضل کے جو دونو پاؤن مین ہے نکالا گیا اور نافذ کیا گیا اوس مجرے مین جو اوترتا ہے بطرف خصیتین کے تاکہ متوجہ ہو کر طرف عضل عانہ کے بہرطرف عضل رکبہ کے اوترے **فصل چہٹی تشریح مین عصب عجزی اور عصعصی کے** پہلا زوج عصب عجزی ملتا ہے عصب قطن سے جیسا لوگون نے کہا ہے اور باقی ازواج اور وہ فرد جو کنارے سے عصعص کے اوگتی ہے متفرق ہوتے ہین عضل مقعد اور عضل قضیب اور نفس قضیب اور عضلہ مثانہ اور رحم اور جہلی مین بطن کے اور جو اجزائے نسیہ اندرونی مین استخوان عانہ کے اور اوس عضل مین جو استخوان عجز مین پہیلا ہوا ہے **جملہ چوتھا تعلیم پانچوین شرائین کے بیان مین** اسمین پانچ فصلین ہین **فصل پہلی صفت مین شریانات کے** حرکت کرنیوالی رگین جنکو شرائین کہتے ہین سوائے ایک رگ کے انہین سے اور سب کی خلقت مین دو صفاق یعنی دو پوست تنک بنائے گئے اون دونو مین سخت پوست اندرونی ہے اس لیئے کہ وہ ملا ہوا ہے ضربان اور حرکت جو بہری موج کو جو قوی ہوتی ہے اور اوسکی حفاظت اور تقویت مقصود اور نہایت ہے اور اوسی روح کا محفوظ رہنا مطلوب ہے یہہ مقام اوگنے شرائین کا اوس بیجانب بائین تجویف دو تجویفون قلب سے ہے اسلیئے کہ وہ داہنی تجویف قلب کی متصل جگر کے ہے اوسکے واسطے وجہہ یہہ کہ مشغول رہے جذب غذا اور استعمال مین اوسی غذا کے - **فصل دوسری تشریح مین شریان وریدی کے** پہلے سب کے بائین تجویف قلب سے دو شریان پیدا ہوتی ہین ایک انہین سے ریہ تک آتی ہے اور دوسری تقسیم باقی ہے واسطے استنشاق ہوائے نسیم کے اور پہونچانے اوس خون کے جو ریہ کو غذا دیتا ہے قلب ہی سے اسواسطے

کہ گذرگاہ غذاے ریہ کی وہی قلب ہے اور راہ سی قلب سے طرف ریہ کے غذا پہونچتی ہے - مقام پر وریدی اس قسم شریان کا نہایت پتلا جزو
سے ابھرے ہوئے قلب سے ادر وہ جگہہ ہے جہان پر اور ورید اوسمین نفوذ کرتی ہین اور یہ شریان ایک ہی طبقہ رکہتی ہے اسیواسطے اسکا نام شریان
وریدی رکہا گیا - ایک طبقہ پر اسکی خلقت اسواسطے ہوئی تاکہ ہمین نرمی اور سلاست بخوبی ہو اور انبساط و انقباض کی اطاعت بہت کرے اور یہ
جو خون لطیف بخاری مناسب جوہر ریہ کے ہے اوسکے ترشیح یعنی ٹپکانے مین اطاعت کرے اور یہ خون ایسا ہوتا ہے کہ کمال نضج کو قلب مین پہونچ
جاتا ہے اوسکو زیادہ نضج کی حاجت اسقدر نہین ہوتی جیسی اوس خون کو ہوتی ہے جو ورید اجوف مین جاری ہے اور اوس ورید کا ذکر ہم آگے
آتا ہے خصوصاً چونکہ مکان اس خون کا قلب سے نزدیک ہے قلب کی قوت حارہ نضجیہ اس ورید تک بآسانی پہونچیگی - ایک یہہ بھی دلیل اس
شریان کے طبقہ واحد ہونے پر ہے کہ جو عضو اس شریان مین ملتا ہے یعنی ریہ وہ عضو خفیف یعنی ہودا ہے اوس عضو خفیف سے ہر وقت ملنے کی
خوف صدمہ پہونچنے کا اس شریان کو نہین ہے اسطور پر کہ اس عضو کی صلابت اوسمین اثر کرے اسیوجہ سے اس شریان کو جرم کے گندہ کرنے سے
استغنا ہوئی کہ ایسی استغنا اور شریانین مین حاصل نہین ہے اسلیے کہ اور شریانین متصل اعضای سخت کی ہین - اور ورید شریانی جسے ہم آگے ذکر
کرینگے اگرچہ وہ بھی متصل ریہ کے ہے مگر اوسکا اتصال موخر ریہ سے جو قریب سخت چیزون کے ہے ہوتا ہے اور یہ شریان وریدی متفرق مقدم ریہ مین
ہوتی ہے اور اوسمین یہ بات آتی ہے کہ اسکے اجزا او رشعبہ ہوجاتے ہین - بلکہ جس وقت قیاس کیا جاے اس شریان وریدی کی مضبوطی اور نرمی پر کہ
جسکی وجہ سے انبساط اور انقباض سہل ہوتا ہے اور ٹپکنا خلط مترشح کا آسان ہوتا ہے پھر بعد اس قیاس کے یہی معلوم ہوتا ہے کہ حاجت
اسکے نرم ہونیکی زیادہ ہے بہ نسبت اسکے مضبوط اور گندہ ہونیکے - دوسری شریان جو بہت بڑی ہے اور جسکا ارسطاطالیس اورطی
نام رکہتا ہے پہلے قلب بائین سے نکلتی ہے دو شعبہ چھوڑتی ہے بڑا شعبہ پھرتا ہے گرد قلب کے اور اوسکے اجزا مین متفرق ہوتا ہے اور چھوٹا شعبہ گھومتا
ہے باطن مین قلب کے اور متفرق ہوتا ہے داہنی تجویف مین اور جو کچھہ شریان سے بعد نکلنے شعبون کے باقی رہتا ہے جس وقت ظاہر ہوتا ہے اوسکی
دو قسمین ہوجاتی ہین ایک قسم بڑی ہے جو مرتفع یعنے مقام پستی کا واسطے انحدار کے اور دوسری قسم چھوٹی جو مرتفع ہے واسطے اصعاد کے - مرتفع انحدار
کا بڑا مرتفع اصعاد سے ہو اسلیے بنایا گیا کہ مرتفع انحدار اون اعضا کیطرف قصد کرتا ہے جو عدد مین زیادہ اور مقدار مین بڑے ہین اور یہ وہ اعضا ہین
جو موضع مین نزدیک قلب کے ادبیرج اورطی پر تین جہلیان سخت ہین اندر سے باہر تک بس اگر ایک یا دو جہلیان ہوتین اوس منفعت کو جو
جو انکی خلقت مین مقصود ہے نگاہ رکہہ کر مقدار اونکی بڑہائی جاتی یا دونون کی مقدار بڑہائی جاتی تو حرکت مین ثقل پیدا ہوتا اور اگر چار جہلیان ہوتین
تو چھوٹی چھوٹی ہوتین اور انکی منفعت باطل ہوجاتی اور اگر مقدار انکی بڑی ہوتی تو راہ خون کو تنگ کرتی - شریان وریدی کی دو جہلیان ہین جو جوف
یا آتیوالی ہین اندر کیطرف وہ بر اقتصار اسواسطے ہوا کہ اسجگہہ پر حاجت مضبوطی کی زیادہ نہین ہے جیسی وہان تھی بلکہ حاجت اسکے سخیف یعنی کم زور
کرنیکی زیادہ ہے تاکہ رفع ہونا بخارات دخانی کا اور ہونا خون طرف ریہ کے جانا سہل ہو **فصل تیسری تشریح مین شریان صاعد کے** جو منقسم ہوا
حصہ اجزائے اورطی سے جسکی دو قسمین ہوتی ہین چھوٹی اور بڑی بڑی قسم راہ صعود کی لیتی ہے طرف لبہ یعنی مقام ملنے دونو ہنسلیون کے جسکو
نحر کہتے ہین پھر مورب ہوکر طرف ایمن کے جاتی ہے تاکہ جسوقت پہونچے گوشت نرم تک جو بشکل توت کے ہے وہ گوشت جو وسط سینہ مین ہے
اس رگ کی تین قسمین ہوجاتی ہین دو شریانین اونمین سے جنکا نام سباتی ہے چڑہتی ہین داہنے بائین ہمراہ وداجین غائر کے جنکا ذکر ہم آ
کرینگے اور نہین وداجین کے ہمراہ انقسام مین بہی ہوتی ہین جیسا ذکر کرینگے اور تیسری قسم متفرق ہوجاتی ہے سینہ مین اور جلس اولی
اضلاع اور اوپر کے چہہ فقرے گردن سے اور اطراف مین ترقوہ کے تا اینکہ پہونچتی ہے یہی قسم ثالث شانہ کی طرف کہ وہان سے لٹکر ہاتھون کے

اعضا انکی جاتی ہے اور ... جو ... یعنی چوڑہو والی ہے جاتی سیدھی طرف کنارہ ... کے اور ... انقسام تیسری قسم کے قسم اکبر سے ... قسم پانی ہے **فصل چوتھی تشریح مین دو نوشریان سباتی کے** ہر ایک شریان ... اپنی قبل از انکہ رقبہ تک پہونچتی ہے اور ... دو قسمین ہو جاتی ہین ایک مقدم رقبہ کی اور ایک موخر پہر مقدم کی ہی دو قسمین ہوتی ہین ایک قسم ستبطن یعنے پوشیدہ ہوکر بطرف ... اور عضلات باطنی تک ... کے جاتی ہے اور دوسری قسم ظاہر ہوتی ہے اور چڑہتی ہے آگے دونو کا ... کے عضل صدغین تک اور ان مقامات سے ... کی ... شعبے ہوتی ہے مری چوٹی تک اور اوسکے دہنے شعبے کے کنارے بائین شعبے کے کنارے سے ملجاتی ہین اور جزو موخر اس رگ کا اوسکے بہی دو ... چھوٹے اور بڑے ہوتے ہین چھوٹا جزو اونمین سے اکثر متباہی پیچھے کی طرف اور متفرق ہوتا ہے اوس عضل مین جو محیط ہے مفصل راس کو اور کسیقدر راس چھوٹے جزو سے متوجہ ہوتا ہے طرف قاعدہ موخر دماغ کے داخل ہوتا ہوا بڑے سوراخ مین نزدیک ... کے اور بڑا حصہ اسکا داخل ہوتا ہے اس سوراخ کے آگے سوراخ مین استخوان حجری کے شبکہ تک اور اسی سے شبکہ بنا جاتا ہے اسطرح کہ رگون مین رگین اور طبقون مین طبقے اوپر پوست اوپر پوست کے ممکن نہین ہے کہ ایک انمین سے کوئی لے اور سب کا سب آپسمین مثل جال کے ... ہے اور یہ رگ آگے اور پیچھے اور دہنے اور بائین جاتی ہے اور شبکہ مین منتشر ہوتی ہے پہر اونمین سے ایک زوج ایسا مجتمع ہوتا ہے جیسا پہلے تہا اور دماغ مین جاتا ہے ... اوسکے جہلی مین اور چڑہ جاتا ہے دماغ تک اور باریک جہلی تک متفرق ہوتا ہے بعد اوسکے جرم دماغ مین بطون دماغ تک اور صفاق بطون تک پہیلتا ہے اور اوسکے شعبونکے منہہ ملجاتے ہین اون شعبون کے منہہ سے جو نہایت چھوٹے ہین عروق وریدی کے اوترنیوالے شعبون کے منہہ سے - یہہ تمام اسواسطے چڑہائی گئین اور وہ قسمین وریدکی اسواسطے اوتاری گئین کہ یہ قسمین گرانے والی خون کی ہین اور بہتہ ... طرف ساقی کے یہ ہے کہ سرنگون ہوا اطراف اوسکے ہکین اور وہ رگین مفید روح کی ہین اور روح خود لطیف ہے کہ صعود کی حرکت مین محتاج طرف ... کے ... سرنگون ہونیکی نہین ہے تاکہ اوسکا انصباب آسان ہو بلکہ اگر طرف اوسکا واژگون کیا جائے اس سے افراط استفراغ اوس خون کی ہوگی جو ہمراہ روح کے رہتا ہے اور روح کی حرکت مین دشواری پڑیگی اسلیے کہ حرکت روح اوپر کی جانب آسان ہے اور روح مین جس قدر حرکت اور لطافت ہے اونمین کفایت ہے اس بات کی کہ پراگندہ ہو دماغ مین بقدر محتاج الیہ کے اور گرمی پہونچائے دماغ کو اسیواسطے شبکہ بچھایا گیا نیچے دماغ کے کہ شریانی خون اونمین آمد و شد کرے اور روح کی بہی آمد و رفت ہو اور مشابہ مزاج دماغ کے بعد نضج کے ہوجانے بعد اوسکے خالص ہوکر بتدریج دماغ تک پہونچے اور شبکہ رکہا ہوا ہے درمیان ہڈی اور سخت جہلی کے **فصل پانچوین تشریح مین شریان نازل کے** جو قسم نازل ہے پہلے سیدہی گذرتی ہے تا اینکہ تکیہ کرتی ہے اوپر پانچوین فقرے کے اسلیے کہ وضع اوسکے سامنے قلب کے سر کے ہے اور اس مقام پر ایک شے بشکل ... کے مثل تکیہ ... کیواسطے اوسی رگ کے ہے تاکہ حائل ہو درمیان اوسکے اور پشت کے اور مری جسوقت اس مقام پر پہونچتی ہے اوس سے ... طرف دور ہو جاتی ہے اور اوس مقام کی مجاور یعنے قریب نہین رہتی اور یہہ منقسم ہوکر چند جہلیون سے متعلق ہوتی ہے ... پہونچے اس جہلی کے حجاب مین تاکہ اونمین تنگی نہ واقع ہو - یہہ اوترنے والی شریان جسوقت پانچوین فقرے پر پہونچتی ہے منحرف ... بطرف اسفل کے اوترتی ہے پشت پر دراز ہوتی ہوئی تا اینکہ استخوان عجز تک پہونچ جاتی ہے اور جیسے محاذی سینہ کے ہوتی ہے اوبر اونمین ... ایک شعبہ چہوٹا باریک پیچھے چہوڑتی ہے جو طرف مین ریہ کے متفرق ہوتا ہے سینہ سے اور اس شریان کے اطراف قصبہ ریہ تک آتے ہین اور ... فقرے کے نزدیک یہ شریان گذرتی ہے اون فقرون مین ایک شعبہ اسکا گذرتا ہے کہ پہونچ جاتا ہے درمیان اضلاع اور نخاع کے پہر ... قسمت ... زکر جاتی ہے اس سے دو شریان اور پیدا ہوتی ہین جو حجاب تک آتی ہین اور اوسکے دہنے اور بائین متفرق ہوتی ہین بعد

ازان ایک شریان اوسکے پیچھے چھوڑتی ہے جسکا شعبہ معدہ اور سپرز اور طحال مین متفرق ہوتا ہے اور جاکر جگر سے ایک شعبہ مثانہ تک جاتا ہے بعد اسکے ایک وہ شریان پیدا ہوتی ہے جو جداول تک آتی ہے وہ جداول جو گرد باریک انتون اور قولون کے ہین پھر اسکے بعد اس سے تین شرائین اور پیدا ہوتی ہین تینون مین سے ایک وہ شریان ہے جو بائین گردہ کو جاتی ہے اور اوسکی پیچیدگیون مین اور اون اجسام مین جو محیط گردہ ہین متفرق ہوتی ہے اور اونکو عطا حیات کرتی ہے دو باقی شریان جو پہونچتی ہین دو گردہ تک اسلیے کہ ماہیت خون کی اون دونون سے گردے جذب کرین اور اسلیے کہ دونو گردے اکثر معدہ اور امعا سے وہ خون جذب کرتے ہین جو پاک اور خالص نہین ہوتا بعد اوسکے اوسی شریان نازل سے دو شریان اور پیدا ہوتی ہین جو خصیتین تک آتی ہین بائین حصہ مین جو شریان ان دونون مین سے آتی ہے اوسکے ہمراہ ہمیشہ ایک ٹکڑا اوس شریان سے ہوتا ہے جو بائین گردے تک آئی ہے بلکہ بعینہ مقام نشو اوس شریان کا جو بائین خصیہ تک آئی ہے یہی رگ ہوتی ہے جو بائین گردے تک آئی ہے فقط اور جو رگ داہنے خصیہ تک آئی ہے اوسکا مقام نشو ہمیشہ بڑی شریان یعنی شریان اعظم سے ہوتا ہے اور کبھی بندرت اوس شریان سے بھی اسکے ہمراہ ایک جزو آتا ہے جو متصل داہنے گردے کے ہے ۔ پھر اس بڑی شریان نازل سے وہ شریان اور نکلتی ہین جو اون جداول عروق مین متفرق ہوتی ہین جو گردہ محاذ سے تقسیم کئے ہین اور چند شعبہ نخاع مین متفرق ہوتے ہین اور فقرونکے سوراخ مین داخل ہوتے ہین اور اون رگون مین جو خاصرہ تک پہونچتی ہین کچھ اور تقسیم اونمین تک آتے ہین منجملہ ان شعبونکے ایک ہوتا زوج ہے جو قبل تاسع کے پہونچتا ہے سوے اوس زوج کے جسکا ذکر آگے آتا ہے اور یہ بات مرد دونمین اور عورتونمین یکسان ہے اور یہ زوج اور دوسری ملجاتا ہے ۔ پھر یہی بڑی شریان جسوقت آخر فقرون تک پہونچتی ہے اوسکی تقسیم ہمراہ اوس ورید کے ہوجاتی ہے جو اسکے ہمراہ ہے جسکا ہم ذکر کرینگے اور اس تقسیم مین اس شریان کی دو قسمین بشکل لام یونانی کے اسطرح ہوجاتی ہین ⅄ ۔ ایک قسم داہنی طرف جاتی ہے اور ایک بائین جانب پھر ایک ان دونو قسمون سے جو بنی ہے اوپر استخوان عجز کے رانون تک متصل پہونچنے ان دونو حصونکے ران تک پھر ایک قسم ایک رگ اور چھوڑتی ہے جو آتی ہے مثانہ اور ناف تک اور ناف پر دونو آکر ملجاتی ہین اور جنین مین ان دونون کا ظہور بخوبی ہوتا ہے مگر جو پورے نو مہینے کے بعد پیدا ہون چونکہ اطراف اونکے خشک ہوجاتے ہین جڑین ان دونو رگون کی باقی رہجاتی ہین کہ اون جڑون سے چند شاخین برآمد ہوکر اون عضل مین متفرق ہوتی ہین جو استخوان عجز پر موضوع ہین ۔ اور جو رگین اونمین سے مثانہ مین آتی ہین اونکی تقسیم اسطرح ہوجاتی ہے کہ اطراف اونکے قضیب مین ملجاتے ہین اور باقیماندہ رگون رحم مین عورتون کے اور یہ چھوٹا زوج ہے ۔ وہ شریان جو پانون تک اوترتی ہین اونکے دو شعبہ دونو رانون مین پڑنے بڑے ہوتے ہین ایک بجانب وحشی دوسرا بجانب انسی اور وحشی کیجانب کا شعبہ وہی اندر کے بجانب انسی مائل ہوتا ہے اور اوس سے چند شعبے نکلتے ہین اور جو عضل اوس مقام مین ہے اونمین پہونچتے ہین پھر یہ شعبہ اوترتا ہے اور جھکتا ہے آگے کی جانب اسی شعبے سے ایک بڑا شعبہ نکلتا ہے درمیان ابہام اور سبابہ کے اور دوسرا شعبہ چھپ جاتا ہے کہ انگلی پانون کے اجزا مین نفوذ کرتا ہے اور باوسکا امتداد شعبہ ہائی ورید کے نیچے ہوتا ہے جسیا ہم آگے ذکر کرینگے ۔ یہ عروق ضوارب ایسے ہین کہ انمین سے کچھ رگین متصل اوردہ کے نہین ہوتی ہین جیسے وہ شریان جو جگر سے ناف تک جنین کے بدنمین آتی ہین خواہ شعبہ شریان وریدی کی خواہ وہ شریان جو پانچوین فقرہ تک نافذ ہے اور وہ شریان جو لبہ یعنی منحر تک چڑہتی ہین اور وہ شریان جو بغل کیطرف ہین اور وہ دونو سباتی جب شبکہ مشیمہ مین متفرق ہوتی ہین اور وہ شریان جو حجاب تک آتی ہے اور وہ شریان جو مثانہ تک نافذ ہوئی ہے اپنے شعبہ کے اور وہ شریان جو معدہ اور جگر اور طحال اور امعا مین آتی ہے اور وہ شریان جو مراق بطن سے اوترتی ہے اور اون رگونسے منحدر ہوتی ہے جو استخوان عجز مین ہین ۔ حسبوقت شریان پشت پر آکر ورید کے متصل ہوتی ہے شریان ورید پر سوار ہوجاتی ہے تاکہ کم رتبہ چیز بلند مرتبہ کا بوجھ اوٹھائے لیکن اعضاء ظاہری مین شریان نیچے ورید کے ہوتی ہے تاکہ صدمات ظاہری پرداشت ورید کرے اور ورید مثل سپر کے اوسکو بچائے شرائین ہمراہ اوردہ کے واسطے دو فائدے ہین ایک فائدہ یہ ہے کہ بطاوردہ کا انشٔہ مجللہ شرائین سے ہوجائے پس چپ جائے شریان درمیان

امعا کے دوسرا فائدہ یہ ہے کہ ہر ایک غدائین اور اوردہ بھی ایک دوسرے سے رطوبت پاتی ہے غدائین کا بیان تمام ہوا جملہ پانچوان تعلیم پانچوین تشریح مین اوردہ کے اور اسمین پانچ مضامین ہین فصل پہلی تعریف مین اوردہ کے ساکن رگونکو اوردہ کہتی ہین سب اوردہ جگر سے نکلتے ہین پہلے دو رگین جگر سے نکلتی ہین ایک جانب مقعر سے جدھر جوف ہی اُس رگ کی زیادہ منفعت غذا کا جذب کرانا جگر کیطرف ہے اور اوسکا باب کبد نام ہے اور دوسری رگ اوگتی ہے محدب کبد سے اور اوسکی منفعت پہونچانا غذا کا جگر سے اعضا کیطرف ہے اسکا نام اجوف ہے

فصل دوسری تشریح مین اوس ورید کے جسکا باب الکبد نام ہے باب کی تشریح سے ہم کلام شروع کرتے ہین اور لکھتے ہین کہ باب کبد پہلے اوسکا کنارہ جو تجویف کبد مین پیٹھا ہوا ہے پانچ قسمون پر منقسم ہوتا ہے اور یہہ شعبے نکلکر یہان تک جاتے ہین کہ اطراف محدب کبد تک پہونچتے ہین انمین سے ایک ورید مرارہ تک جاتی ہے اور ان شعبون کی مثال ایسی ہے کہ جیسے درخت کی جڑین نکلکر پھر اندر پیٹھہ جاتین۔ جو کنارہ متصل تقعیر کبد کے ہے وہ اوپر جگہ سے جدا ہوا اور اوسکی آٹھہ قسمین ہوگئین دو قسمین چھوٹی چھوٹی اور چھہ قسمین بڑی بڑی ایک چھوٹی قسم خاص اوس آنت سے ملتی ہے جسکا اثنا عشری نام ہے تاکہ غذا کو اوس سے جذب کرے اور اس رگ سے چند شعبے نکلکر اوس جرم مین متفرق ہوتے ہین جس کا البنقراس نام ہے اور دوسری قسم چھوٹی دو قسمون سے متفرق ہوتی ہے اسافل معدہ مین اور نزدیک بواب کے جو فم معدہ سے نیچے کیطرف تاکہ غذا کو اودے ۔ چھہ قسمین باقی اونمین سے ایک قسم جاتی ہے طرف سطح معدے کی تاکہ ظاہر معدے کو غذا دے اسواسطے کہ باطن معدہ کا ملاقی ہوتا ہے اوسی غذاے اول سے جو اومین جاتی ہے اور اوسی سے بروقت ملاقات کے غذا پاتا ہے ۔ دوسری قسم ان چھہ مین سے طرف طحال کے جاتی ہے تاکہ طحال کو غذا دے اور قبل ازانکہ طحال تک پہونچے اوس سے چند شعبے برآمد ہوتے ہین جو غذا دیتے ہین جرم البنقراس کو اوس غذا کو صاف کرکے جو طحال سے اوس جرم تک پہونچتی ہے بعد اوسکے یہ قسم طحال کے متصل ہو جاتی ہے اور باوجودیکہ طحال سے متصل ہے ایک شعبہ باہی قسم سے پھر پلٹ جاتا ہے معدے کی بائین طرف کہ اوسکا تغذیہ کرے اور جسوقت اس قسم سے نفوذ کرنیوالی مقدار طحال مین نافذ ہو جاتی ہے اور اوسکے بیچ مین آجاتی ہے اسمین سے ایک جزو اوپر کو چڑہتا ہے اور ایک نیچے کو اوترتا ہے چڑہنے والا جزو اوس سے ایک شعبہ نصف فوقانی طحال مین رکھکر اوسکو غذا دیتا ہے اور اوترنیوالا جزو ظاہر ہو جاتا ہے تا اینکہ محدب معدے تک پہونچکر پھر اسکے دو جزو ہو جاتے ہین ۔ ایک جزو معدے کے ظاہری بائین حصے مین متفرق ہوتا ہے کہ اوسکو غذا دے دوسرا جزو فم معدے تک ورآتا ہے تاکہ فضول سوداوی کے بہنے کے اوسپر گرے اور اس وضع فضول سے معدہ فائدے ہوتے ہین فضول نکل جاتے ہین اور فم معدے کو دغدغہ جس سے خواہش طعام کا تنبیہ ہو پیدا ہوتا ہے اور اس بات کو ہم پہلے بھی بیان کر چکے ہین ۔ دوسرا جزو اوترنیوالا انمین سے اور اسکے بھی دو جزو ہوتے ہین ایک جزو سے ایک شعبہ طحال کے نصف اسفل مین واسطے تغذیہ کے متفرق ہوتا ہے اور دوسرا جزو باہر نکلکر ثرب تک پہونچتا ہے اور اوسمین متفرق ہو جاتا ہے تاکہ اوسکو غذا دے ۔ تیسری قسم ان چھہ مین سے شروع ہوتی ہے بائین جانب سے اور جداول مین اون عروق کے جو گرد معاے مستقیم کے ہین متفرق ہو جاتی ہے تاکہ ثقل جو غذا سے حاصل ہوا ہے اوسے چوس لے ۔ چوتھی قسم ان چھہ مین سے مثل بال کے متفرق ہوتی ہے بیچ بعض اوسکا داہنی جانب ظاہری معدہ مین تقسیم پاتا ہے مقابل اوس جزو کے جو طحال سے معدے کی بائین طرف آیا تھا اور کسیقدر جزو ہا کا ثرب کو داہنے جانب متوجہ ہوتا ہے اور اوسمین متفرق ہوتا ہو مقابل اوس جزو کے جو بائین جانب طحال کی رگونکے شعبے سے وارد ہوا ہے ۔ پانچوین قسم ان چھہ مین سے اون جداول مین متفرق ہوتی ہے جو گرد معاے قولون کے ہے تاکہ غذا کو حاصل کرے چھٹی قسم ان چھہ مین سے ہمیشہ یہ ہے کہ اکثر وہ گرد معاے صائم کے ہے اور باقی گرد اون باریک پیچیدگیون کے جو اور سے متصل ہین جاتی ہے اور جذب غذا کرتی ہے

فصل تیسری تشریح مین ورید اجوف کے

اور جو چیز کہ اوس سے چڑہتی ہے اوس کی جڑ پہلے نفس جگر مین متفرق ہو کر اوسکے اجزا مثل بال کے ہو جاتے ہین تاکہ غذا کو جذب کرین باب کے اون شعبون سے کہ وہ بھی مثل بال کے متفرق ہین - اون کے شعبے محدب کبد سے جوف کبد تک وارد ہوتے ہین اور باب کے شعبے تقعیر کبد ہو جوف کبد تک وارد ہوتے ہین بعد اوسکے ساق اوسکے نزدیک محدب کے برآمد ہوتی ہے پہر اوسکی دو قسمین ہوتی ہین ایک قسم چڑہنے والی اور ایک قسم اوترنیوالی چڑہنے والی قسم حجاب کو پہاڑ کر اوسمین نفوذ کرتی اور اوس حجاب مین دو رگین چہوڑتی ہے جو اوسی حجاب مین داہنے بائین منفرق ہو جاتی ہین اور اوسکو غذا دیتی ہین پہر محاذی غلاف قلب کے ہوتی ہے اور اوسکی طرف جانب سے شعبے چہوڑتی ہے جو مثل بال کے پیدا ہوتے ہین اور غلاف قلب کو غذا دیتی ہین پہر اوسکی یعنی باقی عرق صاعد کی دو قسمین ہو جاتی ہین ایک قسم کا عظیم نام ہے کہ وہ قلب تک آتی ہے اور اوسمین نفوذ کرتی ہے وہ داہنے اذن قلب کے نزدیک اور یہہ رگ دل کی رگون مین سب سے بڑی ہے اور بڑی اسواسطے ہے کہ اور رگین قلب کی نسیم کے پہونچانیکے واسطے قلب تک مخلوق ہوئین اور یہہ رگ غذا پہونچانیکے واسطے پیدا کی گئی اور چونکہ غذا بہ نسبت نسیم کے غلیظ تر ہے اوسکا منفذ بھی وسیع تر چاہیئے اور اوسکا ظرف بڑا ہونا ضرور ہے یہہ رگ جیسی ہی قلب مین داخل ہوتی ہے اوسکے واسطے تین جہلیان پیدا ہو جاتی ہین کناو گاہ اونکی باہر سے اندر کی طرف ہوتی ہے تاکہ جذب کرے قلب نزدیک ہونیکے کہ تہمین غشاؤن سے غذا کو طرف اپنے اور بروقت انبساط کے یہ غذا پہر پلٹ نجائے اور یہہ جہلیان سب جہلیون سے زیادہ تر سخت ہین - یہہ وریدیچے پہوٹتی ہے بروقت محاذات قلب کے تین رگین جنمین سے ایک ریہ کیطرف پہونچتی ہے اسکا نکلنا نزدیک منبت شرائین کے ہے مین بائین جانب کے پیچیدہ ہو کر داہنی تجویف مین ریہ تک ہوتا ہے اور اونکی بہی دو جہلیان پیدا کی گئین جسطرح شرایانات کیواسطے دو جہلیان اور اسیواسطے اسکا نام وریدشریانی رکہا گیا پہلی منفعت اسمین یہہ ہے کہ جو خون اس سے مترشح ہو نہایت رقیق مشابہ جوہر ریہ کے ہو اسلیئے کہ یہہ خون ابہی تہوڑا زمانہ ہوا کہ قلب مین تہا اوسکو ایسا نضج حاصل نہین ہوا ہے قلب مین کہ قابل انصباب کے شریان وریدی مین ہو جائے دوسری منفعت اسمین یہہ ہے کہ نضج خون کا اسمین اچہی طرح ہو جائے - دوسری قسم ان تین قسمون کی گرد قلب کے پہر جاتی ہے بعد اوسکے اندر قلب کے پراگندہ ہوتی ہے تاکہ اوسکو غذا دے اور یہہ بات اوسوقت ہوتی ہے جسوقت وریداجوف قریب اسکے ہوتی ہے کہ داہنے اذن قلب مین ڈوب کر قلب مین داخل ہو جائے - تیسری قسم ان تینونسے وہ خاص آدمیونکی خلقت مین بائین جانب کو مائل ہوتی ہے بعد اسکے بطرف پانچوین فقرے کے سینہ کے متوجہ ہوتی ہے اور اوس فقرے پر تکیہ کرتی ہے اور آٹہون نیچے کے اضلاع اور جو متصل اضلاع کے عضل اور کل اجسام سے ہین اونمین متفرق ہوتی ہے - وریداجوف سے بعد ان تین اجزا کے جسوقت نامیہ قلب سے چڑہتی ہوئی بڑہجائے چند شعبے مثل بال کے متفرق ہوتے ہین اور پرگ ہملیو مین جو سینہ کی منصف ہین اور اوپر کے غلافون مین اور اوس گوشت نرم مین جسکا توتہ نام ہے پہر جب یہہ رگ قریب ترقوہ کے پہونچتی ہے اس سے دو شعبے برآمد ہوتے ہین اور بشکل توریب طرف ترقوہ کے متوجہ ہوتے ہین اور جسقدر قریب ترقوہ کے ہوتے ہین دو رہو جاتے ہین اور ہر ایک شعبہ کے دو شعبے ہو جاتے ہین ایک اونمین سے ہر طرف سے طرف سینہ کو داہنے اور بائین اوترتا ہے تاانیکہ خنجری تک منتہی ہوتا ہے اور اپنی گذرگاہ مین شعبہ چہوڑتا جاتا ہے جو اضلاع کے نیچے کی عضل مین متفرق ہوتے ہین اون شعبون کے موہنہ اون رگونکے منہہ سے ملجاتے ہین جو اضلاع مین پہیلے ہوئے ہین - تہوڑے سے شعبے ان مین سے باہر نکلتے ہین اوس عضل تک جو سینہ سے باہر ہے جسوقت یہہ دو نو خنجری پر پہونچ جاتے ہین اونمین تہوڑے شعبے ظاہر ہو جاتے ہین اون عضل تک جو دررآوردہ اور کتف کے محرک ہین اور انہمین مین متفرق ہو جاتے ہین اور چند شعبے نیچے عضل مستقیم کے اوترتے ہین اونمین سے عضل مستقیم مین چند شعبے منفرق ہو جاتے ہین اور باقیماندہ ان اجزا سے متصل ہوتے ہین جو چڑہتے ہین وریدخنجری سے جسکا آگے ہم ذکر کرینگے - دوسری قسم ان دونومین سے وہ ایک زوج ہے اوسکی ہر فرد پانچ شعبہ

ہوجاتی ہے ایک شعبہ سینہ پر جاتا ہے اور چار ون پسلیون اور پیالی کو غذا دیتا ہے دوسرا شعبہ مواضع کتفین کو غذا دیتا ہے تیسرا شعبہ ابطین اور اوس عضل کے جاتا ہے جو عنق مین در آیا ہوا ہے اور اوسکو غذا دیتا ہے چوتھا شعبہ سوراخون مین اوپر کے چھ فقرے جو رقبہ مین ہین نفوذ کرتا ہے اور اوسکے بڑے رگ جاتا ہے پانچوان شعبہ قریب سب شعبون کے نخل تک ہوتا ہے ہر طرف سے اور اسکی چار شاخین ہوتی ہین پہلی شاخ منتشر ہوتی ہے اوس عضل مین جو سینہ پر ہے اور ہڈیون اور اون چیزون مین داخل ہین جو مفصل کتف کو حرکت دیتے ہین دوسری شاخ گوشت نرم اور رابطہ کی جھلیون مین آتی ہے تیسری شاخ اوترتی ہے جانب صدر پر گذرتی ہوئی مراق تک چوتھی شاخ یہ سب مین بڑی ہے اسکے تین جزو ہوتے ہین ایک جزو اوس عضلہ مین منتشر ہوتا ہے جو بقعہ کتف مین ہے دوسرا جزو اوس بڑے عضلہ مین جو ابط مین واقع ہے منتشر ہوتا ہے تیسرا جزو سب مین بڑا ہے عضد پر گذرتا ہوا ہاتھ تک آتا ہے اور اسی رگ کا نام ابطی ہے — جو کچھ انشعاب اول سے اوس رگ کے جسکی ایک فرع کی انتہا تمام ذکر ہو چکی ہین بچا ہے وہ ابطین عنق کے صعود کرتا ہے اور قبل اسکے پورا صعود کرے دو قسمون پر منقسم ہوتا ہے ایک وداج ظاہر دوسرا وداج غائر وداج ظاہر ترقوہ سے صعود کرتا ہوا دو قسمون پر منقسم ہوتا ہے ایک قسم متصل ہو کر جانب قدام ترقوہ سے اور ایک جانب پشت سے دوسری قسم پہلے جانب قدام کو لیکر او نیچے اوترکر پھر چڑھتی ہے ظاہر ہو کر دوبارہ ترقوہ سے او پھرتی ہے گرد ترقوہ کے اور پھر صعود کرتی ہے اور چڑھتی ہے رقبہ مین ظاہر ہو کر یہانتک کہ قسم اول سے ملحق ہوتی ہے اور اوس سے ملجاتی ہے پھر ان دونون سے ملکر وداج ظاہر پیدا ہوتا ہے جو مشہور ہے — قبل اسکے کہ قسم اول سے ملے اس سے دو جزو الگ ہوتے ہین ایک جزو عرضا ہین جاتا ہے بعد اوسکے وہ دونو جزو نزدیک ملتقا دونو ترقوہ کے مقام اندرونی مین ملجاتے ہین دوسرا جزو ان ہین کا متورب ہو کر ظاہر عنق تک رہتا ہے اور اسکی دو ابتدائین پھر گنبد مین نہین ملتی ہین — ان دونو جزو ن سے شعبہ عنکبوتی پیدا ہوتے ہین جنسے حس متعلق نہین ہوتی ہے اور اونکو نہین دریافت کرتی مگر کبھی اس دوسرے زوج سے تماس کر اسکی تمام فروع مین تین اور وہ ایسی نکلتی ہین جو محسوس ہوتی ہین اور اونکے درمیان ایک مقدار معین ہے اور یہ سب فروع اسکی غیر محسوس ہین ایک ان تین اور دونسے شانہ پر ممتد ہوتا ہے جسکا نام کتفی ہے اسی مین سے رگ قیفال نکلتی ہے اور دوسری اور رہ وہ بقیہ ہے جو اس وریدی کتفی کے قریب ہو کر سر آخر کتف تک ساتھ ہی آتی ہین مگر ایک انہین کا اوسی جگہ پر بند ہوجاتا ہے آگے نہین بڑھتا ہے اور اوسی جگہ متفرق ہوجاتا ہے اور دوسرا وہانسے بڑھکر عضد کے سرے پر پہونچکر وہانپر متفرق ہوجاتا ہے — وریدی کتفی ان دو مقامون سے بڑھکر آخر ہاتھ تک پہونچتا ہے اسکا تو بیان کیا مین وداج ظاہر بعد ملنے کے اپنی دونو جزو ون سے دو قسمون پر منقسم ہوتا ہے ایک بڑا جو اوسمین سے مستطبن ہو کر چھوٹے چھوٹے چند شعبے اوس سے نکلتے ہین اور فک اعلی مین متفرق ہوتے ہین اور چند شعبے بہت بڑے نکلکر فک اسفل مین متفرق ہوتے ہین اور بہت سے اجزا دونو طرف کے تسعو نمین سے نکلکر گرد زبان کے متفرق ہوتے ہین اور ظاہر مین اجزاکے اوس عضل سے جو اوس مقام پر ہین پہیلتے ہین دوسرا جزو ظاہر ہوتا ہے اور اون مقامات مین جو سر اور دو کانونکے متصل ہین متفرق ہوتا ہے وداج غائر یہ ہمراہ مری کے رہتا ہے اور اوسکے ساتھ سیدہا چڑہتا ہے اور اوسی مسلک مین چند شعبے چھوڑتا ہے جو ملجاتے ہین اون شعبونسے کہ وداج ظاہر سے آنیوالے ہین اور یہہ سب شعبے مری اور حنجرہ اور تمام اجزا عضلات نماء مین تقسیم پاتے ہین اور آخر وداج غائر درزلامی تک منتہی ہوکر نفوذ کرتا ہے اور اسجگہ اونکی شاخین اوس سے نکلکر منتشر ہوتی ہین اون اعضا مین جو درمیان فقرہ اولی اور ثانیہ کے ہین — اسی وداج غائر سے ایک رگ مثل بال کے نزدیک مفصل سر اور رقبہ کے آتی ہے اوس سے چند فروع اوس حبل تک جاتی ہین جو قحف کی اوپر منڈھی ہوئی ہے اور یہہ رگ شعر محلل

وریدی

الاجوف

رہتی ہے بون قحف تک بعد جو تحت نے ان فقرات کے باقی مغز اسکی گردن مین سے بعد جو مغز جاتی ہے اور جگہہ قحف مین نکل جاتی ہے اور تک آتی ہے اور دونو مجموعے انقسام
اور تاکہ سخت دونو کو مغز دین تاکہ اون دونو متفرق ہوتے ہین دماغ مین دونو جھلیون شعبے چند سے اوس سے اور گے بڑھی منتہی ہوتی ہے
جس طرح ہو جاتی متفرق مین دماغ اور ہے اوترتی تک دماغ سے جھلی باریک رگ یہہ اسکے بعد . جاتے پائے ربط جہت کی چیز اوپر اور چیز کی گرد ہے جھلی
تک تہہ مقام ایک ہے جاتا پہونچ کو شوارب اون اور مین لپیٹنے کے جھلی موٹی ہے کرتی بڑا یہہ کو شوارب اون اور ہین ہوتی متفرق شوارب عروق
معصرہ نام اسکا کہ ہے کو خون دو درمیان سے دماغ اوسی ہے ہوتی متفرق اسکے بعد - ہے جاتی ہو جمع اوسمین اور ہے کی خون انصباب وہ کہ
معصرہ بھی لین جس تاکہ بنجائین رگین بڑی بڑی یہہ کہ ہے ہوتی کی بات اس حاجت ہین جاتے ہو نزدیک کے دماغ اوسط اور بطن شعبے یہہ جسوقت ہے
شوارب عروق اون اور ہے ہوگئی کہا مقدم بطن دونو گو ہو دراز سے اوسیسے بطن بہر ہین ہوتے پیدا سے معصرہ جو مجاری وہ سے مجاری اسکے اور
فصل چوتھی تشریح مین **ابھو** ہے مشیمہ لنسبکہ جو مشہور جھلی وہ سے اس ہے جاتی پہنچی اور ہے ملجاتی بہ مقام اس ہین والی چڑہنے جو سے
عضد ظاہری اعضائے اور مین جلد کہ ہین شعبے چند ہو عضد محاذی کے جسوقت ہے نکلتی چیز جو سے اوس اول ہے قیفال وہی ورید کتفی وسکے اور
نہ ہوتی دراز پہر عمل زند ظاہر سے بانہ جو اس **ایک قسم** ہین جاتی ہو قسمین تین کے مرفق مفصل قریب اسکے بعد ہین دیتی ترتیب
تک ہیں قریب مقابلہ **قسم دوسری** ہے جاتی ہو متفرق تک رسغ ہین سے اجزاء تک نیچے اور ہے ہوتی مائل طرف کی اسفل زند جذب وحشی بجانب
قسم تیسری ہے ہوتا پیدا اندام ہفت یعنی اکحل ملکر سے دونو اور ہے ملتا کا ابطی شعبہ ایک سے اس جگہہ ہے ہوتی متوجہ مین ساعد ظاہر تک
اوس عضل بیچ کے عضد مین بیچ نکلنے شعبہ جو پہل پہلے سے ابطی - ہے ملتا شعبہ ایک بھی سے اوس اور مین جانب کے بیچ اندر اور ہے جاتی رہ اندر
ہے تہی کے مرفق قریب انہین جسوقت اور ہے پہنچتا تک ساعد جو شعبہ وہ اوسمین ہین جاتے ہو پیدا اور ہے ہوتی متفرق اوسمین ہے جگہہ
ہیں عمارتین کے اسکے اندر اور ہے آتا مقابل بجانب سے قیفال جو سے شعبے اوس اور ہے ملتی اور ہے جاتی اندر **قسم پہلی** ہین جاتی ہو قسمین دو اوسکی
رسغ جزء ہے بیچ اور ہے ہوتا پہونچ تک وسطی نصف بنصر خنصر ایکہ تا ہے جاتا کے اسی طرح اوسکی اور نیلی اور ہین جاتے ہو جدا دونو جو
اوتی سے بایاں کے ساعد کی ابطی **دوسری قسم** ہین ہوتے ملے سے ہڈی جو اجزاء وہ کہ تہہ باتہ ہین اجزاء تمام ہے پاتا تقسیم او مواسات
سے حصہ زیادہ گو ہے ہوتی کی شاخ پہلی تقسیم مثل کی تقسیم **شاخ دوسری** ہے ہوتی منقسم تک رسغ کے ساعد مین اسفل **شاخ پہلی** ہین جاتی ہو شاخین چار
ظاہر وہ ہے بڑی مین سب **شاخ چوتھی** ہے ہوتی منقسم کے ساعد مین وسط ساتھ کے زیادتی اسی بھی **شاخ تیسری** ہین ہوتی اکمل اقسام زیادہ
رہتا باقی سے اوسمین جو اور ہے ہوتا پیدا اکحل ملکر سے دونون ان اور ہے ملتی سے شعبے کے قیفال جو ہے آتی جہوڑ فرع ایک پس ہے ہوتی بلند اور
کے وحشی جانب متوجہ پہر جاکر اوپر کے اعلی زند اور سے انسی جانب ہے ہوتی ربع ایک اور ہے پہنچتا بارہ دو مین عمق بھی وہ ہے باسلیق وہی ہے
لیتا کر رسغ جانب اور ہے جاتا ہو کے اعلی زند پر سرے کنارے اسکا جزو کا اوپر کے یونانیون لام حرف بشکل ہین ہوتی شاخین دو اوسکی اور ہے ہوتی
منقسم پر شاخون تین کر جاکے اسفل زند کنارے کا جزو نیچے اور ہے ہوتا متفرق مین سبابہ خاص اور سبابہ اور ابہام درمیان اور پیچھے کے ابہام اور ہے
تک بالا ... سے ملتی سے قطعے کے رگ اوس اور ہے کے سبابہ اور وسطے درمیان جو ہے ہوتی کے مقام اوس متوجہ اوسکی **شاخ ایک** ہے ہوتا
جزو اور خنصر **شاخ تیسری** اور ہے کے بنصر و وسطے مین بیچ جو ہے اسیلم وہی **شاخ دوسری** ہے جاتی ہو واحد رگ ملکر اور ہے آتی سے حل جزو
سے اجوف نازل کے **فصل پانچوین تشریح مین اجوف نازل کے** ہین ہوتی منقسم مین انگلیون کل شاخین تینون یہہ اور ہے ہوتی دراز تک
برآمد سے جگر جسوقت نکلتی سے اوس جو چیز پہلے سب نازل جزو رہا باقی کہ چکے کر بیان تھا کرنا بیان کو ہمکو کچھ جو ہے ہوتا جو مین جزو والے چڑہنے

ہوا اور اسی صلب پر تکیہ کرے وہ چند شعبے مثل بال کے باریک ہوے ہین جو پہونچتے ہین گردونکے داہنے لفافون تک اور اونھین لفافونمین اون
رگونکے قریب کے اجسام مین متفرق ہوتے ہین تاکہ اونکو غذا دین — بعد اوسکے اوسی جزو نازل سے ایک بڑی رگ بائین گردے تک آتی ہے اور
اوس سے بھی شاخین مثل بال کے بائین گردے کے لفافونمین اور اون اجسام مین جو قریب اونکے واقع ہین متفرق ہوتی ہین تاکہ
اونکو غذا دین — پھر اسی جزو نازل سے دو بڑی رگین اور پیدا ہوتی ہین کہ ہر ایک کا نام طالع ہے یہ دونو رگین دونو گردون کی طرف
آتی ہین کہ مائیت خون کی صاف کرین اسلیے کہ گردہ انھین دونو سے اپنی غذا کو جذب کرتا ہے اور وہ مائیت خون کی ہے — بائین طالع سے
ایک رگ بائین بیضہ مین عورتون اور مردونکے جاتی ہے — اور جسطرح ہم نے تشریح مین بیان کیا ہے اوسطرح بیان تانخنہ کا رہی
کرنا چاہیے اور دہوکھا نکھانا چاہیے کہ عورتونکے بیضہ نہین ہوتا اور اس بات مین بھی دہوکھا نکھانا چاہیے کہ اسکے بعد دو رگین متوجہ بطرف
انثیین کے ہوتی ہین جو رگ بائین کیطرف آتی ہے ہمیشہ ایک شعبہ بائین طالع سے لیتی ہے اور بیشتر بعض لوگونمین کل طالع کو لیتی ہے
منشا اسکا اسی طالع سے ہوتا ہے اور جو رگ داہنے خصیہ مین آتی ہے تو کبھی شاذ و نادر داہنے طالع سے نکلتی ہے مگر اکثر حال اوس کا
یہی ہے کہ طالع سے ملتی نہین ہے — جو چیز انثیین مین گردے سے آتی ہے جسمین وہ مجرے ہے کہ نضج منی کا اوسمین ہوتا ہے اور وہ
کہ بعد سرخی کے جو قبل از نضج ہوتی ہے سفید ہو جاتی ہے اسلیے کہ پیچیدگی رگون کی اور اونکی استدارت زیادہ ہے — جو چیز انثیین مین
صلب سے آتی ہے اور اکثر حصہ اس رگ کا قضیب مین اور عنق رحم مین پوشیدہ ہو جاتا ہے اور پھر وہ حال ہوتا ہے جو ہم نے نسبت عروق متوالد
کے بیان کیا ہے — بعد برآمد ہونے دونو طالع اور اونکے شعبونکے اجوف قریب پشت کے تکیہ کرکے اوترنا شروع کرتی ہے اوس سے ہر فقرہ کے
نزدیک شعبہ پیدا ہوتے ہین اور اونھین فقرونمین داخل ہو جاتے ہین اور جو عضل فقرات کے قریب رکھے ہوے ہین اونمین متفرق
ہو جاتے ہین — پھر اسی رگ نازل سے چند رگین نکلتی ہین جو خاصرتین تک اگر عضل بطن مین منتہی ہو جاتی ہین — پھر وہ رگین ہین جو داخل
ہوتی ہین سوراخ مین فقرونکے نخاع تک — جب یہ اجوف نازل آخر فقرون تک پہونچتی ہے اسکی دو قسمین ایسی پیدا ہوتی ہین کہ ایک دوسری
کیطرف جھکے ہوے ہوتی ہین اور ہر واحد انمین سے ایک ران کیطرف جاتی ہے اور ہر ایک سے ان دونون مین قبل پوری پہونچنے کے ران
تک دس طبقہ ہو جاتے ہین **پہلا طبقہ** اونمین سے قصد کرتا ہے دونو عضل متنین پشت کو دوسرا طبقہ مثل بالون کے باریک
ہے بعض پیچے کے اجزاے صفاق تک جاتا ہے **تیسرا طبقہ** متفرق ہوتا ہے اوس عضلہ مین جو استخوان عجز پر ہے **چوتھا طبقہ**
عضل مقعد اور ظاہر عجز مین متفرق ہوتا ہے **پانچوان طبقہ** رحم کی گردن مین عورتونکے جاتا ہے اور اوسکے قریب جو چیزین ہین اونمین
متفرق ہوتا ہے اور مثانہ تک آتا ہے اور مثانہ کی طرف آنیوالے کی دو قسمین ہوتی ہین **ایک قسم** مثانہ مین متفرق ہو جاتی ہے
اور **دوسری قسم** مثانہ کی گردن مین اور یہ قسم مردون مین اکثر ہوتی ہے اسلیے کہ اونکے واسطے قضیب مخلوق ہوا ہے اور عورتون مین
کم ہوتی ہے **چھٹا طبقہ** اوس عضل کیطرف متوجہ ہوتا ہے جو استخوان عانہ پر موضوع ہے **ساتوان طبقہ** پڑتا ہے اوس
عضل کیطرف جو پوشیدہ ہے بدن کے بطن پر جانیوالا ہے اور یہ رگین متصل ہوتی ہین کنارون سے اون رگونکے جنکو ہم نے کہا ہے کہ
سینہ مین مراق بطن تک منحدر ہوتی ہے ان رگونکے ذریعے سے عورتونکے بدنمین چند رگین ایسی نکلتی ہین جو رحم تک جاتی ہین اور جو رگین
پھر جانب سے رحم تک جاتی ہین اونمین سے چند رگین پستان تک چڑھتی ہین انھین رگونسے درمیان رحم اور پستان کے شرکت ہوتی ہے
آٹھوان طبقہ قضیب مین مردون اور عورتونکے آتا ہے **نوان طبقہ** باطن فخذ کے عضل مین اکثر متفرق ہو جاتا ہے **دسوان**

طبقہ شروع ہوتا ہے کنارے سے حالب یعنی اوس رگ کے جو قریب ناف کے ہے اور ظاہر ہو کر خاصرتین تک پہونچتا ہے اور کنارون سے اون کو نکل ملتا ہے جو لوٹنے والی ہین خصوصاً جو از طرف تدین ہین منجذب ہوئی ہین اور کل اس کا بقیہ سے ایک بڑا جزو عضل الیتین تک پہونچتا ہے اور باقیماندہ ران تک آتا ہے اور اوس مقام پر اوسکی چند شاخین شعبہ ہو جاتی ہین ایک اونمین سے اوس عضل مین جا کر تقسیم پاتا ہے جو مقدم ران پر ہے دوسرا اسفل ران کے عضل مین آتا ہے اور ایک جانب ان سے عمق مین جاتا ہے - اور بہت شعبہ عمق ران مین متفرق ہوتے ہین ان شعبون سے جو باقی رہتا ہے اوسکی تقسیم اوسوقت ہوتی ہے کہ مفصل رانون کے درمیان تھوڑا سا آ جائے اس جگہ اسکے تین شعبہ ہوتے ہین اونمین وحشی شعبہ صغری پر پہنچ جاتا ہے مفصل کعب تک اور بیچ والا شعبہ مقام وہرے ہونے رانونمین اوترتا ہوا دراز ہوتا ہے اور شعبہ عضل الی ساق مین چھوٹا سا اور اوسکے دو شعبہ ہو جاتے ہین ایک ان دونون سے چھپ جاتا ہے داخلی اجزای ساق مین اور دوسرا اوتر آتا ہے درمیان دونون قصبون کے دراز ہوتا ہوا مقدم رجل تک اور مل جاتا ہے شعبہ وحشی سے جسکا ابھی ذکر ہوا اور تیسرا وہ انسی ہی مائل ہوتا ہے اوس مقام کی طرف جو ساق مین معرق یعنی سپلے گوشت ہے بعد اوسکے گذرتا ہوا اور جانب محدب بڑے قصبہ تک انسی مقدم تک اوترتا ہے اور یہی صافن ہے ان تینون شعبون کے چار شعبہ ہو گئے دو وحشی ہین کہ قدم تک آتے ہین قصبہ صغری سے اور دو انسی ہین - ایک شعبہ جانب وحشی کا اوپر قدم کے پہونچتا ہے اور اوپر کیجانب مفصل مین متفرق ہوتا ہے اور دوسرا وہ ہے جو ملتا ہے شعبہ وحشی کو قسم انسی کو ہے اور یہ دونون اجزای سفلی مین متفرق ہوتے ہین - اور ذکر کل اتنے ہی عدد تہے جو ہم لکھ چکے - جتنے اعضاے متشابہ الاجزا کی تشریح پوری بیان کردی باقی تشریح اجزای آلیہ یعنی اعضای مرکبہ انمین سے ہر ایک عضو کی تشریح ہم اوسی مقالہ مین بیان کرینگے جو اوس عضو کے حالات اور معالجہ پر مشتمل ہے

اب اسوقت ہم شروع کرتے ہین بیان مین قوی کے تعلیم چھٹی مین ایک جملہ اور ایک فصل ہے جملہ بیچ بیان قوی کے اور اوسمین چہہ فصلین

فصل پہلی اجناس قوی کا بیان بطور کلی ہر ایک جنس قوی اور افعال سے پہچانی جاتی ہے اور بعض کا بعض سے تفرقہ بہی ہوتا ہے اسواسطے کہ ہر قوت کسی فعل کی مبدء ضرور ہے اور ہر فعل کسی قوت سے ضرور صادر ہوتا ہے اسیواسطے ہمنے ان دونون کو یعنی قوی اور افعال کو ایک تعلیم مین جمع کر دیا - اجناس قوی کے اور اجناس اون افعال کے جو اون قوتون سے صادر ہوتے ہین طبیبون کے نزدیک تین ہین - **ایک جنس قوای نفسانی کی** دوسری جنس قوای طبیعی کی **تیسری جنس قوای حیوانی کی** - اکثر فلاسفہ و بعض اطبای خصوصاً جالینوس کی یہ راے ہے کہ ہر ایک قوت کیواسطے ایک عضو رئیس ہے کہ وہی اوس قوت کا معدن ہے اور اوسی عضو سے اوس قوت کے افعال صادر ہوتے ہین - ان لوگون کی یہ رای ہے کہ قوت نفسانی کا مسکن اور مصدر اوس قوت کے افعال کا دماغ ہے اور قوت طبعی کی دو قسمین ہین **ایک قسم** جسکی غایت حفاظت اور تدبیر شخص معین اور بدن خاص کی ہے اور وہی تو غذا مین تصرف کرتی ہے تاکہ بدن کو غذا دے جبتک وہ بدن باقی ہے اور اوسمین نمو پیدا کرے نہایت زمانہ نشوونما تک اس نوع کا مسکن اور مصدر اس نوع کے فعل کا جگر ہے **دوسری قسم** قوای طبعی کی اوسکی غایت حفاظت نوع کی ہے اور وہی قسم امر تناسل مین تصرف کرتی ہے تاکہ جدا کرے آمیختہ مقامات بدن سے جوہر منی بار طوبات کو بعد اوسکے اوسمین صورتگری کرے اپنے خالق کے حکم سے اور مسکن اس نوع کا اور مصدر اس افعال کا انثیین ہے **قوت حیوانی** یعنی وہ قوت جو امر روح کی تدبیر کرتی ہے وہ روح جو مرکب ہے حس و حرکت کا اور اوس روح کو آمادہ کرتی ہے - اسطے قبول کرنے حس و حرکت کی بروقت حاصل ہونے روح کی دماغ مین اور روحکو اس حال پر کر دیتی ہے کہ وہ عطا کرتی ہے اوس چیز کو جسمین حیات کا نشوونما ہوتا ہے مسکن اس قوت کا اور مصدر فعل اسی قوت کا قلب ہے **اعظم فلاسفہ ارسطاطالیس** کی یہ رای ہے کہ ان سب قوتون کا مبدء قلب ہے لیکن ان

قوے کے افعال اولیہ کا مبدء ظہور یہی مبادی مذکورہ ہین جس طرح مبدء حس کا نزدیک اطبا کے دماغ ہے۔ پھر ہر ایک حاسہ کے واسطے ایک
عضو مفرد ہے کہ اوسی سے اوس حاسہ کا فعال ظاہر ہوتا ہے۔ پھر اگر بقدر وجوب تفتیش اور تحقیق کیجاے واقع مین رای ارسطاطالیس کی صحیح
ٹھہرے گی اور اون لوگونکی غیر صحیح۔ اور یہ بھی معلوم ہوگا کہ ان لوگون کے اقوال مقدمات اقناعیہ غیر برہیہ سے ماخوذ ہین انکا نتیجہ دینا کچہ ضروری نہین ہے
یہ لوگ ظاہر امر کی متابعت کرتے ہین مگر طبیب کو بنظر منصب طبابت ضرور نہین کہ مذہب حق کو ان دونون مذہبون مین سے پہچانے بلکہ تحقیق
فیلسوف یا حکیم طبعی پر واجب ہے اور طبیب نے جسوقت یہ مان لیا کہ یہ اعضای مذکورہ ان قوی کے مبادی ہین پھر اوسپر یہ کچہ ضرور نہین ہے بغرض
اتمام اون قواعد کے جو طب مین مذکور ہین کہ یہ قوتین ان اعضا مین بذاتہا ہین یا کسبی اور سبب سے ان اعضا کو ملتی ہین مگر اس مسئلہ سے جاہل
رہنے کے رخصت فیلسوف کو نہین دی جاسکتی کہ اوسکا منصب اوسکی تحقیق کا ہے **فصل دوسری قوای طبعیہ مخدومہ کے بیان مین**
قوای طبعیہ امین سے ایک قسم خادمہ ہے اور ایک قسم مخدومہ۔ مخدومہ کی دو جنس ہین **ایک جنس** واسطے بقاے شخص کی غذا مین تصرف
کرتی ہے اور اسکی دو قسمین ہین غاذیہ۔ اور نامیہ **دوسری جنس** واسطے بقاے نوع کے غذا مین تصرف کرتی ہے اسکی دو نوع
ہین مولدہ اور مصورہ **قوت غاذیہ** وہ ہے جو غذا کو طرف مشابہت عضو مغتذی کے پہیرے لینے اوس عضو کے جسکی یہ غذا ہے پہیر
دیتی ہے تاکہ بدل ما یتحلل چھوڑے یعنی جو جز بدن سے بذریعہ حرکات وغیرہ کے متحلل ہوتی ہے اوسکے بدلی ایک مقدار مشابہ اوسکی
حاضر ہو **قوت نامیہ** وہ ہی کہ جسم کو اقطار ثلثہ یعنی طول وعرض وعمق مین تناسب طبعی پر زیادہ کرے تاکہ پہونچ جاے وہ جسم تمام نشوونما کو بذریعہ
اوس جزو کے جو غذا سے اوس جسم مین داخل ہوکر جزو بدن ہوتا ہے۔ غاذیہ قوت نامیہ کی خادمہ ہے اور غاذیہ کبھی غذا کو برابر متحلل کے
پہونچاتی ہے اور کبھی کم اور کبھی زیادہ اور نمو جب ہی حاصل ہوتا ہے کہ جب غذای وارد مقدار متحلل سے زیادہ ہو لیکن یہ ضرور نہین ہے
کہ جب غذای وارد زیادہ متحلل سے ہو تو نمو بھی ضرور ہو اسلیے کہ فربہی ابدان اخیر کے سن وقوف مین اسی قبیل سے ہے کہ وہ نمو نہین ہے نمو
وہ ہی کہ تناسب طبعی پر بدن جمیع اقطار مین بڑہے جب تک زمانہ نشوونما کا باقی ہے اور بعد زمانہ نشو کے مثلاً شوخ تر عمر مین بالیقین نمو
نہین ہوتا اگرچہ فربہی ہوتی ہے جیسے قبل سن وقوف کے ذبول نہین ہوتا اگرچہ لاغری ہوتی ہے علاوہ یہ ہے کہ یہ بات یعنی نمو بعد سن
وقوف کے زیادہ تر بعید از قیاس ہے اور مقتضای واجب سے خارج ہے۔ غاذیہ اپنے افعال کو تین فعل جزوی سے تمام کرتی ہے **ایک
فعل** تحصیل جوہر بدن کا اور وہ خون اور خلط ہے جو بقوت قریبہ فعلیت ہی شبیہ ہے ساتھ عضو کے کبھی اس فعل مین خلل بھی پڑ جاتا ہے جسطرح
مرض اتروفیا مین جسکے معنی یہ ہین کہ غذا جزو بدن نہو جیسے دق شیخوخت مین یہ بات پیدا ہوتی ہے **دوسرا فعل** اسکا الزاق ہے یعنی
چسپیدہ کرنا اور اوس سے یہ مطلب ہے کہ اوس مقدار حاصل کو غذا بالفعل اور پوری کردے یعنی اوسکو جزو عضو بنادے یہ بھی فعل کبھی باطل ہو جاتا
ہے جیسے استسقای لحمی مین **تیسرا فعل** غاذیہ کا تشبیہ ہے تشبیہ سے یہ معنی ہین کہ جب غذا کو جزو کسی عضو کا کیا ہے اوسکی مشابہ ہر طرح سے
کردی جتنے کہ اوسکے قوام اور رنگ مین بہی مشابہت پیدا کردی یہ بہی فعل کبھی باطل ہوتا ہے جیسے برص اور بہق مین کہ بدل اور الزاق دونو
موجود ہوتے ہین اور تشبیہ نہین ہوسکتی یہ فعل تشبیہ واسطے قوت مغیرہ کے قواے غاذیہ سے ہے اور یہ انسانین واحد بالجنس ہین یا واحد
مسد را ول ... ہین اور اعضای متشابہ مین نوع اس فعل تشبیہ کی مختلف ہوتی ہے اسواسطے کہ ہر ایک عضو مین اعضای متشابہ سے بحسب
اوسکے مزاج کے ایک قوت ہے کہ غذا کو طرف تشبیہ کے بدل دیتی ہے اور یہ قوت مخالف دوسرے عضو کی قوت کے ہے مگر قوت مغیرہ جگر کی
فعل مشترک واسطے جمیع بدن کے کرتی ہے کیموس بنانے مین غذا کے۔ قوت مولدہ کی بھی دو قسمین ہین **ایک قسم** تولید منی کی

مرد اور عورت مین کرتی ہے اور اسکو مصلہ بھی کہتے ہین **دوسری قسم** توی کو جدا جدا کردیتی ہے یہ جو قوتین کہ منی مین ہین پھر ملاتی ہے اون قوتونکو ایسی آمیزش سے جو مناسب ہر ایک عضو کے ہو اور بخاص کرتی ہے واسطے عصب کے اور اسکے مزاج خاص اور ہڈی کے واسطے اور اسکے مزاج خاص کو اور شرائین کیواسطے اور اسکے مزاج خاص کو اور یہ بات ایسی منی سے حاصل ہوتی ہے جسکے اجزا متشابہ ہین اور جنکا امتزاج اونمین یکسان ہے۔ اسی قوت کا نام اطبا مغیرہ اولی رکھتے ہین۔ مصورہ طابعہ یعنے چھاپنے والی یہ وہ قوت ہے کہ باذن خالق تبارک و تعالے کی تخطیط اعضا اور تشکیل اعضا کی اور تجویفین اور سوراخ اور ملاست اور خشونت اور انکے اوضاع اور مشارکات اوسی قوت سے صادر ہوتی ہین خلاصہ یہ ہے کہ جتنے افعال متعلق نہایات مقداروں جسم کے ہین وہ سب فعال اسی سے متعلق ہین۔ اور خادمہ واسطے اس قوت کے جو تصرف کرتی ہے غذا مین واسطے محافظت نوع کے دو قوتین ہین۔ غاذیہ۔ نامیہ

فصل تیسری بیان مین قوای طبیعیہ خادمہ کے

محض خادمہ قوای طبعی مین وہی قوتین ہین جو قوای غاذیہ کی خدمت کرتی ہین اور یہ چار قوتین ہین۔ جاذبہ۔ ماسکہ۔ ہاضمہ۔ دافعہ۔ **جاذبہ** اسواسطے مخلوق ہوئی ہے کہ نافع چیز کو جذب کرے اسکا فعل جذب بذریعہ لیف اوس عصب کی ہوتا ہے جو اسمین مستطیل واقع ہے **ماسکہ** اسکی خلقت اسواسطے ہے کہ نافع چیز کو ٹھہراتی ہے جب تک کہ اوسمین قوت مغیرہ جو شئے نافع کو تغیر دیتی ہے اور اوسکا [illegible] پیدا کرتی ہے تصرف کرے اوسکا یہ فعل بذریعہ ایک لیف مورب کے تمام ہوتا ہے اور کبھی کیف **متعرض** یعنی جو عرض مین کئی ہے بھی اوسکی معین ہوتی ہے **ہاضمہ** اسکا یہ فعل ہے کہ جس چیز کو جاذبہ نے جذب کیا اور ماسکہ نے ٹھہرایا اوسکو بطرز ایسے قوام کے پھیرتی ہے جو [illegible] ہو جاوے فعل [illegible] کے قبول [illegible] کے لیے ہے اور اوسکا ایسا مزاج اچھا بدل دیتی ہے کہ قابل واسطے اسکی غذا بن جانے کے بالفعل ہو جاوے۔ یہ فعل [illegible] مین ہوتا ہے اور اس فعل کو ہضم کہتے ہین اور فضول مین اسکا یہ فعل ہے کہ امکان اونکو بھی [illegible] کی طرف پھیرتی ہے اور اوسکو بھی ہضم کہتے ہین اور جو فضول ہضم نہین ہو سکتی اونکی بسہولت دفع ہونے کو اوس عضو سے جسمین وہ فضول محتبس ہوتے ہین آمادگی پیدا کرتی ہے تاکہ قوت دافعہ کا اثر باسانی قبول کرے اور یہ آمادگی اسی طرح پیدا کرتی ہے اگر فضول کا قوام غلیظ مانع دفع ہو جانیکا ہو تو اوسکو رقیق کر دیتی ہے اور اگر رقیق ہو تو غلیظ کر دیتی ہے اور اگر قوام مین لزوجت ہو اوس لزوجت کو قطع کر دیتی ہے اس فعل کا نام انضاج ہے بعض اطبا یہ بھی کہتے ہین کہ ہضم اور انضاج مترادف ہین یعنے دونون کے ایک ہی معنی ہین **دافعہ** کا یہ فعل ہے کہ جو فضلہ غذا سے باقی رہجاتا ہے اور قابل اسکے نہین ہوتا کہ کسی عضو کی غذا بنے خواہ قابلیت تو اسکی رکھتا ہے مگر جسقدر مقدار اعضا کی غذا بننے کو واسطے درکار ہے اوس سے زیادہ ہو اوسکو دفع کر دیتی ہے اور اوسکے استعمال سے جہت مقصود مین فراغت حاصل کرتی ہے جیسے بول۔ دافعہ ان فضول کو یا بہات [illegible] اون راہون مین جو اسیواسطے بنائی گئی ہین اونکی طرف دفع کرتی ہو یا اگر کسی مقام پر ایسے منافذ نہین ہوتے ہین تو اس فضلہ کو عضو شریف سے بطرف عضو خسیس کے خواہ عضو سخت سے بطرف عضو ڈھیلے اور نرم کے دفع کرتی ہے۔ اگر جہت دفع کے اور جہت میل مادہ فضول کے بالطبع ایک ہی ہو تو قوت دافعہ تا امکان اس فضلہ کو اور جہت مین نہین دفع کرتی ہے۔ اور یہ چارون قوای طبعی ایسی ہین کہ انکی خدمت چارون کیفیتین کرتی ہین یعنی حرارت و برودت و رطوبت و یبوست۔ حرارت کی خدمت تو حقیقت مین باشتراک واسطے چارون قوتونکے ہے۔ اور برودت کی خدمت کبھی بعض قوتون سے بالعرض متعلق ہوتی ہے نہ بالذات اسلیے کہ جو فعل برودت کا ذاتی ہے وہ سب قوتون سے ضد رکھتا ہے اسواسطے کہ سب قوتون کے افعال بذریعہ حرکات پیدا ہوتے ہین اور حرکت کو حرارت لازم ہے تو ان افعال کو بھی حرارت لازم ہوئی اور برودت ضد حرارت ہے اسلیے ان افعال کی بھی ضد ہوئی۔ جذب اور دفع مین حرکت کا پیدا ہونا ظاہر ہے اور ہضم مین اسطرح حرکت ہوتی ہے

کہ ہضم اجزای غلیظ او کثیف کی تفریق کرتا ہے اور رقیق اور لطیف کو جمع کرتا ہے اور یہ دونون سریع حرکات ہین ایک حرکت تفریقی ہے اور دوسری تمریجی ہے ہمسا اور ماسکہ فعل کرتی ہے اس طرح کہ لیف مورب کو طرف ایک ایسی ہیات انشمالی کے جو مضبوط ہوکر حرکت دیتی ہے کہ جس شے کو ٹھہرایا ہے وہ جدا نہو سکے اور اس ہیات پر لانا لیف مورب کا بحرکت تمام نہین ہوتا اگرچہ ٹھہرنا لیف مورب کا اس ہیات پر متعلق لیف کے ہوتا ہے۔ برودت ان سب حرکات کی فنا کرنیوالی ہے اور او نمین تخدیر پیدا کرتی ہے اور ان سب فعال کو منع کرتی ہے مگر امساک یعنی ٹھہرانے مین بالعرض نفع دیتی ہے اسطرح کہ لیف مورب مین اپنا اثر پیدا کرکے اوسکو ہیات اشتمال صالح پر حبس کرتی ہے اور روکتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ فعل مین قوت ماسکہ کی اسکو کچھ دخل نہین ہے بلکہ جو آلہ فعل ماسکہ ہے یعنی لیف مورب اوسکو قبول اثر مین اس فعل کی آمادہ کرتی ہے۔ قوت دافعہ کو برودت سے یہ نفع ہوتا ہے کہ جو ریاح دفع کے معین ہین اونکو تحلیل نہین ہونے دیتی اور اونکو غلیظ کرتی ہے اور اوس جوڑ کی لیف کو جو عاصر فضول یعنے نچوڑنے والی ہے جمع کرتی ہے اور اوس لیف مین تکثیف پیدا کرتی ہے اور یہ نفع بھی برودت کا نفس فعل مین اس قوت کے نہین ہے بلکہ آلہ دفع کو آمادہ کرتی ہے۔ اس بیان سے واضح ہوا کہ برودت ان قوی کی خدمت مین بالعرض داخل ہے اور اگر برودت کا ذاتی فعل ان قوے کی خدمت مین داخل ہوتا بیشک ضرر کرتا اور حرکت کی حرارت کو بالکل بجھا دیتا۔ یبوست کو خدمت کی حاجت افعال مین تین قوی کے یعنی دونو افعال یعنی جاذبہ اور دافعہ اور تیسری ماسکہ۔ جاذبہ اور دافعہ کے فعل مین جو نکہ بذریعہ یبس کے زیادہ تمکین اور اعتماد درکار ہے اور ہمارا اس کہنے سے میری مراد یہ ہے کہ جسوقت حرکت اوس روح مین جو حامل ان قوتون کی ہے بطرف فعل ان قوتون کے باندفاع قوی پیدا ہو اور ایسی حرکت کو استرخاء رطوبی جو کہ جوہر روح خواہ جوہر آلہ حرکت مین ہوتا ہے ضرور مانع ہوگا اوسوقت یبوست اپنا فعل جوہر روح خواہ آلہ مین اسقدر پیدا کریگی کہ تمکین یعنی قدرت اور اعتماد ان دونون جوہر کو اس اندفاع قوی مین پیدا ہو بہتر حکم کہتا ہے جو چیز نرم اور سترخی ہوتی ہے محرک قوی اوسمین اثر نہین کرسکتا بدون اسکے کہ یا تو محرک مین کسیقدر سختی آجاے خواہ تحریک قوی ضعیف ہوجاے زیادہ تر ظہور اسی قاعدہ کا حرکت مکانی مین ہوتا ہے اسیوجہ سے یبوست چونکہ صلابت روح مین خواہ جوہر مین آلہ حرکت کی فائدہ کرتی ہے گویا تتمیم حرکت جذب اور دفع قوی کی بدون یبوست کے ناممکن ہے۔ **متن** ماسکہ کو حاجت یبوست کی قبض مین ہوتی ہے اور ہاضمہ کو حاجت رطوبت کی طرف زیادہ ہے۔ پھر جسوقت قیاس کیا جاے درمیان کیفیات فاعلہ اور منفعلہ کے اور حاجت ان قوتون کی طرف اون کیفیات کے دیکھی جاے اوسوقت ماسکہ کی حاجت طرف یبس کے بہ نسبت حرارت کے زیادہ پائی جائیگی اسلیے کہ زمانہ تسکین یعنے ٹھہرانے کا ماسکہ مین زیادہ ہے تحریک لیف مورب کی زمانی سے اور تحریک لیف مستعرض یا مورب سی طرف قبض کے اسلیے زمانہ اسکی تحریک کا جسکو حرارت درکار ہے بہت تھوڑا ہے اور تمام زمانہ اسکے فعل کا امساک او تسکین مین صرف ہوتا ہے۔ چونکہ مزاج اکثر کا نہایت مائل برطوبت ہوتا ہے اسی سبب سے او نمین قوت ماسکہ ضعیف ہوتی ہے۔ قوت جاذبہ کو حاجت حرارت کی بہ نسبت یبوست کے زیادہ ہے اور اس جہت سی زیادہ نہین ہے کہ حرارت جذب مین اعانت کرتی ہے بلکہ اسواسطے زیادہ ہے کہ اکثر فعل جاذبہ کا تحریک ہی اور تحریک جاذبہ کو زیادہ درکار ہے بہ نسبت تسکین اجزای آلہ اوسی قوت کو اور اونکے قبض کرنے کو جسقدر یبوست کی حاجت ہوتی ہے۔ یہ بھی ایک وجہ ہے زیادتی حاجت حرارت کی بہ نسبت یبوست کے کہ یہ قوت فقط حرکت کثیر کی محتاج نہین ہے بلکہ کبھی اسکو حاجت حرکت قوی کی ہوتی ہے گو کہ شے متحرک مسافت قریبہ واقع ہو۔ فعل جذب کا کبھی محض بقوت جاذبہ تمام ہوتا ہے جیسے مقناطیس لوہے کو جذب کرتا ہے اور کبھی باضطرار خلا سے محال جذب پیدا ہوتا ہے جیسے پانی موریون مین کھچتا ہے خواہ بوجہ حرارت کے جذب ہوتا ہے جیسے تیل کو چراغ کی بتی جذب کرتی ہے اگرچہ یہ تیسری قسم نزدیک محققین فلاسفہ

کے بطرف جذب خلاء کے بھرتی ہے بلکہ یہ وہی قسم بعینہ ہے ۔ پس اب اتنی بات کا خیال کرنا چاہیے کہ جسوقت قوت جاذبہ کے ساتھ حرارت کی اعانت ہوگی وہان پر جذب قوی تر ہوگا ۔ دافعہ کو حاجت یبس کی بہ نسبت جاذبہ اور ماسکہ کے کم ہے اسلیے کہ ماسکہ کو حاجت ماسکہ کی قبض کی ہے اور نہ یہ قوت قوہ جاذبہ کی محتاج ہے اور نہ جاذبہ کا قبض خواہ شامل ہونا جاذبہ کا اوپر شئے مجذوب کے بذریعہ ٹھہرانے کسی جزو کے آلہ ہے تاکہ اوسکے متصل جذب دوسرے جزو کا پیدا ہو قوت دافعہ کو درکار ہے خلاصہ یہ ہے کہ دافعہ کو حاجت تسکین کی ہرگز نہین بلکہ اسکو حاجت طرف تحریک کے ہے اور تھوڑی سی تکثیف بھی اسکو درکار ہے جو معین ہو طرف نچوڑنے فضلہ کے اور دفع کرنے اوسی فضلہ کے نہ اسقدر کہ بسبب اوسکے آلہ حفاظت کرے ہیأت شکل عضو قبض کے زمانہ طویل تک جس طرح ماسکہ مین ضرورت ہوتی ہے ۔ اور قوت جاذبہ مین سکون کی حاجت تھوڑے زمانہ تک رہتی ہے تاکہ جذب اجزا سے انہین اتصال پیدا ہوا اسیوجہ سے اسکو حاجت طرف یبس کے کم ہے ۔ ان قوتون مین حرارت کی محتاج سب سے زیادہ ہاضمہ ہے اور اسکو یبوست کی طرف کچھ حاجت نہین ہے ہان رطوبت کی البتہ احتیاج ہے تاکہ غذا مین سیلان پیدا کرکے اوسے آمادہ مجاری مین نفوذ کرنے اور قبول اشکال پر کرے کوئی معترض اسمقام پر اعتراض نہین کرسکتا کہ اگر رطوبت ہضم کی معین ہوتی تو لڑکونکی قوت سخت چیز ہضم کرنے مین عاجز نہوتی اسلیے ہم جواب دیتے ہین کہ لڑکے بوجہ زیادتی رطوبت کے سخت چیز کے ہضم کرنے سے عاجز نہین ہین اور نہ جوان بوجہ کمی رطوبت کے ایسی چیزون کے ہضم پر قادر ہین بلکہ اس عجز اور اقتدار کا ایک اور سبب ہے اور وہ سبب مجانست اور عدم مجانست سے واقع ہے پس جو چیز سخت ہوتی ہے لڑکون کے مزاج سے ہمجنس نہین ہوتی اسیوجہ سے نہ قوت ہاضمہ اونکی اوسکی ہضم پر متوجہ ہوتی ہے اور نہ ماسکہ اوسے روک سکتی ہے اور جلدی اوسکو قوت دافعہ اونکی دفع کردیتی ہے ۔ اور جوانون کے مزاج سے چونکہ سخت چیز مجانست رکھتی ہے اور اونکی تغذیہ کے لائق ہے اس لئے ہضم ہوجاتی ہے ۔ ان سب بیانات کا حاصل یہ ہے کہ ماسکہ محتاج قبض کی ہے اور بہیأت قبض کے ثبات کو زمانہ طویل تک چاہتی ہے اور تھوڑی سی معونت حرکت کی بھی اسے درکار ہے اور جاذبہ قبض اور ثبات کی مگر قبض کے بہت تھوڑے زمانہ تک محتاج ہے اور معونت حرکت کی اسے کثرت چاہیے ۔ اور دافعہ فقط قبض کی محتاج ہے ثبات فقط اسکو کچھ ضرورت نہین ہے اور معونت حرکت کی بھی حاجت ہے ۔ اور ہاضمہ کو حاجت اوابت یعنی پکانا اور تمزیج یعنی ملانے کی ہوتی ہے اسیوجہ سے یہ قوتین استعمال کیفیات اربعہ مین اور اونکی طرف محتاج ہونے مین مختلف ہین

فصل چوتھی قوائے حیوانی کا بیان

قوت حیوانی سے طبیب وہ قوت مراد لیتے ہین جسکے حاصل ہونیکے بعد اعضا مین قبول قوت حس اور حرکت اور افعال حیات کی آمادگی پیدا ہوتی ہے اور اسی قوت کی طرف حرکات خوف اور غضب کو منسوب کرتے ہین اسلیے کہ وہ ان حرکات مین انبساط اور انقباض کو پاتے ہین جو واسطے اوس روح کے عارض ہوتا ہے جسکی طرف یہ قوت حیوانی منسوب ہے ۔ مناسب ہے کہ اس مجمل بیان کی ہم تفصیل کرین اور کہین تحقیق یہی بات ہے کہ جس طرح کثافت سے اخلاط کے بحسب مزاج اوس شئے کے جسکا جوہر کثیف ہے پیدائش عضو کی یا جزو عضو کثیف کی ہوتی ہے اسی طرح بخاریت اخلاط اور اونکی لطافت سے پیدائش اوس چیز کی ہوتی ہے جسکا جوہر لطیف ہے اور وہ روح ہے اور جیسا جگر نزدیک اطبا کے معدن تولد اجسام کثیفہ ہے اسی طرح قلب معدن تولد اخلاط لطیفہ کا ہے اور یہ روح جسوقت اپنے مزاج مناسب پر درست پیدا ہوتی ہے اسکو استعداد قبول اوس قوت کی ہوتی ہے جس قوت سے کل اعضا کو اور قوتون کی قبول پر آمادہ کرتی ہے وہ قوتین نفسانی ہون یا غیر نفسانی ہون نفسانی قوتین روح خواہ اعضا مین نہین پیدا ہوتی ہین مگر بعد حصول اس قوت کے اگر کسی عضو کی قوت نفسانی معطل ہوجائے اور ابھی اوسکی قوت حیوانی معطل نہ ہوئی ہو تو اوسکو ہم زندہ کہین گے ہم دیکھتے ہین کہ خدر یا فالج مین کوئی عضو فی الحال قوت حس و حرکت سے فاقد ہوتا ہے اس جہت سے کہ ایک مزاج خاص اوس مین ایسا پیدا ہوتا ہے جو قبول حس و حرکت سے مانع ہوتا ہے خواہ ایک سدہ درمیان دماغ اور اس عضو کے

اعصاب مین پڑ جاتا ہے جو اسی عضو مین پھیلے ہوئے ہین حالانکہ یہ عضو زندہ ہوتا ہے اور جس عضو کو موت عارض ہوتی ہے حس و حرکت اوسکی
مفقود ہو کر یا انجمیدہ اور ایک قسم کا فساد اور تعفن اوسکو عارض ہوتا ہے پس اسوقت معلوم ہوا کہ عضو مفلوج یا مخدر مین ایک قوت موجود ہوتی ہے
جو اوسکے حیات کی حفاظت کرتی ہے تا اینکہ سبب مانع حس اور حرکت زائل ہو جاتا ہے قوت حس و حرکت کی اوسپر فائض ہوتی ہے اور ان دونون کے قبول کا
وہ مستعد ہو جاتا ہے اسکا سبب یہی ہے کہ اوسکی قوت حیوانی کی صحت اوسمین موجود ہوتی ہے اور جو مانع اوسمین پیدا ہوتا ہے وہ فقط مانع بالفعل
ہوتا ہے ہر عضو میت کا حال ایسا نہین ہے یعنی اعضا کی آمادہ کرنیوالی قبول پر قوائے نفسانی وغیرہ کو مگر تغذیہ وغیرہ کی قوت نہین ہے
تا وقتیکہ قوت تغذیہ کی باقی ہے عضو بھی زندہ ہے اور جس وقت قوت تغذیہ کی باطل ہو جاے عضو بھی میت ہو جاے اسلیے کہ یہ کلام تعینہ
تغذیہ کی قوت مین بھی جاری ہے کہ بیشتر قوت تغذیہ کا فعل بعض اعضا مین باطل ہو جاتا ہے حالانکہ وہ عضو زندہ رہتا ہے اور بیشتر قوت تغذیہ کا
فعل باقی رہتا ہے اور عضو میت ہو جاتا ہے اگر قوت مغذیہ بحیثیت تغذیہ کے علت معدہ حس و حرکت کی ہوتی ہے تو البتہ نباتات بھی مستعد
قبول حس و حرکت اور اسی کی ہوتی اسلیے کہ قوت مغذیہ انمین بھی موجود ہے اور حس و حرکت نہین ہے اب یہی بات باقی رہی کہ مستعد
حس و حرکت سواے مغذیہ کے کوئی دوسری چیز ہے کہ جو تابع ایک مزاج خاص کی ہے اور اوسکا نام قوت حیوانی ہے اور یہ اول قوت ہے
جو اوسوقت پیدا ہوتی ہے جس وقت پیدائش روح کی لطافت اخلاط سے ہوتی ہے فیلسوف ارسطاطالیس کے نزدیک روح بوجہ قوت
حیوانی کے مبدء اول نفس روحی کو قبول کرنے پر آمادہ نفس جس سے سب قوتین برانگیختہ ہوتی ہین مگر افعال ان قوتون کے اول امر مین روح سے صادر
نہین ہوتے ہین جسطرح نزدیک اطبا کے فعل احساس روح نفسانی سے جو دماغ مین ہے اول امر مین صادر نہین ہوتا ہے جب تک
اس روح کا نفوذ طبقہ جلیدیہ یا زبان یا اور مقام تک نہو جب نفوذ روح کی ایک قسم تحویل دماغ مین حاصل ہوتی ہے ایسا مزاج قبول کرتی ہے
جو صالح اس بات کا ہے کہ جو قوت اوسمین ابتداسے موجود ہے اوسکی جملہ افعال اسی روح سے صادر ہوا سی طرح جگر اور انثیین کا اپنی خاص قوتون مین بھی حال
ہے اور طبیبون کے نزدیک جبتک استحالہ روح کا نزدیک دماغ کی طرف مزاج دوسرے کے نہو جاے اوسکو استعداد قبول اوس نفس
کی جو مبدء حس و حرکت ہی نہین ہوتی اور اسی طرح جگر مین اگرچہ امتزاج اولی نے افادہ قبول قوت اولی حیوانی کا کر دیا ہو اوسیطرح ہر عضو کے
واسطے ہر قسم غذا کے نزدیک طبیبون کے ایک نفس جدا گانہ ہے کوئی ایک نفس ایسا نہین ہے کہ جس سے یہ سب قوتین صادر ہوتی
ہون اور یہ بات ہے کہ نفس ان سب قوتونکا مجموعہ ہو اطبا کا یہ بھی قول ہے کہ اگرچہ امتزاج اولی افادہ قوت اولی حیوانی کا ہر وقت حدوث
روح کا اور ہر وقت ایک اور قوت کے جو کمال روح کا ہے کرتا ہے مگر یہ قوت تنہا نزدیک طبیبون کے واسطے قبول کرنے روح کی بذریعہ
اس قوت کے اور سب قوتون کے قبول کرنیکے واسطے کافی نہین ہے جبتک ان قوی مین ایک مزاج خاص پیدا نہو اطبا یہ بھی کہتے ہین
کہ قوت حیوانی جس طرح آمادہ واسطے حیات کے کرتی ہے اسی طرح یہ مبدء حرکت جو ہر لطیف روح کی طرف اعضا کے ہے اور مبدء بسط
و قبض کا واسطے جذب نسیم کے ہے پھر چونکہ یہ جوہر روحانی نسیم کو جذب کرتا ہے اور اوس سے پاک ہو جاتا ہے بذریعہ اخراج بخار دخانی کے
پس یہ لوگ کہتے ہین کہ یہ حرکت جذب اور نفاذ کی بہ نسبت حیات کے فائدہ انفعال کا دیتی ہے اور بہ نسبت افعال نفس اور نبض کے
فائدہ فعل کا دیتی ہے اور یہ قوت مشابہ قوت طبعی کے ہے کہ جو افعال اس سے صادر ہوتے ہین بلا ارادہ صادر ہوتے ہین اور مشابہ قوت
نفسانی کی اس وجہ سے ہے کہ اسکے افعال مختلف یعنے گوناگون ہوتے ہین اسلیے کہ قبض اور بسط ساتھ ہی کرتا ہے اور یہ دو حرکت متضادہ اس سے
...ایسا ... مگر فلاسفہ جب بحقیقت اطلاق نفس کا نفس ارضی پر کرینگے اونکی مراد اوس نفس سے کمال جسم طبعی آلی ہوتی ہے اور وہ ارادہ

نفس سے اوسوقت اس بات کا کرتے ہین کہ جو چیز زمین مین سبز ہو ایک قوت کا ہے جس سے بطبیعہ یا بذاتہ حرکات یا افعال مختلفہ صادر ہوتے
اس بنا پر یہ قوت فلاسفہ کے نزدیک قوت نفسانی ٹھہرے گی جیسے وہ قوت طبعی جسکا ہم ذکر کر چکے ہین اور انکی اصطلاح مین قوت نفسانی
نام رکھی جاتی ہے لیکن اگر نفس سے یہ معنی مراد نہ لیے جائین بلکہ یہ مراد لین کہ نفس وہ قوت ہے جو مبدء ادراک اور تحریک ہے کہ دونون
یہ دونون چیزین کسی قسم کے ادراک سے بذریعہ کسی قسم ارادے کے صادر ہوتی ہین اور طبیعت سے مراد لین جو قوت کہ صادر ہوا سے
ایک فعل اوسکے جسم مین بخلاف اس صورت مذکورہ یعنے بدون ادراک اور ارادے کے اسوقت یہ قوت نفسانی نہ ٹھہریگی بلکہ قوت طبعی کی نوع
اور اعلی درجہ پر اوس قوت کے ہوگی جسکا نام اطبا قوت طبعی رکھتے ہین اور اگر طبیعت سے یہ مراد لین کہ جو تصرف کرے اوپر غذا
مین اور اوسکی تبدیل صورت مین خواہ یہ تصرف واسطے بقاے شخص واحد کے ہو یا واسطے بقاے نوع کے ہو اس فرض پر طبیعت
اور بھی خاص ہو جائیگی اور جو معنی طبیعت کے ابھی بیان ہو چکے اوس سے یہ الگ ہو جائیگی اور ایک قسم ایسی ہوگی یعنی غضب اور خوف
اور مثل اسکے حزن و فرح چونکہ انفعال اسی قوت طبعی کے ہین اگرچہ سبب ان انفعالات کا حس اور وہم اور قواے ادراک ہین لیکن منسوب
اسی قوت کی طرف کیے جاتے ہین اور تحقیق بیان اس قوت کی اور بھی اس بات کا بیان کہ یہ ایک قوت ہے یا ایک سے زیادہ ہے علم
طبعی مین کیجاتی ہے جو فلسفہ کا ایک جزو ہے **فصل پانچوین قواے نفسانی مدرکہ کے بیان مین** قوت نفسانی بمنزلہ جنس
کے ہے اور اوسکے ماتحت دو قوتین بمنزلہ دو نوع کے ہین ایک قوت مدرکہ دوسری قوت محرکہ پھر قوت مدرکہ بمنزلہ جنس کے دو قوتون
کے واسطے ہے ایک مدرکہ ظاہری اور ایک مدرکہ باطنی پھر مدرکہ ظاہری وہی قوت حس بھی پانچ قوتون کے واسطے بمنزلہ جنس کے
ہے ایک قوم کے نزدیک اور آٹھ قوتون کی جنس ہے دوسری قوم کے نزدیک اگر ہم اسکی پانچ قسمین شمار کرین تو اونکی تفصیل
یہ ہے باصرہ سامعہ شامہ ذائقہ لامسہ اور اگر آٹھ قسمین فرض کرین تو اوسکا سبب یہ ہے کہ اکثر محققین کی راے
یہ ہے کہ قوے لمس کے بہت سے ہین بلکہ چار قوتون سے زیادہ ہین اور ہر قسم کو ملموسات اربعہ سے ساتھ ایک قوت جداگانہ کے خاص
کرتے ہین لیکن وہ چارون قوتین ایک ہی عضو حساس مین مشترک ہین جیسے ذوق اور لمس دونون زبان مین ہین یا ابصار اور لمس دونون
آنکھ مین ہین اور تحقیق اس مسئلہ کی فیلسوف پر واجب ہے مدرکہ باطنی یعنی مدرکہ نفسانی وہ بھی بمنزلہ جنس کے پانچ قوتون کے واسطے
ہے **پہلی** وہ قوت ہے جسکو حس مشترک اور خیال کہتے ہین اور یہ قوت واحد ہے نزدیک اطبا کے اور محققین فلاسفہ اسکو دو قوتین جانتے
ہین کہ حس مشترک وہ قوت ہے کہ اوس تک کل محسوسات پہونچتے ہین اور سب کی صورتون سے وہ منفعل ہوتی ہے اور اوسمین سب
جمع ہوتی ہین اور خیال وہ قوت ہے جو انکی محافظت بعد اجتماع کرتی ہے اور اونکو بعد غائب ہونے کے حس سے ٹھہراتی ہے اور
جو قوت حس مشترک اور خیال کے فعل کو قبول کرتی ہے وہ حافظہ کے مغایر ہے تحقیق حق کی اس مسئلہ مین بھی حکیم فیلسوف کو مناسب
ہے بہرحال ایک ہو خواہ دو ہون مسکن انکا اور مبدا انکے فعل کا بطن مقدم دماغ ہے اور **دوسری** وہ قوت ہے جسے
اطبا مفکرہ نام رکھتے ہین اور محققین کبھی اوسے متخیلہ کہتے ہین اور کبھی مفکرہ اگر اس قوت کا قوت وہمیہ حیوانیہ جسکا ہم ابھی ذکر کرینگے
استعمال کرے خواہ یہ قوت بذاتہا اپنے فعل پر قائم ہو اوسوقت اسکا نام متخیلہ ہے اور اگر قوت نطقیہ اسکی طرف متوجہ ہو اور اسکو اسے
اوس کام مین جس سے منتفع ہوتی ہے صرف کرے اوسوقت اس قوت کو مفکرہ کہتے ہین اس قوت مین اور پہلی قوت مین یہ فرق
ہے کہ پہلی قوت قابل اور حافظ ہے اون صور محسوسہ کی جو اوس تک پہونچتی ہین اور یہ قوت مفکرہ تصرف کرتی ہے اون صورتون مین

جو خیال مین بطور ودیعت کے ہے اور تصرفات اسکی ترکیب اور تحلیل کے ہونے مین پس حاضر کرتی ہے صورتون کو جس طرح حس سے اس قوت
تک پہنچتی ہین اور کبھی ایسی صورتین حاضر کرتا ہے جو حس کے مخالف ہین جیسے انسان اور تا ہوا تصور کرے یا ایک پہاڑ زمرد کا
سوچے مگر خیال مین وہی چیزین حاضر ہوتی ہین جنکو حس قبول کر چکی ہے اس قوت مفکرہ کا مسکن بطن اوسط دماغ ہے اور یہی قوت
آلہ ہے واسطے اوس قوت کے جو قوت مدرکہ اپنی حقیقت حیوانی مین ہوتی ہے اور وہی وہم ہے جس سے حیوان حکم کرتا ہے اسبات پر
کہ بھیڑیا اوسکا دشمن ہے اور بچہ دوست ہے یا جو خبرگیری اوسکی دانہ گھاس کی کرتا ہے وہ اوسکا صدیق ہے کہ اوس سے نفرت نہین کرتا
ہے یہ حکم حیوان کا اوس پر یقین ہوتا ہے جیسا بذریعہ قوت نطقیہ کے انسان کرتا ہے اور جیسا عداوت اور محبت غیر محسوس کو انسان
پہچانتا ہے اوس طرح حیوان نہین پہچانتا اسلیے کہ اوس عداوت اور محبت کو حس نہین دریافت کر سکتی ہے بلکہ اون معنون کو ایک دوسری قوت
دریافت کرتی ہے اور اونپر حکم کرتی ہے اور اگرچہ یہ حکم یا ادراک نطقی حیوان نہین ہوتا لیکن بالضرور یہ ادراک جزئی ہے اوس چیز کا جو غیر نطقی
ہے انسان بھی کبھی اس قوت کا استعمال اکثر احکام مین کرتا ہے اور اوسوقت قائم مقام حیوان غیر ناطق کے ہو جاتا ہے یہ قوت
خیال سے جدا ہے اسلیے کہ خیال کا تعلق محسوسات سے ہوتا ہے اور یہ قوت محسوسات مین معانی غیر محسوسہ پر حکم کرتی ہے قوت
مفکرہ اور متخیلہ سے بھی یہ قوت جدا ہے اس طرح پر کہ افعال قوت حیوانی کے تابع کوئی حکم نہین ہوتا ہے اور افعال مفکرہ
یا متخیلہ کے تابع کوئی حکم ہوتا ہے بلکہ انکے افعال بھی احکام ہین اور اسکے افعال کی ترکیب سے محسوسات مین اور
اونکا فعل محسوس مین وہی حکم ہے ایسے معنون مین جو خارج ہے محسوس سے اور جس طرح سے حس حیوان مین صور محسوسات پر
حاکم ہے اسیطرح وہم اوسی حیوان مین انہین صورت کے معانی پر حکم کرتا ہے جو وہ خیال مین دیکھتی ہین اور حس تک نہین پہنچتے ہین
بعض لوگ مجازا اس قوت کو بھی تخیل نام رکھتے ہین اور یہ اونکے اختیار کی بات ہے اسلیے کہ ... الفاظ کا ... کیونکہ ہمکو ضرور ہے کہ معانی
سمجھ جائین اور اونکے فرق دریافت ہو جائین اس قوت کے جاننے کا اور اسکی معرفت حاصل کرنے کا طبیب کو ... نہین ہے اسلیے کہ امراض و افعال
اس قوت کی تابع اور قوتون کے امراض کے ہیں ... سے مشتبہ ہے جیسے خیال اور تخیل اور ذکر جنکا بیان ہم آگے کرینگے اور طبیب اون قوا
قوت مین نظر کرتا ہے کہ اگر اوسکے افعال مین کوئی مضرت واقع ہو اوسکا شمار مرض مین کیا جاوے پس اگر مضرت کسی قوت تک بسبب
لاحق ہونے مضرت کے کسی اوسکی قوت کے محل مین پیدا ہو اور اس مضرت کے تابع کوئی سوء مزاج یا فساد ترکیب کسی عضو
مین ہو جاوے طبیب کو یہی بات کافی ہے کہ اوس ضرر کو پہچانے کہ آیا بسبب سوء مزاج یا فساد اسی عضو کے یہ ضرر پیدا ہوا
تاکہ اوسکا تدارک بذریعہ علاج کے کرے اور اوس سے محفوظ رہے اور طبیب پر یہ بات لازم نہین ہے کہ حال اوس قوت کا پہچانے کہ
جسکے ذریعہ سے یہ ضرر پیدا ہوا ہے جسوقت وہ پہچان لے حال اوس قوت کا کہ جسکے بغیر واسطہ یہ ضرر لاحق ہوتا ہے **تیسری قوت**
بحسب قول اطبا کے جو عند التحقیق پانچوین یا چوتھی ہے اور وہی قوت حافظہ اور متذکرہ ہے اور یہ قوت خزانہ ہے اوس چیز کی جو وہم تک
معانی محسوسات سے سواے صورت محسوسہ کے پہونچتی ہے جس طرح خیال خزانہ اوس چیز کا ہے جو حس تک صور محسوسہ سے پہونچتی ہے
اور مقام اس قوت کا بطن موخر بطون دماغ سے ہے اس مقام پر ایک تحقیق فلسفی اس بات مین ہے کہ آیا یہ قوت حافظہ اور متذکرہ کہ جو نادر
پہنچاتی ہے اور جو چیز کہ غائب ہو حفظ سے مخزونات وہمیہ مین سے ایک قوت ہے یا دو قوتین مگر طبیب کو اسکی تحقیق کچھ ضرور نہین ہے
اسلیے کہ جو آفات انمین سے کسی ایک کو عارض ہوتی ہین وہ ایک سی ہوتی ہین اور یہ وہی آفتین ہین جو بطن موخر دماغ کو عارض ہوتی ہین

خواہ جنس مزاج سے ہون خواہ جنس ترکیب سے - نفس کی جو قوت بیان سے ابھی باقی ہے وہ قوت ناطقہ انسانی ہے اور جسوقت نظر اور بحث
طبیب کی قوت وہمیہ سے ساقط ہو گئی بنظر اوس علت کے جو ہمنے اوپر بیان کی تو قوت ناطقہ انسانی کی بحث اس علم سے بہت بعید ہے بلکہ
طبیبون کی بحث تینہی قوتون کے افعال مین مقصود ہے فقط **فصل چھٹی قوای نفسانی محرکہ کے بیان مین** قواے محرکہ
یہ ہین کہ اوتار مین تشنج اور ارخاے پیدا کرین پس حرکت دین انہین اوتار سے اعضا اور مفاصل کو اس طرح سے کہ یہ قوت ان مفاصل
مین قبض اور بسط پیدا کرے اور منفذان قوتون کا اوس عصب مین ہے جو متصل عضلہ کے ہے اور یہ قوت فاعلی جنس ہے اسکی تقسیم بطرف انواع کی
بحسب تقسیم مبادی حرکات کے ہوتی ہے پس ہر عضلہ مین ایک طبیعت جداگانہ ہے کہ وہ تابع حکم وہم کے ہے جو سبب اجماع اور باتفاق قصد کرنے
عضلات کا حرکات پر ہے **فصل اخیر افعال کے بیان مین** افعال مفردہ کچھ ایسے ہین کہ قوت واحدہ سے تمام ہوتے ہین جیسے فعل ہضم کا اور بعض ایسے
کہ دو قوتون سے تمام ہوتے ہین جیسے خواہش طعام کہ وہ قوت جاذبہ طبیعیہ اور قوت حساسہ جو فم معدہ مین ہے ان دونون سے بلکہ تمام ہوتی ہے جاذبہ کی تحریک لیف درازمین
ہوتی ہے جو متقاضی جذب اور چوسنے اون رطوبات کی ہے جو لوہمین موجود ہے رطوبات سے اور قوت حساسہ سے اس انفعال کا حس پیدا
ہوتا ہے اور لذع سوداکا بھی حس ہوتا ہے جو واسطے آگاہ کرنے اس شہوت کے طحال سے فم معدے پر گرتا ہے جسکا حال اوپر بیان ہو چکا
اس فعل کا دو قوتون سے تمام ہوتا اسوجہ سے ہے کہ اگر قوت حساسہ مین کوئی آفت عارض ہو جاے وہ شے جسکا نام جوع اور شہوت طعام ہے
ہے باطل ہو جاے پس اشتہاے طعام نرہیگی اگرچہ بدن اوسکا محتاج ہو - اسی طرح قوت ازدراد یعنے لقمہ اوتارنے کی بھی دو قوتون سے تمام
ہوتی ہے ایک جاذبہ طبعی اور دوسری دافعہ ارادی اول کا فعل اوس لیف درازسے تمام ہوتا ہے جو فم معدہ اور مری مین ہے اور ثانیکا
فعل لیف سے عضل ازدراد کے تمام ہوتا ہے اگر ایک ان دو قوتون سے باطل ہو جاے ازدراد مین دشواری ہو گی بلکہ اوسوقت کہ اگرچہ
کوئی قوت باطل نہوئی ہو مگر یہ قوت ابھی اپنے فعل پر برانگیختہ بھی نہین ہوئی ہو جب بھی ازدراد دشوار ہوتا ہے - کیا تو نہین دیکھتا ہے کہ
شہوت جسوقت نہین ہوتی ہے ہمپر اوس لقمہ کا اوتارنا دشوار ہوتا ہے جو غذا نے مرغوب ہے بلکہ اگر ہم کو کسی چیز کے کھانے سے نفرت ہو اور
پھر اوسکا لقمہ اوتارا جاے تو چونکہ قوت جاذبہ شہوانی اوس سے متنفر ہو گی دافعہ ارادیہ پر اوسکا اوتار لینا دشوار ہو گا - اور جانا غذا کا بھی دو
قوتون سے تمام ہوتا ہے ایک قوت دافعہ اوس عضو کی جہان سے غذا جدا ہو دوسری قوت جاذبہ اوس عضو کی جدہر غذا متوجہ ہوتی
ہے - اسی طرح اخراج ثفل مخرجین بھی دو قوتون سے تمام ہوتا ہے - کبھی ایک فعل کا مبدء دو قوتین نفسانی اور طبعی ہوتی ہین اور کبھی سبب
اوسکا قوت اور کیفیت ہوتی ہے جیسے تبرید کہ مانع ہے مواد کی پس وہ اعانت دافعہ کی کرتی ہے مقاومت پر اوس خلط کے جو عضو پر گرتی
ہے اور اوس کے منع کرنے مین دفعۃً اس وجہ خاص مین اور کیفیت باردہ ان دونون کو منع کرتی ہے بالذات یعنی جوہر خلط منصب کی
تغلیظ کرتی ہے اور مسام مین تنگی پیدا کرتی ہے اور تیسری ایک اور چیز اس کیفیت سے بالعرض پیدا ہوتی ہے کہ بجھنا حرارت جاذبہ ہوا اور
کا ہے - اور کیفیت حارہ ان وجوہ مین مقابل کیفیت باردہ کے ہے - کیفیت حارہ اور اضطرار خلا کے پہلے شے لطیف کو جذب
کرتی ہے بعد اوسکے شے کثیف کو - اور قوت جاذبہ طبعیہ جو اوسکی طبیعت کے مناسب ہوتی ہے اوسکو جذب کرتی ہے کبھی وہ اسکے
مناسب کثیف ہوتا ہے تو اوسی پر اوسکا جذب تمام ہوتا ہے - تمام ہوا پہلا فن کتاب اول کتب قانون سے جو علم طب مین ہے
فن دوسرا بیان مین اصناف امراض اور اسباب اور اعراض کلیہ کے اور اسمین تین تعلیم ہین **تعلیم پہلی امراض مین** تعلیم دوسری اسباب مین **تعلیم تیسری اعراض مین** تعلیم پہلی مین آٹھ فصلین ہین **فصل پہلی**

تعریف مین سبب اور مرض اور عرض کے لفظ سبب کا کتب طب مین جب مذکور ہوتا ہے اوس سے مراد یہ
ہوتی ہے کہ جو چیز پہلے موجود ہو اور اوسکے موجود ہونے سے کسی حالت کا حالات بدن انسان سے موجود ہونا یا کسی حالت پر بدن
انسان کا ثابت رہنا واجب ہوجاسے ۔ اور مرض کے یہ معنی ہین کہ مرض ایک ہیات غیر طبعی ہے بدن مین انسان کے جسکی جہت سے
بالذات کوئی آفت کسی فعل مین واجب ہو وجوب اولی کرکے اور یہ بات یا مزاج غیر طبعی سے پیدا ہوتی ہے یا ترکیب غیر طبعی سے عارض
ہوتی ہے ۔ اور عرض وہ چیز ہے جو اس ہیات غیر طبعی کا تابع ہو اور وہ تابع کبھی غیر طبعی ہو اوسکا غیر طبعی ہونا خواہ بالکل طبیعت کی ضد کی
جہت سے ہو جس طرح سمونقیض اور درد کا پیدا ہونا ۔ الم غیر طبعی ہے یا طبیعت کا ضد نہو جیسے رخسارہ کا زیادہ سرخ ہونا ذات الریہ مین **امثلہ**
سبب کی مثال جیسے عفونت مرض کی مثال جیسے تپ عرض کی مثال جیسے تپ مین پیاس اور دردسر ہونا **ایضاً** مثال سبب کی بھرجانا مادہ کا اون
اور ظروف مین جو آنکھہ تک آتے ہین مثال مرض کی اسی مادہ سے طبقہ عنبیہ مین سدے کا پڑجانا اور یہ مرض آلی ترکیبی ہے یعنی مرض
مرکب عضو مرکب مین پیدا ہوتا ہے **مثال** عرض کی بصارت کا جاتا رہنا **ایضاً** سبب کی مثال نزلہ حادہ مرض کی مثال اوسی نزلہ
ریہ مین قرحہ پڑجانا ۔ عرض کی مثال اسی مرض مین دونون رخساروں کا سرخ ہوجانا اور ناخونون کا گول اور مقوس ہوجانا ۔ عرض کبھی
بذاتہ خود مرض نام رکھا جاتا ہے اور کبھی باعتبار معروض لہ کے یعنے جیسے وہ عارض ہوتا ہے اور اسی عرض کو دلیل بھی کہتے ہین اس اعتبار
سے کہ طبیب اسکی متابعت کرتا ہے اور اسکے ذریعہ سے شناخت مرض کی حاصل کرتا ہے ۔ کبھی ایک مرض سبب دوسرے مرض کا ہوتا ہے
جیسے قولنج سبب واسطے غشی اور فالج اور صرع کے ہوتا ہے بلکہ کبھی عرض سبب واسطے مرض کے ہوتا ہے جیسے درد شدید قولنج مین سبب غشی
کا ہوتا ہے یا درد شدید سے ورم عارض ہوتا ہے اسلیے کہ مقام درد مین انصباب مواد ہوتے ہوتے ورم پیدا ہوتا ہے ۔ اور کبھی عرض
بذات خود مرض ہوجاتا ہے جیسے دردسر جو تپ مین عارض ہوجاتا ہے بشرطیکہ جب اوسکو استقرار اور استحکام ہوجاتا ہے تو وہ زوال تپ کے
بھی باقی رہ کر خود مرض ہوجاتا ہے ۔ کبھی ایک ہی چیز بقیاس اپنی ذات کے اور بنظر ایک چیز کے جو اوس سے پیشتر تھی اور بقیاس
ایک چیز کے جو اوسکے بعد ہوئی سبب اور مرض اور عرض ہوتی ہے جیسے حرارت دق ہے جو بنسبت قرحہ ریہ کے عرض ہے اور
اور سبب واسطے ضعف معدہ کے مثلا اور جیسے دردسر جو تپ بلغمی مین پیدا ہوا اور پھر اس درد کو استحکام ہوجاوے کہ وہ عرض ہے بنسبت تپ کے
اور مرض ہے بذات خود اور کبھی سرسام اسکی جہت سے پیدا ہوجاتا ہے تو یہ سبب سرسام کا ہوتا ہے ۔ اسی طرح سے دوران سبب اور مرض
اور عرض کا ہوا کرتا ہے **فصل دوسری مین اقسام احوال بدن اور اجناس امراض کا بیان** احوال
بدن انسان کے جالینوس کے نزدیک تین ہین صحت وہ ایک ہیات ہے کہ اوسکی جہت سے بدن انسان اپنے مزاج اور ترکیب
مین ایسا ہوتا ہے کہ سارے افعال اوس سے صحیح اور سلیم صادر ہوتے ہین ۔ مرض وہ ایک ہیات بدن انسان الیسی ہے جو حالت صحت
کی ضد ہے یعنے اوسمین تمام افعال صحیح اور سلیم صادر نہین ہوتے ۔ حالت ثالثہ کہ نہ صحت ہے اور نہ مرض ہے یا اس جہت سے کہ اوس حالتمین
نہایت درجہ کی صحت اور نہایت درجہ کا مرض نہین ہوتا جیسے ابدان شیوخ یا وہ لوگ جو بعد مرض کے نقیہ ہوجائین خواہ بدن لڑکون کے
یا حالت ثالثہ اس جہت سے ہو کہ صحت اور مرض دونون ایک ہی وقت اوس بدن مین پائی جائین خواہ ایک ہی جسم کے دو عضو
مین یا ایک ہی عضو مین مگر دو جنس بعید مین مثلاً صحیح المزاج ہو اور مریض الترکیب ہو یا ایک ہی عضو مین دو جنس قریب مین اجتماع صحت
و مرض ہو مثلاً شکل مین صحیح ہو اور مقدار اور وضع صحیح نہو یا دو کیفیت منفعلہ مین تو صحت ہو اور دو کیفیت فاعلہ مین صحت نہو یا دو قسمت

مین تعاقب صحت اور مرض کا ہوا کرے مثلاً جاڑون مین صحیح ہو اور گرمیون مین مریض ہوجائے۔ امراض مفرد بھی ہوتے ہین اور مرکب بھی
مرض مفرد وہ ہے کہ نوع واحد انواع مرض مزاج سے ہو یا نوع واحد انواع ۱ سبب سے ہو جیسے ہم آگے ذکر کرینگے۔ اور مرض مرکب وہ ہے
جسمین دو قسمین خواہ زیادہ دو قسمون سے جمع ہوکر مرض واحد پیدا ہوجائے پہلے ہم امراض مفردہ کو بیان کرتے ہین اور کہتے ہین۔ امراض مفردہ کی تین
قسمین ہین **پہلی قسم** وہ ہے جو بمنزلہ جنس کے ہے اون امراض کے واسطے جو اعضای متشابہۃ الاجزا کی طرف منسوب ہین یعنی وہ اعضا
جنکے جزو اور کل کا نام ایک ہی ہے جیسے گوشت ہڈی رگ وغیرہ اور یہی امراض اصناف سوء مزاج ہین انکی نسبت اعضای متشابہۃ الاجزا
کی طرف اسواسطے ہوئی کہ پہلے یہ بالذات انہین اعضا کو عارض ہوتے ہین اور انکی وجہ سے اعضای مرکبہ کو عارض ہوتے ہین اور اینکے
جب تک ہم موجود اور حاصل تصور کرین تو جس عضو مین اعضاے متشابہ [illegible] کا تصور کرین [illegible] امراض مرکبہ [illegible]
ممکن نہین ہوتی۔ **دوسری قسم** جنس ہے اون امراض کی جو اعضاء آلیہ یعنی اعضاے مرکبہ کیطرف منسوب ہین اور یہ امراض
ترکیب ہین جو اون اعضا مین واقع ہوتے ہین جو اعضا متشابہ الاجزا سے مرکب ہین اور یہ اعضا آلات ہین واسطے افعال بدنی کے
تیسری قسم امراض مشترکہ [illegible] اعضاے آلیہ کو بھی ثابت کہ وہ اعضاے آلیہ مین [illegible]
مین اسطرح سے نہین کہ اونکا عارض ہونا اعضاے آلیہ کو تابع عروض اعضاے متشابہ الاجزاء کے ہو اور اسی قسم کا نام تفرق اتصال
اور انحلال فرد ہے اسلیے کہ تفرق اتصال کبھی مفصل کو عارض ہوتا ہے بدون اسبات کے کہ جن اعضاے متشابہ الاجزاء سے وہ مفصل
مرکب ہے اوس سے عارض ہوا۔ اور کبھی ہڈیا اور استخوان اور رگون کو تنہا جداگانہ عارض ہوتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ امراض کی تین
قسمین ہین **ایک قسم** تابع سوء مزاج کو ہوتی ہے **دوسری قسم** تابع سوء ہیات ترکیب کو ہوتی ہے **تیسری قسم**
تابع تفرق اتصال کو ہوتی ہے۔ اور جو مرض تابع ان تین مین سے کسی ایک کا ہو اور اوسی سے پیدا ہوا ہو اسکی نسبت اوسی کی طرف
ہوتی ہے۔ امراض مزاج کی سولہ قسمین مشہور ہین جنکا ہم اوپر ذکر کرچکے فصل پہلی اقلیم ثالث فن اول مین **فصل تیسری**
امراض ترکیب کے بیان مین امراض ترکیب کی بھی چار قسمین ہین۔ امراض خلقت۔ امراض مقدار۔ امراض [illegible]
امراض وضع۔ امراض خلقت چار قسمون مین منحصر ہے **پہلی قسم** امراض شکل یعنی شکل اپنے مجرے طبعی سے متغیر ہو اور اوسکی شکل
مین کوئی آفت پیدا ہوجائے مثلاً سیدھی ٹیڑھی ہوجائے یا ٹیڑھی سیدھی ہوجائے یا مستدیر مربع ہوجائے خواہ مربع مستدیر ہوجائے اسی قسم سے تسفط
[illegible] دونون یا دونون مین سے ایک کم ہوجائے [illegible]
اور سی اسی قسم کا ضرر عارض ہو اور زیادہ گول ہونا معدہ کا اور چوڑا ہونا تلی کا **دوسری قسم** امراض مجاری کی اور یہ امراض تین
طرح پر ہوتے ہین یا تو مجاری مین اتساع یعنی پھیلاو پیدا ہوجائے جیسے انتشار العین جو روح لنبر کی پھیلنے سے پیدا ہوتا ہے یا سبل
جو آنکھون مین سرخ ڈورے خون یا رطوبت سے بھرے ہوئے پیدا ہوتے ہین یا دوالی جو پاونکی رگون کے مونہہ پھیل جانے سے
پیدا ہوتا ہے اور یا مجاری مین تنگی پیدا ہو جیسے تضییق العین یا تنگ ہونا منافذ نفس اور مری کا یا مجاری بند ہوجائین جیسے بند ہونا
عنبیہ کا یا عرق جگر کا **تیسری قسم** مرض خلقت کی امراض اوعیہ اور تجاویف ہین اور اوسکی چار قسمین ہین۔ یا اوعیہ اور تجاویف
بڑھ جائین اور وسیع ہوجائین جیسے کیسہ انثیین وسیع ہوجاتے ہین۔ یا چھوٹے ہوکر تنگ ہوجائین جیسے ضیق المعدہ یا تنگی بطون دماغ
کی بوقت [illegible] یا بند ہوکر بھری ہوجائین جیسے بطون دماغ کے بوقت سکتہ کے بند ہوجاتے ہین۔ یا اونمین استفراغ اور خلو

پیدا ہو جیسے خالی ہونا تجاویف قلب کا خون سے بروقت شادی مرگ کی یا بروقت زیادہ لذت پانے کے جس سے ہلاکت واقع ہوتی ہے **چوتھی قسم**
امراض خلقت کی امراض صفائح یعنے جلد ظاہری اعضا مین اس طرح کہ چکنی ہو جائے وہ چیز جسکا خشن یا درشت ہونا چاہیے جیسے معدہ اور انتین
یا خشن ہو جائے وہ چیز جسکا چکنا ہونا چاہیے جیسے قصبہ ریہ جسوقت اسمین خشونت آجاے - امراض مقدار کی دو قسمین ہین **قسم پہلی** زیادتی
مقدار کی جیسے داء الفیل یا عظم قضیب جسکا فرسیموس نام ہے یا جیسے پاون کو لیتو ما جس عارض ہو یہ وہ مرض ہے کہ پاؤن کے کل اعضا اتنے بڑے
ہو جائین کہ حرکت سے عاجز ہو جاے **قسم دوسری نقصان** مقدار کے جیسے زبان کا پتلا ہونا اور حدقہ چشم کا چھوٹا ہونا یا اعضا مین ذبول کا
پیدا ہونا - امراض عدد یا زیادتی عدد کی ہو اور یہ زیادتی یا طبعی ہو جیسے ایک دانت کا بتیس سے زیادہ ہونا یا اونگلی کا زیادہ ہونا یا زیادتی
غیر طبعی ہو جیسے ضلع یعنے گنجہ سر یا حصاۃ یعنے پتھری خواہ از قسم نقصان عدد ہو یہ نقصان از روی طبیعت کے ہو جس طرح کسی شخص کی خلقت مین
ایک اونگلی کم ہو جاے یا طبیعت مین نقصان نہو جیسے کسی کی اونگلی کٹ جاے **قسم تیسری** امراض وضع کے - چونکہ وضع جالینوس کے نزدیک
مقتضی مکان کی ہے اور مشارکت کو بھی چاہتی ہے پس امراض وضع کے چار ہین - نکلجانا عضو کا اپنے مفصل سے - یا زائل ہو جانا عضو کا
اپنے مفصل سے بدون انخلاع یعنے الگ ہو جانیکے جیسے اوس فتق مین جو آنت اوترنے سے پیدا ہوتا ہے - یا حرکت عضو کی مفصل مین
خلاف مجرے طبعی اور ارادی کی مثل رعشہ کے - یا ٹھہر جانا عضو کا اپنے مقام مین کہ اوس جگہ سے حرکت نکر سکے جیسے بروقت متحجر اور سخت ہو جانے
مفاصل کے نقرس مین یہ بات پیدا ہوتی ہے **قسم چوتھی** امراض مشارکت کی - مرض مشارکت شامل ہے ہر ایک حالت کو جو کسی عضو کیواسطے
بقیاس طرف عضو قریب کو قرب اور بعد سے خلاف مجرے طبعی کے پیدا ہو اسکی دو قسمین ہین **پہلی قسم** یہ ہے کہ اوس عضو کی حرکت طرف عضو
قریب کے یا عضو قریب سے کسی اور طرف ممتنع ہو **دوسری قسم** ان دونون حرکتون کا دشوار ہونا یا دامکان کے واسطے اوسی عضو کے مثلاً
پہلی قسم مین یہ بات پیدا ہو کہ ایک اونگلی اپنے قریب کی انگلی کی طرف حرکت نکر سکے خواہ اگر قریب پہونچ گئی ہو تو اوسکے قرب کو چھوڑ سکے - اور
دوسری قسم کی مثال یہ ہے کہ یہ دونون باتین دشوار ہون مثل استرخا جفن اور استرخا مفاصل کے فالج مین یا دشوار ہونا بسط کف دست کا اور کھلنا
پلک کا **فصل چوتھی امراض تفرق اتصال کے بیان مین** امراض تفرق اتصال کے کبھی جلد مین عارض ہوتے ہین اونکا
نام خدش اور سحج رکھا گیا ہے اور کبھی گوشت مین عارض ہوتے ہین خواہ اوس چیز مین جسکے گوشت بنجانے کا زمانہ قریب ہوا اسکو جراحت
کہتے ہین اور جس زخم مین قیح یعنے ریم پیدا ہوا اسکو قرحہ کہتے ہین اور اسمین قیح پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ فضول اسکی طرف دفع ہوتے ہین اس سبب سے
کہ اسمین ضعف پیدا ہوتا ہے اور اپنی غذا کے استعمال اور ہضم سے عاجز ہوتا ہے اسی جہت سے طرف فضلے کے متحلل ہو جاتا ہے - کبھی جراحت
اور قرحہ اوس تفرق اتصال کو کہتے ہین جو عضو لحم مین عارض ہو - اور کبھی استخوان مین واقع ہوتا ہے اگر اوسکے دو ٹکڑے یا چند ٹکڑے بڑے بڑے
کردے اوسکو کاسر اور مفتت کہتے ہین - اور یا طول مین ہڈی کے تفرق اتصال واقع ہو اوسکو صدع کہتے ہین - کبھی یہ تفرق اتصال
تینون قسم کا غضروف مین واقع ہوتا ہے - اور کبھی پٹھہ مین واقع ہوتا ہے پھر اگر عرض مین واقع ہو اوسکو بتر کہتے ہین اور اگر طول مین ہو
اور عدد مین شگاف کی کثرت نہو اوسکو شق کہتے ہین اور اگر عدد مین کثرت ہو اوسکو شدخ کہتے ہین - کبھی اجزای عضل مین بھی تفرق
اتصال ہوتا ہے اگر کنارے پر عضل کے ہو برابر ہے کہ اوسکے عصب مین ہو یا وتر مین اوسکو ہتک کہتے ہین اور اگر عرض مین عضل
کے ہو اوسکو جز کہتے ہین اور اگر طول مین واقع ہو اور عدد مین کم ہو اور عضو یعنی عمق مین زیادہ ہو اوسکو فدغ کہتے ہین اور اگر اجزا ایک قسم
جمع ہین تمامتر جدا ہو اور خوب غائر ہو اور عرض مین فسخ کہتے ہین اور کبھی مرغ اور رض اور فسخ نہو بلا فرق ہر ایک تفرق اتصال وسط عضل کو کہتے ہین سطح

کیون نہو۔ اگر تفرق اتصال شرائین اور اوردہ مین ہو اوسکو انفجار کہتے ہین یہ اگر عرض مین ان رگون کی ہو اوسکو قطع اور فصل کہتے ہین۔
اور اگر طول مین نفوذ کرے اوسے صدع کہتے ہین۔ اور اگر یہ تفرق اتصال اس طرح پر ہو کہ اونکے مونہہ کھلجائین اوسے بثق کہتے ہین۔ اور اگر
شرائین مین اسطرح کا تفرق اتصال ہو کہ پھر وہ ملتحم نہو سکے اور خون اونسے ہمیشہ جاری رہیگا اوس مقام تک جو اسکو گھیرے ہے تا اینکہ وہ جگہہ خون
سے پر ہو جائیگی اور بعد بھر جانیکے یہ خون پلٹ کر پھر رگ مین آئیگا اسکا نام ام الدم ہے۔ اور ایک قوم ام الدم ہر ایک شگاف شریانی کو کہتے ہین
یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ہر ایک عضو انحلال فرد اور تفرق اتصال کا متحمل نہین ہے مثلاً قلب کہ اگر اسمین تفرق اتصال ہو ساتھ ہی موت واقع ہوگی
۔ اگر تفرق جھلی خواہ پردون مین واقع ہو اوسکو فتق کہتے ہین۔ اگر دو جزو مین عضو مرکب کے اس طرح پر تفرق اتصال واقع ہو کہ ایک دوسرے
سے جدا ہو جائے بدون اس بات کے کہ عضو متشابہ الاجزا مین کوئی آفت پہونچے اوسکو انفصال اور خلع کہتے ہین اور اگر مفصل مین ہو
اور اپنی جگہہ سے زائل ہو جاے اوسکو فک کہتے ہین۔ اور کبھی تفرق اتصال مجاری مین ہوتا ہے اور اونمین وسعت پیدا ہو جاتی ہے اور
کبھی غیر مجاری مین ہوتا ہے کہ نئے مجاری پیدا ہو جاتے ہین۔ زوال اتصال اور حدوث تقرح وغیرہ اگر کسی جید المزاج عضو مین ہو جاوے
اصلاح پذیر ہوتا ہے اور اگر ردی المزاج مین ہو ایک زمانہ تک اصلاح مین عاصی رہتا ہے خصوصاً ایسے ابدان مین جنمین استسقا یا سوء القنیہ
خواہ جذام عارض ہو۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ فصل صیف مین جو قروح ہین اور اونکے زمانہ مین طول ہو جائے مرض آکلہ مین پڑ جاتے ہین باہر
کتاب ہذا تفصیل جزئیات امراض تفرق اتصال کی پوری ابحاث آیندہ مین جہان امراض جزئیہ کا ذکر ہے پائیگا

فصل پانچوین امراض مرکبہ کے بیان مین

امراض مرکبہ مین بھی ہم ایک قول کلی کہتے ہین۔ امراض مرکبہ سے ہماری یہ مراد نہین ہے کہ چند امراض باتفاق
مجتمع ہو جائین بلکہ یہ مراد ہے کہ چند امراض ایسے مجتمع ہون کہ اونکے اجتماع سے مرض واحد پیدا ہو جائے اسکی مثال ہے ورم اور بثور جو از قسم
ورم ہین۔ بثور چھوٹے چھوٹے ورم ہین جیسے ورم بڑے بڑے بثور ہین۔ ورم ایسا مرض ہے کہ جسمین امراض کے کل اجناس پائے جاتے ہین
مرض مزاج اسواسطے پایا جاتا ہے کہ ایسا کوئی ورم نہین ہے کہ بدون سوء مزاج مع مادہ کے پیدا ہو۔ مرض ہیأت و ترکیب بھی ورم مین
ہوتا ہے اسلیے کہ ایسا کوئی ورم نہین ہے کہ جسکی جہت سے آفت شکل اور مقدار عضو مین پیدا نہو نیز کبھی ورم کے ساتھ امراض وضع بھی
پائے جاتے ہین۔ اور مرض مشارکت بھی ہوتا ہے بجہت تفرق اتصال کے اسلیے کہ بیشک ورم مین تفرق اتصال پیدا ہوتا ہے
بجہت گرنے مواد فضول کے عضو متورم پر اور ٹھہر جانے اس مواد کے اوسکے اجزا مین اس طرح پر کہ لامحالہ اجزا کو بعض سے جدائی ہو جاتی
ہے تب اوس مواد کے ٹھہرنے کی جگہہ ہوتی ہے۔ ورم نرم اعضا کو عارض ہوتا ہے اور کبھی استخوان مین۔ مشابہ ورم کے ایک چیز پیدا
ہوتی ہے کہ اوسکا حجم غلیظ ہو کر رطوبت بڑہ جاتی ہے۔ کچھ عجب نہین ہے کہ جو چیز زیادتی کو بوجہ غذا کے قبول کرے مثل ہڈی کی وہی
چیز بجہت فضول کی بھی زیادتی قبول کرے جسوقت کہ اوسمین زیادتی خارج سے نفوذ کرے یا اوسمین پیدا ہو۔ جس ورم کا کوئی سبب
خارجی نہو اور اوسکا سبب بدنی انتقال ایک مادہ کا کسی عضو سے اوسکے ماتحت کی طرف کرے اوسکو نزلہ کہتے ہین۔ کبھی وہ سبب
مادی جس سے اورام اور بثور پیدا ہوتی ہین ایسے اخلاط کے اندر دبا ہوا ہوتا ہے جنکی کیفیت سے ایذا نہین ہوتی ہے بہ جسوقت اون
اخلاط سے جید اخلاط الگ ہو جاتے ہین وہ اخلاط ردی خالص ہو کر جدا ہو جاتے ہین اور انکی جدائی کے چند طریقہ ہین جیسے استفراغ
طبعی کہ عورتون کو دودہ پلاتے وقت مادہ صالح طرف لبن کے مستحیل ہوتا ہے اور مادہ فاسد الگ باقی رہجاتا ہے خواہ استفراغ غیر طبعی ہو
جیسے کسی جراحت کو یہ بات عارض ہو کہ خون صالح اوس سے بہا کرے اور اخلاط ردی جداگانہ باقی رہینگی جب یہ اخلاط ردی الگ باقی

رہتے ہین چونکہ طبیعت کو انسے ایذا پہونچتی ہے انکو کسی طرف دفع کرتی ہے کبھی طریقہ دفع کا یہ ہوتا ہے کہ مواد فاسدہ بطرف جلد کے دفع کرتی ہے اوسوقت اورام اور بثور پیدا ہوتی ہین اور کبھی مختلف قسم کے فضول دفع ہوتے ہین ورم کہ پیدا ہونیکے لائق تو یہی فصل ہے جو انہی اسباب سے پیدا ہوتے ہین اور اون مواد سے ورم حادث ہوا ونکی چھ قسم ہین اخلاط اربعہ اور مائیت اور ریح ورم گرم بھی ہوتا ہے اور گرم نہین بھی ہوتا ہے یہ گمان کرنا لائق نہین ہے کہ ورم گرم سوای خون اور صفرا کے اور خلط سے پیدا نہین ہوتا ہے بلکہ جس خلط مین حرارت بوجہ عفونت کے عارض ہو خواہ جو ہر اوس خلط کا گرم ہو یا نہو ورم حار اوس سے پیدا ہو سکتا ہے اگرچہ ان اجناس کا ورم بھی بحسب تقسیم انواع ہر ایک مادہ کے منقسم ہو سکتا ہے مگر یہ تقسیم اورام کی نوعی تقسیم کے لائق ہے صنفی تقسیم مین عادت طبیبون کی اس طرح جاری ہوئی ہے کہ محض دموی ورم کو فلغمونی اور صفراوی محض کو حمرہ اور ان دونون سے مرکب کا مرکب نام رکھتے ہین مگر مرکب مین خلط غالب کو مقدم کرکے غیر غالب کو اوسکے پیچھے ذکر کرتے ہین کبھی فلغمونی حمرہ کہتے ہین اور کبھی حمرہ فلغمونی جسوقت ورم پکا ہوجاتا ہے اوسکو خراج کہتے ہین اور جسوقت خراج نرم گوشت خواہ مغابن یعنی بن ران یا لغانغ یعنے گوشت بن کام خواہ پس گوش یا زیر بغل عارض ہو اور اوس جنس فاسد سے ہو جسکو ہم امراض جزئیہ مین ذکر کرینگے ایسے اورام کا نام طاعون رکھا گیا ہے اورام حارہ مین ابتدائی خلط دفع ہوتی ہے اور حجم ظاہر ہوتا جاتا ہے پھر زمانہ تزید مین حجم مین بھی زیادتی پیدا ہوتی ہے اور درد بھی عارض ہوتا ہے پھر زمانہ وقوف مین ایک مقدار معین پر حجم ٹھہر جاتا ہے اور اسکے بعد انحطاط شروع ہوتا ہے پھر نضیج ہو کر یا تحلیل ہو جاتا ہے یا ریم پڑتی ہے انجام کار اس ورم کا یا تحلیل ہوتا ہے یا ریم پکجا ہو جاتی ہے یا بطرف صلابت اور سختی کے مستحیل ہو جاتا ہے جو اورام گرم نہین ہین وہ یا مادہ سوداوی سے پیدا ہوتے ہین یا بلغمی یا مائی یا ریحی سے حادث ہوتے ہین مادہ سوداوی سے تین قسم کے ورم پیدا ہو جاتے ہین صلابت اور سرطان یہ دونون اکثر فصل خریف مین ہوتے ہین اور جمیع اجناس غدد کے جیسے خنازیر اور سلع پیدا ہوتا ہے اجناس غدد اور صلابت اور سرطان مین یہ فرق ہے کہ اقسام غدد جس عضو کو گھیرے ہوئے ہین اوس سے الگ ہوتے ہین جیسے محض غدد یا اون مقامات کے ظاہر مین پھیلے ہوئے ہوتے ہین جیسے خنازیر اور یہ دو قسمین یعنے صلابت اور سرطان جس عضو مین ہوتے ہین اوسکے جوہر مین داخل ہوتی ہین سرطان اور صلابت مین یہ فرق ہے کہ صلابت ورم ساکن ہے اسمین حدت اور تیزی نہین ہوتی حس کو باطل کردیتی ہے یا جسمین فتور برپا کرتی ہے اور اس ورم مین درد نہین ہوتا اور سرطان ورم متحرک ہے کہ روز بروز بڑھتا جاتا ہے اور ایذا بہت ہوتی ہے اوسکی جڑین اعضا مین پیدا ہوتے ہین حس کا باطل ہونا اس ورم مین کچھ ضرور نہین ہوتا مگر جسوقت مدت دراز ہو جاے اوسوقت یہ ورم جس عضو مین ہوتا ہے اوسکی موت پیدا ہوتی ہے اور حس اوسکی باطل کردیتا ہے کچھ بعید نہین ہے کہ فصل ممیز درمیان صلابت اور سرطان کے عوارض لازمہ یعنے خاصہ کے ذریعہ سے ہو فصول جوہری ممیز نہون اورام صلب سوداوی کی ابتدا سختی کے ساتھ ہوتی ہے اور کبھی بطرف صلابت کے منتقل ہوا ہین خصوصاً اگر سوداء دموی ہو اور سوداے بلغمی کے ورم مین بھی کبھی صلابت پیدا ہوتی ہے اور یہ اورام صلب غدد اور سلع وغیرہ سے اس بات مین جدا ہوتے ہین کہ انمین لیسنگے گٹھہ کے پیدا ہوتی ہے کہ وہ بستہ ہوکر اپنی جگہہ کو پکڑ لیتا ہے اور ملمس اوسکا عصبی ہوتا ہے اور جسوقت دبا کر الگ کیا جاے پھر اوسی طرح پلٹ کر یکجا ہوتا ہے اور اگر کسی دوا قوی سے یا دبانے کے الگ کیا جاے پھر نہین پلٹتا ہے اکثر یہ تعب سے پیدا ہوتا ہے اور بھاری چیز دن سے مثل سیسے وغیرہ کے باطل ہو جاتا ہے جنس اورام بلغمیہ کی دو قسمونکی طرف تقسیم پاتی ہے ورم رخو اور سلع لینہ اور ان دونونمین اسطرح تمیز ہوتی ہے کہ سلع غلاف کے اندر ممیز ہوتا ہے اور اوس سے جدا ہوتا ہے اور ورم غولا پیدا ہوتا ہے غلاف سے جدا نہین ہوتا ہے اکثر جاڑونمین جو ورم ہوتے ہین بلغمی

ہوتے ہین یہانتک کہ اورام حارہ بھی جاڑے دنین سپید رنگ ہوتے ہین اور یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اورام بلغمیہ مین بسبب رقت اور غلظ اور نرمی کے اختلاف ہوتا ہے تا اینکہ بعض اورام بلغمی مشابہ ورم سوداوی کے ہوتے ہین اور کبھی مشابہ اورام ریحی کے اور کبھی شبیہ اورام مائی کے اکثر نزول ماء یعنی رقیق کا لوازل مین اندرون لیف اعصاب کے ہوتا ہے یہانتک کہ نیچے کے عضلات حنجرہ مین بلکہ اوس سے بھی نیچے تک پہونچ جاتا ہے۔ اورام مائی جیسے استسقاء اور قیلہ مائی اور وہ ورم جو تجویف مین مائیت سے عارض ہوتا ہے اور مثل ادرہ اور اونکے اور اورام ریحی کی بھی دو قسمین ہین۔ تہیج۔ اور نفخہ۔ ان دونون مین اوس طرح کا فرق ہے۔ قوام۔ اور مخالطت۔ بیان تفصیلی اسکا یہ ہے کہ ریح تہیج مین جوہر عضو سے مختلط اور آمیختہ ہوتی ہے اور نفخہ مین ریح مجتمع اور متمدد ہوتی ہے اور جوہر عضو سے مختلط نہین ہوتی۔ دوسرا فرق یہ ہے کہ تہیج حس نرمی دریافت کرتی ہے اور دبانے سے دب جاتا ہے اور نفخہ مین دبانیکی مقاومت زیادہ اور کم ہوتی ہے۔ بثور کی قسمین بھی شمار مین تمام اورام کی ہین بعض بثور فقط دموی ہوتی ہین مثل جدری کے۔ اور ایک قسم صفراوی محض ہوتی ہے جیسے شری صفراوی یعنی پتی۔ اور بثور جاوسیہ۔ اور مرکب مادہ سے بھی ہوتی ہین جیسے حصبہ اور نملہ اور مسامیر جو مثل کیل کے دراز ہوتے ہین اور جرب یعنی خارش اور ثآلیل یعنی مسہ وغیر ذالک۔ اور کبھی بثور مائی بھی ہوتی ہین مثل نفاطات کے اور ریحی بھی ہوتے ہین مثل نفخات کے۔ ناظر اس کتاب کا تفصیل کل اورام اور بثور کی کتاب چہارم مین بخوبی دریافت کریگا اور اوس جگہ جو مناسب اونکے ہے شرح وبسط سے لکھا جائیگا

فصل چھٹی اون امور کے بیان مین جو امراض کے ساتھ شمار کیے جاتے ہین بہت ایسے امور ہین جو امراض سے خارج ہین اور اونکا شمار امراض مین ہوتا ہے یہ وہ چیزین ہین جو زینت مین داخل ہین **ایک** اونمین سے بالون کی زینت مین داخل ہے **دوسری** رنگ کی زینت مین داخل ہے **تیسری** رایحہ مین داخل ہے **چوتھی** سحنہ مین بعد لون کے داخل ہے۔ اقسام امراض شعر کے یہ ہین تناثر یعنی پراگندہ ہونا بالون کا اور تمرط یعنی گرجانا بالون کا اور قصر یعنی چھوٹا ہونا اور قلت یعنی کم ہونا اور تشقق یعنی پھٹ جانا اور رقت یعنی باریک ہونا اور غلظ یعنی موٹا ہونا اور افراط جعودت یعنی بہت پیچیدہ ہونا اور افراط سبوطت یعنی زیادہ سیدھا ہونا اور شیب یعنی سپید ہونا۔ رنگ کا بدل جانا کسی زخم کا ہو اور کسی آفت اوسمین پیدا ہو چار قسمون مین داخل ہے **پہلی قسم** رنگ کا بدل جانا سوء مزاج مادی سے مثل یرقان کے۔ یا سوء مزاج بلا مادہ کے جیسے حبشیت یعنی حبشی کا رنگ ہو جانا جو بوجہ برودت زائدہ کے عارض ہوتا ہے یا وہ زردی جو بیشتر بوجہ سوء مزاج حار مفرط کے عارض ہوتی ہے **دوسری قسم** رنگ کے بدلنے کی اسباب خارجی سے ہوتی ہے جیسے حرارت آفتاب کی اور سردی برودت ہوا رنگ کو جلا دیتی ہے **تیسری قسم** تغیر لون کی پیدا ہوتی ہے بسبب خلط حامل کی ایسی اجسام کے جلد پر جو حامل رنگ کے ہے کہ اون اجسام کا رنگ خلاف جلد کے ہوتا ہے جیسے بہق اسود یا نقطے نقطے پڑجانا جلد پر جنکا رنگ مخالف جلد کے ہو جیسے خیلان و نمش مین ہوتا ہے **چوتھی قسم** تغیر رنگ کا بوجہ عارضی کے ہوتا ہے جیسے التیام تفرق اتصال جدری کا ہو کہ بعد بھر جانے گڑھون کے نشان کا رنگ مخالف جلد کے باقی رہتا ہے۔ یا قروح خبیثہ جلد کو گھلادین۔ آفات بو کی جیسے صنان یعنی گندگی بغل کی یا اور قسم کی بدبو جو بدن مین پیدا ہوتی ہے۔ آفات سحنہ بعد رنگ کے دو ہین یا ہزال مفرط یعنی زیادہ لاغری یا سمن مفرط یعنی زیادہ فربہی

فصل ساتوین اوقات امراض کے بیان مین اکثر امراض کے واسطے چار اوقات مقرر ہین۔ ابتدا۔ تزید۔ انتہا۔ انحطاط۔ ان چارون اوقات سے جو زمانہ خارج ہے وہ اوقات صحت مین داخل ہے۔ ہماری مراد وقت ابتدا اور انتہا سے وہ [illegible] اور کنارے زمانہ کے نہین ہین کہ جسمین حال مرض کا کچھ ظاہر نہو بلکہ ہر ایک ابتدا اور انتہا کے واسطے ایک زمانہ محسوس ہے جسکا ایک حکم مخصوص ہے۔ وقت ابتدا کا وہ زمانہ ہے جسمین ظہور مرض کا ہوتا ہے اور اوسکے حالات مین تشابہ اور یکرنگی ہوتی ہے کہ زیادتی مرض کی اوس زمانہ مین

ظاہر نہین ہوتے - اور وقت تزید کا وہ زمانہ ہے جسمین شدت مرض کی وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتی باقی ہے - اور وقت انتہا کا وہ ہے جس مین مرض کے جمیع اجزا حالت واحدہ پر ٹھہر جاتے ہین اور اوسکے اعراض یکسان رہتے ہین - اور انحطاط کا وہ زمانہ ہے جسمین نقصان مرض کا ظاہر ہوتا ہے اور جسقدر امعان نظر کیجائے کمی مرض ظاہر ہوگی - یہ چارون اوقات کبھی بحسب مرض کے اول سے آخر تک اوسکی نوبتون مین پیدا ہوتے ہین انکو اوقات کلیہ کہتے ہین - اور کبھی ہر ایک نوبت کے اوقات اربعہ کو کبھی جاتے ہین انکو اوقات جزئیہ کہتے ہین

فصل آٹھوین تمامی قول احوال امراض مین

امراض کا نام کئی وجہون سے رکھا جاتا ہے - کبھی بنظر اوس عضو کے جو حامل مرض ہے نام بیماری کا لیا جاتا ہے جیسے ذات الجنب و ذات الریہ - کبھی عرض غالب پر اعراض مرض سے نام رکھا جاتا ہے جیسے صرع کہ اوسکے معنی معنی گر پڑنے کے ہین چونکہ صرع مین بوقت دورے کے آدمی کو گر پڑنا لازم ہے لہذا اس مرض کا نام یہی رکھا گیا - کبھی سبب مرض سے اوس مرض کا نام لیتے ہین جیسے ہم کہتے ہین کہ مرض سوداوی - کبھی بوجہ تشبیہ کے جیسے داء الاسد اور داء الفیل - کبھی مرض کا نام اوس شخص کی طرف منسوب ہوتا ہے جسے پہلے یہ مرض لاحق ہوا ہو جیسے قرحہ طیلانسیہ ایک مرد کی طرف منسوب ہے جسکا طیلانس نام تھا - کبھی کسی شہر کی طرف مرض کو منسوب کیا جاتا ہے جس شہر مین وہ مرض ہوا تھا جیسے قروح بلخیہ - اور کبھی مرض کا نام اوس شخص کے نام پر ہوتا ہے جو اوسکا علاج خوب کرتا تھا اور اوسکے کر دینے مین مشہور تھا جیسے قرحہ خیرونیہ - کبھی مرض کا نام اوسکے جوہر ذاتی کے مطابق ہوتا ہے جیسے حمی یا ورم جالینوس نے کہا ہے کہ امراض یا ظاہری ہوتے ہین کہ اونکی شناخت حس کرتی ہے یا باطنی ہوتے ہین کہ اونپر آگاہ ہونا آسان ہوتا ہے جیسے ورم معدہ اور ورم ریہ یا ایسے امراض باطنیہ ہین کہ اونپر آگاہی دشوار ہوتی ہے جیسے وہ آفات کہ جگر مین عارض ہون یا مجاری ریہ مین یا کسی طرح ادراک اون امراض کا نہو گو تخمیناً جیسے وہ آفتین جو مجاری بول کو عارض ہوتی ہین - امراض کبھی خاص ہوتے ہین اور کبھی بشرکت دوسرے عضو کے مرض مین - یا اس جہت سے ہوتی ہے کہ وہ دونون براہ طبیعت متواصل اور ملے ہوئے ہوتے ہین کہ چند آلات کے ذریعہ سے اون دونون مین اتصال ہوتا ہے جیسے دماغ اور معدہ ان دونون مین بذریعہ ایک پٹھے کے اتصال ہوتا ہے یعنی وہ پٹھہ جو جا بطن تک دماغ سے اوترا ہے جسکا ذکر فصل سیزدہم تعلیم تیسری فن اول مین ہو چکا ہے یا رحم اور پستان ان دونومین بذریعہ اوردہ کے اتصال ہوتا ہے - یا اس جہت سے کہ ایک ان دونون عضو کا معین راہ اور گذرگاہ مادہ کا ہو طرف دوسرے عضو کے جیسے اربیتین واسطے ورم ساق کے ہوتا ہے - یا اس جہت سے کہ وہ دونون قریب قریب ہین جیسے رقبہ اور دماغ کہ ہر ایک دوسرے کے مرض مین شرکت رکھتا ہے خصوصاً جسوقت قریب کا عضو ضعیف ہو کہ وہ فضول مادی کو اپنے قریب سے قبول کرتا ہے جیسے ابط واسطے قلب کے یا اس جہت سے ہے کہ ایک اونمین کا مبدء اور اصل واسطے فعل عضو ثانی کے ہو جیسے حجاب واسطے ریہ کے تنفس مین - یا اس وجہ سے کہ ایک عضو خادم ہے واسطے دوسرے عضو کے جیسے عصب واسطے دماغ کے - یا اس جہت سے کہ وہ دونو بذریعہ کسی تیسرے عضو کے شرکت رکھتے ہین جیسے دماغ گردے سے اس وجہ سے شرکت رکھتا ہے کہ یہ دونون حجاب سے شرکت رکھتے ہین - کبھی شرکت مین عود بھی ہوتا ہے یعنی جو ضرر کسی عضو کو بشرکت دوسرے عضو کے پہونچا اوس دوسرے سے مثل اوسی ضرر کے دوبارہ پہلے عضو کو پہونچتا ہے جیسے دماغ اگر متاذی ہو تو معدہ اس الم مین اوسکا شریک ہوتا ہے اور ضعف ہضم معدے مین پیدا ہوتا ہے تب معدے سے بخارات ردی و رغذائے غیر منہضم دماغ تک جاتی ہے اس جہت سے الم دماغ کا اور زیادہ بڑھ جاتا ہے - اور مشارکت بطور دوام خواہ بطور دورہ بنا بر تقادم فضول کے بارش ہوتی ہے جیسے اصل عضو جسکی شرکت سے دوسرے عضو کو اذیت پہونچتی ہے اگر اوسکو اذیت دائمی ہے تو فرع کو بھی اذیت دائمی ہوگی اور اگر اوسکو اذیت دوری ہے تو اوسکو بھی دوری ہوگی - مراتب بدن کے درمیان صحت اور مرض کے

چھہ ہین ایک مرتبہ یہ ہی کہ بدن نہایت درجہ صحت پر ہو دوسرا مرتبہ یہ ہی نہایت درجہ صحت سے کم ہو تیسرا مرتبہ یہ ہی کہ بدن نہ صحیح ہو اور نہ مریض
جیساکہ حالت ثالثہ کے بیان مین گذرا چوتھا مرتبہ یہ ہے کہ بدن غیر صحیح قابل مرض کا جلد ہو پانچوان مرتبہ یہ ہے کہ بدن مریض اندکے بیمار ہو۔
چھٹا مرتبہ یہ ہے کہ نہایت درجہ مرض پر ہو۔ جو مرض ہے یا مسلّم ہے یا غیر مسلّم۔ مسلّم وہ مرض ہے کہ جسکے معالجے کا کوئی مانع اور عائق
جیسا چاہئے نہو۔ اور غیر مسلّم وہ ہے کہ اوسکے ہمراہ معالجہ کا ایک عائق بھی موجود ہو کہ اوسکے معالجہ سے تدبیر مصائب کی رخصت ندے جیسے درد
کہ اوسکے ساتھ نزلہ بھی ہو۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو مرض مناسب مزاج اور سن اور فصل کے ہو اوسمین اندیشہ ہلاک کمتر ہے بہ نسبت
اوس مرض کے جو غیر مناسب ہو اور ایسا مرض غیر مناسب بدون سبب عظیم کے پیدا نہین ہوتا۔ اور یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ
زوال الامراض ہر فصل کی امیدواری اوس فصل کی ضد مین کیجاتی ہے جیسے امراض شتا کی صحت فصل صیف مین یا امراض
ربیع کی صحت فصل خریف مین ہوتی ہے۔ اور یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بعض امراض دوسرے امراض کیطرف منتقل ہوجاتے ہین اور بعد انتقال
کے وہ خود دفع ہوجاتے ہین اور اس دوسرے مرض سے اوسکی خیریت حاصل ہوتی ہے گویا ایک مرض دوسرے مرض کے لیے ذریعہ شفا ہوتا ہے جیسے ربع صرع سے
نجات دیتی ہے یا نقرس اور دوالی اور اوجاع مفاصل اور جرب اور حکہ اور بثور اور تشنج سے بذریعہ ربع کے شفا حاصل ہوتی ہے اور بے مدہوشی اور ذات الجنب
زلق الامعا سے۔ اور اسیطرح کھل جانا رگ مقعد کا ہر مرض سوداوی اور درد گردہ اور وجع الورک اور وجع رحم سے نجات دیتا ہے۔ کبھی
انتقال مرض کا دوسرے مرض کیطرف اسطرح ہوتا ہے کہ شدت اور آفت بڑہ جاتی ہے جیسے انتقال ذات الجنب کا ذات الریہ کیطرف یا قرانیطس کا لیثرغس
کیطرف۔ بعض امراض متعدی اور ساری ہین جیسے جرب اور جذام اور قروح عفنہ اور حمای وبائی اور جدری اور خصوصاً جس وقت مساکن تنگ
ہون اور اسیطرح اگر شخص قریب اوس مبتلا کے بیٹھا ہو اور ہوا کا رخ اوسی مین ہو جیسے رمد کہ یہ بھی دوسرے کو لگ جاتا ہے خصوصاً جو شخص کسیکی آشوب چشم کو بغور دیکھے اور جیسے بیماری
ضرس کی کہ بعض اوقات تصور ترش چیز کا دانتونکو ایذا دیتا ہے اور جیسے سل اور برص کہ یہ بھی امراض متعدیہ سے ہین۔ بعض امراض بوراثت نسل
مین جاری ہوتے ہین جیسے برص اور قرع طبعی اور نقرس اور سل اور جذام۔ بعض امراض جنسی ہوتے ہین کہ ایک قبیلہ اور قوم یا ایک صنف
کے باشندون سے مخصوص ہوتے ہین خواہ اونمین زیادہ پیدا ہوتے ہین۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ضعف اعضا کا تابع سوء مزاج کے ہوتا ہے
یا تخلخل بنیہ یعنی ڈھیلے ہونے بدن کے تعلیم دوسری مین دو جملہ ہین جملہ پہلا اون چیزون کے بیان مین جو اسباب
عام سے پیدا ہوتے ہین اور اوسمین انیس فصلین ہین فصل پہلی مین اسباب کا بیان بطور کلی کیا جاتا
ہے اسباب تینون حالات بدن انسان کے یعنی (صحت و مرض و حالت ثالثہ) کے تین قسم پر ہین سابقہ۔ بادیہ۔ واصلہ۔ سابقہ اور
واصلہ مین اسبات کی شرکت ہے کہ یہ دونون امور بدنی ہوتے ہین یعنی خلطی یا مزاجی یا ترکیبی ہوتے ہین۔ اسباب بادیہ وہ چیزین ہین کہ جو بدن
انسان سے خارج ہون یا وہ چیزین اجسام خارجہ کی ہون جیسے مارنے سے کوئی اثر بدن انسان کو پہونچے یا حرارت ہوا سے بدن انسان کو گرمی
پہونچے خواہ طعام حار یا بارد بدن انسان پر وارد ہو۔ یا وہ اثر نفس ناطقہ سے بدن کو پہونچے اسلیے کہ نفس ناطقہ سوا بدن کے ایک شے
جدا ہے جیسے اثر نفس ناطقہ کا جیسے بوقت غضب اور خوف کے بدن انسان کو پہونچتا ہے یا بوقت رنج اور خوشی کے۔ اسباب سابقہ اور بادیہ مین
[illegible] درمیان ان دونون کے اور درمیان حالات ثلاثہ [illegible] اسباب بادیہ اور واصلہ
[illegible] ان دونون مین اور درمیان حالات ثلثہ کے کبھی واسطہ نہین ہوتا۔ مگر اسباب سابقہ کا فرق اسباب واصلہ
سے [illegible] اسباب سابقہ کے قریب کوئی حالت نہین ہوتی بلکہ ان دونون کے درمیان مین چند اسباب ہوتے ہین نزدیک

بس قرع طبعی یعنی گنجہ خلقی

تراوس حالت کے ہوتے ہین جو بروقت اسباب سابقہ کے ہو۔ اور اسباب سابقہ اسباب بادیہ سے اسبات مین فرق رکھتے ہین کہ اسباب سابقہ بدنی ہوتے ہین اور یہ بھی ایک فرق ہے کہ اسباب سابقہ اور حالت کے درمیان مین واسطہ ہوتا ہے اور اسباب بادیہ مین یہ بات واجب نہین ہے۔ اسباب واصلہ کا فرق اسباب بادیہ سے اسطرح ہے کہ اسباب واصلہ بدنی اور داخل بدن کے امور ہوتے ہین اور اسباب بادیہ امور خارج از بدن ہین دوسرا فرق اسباب واصلہ اور اسباب بادیہ مین یہ ہے کہ اسباب واصلہ اور تغیر حالی مرض کے درمیان مین کوئی واسطہ ہرگز نہین ہوتا ہے اور اسباب بادیہ اور حالت مرلیض مین کبھی واسطہ بھی ہوجاتا ہے (چنانچہ اسکی مثال چوٹ لگنے کی چندروز کے بعد ورم پیدا ہونے سے دیگئی) بلکہ واسطہ کا ہونا اور نہ ہونا دونون صورت اسباب بادیہ کے ممکن ہین۔ اسباب سابقہ چند امور بدنی ہین خلط کی وجہ سے پیدا ہون یا مزاج خاص یا ترکیب خاص اونکا باعث ہو کہ کسی حالت اور تغیر کو پیدا کرتے ہین اور اوس حالت کے پیدا کرنے مین اسباب سابقہ کی تاثیر بالاسے نجات ہوتی ہے لیکن ضرور ہوتی ہے اور اپنی تاثیر کو یہ اسباب روک نہین سکتے جیسے آگ اپنی احراق کے روکنے پر قادر نہین ہے دوسری یہ بات ہے کہ یہ اسباب اولا اور بلاواسطہ موثر اس تغیر مین نہین ہوتے بلکہ خلط یا مزاج وغیرہ کے واسطے سے انکی تاثیر ہوتی ہے۔ اسباب واصلہ وہ امور بدنی ہین جو احوال اور تغیرات بدنی مین بلاواسطہ تاثیر اولی اور ایجابی غیر اختیاری کرتے ہین۔ اسباب بادیہ چند امور غیر بدنی ہین کہ خارج از بدن ہوتے ہین مگر تغیرات بدن مین کبھی بلاواسطہ اور کبھی بواسطہ پیدا کرتے ہین مگر انکی تاثیر بھی غیر اختیاری ہوتی ہے کہ اپنی تاثیر کے روکنے پر قادر نہین ہوتے **مثال اسباب سابقہ کی** مرض مزاجی مین جیسے امتلا یا مادہ سبب سابق ہے تپ کو پیدا کرنے کے۔ یا مرض ترکیبی مثلاً انزال الماء کا امتلاء عروق چشم سبب سابق ہے۔ **مثال اسباب واصلہ کی** جیسے عفونت اخلاط سبب واصل ہے تپ کے واسطے یہ سبب سابقہ جو او پر ذکر آچکا یعنے سوراخ عنبیہ تک آتی ہے سبب واصل ہے سدہ کی اور سدہ سبب عمی اور نابینائی کا ہوجاتا ہے دیکھو۔ یہ سبب نابینائی کا ہونا فقط بیان واقع ہے مثال سبب واصل کی فقط رطوبت سائلہ پر تمام ہوگئی — **مثال اسباب بادیہ کی** گرمی آفتاب کی خواہ حرکت شدیدہ یا غم کا پیدا ہونا یا بیداری بیش از حد کا عارض ہونا یا کسی گرم چیز کا پینا یا کھانا جیسے لہسن کھانا یہ ہر ایک تپ سبب خارجی تپ کی پیدا ہونے کی ہے ہر ایک سبب اسباب مذکورہ سے اسباب بادیہ ہے اوسکا سبب ہونا کبھی تو بالذات ہوتا ہے یعنے اپنی تاثیر مین وہ سبب محتاج کسی اور شے کا نہین ہوتا جیسے مرچ سیاہ کہ خود ہی بالذات تسخین پیدا کرتی ہے یا افیون کہ بذات خود تبرید کا اثر کرتی ہے اور کبھی اثر کرنا بالعرض ہوتا ہے جیسے آب سرد جب گرمی پیدا کرے چنانچہ اکثر حوض وغیرہ کے سرد پانی سے نہانے مین حرارت پیدا ہوتی ہے پس یہ اثر ٹھنڈے پانی مین بوجہ احتقان حرارت باطنی کے پیدا ہوتا ہے اور حقیقت حرارت کی وجہ یہ ہے کہ آب سرد سے تکثیف مسامات بدنی ہوتی ہے اور باہر کو حرارت خارج نہین ہوتی لہذا حرارت اور گرمی پیدا ہو جاتی ہے۔ یا گرم پانی سے برودت پیدا ہونا کہ یہ بھی بالعرض ہے اسلیے کہ تبرید کا اثر آب گرم سے بوجہ تحلیل کے ظاہر ہوتا ہے۔ یا سقمونیا جو حار ہے اور اسہال خلط صفرا کے برودت پیدا کرتی ہے اسکی وجہ یہی ہے کہ خلط حار کے اخراج سے بالعرض برودت پیدا ہوتی ہے — ہر ایک سبب خارجی اسباب بادیہ کو ہمیشہ یہ ضرور نہین ہے کہ پہونچنے کے ساتھ بدن مین اپنا اثر ذاتی یا عرضی کرتے رہے بلکہ کبھی اثر کرتے ہین نہین اسباب کو بدن تک پہونچنے کے ساتھ ہی چند امور کی حاجت ہوتی ہے اور وہ شروط مخصوص تین امور ہین (۱) قوت فاعلہ کی تاثیر کا قوی ہونا (۲) جسم پر یہ سبب اثر کریگا اوس بدن کا اس تاثیر سے منفعل ہونا کہ اسکے اثر کو قبول کرے (۳) ایک سبب کا بدن سے متصل ہونا اور اوسپر وارد ہونا اور اپنی ترکیب

سبب کا اپنے وصف پر اور بدن کا اپنی صفت پر باقی رہنا کہ اثر ہو سکے - اکثر چیزیں اسباب بادیہ سے ہیں جنکی تاثیر ابدان میں نہیں ہوتی اوسکی وجہ بیشتر یہی ہے کہ ان شروط میں سے کوئی شرط مفقود ہوتی ہے لہذا بالکل اثر نہیں ہوتا - اور کبھی باوجود اجتماع شرائط کے بھی ظہور اثر میں انہیں اسباب کی کمی اور بیشی کا اختلاف واقع ہوا ہے اور بیشتر اسی وجہ سے سبب واحد چند ابدان میں مختلف امراض کو پیدا کرتا ہے اور اوقات مختلفہ میں امراض چند پیدا کرتا ہے - کبھی اختلاف تاثیر کسی سبب کو بدن قوی اور بدن ضعیف کی وجہ سے مختلف ہوتے ہیں اور کبھی کمی بیشی اثر کے بدن شدید الحس اور ضعیف الحس میں مختلف طور پر ہوتی ہے - انہیں اسباب میں بعض اسباب مخلّف ہوتے ہیں اور بعض اسباب غیر مخلّف ہوتے ہیں مخلّف اوس سبب کو کہتے ہیں کہ اگرچہ وہ سبب بدن سے جدا ہو جاوے مگر پھر بھی اپنے اثر کو چھوڑ جاوے اور غیر مخلّف وہ سبب ہے کہ اوسیر وہ بدن سے جدا ہوا اوسکا اثر بھی ساتھ ہی مفقود ہو گیا - ہم یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ جتنے اسباب ایسے ہیں کہ اونسے احوال بدنی میں تغیر پیدا ہوتا ہے یا ایسے اسباب ہیں کہ احوال بدن کے بحال خود حفاظت کرتے ہیں دونوں قسم کے اسباب یا تو ضروری ہیں - کہ آدمی کو کسی طرح اونسے گریز ہو نہیں سکتا جب تک انسان کی حیات باقی ہے اور بعض اسباب اونمیں سے غیر ضروری بھی ہیں ضروری اسباب کی چھ اجناس ہیں (۱) جنس ہوا جو آدمی کے بدن سے محیط ہے (۲) جنس کھانے پینے کی چیزیں (۳) جنس آدمی کے بدن کا سکون یعنے ٹھیرنا اور حرکت کرنا (۴) جنس حرکات نفسانی اور غیر بدنی جیسے غم اور سرور وغیرہ (۵) جنس نوم و یقظہ یعنے خواب اور بیداری (۶) جنس استفراغ اور احتباس یعنے بدن سے کسی چیز کا نکلنا یا خارج ہونا اور کسی چیز کا پیدا ہونا اور نہ نکلنا - اب پہلے ہم جنس ہوا کا بیان کرتے ہیں جو اول ستۂ ضروریہ ہے

فصل دوسری جملہ اولے کی فصول سے اوس ہوا کی تاثیر کے بیان میں

جو بدن سے ملی ہے اور بدن کو احاطہ کیے ہوئے ہے بیشک ہوا ہمارے عناصر اربعہ بدنی کا ایک عنصر بھی ہے اور ہماری ارواح کے لیے بھی عنصر ہے اور باوجود عنصر ہونے کے اس ہوا سے ہماری ارواح کو مدد بھی پہونچتی رہتی ہے اور اصلاح ارواح کی علت بھی ہے (بلکہ ابدان کو بھی ہوا سے مدد پہونچتی ہے اور اصلاح بھی کرتی ہے) ہوا کا اصلاح ارواح ہوا فقط اسی طرح کا نہیں ہے جیسے ایک عنصر دوسرے کی اصلاح کرتا ہے بلکہ ہوا کی اصلاح بنسبت ارواح کے ایسی ہے جیسے کہ فاعل اپنے منفعل میں اثر کرتا ہے وہ فاعل جو تعدیل کسی شے میں پیدا کرے - اور پیشتر فصول میں ہم بیان کر چکے کہ روح سے مراد لیا ہے وہی جوہر جو بخار اخلاط سے پیدا ہوتا ہے اور ہم یہ بھی کہہ چکے ہیں کہ اس فن طب میں لفظ روح سے ہم اون معنوں کو قصد نہیں کرتے جو فلاسفہ کی اصطلاح ہے کہ وہ لوگ روح سے نفس ناطقہ مراد لیتے ہیں جو اونکی رائے میں جوہر مجرد ہے - مترجم یہ دفع دخل ہے کہ ایسا نہ ہو کوئی خیال کرے کہ روح یعنے نفس ناطقہ جو غیر جسمانی ہے اوسکی تعدیل ہوا سے جسمانی کیا کرتی ہے ورنہ وہ بھی جسمانی ہو جاوے گا (رفتہ) جو تعدیل ہوا کے ذریعہ سے ہماری ارواح مذکورہ تک صادر ہوتی ہے اوسکے تمام ہونے میں دو فعل پیدا ہوتے ہیں (۱) ترویح (۲) تنقیہ - ترویح سے کیا فائدہ ہوتا ہے کہ جسوقت روح کا مزاج گرم ہو جاوے اور بافراط اوس روح میں اکثر بوجہ احتقان کے حرارت پیدا ہو اور کبھی اور وجہ سے روح گرم ہو جاوے اوس گرمی کے اعتدال پر لانے کے واسطے ہواے مذکور سے مدد پہونچتی ہے - اور تعدیل ارواح سے مراد ہماری تعدیل اضافی ہے نہ حقیقی چنانچہ اوپر اسکا بیان اچھی طرح ہو چکا ہے - یہ تعدیل روح کو بذریعہ ہوا کے استنشاق یعنے ناک کی راہ سے ہوتی ہے یعنے پھیپھڑا اور مسامات متنفس نبض سے جو متصل شرائین کے ہیں ہوا کو اندر کھینچتا ہے اور ہوا کی خوبی کو ان کے منہ جنبش نبض ہوا کو لیکر وہاں تک پہونچاتی ہے - جو ہوا ہمارے بدن کے محیط ہے چونکہ اوسکا مزاج بنسبت ہماری روح کے اصلی اور غریزی مزاج کی بارد ہے

حالانکہ ہماری روح کا مزاج غریزی معتدل ہے مائل بحرارت پھر جب ہماری روح مین حرارت بوجہ احتقان کے پیدا ہوا اوسکی حرارت
اور بڑھی ستے تو ہوائے محیط بدرجہا سرد ہوگی پس جب اوس روح گرم تک ہوا بار بار پہونچتی ہے یا اس ہوا کا صدمہ خواہ پھیپھڑا
روح گرم کو لگتا ہی اور بدن پہونچ ہوا استنشق کی اور روح مین اختلاط اور آمیزش بہ گرمی رشی پیدا ہوتی ہے اس کے ذریعہ سے دو فائدہ
حاصل ہوتے ہین اول یہ ہوای سرد روح گرم کو اس ضرر سے منع کرتی ہے کہ وہ روح تحلیل طرف ناریت کے نہ ہوجای کیونکہ اگر وہ روح
گرم بوجہ حرارت انفعالی کے متحیل ناریت کیطرف ہوتی آخر کار یہن روح کو ایک سوء مزاج بوجہ افراط حرارت کی عارض ہوتا کہ جو استعداد
قبول تاثیر نفسانی کی یعنے قبول حس و حرکت کی اس روح مین ہے وہ استعداد برطرف ہوجاستے اور اسی استعداد کے ذریعہ سی
روح سبب حیات ہے پس وہ بھی نہ رہتی یعنے حس و حرکت کا بھی بطلان ہوجاتا اور حیات بھی جاتی رہتی دوسرا ضرر یہ ہوتا کہ اگر ہوای
بارد روح گرم تک نہ پہونچتی حرارت مفرطہ نفس جو سر روح بخاری جو رطب اور سیال ہے بلکہ بوجہ تحلل کے فنا کر دیتی اور جب ہوای
بارد بذریعہ استنشاق کی پہونچ گئی دونون ضرر سے بھی حفاظت ہوگئی اور تعدیل بھی حاصل ہوئی یہان سے معلوم ہوا کہ ہر نفسی
کہ فرو میبرد ممد حیات است (۲) فائدہ تنقیہ کا یعنی تنقیہ اسطرح حاصل ہوتا ہی کہ جو ہوای سرد اندر کھنچ جاتی ہے جب اولٹی سانس
لیکر ہوا اندرونی باہر نکلتی ہے اوسکے ہمراہ قوت ممیزہ اوس بخار دخانی کو بھی باہر نکالکر پھینکدیتی ہے جو بخار بمنزلہ فضلہ روح کی ہوتا ہے
یعنے جس بخار دخانی کو فضلہ اور زائد ہونے مین طرف روح کی وہ نسبت ہی جیسے اور فضول بدنی مثل بول و براز وغیرہ کو طرف بدن کے
ہے اور جس طرح اون فضول کی تنقیہ سے بدن کو تفریح حاصل ہوتی ویسی ہی ان بخار دخانی کے اخراج سے روح کو تفریح پیدا
ہوتی ہے اور یہان سے بخوبی معلوم ہوا کہ چون برمی آید مفرح ذات تعدیل تو اوسوقت حاصل ہوتی ہے جب ہوا اندر کھینچکر روح پر
وارد ہوتی ہے یعنے جسوقت ربیہ استنشاق ہوا کرتا ہے اور تنقیہ اوسوقت ہوتا ہی جب اولٹی سانس ہم لیتے ہین اور اندر کی ہوا کو باہر
نکالکر دور کرتے ہین اوس ہوا کو اندر سے باہر نکال ڈالنے کی ضرورت یہ ہے کہ جو ہوا ہم سانس لیتے وقت اندر کھینچ لیجاتے ہین
اسکی احتیاج ہمکو تعدیل روح گرم کے واسطے ہے پس لازم ہے کہ ہماری سانس سے کھنچکر وہی ہوا اندر جاے جو سرد ہوا اور اوسکی
سردی اوسوقت تک باقی رہی درکار ہے جب تک وہ روح سے جا ملتی ہے اور بعد آمیزش روح کے چونکہ روح گرم سرد ہوا کو کسیقدر
گرم بھی کر دیتی ہے جس طرح ہوای سرد روح کی حرارت مفرطہ کو حد اعتدال پر پہونچاتی ہے اور پھر جب ہوا بہت بڑی دیر تک ٹھہری چونکہ
اسکی مقدار بہ نسبت مقدار روح کی کم ہے تو لا محالہ اسمین بھی حرارت مفرط پیدا ہوجاتی ہے اب اسوقت اسکا فائدہ یعنے تعدیل روح
بالکل برطرف اور زائل ہوجاتا ہے اب تو یہی بہتر ہے کہ یہ ہوا نکالدالی جای اور بالعوض اوسکے ٹھنڈی ہوا اور پہونچائی جای اور پھر
اسیطرح تنفس یعنے اور اولٹی سانس سے گرم ہوا کی نکال دینے مین تعدیل کا فائدہ پورا پورا حاصل ہوگا پس اوس ہوا کا نکالدینا اور
جدید ہوا کا بار بار داخل کرنا دو وجہون سے ضرور ہوا ایک تو یہ کہ جب ہوا اندر کی نکلے گی خلا پیدا ہوگا لہذا اوسکے قائم مقام کوئی
اور شی چاہیے پس ہوائے جدید باہر سے جاتی ہے اور اوسکے قائم مقام ہوتی ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ جب یہ گرم ہوکر نکلے گی
اوسکے ہمراہ فضول دخانی بھی جو روح مین ہوتی ہین وہ بھی نکل جائین گے یہی ہوا جو ہمارے بدن کے گرد ہے جب تک معتدل
ہے اور صاف بھی ہے کہ اوسمین اور کوئی چیز ایسی نہ ملے جسکا مزاج روح کے مزاج کے منافی ہو اوس زمانہ اعتدال تک اسکا فعل
یہ ہے کہ ہمارے بدن مین صحت پیدا کرتی ہے اور ہماری صحت بدنی کی حفاظت کرتی ہے اور جب یہی ہوا اوس اعتدال سے

متغیر ہو کر غیر معتدل اور خراب ہو جاتی ہے ایسی ہوا سے امراض بدنی پیدا ہوتے ہیں اور جب تک خرابی ہوا کی اوس خرابی سے جو مرض پیدا ہوا ہے اوسکی بقا پر بھی معین رہتی ہے۔ ایسی ہوا کے لیے تین قسم کے تغیرات عارض ہوتے ہیں (۱) تغیرات طبعی (۲) تغیرات غیر طبعی (۳) وہ تغیرات جو مجری طبعی سے خارج بھی ہیں اور طبیعت کے خلاف بھی ہیں۔ تغیرات طبعی ہوا بھی تغیرات فصول اربعہ کو کہتے ہیں اسلیے کہ ہر فصل میں ہوا کا ایک خاص مزاج پیدا ہوتا ہے

فصل تیسری

طبائع فصول کا بیان

یہ چار فصلیں جو منجمین کے حساب سے سال بھر میں شمار کیجاتی ہیں اطبا کی اصطلاح میں وہ فصلیں انکی مباین ہیں کیونکہ منجمین کی اصطلاح میں ابتدائے سال فصل ربیع سے ہوتی ہے اور فلک البروج کے دائرہ کے چار ٹکڑے فرض کر کے ہر حصہ کے شروع پر آفتاب کا پہونچنا بس اوسیوقت سے نئی فصل شروع ہو جاتی ہے۔ اور اطبا کے نزدیک ربیع کا زمانہ جب ہے کہ اکثر بلاد معتدلہ میں نہ اتنی سردی ہو کہ بہت سی اوڑھنے کی حاجت ہو اور نہ اتنی گرمی ہو کہ پنکھے سے ہوا دینے کی حاجت ہو گرمی سردی میں تو یہ حال ہو اور اوسکے علاوہ درختوں کی بیت جھاڑ ہو کر کونپل پھوٹنے کا وہی زمانہ ہو اور ربیع کا زمانہ اطبا کے نزدیک انھی دنون تک رہتا ہے کہ آفتاب اول نقطہ حمل سے نصف برج ثور تک پہونچ جاوے یعنے ۴۶ روز سے کچھ زیادہ یا آنکہ تحویل حمل سے کسیقدر پہلے خواہ کسیقدر بعد ربیع طبعی شروع ہوتی ہے اور نصف ثور تک رہتی ہے۔ اور فصل خریف طبعی ہمارے ملکون میں مثل بخارا وغیرہ جب ہوتی ہے کہ آفتاب اوس مقام کے مقابلہ میں آئے جہان سے ربیع شروع ہوتی ہو اور اتنے زمانہ تک رہتی ہے کہ جس زمانہ میں آفتاب منطقۃ البروج کی اوس قوس کو طے کریگا جو مقابل قوس ربیع کے ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ فصل خریف ربیع کے جملہ اوصاف میں ضد مقابل ہو کہ اکثر بلاد میں رات کو اچھی سردی اور دنکو بخوبی گرمی پڑتی ہو جیسے کنوار کے مہینے میں ایسا ہی ہوتا ہے اور برگ درختوں کی ابتدا زردہونے اور کمہلانے کی خریف سی ہو صیف یعنے فصل گرما اطبا کے نزدیک جبتک گرمی پڑی رہتی ہے اور شتا یعنی سرما جبتک سردی پڑی اوسوقت تک رہتی ہے اور اس بیان سے اچھی طرح معلوم ہوا کہ زمانہ ربیع اور خریف کا اطبا کی رائے میں بہت کم ہے بہ نسبت امتداد زمانہ صیف اور شتا کے جاڑہ کی فصل مقابل گرمیون کے یا اوس سے زیادہ خواہ گرمیون سے کم ہی رہتی ہے جیسا اوسکا تماشا ہے۔ اب اس ساری تقریر سے ایسا معلوم ہوا کہ فصل ربیع تو گویا وہ زمانہ ہے جسمین پھولون کی کلیان اور سب ثمر درختون کے شگوفے نکلتے ہین اور کونپلیں پھوٹتی ہین اور درختہائے ثمردار میں بور آتا ہے اور خریف وہ زمانہ ہے جسمین درختونکے پتون کا رنگ متغیر ہونے لگتا ہے اور بختگی اوراق کی ہو چکتی ہے لہذا پت جھاڑ کی ابتدا ہوتی ہے۔ سوا ان دونون زمانہ کے اور سال بھر میں جسقدر زمانہ باقی رہا وہ صیف اور شتا کا زمانہ ہوا۔ اب ہم کہتے ہین کہ وہ فصل ربیع جسکو ابھی ہم بیان کر چکے اوسکا مزاج معتدل ہے اور یہ بات نہیں ہے جیسے بعض لوگونکو گمان فاسد ہے کہ ربیع کا مزاج حار رطب ہے۔ تحقیق اور اثبات اس دعوی کا کماحقہ فن طب میں مناسب نہیں فلسفہ طبعی کے حصہ میں اوسکی تحقیق کیجاتی ہے طبیب کو اپنے مسلمات میں سے اسکو مان لینا چاہیے کہ ربیع کا مزاج معتدل ہے فصل صیف کا مزاج گرم خشک ہے اسلیے کہ جرم آفتاب سمت الراس پر ہوتا ہے اور جو خط شعاعی آفتاب سے جو پٹ کر زمین

آتا ہے اور اسکے پلٹ جانے مین توہم اسی امر کا ہوتا ہے کہ یا تو زاویہ انعکاس شعاع منفرجہ یا زاویہ حادہ پیدا ہوتا ہے اور حادہ بھی وہ جو بہت ہی
چھوٹا ہو یا ایسا متوہم ہوتا ہے کہ جو خط شعاعی آفتاب سے چھوٹ کر زمین پر آتا تھا بروقت انعکاس شعاع خط پر اوسی شعاع کی پلٹ
گیا کہ زاویہ پیدا ہی نہین ہوا تفصیلی بیان زیادتی حرارت کے سبب کا یہ ہے کہ بعض مسقط شعاع شمس یعنے آفتاب کی شعاع کا جسم
جگہہ زمین پر گرتا ہے اوسکے مثل وہی ہے جیسی مثال مسقط سہم اسطوانہ کی یا مسقط سہم مخروط کی بہ نسبت نقل کے ہے اور جسطرح
سہم اسطوانہ اور سہم مخروط کا نفوذ خاص اونکے مرکز ثقل مین ہوتا ہے اوسی طرح گویا سہم شعاع کا نفوذ مسقط سہم شعاع مین
توہم کیا جاتا ہے ـ اور بعض اوضاع شمسی بہ نسبت بلاد کے ایسے ہین کہ وہان مسقط شعاع بمنزلہ سطح اور محیط کے یا قریب محیط کے ہوتا
ہے اور سہم شعاع شمسی مین سخونت کا زیادہ ہونا اسیوجہ سے ہے کہ تاثیر جرم آفتاب کی جملہ اطراف سے اوسی سہم کیطرف متوجہ ہوتی
ہے اور مرکز سے ہٹ کر اطراف اور کنارون کے مقامات مین قوت تسخین ضعیف ہوتی ہے اسلیے کہ جس طرف یا کنارہ کو فرض کرو اوس
جگہہ کی جتنی حرارت موجودہ ہے اور موجودہ مین سے اوتنی کم جو بطرف سہم کے جا چکی ہے اوسی کی قوت اوس کنارہ کی شعاع مین
ہوگی پس گرمیون کی فصل مین ہم لوگ سہم شعاع آفتاب مین واقع ہوتے ہین یا قریب سہم شعاع کے اور جسطرح
حرارت آفتاب کی قوت سہم شعاع مین زیادہ ہے اسیطرح [illegible] شمسی ہی گرمیون مین بشرطیکہ مطلع یا جو ہوا گرد وغبار وغیرہ سے پاک
و صاف ہو زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت اونہین لوگون کے جنکی کیفیت اوپر بیان ہو چکی ـ رہی نسبت قرب و بعد جرم آفتاب اور چھوٹا بڑا
ہونا خط شعاعی کا اسکا بیان حصہ نجومی مین فن ریاضی کے اچھی طرح کیا جاتا ہے جسکو علم ہیئت کہتے ہین اور تحقیق زیادتی حرارت
اور شدت وغیرہ کی فن طبعیات مین کی گئی ہے طبیب کو اس امور کی بحث کرنی اوسکے فن سے دور کردی گئی ۔ فصل صیف
جسطرح حار ہے اوسکے ساتھ ہی یابس بھی ہے یعنے اجزاء مائیہ اوسمین بالکل نہین ہوتے ۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ اس فصل مین حرارت
کی شدت ہوتی ہے اور رطوبت ہوا کا تحلل ہو جاتا ہے اور ہوا گرم ہوکر دخان کے مشابہ طبیعت ناری سے پیدا ہو جاتی ہے لہذا رطوبت فنا
ہوکر خشکی یعنے یبوست پیدا ہوتی ہے ایضاً چونکہ شبنم وغیرہ گرمیون مین نہین پڑتی اور نہ پانی برستا ہے لہذا یبوست زیادہ اس فصل مین
ہوتی ہے فصل شتا یعنے موسم سرما جاڑا ہوا مین چونکہ مخالف موسم گرما کے ہے اسی وجہ سے اوسکا مزاج بارد رطب ہے خریف کی
فصل مین چونکہ حرارت صیف کی رفتہ رفتہ گھٹ گئی ہے اور آمد سرما کی وجہ سے ابھی سردی خوب نہین پڑتی اور بنظر قرب اور بعد
جرم شمس کے مسقط سہم مرکز کی شعاع اور مسقط سہم شعاع محیط کی وسط اور بیچ مین گویا ہم واقع ہوتے ہین اسیوجہ سے فصل خریف مین حرارت
اور برودت کا اعتدال ہوتا ہے ـ لیکن فصل خریف مین رطوبت اور یبوست کا اعتدال نہ ہوگا کیونکہ رطوبت اور یبوست مین اعتدال
ہو سکے ابھی چند روز بھی نہین گذرے کہ فصل گرما نے ہوا کو بالکل خشک کر دیا ہے چنانچہ اوپر مذکور ہوچکا کہ ہوا مین کمی رطوبت کا نشان
بھی نہیں رہا تھا اور شبنم یا بارش باران وغیرہ جو ترطیب کے اسباب ہین ابھی پیدا نہین ہوئے جو مقابلہ اسباب اور علل مجففہ کا کرکے ترطیب
پیدا کرین اور حرارت اسکے نکل کر مزاج خریف جو مایل بہ اعتدال ہوا ہے یعنے برودت کسیقدر پیدا ہوئی پس کسی شی کی تبرید یعنے اوسکے مزاج
مین برودت کا اثر پیدا کرنا اسکی اور صورت ہے اور اوسی مزاج ترطیب پیدا کرنے کی شکل کچھ اور ہے اسلیے کہ برودت کیطرف کسی مزاج
کو پھیر لیجانا آسان ہے اور بسہولت ممکن ہے بہ نسبت اسکے کہ اوسکی یبوست زائل کرکے مائل برطوبت کرین ـ ایضاً اگر کسی مزاج
کی تبدیل بطرف ترطیب کی بذریعہ تبرید کے کرنا ایسا آسان نہین ہے جسطرح حرارت کے ذریعہ سے تخفیف کا پیدا کرنا آسان ہوتا ہے اسلیے

کہ تھوڑی سی حرارت سے یبوست فوراً پیدا ہو جاتی ہے اور تھوڑی سی تبرید سے ترطیب کبھی پیدا نہیں ہوتی بلکہ امر بالعکس ہے کہ تھوڑی سی حرارت ترطیب کی پیدا کرتی ہے اقوی سبب جسوقت کسی جسم میں بوجہ برودت کے مادہ پیدا ہوا ہو کیونکہ اندک حرارت سے تبخیر پیدا ہوتی ہے پس ترطیب حاصل ہوتی ہے اور اسی اندک حرارت سے تحلیل پیدا نہیں ہوتی کہ جس پیدا کرنے سے تھوڑی سی برودت تکثیف مسامات کر کے بعض رطوبات کے ذریعہ سے جمع رطوبات نہیں کر سکتی اسی وجہ سے فصل ربیع کا مرطوب رہنا بوجہ ابقاء رطوبت شتا کے محسوس نہیں ہے جسطرح خریف میں خشکی فصل گرما کی محسوس ہوتی ہے اسلیے کہ رطوبت ربیع کی معتدل ہو کر کم ہو جاتی ہے اتنے زمانہ قلیل میں کہ اوتنے زمانہ میں یبوست میں خریف کی برودت خریف سے اعتدال پیدا نہیں ہوتا ہے۔ شاید کہ فعل ترطیب کا برودت سے صادر ہونا اور فعل تخفیف کا حرارت سے پیدا ہونا اس کیفیت خاصہ سے کہ ادنیٰ حرارت سے ترطیب ہو جاتی ہے اور ادنے برودت سے تخفیف نہیں ہوتی یہ فعل مشابہ نسبت میں عدم وملکہ کے ہو کہ فاعل ترطیب کو ایجاد امر وجودی کا کرنا پڑتا ہے اور فاعل تخفیف کو ایجاد کسی امر کی کرنی نہیں پڑتی ہو بلکہ فقط کسی امر وجودی کو فنا کر دینا اسی سے تخفیف پیدا ہوتی ہے اسی وجہ سے ان دو فاعلوں کے افعال میں تضاد کا تقابل نہوگا۔ کیونکہ تخفیف کا فعل اس مقام پر یعنے فصول کے امزجہ میں بس یہی ہے کہ جوہر رطب یا کسی رطوبت کو مفقود کر دینا اور یہ امر ادنے حرارت سے بھی پیدا ہو سکتا ہے برخلاف ترطیب کے اسلیے کہ ترطیب کو پیدا کرنے میں کسی جوہر یابس کا مفقود کر دینا درکار نہیں ہے بلکہ ایک جوہر رطب کا ایجاد کرنا چاہیے لہذا نسبت درمیان فعل ترطیب اور فعل تخفیف کے بلکہ اس بنا پر نسبت درمیان رطوبت اور یبوست کے بھی تقابل عدم اور ملکہ کی ہوگی کہ یبوست امر عدمی ہے اور رطوبت ملکہ اور امر وجودی ہے پس ظاہر ہوا کہ امر عدمی یعنے یبوست کو پیدا کرنے میں زیادہ دقت اور احتیاج امور متعددہ کی نہوگی لہذا بآسانی پیدا ہو جاویگی بخلاف رطوبت کے۔ کسی شخص کو یہ اشتباہ عارض نہو کہ جب ہم ہوا کو کبھی یابس اور کبھی رطب بولتے ہیں تو اوس سے مراد ہماری یہ ہوتی ہے کہ صورت ہوا کی یا کیفیت طبعی ہوا رطب خواہ یابس ہے لہذا جو فصل مرطب ہوگی وہ ایجاد اوس ہوا کی کریگی جسکی صورت یا کیفیت اصلی مرطب ہو اور جو فصل مجفف ہو جیسے فصل گرما وہ ایجاد ایسی جوہر ہوا کی کریگی جو دراصل یابس ہے پس ترطیب اور تخفیف میں تقابل عدم او ملکہ کا نرہیگا بلکہ ہم فن کلیات میں طب کی ہوا کی رطب خواہ یابس بالطبع ہونے کا کچھ غرض نہیں کرتے خواہ تھوڑا سا تعرض کسی اور غرض سے کبھی کر دیتے ہیں۔ ہاں اس فن میں ہوا مرطب سے ہماری مراد فقط یہی ہوتی ہے کہ اس ہوا میں بہت سے بخارات مائیہ ملگئے ہیں اور اسلئے مرطوب ہوگئی ہے یا ہوائے رطب سے یہ مراد ہوتی ہے کہ اس ہوا میں بوجہ کثافت جو تکثیف سے کسی امر خارجی کے پیدا ہوئی ہے اسکی کیفیت مثل رطوبت بخار مائی کے ہوگئی ہے اور ہوائے یابس سے ہماری مراد یہ ہوتی ہے کہ اس ہوا سے وہ بخارات مائی جنہوں نے اسکو مرطوب کر دیا تھا جدا ہو گئی اب یہ ہوا یبوست میں مشابہ جوہر ہوائی کے ہوگئی ہے بوجہ تخلخل کے یا مراد یہ ہوتی ہے کہ اس ہوا میں بخارات ارضیہ زیادہ مل گئے ہیں اب اس ہوا کا جوہر بوجہ اختلاط بخارات ارضیہ کے مشابہ جوہر ارض کی یبوست میں ہوگیا ہے نتیجہ ساری بیانات کا یہ ہوا کہ ربیع سے فضول رطوبات شتا کی تھوڑی سی حرارت زائل کر کے اوسمیں اعتدال بہ نسبت رطوبت اور یبوست کے پیدا کر دیتی ہے اور یہ تھوڑی سی حرارت اسی وجہ سے پیدا ہوتی ہے کہ آفتاب قریب سمت الراس کے ہوتا ہے اور خریف میں تھوڑی سی برودت جو بعد شمس سے سمت الراس سے پیدا ہوتی ہے وہ برودت جو سرما کو مرطوب نہیں کر سکتی۔ علاوہ اس دلیل کے اگر تم دیکھنا چاہیے تجربہ سے بھی اس دعوی کو ثابت کر سکتے ہو سرد ہوا میں مثلاً خشک کپڑے کو لٹکا دو اور گرم ہوا میں تر کپڑے کو اوسکے بعد امتحان کرو اور دونوں کو مثلاً ایک گھنٹہ لٹکنے دو پھر دیکھو تو سہی کہ تر کپڑا جلد خشک ہوا یا خشک کپڑے میں نمی جلد آئے جب تجربہ کروگے یہی معلوم ہوگا کہ جتنی جلد تر کپڑا خشک ہوتا ہے اوتنی جلدی سے خشک کپڑے میں تری نہیں آتی اس سے بھی ثابت ہوا کہ تھوڑی برودت رطوبت پیدا نہیں کر سکتی ہے اور تھوڑی سی حرارت

تخفیف پیدا کر دیتی ہے۔ علاوہ ان دلائل اور تجربات کے رطوبت سرما کی معتدل ہوجانے پر فصل ربیع کی ادنے حرارت سے اور بھی ایک
شی ہے وہ یہ ہے کہ رطوبات کا ٹھہرنا جو سما میں (خواہ اوسکو گرم فرض کرو یا جو کو سرد فرض کرو) ہو نہیں سکتا جب تک کہ ہمیشہ اون رطوبات کو جدید
رطوبت سمی برابر امداد نہ پہونچا کرے۔ اور یبوست جو محتاج جو سما کی امداد متصل کی نہیں ہے جو اجسام کہ کہلے ہوئے مثل فواکہ تر و تازہ کے ہوا میں
رہتے ہیں یا خود ہوا جو زیر آسمان رہتی ہے ان سب اشیا میں رطوبت کا باقی رہنا محتاج مدد ہے اسواسطے ہی کہ فقط ہوای شدید البرد ہی انکی ترطیب
باقی نہیں رہ سکتی اسلیے کہ ہوا کو جو ہم شدید البرد کہتے ہیں اور اسکی شدت برودت کو ہم بقیاس اپنے بدن کے خیال کرتے ہیں اور ہوا کی برودت
اون آباد مقامات پر جو پیش نگاہ ہماری ہیں اسقدر نہیں ہے کہ بوجہ تحلیل کے ترطیب پیدا کرے بلکہ یہ ہوا جملہ احوال اور اوقات میں اسی سبب سے
محلل ہے کہ اوسمیں دہوپ اور ضو ستارگان کی قوت پہونچا کرتی ہے جسوقت یہ مدد ہوا کو ابر وغیرہ کیوجہ سے نہ پہونچے اور تحلیل مستمر باقی رہے بہت
جلد جفاف اور خشکی ان اشیا میں بلکہ خود ہوای مذکور میں پیدا ہو جاویگی اور فصل ربیع میں تحلیل اکثر ہوتا ہے اور تبخیر بہت کم ہوتا ہے اسکا سبب یہ ہے
کہ تبخیر دو امروں سے پیدا ہوتی ہے (۱) حرارت لطیفہ اور مقدار میں کم ہو جو ظاہر میں ہوتی ہے (۲) وہ حرارت جو اندر زمین کے پوشیدہ
اور چھپی ہوتی ہے اوسکا اتنا قوی ہونا درکار ہے کہ زمین کے اوپر تک آکر ظاہر ہوجاوے اور یہ دونوں سبب تبخیر کے فصل شتا میں موجود
ہوتی ہیں اسلیے باطن زمین جاڑوں میں بہت گرم ہوتا ہے اور باطن ارض کا جاڑوں میں زیادہ گرم ہونا اصول طبیعات میں بیان
ہوچکا ہے اور حرارت جو کی جاڑوں میں بہت ہی قلیل ہوتی ہے پس سرما میں دونوں سبب تبخیر کے موجود ہیں شدت حرارت باطنی سے ہوکر
زمین کی تصعید ابخرہ پیدا ہوتی ہے اور کمی حرارت جو کی وجہ سے تغلیظ ہوجاتی ہے خصوصاً برودت کیوجہ سے خود ہوا میں تکاثف پیدا
ہوکر اوسکو مستحیل طرف بخاریت کی کردیتا ہے اور فصل ربیع میں نہ تو باطن زمین میں زیادہ حرارت ہوتی ہے اور نہ جو سما میں اسقدر کمی حرارت
کی اسیوجہ سے تحلیل فصل ربیع میں قوی تر ہے بہ نسبت تبخیر کے اسلیے کہ حرارت باطن ارض کی فصل ربیع میں نہایت ہی کم ہوجاتی
ہی اور جو کچھ ہوتی ہے دفعۃً تقدم صیف کیوجہ سے زمین کی اوپر آجاتی ہے۔ ایضاً فصل ربیع میں زمین کے اوپر ایک ایسی حرارت
دفعۃً ظاہر ہوتی ہے جو حرارت منجرہ سے زیادہ قوی تر ہوتی ہے بانسبت اوسکی تبخیر نہ لطیف ہوتی ہے اسلیے کہ اوس حرارت کو مادہ پر غلبہ
اور استعمال زیادہ ہوتا ہے اور ہمراہ اوسکے تبخیر لطیف کی زیادتی حرارت جو کی ہوکر تحلیل کو تمام کر دیتی ہے۔ یہ آثار اور افعال اکثر پیدا ہوتی
ہیں اور مصدر ان آثار کا تنہا انہیں اسباب مذکورہ بالا سے ہوتا ہے اور اگر اور اسباب ارضی وسماوی انکی ہمراہ ہوں تو آثار مغایر آثار مذکور
کی بھی پیدا ہوسکتے ہیں۔ پہر یہ بھی ہے کہ ربیع میں بوجہ سبق تحلیل صیف کے مادہ بخارات میں کثرت اسقدر نہوگی جو بخار صاعد تک پہونچکر لطیف
ہوجائے جسقدر فصل شتا میں کثرت ہوتی ہے انھیں اسباب کو نظر کرکے واجب ہے کہ طبائع ربیع کے یبوست اور رطوبت میں بھی مائل باعتدال
ہوں جسطرح حرارت اور برودت میں معتدل ہیں لیکن باانیہمہ ہم اوائل ربیع کو مائل برطوبت ہونا تجویز کرتے ہیں اوسکے ساتھ یہ بھی خیال کرتے
ہیں کہ اوائل ربیع کا بعد اعتدال رطوبت اور یبوست سے اور میلان بطرف رطوبت کے اتنا نہیں ہے جسقدر کہ مزاج اوائل خریف
دور ہے اور مایل بہ یبوست ہی۔ بعد ازاں فصل خریف میں شدت اعتدال حرارت اور برودت کی بھی اگر ہم قائل نہ ہوں تو بعید از
صواب نہ ہوگا (بلکہ رای صائب یہی ہے کہ خریف میں بہ نسبت حرارت اور برودت کی بھی زیادہ اعتدال نہیں ہے) اسلیے کہ ٹھیک دوپہر
کا زمانہ فصل خریف کا مشابہ گرمیوں کے ہوتا ہے (اور کنوار کی دہوپیں تو جیسی سخت ہوتی ہیں اونکو سب ہی خوب جانتے ہیں) اور
اون اوقات میں خریف کی مشابہت موسم سرما کے پیدا ہونے کا سبب یہ ہی کہ ہوای خریفی میں یبس بشدت ہوتا ہے اور اسی یبس

کیوجہ سے قبول تسخین کی استعداد بھی زیادہ ہوتی ہے اور سیقدر ہوا ناریت کی طرف اسوجہ سے ہوتا ہے کہ فصل گرما پہلے گذر چکی ہے جسکی ہوا گرم ہوا کرتی تھی اوسی فصل کی حرارت سنے ہوائے خریفی کو آمادہ استحالہ مذکور کر رکھا ہے اور خریف کی راتین سرد ہوتی ہین اسلیے کہ ہماری سمت الراس سے آفتاب دور ہوتا ہے اور ہوای خریف جو لطیف اور متخلخل ہوتی ہے بشدت قبول تاثیر اون موثرات کا کرتی ہے جو موثرات اوسی ہوا پر وارد ہوتے ہون — اور فصل ربیع زیادہ تر قریب باعتدال ہے حرارت اور برودت مین اسلیے کہ اگرچہ آفتاب کا بعد سمت الراس سے ہماری ربیع مین بھی اوسیقدر ہوتا ہے جسقدر کہ خریف مین ہوتا ہے لیکن پھر بھی چونکہ ہوا ربیع مین قبول تسخین اور تبریدکی قابلیت اوسقدر نہین رکھتی جسقدر کہ خریف مین رکھتا ہے اسیوجہ سے ربیع کی رات اعتدال حرارت اور برودت مین دن سے زیادہ مختلف نہین ہوتی کچھ تھوڑی سی برودت یا خنکی جو گوارا ہے شب کو ہو جاتی ہے — اگر کوئی معترض اعتراض کرے کہ تم کہتے ہو کہ ہوا خریف مین لطافت زیادہ ہوتی ہے پھر کیا وجہ ہے کہ رات کو اوسی ہوا مین برودت آجاتی ہے اور سردی پڑتی ہے اور ربیع کی شب سے خریف کی شب مین زیادہ سردی ہوتی ہے حالانکہ لطافت ہوا کی بنا پر ہوای خریفی شب مین بہ نسبت ربیع کے گرم ہونی چاہیے جواب یہ ہے کہ ہوای خریف مین چونکہ تخلخل زیادہ ہوتا ہے اسی وجہ سے جسطرح قبول حرارت دنکو کرتی ہے اوسی طرح شب کو اثر برودت کو بھی جلد قبول کرتی ہے اسی طرح پانی بھی زیادہ متخلخل ہوتا ہے اور لطافت بھی اوسمین زیادہ ہوتی ہے اسی واسطے اگر پانی کو گرم کرکے اوسکی برف جمانی منظور ہو بہ نسبت سرد پانی کے گرم پانی بہت جلد جم جائیگا اسلیے کہ برودت ہوا کی گرم پانی مین بوجہ تخلخل کے زیادہ نفوذ کرتی ہے — ایک یہ بھی بات ہے کہ ربیع کی برودت کا احساس ہمارے ابدان کو اتنا نہین ہوتا ہے جسقدر خریف کی برودت کا احساس ہمارے ابدان کو ہوتا ہے اسکا سبب یہ ہے کہ ربیع مین ہمارے ابدان جاڑون کی سردی سے نکلکر گرمی کیطرف آیا چاہتے ہین تو بدن کو سردی کی خوگری ہوتی ہے اور جاڑونکی سردی سے دبے ہوئے تھے اب برودت کی متحمل ہو جاتی ہین اب تھوڑی برودت ربیع کی ناگوار نہین ہوتی بلکہ خوش آیند معلوم ہوتی ہے بخلاف فصل خریف کے کہ اوس سے پہلے گرمی ہوتی ہے اور گرمی کی خوگر ہمارے ابدان دفعۃً سردی کیطرف آتے ہین لہذا احساس برودت کا زیادہ کرتے ہین — یہ بھی ایک وجہ خریف مین سردی زیادہ معلوم ہونے کی ہے کہ فصل خریف متوجہ سرما کی طرف ہوتی ہے یعنے جاڑونکی آمد آمد کی خبر دیتی ہے لہذا خریف کو مناسبت قوی زمستان سے ہے اور ربیع سرما کو چھوڑ کر گرما کیطرف متوجہ ہوتی ہے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اختلاف فصول چہارگانہ ہر اقلیم مین خاص خاص امراض پیدا کرتا ہے لہذا طبیب پر واجب اور لازم ہے کہ ہر ایک اقلیم کی نسبت اضرار فصول کو اچھی طرح پہچان لے تاکہ ابدان کو مضرات سے بچانے کیطرف اور تدبیر حفظ ماتقدم کی بجا لا سکے اور اوسپر بوجہ جہالت اصول تدابیر کے یہ امر مخفی نہ ہے — کبھی کسی فصل کا ایکدن خواص اور آثار مین مشابہ کسی اور فصل کے دن سے ہو جاتا ہے مثلاً ایکدن کی کیفیت بوجہ اسباب سماوی و ارضی کے جاڑون کی سی ہو جاتی ہے اور دوسرے دن صبح جیسا کہ کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور ایکدن ایسا ہوتا ہے کہ اوسکی دوپہر مین سردی اور دوپہر مین گرمی ہو جاتی ہے

چوتھی فصل احکام فصول اور تغاثر آثار کے بیان مین

(۱) عموماً یہ بات ہے کہ ہر ایک فصل اوسی مزاج کو موافق ہوتی ہے جو مزاج صحیح اوس فصل کے مناسب ہو (۲) اور جسکو کسی قسم کا سوء مزاج مناسب کیفیت کسی فصل کی عارض ہوا ایسے مزاج کو وہ فصل مضرت سی پہنچاتی ہے (۳) ہان اگر کسی فصل مین انحراف اعتدال سے بیش از حد پیدا ہو جائے اوسوقت ہر مزاج کو مضر ہوتی ہے یعنے جس مزاج کے یہ فصل مناسب بہ اکیفیت تھی اوسے مضر ہوتی ہے اور جسکو بحالت اعتدال خود مضر تھی اوسے تو بدرجہ اولیٰ مضر ہوگی اسلیے

حال اونکا بہت ردی ہوتا ہے خصوصاً جسکو مرض سل کا ہو اور چونکہ ربیع بلغمی مزاج مین مواد بلغم کو متحرک کرتی ہے اس جہت سے سکتہ اور فالج اور اوجاع مفاصل پیدا
ہوتے ہین ـ ان امراض مین واقع ہونیکا سبب ایک یہ بھی ہوتا ہے کہ حرکات بدنی و نفسانی بافراط صادر ہوتے ہین اور مسخنات کا استعمال بھی زیادہ کیا جاتا ہے کہ یہ دونون
باتین طبیعت ہوا کو جسمین ان امراض کو حادث کرتی ہین ـ امراض ربیع سے نجات دینے والی کوئی چیز مثل فصد اور استفراغ اور تقلیل طعام کے نہین ہے اور شراب جسمین پانی زیادہ
ملا ہو اور اسکی قوت سکر توڑ ڈالی گئی ہو اوسکا بھی استعمال بکثرت کرنا اکثر امراض ربیعی سے نجات دیتا ہے ـ اگر کسی کا مزاج سوداوی ہو اور جنکا مزاج اونکے مزاج سے قریب ہے فصل ربیع بہت
موافق ہوتی ہے ـ فصل شتا یعنی جاڑونکی فصل مین ہضم بخوبی ہوتا ہے اسلیے کہ جوہر حار غریزی یعنی روح اور خون جو اندر بند ہوتا ہے اور تحلیل نہین پاتا بس قوت ہضم کی
جو متعلق بحرارت اندرونی ہے بر بجا رہتی ہے یہ بھی ایک سبب ہے کہ فواکہ اس فصل مین کم پیدا ہوتے ہین اور اکثر آدمی غذائے حقیقی پر انحصار کرتے ہین اور حالت امتلاء مین حرکات بھی
کم کرتے ہین اور گرم کپڑونکی پناہ مین رہتے ہین ـ اس فصل مین تیزی خلط صفراوی کی اور سب فصلونسے زیادہ ٹوٹ جاتی ہے بوجہ برودت کے اس فصل کی اور چھوٹے ہونے دن اور بڑے ہونے
راتکے اور سوداوی کا احتقان یعنی گھٹنا اندرون جسم کے زیادہ ہوتا ہے اور منفعات اور ملطفات کے استعمال کی حاجت زیادہ ہوتی ہے ـ جاڑونکی بیماریان اکثر بلغمی ہوتی ہین اور بلغم
کی پیدائش بھی اس فصل مین زیادہ ہوتی ہے یہانتک کہ اکثر قے بھی بلغمی ہوتی ہے اور آماس جو اس فصل مین ہوتے ہین رنگ اونکا مائل بسپیدی ہوتا ہے زکام کی امراض کی کثرت
ہوتی ہے بنا بر ابتدا ان امراض کی ہوا سے بلغمی ہوتی ہے اوسکے پیچھے ذات الجنب و ذات الریہ بحۃ الصوت یعنی بیٹھ جانا آواز اور اوجاع حلق ہوتے ہین ـ اوسکے بعد خاص پہلو مین
اور پشت مین درد پیدا ہوتا ہے ـ اوسمین آفت اور درد سر کہنہ بلکہ سکتہ اور صرع بھی پیدا ہوتی ہے ـ یہ سب امراض بجہت کثرت احتقان مواد بلغمی کے عارض ہوتے ہین
بڈھونکو جاڑونمین بہت اذیت ہوتی ہے اور اسیطرح جنکا مزاج مشابہ مشائخ کے ہے ـ اور متوسط السن کے لوگونکو جاڑونمین نفع پہونچتا ہے ـ بول کے سوا اس فصل مین زیادہ ہوتے ہین بسبب گرمی
کے ـ اور مقدار بول کی زیادہ ہوتی ہے فصل گرما مین تحلیل اخلاط کی قوت اور افعال طبعیہ کو ضعیف کرتی ہے اسلیے کہ تحلیل مین افراط ہوتی ہے اور خون و بلغم کم ہوتا ہے اور صفرا زیادہ ہو جاتا ہے
آخر مین اس فصل کے صفرا سیاہ باقی رہجاتا ہے اسلیے کہ رقیق کی تحلیل ہو جاتی ہے اور غلیظ مین احتباس و احتقان پیدا ہوتا ہے ـ اور مشائخ مین یا جنکا مزاج قریب بمشائخ ہوا
قسم کی قوت گرمیونمین پیدا ہوتی ہے ـ رنگت زرد ہو جاتی ہے اسلیے کہ خون کی تحلیل ہوتی ہے جس سے سرخی کی پیدائش ہو ـ جو بیماریان عادی گرمی کی فصل مین ہوتی ہین بہت
جلد دفع ہو جاتی ہین اسلیے کہ قوت اسوقت قوی ہوا ور ہوا کو معین تحلیل ہے بلا انضاج مادہ مرض کا کرکے اوسکو دفع کرتی ہے اور اگر قوت مین ضعف ہو حرارت ہوائی بجہت
سستی اور ارخا پیدا کرنیکی ضعف کو بڑھا دیتی ہے یعنی قوت ساقط ہو جاتی ہے اور موت پیدا کرتی ہے جس فصل مین صیف کی حرارت اور یبوست ہو امراض کو جلد
جدا کرتی ہے اور صیف رطب بمقتضا ہے یعنی مادہ کو خوب گرفت کرتی ہے اور امراض کی مدت اوسمین طولانی ہوتی ہے اسی جہت سے اکثر قروح کا انجام آکلہ کیطرف ہوتا ہے اور استسقاء
اور زلق الامعاء عارض ہوتا ہے ـ اور طبیعت نرم ہو جاتی ہے اور ان سب کی نزیر کثرت اور نار رطوبت کا اوپر سے نیچے کیطرف خصوصاً سر سے رطوبات کا اترنا اسمین ہوتا
ہے ـ امراض فصل گرما کی حمای غب اور مطبقہ اور محرقہ اور لاغر ہو جانا بدنکا اور اوجاع مین درد کان کا ـ اور رمد یعنی آشوب چشم اس فصل مین اکثر عارض ہوتے ہین خصوصاً
جسوقت اس فصل مین ہوا کم چلے اور حمرہ اور بثور یعنی پھنسیان جو اس فصل کے مناسب ہین زیادہ پیدا ہوتی ہین ـ اگر صیف ربیعی ہو یعنی ہوا ربیع کی اوسمین چلے کہ
حرارت اور برودت اور یبوست کم ہو تو اوسوقت تپونکا حال اچھا ہوتا ہے خشونت اور حدت یابس تپونمین کم ہوتی ہے اور عرق زیادہ نکلتا ہے بحران کی امید
بخوبی ہوتی ہے اسلیے کہ حار رطب بہ انکے مناسب ہے کہ حار تحلیل کرتا ہے اور رطب ارخاء اور توسیع مسام کرتا ہے ـــ اگر صیف جنوبی
ہوا اوسمین وباؤن کی کثرت ہوتی ہے اور بیماریان مثل جدری اور حصبہ کی بکثرت ہوتی ہین ـ اور اگر صیف شمالی ہو کہ مائل بہ برودت
اور یبس ہو تو وہ صحت زیادہ پیدا کرتی ہے لیکن اوسمین امراض عصر بہت عارض ہوتے ہین ـ مرض عصر وہ بیماریان ہین جو سیلان اوسی
بجہت حرارت باطنی اور ظاہری کے پیدا ہوتی ہین جسوقت اون مواد سائلہ سے برودت ظاہری ملاقی ہو اونکو نچوڑے یہ بیماریان جیسے نزلہ اور
نزلونکے ہمراہ جو بیماریان ہوتی ہین ـ اگر صیف شمالی یابس ہو تو بلغمی مزاج اور نسوان کو نفع پہونچاتی ہے ـ اور صفراوی مزاجونکو ضرر

بہی

یا یابس جسمین آدمی کم کھلین اور حمیات حادہ مزمنہ لاحق ہوتے ہین اور قرحہ مرض کے احتراق سے زیادہ حقان کے غلبہ سودا کا ہوتا ہے خصوصًا بعض مین امراض کی کثرت ہوتی ہے اسلیے کہ آدمی پہلے تو اسمین خونکی حرارت آفتاب مین ملتے پھرتے ہین پھر اونکو سردی کی شعب ہوتی ہے اور نیز اوکہ کثرت پیدا ہے۔ قرہ مین بنگے کھانے سے اخلاط فاسد ہو جاتے ہین اور قوت۔ گرمیون مین تحلیل ہو جاتی ہے اور اخلاط خریف مین بسبب ماکولات ردی کے فاسد ہو جاتی ہین اسلیے کہ لطیف تو تحلیل گرمیون مین ہو جاتی ہے اور کثیف محترق ہوکر باقی رہ جاتے ہین اور اگر کوئی خلط بسبب انگیختہ کرنے طبیعت کے آمادہ دفع اور تحلیل پر ہوتی ہے حالت کی برودت اوسکو پھر بستہ کردیتی ہے اور خون فصل خریف مین بہت کم ہو جاتا ہے بلکہ فصل مذکور بسبب اثر یابس ہونے مزاج کے مخالف مزاج خون کے ہے کہ وہ حار رطب ہے اسی جہت سے تولید خون اس فصل مین نہین ہوتی اور فصل صیف مین جونکہ پہلے سے تحلیل خون کی اومین ہو چکی ہے یہی قلت اس فصل مین باقی رہتی ہے۔ اور اخلاط صفراوی زرد خواہ سیاہ کی کثرت ہوتی ہے اور اخلاط سیاہ اس جہت سے زیادہ ہوتے ہین کہ صیف کی حرارت سے خلط صفرا کو خاکستر ہو جاتی ہے اسلیے خریف مین سودا بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ صیف اخلاط کو خاکستر کرتی ہے اور یبوست پیدا کرتی ہے اور آمد خریف اوسکو سرد کرتی ہے۔ ابتدا خزاں کہ بیشتر موافق مشائخ کے مزاج کے ہوتی ہے اور اخیر اس فصل کا اونکو بنسبت مضر ہوتا ہے امراض خریف کی یہ ہین جرب یعنی قشر یعنی خارش خشک اور قوبا یعنی دد اور سرطان اور اوجاع مفاصل اور حمیات مختلطہ یعنی مرکبہ اور حمی ربع بسبب کثرت خلط سودا کے جسکی دلیل مذکور ہو چکی اور اسی سبب سے طحال بڑھ جاتی ہے۔ اور تقطیر البول بھی اسی فصل مین عارض ہوتا ہے کہ مزاج مثانہ کا حرارت اور برودت مین متلاطم ہو جاتا ہے۔ اور عسر البول بہ نسبت تقطیر البول کے زیادہ ہوتا ہے اور زلق الامعاء اسی جہت سے پیدا ہوتا ہے کہ برودت فصل کی رقیق اخلاط کو باطن کیطرف دفع کرتی ہے۔ اور عرق النساء پیدا ہوتی ہے اور ذبحہ صفراوی خریف مین ہوتا ہے اور ذبحہ یعنی ربیع مین اسواسطے کہ مبدء ہر ایک کا ان دونون موسمون مین سے وہ خلط ہے جسکو ہر ایک کے زمانہ وجود کی فصل سے پہلے جو فصل ہے برانگیختہ کرے یعنی ذبحہ یعنی ربیع مین اس جہت سے ہوتا ہے کہ جاڑون کی فصل جو ربیع سے مقدم ہے بلغم کو برانگیختہ کردیتی ہے اور ذبحہ صفراوی خریف مین بسبب ثوران صفرا کی فصل صیف مین ہوتا ہے۔ اور فصل خریف مین ایلاوس یابس کی بھی کثرت ہوتی ہے اور کبھی سکتہ بھی پیدا ہوتا ہے۔ اور امراض ربو اور دوشیت اور دردان بھی پیدا ہوتے ہین اسلیے کہ حرکت فضول کی صیف مین ہوکر خریف مین اوسکا عود یعنی سمٹکر جمع ہوکر کھچائی ہوتی ہے پیٹ مین کیڑے بھی خریف مین زیادہ پیدا ہوتے ہین کہ قوت ہاضمہ ضعیف اور دافعہ ضعیف ہوتی ہے۔ جدری کی بھی اس فصل مین کثرت ہوتی ہے خصوصًا اگر خریف مین یہ علت بالخصوص اور اس سے بیشتر اگر فصل صیف بہت حار گذرا ہو۔ جنون بھی اس فصل مین زیادہ ہوتا ہے اس وجہ کہ اخلاط صفراوی مین حرارت پیدا ہوتی ہے اور خلط سوداوی سے اخلاط صفراوی کی ترکیب ہوتی ہے۔ خریف اون بیمارون کو جنکے ریاح ترچہ سے یعنی اصحاب سل کو بہت مضر ہے اور اگر سل کی ابتدا ہو اور بخوبی یہ مرض ظاہر نہو اس فصل مین اوسکا اشتباہ برطرف ہو جاتا ہے اور بخوبی اوسکے آثار ظاہر ہو جاتے ہین۔ سوقی عفرو مین جو لوگ مبتلا ہون اونھین بھی فصل خریف بسبب خشکی پیدا کرنے کے بہت مضر ہے۔ لہذا یہ امراض ضعیف کیواسطے فصل خریف بمنزلۂ منا من کی ہے اور احوال خریف یہ ہین کہ طلب اور مطیر ہو اور بد ترین خریف وہی ہے جسمین یہ بہت زیادہ ہو

فصل ساتوین سال کی احکام مرکب کے بیان مین

جب وقت شتا جنوبی کے بعد ربیع شمالی پیدا ہو اور اوسکے بعد فصل گرمی کی بہت سخت ہو اور پانی بہت برسے اور ربیع مین استفراغ مواد کا نہو تا اینکہ صیف آجائے تو اس سال کی فصل خریف مین لڑکے بہت مرینگے اور پیچ امعاء اور قروح امعاء اور تپ غیر خالص جسکے زمانہ مین طول ہو بکثرت پیدا ہو اگر حاملہ عورتین اس سال کی رطوبت زیادہ ہو جب حاملہ عورتون کی تنشہ کی ربیع مین امید ہوا انکے سبب سے لونکے حمل کا اسقاط ہو جاتا ہے اور اگر بہت لڑکا پیدا بھی ہو تو ضعیف النحافت ہوتا ہے جلد اوسکے مرجاتا ہے یا علیل الحال اور بیمار رہتا ہے۔ اور اکثر آدمیون کو رمد یابس اور اسہال خون اور نزول کی کثرت عارض ہوتے ہین خصوصًا مشائخ کو کہ اونکے بعضون اعصاب نزول ہوتا ہے اکثر تو رگ مفاجات مرجاتے ہین اسلیے کہ سالک روح مین بسبب نزلات کا دفعتہ کثرت

جاتا ہے۔ پس اگر بیچ ربیع کے شمالی جنوبی ہوا اور بارش ہو پہلے شتاء شمالی گذر چکی ہے اسہال کی صیف مین حمیات حادہ اور رمد اور لین طبیعت اور اسہال ہوگی
شدت ہوگی سبب اسکا اکثر یہ ہے کہ زیادتی رطوبت سے پیدا ہوتی ہین اور بلغم جو جاڑون مین اندرونی تجویف مین جمع ہوتا ہے اوسکا دفع بسبب حرکت کے پیدا ہوتا ہے
خصوصاً اون بدنون مین جنکے مزاج مرطوب ہین مثل عورتون کے اور عفونت کی بھی اسی فصل مین کثرت ہوتی ہے اور حمیات عفنہ زیادہ پیدا ہوتے ہین۔ اگر اس
حال کی صیف مین بوقت طلوع شعری عبور یعنی یمانیہ جو تو رکے بیس دن کے گذرنے کے بعد مطابق ماہ بہادون کے ہندی مین ہوتا ہے پانی برسے اور
ہوا سے شمالی چلے البتہ امید بہبودی ہوسکتی ہے اور مادہ امراض کی بھی تحلیل ہوجاتی ہے۔ سب سے زیادہ تر مضر نمبر ۳ ہے اسواسطے نسوان اور صبیان کے ہے جو ان ہین
بچ جاتا ہے یہ سوداوی بین مبتلا ہوتا ہے اسلیے کہ اخلاط مین احتراق پیدا ہوتا ہے اور خاکستر ہوجاتی ہین اور بعد دفع کے استسقا بوجہ ربع کے پیدا ہوتا ہے
اور جمیع طحال اور ضعف جگر بھی اسی احتراق کی وجہ سے عارض ہوتا ہے۔ مشایخ مین اسہال کا ضرر کم ہوتا ہے اور جسب بدن مین تبرید کا خوف ہو یعنی جنکو تبرید سے ضرر
کم مناسبت ہوتی ہین۔ اگر صیف یابس شمالی کی خریف مطیر جنوبی بارد ہو اسہال کے جاڑون مین بدن کو استعداد دوسرے پیدا ہوگی کی زیادہ ہوگی اور
کھانسی بہت پیدا ہوگی اور آواز بیٹھ جائیگی اور سل پیدا ہوگی اسواسطے کہ زکام اکثر عارض ہوگا۔ صیف یابس جنوبی اور خریف مطیر شمالی بارد ہو جاڑون
مین درد سر اور اسکے بعد نزلہ اور کھانسی اور گلے خشکی آواز کی کثرت ہوگی۔ پھر اگر صیف جنوبی اور خریف شمالی ہو تو امراض عصر اور ختقان یعنی بستگی مادہ کی
کثرت ہوگی اور ان دونون بیماریون کی شناخت اوپر بیان ہو چکی اگر صیف اور خریف دونون جنوبی اور تر ہون تو رطوبت کی کثرت ہوا اور سبب جاڑے کے
فصل آنے تو اسہال ہی امراض عصر جو اوپر بیان ہوئے عارض ہونگے۔ اور یہی کچھ دور نہین ہے کہ احتقان بخارات اور انسداد مسام کثرت مواد کی اور نفس کا
مفقود ہونا امراض عفونت کا طرف لیجاوے۔ اور شاید اس بات سے خالی نہوگی کہ مرض پیدا کرے اسواسطے کہ مواد کثیر جو حقن پہلے سے ہوئے ہین اونکو پانی
ہے۔ اور اگر صیف اور خریف دونون یابس شمالی ہون تو جسکی طبیعت کی شکایت کرتا ہے اور بھی جو تین منتفع ہونگی سواے اونکے اور لوگون کو رمد یابس اور نزلہ
مزمنہ اور حمیات حادہ اور مالیخولیا عارض ہونگی۔ جاڑون مین جب سردی زیادہ ہو اور پانی بھی خوب برسے حرقت البول پیدا ہوگا اور گرمیون مین جب شدت
حرارت اور یبوست کی ہو خوانیق پیدا ہونگے قتال ہون یا غیر قتال منفجر اور شکافتہ ہون خواہ نہون داخل بدن ہون یا خارج اور عسر البول بھی پیدا ہوتا ہے
اور جسے برجدری اور حصبقا پیدا ہونگے مگر مریض کی سلامتی احوال اکثر ہوگی اور سدار عضاد خون اور احتباس حیض اور کرب اور رعاف بھی پیدا ہوتے
شتاء خشک کی اگر بیچ بھی خشک ہو تو نہایت ردی ہے۔ درخت اور نباتات کو بھی فاسد کر دیتی ہے بلس اور اسکے چرنے والے جانور خواہ اور سکے
پھل پھول کھانے والے آدمیون کی مزاج مین بھی فساد آجاتا ہے **فصل آٹھوین تاثیر تغیرات ہوا جو ارضی ہین اور مخالف مجرا سے**
طبیعت کے نہین ہین ضرور ہے کہ اسوقت ہم تمام اون کمال تغیرات غیر طبعی ہوا کے جو مخالف طبیعت کے نہین ہین اور سبب ابتدا ارضی یا اور
سماوی کے پیدا ہوتے ہین بیان کرین اگرچہ اکثر امور کا طرف ہم نے ذکر فصول مین بھی اشارہ کر دیا ہے۔ جو تغیرات تابع امور سماوی کی ہین انمین سے ایک قسم کا
تغیر یہی ہے کہ جو بسبب تاثیر کواکب کے عارض ہوتا ہے اسلیے کہ اکثر ایسا ہوجاتا ہے کہ بہت سے ستارے تیز یعنی مکان واحد مین آفتاب کے ساتھ جمع ہوجاتے ہین
اسوجہ سے گرمی بافراط اون بلاد مین پیدا ہوتی ہے جو اوس مقام اجتماع سے سامتت رکھتی ہون یا قریب مسامتت ہون۔ اور کبھی اکثر بلاد کو سمت الراس
سے ستارے بہت دور ہوجاتے ہین اسکی وجہ سے حرارت مین کمی ہوجاتی ہے مگر تاثیر مسامتت کی گرمی پیدا کرنے مین ایسی نہین ہے جیسے شعاع شمس
کی مسامتت یا مقاربت کے وقت مین ہوتی ہے جو تین سکے۔ امور جو باعث تغیرات ہوا ہین انمین سے ایک سبب اختلاف عرض بلد کا ہے خط استوا سے
اور ایک سبب بلد کا اونچا اور نیچا ہونا خواہ پہاڑون کی وجہ سے خواہ بسبب دریا کے بھی اختلاف پیدا ہوتا ہے۔ اور ایک سبب اختلاف ہواؤن کا یہی ہے
اور مٹی کے احتسام بھی موجب اختلاف ہوا کے ہوتے ہین جو بلد کہ قریب بلاد اس سرطان کے شمال مین واقع ہے یا قریب مدار اس جدی کے جنوب مین ہے

اوسکی صیف بہت گرم ہوتی ہی نسبت اوس بلد کے جو اوس بلد سے دور ہے خط استوا اور شمال تک واجب ہے کہ اوس شخص کے قول کی تصدیق کیجائے جسکی یہ راے ہے کہ جو مقام نیچے معدل النہار کے ہے قریب باعتدال ہے اسواسطے کہ بسبب آسمانی اوس جگہ پر گرمی پیدا کرنیوالا ایک ہی ہے اور وہ سبب مسامتت آفتاب کی سمت الراس سے ہی اور یہ مسامتت یعنی سامنا تنہا زیادہ موثر نہین ہے بلکہ مسامتت کا ہمیشہ رہنا البتہ موثر قوی ہی اسیواسطے گرمی بعد نماز عصر کے شدید ہوتی ہی بہ نسبت ٹھیک دوپہر کے اور اسیواسطے گرمی بوقت ہونی آفتاب کی آخر سرطان اور اوائل اسد مین ہوتی ہی بہ نسبت اوسکے کہ آفتاب سہایت میل کلی کو پہونچے حالانکہ قرب اور مسامتت بہ نسبت ہماری اسوقت زیادہ ہوتی ہی۔ اور اسیواسطے جسوقت کہ آفتاب راس سرطان سے پھرتا ہے اوس حد تک کہ جو اوس سے میل جزئی مین کمتر ہے تسخین اور حرارت اوسکی زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت اوسوقت کی کہ جب آفتاب کو میل معدل النہار سے برابر اس حد کے ہوا اور ابھی راس سرطان تک نہ پہونچا ہو۔ اور جو بقعہ کہ بلا خط استوا کے ہے اوسکی سمت الراس سے آفتاب کو مسامتت چند روز رہتی ہے اور اوسکے بعد بہت جلد آفتاب اوس مقام سے دور ہوجاتا ہے اسلیے کہ زیادتی اجزاے میل کی نزدیک تقاطع بین (یعنی وہ دو نقطہ جو نقطہ اعتدالی کہلاتے ہین) کے بہت زیادہ ہی بہ نسبت زیادتی اجزاے میل نزدیک دونون نقطہ انقلاب کی یعنی انقلاب صیفی و شتوی بلکہ اکثر نزدیک دونون نقطہ انقلاب کی تین یا چار خواہ کچھ زیادہ ونکی حرکت چونکہ محسوس نہین ہے تو کچھ اختلاف نہین کرتی ہی۔ پھر چونکہ متصل میل کلی کے یہی کیفیت ہوتی ہی شمالی ہو خواہ جنوبی کہ آفتاب گویا حیز واحد مین اوس مقام پر مدت دراز تک رہتا ہے اس جہت سے فعل تسخین کا اوس سے زیادہ صادر ہوتا ہی سرطان کھینچتا ہے قریب قریب کے مدارات یومی جو متصل میل کلی کے ہین اگرچہ بعد انصراف نقطہ میل کلی سے ہر روز بعد بلین کمی اور بیشی ہوتی ہے مگر یہ کمی اور بیشی حرارت اور تمازت کی کمی کرنے مین کچھ موثر نہین ہوتی اور قیاس مقتضی اسکا ہی کہ بہت دنون تک موثر نہو۔ فرض کرو کہ ایک مکان کی ہوا اوس مین کوئلہ کی آگ سے گرم کیجاوے جبکہ مکان خوب گرم ہو جائیگا تو پھر اوس مکان کی گرمی باقی رکھنے کے واسطے اوسی مقدار گرمی باقی رکھنے کے واسطے تھوڑی سی آگ کافی ہوگی اور گرمی بڑھانے کے واسطے نہ بلکہ وہ گرمی سابق موجود ہو تھوڑی سی آگ کافی ہوگی یہی حال حرارت آفتاب کا ہے کہ جسوقت آفتاب میل کلی پر پہونچتا ہے اور جب سماوی حرارت غالب آجاتی ہی بہ نسبت اوس حرارت کے میل کلی سے انصراف آفتاب کا اور مائل بجنوب ہونا جسقدر قریب مین کمی کرتا ہی حرارت بہت دنون تک نہین گھٹتی بلکہ تھوڑے دنون تک بڑھتی جاتی ہے تب ضرور اس بات کا اعتقاد کرنا چاہیے کہ جن بلاد کا عرض قریب میل کلی کے ہے اونمین حرارت اور گرمی زیادہ ہوتی ہے اور بعد اونکے اون بلاد مین گرمی زیادہ ہوتی ہے جو دو نو درجہ طرف کی میل کلی سے درجہ کے قریب ہو ایسی گرمی خط استوا کے نیچے باوجود مسامتت آفتاب کی سمت الراس پر نہین ہوتی جیسے اون آبادیون مین جو قریب راس سرطان کے مین بوجہ مسامتت آفتاب کی گرمی کی زیادتی ہوتی ہی اور جو شہر اور بلاد کہ اونکا فاصلہ میل کلی سے بلند درجے پر زیادہ ہی وہان سردی زیادہ ہوتی ہے لیکن اختلاف حرارت اور برودت ہوا کا بسبب اختلاف عرض بلد کے ہے اور کچھ حرارت اور برودت کی تخصیص نہین ہے کہ اکثر احوال اور اعراض مین یہ تشابہ ہی جو اختلاف بسبب وضع مخصوص بلد کی بلندی یا پستی مین ہوتا ہے اوسکی تفصیل یہ ہے کہ نشیب کے مقام کا شہر ہمیشہ زیادہ گرم رہتا ہے اور بلند مقام کا شہر اوسمین سردی زیادہ ہوتی ہی اسلیے کہ نشیب کے مقام کی آبادی چونکہ زمین سے اسی جگہ متصل ہے جسمین عفونت اور گرمی بوجہ اشتداد شعاع شمس کے قریب زمین کی وجہ سے زیادہ ہے اوسمین حرارت بھی زیادہ ہے مگر یہ کیفیت اونہین مقامات کی ہے جو قریب ہمارے مساکن کے ہین۔ اور بلندی پر جو بلد واقع ہین چونکہ اوس جگہ سے دور ہے جہان شعاع آفتاب کی شدت ہوتی ہی اس سبب سے اوس مقام مین سردی زیادہ ہوتی ہے دلیل اس مسئلہ کی طبعیات مین بیان ہوتی ہے۔ اگر عمق منکشف ہو سکے جسکا عمق عرض سے زیادہ ہو شعاع اوس مقام پر زیادہ بند ہوگی اور گرمی بھی زیادہ ہوگی اور جس مقام مین پستی بسبب پہاڑون کے ہو اگر پہاڑ اوس مقام مین شہر کی جای قرار کے ہو تو وہ اسی قسم مین داخل ہی جسکا ابھی بیان ہوا اور اگر پہاڑ اوسکے گرد ہو یہ قسم دوسری ہے جسکے بیان تفصیلی کا اب ہم ارادہ کرتے ہین پہاڑ کی تاثیر دو طرح سے ہوتی ہے ایک طریقہ یہ ہی کہ پہاڑ آفتاب کی شعاع کو بلد پر پھیر لاتا ہے یا آفتاب کی شعاع کو بلد سے چھپا دیتا

[illegible]

قدر اسکا طریقہ یہ ہے کہ ہوا کے اُفق کو بلند سے منع کرے خواہ ہوا کے چلنے کی اعانت کرے **مثال پہلے طریقہ کی** پہاڑ کسی شہر کے اوتر طرف ہو اور وہ شہر
خط استوا کے قطب شمالی کی طرف واقع ہو باہر میل کلی کے تو آفتاب اپنی مدار میں اوسپر جب گرمی کا انعکاس شہر کی طرف کرے گا اس وجہ شہر گرم ہو جائیگا
اگرچہ شمالی ہوا اسیطرح اگر پہاڑ شہر سے پچھم طرف ہو اور پورب کی جانب کھلی ہو جب بھی انعکاس شعاع کا بلد پر ہوگا ۔ اور اگر پہاڑ پورب کیطرف ہو تو اسقدر گرمی
بلد میں نہ پیدا ہوگی اسلیے کہ اس پہاڑ سے آفتاب کا سامنا بعد زوال کے ہوگا اور بعد زوال کے آفتاب ساعت بساعت پچھم طرف بڑھتا جاتا ہے اور
اس پہاڑ سے دور ہوتا جاتا ہے پس تیزی کیفیت حرارت شعاع کی بھی کم ہوتی جاتی ہے ۔ اور پچھم طرف کی یہ کیفیت نہیں ہوتی بلکہ اوسطرف ہر وقت صبح
سے ایک جیسا آفتاب اس پہاڑ کے آڑ میں نزدیک قریب ہوتا جاتا ہے **مثال دوسرے طریقہ کی** ہوا کو پہاڑ اسطرح منع کرتا ہے کہ شہر کے
اوتر طرف واقع ہو اور باد شمال جو تحریک کرتی ہے اوسکا سد راہ ہو اور بکثرت اوس میں باد جنوبی جو کہ تعفن پیدا کرتی ہے چلے ۔ زیادہ شہر اسطرح پر واقع ہو بیچ
میں دو پہاڑوں کے کہ ہوا کے نکلنے کی راہ کھلی ہو مگر تنگ ہو اس جگہ پر یہ ہوا بہت زور سے چلے گی بہ نسبت اوس شہر کے جو صحرا میں واقع ہو اسلیے کہ
ہوا کی نزاکت سے یہ بات ہے کہ بسبب تنگ راہ باقی سے برابر اوسطرف کھینچتی ہے اور سکون و آرام نہیں ہوتا اسیطرح پانی وغیرہ بہنے والی چیزوں کا بھی حال ہے
اور جابجا اسکی طبیعیات میں پہچانی جاتی ہے ۔ نہایت معتدل شہر پہاڑوں کے لحاظ سے باعتبار چھپنے اور کھلنے کے وہی شہر ہے جسکا پورب اور اوتر کھلا ہو
اور پچھم [illegible] لیکن [illegible] دریاؤں کی یہ کیفیت ہے کہ جو شہر قریب دریا کے واقع ہیں انمیں رطوبت زیادہ ہوتی ہے پھر اگر دریا اوتر کیطرف واقع ہے رطوبت کے ساتھ
برودت بھی پیدا ہوگی اسلیے کہ ہوا شمالی پانی پر چلکر اور اوسکی برودت حاصل کر کے اس شہر تک پہنچیگی ۔ اور اگر دریا دکن طرف ہو ہوا جنوبی زیادہ
غلیظ ہوتی ہے خصوصاً اگر ہوا کو کوئی نفوذ سے مانع مثل پہاڑ وغیرہ کے کہ اوسپر ٹھہر کر شہر تک پہنچے ۔ اور اگر دریا پورب طرف ہو اوسکی رطوبت واسطے تری کی بہت باعث
ہوگی بہ نسبت اسکے کہ پچھم طرف واقع ہو اسواسطے کہ حرارت آفتاب کی پورب طرف کی دریا پر زیادہ ٹھہرے گی اور تحلیل میں بھی زیادتی پیدا ہوگی اور قرب
بھی زیادہ آفتاب کو اس صورت میں ہوگا اور مغرب کی جانب میں ایسا نہوگا حاصل یہ ہے کہ قرب دریا کا رطوبت ہوا میں زیادہ پیدا کرتا ہے پھر اگر ہوا بکثرت چلی اور
زمین پر چلنا اوسکا کسی پہاڑ وغیرہ کے ذریعہ سے رکا نہیں تو عفونت سے محفوظ ہوگا اور اگر ہوا دریا کی روانگی پر قادر نہو اور رک رک کر چلے تو خود ہوا بھی مستعد
عفونت پر ہوگی اور اخلاط میں بھی عفونت پیدا کریگی ۔ ایسی ہر جو مستعد عفونت ہو باد شمال ہے اور اسکے بعد پروا بعد اوسکے پچھوا اور بہت [illegible] ہواؤں میں ہوا
جنوبی ہے ۔ جو تغیرات ہوا میں بلحاظ نفس ہوا کے ہوتے ہیں دو طرح پر ہوتے ہیں اور انکا بیان بھی ہم دو طرح سے کرتے ہیں ۔ ایک بیان بطور کلی ۔ اور دوسرا
بیان بطور جزئی اور مخصوص عوارض کے بلحاظ ہر بلد کے ۔ یہ بات علی العموم ہے کہ ہوا سے جنوبی اکثر بلاد میں گرم اور تر ہوتی ہے حرارت تو اسوجہ سے کہ جسطرف گرمی زیادہ
ہوا اور آفتاب نزدیک ہے اوسی طرف سے آتی ہے ۔ اور رطوبت کی یہ وجہ ہے کہ دریا اطراف جنوب کی ہم لوگون سے جو سکان اقلیم چہارم کے ہیں واقع ہیں اور باد جنوبیکی
ہوا جنوبی سے حرارت آفتاب کا عمل اون میں قوی ہوتا ہے اور بخارات زیادہ اوٹھکر ہواؤں سے ملتے ہیں اسی جہت سے اوس میں ارخا اور سستی بدن کی زیادہ
پیدا ہوتی ہے شمالی ہوا سرد ہے اسلیے کہ پہاڑوں اور سرد مقامات میں برف بکثرت ہے اوسپر گذر کر ہم تک پہنچتی ہے اور [illegible] یہ بھی ہے کہ اوسکے ہمراہ بخارات
کثیر نہیں ہوتے اسلیے کہ تحلیل جانب شمال میں کم ہے اور نہ ایسا دریا کے جاری پانی پر گذر کرتی ہے جو اوس میں رطوبت پیدا ہو بلکہ یا تو بستہ پانی پر اسکا مرور
ہوتا ہے یا میدانوں پر سے گذر کرتی ہے ۔ پروا ہوا برودت اور رطوبت میں معتدل ہے مگر خشکی میں بہ نسبت پچھوا اسکے زیادہ ہے اسلیے کہ شمال میں مشرق کے
دریا بہ نسبت شمال مغرب کے کم ہیں اور یہ شمالی ضرور ہیں **مترجم کہتا ہے** یہ خاصیت پروا ہوا کی بہ نسبت اون بلاد کے ہے جہان کا شیخ الرئیس
متوطن ہے ہمارے بلاد میں جسکا عرض بلد ستائیس اور [illegible] ہے پروا ہوا مرطوب ہے اور اسکی وجہ یہ ہے پہاڑوں کا تتمہ اور اوج جانب [illegible] کا اثر [illegible] اور
اور دریا [illegible] طوبی زیادہ ہوتے ہیں **مترجم** [illegible] پچھوا ہوا میں رطوبت [illegible] سے گذر کر ہم تک پہنچتی ہے اور اسمیں بہت سے

کہ حرکت آفتاب کی اور حرکت پچھوا ہوا کی اسمین منعکس ہوتی ہے اور یہ وجہ اسی ہوا کی تحلیل آفتاب بہت کرتا ہے جیسے پروا ہوا کی کرتا ہے خصوصاً اکثر اوقات ہمارے یہان پیدا ہوا ملتی ہے اور پچھوا اکثر آخر روز مین چلتی ہے اسواسطے اکثر پچھوا ہوا مین گرمی کم ہوتی ہے بہ نسبت پروا کے اور مائل بطرف برودت کی ہوتی ہے اور پروا بہت گرم ہوتی ہے اگرچہ پروا اور پچھوا دونون بقیاس باد شمال اور جنوب کے معتدل ہین۔ کبھی ان احکام مین بسبب اختلاف بلاد کے فرق ہوجاتا ہے کہ اسباب اور قسم کے پیدا ہوتے ہین مثلاً بعض بلاد مین ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ ہوا جنوبی سرد ہوجاتی ہے بسبب قریب ہونے برف کی پہاڑون کے کہ اون پر سے ہوا مین گذر کر مائل بہ برودت ہوجاتی ہین۔ اور کبھی شمالی ہوا بہ نسبت جنوبی کے زیادہ گرم ہوجاتی ہے اسلیے کہ خشک میدانون مین اوسکا گذر ہوتا ہے۔ اور سموم وہ ہوا ہے کہ جو گرم میدان سے گذر کر آئے یا از قسم ان دخانات کی ہے جو جو مین علامات ہالہ اور خوف انگیز سے پیدا ہوتے ہین مشابہ آگ کے اسلیے کہ وہ دخانات اگر ثقیل اور گران ہین او زمین اوسی جگہ پر شعلہ اور بھڑک پیدا ہوتی ہے اور جزو لطیف اوس سے جدا ہوجاتا ہے اور ثقیل نیچے اوتر آتا ہے کہ اوسمین کسیقدر التہاب اور ناریت باقی رہتی ہے جتنی ہوائین ہوتی ہین بنا بر تجویز علماے فلاسفہ کے اونکی ابتدا جہت فوق سے ہوتی ہے اگرچہ اونکے مواد کا مبدا نیچے سے ہے مگر مبدا اونکے حرکات اور چلنے اور سخت ہونے کا اوپر کیجانب سے ہے اور یہ حکم یا تو عام اور کلی ہے یا اکثری اثبات اس حکم کا حکیم طبعی کے ذمہ ہے تحقیق مین اس مسئلہ کے ہم ایک فصل علٰحدہ لکھینگے جسمین بیان مساکن اور بلاد کا کرینگے۔ اختلاف بلاد کا بسبب مٹی کے کئی طرح پر ہوتا ہے اور اقسام اوسکے مختلف ہین بعض قسم وہ ہے جسے طین الحر کہتے ہین یہ وہ مٹی ہے جو آمیزش ریگ اور شورے وغیرہ سے پاک ہے جیسے ہندوستان مین ذیل ہوتا ہے۔ اور ایک قسم ہے جو مشابہ پتھر کے ہوتی ہے اور اوسمین پتھریت غالب ہوتی ہے۔ اور ایک قسم ایسی ہے کہ اوسمین ریگ کی آمیزش بہت ہوتی ہے اور بعض قسم مٹی کی سیاہ ہوتی ہے اور اوسکی دو قسمین ہین ایک قسم تر ہے یعنے دلدل ناک اور دوسری شورہ ناک اور بعض قسم ایسی ہے کہ اوسپر قوت معدنی غالب ہوتی ہے مگر ہر قسم کی مٹی اپنے شہر کی آب و ہوا مین تغیر پیدا کرتی ہے

فصل نوین بیان مین تاثیر اون تغیرات ہوا کے جو ردی ہین اور خلاف مجری طبعی کے ہین

جو تغیرات خارج طبیعت سے ہین یا بوجہ بد ہوجانے کے ہوتی ہین یا بجہت متغیر ہونے کیفیت ہوا کی سو جو ہوا کا تغیر ہے کہ اوسمین ردائت پیدا ہو اور یہ ردائت اس جہت سے نہو کہ اوسکی کوئی کیفیت مین کمی بیشی ہوئی ہے بلکہ یہ ہوا ایسی ہے کہ اسمین عفونت آجاتی ہے جیسے پانی مین عفونت پیدا ہوتی ہے جو کسی گڑھے مین بھرا ہوا اور اوسکا مزہ اور رنگ بدل جاتا ہے۔ ہماری مراد ہوا سے ہواے بسیط محض نہین ہے اسلیے کہ وہ ہوا گرد ہمارے بدن کے نہین ہے اور اگر ہواے بسیط کا وجود ہے تو شاید اس ہوا کو وہ تنا ارت ہے ہوا اور بسیط جو عفونت کو قبول نہین کرتا بلکہ یا اوسکی کسی کیفیت مین استحالہ ہوجاتا ہے یا اوسکا جوہر تحلیل ہوکر کسی عنصر بسیط کیطرف چلا جاتا ہے۔ بلکہ ہماری مراد ہوا سے وہ ہوا ہے کہ جسکا جسم جو مین بھرا ہوا اور پراگندہ ہے اور اوسمین ہواے حقیقی اور اجزاے مائی جو بخارات زمین سے پیدا ہوتے ہین اور اجزاے ارضی جو دخان مین ملکر صعود کرتے ہین اور غبار اور اجزاے ناری سب ملے ہوے ہین۔ پھر اس جسم مرکب کا جو ہم ہوا نام رکھتے ہین اوسکی ایسی ہی مثال ہے جیسے آب دریا اور نالون کا پانی کو ہم پانی سے تعبیر کرتے ہین اگرچہ وہ آب خالص اور بسیط نہین ہے بلکہ مرکب ہے ہوا اور ارض اور نار سے مگر جزو غالب اوسمین پانی ہے۔ یہ ہوا جسکا ذکر اوپر ہوا کبھی متعفن ہوجاتی ہے اور اوسکے جوہر مین ردائت آجاتی ہے جیسے نالے اور نہران کے پانی مین عفونت پیدا ہوتی ہے اور اوسکا جوہر ردی ہوجاتا ہے۔ اکثر عارض ہونا وبا اور عفونت ہوا کا آخر مین گرمی اور آخر خریف کی ہوتا ہے۔ جو بیماریان وبا سے پیدا ہوتی ہین اونکا ذکر ہم اور کسی مقام پر کرینگے یعنی آخر کتاب چہارم مین بعد حمیات کے اگرچہ بیان جو اس ہوا کی کیفیات سے متعلق ہے وہ یہ ہے کہ حرارت اور برودت مین اوس کیفیت تک پہونچے کہ جسکا تحمل نہو سکے تا اینکہ نباتات اور حیوانات مین فساد عارض ہو اور یہ فساد یا بوجہ استحالہ کے طرف ہمجنس کے ہو جیسے شدت سے گرم ہوجاے اور فساد عارض ہو یا استحالہ طرف غیر جنس کے ہو جیسے سرد ہوجانا ہوا کا گرمیون مین کسی سبب خارجی کے عارض ہونے سے ہوا مین جسوقت تغیر ہو بسبب اوسکے عوارض بدنی پیدا ہوتے ہین اسلیے کہ ہوا جسوقت متعفن ہوتی اخلاط مین تعفن پیدا ہوتا ہے اور اخلاط کے تعفن سے جو خلط قلب مین محصور ہے یعنی خون وہ بھی متعفن ہوجاتی ہے اسلیے تعفن ہوا کا بہت جلد قلب تک

ہو پہنچتا ہے بہ نسبت اور اعضا کے۔ اور اگر ہوا مین گرمی زیادہ پیدا ہوتی ہے جوڑ بند ڈھیلے ہو جاتے ہین اور رطوبات تحلیل ہو کر پیاس زیادہ معلوم ہوتی ہے اور تحلیل بدرجۂ کمال ہو کر قوت ساقط ہو جاتی ہے ہضم جید نہین ہوتا اسلیے کہ حار غریزی یعنی خون جو اندر بدن کے ہے اور طبیعت کی صحت افعال کا ذریعہ ہے تحلیل ہو جاتا ہے اسی وجہ سے رنگت مین زردی آ جاتی ہے کہ رنگ سرخ کرنیوالے اخلاط تحلیل پاتے ہین اور صفرا سب اخلاط پر غالب ہوتا ہے اور قلب مین گرمی غیر طبعی پیدا ہوتی ہے اور اخلاط مین روانی پیدا ہوتی ہے کہ عفونت آ جاتی ہے اور جو تجاویف اندرونی ہین اور جو اعضا ضعیف ہین انکی طرف متعفن اخلاط میل کرتے ہین۔ ہوای گرم اچھی نہین حق مین ان بدنون کے جو خوش حال ہین البتہ کبھی مستسقی فالج اصحاب نزلہ بارد و نزلہ بارد و تشنج رطوبی اور لقوہ کو مفید ہوتی ہے۔ ہوای بارد حابس یعنی روح اور خون کو اندر جسم کے محصور اور بند کرتی ہے جبتک اسمین اسقدر افراط نہو کہ تمام باطن مین حار غریزی کو بجھا دے کہ اس سے موت واقع ہوتی ہے اور جب ہوا سرد مین افراط نہو مواد کو سیلان سے باز رکھتی ہے مگر اوس سے نزلہ پیدا ہوتا ہے اور پٹھون مین ضعف ہو جاتا ہے اور قصبہ ریہ کو ضرر شدید ہو پہنچتا ہے اور جب بسبب ہوا مین اس سے کم ہو ہضم کو قوی کرتی ہے اور تمام افعال باطنی کو قوت دیتی ہے اور اشتہا شہوت اور خواہش طعام کو بہت ظاہر کرتی ہے خلاصہ یہ ہے کہ تندرست آدمیون کو ہوای سرد بہت مناسب ہے بہ نسبت ہوای زیادہ گرم کے۔ ہوای سرد کے ضرر ان افعال مین ہین جو متعلق پٹھون سے ہین اور مسامات کو بند کرتی ہے اور پٹھون کے اندر جو رطوبت بھری ہوئی ہے اوسکو نچوڑ لیتی ہے۔ ہوای مرطوب اکثر مزاجون کے موافق ہے رنگ اور جلد کو درست کرتی ہے اور نرمی پیدا کرتی ہے اور مسام کو پاک اور کشادہ کرتی ہے بلکہ عفونت پر آمادگی پیدا کرتی ہے۔ خشک ہوا کے افعال بالکلیہ ہوای مرطوب کے خلاف ہین

فصل دسوین ہواؤن کے اصلی طبیعت کے بیان مین ہم نے حالات ہوا کے از قسم تغیرات کسیقدر بیان کیے مگر اب ہمارا ارادہ ہے کہ بہ نسبت ہواؤن کے انکے ایک قول جامع دوسری ترتیب پر کہین اور باد شمالی سے شروع کرین۔ پس ہم کہتے ہین کہ باد شمال تقویت دیتی ہے اور بدن کو مضبوط کرتی ہے اور سیلان رطوبت کا جو ظاہر بدن مین ہوتا ہے اوسکو منع کرتی ہے اور مسامات کو بند کرتی ہے اور ہضم کو قوی کرتی ہے روانی شکم برطرف کرتی ہے اور بول مین ادرار پیدا کرتی ہے ہوای وبائی کی عفونت کو زائل کرکے اوسکو درست کر دیتی ہے۔ اگر پہلے باد جنوب چلے اور بعد اوسکے باد شمال چلے تو ہوای جنوبی سے سیلان رطوبت پیدا ہوتا ہے اور ہوا سے شمالی اوس رطوبت کو نچوڑ کر بطرف باطن جسم کے لیجاتی ہے اور کبھی اوس رطوبت کو کھینچ کر بطرف خارج دفع کرتی ہے اسیواسطے ایسے وقت سیلان اسہال کا سبب زیادہ ہوتا ہے اور بیماریان سینہ کی بہت ہوتی ہین جو بیماریان باد شمالی سے پیدا ہوتی ہین انکی تفصیل یہ ہے پٹھون مین درد ہونا تنگی مثانہ تنگی تنفس اول سرفہ درد پہلو اور پسلی اور سینہ اقشعرہ پہلوؤن مین۔ ہوای جنوبی بدن مین سستی پیدا کرتی ہے مسامات کھول دیتی ہے۔ اخلاط مین جوش و ہیجان ہوتا ہے اونکو بطرف ظاہر متوجہ کرتی ہے۔ سر مین گرانی پیدا کرتی ہے۔ قروح مین فساد برپا کرتی ہے اور امراض مین نکس پیدا کرتی ہے۔ بدن مین ضعف پیدا کرتی ہے۔ قروح اور نقرس مین ایک قسم کی خارش پیدا کرتی ہے۔ صداع کا ہیجان ہوتا ہے۔ نیند مین غلبہ پیدا ہوتا ہے۔ حمیات مین عفونت پیدا ہوتی ہے مگر حلق مین خشونت اس ہوا سے پیدا نہین ہوتی۔ ہوای شرقی اگر آخر شب اور اول نہار مین چلے تو اوس ہوا سے کمتر ہوتی ہے جسمین اعتدال بذریعۂ آفتاب کی ہوا سے اور لطافت پیدا ہو جاتی ہے اور رطوبت کم ہو جاتی ہے۔ پھر اسوقت کی ہوا گرم و خشک طبیعت ہوتی ہے۔ اور اگر آخر روز اور اول شب مین پروا چلے اوسکا حکم خلاف اس حکم کے ہے یعنی سرد و غلیظ ہوتی حاصل یہ ہے کہ پروا پچھوا سے بہرحال بہتر ہے۔ اگر اول روز اور آخر شب مین چلے تو آفتاب کی حرارت اسمین کچھ اثر نہین کرتی اس وجہ سے کثیف اور غلیظ ہوتی ہے۔ اور اگر آخر روز اور اول شب مین چلے اسکا حکم برعکس ہے

فصل گیارہوین طبائع مساکن کے موجبات کا بیان تغیرات ہوا کے بیان مین کچھ حالات مساکن اور بلاد کے کبھی ہم بیان کر چکے مگر اب ہم چاہتے ہین کہ ایک کلام منتظم دوسری ترتیب پر بیان کرین اور اسکا لحاظ نہین کیا گیا کہ مضامین گذشتہ کی تکرار ہو کیونکہ بدون تکرار کے ادای مطلب بھی نہین ہو سکتا ہے۔ بیانات گذشتہ سے معلوم ہو چکا کہ مساکن اور بلاد کے حالات بہ نسبت بدن انسان کے بلندی اور پستی اور دریا اور پہاڑون کی وجہ سے جو گرد بلاد کے

ہون مختلف ہوتی ہین۔ اور یہ بھی بیان ہو چکا کہ مٹی کی تاثیر بھی آب و ہوا مین اختلاف پیدا کرتی ہے کہ اگر مٹی خالص ہو یا سیاہ ہو یا اوسمین قوت معدنی ہو ان سبکی تاثیر بدن انسان مین جدا جدا ہے۔ اور پانی کا زیادہ اور کم ہونا اور دشتون کا گرد شہر کے ہونا یا نہونا یا معادن اور قبرون کا قریب شہر کے واقع ہونا اور مردار چیزین متعفن سڑی ہوئی گرد شہر کے ڈالنا ان اسباب سے بھی مزاج مین شہر کے تغیر عظیم واقع ہوتا ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہو چکا کہ مزاج ہواؤن کے بہ نسبت عرض بلد اور مٹی اور قرب پہاڑ اور دریاؤن سے اور خاص نظر اس بات ہواؤن کی جو اوس بلد مین چلتی ہین کیونکر دریافت کیا جاتا ہے۔ الغرض جو ہوا بہت جلد سرد ہو جاوے بوقت غروب آفتاب اور گرم ہو جاوے بوقت طلوع آفتاب کے وہ لطیف ہے اور جو اسکے مخالف ہو وہ کثیف ہے۔ پھر سب ہواؤن مین بدتر وہ ہوا ہے جو دل مین تنگی پیدا کرے اور سانس کو روکے۔

اب ہر ایک مسکن کا حال جدا جدا ہم بیان کرتے ہین جس شہر مین گرمی زیادہ ہو رنگ بدن کا سیاہ ہوتا ہے۔ اور بال پیچدار اور گھونگر مثل سیاہ مرچ کے ہو جاتے ہین ہضم مین ضعف ہوتا ہے۔ اگر اس ہوا مین تحلیل زیادہ پیدا ہو اور رطوبات کم ہون پیری جلد تر عارض ہوتی ہے جیسے حبش کے لوگ کہ تیس برس کی عمر مین بڈھے ہو جاتے ہین دل مین اونکے خوف بہت ہوتا ہے اسلیے کہ روح مین تحلیل زیادہ ہوتی ہے۔ اور گرم بلاد کے لوگون کے بدن نرم ہو جاتے ہین۔ مساکن سرد کے لوگ قوی اور شجاع ہوتے ہین ہضم اونکا بہت درست ہوتا ہے جیسا اوپر بیان ہوا۔ پھر اگر برودت کے ساتھ رطوبت بھی ہو گوشتیم ہوتے ہین۔ اور رگین گوشت مین بند ہوتی ہین مفاصل اپنی جگہ پر نہین ٹھہرتے۔ اور نرم اندام اور نازک بدن ہوتے ہین۔ مرطوب مقامات کے لوگ سحنہ اونکا اچھا اور جلد اونکی نرم استرخا اونکے اعضا مین ریاضت کرنے سے جلد آجاتا ہے فصل صیف اونکی بہت گرم نہین ہوتی اور نہ شتا مین اونکی برودت غالب ہوتی ہے کہ جسمین رطوبت ہے اور اونکے بدن منفعل ہوتے ہین اور سکو نچوڑ اٹھا لیتے ہین حمیات نوبہ اور اسہال اور نکلنا خون حیض اور بواسیر کا اونمین بکثرت ہوتا ہے قروح اور کواسیر اور مغص اور قلاع اور صرع کی انمین کثرت ہوتی ہے۔ بلاد یابسہ کے آدمیون کو یبوست عارض ہوتی ہے کہ اونکے مزاج مین خشکی پیدا ہوتی ہے اور اونکی جلد مین کھر اپن عارض ہو کر جلد پھٹ جاتی ہے۔ اور یبوست اونکے دماغ تک پہونچ جاتی ہے۔ صیف کی فصل اونمین بہت گرم ہوتی ہے اور شتا مین سردی کی زیادتی ہوتی ہے۔ بلندی مین کے مکانات کے رہنے والے بہت صحیح اور قوی اور بزرگ اور مسن عمرین بڑی بڑی ہوتی ہین بسبب بلاد کے رہنے والے ہمیشہ شدت حرارت سے اور دوسرا کہ رہتے ہین اور پانی سے اونکو نہین ملتا خصوصاً اگر پانی اونکے شہر مین یا بستہ ہو یا پتھرون مین جاری ہو جو اور زمین شور مین نہ ہو۔ علاوہ یہ ہے کہ ایسے بلاد کی پانی کے سبب ہوا کی بھی ردی ہو جاتی ہین۔ جو بلاد زمین سنگلاخ مین آباد ہون اور کھلے ہوئے زیر آسمان ہون کہ پہاڑ یا درخت وغیرہ سے اونکی ہوا بند نہو جاے ان بلاد کی ہوا نہایت گرم ہوتی ہے اور شتا مین سرد ہو جاتی ہے اور اونکے بدن سخت ہوتے ہین اور بد قوارہ اور بال بہت اور مفاصل قوی اور یبوست اور بیداری اونپر غالب ہوتی ہے اور بد خلق اور متکبر اور دعوی یکتائی کا دماغ مین بھرا ہوا لڑائیون مین آزمودہ کار صناعات مین ذکی الطبع اور تیز۔ برف کے پہاڑون کی آبادی ہو اونکے لوگون کا حکم مثل اور بلاد بارده کے ہے اور اونکے بلاد مین ہوا بہت چلتی ہے جبتک برف نہین پگھلتی ہے ہوا پاکیزہ ہوتی ہے اور بعد پگھلنے کے اگر پہاڑ ایسی جانب مین ہون کہ شہر مین ہوا آنے کو روکین گرم ہو کر پلیٹ جاتی ہے۔ دریائی بلاد کا یہ حال ہے کہ وہان کی حرارت اور برودت معتدل ہوتی ہے اسلیے کہ رطوبت اون بلاد کی انفعال مین عاصی اور نافرمان ہوتی ہے اور جو چیز رطوبت مین نافذ ہونے والی ہے اوسکے نفوذ کو قبول نہین کرتی ہے مگر کیفیت رطوبت کی ان بلاد مین غالب ہوتی ہے۔ اگر یہ بلاد شمالی ہون قرب دریا کا اور نشیب زمین کا انکی تعدیل کرے گا۔ اور اگر جنوبی ہون اور ہوا وہان کی بنا بر عرض بلد کے گرم ہو اوس وقت قرب دریا اور نشیب زمین کا اونکے اعتدال کو مضر ہے بلکہ ان دونون کی ضد مین اعتدال حاصل ہوتا ہے یعنی ارتفاع مکان اور بعد دریا اون بلاد کا اعتدال قائم کریگا۔ شمالی بلاد احکام اور فصول مین اون بلاد بارده کے مثل ہین جنمین امراض عصب اور استسقا اور سعالات بکثرت ہوتے ہین اور اخلاط ان بلاد مین بکثرت باطن مین جمع ہوتے ہین۔ مقتضا ان بلاد کا یہ بھی ہے کہ ہضم جید ہوتا ہے اور عمر طویل ہوتی ہے اور رعاف بکثرت عارض ہوتا ہے اسلیے کہ امتلا ابدان مین زیادہ ہوتی ہے اور تحلیل کم ہوتا ہے پس رگین پھٹ جاتی ہین۔ صرع ان بلاد مین عارض نہین ہوتی ہے اسلیے کہ اندرون جسم مین صحت ہوتی ہے اور حرارت غریزی کی باطن مین کثرت ہوتی ہے پھر اگر کسیکو صرع عارض ہو نہایت قوی ہوگی

اسلیے کہ بدون سبب قوی کے عارض نہوگی قروح انکی بہت جلد اچھے ہوتے ہین اسلیے کہ انمین قوت ہوتی ہے اور خون اونکے بدن مین صالح ہوتا ہے اور
خارج سے کوئی سبب ایسا نہین ہوتا کہ اونکے قروح مین انفجار اور نرمی پیدا کرے۔ چونکہ حرارت اونکے قلب مین زیادہ ہوتی ہے اخلاق سبعی یعنی مثل درندون کے
رکھتے ہین انکی عورتین خون حیض سے بخوبی پاک نہین ہوتین اسلیے کہ حیض کے خون کی روانی اونکے بدن مین بخوبی نہین ہوتی کہ مسامات مین تقبض ہوتا ہے
اور جو چیز خون کو رواں کرتی ہے اور مسالک مین انفتاح کرے وہ اونکے بدن مین نہین پیدا ہوتی اسیواسطے عورتین بنا برقول اطبا کے عاقر یعنی بانجھ ہوتی
ہین اسلیے کہ اونکے رحم حیض سے پاک اور صاف نہین ہوتے۔ یہ حالات عورتون کے ہمارے مشاہدے اور تجربہ کے بلاد بزرگ مین مخالف معلوم ہوتے ہین
بلکہ مین یہ کہتا ہون کہ ان عورتون کی شدت حرارت غریزی قایم مقام ہوتی ہے اوس نقصان کے جو انکے بدن مین فقدان اسباب خارجی سرخی اور
سیلان پیدا کرنے والی سے پیدا ہوا ہے یعنی جو کام سیلان اور ارخا کا اسباب خارجی سے پیدا ہونا چاہیے وہ انکی حرارت غریزی سے حاصل ہوتا ہے۔ اطبا یہ بھی
لکھتے ہین کہ ان عورتون کو اسقاط کمتر عارض ہوتا ہے اور یہ ایک دلیل صحیح ہے اس بات پر کہ ایسے بلاد کے رہنے والے قوی المزاج ہوتے ہین۔ ولادت انکے
لڑکون کی بدشواری ہوتی ہے اسواسطے کہ اعضاے ولادت انکی دبیز اور عروق وغیرہ سے سخت بندھے ہوتے ہین اور راہین بند ہوتی ہین۔ اگر اسقاط
کرتی ہین بسبب اوسکی برودت ہوتی ہے۔ دودھ انمین کم پیدا ہوتا ہے اور قوام مین غلیظ ہوتا ہے اسلیے کہ برودت کا غلبہ نفوذ اور سیلان کو منع کرتا ہے۔ کبھی
ایسے بلاد مین خصوصاً ضعیف القوی کو مثل عورتون کے کزاز اور سل عارض ہوتی ہے۔ بالتخصیص سوء قوت وضع حمل کرتی ہین اونکو سل امکان سے بہت شدت زحیر
یعنی پیچش سے عارض ہوتا ہے اسلیے کہ عسر ولادت کے سبب سے جو رگین اطراف صدر مین ہین پھٹ جاتی ہین یا اجزا عصب اور لیف کی بھی پھٹ جاتی ہین
عروق کے پھٹ جانے سے سل عارض ہوتی ہے اور عصب اور لیف کی پھٹنے سے کزاز ہوتا ہے۔ مراق بطن انکا منتفخ ہوتا ہے بوقت شدت عسر ولادت کے
لڑکون کو فتق مائی عارض ہوتا ہے اور جب جوان ہوتے ہین خود بخود زائل ہو جاتا ہے۔ لڑکیون کو بالعکس ان سے رطوبت رحم عارض ہوتی ہے جب سن زیادہ ہوتا ہے
خود بخود دور ہو جاتی ہین۔ آشوب چشم ان لوگون کو شاذ و نادر عارض ہوتا ہے اور اگر ہو تو نہایت شدید ہوتا ہے۔ بلاد جنوبی کے احکام وہی ہین جو بلاد حارہ اور فصل حار کے
احکام ہین۔ پانی ان بلاد کے اکثر شور اور کبریتی ہوتے ہین۔ سرون مین ان لوگون کے مواد رطوبی بھرے ہوتے ہین اسلیے کہ باد جنوبی کا فعل یہی ہے۔ روانی
ہمیشہ عارض رہتی ہے اسلیے کہ انکے سرون سے ہمیشہ رطوبت معدہ پر گرا کرتی ہے۔ اعضا اونکے ڈھیلے اور ضعیف ہوتے ہین۔ حواس مین انکے گرانی خواب
طعام اور شراب کی ضعیف اور شراب کا خمار بسبب ضعف سر اور معدہ کے زیادہ ہوتا ہے۔ قروح انکے دیر مین اچھے ہوتے ہین اور سیلان پیدا ہوتا ہے عورتون کا
حیض کثرت جاری رہتا ہے اور بدشواری حاملہ ہوتی ہین اور اکثر اسقاط ہو جاتا ہے اسلیے کہ بیماری انمین کثرت سے ہوتی ہے اور کوئی سبب اسقاط کا
نہین ہے۔ مردان کو اسہال خونی اور بیماریان مرطب جو بہت جلد تحلیل ہوتا ہے عارض ہوتے ہین۔ کھول کا یہ حال ہے کہ جب انکا سن پچاس برس سے
بڑھ جاے اونکو فالج بسبب کثرت نوازل کے لاحق ہوتا ہے۔ اور عامہ کھول کو بسبب امتلاے سر کے صرع اور خدر عارض رہتا ہے حمیات
بھی پیدا ہوتے ہین جنمین حرارت اور برودت مجتمع ہوتی ہے۔ حمیات انکے طویل اور شتوی اور لیلی ہوتے ہین۔ حمیات حادہ کمتر عارض ہوتے ہین اسلیے
کہ اسہال انمین بکثرت ہوتا ہے اور لطیف اخلاط کی تحلیل ہوتی رہتی ہے۔ شرقی بلاد مین جیسے شہرین جنکے پورب کیجانب کھلی ہوتی اور اسی کھلی
ہوئی جانب کے سامنے آباد ہین صحیح اور ہوا وہان کی جید اور آفتاب اول انہار مین اونپر طلوع کرتا ہے اور وہانکی ہوا کو صاف کرتا ہے اور جب اسی جانب
سے نکل آتا ہے ہوا صاف ہو جاتی ہے۔ ہوائین ایسے شہرون مین لطیف چلتی ہین کہ آفتاب کی طرف سے آتی ہین۔ آفتاب خود بھی اونکے پیچھے اپنی حرکت
سے متحرک ہوتا ہے اور حرکت ہوا اور آفتاب کی یکسان ہوتی ہے۔ بلاد مغربی جنکی جانب مغرب کھلی ہوئی ہے اور پورب کی جانب بند ہے اونکے
سامنے آفتاب تھوڑی دیر تک نہین آتا اور ادہر آفتاب کا سامنا ہوا کہ اونسے بعد آفتاب کا شروع ہوتا ہے اسیوجہ سے وہانکی ہوا مین لطافت

نہین پیدا ہوتی اور ہواؤن بلاد مین آفتاب خشکی پیدا کرتا ہے بلکہ اونکو تر اور غلیظ چھوڑ دیتا ہے۔ اگر ایسے شہرون مین آفتاب کیطرف سے ہوائین آئینگی تو ہوا سے حرارت غریزی اونکی
سست اور صاف وقت آتی ہے اسیوجہ سے احکام اس بلاد کے مثل احکام بلاد مرطوب المزاج اور غلیظ حرارت مین محتمل سکے ہوتے ہین۔ اگر ہوا مین ان بلاد کے
کثافت عارض نہوتی البتہ طبیعت ہوا کے مشابہت کے ہوتی مگر یہ بلاد صحت مین بلاد شرقی کی ہوا سے بہت کم ہے پس التفات کرنا اوس شخص کے قول کیطرف
جسنے یقیناً یہ بات تجویز کی ہے کہ قوت ان بلاد کی مثل قوت [illegible] کے علی الاطلاق ہے کچھ ضرور نہین بلکہ یہ بلاد بقیاس اعتدال بلکہ شہرون کے بیشک اچھی ہین
ایک قسم کی برائی ان شہرون مین یہ ہے کہ آفتاب جب انکے سامنے آتا ہے اوسوقت بہت گرم ہوتا ہے اور تشنیع مین اقلیم کے بسبب بلندی کے آمادہ ہوتا ہے اور دفعۃً بعد
برودت شب کی ابتر طلوع کرتا ہے۔ اور چونکہ انکی ہوا کا مزاج منقلب ہوتا ہے آوازین انکی بیٹھی ہوئی ہوتی ہین خصوصاً فصل خریف مین بحث منزلون کے اختیار مساکن اور
اونکے تہویہ اسباب کا بیان جو شخص کسی شہر مین رہنا اختیار کرے اوسکو لازم ہے کہ پہلے وہان کی مٹی کی قسم پہچانے اور حال شہر کا بلندی اور پستی مین دریافت
کرے۔ اور اسکا بھی لحاظ کرے کہ اوسکی جانب کونسی کھلی اور کون پوشیدہ ہے۔ اور پانی اور اوسکی خاصیت اصلی اور اوسکا کندا اور کھلا اور بند ہونا اور نیچا ہونا بھی معلوم
کرے اور یہ بھی سمجھ لے کہ عرض انکشاف پاتے یا نہین۔ اور جو اوس پانی تک پہونچتی ہے یا سطح زمین سے دور ہے۔ اور اوس مقام کی ہواؤن کو پہچانے کہ صحیح ہین اور
برودت ہوا مین پاتے یا نہین۔ اور اوسکے گرد دریا نالے ہین یا نہین معادن کیسی ہین۔ اس شہر کے آدمیون کا حال صحت اور مرض مین کیسا اور کونسی بیماری کے خوگر ہین قوت
بدنی اور اشتہاے طعام اور جودت ہضم کیسی ہے اور کونسی غذا انکی خورش ہے۔ مکانات اس شہر کے وسیع اور کشادہ ہین یا تنگ۔ گلی کوچہ ہوادار ہین یا نہین۔ بعد
اوسکے یہ بھی واجب ہے کہ روزن اور دروازے پورب یا اوتر کیطرف مقرر کرین۔ بنا مکانونکی ایسی ہو کہ پروا ہوا بخوبی آسکے اور دہوپ کا رخ ہر طرف سے ہو کہ ہوا کی اصلاح
اسی بات سے ہوتی ہے۔ اور قریب چشمہ شیرین کا جو بڑے بڑے اور جاری ہون اور پانی اونکا بلندی پر اور عمیق ہون اور صاف و پاکیزہ ہو اور جاڑون مین سرد ہو جاوے اور
گرمیون مین گرم رہے برخلاف اون چشمون کے جو پوشیدہ ہین ایسے پانی کا اختیار کرنا بہت اچھا اور نافع ہے۔ اب ہم ہوا اور مساکن کے بیان کو تمام کر چکے اور شروع
بسائط کے حالات کو لکھ چکے مناسب ہے کہ جو اسباب ہوا اور مساکن کے ساتھ شمار کیے گئے ہین انکو بھی بیان کرین **فصل بارہوین موجبات حرکت
و سکون کے بیان مین** حرکت کا فعل انسان کے بدن مین بسبب شدت اور ضعف اور قلت اور کثرت کے مختلف ہوتا ہے جسقدر حرکت زیادہ ساتھ سکون
مخلوط ہوتا ہے اعتدال پیدا کرتا ہے اور یہ بات نزدیک حکما کے ایک قسم سبب کی جداگانہ ہے۔ اور اس سے بھی اختلاف ہوتا ہے کہ جو مواد جسم مین جمع ہوتے
ہین اونمین حرکت سے غلبہ پیدا ہوتا ہے۔ حرکت شدید اور کثیر اور قلیل جو سکون سے ملی ہوئی ہو حرارت مین ہیجان پیدا کرنے کی شرکت رکھتی ہے مگر جو حرکت شدید
کثیر ہو اوس مین اور اوس حرکت مین جو کثیر غیر شدید ہو اور وہ حرکت شدید جو سکون سے ملی ہوئی ہو یہ فرق ہے کہ حرکت شدید سخونت بدن مین زیادہ پیدا
کرتی ہے اور تحلیل اگر اوسمین ہوتی ہے تو کم ہوتی ہے۔ اور کثیر تحلیل بزمی کرتی ہے مگر بہ نسبت تسخین کے تحلیل زیادہ کرتی ہے۔ جسوقت افراط ان دونون
قسمون کی حرکت مین ہو بالعرض برودت حاصل ہوتی ہے اسلیے کہ حرارت غریزی مین تحلیل ہوتی ہے اور خشکی بھی عارض ہوتی ہے اور اگر بروقت کثرت یا
غلبہ مواد کے واقع ہو تو کبھی مادہ کا فعل حرکت کے فعل کا معین ہوتا ہے اور کبھی مادہ کا فعل حرکت کے فعل مین نقصان پیدا کرتا ہے مثلاً جیسے حرکت ہو ہضم کے
بروقت و ہضم نے کے کہ اوسمین برودت اور رطوبت عارض ہوتی ہے۔ اور اگر ایسی حرکت ہو جیسے لوہار بروقت کام کرنے کے کرتے ہین اس سے نہایت
گرمی اور خشکی پیدا ہوتی ہے۔ سکون سے ہمیشہ برودت حاصل ہوتی ہے اسلیے کہ حرارت برانگیختہ حالت سکون مین نہین ہوتی اور احتقان فضلات کا
اندر جسم کے پیدا ہوتا ہے اسی جہت سے سکون ترطیب کو بھی زیادہ کرتا ہے کہ تحلیل فضول کا بروقت سکون کے مفقود ہوتا ہے **فصل تیرہوین
موجبات خواب و بیداری کے بیان مین** نوم مشابہ سکون کے ہے اور بیداری مشابہ حرکت کے ہے اور دونون کو بعد اس مشابہت کے
چند امور سے خاص ہین جنکی تفسیر کرنی ضرور ہے۔ نوم [illegible] باطن کو تقویت دیتی ہے اسواسطے کہ بروقت سونے کے حرارت غریزی اندر جسم کے مختفی

ہوجاتی ہے اور قوائے نفسانی کو پھیلا کردیتی ہے اسی سبب سے مسالک روح نفسانی کی طلب کرتی ہے اور اون منافذ و مسالک مین ارخا اور سستی پیدا کرتی ہے۔ جوہر روح کو سمیٹتی ہے تحلیل سے روکتی ہے اور قوت کو کم کرتی ہے مگر جمیع اقسام کی ماندگی زائل کردیتی ہے اور جو اخلاط بافراط استفراغ پارہے ہون اونکو منع کرتی ہے اسلیے کہ حالت بیداری کی حرکت سیلان کو اون اخلاط کے جو مستعد سیلان ہون زیادہ کرتی ہے۔ مگر جو مواد کہ بطرف جلد ہون اور ان کے نکالنے پر نوم دفعتہً اعانت کرتی ہے اسلیے کہ حرارت کو اندر محصور کردیتی ہے اور غذا کی تقسیم بدن مین کرکے جو چیز قریب جلد ہوتی ہے اوسکو دفع کردیتی ہے اس طرح کہ اوسکے دفع کے مانع کو اندر منتقل کرتی ہے مگر بیداری اس فعل مین نوم سے زیادہ ہے علاوہ بران نوم مین بہ نسبت بیداری کے پسینہ زیادہ برآمد ہوتا ہے اسلیے کہ تعریق نوم کی بسبب غلبہ کے مادہ پر ہے نہ انکہ تحلیل ترتیب منفصل کی کرنے کے تعریق کرے جسکے بدن مین سے حالت نوم مین عرق بہت برآمد ہوا کوئی اور سبب تعریق کا ظاہر نہو جاننا چاہیے کہ اسکا بدن اتنی غذا سے ممتلی ہے کہ جسکا تحمل نہین ہوسکتا۔ اگر نوم کسی مادہ کو مستعد ہضم یا نضج پاوے اوسکا استحالہ بطرف طبیعت خون کے کردیتی ہے اور اوس مادہ مین سخونت پیدا کرتی ہے پس حار غریزی تمام بدن مین پھیلجاتا ہے اسی وجہ سے حرارت غریزی سے تمام بدن گرم ہوجاتا ہے۔ اگر نوم بدن مین اخلاط حار صفراوی پاوے اور زمانہ خواب کا طولانی ہو بدن مین حرارت غریبہ پیدا کرکے گرمی ظاہر کرتی ہے۔ اور اگر بدن اخلاط اور غذا سے خالی ہو اوس وقت بدن مین سردی پیدا کرتی ہے اس سبب سے کہ روح غریزی کی تحلیل ہوتی ہے اور اگر کوئی خلط جو قوت ہاضمہ پر اوسکا ہضم دشوار ہو بحالت نوم بدن مین موجود ہو جب بھی بدن سرد ہوجاوے گا اسلیے کہ وہ خلط عاصی بدن مین منتشر ہوتی ہے۔ بیداری کے افعال خواب کے افعال کے ضد ہین مگر جسوقت بیداری مین افراط ہو مزاج دماغ کا فاسد ہوجاتا ہے کہ ایک قسم کی خشکی عارض ہوتی ہے اور ضعف دماغ پیدا ہوکر اختلاط عقل عارض ہوتا ہے اور اخلاط سوختہ ہوکر امراض حادہ پیدا ہوتے ہین۔ نوم مین اگر افراط ہو تو ان اعراض کے ضد پیدا ہوتے ہین کہ بلادت قوائے نفسانی مین اور ثقل دماغ مین عارض ہوتا ہے اور امراض باردہ پیدا ہوتے ہین اسلیے کہ نیند تحلیل کو منع کرتی ہے۔ اور افراط بیداری اشتہا زیادہ کرتی ہے اور خوب بھوک پیدا کرتی ہے اس سبب سے کہ مادہ کی تحلیل کرتی ہے اور نقصان ہاضمہ نوم مین بوجہ تحلیل قوت کے ہوتا ہے بے چینی اور کروٹین بدلنا درمیان خواب و بیداری کے نہایت بدحالی کی دلیل ہے غالب حالت نوم مین یہی ہے کہ حرارت اندرون جسم کے ہوتی ہے اور برودت ظاہر جسم پاسی جہت سے اوڑھنے کی ضرورت سوتے وقت اتنی ہوتی ہے کہ بیداری مین اسقدر نہین ہوتی۔ بقیہ احکام نوم اور جو کچھ اسکے خواص اور آثار بھی اوپر لکھے گئے ہین اونکی نسبت آئندہ مقامات مین اکثر مقامات پر توضیح کیا جاوے گا

فصل چودہوین موجبات حرکات نفسانی کے بیان مین جمیع عوارض نفسانی کے تابع حرکات ہے۔

حرکات روح کے یا بطرف داخل یا بطرف خارج کے ہوتے ہین اور یہ حرکت یا دفعتہً ہوتی ہے یا تھوڑی تھوڑی اور جسوقت حرکت روح کی طرف خارج کے ہوتی ہے اندر جسم کا سرد ہوجاتا ہے اور اکثر جب حرکت بافراط ہوتی ہے دفعتہً تحلیل ارواح کی ہو کہ ظاہر اور باطن دونون سرد ہوجاتے ہین اور اوسکے بعد غشی عظیم یا موت واقع ہوتی ہے۔ اگر حرکت روح کی اندر کی طرف ہو اوسکے تابع برودت ظاہر اور حرارت باطن ہوتی ہے اور کبھی انعقان روح کا بشدت ہوتا ہے تو ظاہر اور باطن دونون سرد ہوجاتے ہین اور اسکے بعد بھی یا غشی عظیم یا موت واقع ہوتی ہے۔ حرکت روح کی طرف خارج یا دفعتہً ہو جیسے بروقت غضب کے یا بتدریج ہو جیسے بروقت لذت اور فرح معتدل کے۔ اور حرکت روح کی طرف داخل کے یا دفعتہً ہو جیسے بروقت فزع یعنی خوف شدید کے یا بتدریج ہو جیسے بروقت حزن اور ملال کے۔ احتقان اور تحلل جو اوپر بیان ہوئے انکی وجہ سے غشی یا موت عارض ہوتی ہے وہ بعد اوسی حرکت روح کے واقع ہوتے ہین جو دفعتہً ہو مگر نقصان اور ذبول اصلی اوسی حرکت کے تابع ہے جو اندر کی طرف ہو ہماری مراد نقصان سے احتقان بتدریج ہے اور ایک دوسرے جز مین احتقان ہونا دفعتہً۔ اور ذبول اصلی سے

تھوڑا اتصال مادہ سے جو دفعۃ ہو کبھی حرکت روح کی ایک ہی وقت مین داخل اور خارج دونون طرف ہوتی ہے جسوقت ایسا امر عارض ہو جسکو دونون باتین لازم ہین مثلاً ہم کہ اوسکے ساتھ کبھی غصہ و حزن دونون ہوتے ہین پس دونون حرکتین مختلف پیدا ہوتی ہین یا خجالت کہ اوسوقت پہلے حرکت روح کی طرف باطن کے ہوتی ہے پس شرمندگی اور تجویز [illegible] ہوتی ہے اور انقباض خاطر مین انبساط پیدا ہوتا ہے روح کی حرکت بطرف خارج کے ہوتی ہے اور رنگ سرخ ہوجاتا ہے کبھی انفعال بدن کا ایسی ہیات نفسانی سے ہوتا ہے جو مغائر اون اشکال کے ہین جنکا ہمنے ذکر کیا مثلاً اعتقادات نفسانی ایسے امور طبعی ہنگامیہ کرتے ہین [illegible] کبھی اوس صورت کا پیدا ہوتا ہے جس صورت کا خیال نزدیک جماعت کی ہوا اور اوسکا رنگ تو اوسی رنگ کا ہوتا ہے جو لون ہمکو بوقت انزال کے لازم ہو یہ احوال ایسے ہین کہ انکے قبول کرنے سے ایک قوم کی طبیعت متنفر ہوتی ہے اور وہ ایسی باتین صحیح نہین سمجھتے اونکے انکار کی وجہ یہ ہے کہ بارہا یہ آثار وجود پر اونکو اطلاع نہین ہے لیکن وہ لوگ جو صاحب معرفت حقائق اشیا مین ڈوبے ہوے ہین ایسی باتون کا انکار مثل انکار محالات کے نہین کرتے ۔ ازین قبیل اتباع [illegible] خون کی ہے اوس شخص کے بدن مین جو مستعد حرکت خون کا ہو جسوقت کہ سرخ چیزون کیطرف بکثرت نظر کرے اور اوسیطرح [illegible] جیسے سرخ چیز [illegible] کے دیکھنے سے نکسیر جاری ہوجاوے یا آشوب چشم بڑھ جاوے ۔ ازین قبیل دانتون کا کند ہوجانا جسوقت کسی چیز کو کھٹائی کھاتا ہوا دیکھے ۔ ازین قبیل یہ ہے کہ اسی عضو مین جسوقت کبھی دوسرے شخص کے عضو کو متالم پاوے اور اوسکے خون ہو ۔ ازین قبیل مزاج کا بدلجانا [illegible] خوفناک چیز [illegible]

فصل پندرھوین موجبات ماکول اور مشروبات کے بیان مین

کھانے پینے کی چیزین انسان کے بدن مین [illegible] فعل کرتی ہین [illegible] کا فعل محض اونکی کیفیت کے ذریعہ سے ہوتا ہے اور کوئی فعل اونکا بذریعہ عنصر یا مادہ کے ہوتا ہے ایک فعل اونکا [illegible] ہوتا ہے [illegible] ہم ان معانی ان الفاظ کے بسبب تمام مغائرت اہل لغت کو قریب قریب بیان کینگے ہم انکے استعمال مین [illegible] ایک ایسا [illegible] قریب ہے اور انکے طرف ہم اشارہ کرین جو فاعل کہ بعض اپنی کیفیت سے کوئی فعل کرے اور اوسکی مثال سے [illegible] ہوتی ہے [illegible] گرم ہوجاوے یا سرد ایسی چیز بدن کی گرمی سے گرمی اور سردی سے سردی پیدا کرتی ہے مگر شاید بدن انسان کے [illegible] اپنے عنصر یا مادہ کے فعل کرتا ہے وہ ایسا ہوتا ہے کہ اوسکی طبیعت کا استحالہ ہوجاتا ہے پس وہ کسی عضو عضو سے بدن انسان [illegible] باوجود کیفیت قبول صورت مذکورہ کرتا ہے کبھی اوسمین ایک بقیہ ابتدا مین جبتک کہ انعقاد اور تشبیہ تمام [illegible] کیفیت سابقہ [illegible] رہجاتا ہے اگرچہ وہ کیفیت کیفیات بدن انسان مین آ جی ہوتی ہے لیکن اوس شی مستحیل کی باقیماندہ کیفیت بدن انسان کی کیفیت سے شدید ہوتی ہے جیسے خون جو کاہو کے کھانے سے پیدا ہو اوسکے ہمراہ ایک برودت [illegible] ہوتی ہے جو مزاج انسان کی برودت [illegible] اور یہ برودت اوسوقت تک [illegible] ہے جبتک کاہو خون کیطرف مستحیل ہوکر صلاحیت اسباب کی رکھے کہ کسی عضو انسانی کا جزو بنجاوے [illegible] پیدا ہوتا ہے اوسمین برخلاف خون متولد کاہو سے ایک قسم کی حرارت باقی رہ جاتی ہے جو حرارت بدن انسان سے زیادہ ہوتی ہے [illegible] سے فعل کرتا ہے اور اوسکے معنی یہ ہین کہ وہ اپنی صورت نوعیہ کے ذریعہ سے کرتا ہے [illegible] بلکہ بوجہ اسکی ماہیت حاصل ہوتی ہے [illegible] کیفیت خاص کے ذریعہ سے جو داخل اسکی ماہیت مین نہین ہے یہ فعل اوس سے سرزد نہین ہوتا [illegible] کیفیت [illegible] سے مراد عام ہے ایک کیفیت سے چارون کیفیات حرارت اور برودت اور رطوبت اور یبوست سے [illegible] یہ فعل [illegible] ہوتا ہے اور جو فعل بذریعہ عنصر کے ہے اوسکا یہ حال ہے کہ جب [illegible] عنصر [illegible] بذریعہ حرارت بدن انسان کے مستحیل ہوجاتا ہے قائم مقام اوس چیز کے ہوتا ہے جو بدن انسان سے متصل ہوتی ہے اور وہ بار حرارت غریزی [illegible] ایک خون [illegible] زیادتی ہے اور کبھی اسکا کوئی فعل بذریعہ اوسکی کیفیت کے تیسری قسم کا ہوتا ہے

فی نقصان [illegible]

- اور جو فاعل اپنے مجموعہ جوہر سے فعل کرتا ہے تو اسکا فعل بذاتہ اوس صورت نوعیہ کے ہوتا ہے جو بعد اوس مزاج کے حاصل ہوتی جو بسائط کے ملنے سے پیدا ہوا ہو کہ اوس بسائط سے ملکر شئے واحد مستعد قبول نوع خاص اور ایک صورت زائدہ کے بسائط کی صورت پر حاصل ہوتی ہے اور یہ صورت نئی جو پیدا ہوتی ہے اون کیفیات اولی سے نہین ہے جو واسطے عنصر اور مادہ کے تھی اور نہ یہ صورت اونکے مزاج سے ہوا ور [illegible] سے پیدا ہوا ہے بلکہ یہ صورت ایک کمال ہے جو واسطے عنصر کے بسبب اوس استعداد کے حاصل ہوتا ہے جو مزاج سے حاصل ہوتا ہے [illegible] مین سے طبیعت ہر نوع کی انواع نبات اور حیوان سے جو بعد مزاج کے حاصل ہوتی ہے بوجہ آمادہ کرنے مزاج کے [illegible] بسائط کے [illegible] حرارت بسبب اون میں سے کسی مزاج کی بعینہ یہ طبیعت نہین ہوتی اور نہ نفس مزاج مرکب کی یہ کیفیت ہو اسلئے کہ یہ حرارت نہین ہے اور نہ برودت اور نہ رطوبت اور نہ یبوست ہو نہ یہ طبیعت بسیط ہے اور نہ مرکب بلکہ یہ طبیعت مثلاً رنگ ہے یا بو [illegible] یا کوئی دوسری صورت [illegible] محسوسات مین داخل نہین ہے [illegible] یہ صورت جو بعد مزاج کے حادث یا حاصل ہوتی ہے کبھی اسکا افعال [illegible] کوئی اثر پیدا کیے جسوقت یہ صورت عین قوت انفعالی ہو اور کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے [illegible] غیر مین کچھ فعل کرنے کی یعنی قوت فاعلہ ہو - اور جو چیز کسی غیر مین اثر کرتی ہے کبھی اوسکا فعل بدن انسان مین [illegible] جسکا فعل بدن انسان مین ہوتا ہے وہ کبھی کبھی فعل مناسب کرتی ہے اور کبھی غیر مناسب [illegible] مزاج نہین ہوتا بلکہ اوسکی صورت نوعیہ سے جو بعد مزاج کے حادث ہوتی ہے [illegible] جو ہر شئے سے ہوتا ہے یعنی صورت نوعیہ سے نہ بذریعہ کسی کیفیت کے کیفیات [illegible] عود صلیب جسکی نسبت کہتے ہین ہم کہ باطل کرتی ہے - اور مخالف فعل کے مثال یہ ہے کہ خشخاش [illegible] ہم اصلی مطلب پر رجوع کرتے ہین جسوقت ہم کوئی چیز شربت یا طلاء دوا یعنی اوپر سے لگانے کی دوا کو کہین [illegible] سے اوسوقت ہماری مراد یہ ہے کہ اسمین قوت حرارت اور برودت ہے نہ اینکہ بالفعل گرم یا سرد ہے کہ قوت لمس سے [illegible] جیسے آگ یا برف - اور کبھی ہم مراد لیتے ہین کہ اس دوا مین جو قوت ہے اوس سے جو حرارت یا برودت پیدا ہوگی ہمارے بدن کی حرارت [illegible] سے زیادہ ہوگی - اور اس قوت سے ہماری مراد وہ قوت ہے جسکو ہم ایسے وقت اعتبار کرتے ہین کہ اوس وقت حرارت ہمارے بدن کی اس دوا کی قوت مین کچھ فعل کرے اس طرح پر کہ جسوقت حائل اوس قوت دوائی کا ہماری حا غریزی سے منفعل ہو تو اس دوا کی حرارت بالفعل پیدا ہو جاوے اور کبھی اس قوت سے ہم ایک اور چیز مراد لیتے ہین یعنی قوت کو بمعنی خوبی استعداد کے بولتے ہین مثلاً ہم کہتے ہین کہ گیہون حار بالقوہ ہے اسکا یہ مطلب ہوتا ہے کہ حرارت پیدا کرنے کی استعداد اسمین قوی ہے اور کبھی ہمارا التفات مزاج غالب کی طرف ہوتا ہے مثلاً ہم کہین کہ یہ شئے حار یا بارد ہے تو اوس سے یہ مراد ہوتی ہے کہ اسکے ارکان اولی کے مزاجون مین حرارت کا مزاج غالب ہے اور اوس وقت ہمکو التفات اس طرف نہین ہوتا کہ ہمارا بدن اس دوا مین کیا فعل کرے گا - اور کبھی ہم کہتے ہین کہ یہ شئے بالقوہ ایسی ہے اور اوس وقت قوت کو بمعنی ملکہ اور کیفیت راسخہ کے لیتے ہین جیسے قوت اوس کاتب کی جو بالفعل تارک ہو کتابت کا اور قادر ہو اوپر کتابت کے جیسے ہم کہین کہ بیش بالقوہ مفسد ہے اس معنی اخیر اور پہلے معنی مین یہ فرق ہے کہ پہلے جبتک بدن اسکا استحالہ ظاہری نکرے اوسکا قوت کا اثر بالفعل ظاہر نہین ہوتا اور یہ اخیر کی قسم یا تو اسکا اثر بمجرد ملاقات کے بدن انسان مین ہو جاتا ہے جیسے سانپ کا زہر خواہ سمجھو۔ مداسکا اکیفیت مین جیسے بیش - اور یعنی قوت مین اور اوس قوت مین جسکو ہم نے بمعنی ملکہ اور استعداد کے لکھا ہے ایک اور قوت

متوسط یعنی درمیانی ہے جیسے ادویہ سمیہ۔ مراتب ادویہ بنظر تاثیر کے چار مقرر کیے گئے پہلا مرتبہ یہ ہے کہ جس چیز کا استعمال بدن انسان مین ہو اوسکی کیفیت کا فعل محسوس نہو مثلاً گرمی یا سردی پیدا کرے کہ اوسپر حس باطنی اور ظاہری کو آگہی نہو جبتک کہ مکرر یا بکثرت اوسکا استعمال نہو دوسرا مرتبہ یہ ہے کہ اوسکا فعل بنسبت اول کے قوی ہو لیکن بالفعل ضرر نہین اوس سے محسوس نہو اور افعال بدنی کو مجرا سے طبعی سے متغیر کرے مگر کوئی اور عارض پیدا ہو مثلاً فصل اور نزلہ اور بلدہ وغیرہ کہ اوسکی اعانت سے اسکا ضرر تبیین ہو جاوے جب اوسکا بکثرت اوسکا استعمال کیا جاوے تیسرا مرتبہ یہ ہے کہ اوس دوا کا فعل ضرر نہین پیدا کرے مگر اس مقدار کو نہ پہونچے کہ ہلاک کرنے یا مزاج کو فاسد کرے چوتھا مرتبہ یہ ہے کہ اوسکا فعل ہلاک ہو اور مزاج کو فاسد کردے یہ خاصیت ادویہ سمیہ کی ہے اور یہ تاثیر جو بیان ہوئی تاثیر بالکیفیت ہے اور جو چیز کہ مجموع اجزا سے جوہری سے مہلک ہو وہ سم ہے۔ سمجھ ہم سرے سے دلیل انحصار ادویہ کے مراتب اربعہ مین بیان کرتے ہین۔ وہ کہتے ہین کہ چیزین جو بدن انسان پر وارد ہو کر اوسکے اور بدن انسان کے درمیان مین فعل و انفعال جاری ہوسکے یا وہ چیز بدن انسان سے خود متغیر ہو جاوے گی مگر بدن مین کوئی تغیر پیدا نکرے گی یا وہ چیز خود بھی متغیر ہوگی اور بدن کو بھی متغیر کریگی جو خود متغیر ہو اور بدن مین تغیر پیدا نکرے یہ تین صورتین قابل خیال اطبا کے ہین پہلی صورت یعنی جو چیز کہ بدن سے متغیر ہو اور اوسمین کوئی تغیر معتدبہ پیدا نکرے اوسکی دو صورتین ہین۔ ایک تو یہ کہ خود متغیر ہو کر مشابہ بدن کے ہو جاوے دوسری یہ کہ متغیر ہو کر مشابہ بدن کے نہو۔ اگر مشابہ بدن کے ہو جاوے تو وہ غذاے مطلق ہے ہماری اصطلاح مین۔ اور اگر مشابہ بدن کے نہو تو وہ دواے معتدل ہے۔ اور جو چیز بدن انسان سے متغیر ہو اور اوسمین تغیر بھی پیدا کرے وہ بھی دو حال سے خالی نہین ہے۔ یا اینکہ جس طرح بدن سے متغیر ہوتی ہے بدن کو بھی متغیر کرتی ہے بعد اسکے اخیر مین اسکو بدن سے ایسا تغیر حاصل ہوتا ہے کہ بدن کے تغیر دینے کا اثر اس سے باطل ہو جاتا ہے۔ یا یہ کہ اوسکا حال انجام کار مین ایسا نہو بلکہ بعد انفعال ثانی کے بھی بدن کو متغیر کرے اور اوسمین فساد پیدا کرے۔ ان دونون مین پہلی قسم یعنی جبکا انجام کار مین فعل تغیر کر دینے بدن کا باطل ہو جاتا ہے اوسکی بھی دو صورتین ہین۔ یا یہ کہ بعد متغیر ہونے کے بدن سے مشابہ بدن کے ہو جاوے اسکو اصطلاح مین غذاے دوائی کہتے ہین۔ یا یہ کہ مشابہ بدن کے نہو وہ دواے مطلق ہے۔ دوسری قسم یعنی جو آخر کار مین بھی بدن کو تغیر دے اور اوسکو فاسد کرے۔ اوسکو اصطلاح مین دواے سمی کہتے ہین۔ اور جو چیز بدن انسان سے بالکل متغیر نہو اور بدن کو متغیر کر دے وہ سم مطلق ہے۔ ایسا نہ سمجھنا چاہیے کہ سم مطلق کو کسی طرح کا تغیر بدن سے نہین ہوتا اور حرارت غریزی بدن کی بہ قوت نفسہ کے سم مین کسیقدر گرمی نہین پیدا کرتی اسلیے کہ اثر نہ دینا بایں معنے کہ حرارت غریزی سم کے فعل سے سخونت نہین حاصل کرتے کچھ اثر نہین کرتے ہین بلکہ ہماری مراد یہ ہے کہ سم کی صورت طبعی مین کچھ تغیر نہین ہوتا بلکہ وہ فعل کرتا جاتا ہے اور صورت طبعی باقی رہتی ہے تاانیکہ بدن فاسد ہو جاوے۔ کبھی طبیعت سم کی خود حار ہوتی ہے پس اوسکی حرارت طبیعت کی خاصیت تحلیل روح مین اعانت کرتی ہے جیسے زہر سانپ اور بیش کا کبھی طبیعت زہر کی بارد ہوتی ہے اوسکی طبیعت بالخاصہ روح کے بجھانے اور سست کرنے مین معین ہوتی ہے جیسے زہر بچھو اور سوکران یعنی بھاری نہ ہو سکا کلی و جزئی جس سے تغذیہ بدن کا ہوتا ہے کبھی آخر کار مین ایک تغیر طبعی یعنی تسخین بدن مین پیدا کرتی ہے اسلیے کہ جسوقت غذا مستحیل طرف خون کے ہوگی ضرور بدن کی تسخین کچھ بڑھے گی تاانیکہ کامل ہو اور رکد ہو سے۔ ہی باوجود یکہ بارد ہے یہ تسخین پیدا ہوتی ہے مگر ہم اس تغیر طبع کا قصد اس مقام پر نہین کرتے ہین اور نہ اس تسخین کا لحاظ کرتے ہین بلکہ جو تغیر بدن کا ہم اس مین ذکر کرتے ہین اوس سے مقصود یہی ہے کہ شے مستعمل کی کیفیت سے صادر ہو اور نوع اوس شے کی ابھی اپنے حال پر باقی ہو اور کسی خلط کی طرف مستحیل نہو [illegible] غذا کی

[illegible] سے [illegible] مستحیل ہوتی ہے اور کیفیت [illegible] استحالہ پاتی ہے مگر پہلا اسی [illegible] ہیت میں [illegible] کوئی قسم دوا سے غذا سے کی پہلے بطرف
حرارت کے مستحیل ہوتی ہے [illegible] اور کوئی قسم [illegible] طرف برودت کو مستحیل ہوتی ہے [illegible] کرتی ہے جیسے کا ہو
[illegible] استحالہ اسکا [illegible] فعل اسکا تسخین ہوتا ہے [illegible] اور کیونکر تسخین [illegible] ایک حال [illegible] جز دعا ر
مستحیل ہو گیا [illegible] برودت [illegible] ہمیشہ [illegible] ان دونون سے [illegible] کیفیت [illegible] استحالہ جوہری کی بھی باقی رہتی ہے
اسی [illegible] خون [illegible] اوسمین تھوڑی سی حرارت
بھی [illegible] اقسام قریب دوا کے ہین اور بعض
قریب غذا [illegible] اور بعض قسم کی طبیعت
جوہر خون [illegible] اغذیۂ دوائیہ – غذا
[illegible] کیفیت اور کمیت دونون [illegible] غذا کی بڑھ جاے
[illegible] زیادتی کمیت غذا سے ہمیشہ تبرید
[illegible] بالعرض [illegible] حرارت غریبہ سے پیدا ہوتی ہے اور اسی طرح
[illegible] غذا لطیف [illegible] اور کثیف [illegible] لطیف غذا وہ ہے جس سے خون رقیق پیدا ہو
اور کثیف غذا وہ ہے [illegible] جس سے خون غلیظ پیدا ہو [illegible] لطیف اور کثیف [illegible] تغذیہ بدن [illegible] – مثال غذاے
[illegible] بیضہ [illegible] سب چیزین تغذیہ زیادہ کرتی ہین بلکہ اکثر جوہر ان چیزون کا مستحیل بغذا ہو جاتا ہے –
مثال کثیف قلیل الغذا کی [illegible] یعنی گوشت [illegible] اور مثل اسکے – ان چیزون مین سے
[illegible] مثال لطیف قلیل الغذا کی [illegible] پھلون [illegible] سیب انار وغیرہ
مثال کثیف کثیر الغذا کی بیضہ [illegible] لطیف اور کثیف [illegible] الکیموس [illegible] محمود [illegible]
مثال لطیف کثیر الغذا جید الکیموس کی زردی بیضہ [illegible] مثال لطیف کثیر الغذا ردی الکیموس کی [illegible] اور گوشت [illegible] مرغ کا
[illegible] مثال لطیف قلیل الغذا جید الکیموس کی [illegible] سیب مثال لطیف قلیل الغذا ردی الکیموس کی
[illegible] مثال کثیف کثیر الغذا جید الکیموس کی بیضہ [illegible] مثال کثیف کثیر الغذا ردی الکیموس کی
گوشت [illegible] اور گوشت [illegible] مثال کثیف قلیل الغذا ردی الکیموس کی قدید – انہین غذاؤن مین سے غذاے معتدل
بھی [illegible] فصل آٹھوین پانی کے اقسام کا بیان پانی بھی ایک رکن ارکان بدن سے ہے اور اسکو خصوصیت یہ ہے کہ مشروبات
مین داخل [illegible] تغذیہ بدن [illegible] حاصل ہو بلکہ غذا کو نافذ کر دیتا ہے اور اوسکے قوام کو درست کر دیتا ہے – یہ جو ہمنے کہا کہ پانی
سے غذا [illegible] کہ خون ہو جاے اور اوسکے بعد [illegible] قوت ہوتی ہے کہ عضو
انسان کا جزو ہو جاے [illegible] قابلیت [illegible] کہ صورت خون کی قبول کرے یا صورت کسی عضو انسان کی اوس پر طاری ہو جبتک
کہ [illegible] ترکیب [illegible] پانی مین [illegible] بات ہو کہ غذا کے سیلان اور رقیق ہونے مین اعانت کرتا ہے اور پانی کو بطور بدرقہ کے بنایا غذا کو رگون
مین اور مخارج مین نافذ [illegible] غذا کو پانی سے استغنا نہین ہو سکتی اور اوسکا فعل تغذیہ بدن کا بے رقت اور سیلان کے تمام نہین

ہوسکتا ہے۔ پانیون کے اقسام مختلف ہین جوہر مائیت مین تو اختلاف نہین ہے مگر چونکہ مختلف چیزین اوس سے ملتی ہین اور کیفیات چند سے متکیف ہوتا ہے
اور وہ کیفیات اوسپر غالب ہوتی ہین اس جہت سے اوسمین اختلاف پیدا ہوتا ہے۔ افضل پانی کی قسمون مین چشمہ کا پانی ہے مگر سب طرح کے چشمہ کا پانی
افضل نہین ہے بلکہ اوس زمین کا چشمہ جو زمین سنگلاخ ہو جسکی مٹی پر کوئی حالت اور کیفیت غریب ایسی غالب نہو جو پانی مین اثر کرے یا زمین پتھر کی ہو کہ اوسمین
قابلیت عفونت پذیرنے کی نہو مگر زمین سنگلاخ کا چشمہ مٹی کی زمین سے بہتر ہے پھر ہر ایک زمین سنگلاخ کا چشمہ بھی بہتر نہین ہے بلکہ وہ چشمہ جسکا پانی جاری
ہو پھر ہر ایک چشمہ جاری بھی زمین سنگلاخ کا اچھا نہین ہے بلکہ اوس زمین سنگلاخ کا جاری چشمہ جسپر دہوپ پڑتی ہو اور ہوا کے سامنے کھلا ہو
کہ اس صورت مین چشمہ جاری اپنی لطافت حاصل کرتا ہے اور جو چشمہ جاری ہو بلکہ پاک ہوا اوسکو پہنچے آفتاب اور ہوا سے ایسی طہارت حاصل ہوتی
ہے کہ اگر اوسپر دہوپ نہ پڑے اور ہوا اوس تک نہ پہنچے اتنی طہارت نہین ہوتی۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو چشمے مٹی پر جاری ہون اونکا
پانی ان چشمون سے بہتر ہوتا ہے جو پتھرون پر جاری ہون اسلیے کہ مٹی پانی کو صاف کر دیتی ہے اور جو چیزین غریب اور مختلف مزاج کی پانی مین ملی
ہوتی ہین اونکو کھینچ لیتی ہے اور پانی کو خوش رنگ اور صاف کر دیتی ہے اور پتھر سے یہ فعل ممکن نہین ہوتا لیکن یہ ضرور ہے کہ جس مٹی پر پانی جاری ہو وہ
مٹی سنگلاخ ... ہو اور بدبو اور خراب نہو یعنی جسکے نیچے کبریت وغیرہ نکلتے ہین اور نہ شورہ زار ہو اور نہ اور کسی قسم کی مٹی ہو۔ پھر اگر باتفاق
یہ پانی بہت گہرا ہو اور روانی مین تیزی ہو اور اپنی کثرت سے جو چیز اوسمین ملتی ہو اوسکو اپنی طرف مستحیل کرلے اور جو پورب کیطرف جاری ہو خصوصاً مشرق صیفی
پورب کیطرف خصوصاً مشرق صیفی کیطرف جاری ہو یہ پانی سب سے بہتر ہے ... یا جو چشمہ ... جو پانی اوتر یا دکن یا پچھم کیطرف بہتا ہے
وہ نہایت ردی ہے خصوصاً جس وقت ہوا جنوبی چلے اور جو پانی اونچے مقام سے گرتا ہے اور تمام صفات مذکورہ بالا بھی اوسمین موجود ہون تو وہ سب سے بہتر
اور اوسکا ایسا حال ہو کہ پینے والے کو شیرین معلوم ہوتا ہے شراب کو اوسکی مقدار اندکی آمیزش کا تحمل نہین ہے وزن مین سبک ہوتا ہے ٹھنڈا اور گرم
بہت جلد ہو جاتا ہے اسلیے کہ اوسمین تخلخل حالت برودت کا جاڑون مین زیادہ ہوتا ہے اور گرمیون مین حالت سخونت کا کوئی مزہ اوسپر غالب ہوتا ہے
اور نہ کوئی بو غالب ہوتی ہے اور پیٹ اوسکا ... سے بہت جلد ہوتا ہے جو چیز اوسمین پکائی جاوے بہت جلد گلجاتی ہے اور بہت جلد پکجاتی ہے۔ یہ بھی
جاننا ضرور ہے کہ پانی کا وزن اکثر بہت مفید قاعدہ ہے اسکے حال کے پہچاننے مین یعنی سبک پانی اکثر اوصاف مین افضل ہوتا ہے کبھی وزن
پیمانہ سے پہچانا جاتا ہے اور کبھی اسطرح کہ دو کپڑے ہموزن مختلف پانی مین بھگوئے جاوین خواہ دو ٹکڑے روئی کے بعد اوسکے دونون خشک کیے وزن
کیے جاوین جسکا وزن زیادہ سبک ہو وہ پانی افضل ہے مترجم کہتا ہے وزنی اور سبک ہونا پانی کا پیمانہ کے ذریعہ سے بدون دریافت وزن معنی
کے ممکن نہین ہے فن کیمیا مین تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ پانی بہ نسبت سونے کے اونیسوان حصہ کم ہے یعنی جسقدر مین اونیس تولہ سونا سماجاے
اوسمین ایک تولہ پانی آئے گا۔ اس وزن معنی کو معیار مقرر کرکے ہر پانی کا حال دریافت ہوسکتا ہے متن تصعید اور تقطیر سے بھی بری قسم پانی کی
اصلاح ہوسکتی ہے اگر تصعید اور تقطیر ممکن نہو فقط جوش دینے سے اصلاح ہوسکتی ہے اسلیے کہ جوش دیا ہوا پانی بنا بر شہادت علماے فن کے نفخ کم پیدا
کرتا اور جلد ہضم ہوجاتا ہے جاہل اطبا کو ایسا خیال ہوا ہے کہ پانی کے لطیف اجزا جوش دینے سے اڑ جاتے ہین اور کثیف باقی رہ جاتے ہین تب
جوش دینے سے پانی کے کچھ فائدہ نہین ہے بلکہ مضرت ہے اسلیے کہ کثافت اوسکی زیادہ ہوتی ہے مگر اس بات کو ضرور جاننا چاہیئے کہ پانی اپنی حد
ذات مین متشابہ الاجزا ہے لطافت اور کثافت مین اسواسطے کہ جسم بسیط ہے مرکب نہین ہے پھر اختلاف اوسمین یا اس جہت سے پیدا ہوتا ہے کہ
بہ نسبت کیفیت برودت اوسپر غالب ہوتی ہے یا اجزاے ارضی ایسے جیسے ... اوسمین ملجاتے ہین کہ اونکا جدا کرنا ممکن نہو ... وہ اجزا ... سے
... اونکی مقدار ایسی نہین ہوتی ہے کہ اپنے وزن سے پانی کے اتصال کو شق کرکے نیچے بیٹھ جاوین ... نہ سکتے ہین

[illegible] بات پیدا ہوتی ہے [illegible] جسم کمتا ہے پانی مین جو چیز بیٹھتی ہے یا ڈوبتی ہے اوسکا یہی قاعدہ ہے کہ جتنا
[illegible] تو ڈوب جاتی ہے تجربہ بامین قاعدہ کو کا ملاح یا جہاز رانون کو
[illegible] لطافت پانی کی جو بوجہ برودت حاصل ہو ضرور دفع ہو جاتی ہے
[illegible] اجزا مین خفت پیدا ہوتی ہے یعنی اجزا ہی ہوا
[illegible] سکتے تھے اب بیٹھ جائین اور پانی اوسکے اختلاط
[illegible] قریب بھی پانی کے ہو جاوے دیا
[illegible] ہوکر صعود کرین اونکا باقی مانا
[illegible] پیدا آتا ہے کہ اوس سے لطافت برودت کی [illegible]
[illegible] ایک دلیل نظو تجربہ [illegible] کہ اگر غلیظ پانی
[illegible] اگر وہی غلیظ پانی جوش دیا جاوے فوراً سب اجزا
[illegible] کہ بذریعہ طبخ کے پانی کے قوام مین رقت حاصل
[illegible] پانی جو [illegible] سے لیا جاوے بروقت چلو بھرنے کے اوسمین نہایت
[illegible] اسقدر صاف ہوتا ہے کہ اگر دو بارا اوسکو صاف کرین پھر اوسمین
[illegible] پانی کی بیچ مین افراط شدید کرتے ہین اور چار خوبی اوسمین ثابت کرتے ہین
[illegible] مقام پر بھاری ہے کہ جتنی پانی اوسمین بھتے ہین لطیف اور پاکیزہ ہین —
[illegible] جتنے پانی خراب ہین اگر ہر روز اونکو صاف کرین ہر روز از سر نو
[illegible] ہوتی ہے جھٹ پٹ نہین ہوتی ہے اور باوجود مکرر صاف کرنے کے پھر اچھی
[illegible] پانی سے دفع ہوتے ہین جسمین غلاظت اور لزوجت اور دہنیت نہو اور
[illegible] کے مرتبہ محض کا ہے یعنی متعفن کا اسطرح پر کہ پانی کو کسی مشک
[illegible] پانی کی قسم سے آب باران ہے خصوصاً جو گرمیون مین برسے گرجتے ہوئے بادل سے اور جو پانی ایسی بدلی
سے برسے جسکے ساتھ سخت ہوائین چلتی ہین اوسکے بخارون مین کدورت ہوتی ہے اور جو پانی ایسے ابر سے ٹپکتا ہے اوسمین بھی کدورت ہوتی ہے
[illegible] کا خالص نہین ہوتا بلکہ مشوش ہوتا ہے عفونت آب باران مین بہت جلد آجاتی ہے اگرچہ یہ پانی جمیع اقسام آب سے بہتر ہے
[illegible] اعضا اسمین بہت جلد اثر کرتا ہے اور اسکی عفونت سے اگر استعمال کیا جاے
[illegible] ایک قوم نے جلد متعفن ہونا اسوجہ سے تجویز کیا ہے کہ اسکی پیدائش ایسے
بخارات سے ہوتی ہے جو مختلف رطوبات سے اوٹھتے ہین اور اگر یہی بات صحیح ہو تو آب باران لائق مذمت کی ہو عمدہ اقسام مین شمار نکیا جائیگا
بلکہ سبب یہی ہے کہ اسکے جوہر مین لطافت زیادہ ہوتی ہے اور جوہر لطیف کا قوام قابلیت انفعال کی زیادہ رکھتا ہے - اگر آب باران کو آگ پر
چڑھا کر جوش دین پھر عفونت کو کم قبول کرتا ہے - اگر ترش چیزین کھائی جائین اور آب باران کے پینے کی ضرورت ہو جو قابل عفونت ہے اسوقت

اسکے ضرر سے امان ہوتی ہے کنوین اور نہر کا پانی بقیاس چشمہ کے پانی کے ردی ہوتا ہے اسواسطے کہ یہ پانی محتبس [illegible] بند ہوتے ہین اور اجزاے ارضی کی
مخالطت انہین زمانہ دراز تک رہتی ہے کہ خالی کسیقدر عفونت سے نہین ہوتے اور بسبب اسکے نکالے جاتے ہین [illegible] اسمین ایک حرکت پیدا کرتی ہے
جسمین نکالنے والے کی اپنی قوت طبعی سے متحرک ہوکر مائل [illegible] نہین ہوتے اور [illegible] نکالنے
[illegible] سے تب الموا بلیت [illegible] حاصل ہوتی ہے [illegible] پانی کی آمد [illegible] کی
[illegible] پانی تالاب کا گندہ دن کا کنوین سے بہتر ہوتا ہے اسلیے کہ کنوین کا چشمہ بہت [illegible]
بہت [illegible] پانی [illegible] نہین ٹھہرتا او جگہ [illegible] تالاب [illegible]
[illegible] ہوتی ہے [illegible] اوسکا طبعی حرکت [illegible] پیدا ہوتی [illegible]
باہر نکل آتا ہے اور ہوا سے زمین نجاست اور متعفن [illegible] نہین ہوتا پانی [illegible] پانی [illegible]
غلیظ ہوتا ہے [illegible] کھلا [illegible] ہوتا ہے [illegible]
عفونت کی وجہ سے ورم ہوجاتا ہے جاڑون مین اس پانی سے [illegible] پیدا ہوتا ہے [illegible]
اور اسکے اجزاے لطیف [illegible] عارض ہوتا ہے [illegible]
اور اطراف [illegible] اور گردن سخت ہوجاتی ہے [illegible]
[illegible]
اور [illegible] مبتلا ہوتے ہین [illegible]
[illegible]
ہین اور اکثر [illegible] ورم ہوجاتے [illegible] کا نتیجہ ہوتا ہے [illegible]
ہین اور [illegible] زیادہ [illegible]
ہوتے ہین شہوت انپر غالب ہوتی ہے اسہال [illegible]
ہے اور مثانہ مین حصاۃ [illegible] پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ اونکے طبایع اور بطون [illegible] غالب ہوتا ہے [illegible]
موافق نہین ہے اور چشمہ کا پانی [illegible] جلد لیا جاسے اوسکا حکم [illegible] پانی سے قریب [illegible]
دیر تک نہین ہوتی جبتک چشمہ کا پانی جاری [illegible] کسیقدر ثقل ضرور ہوتا ہے اور اکثر اوسمین [illegible] بھی ہوتا ہے اور اوسکا استعمال [illegible]
کے باطنی اعضا مین جلد ہوجاتا ہے اسی جہت سے اصحاب حمیات اور اون لوگون کو جنمین [illegible] نہین ہوتا بلکہ اوسکا استعمال اون حالتون
مین مناسب ہے جو محتاج حبس اور انفصاج کے ہین جس پانی مین جواہر معدنی فلزات کی آمیزش ہو خواہ وہ چیزے جو قریب معدنی ہو اور اسیطرح وہ پانی
جسمین جونک بکثرت پیدا ہوتی ہو [illegible] ہوتے ہین مگر بعض اقسام مین ایسے پانیون کے منافع بھی ہوتے ہین جس پانی پر قوت لوہے کا غالب ہو
تقویت احشا کی اوس سے منفعت حاصل ہوتی ہے اور ذرب کو منع کرتا ہے اور جمیع قوت شہوانی کو [illegible] کرتا ہے [illegible]
قائم مقام ہے عنقریب ذکر کرینگے برف اور برف اگر خالص ہو اور کسی قوت ردی کی اوسمین آمیزش نہو خواہ اوسکو پانی [illegible]
کرین یا اوسکو پانی مین ڈالکر استعمال کرین ہر طرح بہتر ہے اور اوسکے اقسام کی حالات مین زیادہ اختلاف ایسا نہین ہوتا کہ جو ظاہر ہو لیکن [illegible]

اوسکی ہر ایک پانی سے زیادہ ہے جسکو ٹھنڈے مین قدر ہو اوسکو مضرت ہوتی ہے اور جوش دینے کے بعد بھی [illegible] بطرف ہو جاتا ہے لیکن اگر یخ خراب پانی
سے بنی ہو اور برف سے قوت غریبہ ایسی ہو کہ معدہ کو نقصان کی حاصل کی ہو اوسکا استعمال اسیطرح اچھا ہے کہ پانی اوس سے کسی برتن مین مثل صراحی وغیرہ کے
ٹھنڈا کرین اور اوسکا اثر برودت اس طرح پر لین کہ شرکت اوسکی پانی مین نہونے پاوے سرد پانی جسکی مقدار معتدل ہو صحیح آدمیون کو بہت موافق ہے
اگرچہ پٹھے کو مضر ہے اور جنکے احشا مین ورم ہو اونکو بھی مضر ہے [illegible] سرد پانی سے شہوت طعام برانگیختہ ہوتی ہے اور معدہ استوار ہو جاتا ہے -
اور گرم پانی سے فساد ہضم پیدا ہوتا ہے اور طعام کی گرمی فرو ہو جاتی ہے اور اوس سے پیاس مین تسکین نہین ہوتی ہے بلکہ بیشتر مرض استسقا اور دق پیدا کرتا ہے
اور بدن کو لاغر کر دیتا ہے جس پانی کو آگ سے گرم کیا ہو اگر فاتر یعنی نیم گرم ہو تو متلی پیدا کریگا اور اگر اس سے بھی زیادہ گرم ہو اور نہار منہ پیا جاوے تو
اکثر معدے کو غسل دیتا ہے اور تھوڑا اسہال شکم پیدا کرتا ہے لیکن کثرت استعمال اسکی بری ہے قوت معدہ کو سست کرتا ہے اور جو پانی بہت گرم
ہو اکثر قولنج کو دفع کرتا ہے اور طحال کے ریاح کو توڑ دیتا ہے جن لوگون کو گرم پانی مصنوعی مفید ہے وہ مثل مصروع اور اصحاب مالیخولیا اور صاحبان
صداع بارد اور اصحاب رمد اور وہ لوگ جنکی حلق مین یا درمیانی گوشت مین [illegible] بن دندان یا پس گوش مین ورم ہو اور اصحاب نزلہ اور وہ لوگ جنکے
حجاب مین قروح ہوں یا اختلال ذو یعنی تفرق اتصال نواحی سینہ مین ہو خواہ احتباس حیض اور بول مین مبتلا ہون اور اوجاع کو آب گرم سے تسکین ہوتی ہے
- آب شور لاغری اور [illegible] مین خشونت اور خشکی پیدا کرتا ہے اور پہلے بوجہ جلا کے اسہال پیدا کرکے آخر مین بسبب قوت تجفیف کے جو اسمین ہے
[illegible] اسہال کرتا ہے اور خون کو فاسد کرکے حکہ اور جرب پیدا کرتا ہے جس پانی مین برودت [illegible] پیدا کرتا ہے پس چاہئے کہ
[illegible] استعمال ایسے پانی کے معدہ سے کا استعمال کرین لیکن [illegible] ہوتا ہے [illegible] پانی خانہ اور
تفسیل مین جو [illegible] مین احتباس پیدا کرتے ہین اور [illegible] ہین یہ بھی [illegible] کو مفید ہین اور تریاق اس پانی کی دسومت اور
حلاوت ہے - نوشادری پانی طبیعت کو رواں کرتا ہے پیا جاوے خواہ اوسمین [illegible] یا اوس سے احتقان کرین - شبی پانی یعنی جسمین پھٹکری کا اثر ہو وہ پانی
منفول حیض کو نفع کرتا ہے - اور نفث الدم اور سیلان [illegible] کو بھی نافع ہے [illegible] کے بدن مین برانگیختہ کرتا ہے - حدیدی پانی [illegible] طحال کو
گھلا دیتا ہے اور باہ پر معین ہوتا ہے - سماہی پانی فساد مزاج کی اصلاح کرتا ہے - اگرچہ پانی اچھے اور برے باہم مختلط ہو جاتے ہین اونمین سے قوی تر کا اثر
ہوگا - ہمنے تدبیر فاسد پانی کے باب تدبیر مسافرین مین ذکر کی ہے اور باقی احکام پانی کے اور اوسکی صفات اور اوسکے اصناف کی تزئین خاص پانی کے
باب مین اوس مقام پر ذکر کرینگے جہان ادویہ مفردہ کا بیان ہوگا **فصل سترہوین موجبات احتباس اور استفراغ کے بیان مین** احتباس
اوس چیز کا جسکو بالطبع نکلنا چاہئے یا بسبب ضعف قوت دافعہ کے ہوتا ہے - یا بوجہ شدت قوت ماسکہ کے کہ وہ شے قابل الدفع کو دیر تک ٹھہراتی ہے
یا بسبب ضعف ہاضمہ کے اوسکو قوائے طبعی تمام اختتام ہضم [illegible] دیر تک ٹھہراتا ہے یا مجاری مین تنگی اور سدے پڑ جاتے ہین یا مادہ غلیظ اور بالزوجت ہو
خواہ مادہ کثیر ہو کہ اوسکے اخراج پر دافعہ قادر نہو - یا قوت ارادیہ کو اوسکے دفع کے احتیاج [illegible] مفقود ہو جاوے جیسے قولنج برقانی مین ہوتا ہے - یا قوت طبعی کسی اور
طرف متوجہ ہو جسطرح بحران مین احتباس بول و براز بسبب توجہ طبیعت کی استفراغ بحرانی پر [illegible] ہو جاتا ہے [illegible] احتباس اوس شے کا جسکا
استفراغ ضروری ہے واقع ہو اسوجہ سے اکثر امراض پیدا ہوتے ہین خواہ امراض [illegible] ترکیب [illegible] پیدا ہوتے ہین [illegible] بڑھ جانا [illegible]
تشنج رطوبی اور ثقل [illegible] امراض سوء مزاج مثل عفونت یا احتقان روح اور خون کا [illegible] حرارت غریزی کا
طول زمانہ احتقان سے بجھ جاتی ہے یا بسبب شدت احتقان کے برودت پیدا ہوتی ہے [illegible] تمام بدن [illegible] ہو جاتا ہے امراض [illegible]
جو بوجہ احتباس کے پیدا ہوتے ہین مثلاً [illegible] ناگون وغیرہ کا [illegible] اسباب امراض سے ہے خصوصاً [illegible]

بعد خوگرفتہ ہونے ذخا ویسے افرشکی معدہ کے واقع ہو جیسے نہایت پرخوری غذا یا خوشحالی کی جو بعید نہایت ہو کہ زمانہ قحط کے واقع ہو۔ امراض مرکبہ مثل اورام اور بثور کے ہین۔ استفراغ اوس چیز کا جسکا حبس مثل حبس ہے۔ یا بسبب قوت دافعہ کے ہوتا ہے۔ یا مانعہ ما بسبب سے۔ یا مادہ مستفرغ موذی ہوتا ہے کہ بوجہ کثرت کے گرانی پیدا کرتا ہے۔ یا بہت دور کے تمدد پیدا کرتا ہے۔ یا بوجہ حدت اور تیزی کے لذع پیدا کرتا ہے۔ یا ایسا رقیق ہوتا ہے گویا کہ خود بخود بہنے لگتا ہے اور اوسکا دفع ہو جانا آسان ہوتا ہے اور کبھی اس مادہ رقیق کے سیلان کو سبب مجاری مین ہوتی ہے جیسے سیلان منی پیدا ہوتی ہے یا مجاری مین انشقاق طولاً پیدا ہوتا ہے یا انقطاع مجاری عرضاً خواہ مجاری کے مونہہ کھل جاتے ہین جیسا کہ بواسیر مین کبھی وسعت مجاری کی ایک سبب جذب سے داخلی ہو یا خارجی پیدا ہوتی ہے جس قوت شے قابل احتباس ہو استفراغ ہو جاتا ہے برودت مزاج کی پیدا ہوتی ہے اسلئے کہ جو مادہ حار غریزی یعنی روح اور خون کو گرم کرتا ہے مفارقت کرتا ہے جس سے حار غریزی کو غذا نہیں ملتی نکل جاتا ہے اور کبھی استفراغ کے بعد حرارت مزاج کی پیدا ہوتی ہے اگر مادہ مستفرغہ بارد المزاج مثل بلغم کے ہو یا قریب باعتدال المزاج ہو مثل خون کے اور سوقت خلط ماحار المزاج ہوتا ہے گرم ہے غالب ہوتی ہے جس سے خشونت پیدا ہوتی ہے کبھی استفراغ سے سبب پیدا ہوتا ہے جو دائمی اور بالذات ہوتا ہے کبھی استفراغ سے رطوبت عارضی پیدا ہوتی ہے جیسا کہ حرارت کا عارض ہونا ہم نے بیان کیا اور یہ رطوبت برودت استفراغ اور خلط کے بجفف تحلی پیدا ہوتی ہے یا بجہت ماخر ہونے حرارت غریزی کے ہضم نہیں ہوتا ہے جو بلغم زیادہ پیدا ہوتا ہے رطوبت عارض ہوتی ہے اگر یہ رطوبت مزاج اصلی کا باعث نہیں ہے اور نہ رطوبت غریزی کہلاتی ہے مثل وہ حرارت جو بعد استفراغ کے ہو حرارت غریزی نہیں ہے بلکہ جو استفراغ مفرط سے اسکے بعد برودت اوسی جو مزاج عضا اور اونکی طبیعت مین پیدا ہوتا ہے اگر بعض اعضا مین حرارت غریبہ اور رطوبت غریبہ الحاق ہو جاتے لیکن استفراغ مفرط کے بعد امراض الحادثہ کبھی پیدا ہوتا ہے اسلئے کہ جس رگوں مین خلا ہو اسلئے اونکے مسالک مین بافراط ہو جاتا ہے اسکے بعد تشنج یبسی اور کزاز پیدا ہوتے ہین۔ احتباس اور استفراغ جو بحالت اعتدال ہون اور بوقت حاجت واقع ہوئے بہت نافع ہوتے ہین اور بحالت صحت کی حفاظت کرتے ہین۔ اسباب ضروریہ کے اعتبار مین ہمارا کلام پورا ہو چکا اگرچہ انمیں کچھ ایسے اقسام بھی بیان ہوئے جو ضروری نتھے اب ہم اوس قسم کے اسباب کا ذکر شروع کرتے ہین

فصل اٹھارہوین کلام کلی اون اسباب مین کہ اتفاقاً بدن مین پیدا ہوتے ہین

نہ اونکی ضرورت ہوتی ہے اور نہ اونسے کچھ مضرت پہونچتی ہے اسباب غیر ضروری اور غیر مضرہ وہ چیزین ہین جو باوہ اپنی جنس کے طبیعت مین داخل نہین ہین اور نہ مخالف طبیعت کے ہین یہی چیزین ہین جو بدن انسان سے ملتی ہین سواے ہوا کے کہ وہ اسباب ضروری مین داخل ہے بلکہ مثل استحمام اور استسمام وغیرہ کے ہم ایک کلام کلی ان اسباب کے بیان مین کرتے ہین اور کہتے ہین کہ جو چیزین بدن انسان مین خارج سے ملاقات کرکے عمل کرتی ہین اونکا اثر دو طرح پر ہوتا ہے یا جزو لطیف شی کا بدن کے مسامات مین بوجہ قوت غائصہ کے نفوذ کرتا ہے۔ اوس قوت کی شان ہی ہے کہ اندر بدن کے نفوذ کرنا فد ہو جانے یا جذب اعضا کا مسامات سے کرے خواہ دونون باتین جمع ہون۔ یا اسطرح عمل کرے کہ اوسمین مخالطت کو ہمیشہ دخل نہو بلکہ محض بوجہ کیفیت کے بدن کو کسی اثر کیطرف پھیرے اور یہ فعل یا اسوجہ سے ہوتا ہے کہ اوس سے یہ کیفیت بالفعل محسوس ہوتی ہے جیسے طلا جو بالفعل ٹھنڈا ہو جیسے برف وغیرہ کے کہ اوس سے بالفعل تبرید حاصل ہوتی ہے۔ یا گرم دہن یعنی سینک بالفعل کہ جسکو آگ وغیرہ گرم کیا جاوے کہ اوس سے بالفعل سخونت حاصل ہوتی ہے۔ یا یہ اثر اوسمین بالخاصیت ہو جیسے تعلیق سنگ یشم کے واسطے التہاب قلب کے۔ بعض چیزین بوجہ ملاقات کے تغیر نہیں پیدا کرتے ہیں اور اندر سنے پینے مین کچھ تغیر نہین دیتی ہین جیسے پیاز کہ اگر اوسکا خارج سے ضماد کیا جاوے قرحہ ڈالدیتی ہے اور کھانے مین کسی مقدار پر کچھ ایسا تغیر نہین پیدا کرتی اور بعض چیزین اسکے برعکس ہین جیسے سفیدہ کہ اگر پیا جاوے تغیر عظیم پیدا کرے اور طلا کرنے سے کچھ اثر منفعت نہین کرتا بعض چیزین دونون طرح سے اثر کرتی ہین پہلی قسم کے اثر کرنے کا ایک سبب چند اسباب مین سے ہوتا ہے۔ ایک سبب یہ کہ شاید اوسکی قوت داخل بدن قوت ہاضمہ جلد ہی کرکے اوسکی قوت نوعیہ کو توڑ ڈالتی ہے اور اوسکے مزاج کو بدل دیتی ہے اور اسکو اتنی دیر تک اپنی اصلی کیفیت پر باقی نہین

کبھی جتنا زمانہ اسکو باطن مین توجہ ڈالنے کو درکار ہے ــ دوسرا سبب یہ کہ ہمراہ کسی اور چیز کے کھانی جاتی ہے جو اسکی قوت کو توڑ دیتا ہے ــ تیسرا سبب یہ ہے
کہ ادویہ غذا مین ایسی رطوبات سے ملجاتی ہے کہ اونمین ڈوبکر اسکی قوت ٹوٹ جاتی ہے ــ چوتھا سبب یہ ہے کہ خارج مین بروقت ضماد کے تمام واحد
مین ٹھہری رہتی ہے اور اندر ایک جگہ ٹھہرنے نہین پاتی ــ پانچوان سبب یہ ہے کہ خارج مین بروقت ضماد وغیرہ کے اسکا اتصال با ستواری نہین ہوتا ہے
اور داخل مین نفوذ نہین کرتی ہوئی متحرک رہتی ہے اور اتصال کامل نہین ہونے پاتا ــ چھٹا سبب یہ ہے کہ جسوقت اندر ہوتی ہے قوت طبعی اسمین تدبیر و
تصرف کرتی ہے کہ اسکا فضلہ فوراً دفع ہوجاتا ہے اور مقدار جید قلیل مخزون ہوجاتی ہے ــ سفید ہ کا اثر پیازنے کے اثر کے برعکس اس سبب سے ہے کہ اوسکے اجزا
غلیظ ہین مسامات مین نفوذ خارج سے نہین کرتے اور اگر کسیقدر نفوذ بھی ہوتا ہے تو صرف جلد اور اعضا ے رئیسہ تک اوسکی رسائی بخوبی نہین ہو
اور جسوقت کھایا جاتا ہے تو امر بالعکس ہوجاتا ہے کا یعنی غلیظ اجزا سے ثقل اعضاے باطنی پیدا ہوگا جو اوسی روح اور اعضاے رئیسہ تک بخوبی نفوذ کرے گا
اور سفیدہ چونکہ طبیعت سمیہ جو سفیدہ مین ہے اوسکا توان باوفراط بدن قوی تاثیر حار غریزی کے نہین ہوتا اور خارج سے ضماد کرنے مین بجز ملاقات یہ
بات حاصل نہین ہوسکتی اور داخل مین یہ بات بخوبی پیدا ہوتی ہے ــ اس قسم کے احکام کا اعادہ بقدر ضرورت کتاب ادویہ مفردہ مین بھی لیا جاے گا

فصل انیسوین موجبات حمام اور دھوپ کرنے کے بیان مین

بعض اطبا خاصکر وحوتی فنداقت نے اور خصوصاً نے کہا ہے کہ حمام و د
بہتر ہے جو پرانا ہو اور اوسکی فضا وسیع ہو ــ ہوا اوسکی پاکیزہ ہو ــ پانی اوسکا شیرین ہو ــ اور بعض لوگون نے یہ زیادہ کہا ہے کہ مقدار اوسکے گرمی کی بقدر
مناسب اوس مزاج کے ہو جو اوسمین جانا چاہتا ہے ــ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ فعل طبعی حمام کا یہ ہے کہ اوسکی ہوا سے سخونت اور پانی سے ترطیب
پیدا ہو ــ بیت اول حمام کا مبرد اور مرطب ہے اور دوسرا مسخن اور مرطب ہے ــ اور تیسرا درجہ مسخن اور مجفف ہے ــ جس شخص نے کہا ہے کہ پانی اعضاے اصلی کی
ہرگز ترطیب نہین کرتا نہ بذریعہ پینے کے اور نہ بوسیلہ انصباب کے اوسکے قول کیطرف التفات نکرنا چاہیے ــ کبھی حمام مین جانے سے سواے تغیرات مذکورہ بالا
کے اور تغیرات بھی عارض ہوتے ہین بعض ان تغیرات کے بالعرض ہوتے ہین اور بعض بالذات ایسے کہ گو خود کبھی یہ بات عارض نہین ہوتی ــ ہے کہ اوسکی ہوا
ذات تحلیل حار غریزی کے تبرید پیدا کرتی ہے اور جوہر اعضا مین بوجہ کثرت تحلیل رطوبات اصلی کی تجفیف پیدا ہوجاتی ہے اگرچہ فائدہ رطوبت غریبہ کے پیدا
ہونے کا بھی اوس سے حاصل ہوتا ہے اور اگر پانی نہایت گرم ہو جلد مین بدن کے قشعریرہ پیدا ہوتا ہے پھر اوسکے مسامات سمٹ جاتے ہین اور پانی
کی رطوبت بدن سے اندر نہین پہونچتی اور نہ اچھی طرح سے تحلیل مقصود حاصل ہوتی ہے ــ پانی حمام کا کبھی سخونت اور برودت ساتھ ہی اوس سے پیدا
ہوتی ہے تسخین بسبب اوس گرم ہونے کے پیدا کرتا ہے اگر اوسکی گرمی خاتر سے کم ہو اور سوقت اوس سے تبرید اور ترطیب حاصل ہوتی ہے اور بسبب احتقان
حرارت کے اگر بارد ہو تو بوجہ اوسکی ہوا سے احتقان حرارت حاصل ہوتا ہے اور تمام حرارت احشا مین جمع ہوجاتی ہے پھر جسوقت ــ دریا نی بدن پر وارد
ہوتا ہے اندر جسم کے حرارت پیدا ہوتی ہے اور تبرید بھی اسی وجہ سے ہوتی ہے کہ جسوقت پانی مین بدن زیادہ تر بھیگے حصول برودت کا دو سبب سے ہوتا ہے
ایک تو یہ کہ پانی بالطبع بارد ہے آخر مین اوس سے تبرید ضرور حاصل ہوگی اگرچہ حرارت ارضیہ کی وجہ سے گرم ہوجاے مگر یہ گرمی ثابت نہین رہتی ہے بلکہ
زائل ہوجاتی ہے اور فعل طبعی پانی کا یعنی تبرید اوس مقدار مین جسکو بدن پی لیتا ہے باقی رہتی ہے ــ **ایضاً** پانی گرم ہو یا سرد ہر حال مین رطب ضرور ہوتا ہے
اور جسوقت ترطیب مین افراط ہوئی احتقان حرارت غریزی کا بوجہ کثرت رطوبت کے اوسکی حرارت کو بجھا دیتا ہے تبرید حاصل ہوتی ہے ــ حمام سے کبھی
بوجہ تلیین کے بھی سخونت حاصل ہوتی ہے جس وقت کہ غذا سے غیر منہضم بدن مین ہو یا کوئی خلط بارد جسکا نضج نہوا ہو پس غذا کو بوجہ تسخین کے منہضم کر دیتا ہے
اور خلط مین نضج پیدا کرتا ہے کبھی استعمال حمام کا بلا خشکی کے ہوتا ہے پس اوس سے تجفیف حاصل ہوتی ہے اور صاحبان استسقا کو اور خشکے بدن مین
تہبل یعنی ڈھیلاپن ہو فائدہ کرتا ہے ــ اور کبھی حمام مستعمل ہوتا ہے ــ اور کبھی اوسمین دیر تک بیٹھنے مین بوجہ تحلیل اور تعرق کے تجفیف پیدا کرتا ہے

اور کبھی اوسمین تھوڑا سا بیٹھتے ہین پس ترطیب پیدا کرتا ہے اگر قبل عرق نکلنے کے بدن سے اوسکو پونچھ ڈالین۔ اور کبھی استعمال حمام کا نہار منھ اور حالت گرسنگی
اور خلا سے معدے مین ہوتا ہے اور سوقت تخفیف شدید پیدا کرتا ہے کہ بدن کو لاغر اور ضعیف کر دیتا۔ اور کبھی شکم سیر ہونے کے تھوڑے زمانہ کے بعد ہوتا ہے تو اوس وقت
فربہی پیدا کرتا ہے اس سبب سے کہ ظاہر بدن کیطرف جذب مادہ کرتا ہے مگر اسوقت حمام کا استعمال سدے بھی پیدا کرتا ہے کہ اوسکے سبب سے معدے اور جگر میں
غذا سے ناپختہ بطرف عضلات کھنچتی ہے۔ اور کبھی استعمال حمام کا بروقت آخر ہضم اول قبل از خلا سے معدہ ہوتا ہے پس نفع کرتا ہے اور باعتدال فربہی پیدا
کرتا ہے۔ جو شخص حمام کو بغرض ترطیب استعمال کرے جیسے منزوف اوسکو واجب ہے کہ پانی مین اسقدر بھیگے جبتک کہ ضعف پیدا نہو۔ بعد اسکے تیل کی مالش بدن
مین کرے تاکہ ترطیب زیادہ حاصل ہو اور رطوبت اندر بدن کے مسامون مین نافذ ہو اور اسکا حبس کرے اور باہر نہ جانے اور اس مائیت کو مستقن کرے اور اس شخص کو
زیادہ ٹھہرنا حمام مین مناسب نہین ہے اور جتنی دیر ٹھہرے مقام معتدل مین قیام پذیر ہو اور حمام کی زمین پر پانی زیادہ گرایا جاوے تاکہ بخارات بہت اوٹھکر ہین
ترطیب پیدا کرین اور حمام سے بے رنج و مشقت جاوے تاکہ لازم ہے منتقل ہون اور وہ سواری خاص جاوے کہ واسطے طلیا کیجاتی ہے جسکا بیان باب حمامات مین
آتا ہے اور سی پر سوار کر سے جاوین اور ہر شخص جو حمام سے نکلنے کے بعد فوراً لگائی جاوے اور ایک گھنٹہ جامہ کن مین ٹھہرائی جاوین تا اینکہ معتدل سانس آنے
لگے۔ سرد حمامات مین ست آب جو خواہ شیر الاغ یعنی گدہی کا دودہ پلایا جاوے۔ جو شخص حمام مین زیادہ ٹھہرے گا اوسپر خوف غشی کا ہوگا اسلیے کہ زیادہ ٹھہرنے سے
قلب مین گرمی پیدا ہوتی ہے اور بعلے تو ان مثلی کا ہوتا ہے۔ حمام مین باوجود کثرت منافع کے ضرر بھی ہوتے ہین کہ اوسکی جہت سے ریزش فضول کی طرف
اعضاے ضعیف کے آسانی سے ہوتی ہے اور بدن ڈہیلا ہوجاتا ہے اور پٹھے کو ضرر پہونچتا ہے۔ اور حرارت غریزی کی تحلیل ہو جاتی ہے۔ اور اشتہاے طعام
ساقط ہوجاتی ہے۔ اور قوت باہ مین ضعف پیدا ہوتا ہے۔ حمام کے واسطے بھی فصول اپنی اقسام مقرر ہین بوجہ ان پانیون کے جو حمام مین مقرر ہین کہ اگر وہ پانی
نطرونی یا کبریتی یا ... پانی خواہ زاجی یا شورہ براہ طبیعت کو ہون یا بذریعہ صناعت کے اونمین یہ مزاج پیدا کیے جاوین یا اونمین یہ چیزین خواہ حسب القار یا کبریت وغیرہ
جوش دیے جاوین ایسے پانی تحلیل اور تلطیف کرتے ہین اور ترہل بدن کا دور کرتے ہین اور فربہی زاید کو گھٹا دیتے ہین اور انصباب مواد کو بطرف قروح کے منع
کرتے ہین جسکے بدن مین عرق مدنی نکلنا ہو اوسکو مفید ہے۔ نحاسی اور حدیدی اور شورہ پانی بھی امراض بارد اور رطوبی کو از قسم اوجاع نقرس اور مفاصل اور
استرخا اور ربو اور امراض گردہ کو نافع ہے اور ٹوٹے ہوے اعضاء کے جوڑنے مین تقویت دیتے ہین اور دمل اور قروح کو بھی فائدہ دیتے ہین اور خاص نحاسی
پانی نم اور اماس اور آنکھ مین استرخا ہو گیا ہو اور کان کی رطوبت کو مفید ہے۔ اور حدیدی پانی خاص معدے اور طحال کو بہت نفع ہے۔ شورہ پانی جسمین
لوہ قیمت ہو رہے اعضا جو قابل مواد ہون انکو فائدہ کرتا ہے اور جب سینون کی یہ حالت ہو یعنی قابلیت مواد کی اونمین ہو اونکو استوار کرتا ہے۔ معدہ مرطوب
اور اصحاب استسقا اور نفخ کو نفع کرتا ہے۔ شبی اور زاجی پانی مین نہانا نزف الدم کو مفید ہے۔ اور جو خون براہ مقعد آتا ہو اور بھی خون حیض کو فائدہ مند ہے
اور انقلاب معدہ اور اسقاط کو جو بلا سبب خواہ تشنج اور افراط عرق کو بھی مفید ہے۔ کبریتی پانی اعصاب کو پاک کرتا ہے اور جاع اور تمدد اور تشنج مین تسکین
پیدا کرتا ہے۔ اور ظاہر بدن کو جو قروح ردی جو مزمن ہون اور جو نشانات زشت ہون اور کلف اور بہق اور برص سے پاک کرتا ہے۔ اور جو فضول
مفاصل یا طحال یا جگر پر گرتے ہون اونکی تحلیل کر دیتا ہے۔ اور صلابت رحم کو نافع ہے مگر یہ پانی معدے کو ڈھیلا کرتا ہے اور اشتہا ساقط کرتا ہے
پانی اوس زمین کا جسمین گمان اس بات کے ہو یا اوس زمین کا جہان قفر الیہود یا ایک قسم کا تیر پیدا ہو اوسمین نہانا سر کو رطوبت سے بھر دیتا ہے اسیواسطے
اوسمین غوطہ نہ لگانا چاہیے اور تسخین اوسمین مدیر ہوتی ہے خصوصاً واسطے رحم اور مثانہ اور قولون کے مگر یہ پانی ردی ہے واسطے نزلہ کے جس شخص کو
ارادہ ہو کہ حمامات یعنی کبریتی چشمون مین استحمام کرے واجب ہے کہ تا مانی اور سکون اور نرمی اور تدریج سے غسل کرے نہ دفعۃً جس باب مین حفظ
صحت کے قواعد بیان ہونگے اوسمین بعض احکام حمام کے دوبارہ ایسے ذکر کیے جاوینگے جسمین نظر کرنی بوجہ حفظ قواعد مذکورہ بالا کے واجب ہے

اور اسیطرح تھوڑا ساستعمال آب سرد کے بھی مذکور ہونگے **ذکر موجبات تفصیح شمس کا اور ریگ مین مدفون ہونا اور اوسمین لوٹنا اور تیل مین بھیگنا اور پانی مونہہ پر چھڑکنے کا بیان** دہوپ کا اثر خصوصاً چلنے مین علی الخصوص جب حرکت شدید ہو جیسے جلد جلد چلنا یا دوڑنا اس سے تحلیل فضول کی بقوت اور بذریعہ عرق کے ہوتی ہے اور تنفخ پراگندہ ہوتا ہے - اور اورام کی تحلیل ہوجاتی ہے - اور فربہی اور استسقا بھی رفع ہوتا ہے - اور ربو اور انتصاب نفس کو نفع ہوتا ہے - اور صداع بارد زمن رفع ہوجاتا ہے - اور وہ دماغ جسکا مزاج بارد ہے قوی ہوجاتا ہے - جبتک دہوپ مین بدن تر نہو بلکہ خشک رہے وجع ورک اور درد گردہ اور اوجاع مفاصل اور اختناق رحم کو نافع ہے - اور رحم پاک ہوجاتا ہے - اگر دہوپ مین بدن کھولکر چلے تو کھال بہت جلجائے گی اور مثل کوئلہ کے سیاہ ہوجائے گی اور مسامات کو مونہہ پر مثل داغ دینے کے نشان پڑجاینگے اور تحلیل بخار بعدرف ہوجائیگا - دہوپ مین ٹھہرنا ایک جگہ پر اوسکے چلنے مین زیادہ اثر کرتا ہے بنسبت ملبوس ہونے کے اور تحلیل اسمین بہت کم ہوتا ہے - سب قسم کی ریگ مین تو ی تر ریگ دریا واسطے خشک کرنے بلدبات اطراف جلد کے ہے - کبھی اسکے اندر بیٹھتے ہین جسوقت کہ گرم ہو - اور کبھی اسمین دفن کردیتے ہین - اور کبھی بدن پر تھوڑی تھوڑی ڈالتے ہین یہ اوجاع اور امراض مذکورہ بالا کی تحلیل کرتی ہے اور خلاصہ یہ ہے کہ تخفیف شدید بدن مین پیدا کرتی ہے - تیل مین ڈوبنا جیسے روغن زیتون مین کبھی جنکے بدن مین ماندگی ہوتی ہے یا وہ لوگ جنکو حمیات طویل بارد عارض ہون نافع ہے - اور ان لوگون کو کبھی نفع کرتا ہے جنکے حمیات کے ساتھ اعصاب اور مفاصل مین درد ہو اور اصحاب تشنج اور کزاز اور احتباس بول کو مفید ہے مگر روغن زیتون تمام ہے باہر گرم کیا جائے اور اگر روغن زیت مین ثعلب یعنی لومڑی اور ضبع یعنی کفتار کو جسطرح ہم آگے کہین گے پکایئن یہ اصحاب اوجاع مفاصل اور نقرس کے واسطے عمدہ علاج ہے - مونہہ بھگونا اور اوس پر پانی چھڑکنا اوس قوت کو تیز کر دیتا ہے جو بوجہ کرب اور التہاب حمیات کے سست ہوگئی ہو - اور یہ وقت غشی کے بھی ہوشیاری پیدا کرتا ہے خصوصاً گلاب اور سرکہ - اور نشیر شہوت کو صحیح اور برانگیختہ کرتا ہے - جو لوگ نزلہ یا درد سر مین مبتلا ہون اونکو مضر ہے **جملہ دوسرا تعلیم دوسری کا** شمار ایک ایک سبب کا جو ہر ایک عوارض بدنیہ کے واسطے ہوتا ہے اور اوسمین اونیس فصلین ہین **فصل پہلی مسخنات کے بیان مین** مسخنات یعنی گرم کرنے والی چیزین کئی قسم کی ہین جیسے غذائے معتدل مقدار مین یا حرکت معتدل اور اسمین ریاضات معتدل بھی داخل ہین اسیطرح دلک معتدل یعنی مالش اور غیر معتدل یعنی دبانا اور وضع محاجم بلا شرط یعنی خالی سینگی توڑ وانا اسلیے کہ پچھنے لگانے سے بسبب خون نکلنے کے برودت حاصل ہوتی ہے **ایضاً** جو حرکت کہ شدید اور تھوڑی سی اوسمین کثرت ہو اور حد افراط کو نہ پہونچے اس سے بھی تسخین پیدا ہوتی ہے اور غذائے گرم اور دوائے گرم اور حمام معتدل یعنی وہ حمام کہ جسکے پانی اور ہوا کی گرمی کسی آلہ وغیرہ کے ذریعہ سے معلوم ہو - اور صناعت مسخنہ جیسے حداد اور طباخ اور ہویزین وغیرہ اور ملاقات گرم کرنے والی چیزون کی بشرطیکہ تسخین با فراط نکرین جیسے ہوا اور ضماد وغیرہ اور بیداری اور نوم معتدل جن شروط پر فصل تیرہوین جملہ اول تعلیم دوسری مین بیان ہوئی اور غضب ناک ہونا ہر حال مین تسخین پیدا کرتا ہے اور غم یعنی اندوہ جبتک با فراط نہو اور اگر با فراط ہو برودت حاصل ہوگی اور فرح معتدل **ایضاً** عفونت سے بھی گرمی پیدا ہوتی ہے اوسکی خاصیت فقط یہی ہے کہ حرارت غریبہ پیدا کرے اور فعل اوس حرارت کا تسخین مطلق اور احراق نہین ہے اسلیے کہ تسخین احراق سے ضرور کم ہوتی ہے - اور کبھی تسخین واقع ہوتی ہے اور عفونت نہین ہوتی - اور کبھی قبل عفونت کے تسخین ہوتی ہے اسواسطے کہ عفونت اکثر اسیطرح واقع ہوتی ہے کہ بعد مفارقت اوس سبب کے جو تسخین خارجی ہے ایک سخونت خارجی مادہ رطب مین مشتعل رہتی ہے اور اس رطوبت کو کیفیت صالح سے متغیر کر دیتی ہے بسبب اثر مزاج اوس جوہر کے کہ یہ رطوبت اوسمین بھری ہے یعنی اسکے کہ اس مادہ کو کسی دوسرے مزاج کیطرف پھیر دے جسکی نوع اس مادہ کی نوع سے جداگانہ ہو عفونت کا فعل اسیقدر ہے - اور کبھی مادہ رطب کو حرارت اپنے صلوح حال سے متغیر کرکے دوسرے نوع کیطرف لیجاتی ہے اسکو تو نہین نہین بلکہ ہضم

کہتے ہین - اور احتراق کے یہ معنی ہین کہ جوہر رطب کو جوہر یابس سے جدا کرے اسطرح پر کہ رطوبت کی تصعید ہوجاے اور یابس تہ نشین ہو - اور تسخین بارز یہ ہے
کہ رطوبات سب کے سب اپنی طبائع نوعیہ پر باقی رہین مگر سخونت اونکی بڑھ جاے ۱۸ تکاثف ظاہر بدن مین بھی پیدا ہونے سے تسخین حاصل ہوتی ہے اسلیے کہ بخار
اندر بدن کے بند ہوجاتے ہین ۱۹ اور تخلخل بھی اندر بدن مین پیدا ہونے سے سخونت حاصل ہوتی ہے اسلیے کہ بخارات پھیلجاتے ہین جالینوس کی عادت
کہ مجموعہ ان اسباب سخونت کا نہ کو پانچ قسمون مین منحصر کرتا ہے ۱ حرکت جو بافراط نہو ۲ ملاقات اوس چیز کی جسکی سخونت بافراط نہو ۳ مادہ حارہ جو بوجہ تناول
کسی چیز کے پیدا ہوے ۴ تکاثف ۵ عفونت **فصل دوسری مبردات کے بیان مین** تبرید بہت چیزون سے حاصل ہوتی ہے اونکی بھی بہت سی
قسمین ہین ۱ ایک حرکت بافراط جس سے تحلیل حرارت غریزی کی ہوجاے ۲ سکون بافراط جو حرارت غریزی کو اندر جسم کے مختنق کردے ۳ کثرت غذا ماکول یا مشروب
۴ قلت غذا کی جو بافراط ہو ۵ غذاے بارد ۶ دواے بارد ۷ ملاقات اوس چیز کی جو بافراط سخونت پیدا کرے ۸ ضماد خواہ ہوا یا پانی مین کبریتی کی ۹ زیادہ تحلل بدن
مین پیدا ہونا کہ اوسکی جہت سے حرارت غریزی تھوڑے سے مکان مین بہت جگہ پھیلجاتا ہے ۱۰ دیر تک ملاقات کرنا جسم کا اوس چیز سے جو باعتدال سخونت پیدا کرے جیسے حمام مین
دیر تک ٹھہرنا ۱۱ زیادہ تکاثف پیدا ہونا کہ اسکی جہت سے حرارت غریزی مین اختناق پیدا ہوتا ہے ۱۲ ملاقات اوس چیز کی جو بالفعل برودت پیدا کرے ۱۳ ملاقات اوس
چیز کی جو بالقوۃ تبرید کرے اگرچہ بالفعل گرم ہو ۱۴ بافراط احتباس پیدا ہونا اسلیے کہ اس سے بھی اختناق حرارت غریزی کا ہوتا ہے ۱۵ بافراط استفراغ کرنا اسلیے کہ اوس
مادہ حرارت سے مفقود ہوجاتا ہے اور بعد اسکے ... فرط ... ہوتا ہے ۱۶ بہت کھینچکر باندھنا اعضا کا اور اکثر باندھے رہنا اس سے بھی
برودت پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ راہ آمد و رفت حرارت کی بند ہوجاتی ہے ۱۷ اور ہمت جو بافراط ہو ۱۸ اور خوف ۱۹ اور خوشی ۲۰ اور لذت جو حد افراط سے پہنچے ۲۱ اور شیے جو ...
جیسے ... اور ... ۲۲ اور غذاے خام اور ... یعنی غذا کا جو مادہ عفونت کا ہوجاتا ہے جالینوس کی عادت ہے کہ ان اسباب کو چھ قسمون مین
منحصر کرتا ہے ۱ حرکت مفرط ۲ اور سکون مفرط ۳ ملاقات اوس چیز کی جو تبرید کرے یا بہت سخونت پیدا کرے یہانتک کہ تحلل کرے ۴ اور مادہ مبرد ۵ اور قلت
غذا کی بافراط ۶ اور کثرت غذا کی بافراط **فصل تیسری مرطبات کے بیان مین** اسباب رطوبت پیدا کرنے والے بہت ہین ۱ سکون ۲ نوم ۳ احتباس
اوس خلط کا جسے نکلجانا چاہیے ۴ استفراغ اوس خلط کا جو خشکی پیدا کرے ۵ کثرت غذا ۶ غذاے مرطب ۷ دواے مرطب ۸ ملاقات مرطبات کی خصوصا حمام
بالتخصیص بعد کھانا کھانے کے ۹ ملاقات اوس چیز کی جو تبرید کرکے رطوبت کو تقویت کرے ۱۰ ملاقات اوس چیز کی جو تسخین لطیف کرکے جمع رطوبت بدن کو بہا دے
۱۱ فرح معتدل **فصل چوتھی مجففات کے بیان مین** خشکی پیدا کرنیوالے اسباب بھی بہت ہین ۱ حرکت ۲ بیداری ۳ کثرت استفراغ جسمین جماع بھی داخل ہے
۴ قلت غذا ۵ خشک غذا کا استعمال ۶ دواے مجفف ۷ قوی حرکات نفسانی ۸ ملاقات خشک کرنے والی چیزون کی ۹ اور ازانجملہ نہانا ہے قابض پانی سے
۱۰ سردی اسقدر جس سے انجماد ہو کہ عضو کا جذب غذا کو اپنی طرف بند ہوجاے ۱۱ اور استعمال ایسی چیز قابض کا جو ... پیدا کرکے نفوذ کو تنگ کرے ۱۲ انھین اسباب مین سے
ملاقات اوس چیز کی جسکی حرارت شدید ہو جو بافراط تحلیل کرے ۱۳ کثرت استحمام بھی اسی قسم مین شمار کیا گیا ہے **فصل پانچوین فسادات شکل کے
بیان مین** فاسد کرنیوالی شکل کے اسباب کسیقدر تو خاص وقت اولی مین پیدا ہوجاتے ہین کہ اونکی وجہ سے قوت مصورہ یا مغیرہ ... مین اپنے عمل کے تمام کرنے مین
قاصر ہوجاتی ہے - اور بعض اسباب ابتداے زچگی کے پیدا ہوتے ہین - اور بعض اسباب بروقت گود مین لینے اور گہوارہ ہلانے کے پیدا ہوتے ہین - اور بعض اسباب
خارج ہین جیسے ضربہ و سقطہ - اور بعض اسباب متعلق اس بات کے ہین کہ قبل سختی اور استحکام اعضا کے لڑکا چلنے پھرنے لگے - **ایضا** کچھ اسباب متعلق بامراض ہین مثلا
جذام اور سل اور تشنج اور استرخا اور ... کے - اور کبھی زیادہ لاغری مفرط سے بھی فساد شکل پیدا ہوتا ہے - اور کبھی بسبب اورام کے - اور کبھی بسبب
امراض وضع کے - اور کبھی بوجہ اندمال زخم کے **فصل چھٹی اسباب سدہ ہونے اور باریک تنگ ہوجانے کے بیان مین** سدے کا
پیدا ہونا پہلے یا بسبب واقع ہونے کسی شی غریب کے کسی مجری مین ہوتا ہے اور یہ غریب یا غیر جنس کا ہے جیسے پتھری یا مقدار سے غریب ہو جیسے ثقل

بازو کا قصد مین [illegible] کیفیت مین ہو [illegible] کیفیت کی غرابت یا بسبب مخالفت کے ہو یا بوجہ از جہت یا بسبب اتحاد جیسے عالقہ یعنی خون منجمد جو قریب گوشت

[illegible] اقسام [illegible] اسی طرح ایسے مین جو مجری [illegible] از جملہ اسباب کہ چیز ہے ہوا ایک ہی جگہ ٹھیری رہے اور وہ بھی چیز ہے جو اوس

مکان مین فضلات [illegible] سد [illegible] جو بیت اندمال [illegible] کیا ہو پیدا ہوتا ہے اور کوئی شے زیادہ اوسکے سبب جیسے لحم ثولولی یعنی گوشت

مسے کا بھی مجاری کو تنگ کردیتا ہے [illegible] قوت ماسکہ [illegible] عضلات کے خوب کھنچ جانے سے بھی ضیق مجاری پیدا ہوتی ہے یا قریب کا

[illegible] بسبب خشکی کے جو بوجہ قابض چیزون کے پیدا ہو

[illegible] ہے **فصل ساتوین اسباب کشادگی مجاری کے بیان مین**

[illegible] قوت دافعہ کی [illegible] کی سیال [illegible] خواہ ادویہ مرخیہ جو گرم اور تر ہون اونکو استعمال سے

[illegible] **فصل آٹھوین اسباب خشونت اور درشتی کے بیان مین** خشونت

پیدا ہوتی ہے بسبب شدت جلا [illegible] تحلیل زیادہ ہو جیسے سمندر کھیں مین یا فضول تیز اور حاد

[illegible] یا ایسی چیز [illegible] خشونت پیدا کرے [illegible] یا مرد چیز بوجہ کثافت پیدا کرنے کے خشونت لاوے یا اجزاے

[illegible] **فصل نوین اسباب ملاست کے بیان مین** ملاست کا سبب یا وہ چیز ہے جو بوجہ اپنی لزوجت کے

[illegible] کثافت دور کردے سطح عضو سے **فصل دسوین اسباب خلع اور مفارقت**

[illegible] **بیان مین** اپنے مقام [illegible] جیسے کسی شخص کا عضو کھینچا جاوے اور دراز کیا جاوے یہانتک کہ

[illegible] یا بسبب ایک حرکت [illegible] کے ہو کہ عضو کو اپنے مقام سے ہٹادیتی ہے جیسے کوئی شخص اپنے پاؤن کو زور سے پھیر کرے

[illegible] عارض ہوتا ہے یا بسبب حدوث ایسی چیز کے جو مفسد جوہر رباط کا ہو کہ اوسکو بڑا

[illegible] **فصل گیارہوین اسباب اس بات کے کہ قریب کا عضو اپنے قریب کو نزدیکی سے**

[illegible] یا تشنج یا استرخا یا خشکی خلط کے جو اوس مین پیدا ہوتی ہے یا جوڑ کا

[illegible] **فصل بارہوین اسباب اس بات کے کہ قریب کا عضو اپنے قریب کو دور ہونے سے**

[illegible] **فصل تیرہوین اسباب حرکت غیر طبعی کے بیان مین**

[illegible] سے تشنج پیدا ہو جیسے فواق یا اس تشنج یا اس سے یا ایسے فضول جنکی

[illegible] اور اسپے اوسکو [illegible] عضو کے بوجہ سُدون کے منع کرین یا ایسے فضول جنکی

حالت [illegible] اعضا [illegible] کے جیسے قشعریرہ مین یا بسبب اندر چلے جانے حرارت غریزی کے اور کم ہو جانے

[illegible] پیدا ہو [illegible] تحلیل ہوتی ہے اور اپنا خلاص چاہتی ہے جیسے اختلاج مین اور یہ بھی ہم

[illegible] ہو تو [illegible] پیدا ہوگی اور جو اس سے زیادہ قوی ہو تو ماندگی تعبی پیدا ہوگی اگر مادہ ساکن ہو

[illegible] کی ماندگی پیدا ہو [illegible] کا بسبب متحرک ہونے مادہ کے اور اگر اس سے بھی قوی ہو تو قشعریرہ پیدا ہوگا اور جو اس سے

[illegible] اختلاج عضو کا پیدا ہوتا ہے اور پھڑکنے لگتا ہے **فصل چودہوین اسباب**

زیادتی آلتوان [illegible] **کے بیان مین** [illegible] سبب کثرت مادہ کی اور فی نفسہ قوت جاذبہ کا شدید ہونا اور بذریعہ دلک تسخین

زیادتی

[illegible] یا بخارات وغیرہ کے حادث کی شدت کو دفع ہو جیسے زفت وغیرہ [illegible] **فصل بارھوین**

اسباب نقصان آنتوان اور غدد کے بیان مین [illegible] نقصان ہو جانے [illegible]

[illegible] خطا واقع ہو [illegible]

[illegible] ہو جائے **فصل تیرھوین اسباب تفرق اتصال کے بیان مین** [illegible]

[illegible] خارجی [illegible] حرکت [illegible]

[illegible]

[illegible] اسباب [illegible] شدت [illegible] حرکت

[illegible] حرکت [illegible]

[illegible] اونکی مثال جیسے ایک جسم [illegible]

[illegible]

[illegible] **فصل تیرھوین اسباب ورم کے**

بیان مین [illegible] **فصل چودھوین اسباب ورم کے بیان مین**

[illegible] ایک چیز کا

[illegible]

[illegible]

[illegible] فضلہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] یہ سب اسباب [illegible] ان اسباب مذکورہ [illegible]

[illegible]

[illegible] **فصل پندرھوین اسباب وجع کے**

علی الاطلاق [illegible] بیان کرین [illegible]

[illegible] **ایک جنس** [illegible]

[illegible] **دوسری جنس** تفرق اتصال کی [illegible]

ایک مزاج قائم [illegible] مخالف طبیعت [illegible]

جو اوس مزاج اصلی کی مخالفت اور اوسکی ضد ہو مثلاً اسی نسبت اصلی مزاج کی گرم یا سرد زیادہ ہو اور قوت اوسکی نسبت سو بہت مرورہ اس مزاج کو امر منافی طبیعت کا حس کرے
پس اوسکو الم ہو پھر اسلیے کہ الم کے معنی یہی ہین کہ موثر منافی کو بنظر منافی کے دریافت کرے ۔ سوء مزاج متفق یہ ہے کہ اوسمین احساس الم کا بالکل نہین ہوتا اسوجہ سے
کہ مزاج مخالف طبیعت کا جو ہر اعضاء اصلی مین استقدر متمکن ہو جاتا ہے کہ مزاج اصلی کو باطل کر دیتا ہے اور یہی مزاج مخالف بمنزلہ اعضاء اصلی کے ہو جاتا ہے اور اس سوء مزاج
متفق سے سو فہمین پیدا ہوتا کہ جیسے سوء مزاج مختلف سے اور یہی چیز لکی ہوتی ہے جن سے قوت حاسہ منفعل ہو اور طبیعت اوسکی ایسی حالت متمکنہ سے جو اوسمین تغیر
حال ہی پیدا نہ کرے منفعل نہین ہوتی بلکہ انفعال اوس شی سے ہوتا ہے جو طبیعت مین ایسا تغیر کرے کہ اوسکو حالت اصلی سے دوسری طرف پھیرے اسی جہت سے
مریض کو دق کی تپ کی محسوس نہین ہوتی جسقدر صاحب حمای یوم کو حرارت اپنی تپ کی محسوس ہوتی ہے یا صاحب حمای غب کو باوجود یکہ گرمی دق کی ان
دونون تپ کی گرمی سے بہت زیادہ ہے سبب اسکا یہ ہے کہ حرارت دق کی مستحکم اور جو ہر اعضا مین ایسی ٹھہر جاتی ہے کہ بمنزلہ حرارت اصلی کے ہو جاتی ہے اور غب کی حرارت
اور حمای یوم کی غیر مستحکم ہے اور انکی اعضا مین حرارت پیدا ہونی محسوس ہوتی ہے اصل عضو مین مستحکم نہین ہوتی بلکہ اعضا ابھی تک مزاج اصلی پر باقی ہوتے ہین
... اعضا انمین عضو ... جاے ... عضو اپنی حالت اصلی پر آجاتا ہے اور اوسمین کسی طرح کی حرارت باقی نہین رہتی ہان اگر یہ تپ مطرف دق کی منتقل ہو جائے
اور ... حرارت ... باقی رہ گئی سوء مزاج متفق آہستہ آہستہ عضو مین ٹھہر جاتا ہے کبھی اسکے ٹھہرنے کی مثال حالت تندرستی مین بھی ...
... پائی جاتی ہے کہ جو شخص حمام مین ... گرم پانی سے ... اسمین ایک قسم کی لذت اور اذیت پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ بدن کی کیفیت ...
کیفیت پانی ... جب بار بار پانی بدن پر ڈالا جاتا ہے رفتہ رفتہ ایک لذت پانی کی اوسکو معلوم ہوتی ہے ... جسقدر اسکے بدن ... سردی ہوا کی کیفیت ...
... جاتی ہے اور جسقدر اسکو لذت حاصل ہوتی جاتی ہے پھر جب ایک گھنٹہ تک حمام مین بیٹھے تو کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بدن اسکا گرم ہو جاتا ہے اور ... گرم پانی
سے ... استعمال کیا تھا جب ... پانی اپنے بدن پر گرانا شروع کرتا ہے بدن ... پیدا ہوتا ہے اگر اوسکو ... گرانے سے جب یہ بات ...
... سوء مزاج مختلف ... سوء مزاج متفق کی ذہن نشین ہو چکی پھر ہم کہتے ہین کہ اگرچہ ... ہین ہم ایک ... اسباب الم کی سوء مزاج مختلف ...
... ایک سوء مزاج مختلف بلکہ ... ایک چیز ... بالذات یا بارد بالذات خواہ رطب و یابس بالعرض کو ... نہین ہے کہ الم نہ ہو ... اسلیے کہ ... بالذات ...
فاعلی ہین اور رطب و یابس ... کیفیت منفعلہ ... قوام ... ماہیت کا ایسا نہین ہے کہ اونکی جہت سے ایک ... اثر ایسے بلکہ ... اور ... انفعالی
کیفیتین ہین کہ اونکی سبب ... اثر قبول کرے ۔ یابس ... الم ... پہنچاتی ہے اور اسکا الم ... بالعرض ہوتا ہے اسلیے کہ ... ایک سبب
... مانع ہوتا ہے ... تفرق اتصال ... یابس ... شدت تقبض کے فقط تفرق اتصال کا سبب ہوتا ہے اور جالینوس نے بعد تحقیق اپنے مذہب کے ...
طرف رجوع کیا ہے کہ سبب ذاتی وجع کا فقط تفرق اتصال ہے اور کوئی چیز نہین ہے ۔ اور حرارت بھی جو وجع پیدا کرتا ہے اسی وجہ سے سبب وجع ہے کہ تفرق اتصال ہے ۔ اور بارد بھی
جو وجع پیدا کرتا ہے اسی سبب سے کہ اوسکو تفرق اتصال لازم ہوتا ہے اسلیے کہ بارد بوجہ شدت تکثیف اور جمع کرنے اجزاء کے ... اسکو یہ بات ضرور لاحق ہوتی ہے کہ اجزاء کا جذب
مقام ... سے ... ہو جاے پس جس طرف کو کھینچے گئے اجزاء ... وہان پر تفرق اتصال ہو جائے گا ۔ اس راے مین جالینوس نے یہانتک مبالغہ کیا ہے
... کہ تمام محسوسات سے تفرق اتصال پیدا ہوتا ہے اور ... ایسے بھی محسوسات ہین کہ اونکو تفرق اتصال لازم ہوتا ہے مثلاً سیاہ چیز
... الم ... جیسے ... سیاہ ... شدت ... اور سپید چیز ... کہ اوسمین تفرق ... زیادہ ہے ...
... اور ترش مذوقات مین ... پیدا کرتی ہے کہ تفرق ... زیادہ ہے ۔ اور کبھی ... کیفیت زیادہ ہے اوسکو تفرق اتصال لازم
ہوتا ہے اسیطرح مشمومات اور سخت آوازین بھی بہت تفرق ... پیدا کرتی ہین حرکت ہوا کی بوقت ملاقات پردہ سماع کے تیز ہوتی ہے ۔ صحیح اور حق اس مسئلہ
... یہ ہے کہ تغیر مزاج کو بمنزلہ جنس کے قرار دین کہ وہ بذات خود سبب وجع کا ٹھہرایا جاے اگرچہ اوسکے ساتھ کبھی تفرق اتصال بھی عارض ہو ۔ اور تحقیقی بیان

اس مسئلہ کا علم طب مین نہین ہو سکتا بلکہ طبعیات مین بیان ہونا چاہیئے مگر ہم تھوڑا سا اشارہ کرتے ہین اور کہتے ہین کہ درد کبھی متشابہ الاجزا عضو [illegible]
ہوتا ہے یعنی جس عضو مین درد ہو ہر جگہ یکسان ہوتا ہے اور تفرق اتصال البتہ یکسان نہین ہوتا۔ اس سے ثابت ہوگیا کہ جو اعضا تفرق اتصال سے خالی ہون اونمین بھی
درد [illegible] تفرق اتصال [illegible] نہین ہوتا [illegible] مقام [illegible] بعض اور جمیع اجزا کا کرتی ہے اور جس مقام کو بالفعل
درد دیتی ہے اور تفرق اتصال [illegible] مقام [illegible] بالفعل [illegible] اطراف مین ہوتا ہے اسکا بھی یہی نتیجہ ہے
کہ وجع اور تفرق اتصال مین [illegible] احساس [illegible] منافی کا [illegible] منافات [illegible] یہ لازم آتا ہے کہ وجع یعنی درد
پیدا کرنے والی چیز وہی منافی ہے جو [illegible] محسوس ہوتی ہے [illegible] ہر ایک محسوس منافی ہمیشہ [illegible]
کے ساتھ [illegible] تفرق اتصال حادث ہو تو اس مقام پر احساس منافی کا
ہوگا [illegible] احساس [illegible] بیان [illegible] تفرق اتصال کے کبھی [illegible]
[illegible] حقیقت مین وہ درد نہین ہے
[illegible]

بیسوین اسباب جملہ اقسام وجع کو علیحدہ علیحدہ

اقسام [illegible]
[illegible] وجع [illegible] کا سبب [illegible]
اور [illegible] وجع ناخسی [illegible] اتصال [illegible]
[illegible] جیسے [illegible] کھچے [illegible]
[illegible] اعضا کے [illegible]
[illegible] عضو کے جس مین یکسان [illegible]
[illegible] وجع [illegible] کا سبب [illegible]
[illegible] وجع ضربانی [illegible] کا سبب
مادہ ہے جو میان عضو [illegible] عضو کا حال ایسا ہوتا ہے کہ [illegible]
[illegible] وجع [illegible] تفرق اتصال پیدا ہے اسکا سبب [illegible]
[illegible] اتصال [illegible] تفرق [illegible] وجع مکسر یعنی توڑنے والے درد کا سبب مادہ [illegible] میان استخوان [illegible]
[illegible] وجع [illegible] کو بقوت کھینچے وجع رخو یعنی نرم درد کا سبب ایسا مادہ ہے جو گوشت
[illegible] گوشت بنسبت [illegible] کے نرم ہوتا ہے
وجع ثاقب یعنی گڑنے [illegible] کا سبب ایک مادہ غلیظ [illegible] ہے جو میان طبقات عضو [illegible] اور غلیظ [illegible]
[illegible] ایسا محسوس ہو کہ گویا [illegible] کرتا ہے برمہ وغیرہ سے
وجع مسلی یعنی جس درد مین ایسا معلوم ہو کہ [illegible] کوئی چیز [illegible] ہے اور [illegible] عضو مین ہوتا ہے جو وجع ثاقب مین
بیان [illegible] طبقات مذکورہ کے [illegible] رہتا ہے وجع خدری یعنی جس [illegible] عضو [illegible] ہو جانے کے سبب [illegible]

سوء مزاج سے یا مسام کے بند ہونے سے نفخ اون میں وہ مسامات ہیں جو اس عضو تک جاری ہیں منع ہو جائین اور یہ انسداد مسامات منافذ ریح کا بوجہ تنگی کے ہو یا امتلاء
ظاہر ہے ریح کی وجہ سے وجع ضربانی جسمین ایک سی پیدا ہوا وسکا مادہ گرم ہوتا ہے سرد نہین ہوتا اسلیے کہ سرد مادہ کیسا ہی ہو نرم یا سخت درد نہین پیدا کرتا ہے
جبتک اُسے استحیل بطرف حرارت کی نہو۔ وجع ضربانی کا حدوث ورم حار سے اسطرح ہوتا ہے کہ جسوقت ورم گرم ہوا اور اوسکے قریب کا عضو حساس ہو کہ شریانین
کی ہمیشہ اوسکو دبیسے ہوتا ہے جبتک کہ وہ عضو سلیم خالی ورم سے ہے حرکت شریان کی جو اوس کی طرف ہوتی ہے اوسکا حس اس عضو کو نہین ہوتا اور جب
عضو مین ورم پیدا ہوا اور فضا درمیانی شریان اور عضو ورمدار کو منضغط یا تنگ ہو جاوے اوسوقت اس کی حرکت کا حس عضو ورمدار کو ایسا ہوگا کہ شریان کی صدمت
سے اوس عضو مین درد پیدا ہوگا وجع ثقیل کا سبب ورم اوس عضو کا ہے جسمین بالذات حس نہو مثل ریہ اور گردہ اور طحال کے اسلیے کہ یہ ورم بسبب
گرانی اونکے نیچے کیطرف کھینچتا ہے اس کشش کی وجہ سے وہ عضو بھی مع اوس لفافہ کے جسمین یہ عضو لپٹا ہے اوس کے ہی لفافہ کے ذریعہ سے نیچے کو
کھینچ کا اسیطرح وہ علاقہ جہان اس لفافہ کا ثابت ہو وہ بھی نیچے کو کھینچے گا پس لفافہ اور علاقہ دونوں حس کرینگے اوسکے نیچے کے کھینچنے کا اور درد
ثقیل پیدا ہوگا۔ کبھی مادہ اس درد کا عضو حساس مین ہوتا ہے۔ اگر شدت الم کی وجہ سے حس عضو کی باطل ہو جاتی ہے جیسے سرطان جو فم معدہ مین ہو
کہ اونکی گرانی محسوس ہوتی ہے اور درد بسبب بطلان حس کے محسوس نہین ہوتا **وجع اعیائی** یعنی جو درد بوجہ ماندگی کے پیدا ہو اوسکا سبب یا تعب
ہوتا ہے اوسکا نام تعبی ہے۔ یا ایک خلط اسی ہو جو تمدد اور کشش پیدا کرے اس سے جو درد اعیائی پیدا ہوتا ہے اوسکو تمددی کہتے ہین۔ یا یہ سبب ریح
کے پیدا ہو اوسکو نفخی کہتے ہین۔ یا ایک خلط لاذع سے ہو اوسکو اعیائی قروحی کہتے ہین۔ اور ان جمیع اقسام سے اوجاع مرکب پیدا ہوتی ہین کہ اونکا
بیان خاص مقامات پر کیا جاوے گا۔ منجملہ مرکبات وجع اعیائی کے وہ درد ہے جو بنام ورمی معروف ہے اور اوسکی ترکیب تمددی اور قروحی سے ہے
سبب **وجع لاذع** کا سبب وہی خلط ہے جسمین کیفیت حادہ موجود ہو **فصل اکیسوین اسباب سکون وجع کے بیان مین** سکون وجع کا سبب
یا بسبب قطع ہو جانے سبب موجع کے اور استفراغ سبب مذکور کے ہوتا ہے جیسے سویا اور کتان جسوقت مقام درد مین ضماد کرین۔ یا بوجہ تبرید
اور نوم کے جو نکہ قوت اندر کھنچ جاتی ہے اور اپنے فعل سے باز رہتی ہے اور درد ساکن ہو جاتا ہے۔ یا مسکرات کے استعمال سے یا وہ چیز جو بعد
پیدا کرتی ہے مقام درد مین جذب پیدا کرے جیسے تمامی مخدرات مگر مسکن حقیقی وہی پہلی قسم ہے جس سے قطع سبب ہوتا ہے **فصل بائیسوین جو باتین
درد سے پیدا ہوتی ہین اونکے بیان مین** درد سے قوت کی تحلیل ہو جاتی ہے اور اعضا اپنے خاص افعال سے باز رہتے ہین کہ اونکا فعل
باطل ہو جاتا ہے تا آنکہ اعضائے نفس سانس لینے سے باز رہتے ہین۔ یا اعضائے تنفس کے فعل مین تشویش ہوتی ہے کہ سانس منقطع یا متواتر
ہو جاتی ہے۔ حاصل یہ ہے کہ جو اسے غیر طبعی پر سانس کی درآمد برآمد ہوتی ہے کبھی درد سے پہلے عضو گرم ہو جاتا ہے بعد اوسکے اخیر مین سردی پیدا
ہوتی ہے بوجہ تحلیل کے اور بسبب اسکے کہ روح اور حیات کو سردی لازم ہے **فصل تئیسوین اسباب لذت کے بیان مین** یہ بھی دو جنس مین
منحصر ہین **پہلی جنس** وہ ہے جو مزاج غیر طبعی کو مزاج طبعی کے طرف متغیر کردے کہ اوسکا احساس واقع ہو **دوسری جنس** وہ ہے جو اتصال
طبعی کو دفعۃً جمع کردے۔ اور جو چیز دفعۃً نہین واقع ہوتی ہے وہ محسوس نہین ہوتی ہیں اور اسمین لذت بھی نہین ہوتی۔ لذت کے معنی یہ ہین کہ ملائم
اور مناسب طبیعت کا حس ہو اور جو حس ہے وہ بذریعہ قوت حاسہ کے ہوتا ہے اور احساس بوجہ انفعال اوسی قوت کے ہوتا ہے جسوقت احساس
ملائم یا منافی کا ہو لذت یا الم بسبب تاثیر کے پیدا ہوگا۔ اور چونکہ لامسہ مین بہ نسبت اور حواس کے کثافت زیادہ ہے اور حس تاثیر منافی یا ملائم کو
قبول کرتی ہے اوسکی منافات بخوبی کرتی ہے اسی وجہ سے احساس اوسکا ملائم کو نزدیک صاحبان طبیعت لطیفہ کے نہایت لذت دہ ہوگا اور احساس
اوسکا امر منافی کو بہت الم پہونچانے کا بہ نسبت اور قواے حاسہ کے **فصل چوبیسوین کیفیت الم پہونچانے حرکت کی** حرکت سے درد

پیدا ہوتا ہے اس جہت سے کہ تمدید یعنی کھچاو اور رض یعنی پاش پاش ہونا اور فسخ یعنی کھرجانا پیدا ہوتا ہے واللہ اعلم **فصل چھبیسوین کیفیت الم دہ پہونچانے اخلاط ردی کا بیان** اخلاط ردی سے درد یا بسبب اونکی کیفیت کے پیدا ہوتا ہے کہ لاذع ہو یا بسبب کثرت اخلاط تمدد پیدا ہو یا دونون ملکر درد پیدا کرین **فصل ستائیسوین کیفیت الم رسانی ریاح کے بیان مین** ریاح سے بوجہ تمدید کے درد پیدا ہوتا ہے اور جس ریح سے تمدید پیدا ہو وہ ریح تجویف اور بطون اعضا مین موجود ہو جیسے نفخہ معدہ مین یا طبقات اعضا اور کیف اعضا مین ریح پیدا ہو جیسے قولنج ریحی مین یا طبقات عضل مین یا جھلی کے نیچے اور ہڈی کے اوپر یا گوشت عضل کے درمیان اور اکثر یہ مقابلہ اس عضو کے اندر جیسے ایک عضل صلب کے ریح پیدا ہوتی ہے اور جلدی پراگندہ ہو جاتا ریح کا یا دیر تک حفظ کے مسامات اور اثبت اور غلظت اور رقت مادہ ریح کے اور کثافت اور تخلخل عضو کے ہوتا ہے **فصل اٹھائیسوین اسباب احتباس اور استفراغ کے بیان مین** اسکا مجملا بیان ہو چکا ہے اگر احتباس اور استفراغ جو اور بیان ہو چکے ہین انمین عمدہ کیا ہاتھ ہے **فصل انتیسوین اسباب تخمہ اور امتلا کے بیان مین** تخمہ اور امتلا کے اسباب خارجی بھی ہوتے ہین اور اسباب ... اسکا سبب طلب ایسے کہ بدن کو بابت ترطیب ... احوال ... افزایش ... ہوگی اور تصرف طبیعت کا ہضم کرنے مین مادہ کے فاسد ہو ... زیادہ آرام ... یا استفراغ کا ترک کرنا ... اور کبھی اسباب تخمہ کے داخلی بھی ہوتے ہین جیسے ضعف قوت ہاضمہ کہ ہضم کرسکے یا ضعف قوت دافعہ ... اخلاط ... ہو جاتے ہین اور دفع نہین ہوتے ... **فصل تیسوین اسباب ضعف اعضا کے بیان مین** یا سبب ضعف کا جرم ... عضو کے ... متصرفہ کی عضو مین ہے اور ... قوت متصرفہ ... خاص عضو مین وارد ہو یا سوء مزاج متمکن ہوتا ہے خصوصا سوء مزاج ... جیسے سوء مزاج بارد کہ تخدیر پیدا کرکے فساد مزاج ... ہے جیسے حمام ... ہو اور ... مزاج یابس قوتون کو نفوذ سے منع کرتا ہے ... تکثیف مسامات پیدا ہوتی ہے اور سوء مزاج رطب بسبب ارخا اور ... کے ضعف پیدا کرتا ہے اور کبھی کوئی مرض امراض ترکیب سے خاصکر وہ مرض جسکی اذیت ... عضو کو ضعیف کرتا ہے مرض اور الم باعث عضو کی جو ... مین ہے اوسکو ضعیف کردیتی ہین اسلئے کل اعمال طبعی اور ارادی ... اور اوسکی ترکیب اور ... کے تمام ہوتے ہین اور بعضے بھی اسباب ... حیات ... محتاج ہے اور یہ بھی ... کے تمام ہوتا ہے ... بسبب اسکے ... ہوتا ہے کہ سبب خاص ... سوء مزاج ہے یا تحلل روح کا بوجہ استفراغ ... روح کا استفراغ تابع ہو جس صورت مین سبب ضعف خاص قوت ... ہوتا ہے اوسکی وجہ کثرت اور تکرار افعال ... کہ اسکی جہت سے قوت مین سستی آجاتی ہے اور اگرچہ ہمراہ اسکے کثرت کے تحلل روح کا بھی ... ایک سبب کے دوسرے سبب کے ساتھ واقع ہوتا ہے جسوقت ہم تمام اسباب کا دوسرے طور پر ذکر کرینگے اور اوسوقت اسباب بعیدہ کو جو واسطے اسباب ... کے سبب واقع ہوتے ہین ہم ذکر کرینگے تب اسباب سوء مزاج کے معلوم ہونگے انہین اسباب مین سے فساد آب و ہوا اور اشیاے خوردنی کا ہے انھین اسباب مین سے وہ چیزین ہین جو ... روح کو خالی کردیتی ہین جیسے ... خراب ہوجاتا پانی کا خواہ پھیلنا سمیت کا ہوا یا بدن مین منجملہ اسباب ضعف کے وہ چیز ہے جو استفراغ سے

متعلق ہے جیسے نزف الدم یا اسہال خون یا صداع قیء اختلاط کا ۔ یا جیسے استسقا جبکہ اخلاط رقیقہ بکثرت دفعۃً روان ہونے سے پیدا ہوئی ہو اور پیدائش اوسکی کبھی یا کہ اپنے دماغ کے بیرونی سے ہوتی ہے جسوقت اوس سے مادہ کثیر دفعۃً جاری ہوا اور ہاتھ نیچے اگر خود بخود دماغ میں سکاف پیدا ہوا اور کمیت جاسے ۔ اور ابتدا عرق کثیر اور ریاضت سے بوجہ افراط اور ماء جسم کے یہ سب چیزین تحلیل روح کی کرتی ہیں ۔ اگر کبھی مزاج میں بھی تغیر پیدا کر دیتی ہیں ۔ بعض قسم کا درد ایسا ہوتا ہے کہ تحلیل روح میں تاثیر اوسکی زیادہ ہوتی ہے جیسے درد معدہ کا معدہ ہو یا لذع یا درد قریب اطراف قلب کے ہو ۔ مہیات سے بھی ضعف ہو جاتا ہے اور یہ ضعف مدنی اور روحانی ہوتا ہے اور تبدیل مزاج بھی ہوتی ہے ۔ مسامات کا وسیع ہونا اور تحلیل بہت ہونا ہوتا ہے کبھی ایک ضعف تمام بدن کا ایک عضو یا اوسکے جزو سے تابع ہوتا ہے جیسے ضعف بدن کا اوس اذیت سے پیدا ہوتا ہے جو قسم کی ہو یہ ایک ہو تو اوسکی تحلیل ہو جاتی ہے ۔ جیسے ضعف قلب اور دماغ جو تری اور حرارت زیادہ ہو اور اسکو برا ہو افراط خرابی [illegible] کبھی ضعف بدن کا بکثرت سفید اور صفا سے اجابت سے ہوتا ہے ۔ اور کبھی ضعف نیز ایک خاص میں [illegible] ہوتے ہیں بہ نسبت بعض اجزا کے اور کبھی ایک عضو نسبت دوسرے عضو کے ضعیف ہوتا ہے [illegible] چیز کے حصہ کو بھی [illegible] کریں اصل خلقت میں [illegible] ۔ اور دلائل کی خصوصیت [illegible] ضعیف ہو کر اوسمین واقعیت تو اسکی فصول کی مثال میں دیکھی جاتی ہے

تیسری تعلیم ختم ہو گئی جس میں گیارہ فصلین اور دو جملے ہیں ۔

فصل پہلی ۔ کلیات دلائل اعراض اور دلائل میں کیا جاتا ہے

[illegible] علامات میں ایک حالت پر دلالات ثلاثہ بانچہ سے دلالت کرتے ہیں ۔ یا کسی امر واقعہ پر دلالت تقدمۃ المعرفۃ ہیں [illegible] مرض کا لاحق ہے یا انکی دلالات امر گذشتہ پر ہوتی ہے اور مقابل حالیہ ہیں اس سے فقط طبیب کا انتفاع ہوتا ہے کہ وہ استدلال کرتا ہے اس دلالت سے بطور تشخیص پیش کے اپنی صناعت میں اور امر نوبتی اپنے اعتقاد میں خوش ہو کہ ان دلالات سے زیادہ ہوتا ہے ۔ یا انکی دلالت امر آئندہ پر ہوتی ہے اور اس دلالت سے بنا بر تقدمۃ المعرفۃ کے طبیب اور مریض دونوں منتفع ہوتے ہیں ۔ طبیب کو فائدہ تشخیص پیش کا ہوتا ہے اور مریض کو وجہ واقفیت کے تدبیر مناسب پر قائم رہتا ہے اور معدہ تیار [illegible] علامات ایسے ہیں جو اعتدال مزاج پر دلالت کرتے ہیں اور اونکا ذکر اپنے مقام پر کیا جاوے گا ۔ اور بعض علامات امتلا سے ترکیب پر دلالت کرتے ہیں اور انہیں سے بعض جوہری اور اصلی ہیں مثلاً خلقت ۔ وضع ۔ مقدار ۔ عدد ۔ اور سب طور پر وہی جو اوس بدن کے لائق ہیں اسکی تفصیل اسباب گذشتہ میں ہو چکی ہے ۔ اور بعض علامات عارضی ہیں جیسے حسن اور جمال ۔ اور بعض علامات تمامی میں [illegible] کبھی از قسم تمام افعال کے اور مستمر رہنے اونہیں افعال کے اور بر کمال کے ہیں جس عضو کا فعل تمام ہو وہ حالت صحت پر ہے ۔ اور طریقہ استدلال کا افعال سے استدلال کرتا ہے یہ ہے کہ دماغ کے احوال افعال ارادی کے اور افعال حس اور توہم کے دیکھے جاتے ہیں ۔ اور قلب کا حال نبض و تنفس اور بعض کے دریافت کیا جاتا ہے ۔ اور جگر کا حال بول و براز کے ملاحظہ کیا جاتا ہے اسلیے کہ ضعف جگر کو بول و براز تشبیہ بغسالہ گوشت تازہ کے آتی ہوتا ہے جو اعراض کہ امراض پر دلالت کرتے ہیں اون میں سے بعض اعراض نوع مرض پر دلالت کرتے ہیں جیسے اختلاف نبض کا منشار [illegible] سے کہ وہ نفس کی دلالت کرتا ہے ۔ اور بعض اعراض مقام مرض پر دلالت کرتے ہیں جیسے منشاری نبض کی جسوقت کہ درد اطراف معدہ میں ہو دلالت کرتی ہے کہ ورم حجاب اور ہوا ہے ۔ اور صحیح ہو نا نبض کا ایسے ہی وقت میں کہ درد اطراف معدہ میں ہو دلیل ہے کہ ورم جگر میں ہے بعض اعراض سبب مرض پر دلالت کرتے ہیں جیسے علامات امتلا کے مختلف طور پر کہ قسم کا حال ایک جداگانہ امتلا پر دلالت کرتا ہے بعض

اعراض منسوب ہوتے ہیں کہ شروع ہوکر ہوا مرض کے تعلق ہوجاتے ہیں جیسے ماسہ مادہ اور مرض ناخن [illegible] اور سرفہ یا بس یا نسبت انتشاری ذات الجنب
کے ساتھ - اور بعض اعراض کے واسطے کہ وہ پیوستہ [illegible] ہیں سبب کبھی [illegible] مرض ہوتا ہے اور کبھی [illegible] جیسے درد سر واسطے تپ کے -
[illegible] علامات [illegible] عالمات بحران اور نیز علامات [illegible] اور علامات [illegible] ان قسموں میں سے علامات ہاے
[illegible] اکثر [illegible] بعض علامات [illegible] ہوتی ہے اور وہی یا ناخن [illegible]
[illegible] احوال ان کی علامات لمس کی سختی اور نرمی اور حرارت اور برودت وغیرہ ہیں - اور [illegible] حیوانی [illegible] خواہ زیادہ
[illegible] احوال باطنی پر دلالت کرتے ہیں
[illegible] احوال کی زیادتی [illegible] احوال اعضاے باطنی پر ہوتی
[illegible] استدلال [illegible] ابتدا
[illegible] استدلال [illegible] کوئی ہو جانے سے
[illegible] جیسے [illegible] حرکات [illegible]
[illegible] اعراض [illegible]
[illegible] تشنج اور غشی اور فالج - اور اعراض از قسم حرکت جیسے [illegible] فواق [illegible] عطاس [illegible] تثاوب تمطی سعال - اختلاج
[illegible] سے کوئی چیز [illegible] طبیعت [illegible] جیسے [illegible] اور کوئی چیز فعل طبیعت عارضی کا ہوتا ہے جیسے تشنج
[illegible] اور کوئی چیز [illegible] ارادی ہوتی ہے جیسے [illegible] اور کوئی چیز مرکب [illegible] طبعی دونوں سے ہوتی ہے جیسے
[illegible] بول [illegible] جیسے کھانسی - اور بعض طبیعت ارادے پر سابق ہوتی
[illegible] جیسے بول اور براز - اور جو عارض فعل طبیعت سے ہوتا ہے اور [illegible] ہوتی ہے جیسے تشنج
[illegible] اس لئے کہ [illegible] نہیں ہے جیسے اختلاج - یہ حرکات [illegible] کے سبب مختلف ہوتے ہیں جیسے کھانسی
[illegible] کبھی [illegible] حرکات میں اختلاف ہوتا ہے مثلاً چھینک کہ اوسکے حرکات کے عدد بہ نسبت کھانسی کے زیادہ
ہیں اسلئے کہ سعال بعض اعضاے سینہ کی تحریک سے تمام ہوتی ہے اور چھینک اعضاے سر و سینہ دونوں کی تحریک سے تمام ہوتی ہے -
اور کبھی اختلاف [illegible] ہوتا ہے جیسے حرکت میں فواق یابس کے [illegible] زیادہ ہے بہ نسبت سرفہ خشک کے اگرچہ حرکت کھانسی کی
قوی ہے - کبھی اختلاف اوس چیز میں ہوتا ہے جو طبیعت کی اعانت کرے جیسے کبھی ایک آلہ [illegible] سے طبیعت استعانت چاہتی ہے جیسے اخراج
ثفل [illegible] عضل بطن سے مدد چاہتی ہے - اور کبھی استعانت [illegible] سے چاہتی ہے جیسے کھانسی میں ہوا کی اعانت مدد کا سبب ہے - کبھی اختلاف
[illegible] اعضا کے ہوتا ہے جو متاذی اوس حرکت سے ہوں جیسے کھانسی [illegible] کبھی اختلاف قوا سے فاعلہ میں ہوتا ہے
جیسے اختلاج کا سبب طبعی ہے اور کھانسی کا نفسانی - کبھی اختلاف مادہ [illegible] ہوتا ہے جیسے کھانسی کا [illegible] رطوبت [illegible]
نکلے اور اختلاج کا مادہ ریحی ہے - یہ علامات ظاہر اعضا سے دلالت کرتے ہیں اور اکثر ان کی دلالت احوال ظاہری پر ہوتی ہے - اور کبھی [illegible]
امراض باطنی پر بھی استدلال کیا جاتا ہے جیسے سرخی رخسارہ سے اور [illegible] کے [illegible] علامات سے وہ علامتیں ہیں جیسے امراض باطنی [illegible]
استدلال کیا جاتا ہے مگر لائق بحال مستدل یہ ہے کہ اگر ان علامات سے امراض باطنی پر استدلال کرنا چاہے تو پہلے معرفت علم تشریح کی حاصل

تاکہ اوسکو شناخت جوہر کی ہر ایک عضو کی حاصل ہو اور وہ بخوبی جانے کہ یہ عضو گرم ہے یا غیر گرم یا سرد ہے اور اوسکی صفت کیسی ہے مثلاً اس شکل کا ورم اس عضو مین ہو سکتا ہے یا اسکے غیر مین یعنی شکل اوس عضو کی مناسب اوس ورم کے ہے یا غیر مناسب ہے — اور یہ بھی جانے کہ اس عضو مین کونسی محتبس ہو سکتی ہے یا اوسکے گرد نہین ہو سکتی بسبب اسکے کہ وہ ذوق ہے اور بوجہ لونی دینے کے جو مادہ اوسمین جمع ہوا ہے اوسکو مناسب ہے جیسے معاء صائم — اور اگر احتباس مادہ کا اوسمین ممکن ہے یا وہ چیز اتفاق سے کوئی چیز اوس سے جدا ہو سکتی ہے یا کونسی چیز اوسکا احتباس پیدا ہو سکتی ہے اور کون چیز اوسکی تحلیل جانے کے سبب — جب اسکا مقام پہچانے گا اوس وقت جس چیز کا احساس [illegible] یا ورم [illegible] ہے تو اس [illegible] قطعی اعتراض کرسکے گا کہ یہ صحیح یا عدم خاص اوسی عضو پر وارد ہوا ہے یا اوس سے کچھ دور ہے — اور چونکہ مشارکت اوس عضو کی پہچاننے کا حکم ہوا ہے گا لہذا یہ وجع اس عضو خاص مین ہے یا بہ مشارکت کسی دوسرے عضو کے ہے اور یہ بھی جانے گا کہ مادہ کا انبعاث یعنی برانگیختہ ہونا اوسی عضو مین ہوا ہے یا اوسکے شریک سے یہ مادہ وارد ہوا ہے — اور اگر جو مادہ جدا ہوا ہے تو اس جوہر عضو سے جدا ہوا ہے یا یہ عضو راہ مین اوس عضو کے واقع ہے جسمین سے انفصال اس مادہ کا ہوا ہے — اور یہ پہچانے گا کہ یہ عضو کہ مادہ کو متوجہ ہے مثلاً یہ پہچانے گا کہ اس چیز کا نکلنا اس عضو سے ممکن ہے یا نہین اور فعل اوس عضو کا پہچانے گا تاکہ اگر اوسکے فعل مین کوئی آفت ہو اوسی سے اوسکے مرض کو پہچانے — سبب ان باتون کی [illegible] علم تشریح سے معرفت حاصل ہوتی ہے — اور معلوم ہوا ہے کہ طبیب امراض اعضاء باطنی کی تدبیر کیا چاہتا ہے [illegible] ضرورت ہے اور اوسکو علم تشریح حاصل ہونا چاہئیے کہ استدلال کرے امراض باطنی کی حسیہ چیزون پر اعتماد کرے [illegible] یہ اوسکو حافظ کرنے [illegible] اور یہ معلوم ہو چکی ہے کہ افعال کی کیفیت اور ملمس اور رنگ کی دلالت اولی [illegible] چیزون [illegible] کا استفراغ ہوتا ہے [illegible] اور زیادہ مستفرغ کی دلالت دائمی ہمیشہ اولی نہین ہے دائمی [illegible] ہمیشہ ہوتی ہے اور اولی اس جہت سے ہین کہ اونکی دلالت بواسطہ نضج اور عدم نضج کے ہوتی ہے تیسرے وجع جیسے ورم یا پانچوین مضع جیسے اعراض ظاہر کہ جو مناسب ہیں — اور دلالت ان چیزون کی اولی اور دائمی نہین ہے — اب ہم ایک ایک کی دلالت بتفصیل بیان کرتے ہین — افعال سے استدلال اسطرح ہوتا ہے کہ جب کوئی فعل اپنے مجری طبعی پر جاری نہو دلالت ہوگی کہ قوت عضو کو کوئی آفت پہونچی ہے اور قوت مین آفت پہونچنے سے مرض پیدا ہوتا ہے اوسی عضو [illegible] جسکی قوت ناقص ہوئی ہو — افعال کی مضرت تین طرح سے ہوتی ہے یا کمی ہو جائے جیسے آنکھ کی بصارت ضعیف ہو [illegible] دور کی شی تک نہ پہونچے اور مسافت قریب ہی دیکھ سکے — یا معدہ ضعیف ہو جائے کہ بدشواری اور دیر مین تھوڑی ہی چیز ہضم کرے — یا فعل مین تغیر واقع ہو جیسے آنکھ اوس چیز کو دیکھے جسکا وجود نہو یا جیسی وہ چیز ہے برخلاف اوسکے دیکھے — یا معدہ کہ طعام کو فاسد کرے [illegible] ہضم [illegible] — یا فعل بکلی باطل ہو جائے جیسے مطلق آنکھ سے نظر نہ آئے — یا معدہ سے مطلق فعل ہضم نہ ہوسکے — دلائل استفراغ اور احتباس کے بھی [illegible] — یا احتباس غیر طبعی ہو مثلاً احتباس اوس چیز کا ہو جسکی شان [illegible] استفراغ ہے مثل اوس شخص کے جسکا بول و براز بند ہو جائے — یا استفراغ غیر طبعی ہو اور یہ بات یا اس وجہ سے ہو کہ شی مستفرغ جوہر اعضا ہے یا جوہر اعضا نہ [illegible] ہے اگر جوہر اعضا کا استفراغ ہو اوسکی دلالت تین طرح پر ہوتی ہے — یا نفس جوہر عضو پر دلالت کرتی ہے جسطرح برادہ ہونا حلقہ کا مفقوک سے قصبہ ریہ کے سرفہ پر دلالت کرتا ہے — یا بسبب مقدار کے دلالت کرے جیسے چھلکے براز مین [illegible] اگر غلیظ ہون قرحہ امعاء غلاظ پر دلالت کرینگے — اور اگر رقیق ہون تو باریک انتریون کے قرحہ پر دلیل ہونگے — یا بوجہ لون کے دلالت کرے جیسے رسوب شعری جو بول مین اوسکی دلالت اعضاء لحمی مثل گردہ وغیرہ کے خراش پر — یا رسوب ابیض ہو تو اوسکی دلالت اون اعضا سے عصبی مثل مثانہ کے ہوتی ہے — جو چیز اسیے

دلالت کرتی ہے کہ شئی مستفرغ جو ہر اعضاے اصلی سے نہیں ہے اور اسکی دلالت یا اسطرح پر ہوتی ہے کہ خروج شئی کا غیر طبعی ہے جیسے اخلاط سلیمہ یا خون
جو بقوت خارج ہو ۔ یا اس سبب سے ہوتی ہے کہ اوسکی کیفیت غیر طبعی ہے جیسے خون فاسد خروج اوسکا معتاد ہو یا غیر معتاد ۔ یا اس سبب سے کہ شئی
مستفرغ بہ ارج سے غیر طبعی ہے جیسے پتھری ۔ یا اس سبب سے کہ اوسکی مقدار غیر طبعی ہے اگرچہ خروج اوسکا طبعی ہو ۔ اور مقدار کا غیر طبعی ہونا قلت
سے ۔ یا کثرت سے جیسے براز اور بول معتدل مقدار سے کم یا زیادہ ۔ یا اس سبب سے کہ اوسکی کیفیت غیر طبعی ہو اگرچہ خروج اور اسکا معتاد ہے
جیسے براز اور بول سیاہ ۔ یا اس جہت سے کہ جس راہ سے وہ نکلا ہے وہ راہ غیر طبعی ہو کو نکلنا اوسکا اور کسی راہ میں طبعی ہے جیسے براز کا نکلنا منہ
سے ایلاوس میں ۔ نضج کے دلائل ہضموں میں منحصر ہیں اسلیے کہ درد یا اپنے مقام پر دلالت کرے مثلاً اگر داہنی طرف ہے تو جگر میں ہوگا ۔
اور بائین طرف ہو طحال میں ہوگا ۔ اور کبھی درد اپنی قسم سے اپنے سبب پر دلالت کرتا ہے جیسا کہ اسباب میں مفصل بیان ہو چکا مثلاً گرانی
دلالت کرے کہ ورم حس سے عاری عضو میں ہے یا ایسے عضو میں ہے جسکی حس باطل ہو گئی ہے ۔ درد نخسی مادہ پر دلالت کرتا ہے ۔ اور
نخسی مادہ پر دلالت کرتا ہے ۔ دلائل ورم کے تین طرح ہوتے ہیں ۔ کبھی دلالت جوہر ورم سے ہوتی ہے جیسے سرخی اور ورم صفراوی
سے اور سختی سوداوی سے ۔ اور کبھی وضع ورم سے دلالت ہوتی ہے کہ داہنی جانب کا ورم دلالت کرتا ہے کہ جگر کا ہے ۔ اور بائین جانب کا
ورم اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ طحال میں ہے ۔ اور کبھی دلالت بذریعہ شکل ورم کے ہوتی ہے ۔ معلوم ہوتا ہے کہ نفس کا
۔ اور آلات غذائی میں ہے ۔ اور جو عصب میں ہے جو اپنے موقع سے ۔ وضع ۔ ہوتے ہیں اشارہ کا ۔
موضع ورم سے دلائل ظاہر ہیں ۔ اور مشارکات اسطرح پر ہے کہ استدلال کیا جاوے اور ایک درد سے دوسرے میں جو سبب سابق ہے بانی کے
بہت ایک آفت کرتا ہے جو تھی زوج میں ہوتی ہے ازواج عصبانی کے عارض ہوتی ہے **فصل دوسری علامات فارقہ درمیان مرض**
خاصہ اور مشارکہ کے بیان میں چونکہ امراض کی یہ کیفیت ہے کہ کبھی ابتدا کسی عضو میں عارض ہوتے ہیں ۔ اور کبھی بمشارکت
دوسری عضو کے پیدا ہوتے ہیں جیسے مراق امراض معدے سے مشارکت ہوتی ہے لہذا واجب ہے کہ ایک حد فارق درمیان مرض اصلی اور
مرض مشارک کے ایسی تجویز کیجاوے جو علامت فاصل ہو اور ایک کو دوسرے سے جدا کرے ۔ پس ہم کہتے ہیں کہ واجب ہے تامل کرنا اس بات
میں کہ دو بیماریوں میں سے پہلے کون عارض ہوئی وہی اصلی ہے اور دوسری مشارک ہے ۔ یا دونوں میں سے کون بیماری ایسی ہے کہ ایک کے
زائل ہونے کے بعد دوسری باقی رہتی ہے کہ وہی اصلی ہے ۔ اور کبھی شناخت بالضد بھی ہوتی ہے مثلاً مرض مشارک وہی تجویز کیا جاتا ہے
جو کسی مرض کے پیچھے عارض ہو اوسکی ضد یہ ہے کہ جو پہلے عارض ہو وہی اصلی ہے ۔ یا مرض مشارک وہ ہے جسمین سکون کسی اور مرض کے
سکون سے پیدا ہو اور اوسکی ضد یہ ہے کہ مرض اصلی وہ ہے کہ اپنی ہمراہی کے سکون سے اوسمین سکون نہو لیکن کبھی معرفت بالضد میں غلط واقع
ہوتا ہے اسطرح پر کہ اکثر مرض اصلی محسوس نہیں ہوتا اور نہ ابتدا میں زیادہ ہوتا ہے بعد اوسکے جب مرض مشارک ظاہر ہوتا ہے مرض اصلی کا بھی
ضرر محسوس ہوتا ہے حالانکہ مرض مشارک درحقیقت بعد مرض اصلی کے عارض ہے اور اوسکے پیچھے پیدا ہوا ہے لیکن چونکہ ظہور اثر میں مرض مشارک
بمنزلہ اصل کے معلوم ہوتا ہے اس جہت سے یہی گمان ہوتا ہے کہ مرض اصلی بھی مشارک یا عارض ہے اور ثبت مرض اصلی سے بالکل غفلت
ہوتی ہے اور فقط عارضی شرکی مرض پر آگاہی ہوتی ہے اس غلط سے بچنے کی تدبیر ہو سے کہ طبیب علم تشریح اعضا سے بخوبی واقف ہو
تاکہ مشارکت اعضا کی اوس علم کے ذریعہ سے سمجھا جاوے اور جو آفات ایک ایک عضو میں واقع ہوتی ہیں خواہ محسوس ہوں یا غیر محسوس پس
توقف کرے کا مرض میں حکم قطعی کرنے سے اور اوسکو اصلی بدون تامل صحیح کے قرار نہ دے گا اسلیے کہ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ مرض اوس مرض کا

بالتبع ہو پس مریض سے اون علامات کو پوچھیے گا جو مشارک اعضاے مخصوص علیل مین نہین اور محسوس اور ایذا دہ نہین ہین کہ اونکی ایذا دہی
ظاہر ہو اور نہ ایسے اعراض پیدا کرتے ہین جو قریب اعراض ایذا دہندہ کے ہین البتہ اونکے تابع ہین اور بعید ایسے ہین کہ جو محسوس
ہین اور مریض بجہالت اونکو عوارض مرض اصلی کا جو ان ظاہری اعراض کے واسطے معروض بعید ہے قرار دیتا ہے [illegible] امور کی
معرفت سواے طبیب کے اور کسیکو نہین ہوتی — اور طبیب بھی اکثر ہدایت مآب اسی وجہ سے ہوتا ہے کہ [illegible] تامل
کرے اگر مضرت افعال کو سابق یا ساتھ ملکر دیکھے کہ مرض مشارک ہے تا ہم بعض اعضا ایسے ہین کہ اکثر حال [illegible] امراض متاخر
ہوتے ہین بہ نسبت امراض دوسرے اعضا کے مثلاً سر کا یہی حال ہے کہ اوسکے امراض مشارکت امراض معدہ [illegible] ہوتے ہین لیکن
ایسا بہت کم ہے یعنی معدے کے امراض تابع امراض سر کے نہین ہوتے ہین — ہم ناظر کتاب کے سامنے چند علامات [illegible] اور
ظاہر عضو کے لاتے ہین اور علی العموم بیان کرتے ہین اور وہ امراض جو ہر ایک عضو سے خاص ہین اونکا بیان باب امراض خاصہ مین کیا
جائیگا — امراض ترکیب مین سے جو مرض ظاہر ہو اوسے حس [illegible] کیا جائیگا — اور جو مرض اونمین سے باطنی ہو سواے امتلا اور [illegible]
اور ورم اور تفرق اتصال کے معلوم [illegible] اوسکا حکم کلی [illegible] دشوار ہے [illegible] تقسیم امتلا اور سدے اور ورم اور تفرق اتصال
کے [illegible] ایک عضو سے خاص ہین [illegible] بیان بھی بالعموم نہین [illegible] اسلیے مناسب ہے کہ ان دونو قسمون کا بیان مباحث جزئی
مین کیا جاے **فصل تیسری علامات امزجہ کے بیان مین** جن دلائل سے معرفت احوال مزاجون کی ہوتی ہے اونکی
دس قسمین مین **پہلی قسم** ملمس ہے — اور ملمس سے اسطرح شناخت ہوتی ہے کہ تامل کیا جاے کہ مریض کا ملمس صحیح سے
بدن معتدل سے مساوی معتدل ہے یا نہین — اگر مساوی ملمس صحیح سے ہو تو اعتدال پر دلالت کریگا — اور اگر [illegible] صحیح المزاج کا
اوس بدن کی گرمی — یا سردی — یا نرمی — یا سختی سے جسد طبعی سے زیادہ منفعل ہو اور اوس وقت کوئی سبب خارجی مثلاً غسل یا [illegible]
کے سبب [illegible] اور سرد سے [illegible] ملمس [illegible] بدن مین گرمی یا سردی زیادہ ہوتی ہے یا سختی اور نرمی بڑھتی [illegible] ہے اور [illegible] وقت اوس بدن
کے غیر معتدل مزاج ہونے پر حکم [illegible] کبھی اطراف بدن کی نرمی اور خشکی سے بھی حال بدن کا پہچانا جاتا ہے — [illegible] اطراف کی نرمی
اور خشکی کسی سبب غریب کی جہت سے نہو بلکہ نرمی اور سختی کے جہت سے [illegible] صحت دلائل اعتدال کے تقدم پر موقوف ہے
یعنی پہلے حرارت اور برودت کے اعتدال کے دلائل موجود ہولین تب نرمی اور سختی کی طرف لحاظ کرنا چاہیے اسلیے کہ اگر یہ دلائل نہون تو
ممکن ہے کہ حرارت حادثہ ملمس سخت اور درشت کو نرم کردے جبکہ ملمس معتدل کو اوسکی تحلیل کی نسبت ملمس [illegible] زیادہ کریگی اور نرمی
پیدا ہوگی پس توہم اس بات کا ہوگا کہ یہ ملمس بالطبع نرم اور تر ہے — اور یہ بھی ممکن ہے کہ حرارت موجودہ ملمس بارد اور لین کو سخت کردے
جبکہ ملمس معتدل کے اوسمین استحالہ پیدا کرکے کثیفت ظاہر کریگی پس گمان کیا جائیگا کہ ملمس بالطبع خشک ہے جیسے برف اور گھی لیکن
برف کا منعقد ہونا البتہ جمکر ہوتا ہے اور گھی کا انعقاد بطور قوام غلیظ کے ہوتا ہے — اکثر قابل اس انفعال کے اوس مزاج کا بدن ہے
جو نرم بالطبع ہو اگرچہ کیفیت دماغ ہو اسلیے کہ خامی اوسمین زیادہ ہوتی ہے **دوسری قسم** وہ دلائل ہین جو لحم اور شحم سے ماخوذ ہین
اسلیے کہ گوشت سرخ اگر زیادہ ہو دلالت حرارت اور رطوبت پر کریگا اور اوس بدن مین سختی ہوگی — اور اگر گوشت تھوڑا ہو اور چربی
زیادہ ہو تو دلالت حرارت اور یبس پر کریگی سمین اور شحم بافراط ہمیشہ دلالت برودت پر کرتے ہین — اور بدن ڈھیلا ہو جاتا ہے
اگر ہمراہ اسکے رگین تنگ ہون اور خون کم ہو اور صاحب جسم بروقت بھوک کے بہت ضعیف اور نزار ہو جاے اسلیے کہ خون اصلی

جس سے تغذیہ اعضا کا ہوتا ہے بوقت بھوک کے نہین پایا اس بات کو دلالت اعلی نہین ہے کہ یہ مزاج اوسکا طبعی ہے۔ اور اگر یہ پچھلی علامتین ہمراہ
سمین اور شحم اور ترہل بدن کے نہون جاننا چاہیئے کہ یہ مزاج اوسکا غیر طبعی ہے بلکہ عرضی اکتسابی ہے۔ سمین اور شحم مین کمی حرارت پر دلالت
کرتی ہے اسلیئے کہ ان دونون کا مادہ خون کی دسومت سے ہے اور علت فاعلی ان دونون کی برودت ہے اسیواسطے جگر پر انکی کمی ہوتی ہے
اور سائر لونون پر زیادتی۔ اور قلب پر سمین اور شحم کی زیادتی بہ نسبت جگر کے بسبب مادہ کے ہے نہ بوجہ مزاج اور صورت کے اسلیئے کہ توجہ طبیعت کا
اسی مادہ سے متعلق ہے۔ سمین اور شحم کا بدن پر منجمد ہونا کم و بیش بسبب قلت و کثرت حرارت کے ہوتا ہے۔ جو بدن لحیم ہو اور وہ سمین کثرت
سمین اور شحم کی نہو اوسکا مزاج گرم و تر ہوتا ہے۔ اور اگر گوشت سرخ زیادہ ہو اور سمین اور شحم کم ہو افراط رطوبت پر دلیل ہے اور اگر یہ
دونون زیادہ ہون افراط برودت اور رطوبت پر دلیل ہے اور اس بات پر کہ بدن بارد رطب ہے۔ نہ زیادہ ترنحیف بارد یابس بدن ہوتا ہے
۔ اور اسکے بعد حار یابس بعد اوسکے یابس جو حرارت اور برودت مین معتدل ہو اوسکے بعد بدن حار جو رطوبت اور یبوست مین معتدل ہو قسم
تیسری جو دلائل بالون کی جہت سے لیئے جاتے ہین اور اوسمین لحاظ اتنے امور کا ہوتا ہے ۱۔ جلدی نکلنا یا دیر مین ۲۔ کثرت بالون کی یا
قلت ۳۔ باریک ہونا یا گندہ ہونا ۴۔ سیدھا ہونا یا پیچدار ہونا ۵۔ رنگ بالون کا اس استدلال مین ایک قاعدہ مستحکم ہے۔ جلدی بالون کا نکلنا یا
دیر مین یا نہ نکلنا اس سے استدلال اسطرح پر ہوتا ہے کہ جسکے بال دیر مین نکلین یا نہ نکلین اور اوسکے بدن مین ایسے علامات ہون کہ اوسمین خون
کم ہے معلوم کرنا چاہیئے کہ اسکا مزاج نہایت مرطوب ہے۔ اور اگر جلد نکل آئین تو بدن اوسکا اتنا مرطوب نہوگا بلکہ مائل بہ یبوست ہوگا مگر اوسکے
مزاج کی حرارت اور برودت پر استدلال اور دلائل سے کرنا چاہیئے جسکا ذکر ہو چکا ہان اگر بدن مین حرارت اور یبوست مجتمع ہو بہت جلد بال
نکلینگے اور ان مین کثرت اور گندگی ہوگی اسکی دلیل یہ ہے کہ بالون کی کثرت زیادتی حرارت پر دلالت کرتی ہے اور گندہ ہونا کثرت
کے ساتھ اسکو دلالت دخان کی زیادتی پر ہے جیسے جوانون مین سوا لڑکون کے اسلیئے کہ لڑکون کا مادہ بخاری ہے دخانی نہین
ہے اور ان دونون باتون کی ضد یعنی برودت اور رطوبت سے دیر مین بال اوگتے ہین اور رقیق اور کم ہوتے ہین۔ اور استدلال
شکل سے بالون کی اس طرح پر ہے کہ جعودت یعنی پیچدار ہونا حرارت اور یبس پر دلالت کرتا ہے۔ اور کبھی اسکو دلالت ہوتی ہے کہ سوراخ
اور مسام پیچدار ہے اور یہ بات مزاج کے تغیر سے نہین بدلتی ہے۔ اور حرارت اور یبوست تغیر مزاج سے بدل جاتی ہے۔ اور سیدھا
ہونا بالون کا پیچدار ہونے کے ضد پر دلالت کرتا ہے۔ رنگ کے ذریعہ سے اسطرح استدلال کیا جاتا ہے کہ سیاہی بالون کی حرارت پر
دلالت کرتی ہے۔ اور میگون ہونا بالون کا برودت پر دلالت کرتا ہے۔ اور اشقر ہونا اور سرخ ہونا اعتدال پر دلالت کرتا ہے۔
اور سفید ہونا یا برودت اور رطوبت پر دلالت کرتا ہے جیسے پیری مین یا نہایت خشکی پر جیسے گھانس کو بوقت خشکی کے جب اوسکی
سیاہی جاتی رہے ایک سفیدی عارض ہوتی ہے اور وہ رنگ سبز مائل بسفیدی ہوتا ہے۔ اور یہ بات آدمیون کو بعد اون امراض
کے عارض ہوتی ہے جنسے خشکی پیدا ہوتی ہے۔ سبب پیری کا نزدیک ارسطاطالیس کے استحالہ ہے طرف لون بلغم کے
اور نزدیک جالینوس کے پھپھوند لگنا جو غذا کو لازم ہے بوقت بال بنجانے کے اگر غذا سرد ہو اور بطی الحرکت ہو جبتک کہ
مسام مین نفوذ کرتی ہے۔ اور اگر ارسطاطالیس اور جالینوس کے اقوال مین تامل کیا جائے تو قریب قریب معلوم
ہونگے اسلیئے کہ سبب بلغم کے سفیدی کا اور علت سفید ہو جانے جسم متکرج یعنی پھپھوند لگی ہوئی کی ایک ہی چیز ہے۔ اور تحقیق
اسکی صبیات مین ہے۔ اور بعد اسکے جاننا چاہیئے کہ اعیان اور مواد کو بالون مین تاثیر ایسی ہے کہ اوسکی رعایت کرنی

مناسب ہے ۔ حبشی سے امید نہین کہ اوسکے بال اشقر ہون تاکہ اوسکے اعتدال مزاج پر استدلال کیا جاسے وہ مزاج معتدل جو اوسکے صنف کے واسطے ہے ۔ اور صقلابی سے سیاہ بالون کی امید نہین ہے تاکہ اوسکے مزاج کی گرمی پر استدلال کیا جاسے یعنی وہ مزاج جو اوسکی صنف خاص کے واسطے ہے ۔ سن کو بھی بالون مین تاثیر ہے ۔ سب جوانون کا حال مثل سکان اقلیم جنوبی کے ہے اور لڑکون کا مثل شمالی کے اور کہول متوسط ہین ۔ کثرت بالونکی لڑکون مین دلالت کرتی ہے کہ مزاج انکا سوداوی ہونا ضرور ہے جب بڑا ہو اور بڈہا ہو ۔ کثرت بالون کی اس بات پر دلیل ہے کہ بالفعل سوداوی مزاج ہے ۔ **چوتھی قسم** وہ دلائل ہین جو رنگ بدن سے متعلق ہین ۔ سپیدی رنگ کی دلالت کرتی ہے کہ خون بدن مین نہین ہے یا کم ہے اور برودت مزاج پر دلیل ہین اسلیے کہ اگر اسکے ساتھ حرارت اور خلط صفراوی ہوتی ہر آئینہ رنگ زرد ہو جاتا ۔ سرخ رنگ بدن کا کثرت خون اور حرارت پر دلیل ہے ۔ اور زردی اور اشقر کثرت حرارت پر دلالت کرتے ہین مگر زردی کو صفراوی پر زیادہ دلالت ہے ۔ اور اشقر کو خون پر اور خون کو صفراوی پر ۔ اور کبھی زردی خون کے نہونے پر دلیل ہوتی ہے اگرچہ صفرا بھی نہو جیسے بعد نقاہت مرض کے رنگ زرد ہو جاتا ہے ۔ تیرگی رنگ کی شدت برودت پر دلالت کرتی ہے پس اسکے سبب سے خون بدن کا کم ہو کر منجمد ہو جاتا ہے اور بطرف خلط سودا کے مستحیل ہو جاتا ہے اور رنگ جلد کو سیاہی کی طرف بدل دیتا ہے ۔ گندم گون ہونا حرارت پر دلیل ہے ۔ اور داغی ہونا یبوست اور برودت پر دلیل ہے اسلیے کہ یہ رنگ سوداے خالص کے تابع ہوتا ہے ۔ جصی یعنی چونے کا رنگ صریح برودت اور رطوبت پر دلالت کرتا ہے ۔ رصاصی یعنی سیسے کا رنگ برودت اور رطوبت پر مع کسیقدر سوداویت کے دلالت کرتا ہے اسلیے کہ اس رنگ مین سفیدی تھوڑی سبزی کے ساتھ ہوتی ہے پس سفیدی تابع بلغم کے رنگ یا مزاج مرطوب کے ہوگی ۔ اور سبزی تابع خون جامد کے جو مائل بسودا ہو جسمین بلغم کی شرکت ہے کہ اوسنے اوسکو سبز کر دیا ۔ عاجی یعنی ہاتھی کے دانت کا سا رنگ بدن کا برودت بلغم پر جسمین تھوڑا صفرا ملا ہو دلالت کرتا ہے ۔ اکثر تغیر رنگ کا بسبب جگر کے طرف زردی اور سفیدی کے ہوتا ہے اور بسبب طحال کے طرف زردی اور سیاہی کے ۔ اور امراض لواسیری مین طرف زردی اور سبزی کے مگر یہ حکم دائمی نہین ہے بلکہ اسمین کبھی اختلاف بھی واقع ہوتا ہے ۔ زبان کے رنگ سے استدلال بدن کے ساکن رگون کے حال پر قوی ہے ۔ آنکھ کے رنگ سے استدلال مزاج دماغ پر قوی ہے ۔ کبھی ایک ہی مرض مین دو عضو مختلف دو رنگ ہو جاتے ہین جیسے سپیدی زبان کی بحالت بیماری یرقان کے جو بسبب شدت سوزش مرارہ کے عارض ہو تمام بدن مین اور جلد چہرہ کی سیاہ ہو جاتی ہے ۔ **پانچوین قسم** وہ دلائل جو بنظر ہیئت اعضا کے معتبر ہوتے ہین ۔ گرم مزاج کا سینہ چوڑا ہوتا ہے ۔ اور بزرگی اطراف اور اونکا استادہ ہونا بے تنگی اور کوتاہی کے اور رگون کا کشادہ اور ظاہر ہونا نبض کا عظیم اور قوی ہونا عضل کا عظیم ہونا اوسکا مفاصل سے قریب ہونا یہ علامات گرم مزاج کے ہین اسلیے تمام افعال نشویہ اور ہیاسنگری حرارت اور برودت سے تمام ہوتے ہین ۔ اور تابع حرارت کے اضداد ان امور کے ہوتے ہین اسلیے کہ قواے طبعی بسبب حرارت کے تمام افعال بالیدگی اور تمام ضخامت سے [illegible] ہین ۔ سرد مزاج کے تابع [illegible] اور مفاصل کا ظاہر ہونا اور [illegible] کا [illegible] ہونا اور [illegible] کا سپید اور پتلا ہونا ۔ **چھٹی قسم** وہ دلائل [illegible] بوجہ انفعال دلائل اعضا کے ہوا ہے ۔ اگر کوئی عضو بہت جلد گرم ہو جاتا ہے [illegible] اسلیے کہ اوسکو زیادہ استعمال [illegible] یعنی [illegible] حرارت کی [illegible] ہو وہ حار المزاج ہے یعنی جو بدن تھوڑی سی گرم شے کے استعمال سے زیادہ حرارت حاصل کرے اوسکا مزاج حار ہے اسلیے کہ استحالہ بجنس مناسب [illegible] آسان ہوتا ہے بہ نسبت استحالہ کے طرف کیفیت مخالف کے ۔ اور اگر بہت جلد سرد ہو جاتا ہے امر بالعکس ہوگا ۔ دلیل بعینہ وہی ہے جو مذکور ہوئی ۔ اگر کوئی معترض کہے کہ دونون مقام پر امر بالعکس ہونا چاہیے اسلیے کہ ہم یقیناً جانتے ہین کہ ہر شے مین اثر اوسکی ضد کا زیادہ ہوتا ہے اور یہ امر بدیہی بات ہے کہ اسمین کسیطرحکا شبہہ نہین ہے اور ہمارا کلام (کہ جنس مناسب کیطرف استحالہ آسانی ہوتا ہے) اس بات کو لازم کرتا ہے کہ انفعال شبیہ سے

اولی اور سنجوبی ہوا اور ضد سے کم ہو۔ اسکا جواب ہم یہ دینگے کہ جو شبیہ منفعل نہین ہوتی ہے اپنی شبیہ سے وہ ایسی ہوتی ہے کہ اوسکی کیفیت
اور اوسکی شبیہہ کی کیفیت نوع مین برابر ہوتی ہے۔ و نیز طبیعت مین۔ اور آہن شبیہ آب سرد سے نہین ہے بلکہ دو گرم چیزین بھی کہ ایک اونمین کا
بنسبت دوسرے کے زیادہ گرم ہو منفعل ہوتی ہین اور اونمین ایک دوسرے کا شبیہ نہین ہوتا پس جو چیز بہت گرم نہین ہے بقیاس بہت
گرم چیز کے سرد ہے۔ اور اسی جہت سے کہ ان دونون مین تضاد شعوری پایا گیا بسبب اختلاف مقدار حرارت کے ایک دوسرے سے
منفعل ہوتی ہین پس جسمین گرمی کم ہے اوسکو انفعال اسی جہت سے ہوتا ہے کہ وہ بنسبت بہت گرم کے بارد ہے نہ اس نظر سے کہ دونون حار
ہین۔ اسیطرح جو نہایت سرد ہے اوس سے بھی آہن منفعل ہوتا ہے اور جسمین کم برودت ہے اوس سے بھی انفعال بوجہ تضاد کے ہوتا ہے
لیکن ایک ان دونون کا جو بہت گرم ہے غیر آہن یعنی کم گرم کی کیفیت کو بڑہا دیتا ہے یعنی جو اونمین سے قوی تر ہے اوسکی کیفیت معین ہوتی ہے
اور دوسرے کی کیفیت کا جسمین نقصان ہوتا ہے پس استحالہ اسکا طرف اوس چیز کے جسکی کیفیت بڑی ہوتی ہے اور اوسکی کیفیت اسکے سے بڑی
ہوتی ہے آسان تر ہے مترجم کہتا ہے فرض کرو کہ ایک پانی نہایت گرم ہے اوسکو ایک شیر گرم پانی سے ملائین تو ضرور دونون کی شیر گرمی
اور گرمی مین تغیر ہو جاویگا لیکن محسوس تغیر اوسی پانی کی کیفیت کا ہوگا جو شیر گرم تھا۔ دونون پانی مین دو کیفیتین متضاد تھین یعنی حرارت اور
شیر گرم ہونا اور یہ ظاہر تھا کہ اسیطرح شیر گرم پانی مین کسیقدر حرارت ضعیف محسوس بھی تھی اور گرم پانی مین کسیقدر برودت مخفی تھی پس ضعیف
حرارت شیر گرم پانی کو قوی حرارت گرم پانی کی بڑہاویگی اور خفیف برودت شیر گرم پانی کی شدید حرارت گرم پانی سے بلکہ اکتساب حرارت کا
کریگی مگر یہ استحالہ بطرف ضد حقیقی کے نہین ہے بلکہ استحالہ شیر گرم پانی کا طرف گرمی کے یعنی استحالہ ایک شی کا طرف ضد شعوری کے سہل
بھی ہے اور آسان بھی **متن** علاوہ یہ ہے کہ اس مقام پر ایک اور چیز ہے جو مختص بعض مشارکات کیفیت مین ہے اور اونمین ناقص بھی ہے مثلاً
گرم مزاج براہ طبیعت کے جو سبب قبول تاثیر حار روا کی کرتا ہے اس جہت سے کہ حار مزاج تاثیر اپنے ضد کی روکنے والا مانع ہے واسطے زیادتی
تسخین حرارت موثرۂ خارجیہ کی باطل کرتا ہے سبب یہ دونون یعنی حار مزاج اور حرارت خارجی ملکر اور برودت مادہ کو باطل کرکے ایک دوسرے
کے معین تسخین پر ہوتے ہین اور اسکے بعد دونون کیفیتون مین اشتداد تام پیدا ہوتا ہے لیکن جسوقت حار خارجی قصد کرے کہ اعتدال باطل
ہو جاوے حار غریزی جو اندر بدن کے ہے اوسکے اس ارادے کی مقاومت کرتا ہے اور اس فعل کو خوب روکتا ہے حتی کہ گرم زہر کی مقاومت
اور اوسکی دفع مضرت اور اوسکے جوہر کا افساد کرنا سواے حرارت غریزی کے اور کسی سے نہین ہوتا پس حرارت غریزی طبیعت کے واسطے
ایسا آلہ ہے کہ ضرر اوس حرارت کو جو خارج سے وارد ہو دفع کرتی ہے اس طرح پر کہ روح کو اوسکے دفع پر حرکت دیتی ہے اور حار خارجی
کے بخار کو مٹاکر اوسکی تحلیل کرتی ہے اور مادۂ حار کو دور کر دیتی ہے۔ اسیطرح سے بارد جو خارج سے وارد ہو حرارت غریزی بجہت ضد
کے اوسکے ضرر کو دفع کرتی ہے۔ اور یہ خاصیت برودت غریزی کی نہین ہے اسلیے کہ برودت محافظ حار خارجی کی حرارت کو بوجہ ضد کے منع
کرتی ہے اور برودت خارجی کی برودت کو منع نہین کرتی۔ حرارت غریزی ایسی عمدہ چیز ہے کہ رطوبات غریزی کی حفاظت کرتی ہے اس
بات سے کہ حرارت غریبہ اوس پر غالب ہو اسی وجہ سے جسوقت حرارت غریزی قوی ہوتی ہے طبیعت اوسکے ذریعہ سے رطوبات مین
تصرف نضج اور ہضم کرنے پر قادر ہوتی ہے اور اونکے صحیح رکھنے پر محافظ ہوتی ہے پس رطوبات کو بطور اپنے تصرف کے طبیعت
متحرک کرتی ہے اور حرارت غریبہ کے تصرف سے باز رکھتی ہے اسی جہت سے رطوبات مین عفونت نہین آتی ہے۔ اور جس وقت
حرارت غریزی ضعیف ہوتی ہے رطوبات کے تصرف سے طبیعت الگ ہو جاتی ہے اسلیے کہ جو آلہ فعل طبیعت کا یعنی حرارت غریزی تھا

اور جسکے توسط سے درمیان طبیعت اور رطوبات کے فعل تمام ہوتا تھا وہ ضعیف ہوگیا ہے پس طبیعت اپنے فعل سے ٹھہر جاتی ہے اور سامنا رطوبات
سے حرارت غریبہ فاسدہ کو قوت ہوتا ہے کہ حرارت غریزی کا تصرف رطوبات مین نہین ہوتا اس جہت سے حرارت غریبہ ان رطوبات کی تصرف پر
قادر ہوجاتی ہے اور ان رطوبات پر غالب آکر بحرکت غریب انکی تحریک کرتی ہے پس عفونت پیدا ہوجاتی ہے پس معلوم ہوا کہ حرارت غریزی آلہ
جمیع قوتون کا ہے اور برودت سب قوتون کے منافی ہے اسکا نفع اصلی مطلق نہین ہے بالعرض کسیقدر نافع ہے جسطرح فصل تیسری تعلیم دوسری مین
بیان ہوا اسیوجہ سے کہا جاتا ہے حرارت غریزی اور برودت غریزی کوئی نہین کہتا اور نہین نسبت دیجاتی ہین طرف برودت کے جلکونکی حالات
بدن کی جیسی نسبت دیجاتی ہے طرف حرارت کے ساتوین قسم حالت خواب وبیداری کی ان دونون کا اعتدال اعتدال مزاج پر دلالت
کرتا ہے خصوصاً دماغ کے اعتدال پر زیادتی نوم کی رطوبت اور برودت سے ہوتی ہے اور زیادتی بیداری کی حرارت اور یبوست سے ہوتی ہے خصوصاً
دماغ کی حرارت اور یبوست سے آٹھوین قسم وہ دلائل ہین جو بلحاظ افعال کے معتبر ہوتے ہین اگر افعال کا استمرار مجری طبعی پر ہو اور ہر ایک
فعل تمام اور کامل ہو اکسے اعتدال مزاج پر دلیل ہوگا اور اگر تغیر افعال کا بطرف حرکات مفرطہ کے ہو حرارت مزاج پر دلیل ہے اسیطرح افعال
مین سرعت بھی حرارت پر دلالت کرتی ہے جیسے نشو ونما مین سرعت یا بالون کا جلدی نکل آنا اور دانتون کا جلدی برآمد ہونا اور اگر افعال مین بلادت
اور ضعف ہو کسل اور ماندگی اور سستی ہو اکسے برودت مزاج پر دلیل ہوگی اگرچہ کبھی افعال کا ضعف اور بلادت اور سستی بسبب حرارت مزاج کے
بھی عارض ہوتی ہے تاہم تغیر مجری طبعی سے خالی نہین ہے بشرطیکہ ضعف ہو کبھی بسبب زیادتی حرارت کے بھی اکثر افعال طبعی فوت ہوجاتے
ہین اور اونمین نقصان پیدا ہوتا ہے جیسے نوم کہ اکثر بسبب حرارت مزاج کے باطل یا کم ہوجاتی ہے اسیطرح بعض احوال طبعی بسبب برودت
کے کبھی زیادہ ہوجاتے ہین جیسے نوم مگر یہ افعال احوال طبعی مین علی الاطلاق داخل نہین ہین بلکہ انکا شمار افعال طبعی مین کسی شرط اور سبب کی وجہ
سے ہوتا ہے نوم کیطرف حاجت حیات اور صحت کو علی الاطلاق نہین ہے بلکہ اس سبب سے ہے کہ روح شغل افعال سے خالی ہوکر آرام
پائے تاکہ جو تعب اوسکو حالت بیداری مین بوجہ فعل وانفعال کے عارض ہوا ہے نوم مین بوجہ سکون کے زائل ہوجائے یا اس وجہ سے کہ روح کو
احتیاج ہضم کرنے مین غذا کے توجہ زائد کی ہے اور حالت بیداری مین دونون فعل یعنی ہضم غذا و دیگر افعال کے پورا کرنے مین عاجز ہے
پس حالت نوم مین چونکہ اور افعال سے معطل ہوجاتی ہے توجہ ہضم غذا پر بخوبی کرتی ہے اس سے یہ ثابت ہوا کہ نوم کا محتاج الیہ ہونا بجہت
کسیقدر عجز کے ہے اور عاجز ہونا بعد کا یا نیند ایک امر غیر طبعی ہے اور خارج حد طبیعت سے ہے اگرچہ یہ خروج طبعی ہے باین لحاظ کہ اسکی
ضرورت ہے اسیلئے طبعی کا اطلاق ضروری پر باشتراک لفظی ہوتا ہے اس قسم کی دلالت بتخصیص مزاج معتدل پر ہے باین طور کہ افعال
معتدل ہون اور تمام ہوجائین اور حرارت اور برودت اور رطوبت اور یبوست پر انکی دلالت تخمینی ہے منجملہ قوی دلائل کے حرارت مزاج پر
آواز کا قوی اور بلند ہونا اور کلام مین جلدی اور سلسلہ کلام کا منقطع ہونا غصہ کا جلد آنا حرکات مین جلدی خصوصاً آنکھ کی حرکت اگرچہ ان امور کا
ظہور کبھی سبب عام سے نہین ہوتا بلکہ ایسے سبب سے ہوتا ہے جو کسی عضو سے خاص ہے نوین قسم دفع فضول بدنی اور کیفیت اوس
چیز کی جو دفع ہوتی ہے پس دفع اگر مستمر ہو تو جو چیز براہ بول و براز اور عرق وغیرہ خارج ہوئی ہے تیز ہو اور اوسکی بو اور رنگت تیز اور قوی ہو
اگر وہ رنگین ہوتا ہے اور بریان اور پختہ ہو اگر اوسکی شان سے بریان اور پختہ ہونا ہے تو وہ مزاج گرم ہے اور جو فضول اوسکے مخالف
ہین برودت مزاج پر دلیل ہین دسوین قسم بلحاظ افعال اور انفعالات قوائے نفسانی کی معتبر ہوتی ہے مثلاً ہر ایک کام مین کوشش
زیادہ کرنی اور تھوڑی سی بات ناگوار خاطر ہونی اور کیاست اور فہم کا تیز ہونا اور مہالک مین دست اندازی اور بڑے کامون کیطرف

توجہ کرنا ۷ اور بے شرمی ۸ اور حسن ظن ۸ اور امید قوی ہر چیز مین رکھنی ۹ اور قساوت قلبی ۱۰ اور نشاط ۱۱ اخلاق مردانہ ۱۲ اور کسل مین کمی ۱۳ اور قلت انفعال ہر چیز سے دلالت حرارت پر کرتی ہین ۔ اور ان باتون کی اضداد برودت پر دلیل ہین ۔ ثابت رہنا غضب کا اور بر قرار رہنا رضا کا اور جو چیز خیال مین آئے اوسکا ثبات اور جو حافظہ مین ہو اور سوا اسکے اور چیزون کا ثابت اور برقرار رہنا خشکی مزاج پر دلالت کرتا ہے ۔ زوال انفعالات کا بسرعت رطوبت پر دلیل ہے ۔ ازین قبیل احلام اور منامات یعنی بدخوابی اور اچھا خواب دیکھنا کہ جس شخص کے مزاج مین حرارت غالب ہوا کثر اوسکو ایسے ہی خواب پڑتے ہین کہ مثلاً آگ کے سامنے ہے اور دہوپ مین جلتا ہے ۔ اور جسکے مزاج پر برودت غالب ہو وہ خواب مین دیکھتا ہے کہ برف مین ٹھہرا ہوا ہے یا سرد پانی مین ڈوبتا ہے ۔ اسیطرح ہر ایک خلط کا آدمی مناسب اپنی خلط کی چیزون کو خواب مین دیکھتا ہے ۔ یہ سب دلائل جنکا ہمنے ذکر کیا خواہ اکثر ان دلائل کے علامات مزاج کے بنظر اصل خلقت کے ہین لیکن مزاج غریب عارضی الدعارہ ہوا اور سبب استعمال حرارت کا بدن مین موذی ہونا اور حمیات سے اذیت پانا اور بوقت حرکت کے قوت کا ساقط ہونا بہت ثوران حرارت کے اور پیاس مین افراط ہونی اور فم معدے مین التہاب اور موںہہ مین تلخی اور نبض مین ضعف اور سرعت شدید اور تواتر اور گرم چیزون کے استعمال سے ایذا پہونچنی اور مبردات کے استعمال سے تسکین اور گرمی کی فصل مین زبون حالی اور دلالت کرے گی ۔ اور دلائل مزاج بارد غیر طبعی کے قلت ہضم اور قلت عطش اور استرخا مفاصل اور کثرت حمیات بلغمی کی اور نزلہ سے ایذا پانی سرد چیزون کے استعمال سے گزند پہونچنا گرم چیزون کے استعمال سے تسکین ہونی جاڑون کی فصل مین زبون حالی ۔ اور دلائل مزاج رطب غیر طبعی کے مناسب دلائل برودت کے ہین مگر اونکے ساتھہ بدن کا ڈھیلا ہونا لعاب کا بہنا مخاط یعنی رینٹ کا نکلنا روانی طبیعت کی تر چیزون کے استعمال سے ایذا پہونچنی کثرت نوم کی ہونی پپوٹون کا پھولنا ۔ اور دلائل مزاج خشکی غیر طبعی کی تقشف یعنی سوکھنگی بیداری لاغری جو عارضی ہو ۔ خشک چیز کے استعمال سے ایذا پانی ۔ خریف مین زبون حالی ۔ مرطب کے استعمال سے تشفی ۔ گرم پانی ۔ اور روغن لطیف کو فی الحال جذب کر لینا اور انکو بہت زیادہ قبول کرنا

فصل چوتھی خالص علامات معتدل کے بیان مین

جتنے اچھے علامات اور برگزیدہ گنے ہین اون سبکو یکجا کرکے علامات مزاج معتدل اسطرح حاصل ہوتے ہین ۱ حرارت اور برودت اور رطوبت اور یبوست اور سختی اور نرمی مین معتدل ہو ۲ رنگ سپیدی اور سرخی مین معتدل ہو ۳ سختی کا اعتدال فربہی اور لاغری مین اور سائل بطرف فربہی کے ۴ رگین نہ بہت چھپی ہوئی ہون اور نہ بہت ابھری ہوئی گوشت پر اور گوشت سے جدا ہون ۵ بال کثرت اور قلت مین بلکہ ٹہہرنے بالون مین اور گرہ دار اور سیدھے ہونے مین معتدل ہون ۶ لڑکپن مین رنگ بالون کا اشقر اور مائل بسیاہی ہو اور شباب مین ۷ خواب اور بیداری مین اعتدال ہو ۸ درست ہونا اعضا کا حرکات اور چلنے مین ۹ قوت تخیل اور تفکر اور تذکر کی ۱۰ اخلاق کی افراط اور تفریط مین متوسط ہونا مثلاً تہور اور جبن مین توسط ۱۱ غضب اور خوف مین توسط ۱۲ سنگدلی اور نرم دلی مین توسط ۱۳ اضطراب افعال اور وقار مین توسط ۱۴ تکبر یعنی غرور اور فروتنی مین توسط ۱۵ کل افعال صحت تمام ہون ۱۶ اور جودت اور سرعت نمو مین ۱۷ عمر نما ۱۸ اسن وقوت کا زمانہ حد از تک ہو ۱۹ خواب لذیذ دیکھے کہ جسمین خوشبو اور خوش آوازیان اور مجمع سرور اور خوشدلی سے استیناس ہو ۲۰ محبوب ہونا اوسکا ہر ایک کے نزدیک ۲۱ کشادہ رو اور ہشاش بشاش رہنا ۲۲ خواہش طعام اور شرب کی معتدل ۲۳ معدے مین ہضم جیسا اور جگر اور عروق مین اور اور مواضع تشریحی مین تمام بدن کے ۲۴ معتدل حال بکمال ۲۵ نہ ہین فضول کے مجاری منسدسے

فصل پانچوین بیان علامات اوس شخص کا جو اعتدال سے خارج ہے

یہ وہی شخص ہے جسکے اعضا کا مزاج متشابہ ہو بلکہ وہ جسکے اعضاے رئیسہ مین تغیر بوجہ خروج کے اعتدال سے ہوا ہو کہ ایک عضو اوسکا طرف ایک قسم خلاف کے اعتدال سے خارج ہو اور دوسرا طرف ضد اوس مزاج کے ہو پھر اگر بلحاظ اعضا کے متناسب ہوا اسکا مزاج بہت ردی ہوگا یہانتک کہ اسکا فہم بھی خلل مین بھی خرابی ہوگی جیسے کوئی شخص کہ پیٹ اوسکا بڑا ہوا اور انگلیان چھوٹی چہرہ گول سر اندازہ مناسب سے بڑا یا چھوٹا پیشانی اور سینہ اور کردن اور دونون پاؤن پر گوشت ہون گویا اوسکا چہرہ نصف دائرہ ہے اگر دونون فک اوسکے گردی الشکل ہون اوسکے مزاج مین ... ہوگا ... اسیطرح اگر سر اور پیشانی لمبا ہو یا مونھ اوسکا بہت لانبا اور گردن بہت موٹی دونون آنکھون مین بلادت حرکت ہو وہ شخص نیکی سے بہت دور ہے **فصل چھٹی علامات امتلا کے بیان مین** امتلا کی دو قسمین ہین ایک امتلای ظروف اخلاط ... دوسری بحسب قوت امتلا بحسب ظروف یہ ہے کہ اخلاط اور ارواح اگرچہ کیفیت مین درست ہون مگر مقدار مین زیادہ ہوجاتے ... تمام مقامات ... ایسے شخص ... پیدا ہوا ایسا شخص ہر وقت حرکت کے خطرہ مین ہوتا ہے اسلیے کہ اکثر بوجہ امتلا کے ... بیان اور ... سیلان ہوجاتا ہے اور دم گھٹنے لگتا ہے اور خناق اور صرع اور سکتہ پیدا ہوتا ہے علاج ایسے شخص کا ... معلوم ہوتا ہے کہ اخلاط سے اوسکو اذیت بوجہ مقدار اخلاط کے نہین پہنچے بلکہ بجہت ردی ہونے ... طاقت ... ہین اور ہضم اور نضج مین مطیع نہین ہوتے ہین اسیلیے امتلا کا آدمی امراض عفونت مین ... علامات ... گرانی پیدا ہو چلنے پھرنے مین کسل اور ماندگی رنگ سرخ ہوجاے جلد پھول جاے اور ... نبض ... غلظت ... عبارت مین کوتاہی اور ایسے خواب نظر آئین جو گرانی پر دلالت کرین مثلا دیکھے کہ ... یا بار گران اوٹھالیا ہے کلام کرنے پر بوجہ بوجھ کے قادر نہو جیسے ... علامات امتلا کے ... کسل اور ثقل اور ... اور اگر امتلا بحسب قوت کے تنہا ہو ... اور ... زیادہ غلظت اور رنگ مین زیادہ سرخی نہین ہوتی اور بدن ... اور ... خواب اوسکے خارش اور لذع اور احتراق اور بو بدن کے زیادہ ... اور جو اخلاط غالب ہون اونپر خاص دلائل ہر ایک خلط کے جنکا آیندہ ذکر ہوگا دلالت کرتے ہین اکثر اوقات امتلا بحسب قوت قبل ... کام ... مرض پیدا کرتا ہے **فصل ساتوین علامات غلبہ ہر ایک خلط کے بیان مین** خون اگر ... غالب ہو ... علامات امتلا ... کے علامات کے قریب ہین اور ... غلبہ خون سے ثقل بدن مین اور دونون آنکھون کی جڑ مین ... دونون کنپٹیون مین ... ہوتا ہے انگڑائی جمائی ... جو ہر وقت لازم رہے اور کدورت حواس اور بلادت فکر اور ماندگی ... سرخی زبان کی اور بدن پر دل اور زبان مین چھالے نکل آئین ... جیسے نتھنا اور مسوڑھا اور مقعد وغیرہ سے خون نکلا کرے کبھی غلبۂ خون پر مزاج ... عادت ... خواب جو غلبۂ خون پر دلالت کرتے ہین ... یا حوض مین ... خون ... ازین قبیل اور علامات جو متشابہ ... بلغم کے علامات رنگ مین زیادہ سپیدی ہونا بدن ڈھیلا ملمس نرم اور سرد لعاب دہن کی کثرت اور لزوجت

پیاس مین کمی مگر یہ کہ بلغم شور ہو اوسوقت پیاس مین کمی نہوگی خصوصاً اسشخص مین پیاس بہت کم ہوگی ضعف ہضم - ترشی آروغ - سپیدی بول - کثرت نوم - کسل - استرخاء اعصاب - بلادت ذہن - نبض مائل بطرف بطوء اور تفاوت کے - اسکے اعتبار سن - عادت - تدبیر گذشتہ - پیشہ - بلد بھی علامت بلغم کی ہوتی ہین - خواب مین پانی نہرین برف - باران - اولے - رعد وغیرہ نظر آتے ہین - علامات غلبہ صفرا - زردی رنگ بدن خصوصاً آنکھون کی - تلخی دہان - خشونت زبان اور خشک ہونا اوسکا - نتھنون مین خشکی - لذت پانا نسیم سرد سے - شدت عطش - نبض مین سرعت - ضعف اشتہاے طعام - متلی - قی صفراوی زرد یا سبز - براز رقیق جسمین لذع ہو - بدن مین قشعریرہ ایسا ہو جیسے سوئیان چبھتی ہین - اوسکے بعد - تدبیر مقدم - عادت - مزاج - بلد - فصل - سن - پیشہ بھی دلیل ہوتا ہے - خواب مین شعلہ اور چمکتے ہوے نظر آنا اور جھنڈے زرد نظر آنا - اور جن چیزون مین زردی ہو نظر آئین - اور التہاب اور حرارت مثل حمام اور آفتاب وغیرہ نظر آوے - علامات غلبہ سودا - خشکی بدن - تیرگی اور سیاہی خون اور اوسکا غلیظ ہونا - زیادتی وسواس و فکر - سوزش فم معدہ - اشتہاے کاذب - بول مین تیرگی اور سیاہی اور سرخی قوام مین غلظت - رنگ بدن کا سیاہ ہونا - اور اوسپر بال بکثرت ہونا - کثرت غلیظ سودا سے پیدا بدن جسمین بال کم ہون پیدا ہوتا ہے - ایضاً علامات سودا کے بہق اسود کا پیدا ہونا - اور قروح خبیثہ کا - اور نیز امراض طحال کی کثرت - اور سن - مزاج - عادت - بلد - پیشہ - فصل - تدبیر مقدم بھی اسپر دلیل ہین - خواب ترسناک مثل تاریکی - اور گڑھے گہرے - اور سیاہ چیزین ہولناک دیکھے

فصل آٹھوین علامات دلالت کرنے والی سدون کی جسوقت احتقان مواد کا اندر جسم کے ہو اور اوسپر دلائل تمام ہون اور ثقل محسوس ہو اور دلائل امتلا کے تمام بدن مین محسوس نہون اس صورت مین سدہ ضرور ہوگا - سدون کی وجہ سے ثقل جب محسوس ہوتا ہے کہ وہ سدے ایسے مجاری مین ہون جنمین جاری ہونا مواد کا ضرور ہو جیسے جگر مین اسلیے کہ جو غذا طرف جگر کے جاتی ہے اگر کوئی مانع اوسکی راہ مین ہو اس قسم سدے کے بہت سی غذا مجتمع ہوکر محتبس ہوجاے گی اور ثقل زائد پیدا کرےگی کہ اتنا ثقل ورم مین نہین ہوتا - فرق ثقل ورم اور ثقل غذا مین شدت ثقل اور تپ کے ہونے سے کیا جاتا ہے - لیکن سدے اگر ایسے مجاری مین نہ ہون ثقل محسوس نہوگا بلکہ اعتبار نفوذ خون کا بسبب سدے کے محسوس ہوگا - اکثر جسکی رگون مین سدے پڑین اوسکا رنگ زرد ہوجاتا ہے اسلیے خون اوسکے مجاری مین پھیل کر ظاہر بدن تک نہین آتا

فصل نوین علامات دلالت ریاح پر - ریاح پر کبھی استدلال بسبب اوس درد کے کیا جاتا ہے جو اعضاے … حس مین پیدا ہو اور یہ درد مانع ہوتا ہے اوس تفرق اتصال کے جو ریاح سے پیدا ہوتے ہین - اور کبھی استدلال ریاح پر اون حرکات سے کیا جاتا ہے جو حرکات اعضا مین پیدا ہون - اور آوازون سے بھی استدلال ریاح پر کیا جاتا ہے - اور بذریعہ لمس کے بھی استدلال ہوتا ہے - درد سے استدلال جب استدلال ہوتا ہے کہ وجع ممدد ریاح پر دلالت کرتی ہے خصوصاً جسوقت خفت کے ساتھ ہو - اور اگر وجع ایک مقام سے حرکت کرے تو اوسکی دلالت ریاح پر تمام ہوجاتی ہے - یہ حرکت اور درد اوسوقت ہوتا ہے کہ تفرق اتصال اعضاے ذی حس مین ہو لیکن مثل ہڈی یا گوشت غدودی کے اگر ریاح پیدا ہون اونمین درد ظاہر نہین ہوتا - کبھی ہڈی مین ایسے ریاح پیدا ہوتے ہین کہ اوسکو توڑ ڈالتے ہین اور پاش پاش کرڈالتے ہین مگر درد نہین ہوتا ہے - لیکن بوجہ محسوس ہونے ہڈی کی شکستگی کے اوس عضو کو جو اوس ہڈی سے متصل ہے - شخص بعینہ ہی محسوس ہوتی ہے - استدلال ریاح پر بوجہ حرکت اعضا کے بذریعہ اختلاج ریاحی کے ہوتا ہے کہ ریاح پیدا ہوکر متحرک ہوتے ہین اور اونکی حرکت بعد انقلاب اور تحلل کے ہوتی ہے - استدلال بذریعہ اصوات کے اسطرح ہوتا ہے کہ یہ آوازین خود ریاح پر دلالت کرتی ہین جیسے قراقر وغیرہ یا جیسے طحال مین آواز معہ درد ہوتی ہے اگر وجع ریحی پیدا ہو کہ اوسوقت طحال اندر کو دبا جاتا ہے - یا یہ کہ مثل … ریح پیدا ہو

اوسکے تھمنے اور بجانے سے آواز پیدا ہو جیسے درمیان استسقاے زقی اور طبلی کی آواز سے تمیز کیجاتی ہے — اور استدلال بذریعہ لمس کے اسطرح ہوتا ہے
کہ لمس کے ذریعہ سے تمیز درمیان نفخہ اور سلعہ یعنی تبوری کے ہوتی ہے — اسطرح کہ نفخہ مین تمدد ہوتا ہے اور دبانے سے گڈھا پڑتا ہے اور رطوبت
روان اور ہلتی ہوئی نہین ہوتی — یا خلط لزج اسلیئے کہ لمس ان دونون مین تمیز کرتی ہے — اور فرق درمیان نفخہ اور ریح کے ذاتی نہین ہے بلکہ
ریح بصورت حرکت کے ٹھہرنے اور ہلنے مین فرق ہوتا ہے

فصل دسوین علامات دلالت کرنے والے اورام کے

ظاہری اورام پر حس اور مشاہدہ دلالت کرتا ہے — اور باطنی اورام اگر گرم ہون اور تپ لازم دلالت کرتی ہے — اور ثقل محض دلالت کرتا ہے اگر عضو متورم
مین حس نہو — اور ثقل مع درد ناخس کے دلیل ہوتا ہے اگر عضو متورم ذی حس ہو — یا اگر کوئی آفت اس عضو کے افعال مین پیدا ہو وہ بھی دلالت
ورم پر کرتی ہے — یا معین دلالت مین ہوتی ہے — اور تاکید اس دلالت کو اس بات سے ہوتی ہے کہ بجانب اس عضو کے کسیقدر انتفاخ محسوس ہو
بشرطیکہ اوس انتفاخ سے حس متعلق ہو سکے — ورم بارد کے تابع درد بالضرور نہین ہوتا اور اوسکے علامات کلی کیطرف اشارہ کرنا دشوار ہے —
اور اگر ہم اسکا بیان آسان تجویز کرین ایسے کلام کی حاجت ہوگی جو ہمکو اور اوس کلام کے سمجھنے والے کو عاجز کر دیگی — پس مناسب یہی ہے کہ اورام
بارده کا بیان مباحث امراض جزئیہ مین جہان ایک ایک عضو کا جداگانہ ذکر ہوگا کیا جائے — اس مقام پر ہم اسیقدر لکھتے ہین کہ جب تپ کوئی گرانی
کسی مقام پر پیدا ہو اور درد محسوس نہو اور باینہمہ دلائل غلبہ بلغم کے پائے جائین تجویز کرنا چاہیے کہ یہ ورم بلغمی ہے — پھر اگر اسکے ساتھ غلبہ خلط
سوداکا ہو تو وہ ورم سوداوی ہے خصوصاً اگر لمس کرنے مین صلابت پائی جائے کہ صلابت افضل دلائل سوداسے ہے — اگر اورام گرم اعصاب مین
ہون تپ شدید اور عفونت قوی ہونگے اور بہت جلد تمدد اور اختلاط عقل مین ڈالدیتی ہین اور حرکات قبض و بسط مین آفت شروع ہو جاتی ہے
جمیع اورام احشا کی بابت لاغری مراق مین پیدا کرتے ہین — اور جسوقت مادہ ورم احشا کا جمع ہونے لگتا ہے اور نوبت خراج یعنی پھوڑے
ہونیکی پہونچتی ہے درد اور تپ مین شدت اور زبان مین خشونت شدید پیدا ہوتی ہے — بیماری بڑہ جاتی ہے — اعراض عظیم اور پرخطر ہو جاتے ہین
ثقل زیادہ ہو جاتا ہے — اکثر صلابت اور گرانی محسوس ہوتا ہے — بیشتر بدن مین لاغری بہت جلد پیدا ہو جاتی ہے — دونون آنکھین اندر کو بند
ہوئی بیٹھی جاتی ہین — جسوقت ورم بڑہتی ہے تیزی تپ اور درد اور زبان کی کھردری بڑہ جاتی ہے — اور بجاے درد کے ایک چیز مثل کھجلی کے پیدا
ہوتی ہے — اور اگر ورم بھرہ ہو یا صلابت ہو بھرہ مین خفت اور صلابت مین نرمی پیدا ہوتی ہے — اور جو اعراض دلالت کنندہ ہین سب مین سکون ہو جاتا ہے
گرانی انتہا سے زیادہ پیدا ہوتی ہے — پھر جب ورم شگافتہ ہوتا ہے پہلے اوس سے لرزہ بسبب لذع ریم کے عارض ہوتا ہے پھر بسبب لذع
مادہ کے تپ عارض ہوتی ہے — اور نبض مریض ہو جاتی ہے بسبب استفراغ مادہ کے — اور اختلاف نبض مین پیدا ہوتا ہے — اور ضعف اور صغر
اور بطو اور تفاوت عارض ہوتا ہے — اور سقوط شہوت ظاہر ہوتا ہے — اکثر اطراف مین گرمی آجاتی ہے — مادہ ورم کا اپنی جہت مناسب
مین دفع ہوتا ہے خواہ بطریق نفث یا براہ بول خواہ بطرف براز — جید علامت بعد شگافتہ ہونے ورم کے بالکل تپ مین سکون پیدا ہونا اور
تنفس مین آسانی اور قوت مین درستی اور مادہ کا جلد دفع ہونا اپنی جہت مناسب مین — کبھی انتقال مادہ اورام باطنی کا ایک عضو سے طرف دوسرے
عضو کے ہوتا ہے — اور یہ انتقال کبھی اچھا ہوتا ہے اور کبھی برا ہوتا ہے — انتقال جید یہ ہے کہ مادہ عضو شریف سے طرف عضو خسیس کے
منتقل ہو جیسے اورام دماغ کا مادہ پس گوش گرے — یا ورم جگر کا طرف کش ران کے — اور انتقال ردی یہ ہے کہ عضو خسیس سے منتقل ہوکر طرف
عضو شریف کے جائے — اور جیسے یہ بات حاصل ہوتی ہے اوسے اذیت بہت کم ہوتا ہے جیسے مادہ ذات الجنب طرف قلب کے یا
ذات الریہ کے منتقل ہو سواسطے انتقال اورام باطنی کے و نیز انتقال مدہ خراجات باطنی کے بجانب تحت یا فوق کے علامات ہوتے ہین کہ

یہ مواد جس وقت متوجہ انتقال کے بجانب تحتانی ہوتے ہین تو سینے مین تمدد اور ثقل ظاہر ہوتا ہے۔ اور اگر بجانب فوق مائل ہوتے ہین اسیر بدحالی تنفس کی اور ضیق نفس اور عسر تنفس اور تنگی سینہ کی دلالت کرتی ہے۔ اور ایک التہاب نیچے سے شروع ہو کر اوپر کی جانب جاتا ہے۔ اور گرانی جانب تر توہ مین پیدا ہوتی ہے۔ اور صداع عارض ہوتا ہے۔ اور بیشتر اثر اس انتقال کا بازو اور ہو سکے مین ظاہر ہوتا ہے۔ اور جو مادہ مائل بجانب فوق ہوتا ہے اگر دماغ مین جاگزین ہو نہایت ردی ہوتا ہے اور اوسمین خطرہ زیادہ ہوتا ہے۔ اور اگر بطرف اوس گوشت نرم کے جو پیچھے دونون کانون کے ہے مائل ہو امید خلاص کی ہوتی ہے۔ رعاف ایسے مقام پر دلیل جید ہے۔ تمام اقدام اعضا مین رعاف بہت عمدہ دلیل ہے۔ اور یہی بحث اورام کی نسبت آیندہ ابحاث مین ملاحظہ کرنی چاہیے جہان ہم ایک ایک عضو کے ورم کو بیان کرینگے

فصل گیارہوین علامات تفرق اتصال کے بیان مین

تفرق اتصال اگر اعضاے ظاہری مین عارض ہو حس آپ واقف ہوتی ہے۔ اور اگر تفرق اتصال اعضاے باطنی مین ہو وجع ناقب یا ناخس یا اکال اوسپر دلالت کرتا ہے خصوصاً اگر تفرق اتصال کے ساتھ تپ نہو۔ اکثر تابع تفرق اتصال کے رعاف کسی خلط کی ہے مثل نفث الدم یا گرنا خون کا کسی فضاے وسیع مین یا نکلنا مدہ خواہ ہمہ کا اگر بعد علامات ورم اور اوسکے نضج کے ہوتا ہے۔ اور جو تفرق اتصال بعد ورم کے واقع ہوتا ہے اکثر اوسکو دلالت شگافتہ ہونے پر بوجہ نضج کے ہوتی ہے۔ اور کبھی نہین ہوتی ہے۔ اگر نضج سے منفجر ہوا ہو لعبۃ شگافتہ ہونے ورم کے تپ مین تسکین ہوگی۔ اور پیپ نکل جاے گی۔ اور گرانی مین سکون اور خفت ہوگی۔ اور اگر بدون نضج کے شگافتہ ہو درد مین شدت اور زیادتی ہوگی۔ کبھی استدلال تفرق اتصال پر اعضا کے اپنے مقام سے اوکھڑ جانے اور ہٹ جانے سے کیا جاتا ہے۔ اگرچہ بالکل جدا نہو جاے جیسے فتق مین۔ اور کبھی نکلنے والی چیزون کے بند ہونے سے اور اپنے مجاری مین نہ ہو سکنے سے استدلال کیا جاتا ہے۔ اور بیشتر جب ایسی چیزون کے مجاری بند ہو جاتے ہین ان مواد کا انصباب ایسی جگہ ہوتا ہے جس جگہ تفرق اتصال ہو گیا ہے اور مسلک طبعی سے الگ نہین ہوتا جیسے کسی شخص کی آنتین پھٹ جائین اگر براز اوسکا بند ہو جاے۔ بیشتر تفرق اتصال ایسا مخفی ہوتا ہے کہ اوسپر آگاہی نہین ہو سکتی۔ اور بیانات کلی جو اوپر مذکور ہوئے ہین تفرق اتصال کی شناخت مین کافی نہین ہو سکتے بلکہ احتیاج بیانات تفصیلی اور مباحث جزئی کی اونکی شناخت مین ہے کہ بہ نسبت ایک ایک عضو کے جداگانہ ذکر کیا جاے۔ اور بواسطہ بریکہ مثلاً کوئی عضو ہے جس ہو خواہ شامل اوس رطوبت کا نہو جو اوس سے جاری ہو یا اوسمین گنجایش اپنی جگہ سے ہٹ جانے کی نہو یا کسی عضو پر اوسکو ایسا اعتماد نہو کہ اوسکے اوکھڑ جانے سے یہ اپنی جگہ سے ہٹ جاے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اورام مین سخت اعراض اور اسیطرح تفرق اتصال مین سخت اعراض زیادہ تر اوسی وقت ہوتے ہین کہ ورم یا تفرق اتصال اعضاے عصبی مین جنکی حس زیادہ ہے واقع ہون کہ یہ اورام اور تفرق اتصال اکثر مہلک ہوتے ہین۔ اور غشی اور تشنج تو انمین ہمیشہ لاحق رہتا ہے۔ غشی بوجہ شدت درد کے۔ اور تشنج بسبب عصبی ہونے عضو کے۔ ان اورام اور تفرق اتصال کے بعد اوس قسم کے اعراض مین شدت ہوتی ہے جو مفاصل پر ہوتے ہین اسلیے کہ وہ علاج کو دیر مین قبول کرتے ہین اسواسطے کہ مفاصل مین حرکت زیادہ رہتی ہے اور جو فضا نزدیک مفاصل کے ہے بسبب انصباب مواد کی استعداد اوسمین زیادہ ہے۔ انا سمجھا کہ نبض اور بول بھی علامات کلیہ احوال بدن سے ہین مناسب ہے کہ تھوڑی سی کیفیت انکی بھی بیان کیجاے۔ جملہ پہلا تعلیم تیسری۔ فن دوسرا اوسمین [illegible] فصلین ہین

فصل پہلی بیان کلی نبض کا

نبض حرکت اون اعضا کی ہے جنمین روح بھری ہوتی ہے اور وہ اوعیہ روح کہلاتے ہین۔ اور یہ حرکت مرکب دو مختلف حرکات انبساط اور انقباض سے ہوتی ہے۔ انبساطی حرکت وہ ہے جب نبض اوپر کو اوبھرے [illegible]

اور انبساط کی انگلی کو صدمہ پہنچاتی ہے — اور انقباض حرکت وہ ہے کہ اندر کیطرف سے ہو — فائدہ ان دونوں حرکتوں کا تدبیر روح کی بذریعہ تسلیم نسیم کے ہے کہ حرکت انقباضی سے نسیم اندر کو کھینچتی ہے — اور انبساطی سے جو ہوا کہ گرم اندر بھری ہوئی ہے دفع ہوتی ہے — نبض میں بحث دو طور پر ہو سکتی ہے — کلی اور جزئی جیسے سبب ایک ایک مرض کے — ہم اس مقام پر قواعد کلیہ علم نبض کے بیان کرتے ہیں — اور احکام جزوی امراض جزوی کے ساتھ بیان کرینگے

نبض کہتے ہیں کہ ہر ایک حرکت واحد نبض کی دو حرکت اور دو سکون سے مرکب ہے اسلیے کہ ہر ایک نبض میں دو حرکت انبساطی اور انقباضی ہوتی ہیں اور ہر دو حرکت مختلف کے بیچ میں ایک سکون ضرور ہوتا ہے اسلیے کہ دو حرکت مختلف کا یکجا ہونا محال ہے — اس طرح پر محال ہے کہ جب پہلی حرکت اپنی مسافت کی نہایت اور کنارے پر پہونچ جاوے اور دوسری حرکت مخالف شروع ہو پھر بدون تخلل یعنی درمیان پڑنے سکون کے پہلی حرکت کا انقطاع اور دوسری حرکت کی ابتدا نہیں ہو سکتی — برہان اس مسئلہ کی علم طبعی میں بیان ہوتی ہے — جب یہ بات مسلم ہوئی چارہ نہیں ہے بدون اسکے کہ ہر ایک حرکت واحد نبض کے واسطے تا انیکہ دوسری حرکت لاحق ہو چار جزو کا رہینگے دو حرکت اور دو سکون بایں تفصیل — پہلی حرکت انبساطی اور اسکے بعد ایک سکون درمیان اس حرکت اور حرکت انقباضی کے پھر حرکت انقباضی اور اسکے بعد سکون جو بعد انقباض اور قبل انبساط کے ہوتا ہے

حرکت انقباض کی اکثر طبیبوں کے نزدیک ہرگز محسوس نہیں اور بعض کہتے ہیں کہ محسوس ہوتی ہے — قوی نبض میں بوجہ قوت کے محسوس ہوتی ہے — اور عظیم میں بہت بلندی اور ارتفاع کے — اور صلب میں بسبب شدت مقاومت کے — اور بطی میں بوجہ طول زمانہ حرکت کے **جالینوس** لکھتا ہے میں ایک زمانہ تک حرکت انقباضی سے غافل رہا اور اسکے بعد میں نے اس حرکت کو محسوس کرنے کا عہد کیا تا انیکہ کسیقدر مجھے آگاہی ہوئی بعد تھوڑے زمانہ کے بہت استواری اور ضبط سے میں نے اسکو پہچانا اور اسکے بعد مجھ پر دروازے علم نبض کے کھل گئے جو شخص مثل میرے متعہد ہو مثل میرے وہ بھی نبض کو دریافت کر لیگا — اگر جیسا منکرین کہتے ہیں کہ حرکت انقباضی موجود نہیں ہے حقیقت میں صحیح ہو تو اسمیں شک نہیں کہ حرکت انقباض کی اکثر حال میں غیر محسوس ہے — ہاتھ میں ساعد کی رگ جو واسطے نبض کے مقرر کی گئی اوسکے تین فائدے ہیں — اول ہاتھ میں لینا اس رگ کا آسان ہے اور اسکے کھل جانے میں مریض کو زیادہ تحاشی اور انکار نہیں ہوتی اور اسکی وضع سامنے قلب کے سیدھی ہے اور دل سے قریب ہے — مناسب ہے کہ نبض یعنی ہاتھ نباض کا اور جس ہاتھ کی نبض دیکھنی مطلوب ہے ایک ہی جانب پر ہوں یعنی پہلو پر ہوں اس طرح پر کہ انگوٹھا اگر اوپر ہو تو خنصر زمین کیطرف ہو یا برعکس — پہلو کے رخ پر ہاتھ رہنے کا فائدہ یہ ہے کہ اگر ہاتھ منکب ہو یعنی چت ہو تو نبض عرض میں بڑھ جاتی ہے اور اشراف یعنی بلندی میں اور طول میں گھٹ جاتی ہے خصوصاً منکب ہاتھ دبلے ہوں — اسیطرح جو ہاتھ مستلقی یعنی پیٹ ہو تو پشت اوسکی اوپر کیطرف ہو اشراف اور طول نبض کا بڑھ جاتا ہے اور عرض گھٹ جاتا ہے — واجب ہے کہ جسوقت کسیکی نبض دیکھے وہ شخص غضب اور سہر اور ریاضت اور تمام انفعالات سے خالی ہو اور شکم سیر بھی نہو کہ پیٹ میں گرانی ہو اور مباشرت کرنے بھی نہو اور کسی عادت مستمرہ کا اسوقت تارک نہو اور نہ کسی خلاف عادت کو اوسوقت اختیار کیے ہو — یہ بھی **ضرور ہے** کہ امتحان نبض معتدل جید الاوصاف سے کیا جاوے تاکہ اوسپر اور نبضوں کا قیاس کریں

— اسکے بعد ہم یہ کہتے ہیں کہ جن اجناس کے ذریعہ سے اطبا حال نبض کا پہچانتے ہیں بطریق اوس شناخت کے جو ہم آگے ذکر کرینگے اونکی دس قسمیں ہیں اگرچہ مناسب بحال طبیب یہی ہے کہ اونکو نو قسموں میں منحصر کرے **پہلی جنس** لی جاتی ہے مقدار زمانہ انبساط سے **دوسری جنس** ماخوذ ہے کیفیت قرع حرکت سے واسطے اصابع کے یعنی نبض کا انگلیوں میں لگنا **تیسری جنس** معتبر ہے زمانہ ہر حرکت سے **چوتھی جنس** معتبر ہے بنسبت قوام آلہ کے یعنی وہ شریان جسکی حرکت نبض میں معتبر ہے اوسکے قوام کی سختی اور نرمی وغیرہ **پانچویں جنس** لی جاتی ہے باعتبار خالی ہونے اور پر ہونے شریان کے **چھٹی جنس** ماخوذ ہے باعتبار حرارت اور برودت ملمس شریان کے **ساتویں جنس** معتبر ہے باعتبار زمانہ سکون کے

بیان اجناس

آٹھوین جنس لی جاتی ہی باعتبار استوا اور اختلاف نبض کے نوین جنس ماخوذ ہی باعتبار انتظام نبض کے اختلاف مین یا ترک اوسی انتظام کے
دسوین جنس معتبر ہے باعتبار وزن کے — مقدار نبض کو باعتبار اقطار ثلاثہ یعنی طول عرض عمق کی دلالت ہوتی ہی پس احوال نبض کے باعتبار
مقدار کے نو طرح ہین بسیط — اور مرکب بسیط کی نو قسمین یہ ہین — طویل قصیر معتدل باعتبار قطر طولی کے — عریض ضیق معتدل باعتبار قطر
عرضی کے منخفض مشرف معتدل باعتبار قطر عمق کے — طویل وہ نبض ہی کہ اوسکے اجزا طول مین مقدار طبعی سی علی الاطلاق زیادہ ہون اور وہ
مزاج معتدل حقیقی ہی یا مقدار طبعی خاص نسبت اوسی شخص سے طول مین اجزای نبض کے زیادہ ہون — اور یہ معتدل وہی ہی جو اوس شخص خاص کی واسطے
چاہیے — ان دونون اعتدال کا فرق اوپر بیان ہو چکا — قصیر نبض طویل کی ضد ہے یعنی مقدار معتدل حقیقی یا شخصی سی اجزا اوسکے طول مین کم ہون
— اور معتدل وہی نبض ہی جو درمیان طویل اور قصیر کے ہو — علی ہذا القیاس تینون قسمین عرض کی — اور تینون قسمین باعتبار قطر عمق کے بھی بلحاظ
زیادتی اور کمی اور اعتدال ہر قطر کے معتبر ہوتی ہین — ان اقسام بسیطہ سی جو اقسام مرکب پیدا ہوتے ہین بعض کے لیے خاص نام مقرر ہے اور بعض کا
کچھ نام نہین ہی — جو نبض طول و عرض اور ارتفاع تینون مین زیادہ ہو اوسکو عظیم کہتے ہین — اور جو اقطار ثلاثہ مین کم ہو اوسکو صغیر کہتے ہین —
اور درمیان عظیم اور صغیر کے معتدل ہی — اور جو نبض عرض اور شہوق مین زیادہ ہو اوسکو غلیظ کہتے ہین — اور جو عرض اور شہوق مین کم ہو اوسکو
دقیق کہتے ہین — اور درمیان ان دونون کے معتدل ہے دوسری جنس جو باعتبار قرعات کی معتبر ہے اوسکی تین قسمین ہین — قوی اوس
نبض کو کہتے ہین جو ناخن کی اور انگلیون پر وقت حرکت انبساط کے اس قدر سختی لگی گویا انگلیون کو ہٹا دیگی — اور ضعیف مقابل ہی قوی کے کہ یہ بیچ
انگلیون ناخن کے کم محسوس ہو — اور معتدل وہ ہی جو درمیان ضعف اور قوت کی قرع اصابع کرے تیسری جنس ماخوذ باعتبار زمانہ ہر ایک حرکت
کے ہے اوسکی بھی تین قسمین ہین — سریع وہ نبض ہی جو مسافت اپنی حرکت کی تھوڑی دیر مین طی کرے — اور بطی اوسکے ضد ہے — اور معتدل وہ ہے
جو درمیان سریع اور بطی کے ہو چوتھی جنس باعتبار قوام آلہ کے معتبر ہوتی ہی اسکی بھی تین قسمین ہین — لین وہ نبض ہی جو اندر کیطرف بآسانی دب جانے
کی قابلیت رکھے — اور صلب وہ ہی جو اسکے ضد ہو — اور معتدل درمیان لین اور صلب کے ہے پانچوین جنس کا اعتبار باعتبار اوس مادہ کے
ہوتا ہی جو رگ کے اندر موجود ہو اوسکی بھی تین قسمین ہین — ممتلی وہ نبض ہی کہ اوسکے اندر رطوبت بھری ہوئی محسوس ہو بقدر مناسب کے اور خلا محض
معلوم نہو — اور خالی وہ ہی جو اسکے ضد ہو اوسکو فارغ کہتے ہین — اور معتدل وہ ہی جو درمیان ممتلی اور فارغ کے ہو چھٹی جنس کا اعتبار باعتبار
ملمس نبض کی ہوتا ہے اوسکی بھی تین قسمین ہین — حار بارد معتدل ساتوین جنس باعتبار مقدار زمانہ سکون کے ہے اور اوسکی بھی تین قسمین
ہین — متواتر وہ نبض ہے کہ جسکے وقرع مین زمانہ سکون کا بہت کم ہو اور اسکو متدارک و متکاثف بھی کہتے ہین — اور متفاوت متواتر کی ضد
ہے اور اسکو متراخی اور متخلخل بھی کہتے ہین — اور معتدل درمیان متواتر اور متفاوت کے ہے — پھر یہ زمانہ سکون کا بحساب انقباض کی شمار کیا جاتا ہے
اور اگر انقباض مطلق محسوس نہو تو اس زمانہ کا شمار بحساب اسکے کیا جائیگا جو زمانہ درمیان دو حرکت انقباض کے واقع ہو — اور اگر ادراک زمانہ انقباض کا
ہو سکے تو اسکا اعتبار باعتبار زمانہ طرفین کے کیا جائیگا اسطرح طرفین سے انبساط اور انقباض ہین آٹھوین جنس جسکا اعتبار باعتبار
استوا اور اختلاف کی ہوتا ہے اس اعتبار سی یا نبض مستوی ہے یا مختلف یعنی غیر مستوی — استوا یعنی متشابہ ہو یا جمیع حرکات انبساطی انقباضی
نبض کا یا حصہ جزو کا اجزا سے ایک نبض کے یا ایک جزو کا اجزای نبض واحد سے پانچ چیزون مین معتبر ہوتا ہے — عظم و صغر — قوت و ضعف —
سرعت و بطوء — تواتر و تفاوت — صلابت و لین — تا اینکہ نبض واحد کبھی ایسی ہوتی ہے کہ آخر انبساط اوسکا سریع تر ہوتا ہی بلحاظ پہلے حرکت
کے یا ضعیف تر ہوتا ہے بسبب ضعف کے — اگر کوئی چاہے کہ اس قسم مین زیادہ بسط کرے اور استوا اور اختلاف کا اعتبار نسبت تشابہ صفات

یا اجزا نبض واحد یا جزو واحد کے تمامی اقسام مذکورۂ بالا مین کرے ممکن ہے لیکن تامل اور تفصیل کا انھین پانچ قسمون مین ہوگا اور سب اقسام انھین پانچ
قسمون کی طرف رجوع کرینگے۔ نبض مستوی علی الاطلاق وہی ہے جو ان پانچون قسمون مین مستوی نہے۔ اور اگر ان پانچ مین سے کسی ایک قسم مین مستوی
ہو اوسکو مستوی علی الاطلاق نکہین گے بلکہ جس قسم مین استوا ہوگا اوسی قسم مین اوسکو مستوی کہین گے مثلاً مستوی قوت مین یا مستوی سرعت مین
اسیطرح مختلف وہ نبض ہے جو مستوی نہو اوسکا مختلف ہونا بھی یا علی الاطلاق ہے یعنی جمیع اقسام اور اعتبارات مین غیر مستوی ہو۔ یا کسی قسم خاص مین غیر مستوی
یا مختلف ہو۔ **نوین جنس** جسکا اعتبار بلحاظ انتظام اور غیر انتظام کے ہوتا ہے اور اسکی دو قسمین ہین۔ مختلف منتظم۔ مختلف غیر منتظم۔ منتظم وہ نبض ہے کہ جسکے
اختلاف کا ایک طرز واحد محفوظ ہو اور اوس نظام مین خلل نہ پڑے اور اوسی اختلاف کا ہر قرع مین دورہ ہوا کرے یعنی جتنی سانس تیز ہو یا خالی پڑتی ہو یا تامل
دینے مین اوسیقدر سانس فی سبیا ہر قرع مین پایا جاے۔ یا جسقدر کوئی قرع انبساط کا تیسری چوتھی یا پانچوین میں حساب سے الگ ہوتا ہوا جلد ہوتا ہو اوسی حساب سے
دورہ ہر دورے مین الگ ہیر یا جلد یا دیر مین واقع ہو اور اسکی دو صورتین ہین۔ ایک منتظم علی الاطلاق یعنی جو اختلاف اوسمین پیدا ہوا ہے کہ ہر قرعات مین وہی
اختلاف باقی رہے۔ اور ایک منتظم دوری کہ اوسمین دو یا تین قسم کے اختلاف ہون مگر ہر اختلاف کا دورہ اپنے حساب پر پورا اوترے۔ اور ان مختلف اقسام
اختلافات ہونکا ایک دورہ پیدا ہو کہ پھر پھر کے وہی آیا ہے۔ اور مختلف غیر منتظم وہ نبض ہے کہ اختلاف واحد یا اختلافات چند اوسمین محفوظ نہین۔ اگر خوب
اس نوین جنس مین تامل کیا جاوے تو مثل آٹھوین جنس کے ٹھہرے گی اور غیر مستوی کی تحت مین داخل ہو گی۔ طبیب کو مناسب ہے معلوم کرے کہ نبض مین طبیعت
موسیقاری موجود ہے جیسے صناعت موسیقی ترکیب نغمات یعنی ترکیب سرون کی نسبت مناسب سے اسمین بیچ حدت اور ثقل کے اور بحساب دور الایقاع یعنی
وزن لحن کی بقدر اوس زمانہ کے جو درمیان ہر ایک تال کے ٹھیکہ کے واقع ہوتی ہین تمام ہوتی ہے۔ اسیطرح حال نبض کا ہے کہ نسبت نبض کے زمانون کی سرعت
اور تواتر مین نسبت ایقاعی ہے اور نسبت احوال وہی نبض کی قوت اور ضعف مین اور مقدار نسبت مین مثل نسبت تالیفی کے ہے۔ اور جسطرح کہ زمانہ ایقاع
اور مقدار سرون کی کبھی متفق اور یکسان خوش آیند ہوتی ہے اور کبھی غیر متفق اسیطرح اختلافات جو درمیان احوال نبض کے واقع ہوتے ہین کبھی منتظم ہوتے ہین
اور کبھی غیر منتظم۔ ایضاً نسبت احوال نبض کی قوت اور ضعف اور مقدار مین کبھی متفق ہوتی ہے اور کبھی غیر متفق بلکہ مختلف اور یہ اختلاف جنس اعتبار
نظام سے خارج ہے۔ جالینوس کی یہ راے ہے کہ جو صورتین مناسبات وزن کی محسوس ہوتی ہین اور بخوبی ظاہر ہوتی ہین ان پانچ صورتون سے
جنکا آگے ذکر ہوگا خالی نہین ایک صورت ہوتی ہے ۱۔ یا نسبت مجموع کل اور خمسہ کے اور یہ نسبت سہ چند کی ہے۔ اسلیے کہ یہ نسبت موافقہ ہے ڈیوڑھی
دونی سے اور اسی نسبت کو اصطلاح موسیقی مین مجموعہ نسبت کل اور خمسہ کا کہتے ہین اور کل یعنی ضعف ہے اور خمسہ یعنی ڈیوڑھ ہے ۲۔ یا نسبت وزن کی
بالکل ہے اور وہی ضعف ہے یعنی ضعف کو اصل سے تفاوت مثل کل اصل کے ہے جیسے چار کا تفاوت دو سے دو عدد کا ہے جو مساوی کل اصل یعنی
دو کے ہے ۳۔ یا نسبت وزن کی بالخمسہ یعنی ڈیوڑھی کے ہے اور مراد نسبت بالخمسہ سے وہ زیادتی ہے جو اصل پر بقدر نصف کے زیادہ ہو جیسے تین کو
دو سے ایک کی زیادتی ہے اور وہ نصف ہے دو کا ۴۔ یا نسبت وزن کی بالاربعہ ہو اور اوسی سے مراد وہ زیادتی ہے جو بقدر ثلث اصل کے ہو
جیسے چار کو اوپر تین کے کہ ایک کی زیادتی ہے اور وہ ثلث تین کا ہے ۵۔ یا نسبت وزن کی بالکل دو مرتبہ کرکے ہو اور وہ زیادتی ربع اصل کی
ہے جیسے پانچ کو اوپر چار کے ایک کی زیادتی ہے اور یہی نسبت سوائے کی کہلاتی ہے۔ یہ پانچ نسبتین کم و بیشی کی محسوس ہوتی ہین بعد
اوسکے محسوس نہین **شیخ کا مقولہ** ہے مین ان نسبتون کا بھی ضبط کرنا اور پہچاننا محض شدید حس کے دشوار جانتا ہون۔ اور جو مشاق
فن موسیقی مین ہو اور ایقاعات اور تناسب نغمات کو بذریعہ صناعی کے پہچانتا ہو اور اوسکو قدرت شناخت موسیقی کی بخوبی ہو کہ معنوی
شئے کو اپنی معلومات سے قیاس کرے یہ شخص اگر اپنی فکر کو خرچ کرے اور بطرف معانی نبض کے تامل کرے ممکن ہے کہ یہ پانچون نسبتیں نبض مین سمجھ

محسوس ہوا ن **مترجم کہتا ہے** جالینوس کا قول ظاہر ہو گیا کہ یہ پانچون نسبتین محسوس مناسبات وزن سے ہین اور اسمین شرط معرفت موسیقی
کی شناخت کی نہین ہے شاید بنظر معرفت وجدانی کے ہے بعضے آدمی ایسے دیکھے کہ اونکی خلقت موزون ہوتی ہے کہ وہ وزن شعر اور تال اونکو
بمقتضائے طبیعت پہچان لیتے ہین — اور اکثر ایسے دیکھے کہ باوجود مہارت قواعد فن عروض اور قوافی کے اور نیز مہارت قواعد فن موسیقی کے نہ ایک شعر
موزون پڑھ سکتے اور نہ غیر موزون کے سکتہ اور نغمات کو شناخت کر سکتے ہین اور نہ بادی النظر اونکو برا معلوم ہوتا اور نہ بے تالا ہونا گانے والے کا
اونکو دریافت ہو سکتا ہے — ایسے لوگون کی نسبت البتہ جو دشواری شیخ نے لکھی درست ہے بلکہ بعید کمال مہارت کی بھی فن موسیقی مین اور نبض
شناخت نبض کی ان نسبتون کی محال عادی ہے بہرحال مترجم کو ان پانچون نسبتون کی تفصیل مع تمثیلات لکھنی ضرور ہے — واضح ہو کہ ارباب
موسیقی اوس عدد کو جو کسی دوسرے عدد کی نسبت دو چند ہو نسبت بالکل کہتے ہین اور یہ دوسری صورت ہے جسکو جالینوس نے کہا ہے کہ نسبت کل کے
ہے مثال اسکی ایک نغمہ کا ارتفاع تین ہے اور دوسرے کا چھ پس دوسرا نسبت پہلے کے نسبت بالکل کی رکھتا ہے — اور جو نغمہ نسبت دوسرے
نغمہ کے ڈیوڑھا ہے اور وہ عدد کسی اور عدد پر بقدر نصف کے زائد ہے ان دونون مین نسبت بالخمسہ کہتے ہین مثال اوسکی ایک نغمہ دو ہے اور دوسرا تین
ہے پس تین دو سے ایک عدد زائد ہے جو نصف ہے دو کا اور یہ بقول جالینوس کے تیسری نسبت ہے جسکو اوسنے نسبت بالخمسہ کہا ہے — اور جو نغمہ
کسی نغمہ پر بنسبت ثلث کے زیادہ ہو جیسے چار اور تین کے اوسکو نسبت بالاربعہ کہتے ہین اور یہ چوتھی نسبت ہے جو قول جالینوس مین اسی عنوان سے مذکور
ہوئی — اور جو نغمہ کسی عدد سے بقدر ربع کے زیادہ ہو جیسے پانچ اور چار کے اسکو نسبت بالاربعہ کہتے ہین اور یہ پانچوین نسبت ہے جو قول جالینوس مین
مذکور ہوئی — اور جو نغمہ کہ اوسمین دو نسبتین یعنی نسبت بالکل اور نسبت بالخمسہ مجتمع ہون جسکی مثل تالیف کیون نہوا اوسکو اصطلاح موسیقی مین نسبت ثلاثہ
اضعاف کی کہتے ہین اسلیے کہ نسبت کل سے دونا مراد ہے اور نسبت بالخمسہ سے ڈیوڑھا مراد ہے جس وقت یہ دونون جمع کیے جائین گویا کہ یہ مراد ہوئی کہ ڈیوڑھے کا
دونا اور ڈیوڑھے کا دونا سہ چند ہوتا ہے پس مجموعہ ان دونون نسبتون کا مساوی سہ چند اصل کے ہوگا مثال اوسکی دو اور چھ پس دو اور چھ کی
نسبت مؤلف ہے نسبت چھ سے طرف تین کے اور نسبت تین سے طرف دو کے اور تعبیر مین ہم اسکو اس طرح کہین گے کہ چھ دو کے ڈیوڑھے کا دونا ہے
یعنی تین گنا — پھر چونکہ نسبت چھ کی طرف تین کی نسبت بالکل یا نسبت ضعف کی ہے اور نسبت تین کی طرف دو کے نسبت بالخمسہ یعنی ڈیوڑھے کی ہے
اور نسبت چھ کی طرف دو کی نسبت ان اطراف کی جو مؤلف دو نسبتون سے ہون پس چھ کو طرف دو کے نسبت تین گنی یعنی ثلاثہ اضعاف کی ہے اور
یہی وہ نسبت ہے جو ڈیوڑھے کے دونے مین ہوتی ہے اور یہ پہلی نسبت ہے قول جالینوس مین جسکو اوسنے مجموعہ نسبت کل اور خمسہ کا تجویز کرکے نسبت
سہ چند نام رکھا ہے پس ماآل قول جالینوس کا یہ ٹھہرا کہ قدر محسوس مناسبات وزن سے یا نسبت سہ چند کے ہے یا دو چند کے بعد اوسکے ڈیوڑھے کی
اوسکے بعد وہ نسبت جسمین زیادتی ایک ثلث کی ہو اوسکے بعد سوائی **دسوین جنس** ماخوذ ہے نبض کے وزن سے اور نبض کا وزن بقیاس
مقدارون یا زمانے کے جو واسطے دو حرکت انبساط اور دو سکون کے کیا جاتا ہے اگرچہ حس انسان کی ضبط وزن سے قاصر ہے تاہم قیاس مقادیر نسبت
ازمنہ انبساط کا جو درمیان دو انبساط کے ہوتا ہے کر سکتا ہے حاصل یہ کہ جو زمانہ کہ اوسمین حرکت ہوتی ہے تا زمانیکہ سکون رہے محسوس ہو سکتا ہے
اور جو لوگ زمانہ حرکت کو زمانہ حرکت سے اور زمانہ سکون کو زمانہ سکون سے قیاس کرتے ہین وہ ایک قسم کو دوسری قسم مین داخل کرتے ہین اگرچہ
یہ افعال جائز ہے محال نہین ہے مگر اسکا خیال کرنا چاہیے کہ یہ بات غیر جید ہے — اور نبض کا وزن وہی ہے جسمین نسبت موسیقاری مذکورہ واقع ہو
— یعنی جسکو کہتے ہین کہ نبض یا جید الوزن ہو یا ردی الوزن اور ردی الوزن کی تین قسمین ہین ایک یعنی متغیر الوزن اور مجاوز الوزن اور یہ وہ
نبض ہے کہ کسی زمانہ کا وزن متصل وزن اور سن کے ہو جسکے قریب صاحب نبض ہو چکا ہو جیسے صبیان کی نبض کا وزن مساوی نبض شبان کے ہو

۲۔ دوسری سابق الوزن جیسے لڑکون کی نبض کا وزن شیوخ کی نبض کا ہو ۳۔ تیسری خارج الوزن کہ اوسکا وزن مشابہ وزن کسی سِن کے نہو یہ نبض کا وزن
سے بکثرت خارج ہونا تغیر عظیم پر دلالت کرتا ہے

فصل دوسری نبض مستوی اور مختلف کے بیان میں

نبض کا اختلاف یا بہت سی
نبضات میں ہو یا ایک ہی نبضہ میں ایک نبضہ کا اختلاف یا نبض کے بہت سے اجزا میں ہو یعنی جہان جہان انگلیان رکھی جاتی ہین ہر ایک انگلی کے نیچے
اختلاف ہو یا جزو واحد مین یا ایک انگلی کے نیچے اور بہت سی نبضات کا اختلاف کبھی منتظم یعنی رفتہ رفتہ کمی یا بیشی مین یکسان ہوتا جاتا ہی مثلاً ایک نبض
کسی قسم کی شروع ہو بعد اوسکے اوسی قسم مین زیادتی نبضات ہوتی جاوی یا نقصان ہوتا جاوی اور اس زیادتی اور نقصان کا یہانتک استمرار ہو کہ نہایت درجۂ زیادتی
یا نہایت درجۂ نقصان تک آہستہ آہستہ پہونچ جاوی یا اختلاف متناسب ہو بعد پہونچنے آخر حد کے جہان سی بڑھنا یا گھٹنا شروع ہوا ہی پھر وہین سے شروع ہو
یا آخر حد زیادتی اور نقصان سے پلٹنا بھی رفتہ رفتہ بطرز متناسب ہو اور پھر اوسی مقام پر پہونچے جہان سی ابتدا زیادتی یا نقصان کی ہوئی تھی۔ یا دوبارہ
مقام ابتدا پر پہونچکر بطرف انتہای زیادتی اور نقصان کے پہلے طرز کو مخالف طرز جداگانہ شروع کرے۔ اور بیشتر انتہا تک پہونچتی ہی اور کبھی مقام انتہا سے
پہلے منقطع ہو جاتی ہی یعنی اوس سلسلہ کو بیچ مین چھوڑ دیتی ہے اور بیشتر اوس غایت سی تجاوز کر جاتی ہے۔ اور جب بیچ مین سلسلہ منقطع ہوتا ہی کبھی درمیان
مین فترہ واقع ہوتا ہی یعنی سکون ہو جاتا ہے یا کوئی قسم کا نبضہ خلاف اس سلسلہ کا واقع ہو جاتا ہے۔ اور کبھی اختلاف انقطاع کا اس طرح پر ہوتا ہی کہ بیچ مین سلسلہ
اختلاف کے نبض کی قسم ذو الفترہ واقع ہوتی ہے۔ اور نبض ذو الفترہ اوسکو کہتے ہین کہ جس وقت امید حرکت کی ہو سکون پیدا ہو جاوے۔ اور واقع فی الوسط
اوس نبض مختلف کو کہتے ہین کہ جس وقت امید سکون کی ہو اوسمین حرکت پیدا ہو جاوے۔ اختلاف نبض کا بہت سی اجزا مین ایک نبضہ کے یا اجزاء نبض کی وضع
مین ہو یا اجزا کے کی حرکت مین۔ سو وضع اجزا کا اختلاف اسطرح ہوتا ہے کہ شریان کے اجزا کی نسبت جہات ستہ مین مختلف ہو اور چونکہ جہت ہر جسم کی چھہ
ہین چھہ طرح کا اختلاف پیدا ہو سکتا ہے۔ اور اختلاف حرکت اجزا کا یا سرعت و بطوء مین ہو یعنی ایک جزو نبض کا جتنے زمانہ مین ایک حرکت انبساطی کرے
دوسرا جزو و ہی دو یا تین کرے۔ خواہ اختلاف تقدم و تاخر حرکت مین ہو یعنی ایک جزو قبل وقت اپنی حرکت خاص کے متحرک ہو خواہ بعد وقت اپنی حرکت
کے نگر نسبت اپنے دوسرے جزو کے سریع اور بطی نہو۔ یا اختلاف قوت اور ضعف مین ہو۔ یا عظم اور صغر مین اجزا کے اختلاف ہو اور ان چارون اختلاف
کی ہر ایک قسم یا ترتیب مستوی پر جاری ہو یا ترتیب مین بھی اختلاف بزیادتی و نقصان واقع ہو۔ اور ترتیبی اختلاف یا دو جزو مین دو انگلیون کے
نیچے محسوس ہو یا تین یا چار انگلیون کے نیچے پیدا ہو۔ اور ان صورتون مین ترکیب بھی ہو سکتی ہے بہ قاعدۂ تبدیل ترتیب اجتماع کے۔ اختلاف نبض
جزو واحد مین منقطع۔ اور عائد۔ اور متصل۔ ہوتا ہے منقطع وہ اختلاف ہی کہ جزو واحد مین انفصال نظام کا بسبب فترہ سے واقع ہو اور جو جزو واحد
بوجہ فترہ کے انفصال سے جدا ہو جاتا ہے اوسکی طرفین مین کبھی اختلاف سرعت اور بطوء اور تشابہ کا ہوتا ہے۔ اور عائد سے یہ مراد ہے کہ جزو واحد نبض
عظیم کا صغیر ہو جاوے پھر بطرف عظیم ہونے کے بہ نرمی عود کرے۔ اسی عائد کی قسم میں سے نبض متداخل بھی ہے۔ اور متداخل وہ نبض ہے کہ ایک نبضہ
بسبب اختلاف کے مثل دو نبضہ کے معلوم ہو یا دو نبضے بسبب تداخل کے مثل ایک نبضہ کے معلوم ہون۔ اور اسیطرح پر مختلف کا حال بھی اس قسم مین
لحاظ کیا جاتا ہے۔ متصل وہ نبض ہے جسکا اختلاف درجہ بدرجہ اسطرح اتصال پر ہو جسکا فصل بجہت تغیر مین از قسم سرعت و بطوء غیر محسوس ہو۔ یا اوسکا
انفصال بجہت اتصال مین سرعت و بطوء سے یا اعتدال سے غیر محسوس ہو۔ یا اوسکا اختلاف اعتدال مین سرعت و بطوء کے یا عظم و صغر مین خواہ
دونون قسم کے اعتدال مین بہ نسبت اوس حصے کے جسمین انتقال بتدریج کیا جاتی ہے غیر محسوس ہو۔ اور یہ نبض کبھی بہیج تشابہ مستمر رہتی ہے اور
کبھی حسب اتفاق باوجود اتصال کے اسکے بعض اجزا مین اختلاف متعدد ہوتا ہے اور بعض مین نہین

فصل تیسری مرکب اقسام

نبض کے جنکے نام جداگانہ ہین غزالی وہ نبض ہے کہ ایک جزو مین اختلاف ہو اس طرح کہ اوس جزو کی حرکت بطی ہو کر منقطع

ہوجاے اور سپھر سریع ہو **موجی** وہ نبض ہے کہ اجزاے رگ کے مقدار وسعت مین مختلف ہون یا شہوق اجزا اور عرض مین یکسان نہو یا تقدم و تاخر اجزا رگ کا
شروع حرکت نبض سے مختلف ہو نرمی کے ساتھ اور سبب جنبش کو اور کسی مادہ اسکے واسطے عرض ہو ایسا محسوس ہو جیسے پانی کی لہرین ایک کے
پیچھے ایک سیدہ مین چلی آتی ہین اور اون مین پستی اور بلندی اور سرعت اور ظہور کا اختلاف ہے **دودی** مشابہ موجی کے ہوتی ہے مگر یہ نبض
صغیر اور بشدت متواتر کہ اسکے تواتر مین گمان سرعت کا ہوتا ہے حالانکہ یہ نبض سریع نہین ہے **نملی** بہت صغیر اور بنہایت درجہ متواتر ہوتی ہے
دودی اور نملی کا اختلاف شہوق اور تقدم و تاخر مین زیادہ ظاہر اور محسوس ہوتا ہے بہ نسبت اوس اختلاف کی جو بسبب عرض نبض ہو بلکہ شاید اختلاف
عرض کا ظاہر نہین ہوتا **منشاری** وہ دندانہ دار نبض ہے مشابہ موجی کے اختلاف اجزا مین شہوق یعنی بلندی اور عرض اور تقدم اور تاخر کے
لحاظ سے لیکن بہ نسبت موجی کے اسمین صلابت زیادہ ہوتی ہے اور باوجود صلابت کے اسکے اجزا مین صلابت کا اختلاف بھی ہوتا ہے ـــ اور
یہ نبض سریع متواتر صلب اور اجزا مین اسکے باعتبار عظم اور انبساط اور صلابت و لین کے اختلاف ہوتا ہے **ذنب الفارہ** وہ نبض ہے جسمین نبض نبض
اختلاف ہوتا ہے کبھی نقصان کی طرف زیادتی کے بتدریج بڑھتی جاتی ہے اور کبھی زیادتی سے طرف نقصان کے آہستہ آہستہ گھٹتی ہے اور یہ اختلاف
کبھی نبضات کثیرہ مین ہوتا ہے اور کبھی نبضۂ واحدہ کے اجزاء کثیرہ مین اور کبھی نبضۂ واحدہ کے جزو واحد مین مگر خاص اختلاف ذنب الفارہ کا متعلق
جنس عظم سے ہے اور کبھی باعتبار سرعت و بطوء اور قوت و ضعف کی بھی ہوتا ہے **مسلّی** یہ نبض مثل تکلہ کے ہوتی ہے اور نقصان سے شروع کر کے
انتہا مین ایک حد زیادتی تک پہونچکر پھر ترتیب طبیعی سے تا آنکہ حد اول کو نقصان مین پہونچ جاتی ہے پس گویا کہ دو ذنب مین جو سے کی دمکی نہ اترے
ہے ملکر ایک ہو گئین **ذوالقرعتین** اسکی تعریف مین اطبا مختلف ہین ـــ ایک گروہ اسکو نبضہ واحد قرار دیتے ہین کہ تقدم و تاخر مین مختلف
ہے ـــ اور بعض اطبا کہتے ہین کہ یہ دو نبضہ ملحق ہو گئے ہین اور حاصل یہ ہے کہ دونون کے درمیان اتنا زمانہ نہین ہے جسمین گنجایش اسقدر ہو کہ انقباض
کے بعد انبساط پیدا ہو ـــ یہ بات کچھ ضرور نہین ہے کہ جب دو قرع محسوس ہون نبضہ بھی دو ہون ورنہ نبض منقطع الانبساط مین جسے مائل کہتے ہین
دو نبضہ قرار دیے جاوین ـــ بالعرض دو نبضہ یہی کہلاتی ہین کہ نبض کی حرکت شروع ہو اور انبساط پیدا ہو پھر بطرف عمق بدن کے حرکت انقباضی
کرے پھر دوبارہ انبساط پیدا ہو **ذوالفترۃ** اور **واقع فی الوسط** جنکا ذکر اوپر ہو چکا اور غزالی اور واقع فی الوسط مین یہ فرق ہے
کہ غزالی مین دوسرا قرع قبل تمام ہونے پہلے قرع کے پیدا ہو جاتا ہے اور واقع فی الوسط مین دوسرا نبضہ زمانہ سکون اور تمام ہونے پہلے قرع کے پیدا
ہوتا ہے منجملہ مرکبات کی نبض تشنج اور مرتعش اور ملتوی یعنی وہ نبض جو مثل لپٹے ہوئے ڈورے یا مفتول ڈورے کے ہوتی ہے اور یہ اختلاف از
قسم تقدم و تاخر اور وضع اور عرض کے پیدا ہوتا ہے اور متواتر از قسم ملتوی کے ہے مشابہ مرتعش یعنی کانپتی ہوئی نبض کی ہوتی ہے مگر انبساط
متواتر بہت پوشیدہ ہوتا ہے ـــ اسیطرح استوار وضعی سے شہوق مین خروج متواتر کا مخفی ہوتا ہے مگر تمدد متواتر مین ظاہر ہوتا ہے مگر اکثر میلان
اس نبض کا ایک ہی جانب مین ہوتا ہے ـــ اور اکثر نبض متواتر اور ملتوی اور مائل جانب بدن مین خشک امراض ہین پیدا ہوتی ہین ـــ نبض مرکب کے
غیر متناہی اقسام ہین جنکا کچھ نام نہین ہے **فصل چوتھی نبض کے اقسام طبعی** ہر ایک قسم نبض کی اقسام مذکورۂ بالا سے جو مقتضی
تقاضاے سن کی زیادتی اور نقصان مین ہون اور نہین سے نبض طبعی وہی ہے جسکو ہر قسم کا معتدل کہنے اور یہ کہا ہے سوای ملبس قوت کے اس جنس
مین طبعی وہی ہے جو اقوی ہو قوت مین اگرچہ بعض ایسے اصناف کی نبض بوجہ زیادتی قوت کے مثلاً اعظم ہو گئی اس جہت سے طبعی قرار دی گئی
ـــ اور جو اصناف متحمل زیادتی اور نقصان کے نہین ہین اونمین نبض طبعی مستوی منتظم اور جید الوزن ہے **فصل پانچوین اسباب**
انواع مذکورۂ نبض ـــ نبض کے سببقہ اسباب تمام ضروری ذاتی داخل قوام نبض مین ہین اور انکو ماسکہ کہتے ہین

اور بعض اسباب تو لازم نبض مین داخل نہین ہین اونہین سے ایک قسم اسباب غیر لازمی کی ہے کہ جو بوجہ اپنے اقسام نبض مین تغیر احکام دیتے ہین — اور ایک قسم
غیر لازمی ہے — اور انکو مغیرہ علی الاطلاق کہتے ہین — اسباب ماسکہ تین ہین ۱ قوت حیوانی جو نبض مین حرکت پیدا کرتی ہے اور مقام اسکا قلب مین ہے
اور اسکا بیان تفصیلی فصل چہارم تعلیم سوم فن اول مین ہو چکا ہے ۲ دوسرا سبب آلہ ہے اور وہ رگ نبض کی ہے جسکا ذکر تشریح اعضا مین ہو چکا ہے
۳ تیسرا سبب احتیاج طرف بجھانے حرارت قلب کی ہے ایسی خواہش واسطے مقدار معلوم اطفاء حرارت سے ہوتی ہے اور باندازہ حرارت اوسکی معین
ہوتی ہے کہ زیادہ اشتعال حرارت مین احتیاج اطفا کی زیادہ ہوتی ہے اور کمی مین کم اور اعتدال حرارت مین معتدل — اسباب ماسکہ کے افعال بسبب اقتران
کسی سبب اسباب لازمہ اور غیر لازمہ مغیرہ علی الاطلاق کے متغیر ہو جاتے ہین

فصل چھٹی موجبات اسباب ماسکہ کے بیان مین

جب قوت اگر یعنی شریان نبض بوجہ نرمی کے مطیع ہو اور قوت قوی ہو اور حاجت اطفاء حرارت کی شدید ہو نبض عظیم ہوگی — اور حاجت اطفاء حرارت کی ان تینون
مین زیادہ تر معین نبض کے عظیم ہونے پر ہوتی ہے پھر اگر قوت مین ضعف ہو نبض لامحالہ صغیر ہو جائیگی — اور اگر رگ مین یعنی نبض کے صلابت ہو اور حاجت
اطفاء حرارت کی کم ہو نبض مین نہایت صغر پیدا ہوگا — اور صلابت رگ کی فقط نبض مین صغر پیدا کرتی ہے لیکن جو صغر بسبب صلابت کے پیدا ہوتا ہے
اوسمین اور اوس صغر مین جو بوجہ ضعف کے پیدا ہوتا ہے یہ فرق ہے کہ پہلی صورت مین نبض صغیر صلب ہوتی ہے اور ضعیف نہین ہوتی اور نہ بحد افراط
قصیر اور منخفض یعنی پست ہوتی ہے جیسے بوقت ضعف قوت کے اسکی احتیاج اطفاء حرارت سے بھی نبض مین صغر پیدا ہوتا ہے مگر اسوقت نبض مین
ضعف اور صلابت اور افراط قصر و انخفاض کا اسقدر نہین ہوتا ہے کہ یہ صغر بمقدار صغر ضعف کے ہو سکے اور صغر صلابت مع القوت زیادہ ہے بہ نسبت اوس
صغر کے جو کمی حاجت اطفاء حرارت سے مع القوت پیدا ہوا اسلیے کہ قوت ہمراہ عدم احتیاج اطفاء حرارت کے اعتدال مین زیادہ کمی نہین کرتی اسواسطے
کہ اوس مقام پر کوئی مانع از قسم صلابت انبساط سے نہین ہوتا البتہ بکثرت عدم احتیاج اطفاء حرارت کی مائل بطرف ترک زیادتی اعتدال کی ہوتی ہے
یعنی اگر عدم حاجت اطفا کی زیادہ ہو زیادہ اعتدال نبض باقی نہین رہتی اور زیادہ اعتدال کی کچھ حاجت بھی نہین ہے — اگر حاجت اطفاء حرارت کی
زیادہ ہو اور قوت قوی ہو اور شریان نبض کی بوجہ صلابت کی مطیع عظم مین نہو اوسوقت ضرور ہے کہ نبض مین سرعت پیدا ہو تاکہ جسقدر انبساط بوجہ
نہونے عظم کے فوت ہوا ہے سرعت سے اوسکا تدارک کرے — اور اگر قوت ضعیف ہو اوسوقت نہ نبض عظیم ہوگی اور نہ سریع پس ضرور ہے کہ متواتر ہو جاے
تاکہ جو چیز بوجہ فقدان عظم اور سرعت کے فوت ہوئی ہے تواتر سے اوسکا تدارک ہو اور مرات کثیرہ نبض متواتر کے قائم مقام ایک حرکت نبض عظیم یا دو حرکت
سریع کے ہو اس نبض کی مثال ایسے شخص سے دیجاتی ہے جسے حاجت ایک بھاری چیز اوٹھانے کی ہو کہ اگر اوسکی قوت ایک مرتبہ اوٹھا لینے مین
اوس بار عظیم کے کافی ہے تو ایک ہی مرتبہ مین اوٹھا لیتا ہے ورنہ اوس بوجھ کے دو حصہ کرکے اوٹھانے مین جلدی کرتا ہے خواہ چند حصہ کرکے اوٹھاتا
ہے مگر جتنے حصے زیادہ کرتا ہے اوسیقدر اوٹھانے مین مہلت بھی ہوتی ہے اور ہر قسم کو بمقدار اپنی طاقت کے بدیر یا بعجلت اوٹھا لیتا ہے اور
ہر ایک حصہ کے اوٹھانے کے بعد دوسرے حصہ کے اوٹھانے مین باز نہین آتا اور تامل نہین کرتا اگرچہ ہر ایک حصہ کو اوٹھا کر دوسری جگہ
پہونچانے مین بطی ہو ہان اگر نہایت درجہ ضعیف ہو اوسوقت دوبارہ اوٹھانے مین بھی سستی کرتا ہے اور دوسری جگہ بوجھ پہونچانے مین
مشقت زیادہ ہوتی ہے اور وہان سے دیر مین پلٹتا ہے — اگر قوت قوی ہو اور آلہ مطیع ہو مگر حاجت اطفاے حرارت کی شدید ہو کہ حد اعتدال
سے اوسمین شدت زیادہ ہو اوس وقت نبض عظیم اور سریع ہو جاتی ہے — اور اگر حاجت اطفاے حرارت کی اوس سے بھی زیادہ ہو اور قوت
سریع عظیم متواتر ہوتی ہے — طول نبض مین حقیقتاً اسباب عظم سے پیدا ہوتا ہے — اگر اسباب عظم نبض کے پاسکے جاتے ہین اور جہت عرض
اور عمق مین مثلاً صلابت مانع زیادتی کی ہو یعنی نبض کے اتساع سے صلابت منع کرے اور کثافت کم اور حرارت کے شوق سے طول عظم ہو

بعض اوقات مین طول نبض بہ نسبت [illegible] بڑہ جاتی ہے طویل ہوجاتی ہے عریض ہونا نبض کا یا بوجہ خلائے عروق ہوتا ہے کہ طبقہ عالیہ مائل طبقہ سافلہ کیطرف ہوتا ہے [illegible] یا عریض ہونا نبض کا بجہت زیادہ نرم ہونے جرم شریان کے ہوتا ہے – اور تواتر کا سبب ضعف یا کثرت حاجت [illegible] حرارت [illegible] کا سبب یا ضعف ہے یا قوت کا اس مقدار پر پہونچنا کہ نبض عظیم ہوجائے اور بہ وجہ شدید حاجت اطفائے حرارت کی کم ہو [illegible] یا بوجہ غایت سقوط قوت ہو کر مریض قریب ہلاکت پہونچے – اسباب ضعف نبض کے وہ امور ہین جو بدن انسان مین تغییر پیدا کرین جیسے تمام امراض حادہ [illegible] استفراغ اور غلط روی یا ریاضت مفرط اور اخلاط کی حرکت یا اونکی ملاقات اعضائے شدید الحس سے یا اون اعضا سے جو نزدیک قلب [illegible] اور وہ چیزین جنسے بدن مین تحلیل پیدا ہو – اسباب صلابت نبض کے خشکی جرم شریان کی یا بشدت تمدد ہونا یا بوجہ شدت برودت کے جرم شریان مین انجماد پیدا ہونا – اور کبھی صلابت نبض کی بحران مین بجہت زیادتی کوشش کے اور اعضا مین تمدد پیدا ہونے کی وجہ سے بطرف دفع طبیعت کے پیدا ہوتی ہے – اسباب نرمی نبض کی وہ چیزین ہین جو بالطبع رطوبت پیدا کرین – اسیطرح وہ امراض ہین جیسے استسقا اور [illegible] اسباب [illegible] جیسے استحمام – سبب اختلاف نبض کا باوجود ثبات قوت کے گرانی کسی مادہ کی طعام یا خلط سے اور ضعف قوت مین اختلاف نبض کا بوجہ [illegible] قوت اور مرض کے ہوتا ہے – ایضاً اسباب اختلاف سے امتلاء عروق کا ہے خون سے اور ایسے اختلاف کو نضج زائل کر دیتی ہے – کثرت خون کی جو بشدت موجب اختلاف ہوتی ہے وہی ہے کہ خون مین لزوجت ہو اور روح کی حرکت مین بوجہ اس لزوجت کے اختناق پیدا ہو کہ شرائین مین حرکت روح کی بخوبی نہو سکے خصوصاً اگر بہ تراکم وابستگی روح کی قریب قلب کے واقع ہو – منجملہ اسباب اختلاف کے جو بہت جلد اختلاف پیدا کرین امتلا معدے کا ہے طعام سے – اور غم و فکر کسی چیز مین لیکن اگر معدے مین کوئی غلط روی ہمیشہ رہے اختلاف بھی دائمی ہو گا – اور بشدت نوبت بہ خفقان موذی پہونچے گی اور نبض خفقانی پیدا ہو گی – سبب نبض منشاری کا اختلاف اوس خلط کا ہے کہ اندر جرم شریان کے موجود ہو اور عفونت اور خامی اور نضج مین مختلف ہو یا جرم شریان مین صلابت اور نرمی کا اختلاف ہو – یا اعضائے عصبانی مین ورم ہو – [illegible] کا سبب شدت قوت اور احتیاج شدید اطفائے حرارت کی اور سختی جرم شریان کی اسقدر کہ مقتضی خواہش قوت کو انبساط نبض کی [illegible] واحد مین نکرے جیسے کوئی شخص کسی چیز کو کاٹنا چاہے ایک ہی وار مین اور وہ شے ایک وار مین نہ کٹ سکے [illegible] اگر زیادتی حاجت کی دفعۃً پیدا ہو – سبب نبض فاری کا یہ ہے کہ قوت ضعیف ہو پس کوشش سے طرف استراحت کے [illegible] اور رفتہ رفتہ استراحت سے طرف کوشش کے حرکت کرے – جو نبض حالت واحدہ پر ثابت ہو اوسکو دلالت ضعف قوت پر [illegible] اور جو نبض مثل ذنب الفار کے ہے اوسکو دلالت کسی قدر قوت پر ہے – اور اس بات پر ہے کہ ضعف [illegible] ذنب الفار کی نہایت ردی وہ قسم ہے جسے ذنب منقطع کہتے ہین یعنی کم ہوتے ہوتے فنا ہو جائے – اور اسکے بعد ذنب ثابت کی [illegible] کی سبب ذات الفترہ کا ماندگی قوت کی ہے کہ اوسکی جہت سے استراحت کو داسطے فترہ واقع ہوتا ہے [illegible] کہ استراحت کی طرف نفس اور طبیعت دفعۃً متوجہ ہو – نبض متشنج کا سبب حرکات غیر طبعی قوت مین اور قوام آلہ کی [illegible] بجہت قوت اور صلابت آلہ کے اور احتیاج شدید بطرف اطفائے حرارت کے پیدا ہوتی ہے اس سے کم اگر حاجت ہو تو نبض [illegible] ہوتا ہے – نبض دودی کا سبب اکثر ضعف قوت ہوتا ہے کہ بجہت شدت ضعف کے دفعۃً انبساط نہین ہو سکتا [illegible] انبساط پیدا ہوتا ہے – نبض موجی کا سبب نرمی شریان کی ہوتی ہے اگرچہ قوت مین زیادہ ضعف نہو اسلیے کہ آلہ تر اور نرم انبساط اور تحریک کو قبول نہین کرتا اسلیے ایک ایک جزو مین حرکت جدا گانہ پیدا ہوتی ہے بخلاف آلہ خشک اور سخت کے

کہ بہت آمادۂ جنبش اور لرزش پر کرتی ہے اور جسم سخت اور خشک کے ایک جزو کی حرکت دینے سے آخر تک حرکت پیدا ہوتی ہے ۔ اور جسم رطب اور لین میں یہ بات جائز ہے کہ ایک جزو اوسکا قبول حرکت کرے اور اسکے قبول سے دوسرا جزو منفعل نہو کیونکہ ایسا جسم انفعال کو جلدی قبول کرتا ہے اور بہت جلد دوہرا ہو جاتا ہے ۔ اور صورت کو بہت جلد بدل دیتا ہے ۔ دودی اور نملی نبض کا سبب بشدت ضعف ہوتا ہے تا اینکہ مطبوع اور تمام تر اور اختلاف اجزا نبض میں مجتمع ہو جاوے اسلیے کہ قوت کو استطاعت حرکت انبساط پیدا کرنے کی دفعۃً واحدۃً میں نہیں ہے بلکہ تھوڑا تھوڑا انبساط اجزا میں پیدا کرتی ہے ۔ نبض ردی الوزن کا سبب اگر نقصان احوال زمان میں وزن خراب ہو زیادتی حاجت ترویح کی ہے ۔ اور اگر احوال زمان حرکت میں ردی الوزن ہو اوسکا سبب زیادتی ضعف کی ہے خواہ حاجت اطفاے حرارت کی نہو لی ۔ اور نقصان زمانہ حرکت بوجہ سرعت انبساط کے اوسکا سبب منافی اس سبب کے ہے ۔ نبض ممتلی اور خالی اور حار اور بارد اور شاہق اور منخفض کے اسباب ظاہر ہین واللہ اعلم بالصواب

فصل ساتوین نبض اسنان اربعہ زن و مرد کے بیان مین

مردون کی نبض چونکہ قوت انکی شدید ہوتی ہے اور حاجت ترویح کی انکو زیادہ ہوتی ہے اعظم اور اقوی ہوتی ہے ۔ اور چونکہ انکی حاجت بذریعہ عظیم ہونے کے تمام ہوتی ہے اسلیے انکی نبض بہ نسبت عورتون کے زیادہ بطی اور بشدت متفاوت اکثر اوقات ہوتی ہے ۔ پھر چونکہ ہر ایک نبض جسمین قوت ثابت ہو متواتر ہو جاتی ہے اسلیے واجب ہے کہ اوسمین سرعت بھی پیدا ہو اسواسطے کہ سرعت کا وجود تواتر سے بیشتر ہوتا ہے لہذا چونکہ نبض مردون کی بہت بطی ہوتی ہے اوسمین تفاوت بھی شدید ہوتا ہے ۔ لڑکون کی نبض بوجہ رطوبت کے بہت نرم ہوتی ہے او ضعیف تر اور بشدت متواتر اسلیے کہ حرارت اونکی قوی ہے اور قوت قوی نہین ہے اسواسطے کہ ابھی وہ کمال نشو و نما پر نہین پہونچے ہین مگر انکی نبض بقیاس انکے جثہ کے عظیم ہوتی ہے کیونکہ بدن انکے مقدار مین چھوٹے ہین ہان انکی نبض بنظر نبض اون لوگون کے جو استکمال نشو و نما کا کر چکے ہین عظیم نہین ہے مگر سرعت و تواتر مین شدید ہوتی ہے بوجہ حاجت زائدہ کے اسلیے کہ لڑکون مین بخار دخانی کا اجتماع بوجہ کثرت ہضم کے زیادہ ہوتا ہے اور قوت اونکی ہضم مین عاجز ہوتی ہے اور اسی جہت سے حاجت اخراج فضول اور ترویح حار غریزی کی اونمین زیادہ ہوتی ہے ۔ جوانون کی نبض عظم مین زائد ہوتی ہے اور سرعت و تواتر مین ناقص ۔ اور تفاوت مین بدرجۂ نہایت پہونچتی ہے مگر اول شباب کی نبض عظیم تر اور وسط شباب کی قوی تر ہوتی ہے ۔ ہم فصل تیسری تعلیم تیسری فن اول مین ثابت کر چکے ہین کہ حرارت صبیان اور شبان کی قریب متشابہ کے ہے پس حاجت ترویح کی بھی دونون مین قریب قریب ہوگی لیکن چونکہ قوت شبان مین زیادہ ہے تو نبض عظیم ہو کر سرعت اور تواتر سے مستغنی ہو جاتی ہے ۔ مدار کار نبض کے عظیم ہونے مین قوت پر ہے اور حاجت ترویح کی عظم پر داعی ہوتی ہے اور اعتدال جرم شریان کا اسمین ہوتا ہے ۔ کھول کی نبض مین صغر زیادہ ہوتا ہے بسبب ضعف کے اور سرعت بھی اسی وجہ سے کم ہوتی ہے اور بوجہ عدم حاجت ترویح کے اور اسی جہت سے اوسمین تفاوت بھی زیادہ ہوتا ہے ۔ شیوخ جنکا سن حد کو پہونچ گیا ہو نبض اونکی صغیر اور متفاوت اور بطی ہوتی ہے اور بیشتر بسبب رطوبات غریبہ کے نبض مین نرمی پیدا ہوتی ہے نہ بوجہ رطوبت غریزی کے

فصل اٹھوین نبض امزجہ کے بیان مین

گرم مزاج کو حاجت ترویح کی زیادہ ہوتی ہے پس اگر قوت اور آلہ مساعدت کرے نبض عظیم ہوتی ہے اور اگر قوت یا آلہ دونون مین کوئی مساعد نہو بحسب تفصیل مذکورۂ بالا کے نبض دقیق یا صغیر ہوگی ۔ اور اگر حرارت بوجہ سوء مزاج کے نہو بلکہ طبعی ہو اور سوء مزاج قوی صحیح ہوگا اور قوت بہت قوی ہوگی ۔ ایسا گمان نکرنا چاہیے کہ حرارت غریزی کی زیادتی قوت مین ضعف کے نقصان پیدا کرتی ہے بلکہ جتنی حرارت غریزی بڑھتی جاتی ہے قوت جوہر روح مین

زیادہ کرتی ہے اور جو امر دی نفس مین - اور حرارت تابع سو مزاج کے ہوتی ہے جسقدر بڑہتی ہے قوت مین ضعف پیدا کرتی ہے - مزاج بارد کی نبض حمات نقصان کی طرف مائل ہوتی ہے جیسے صغر خصوصاً بطوء اور تفاوت اگر جرم شریان نرم ہو عرض نبض کا اور بطوء اور تفاوت زیادہ ہوتا ہے - اور اگر سخت ہو اس سے کم ہوتا ہے - جو ضعف نبض کہ اوسکو سوء مزاج بارد پیدا کرتا ہے بہت زیادہ ہوتا ہے بہ نسبت اوس ضعف کے جو سوء مزاج حار سے پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ حار بہت مناسب ہے حرارت غریزی سے - مزاج رطب کی نبض مین موجیت اور استعراض زیادہ ہوتا ہے اور خشک مزاج مین تنگی اور صلابت - پھر اگر قوت قوی ہو اور حاجت شدید ہو تو القرعتین اور متشنج اور مرتعش پیدا ہوگی - ناظرین کتاب ہذا تو اعد مذکورہ بالا کو یاد کرکے مرکب مزاج کی نبض پیدا کر سکتے ہین - کبھی ایک ہی شخص کے بدن کی نصف جانب گرم ہوتی ہے اور نصف سرد اس وجہ سے اور سکے دونون جانب کی نبض مین ایسا اختلاف پیدا ہوتا ہے جسے حرارت اور برودت جانبین کی مقتضی ہو پس اونکی نبض گرم جانب کی مثل حار مزاج کے ہوتی ہے اور سرد جانب کی مثل بارد مزاج کے ہوتی ہے - اسی جگہ سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ انبساط اور انقباض نبض کا بطریق جزر اور مد قلب کے نہین ہوتا بلکہ یہ طریقہ انبساط اور انقباض جرم شریان سے بلکہ پیدا ہوتا ہے

فصل نوین نبض فصول کے بیان مین ربیع کی نبض معتدل ہر چیز مین ہوتی ہے اور قوت مین زیادہ - اور صیف مین نبض متواتر اور سریع ہوتی ہے کہ حاجت ترویح کی زیادہ ہے اور صغیر اور ضعیف بوجہ اضلال قوت کے ہوتی ہے اسلیے کہ بسبب حرارت خارجی کے جو با فراط غالب ہوتی ہے تحلیل ہو جاتی ہے - جاڑون مین نبض کا تفاوت اور بطوء اور ضعف بشدت ہوتا ہے باوجودیکہ صغیر ہوتی ہے اسلیے کہ قوت بعض ابدان مین ضعیف ہو جاتی ہے - اور حرارت غریزی اندر جسم کے محتقن ہو کر مجتمع ہوتی ہے پس قوت قوی ہو جاتی ہے - اور یہ بات اوس وقت ہوتی ہے کہ مزاج مین حرارت غالب ہو اور برودت کے مقابلہ مین قادر ہو اور برودت کا زیادہ قبول نکرتا ہو کہ اوس وقت برودت اندر بدن کے داخل نہوگی - خریف مین نبض مختلف اور مائل ضعف ہوگی - اختلاف بسبب کثرت استحالہ مزاج کے جو خریف مین عارض ہوتا ہے کہ کبھی گرم ہو جاتا ہے اور کبھی سرد اور ضعف بھی اسی وجہ سے ہوتا ہے اسلیے کہ مزاج مختلف کو ہر وقت مین زیادہ ایذا پہونچتی ہو بہ نسبت مزاج متشابہ اور مستوی کے اگرچہ متشابہ اور متوازن حالی مین ہو اور چونکہ خریف کا زمانہ طبیعت حیوانی کے متناقض ہے اسلیے کہ خریف مین ضعف اور بھی زیادہ ہوتا ہے یہ بھی ایک دلیل اختلاف نبض کی ہو سکتی ہے - اور جو فصول درمیان فصول چارگانہ کے ہون اونکی نبض مناسب دو فصلون کی کیفیت کے ہوتی ہے جنکے بیچ مین یہ نبض واقع ہے

فصل دسوین نبض بلاد اور شہرون کے بیان مین بعض بلاد اور شہر معتدل ہوتے ہین اور ربیعی یعنی اونکے خواص آب و ہوا کے مناسب فصل ربیع کے ہوتے ہین - اور بعض بلاد مائل صیفی ہوتے ہین - اور بعض برودت مین مثل شتا کے - اور بعض مین مثل خریف کے ہوتے ہین - پس احکام نبض کے ہر بلد مین بقیاس اون احکام کے ہونگے جنکا بیان نبض فصول مین ہو چکا

فصل گیارہوین اوس نبض کے بیان مین جو کھانے پینے سے حادث ہوتی ہے کھانے پینے کی چیزین نبض کے حال کو اپنی کیفیت اور کمیت کی جہت سے متغیر کرتی ہین - کیفیت کا تغیر اس طرح پر کہ جسقدر مائل بہ تسخین یا تبرید ہون موافق اوسی کیفیت کے نبض مین تغیر پیدا ہوتا ہے - اور کمیت مین اس طرح پر کہ اگر ماکول و مشروب کی مقدار معتدل ہو نبض کے عظیم اور سرعت اور تواتر مین زیادتی پیدا ہوگی اسلیے کہ قوت اور حرارت مین زیادتی حاصل ہوتی ہے - اور یہ تاثیر مدت تک ثابت رہتی ہے - اور اگر مقدار ماکول و مشروب کی زیادہ ہو نبض مین اختلاف غیر منتظم پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ طعام قوت پر گرانی پیدا کرتا ہے - اور ہر ایک گرانی موجب اختلاف نبض کی ہوتی ہے اور کا غا نیس سے

کہا ہے کہ سرعت نبض اسوقت تواتر سے زیادہ ہوتی ہے ۔ اور یہ تغیر دیر تک ٹھہرتا ہے کیونکہ اسکا سبب دیر تک نہ ٹھہرے ۔ اور اگر ماکول و
مشروب اس مقدار سے کم ہو اختلاف منتظم پیدا ہوگا ۔ اور قلت مقدار مین نبض کا اختلاف اور عظم اور سرعت کم ہوتا ہے اور تغیر اوسکا بکثرت
ثابت نہین رہتا اسلیے کہ مادہ کم ہے جبت جلد ہضم ہو جاتا ہے ۔ پھر اگر قوت مین کمی اور ضعف بہت زیادتی یا کمی ماکول و مشروب کے
دونون صورتون مین نبض متفاوت مستعد مین آخر کو مشابہ ہو جاتی ہے ۔ اور اگر طبیعت قوی ہضم پر ہو کر استحالہ غذا اسکا کر دیتی ہے پھر
نبض معتدل ہو جاتی ہے ۔ شراب مین ایک خصوصیت زائد ہے کہ مقدار کثیر اوسکی اگرچہ موجب اختلاف نبض ہوتی ہے مگر اسقدر
اختلاف کہ معدہ پر ہو اور غذا سے کثیر برابر مقدار شراب کے جیسا اختلاف پیدا کرتی ہے وہ اختلاف شراب نہین پیدا کرتی ۔ یہ خاصیت
بہت متعلق جوہر شراب اور لطافت اور رقت اور خفت کے اسمین ہوتی ہے لیکن اگر شراب بالفعل سرد ہو پس جو تغیر اور سرد چیزین
بالفعل نبض مین پیدا کرتی ہین شراب بھی پیدا کرتی ہے ۔ مثلاً نبض کو صغیر اور متفاوت اور بطی کر دیتی ہے ۔ اور یہ تغیر نبض مین
بہت سرعت نفوذ شراب کے بہت جلد پیدا ہوتا ہے ۔ پھر جسوقت اندرونی حرارت اسکو گرم کرتی ہے شاید یہ تغیر جو بوجہ برودت
فعلی کے پیدا ہوا تھا زائل ہو جاتا ہے ۔ اور شراب بدن مین جسوقت نفوذ کرتی ہے دران حالیکہ وہ گرم ہو اوسکی حرارت بہت بعید
حرارت غریزی سے نہین ہوتی اور تحلل فوراً عارض ہوتا ہے ۔ اور اگر شراب سرد بالفعل بدن مین نافذ ہوتی ہے اسکی ایذا دہی اسقدر
ہوتی ہے کہ اور سرد چیزین اتنی موذی نہین ہین اسلیے کہ اور سرد چیزین بعد گرم ہونے کے نفوذ کرتی ہین اور سریع النفوذ نہین ہوتی ہین
بخلاف شراب کے کہ وہ قبل گرم ہونے کے نفوذ کر جاتی ہے اور اس جہت سے ضرر عظیم پیدا ہوتا ہے خصوصاً ایسے ابدان مین جو
مستعد ایسے ضرر کے ہین ۔ اور گرم بالفعل شراب کا ضرر اسقدر نہین ہے اگر بحالت گرمی نفوذ کر جاے اسلیے کہ اوسکی تسخین اول
ملاقات مین اتنی نہین ہوتی کہ اسے کامل ہونے دے سکے بلکہ طبیعت اوسکو قبول کر کے اوسکی حصہ مناسب پر تقسیم کر کے تفریق اور
تحلیل کرتی ہے ۔ اور سرد شراب اکثر طبیعت کو اپنے فعل سے باز رکھکر اوسکی حرارت بجھا دیتی ہے قبل اسکے کہ طبیعت واسطے تقسیم اور
تحلیل کے قائم ہو ۔ یہ وہ تغیر نبض کا ہے جو بنظر کثرت مقدار شراب اور حرارت اور برودت کے پیدا ہوتا ہے لیکن جسوقت اعتبار
تقویت کا کیا جاے اوسکے واسطے احکام اور بھی ہین اسلیے کہ شراب بذات خود صحیح آدمیون کی مقوی ہے اور قوت غریزی کو ہوشیار
کر دیتی ہے کہ جو ہر روح مین بہت جلد زیادتی پیدا کرتی ہے جو تبرید اور تسخین شراب سے پیدا ہوتی ہے اگرچہ بہ نسبت اکثر ابدان
کے مضر ہے پھر بھی یہ تبرید اور تسخین کبھی کسی مزاج کو موافق بھی ہوتی ہے کیونکہ جو چیزین بارد ہین جن لوگون کو سوء مزاج حار ہے
اونکی قوت کو بڑھاتی ہین جیسا **جالینوس** نے ذکر کیا کہ آب انار محرور المزاج کو مدام تقویت دیتا ہے اور ماء العسل ہمیشہ بارد المزاج
کی قوت بڑھاتا ہے ۔ اور شراب ایسی نہین کہ وہ بالطبع حار یا بارد ہے کبھی ایک گروہ کو تقویت دیتی ہے اور دوسرے گروہ مین ضعف
پیدا کرتی ہے مگر ہمارا کلام اس وقت شراب کے اس فعل مین نہین ہے بلکہ اس وقت ہم شراب کی اوس قوت مین بحث کرتے ہین
جسکے ذریعہ سے اسکا استحالہ بطرف روح کے جلد تر ہو جاتا ہے کہ یہ قوت شراب کی ہمیشہ مقوی ہوتی ہے ۔ پھر اگر شراب کی اعانت
بدن کی حرارت یا برودت کرے تقویت اوسکی زیادہ ہو جاتی ہے ۔ اور اگر بدن کی حرارت یا برودت مخالف تقویت شراب کی ہو
اس تقویت مین نقصان بسبب اسی مخالفت کے پیدا ہوتا ہے ۔ پس تغیر نبض کا موجب اسی قوت شراب کے ہوتا ہے اگر قوی ہو
نبض کی قوت زیادہ کرتی ہے ۔ اور اگر سخونت زیادہ ہو نبض مین حاجت ترویح کی بڑھاتی ہے ۔ اور اگر سرد ہو مقدار حاجت سے کم

کرتی ہے اگر شراب قوت مین زیادتی کرتی ہے — ہر حال مین شراب بہ زیادتی حاجت کی نبض مین پیدا کرکے عظمت نبض کو نہین بڑھاتی — پانی کا یہ حال ہے کہ چونکہ نفوذ غذا کا بذریعہ پانی کے ہوتا ہے اس جہت سے نبض کو پانی قوی کردیتا ہے اور پانی کا فعل مشابہ فعل شراب کے ہوتا ہے — اور پھر چونکہ پانی گرمی نہین پیدا کرتا ہے بلکہ تبرید پیدا کرتا ہے اسلیے زیادتی حاجت مین نبض کی بمرتبہ زیادتی حاجت شراب کی نہین پہونچاتا ہے

فصل بارھوین اون تغیرات نبض کے بیان مین جو خواب اور بیداری سے پیدا ہوتے ہین

خواب کے وقت مین احکام نبض کے بحسب مدت خواب اور بحسب حال ہضم کے مختلف ہوتے ہین نبض اول خواب مین صغیر اور ضعیف ہوتی ہے اسلیے کہ حرارت غریزی کی حرکت ابتداے خواب مین بطرف انقباض اور اندر جانے کے ہوتی ہے نہ بطرف انبساط اور باہر آنے کے کیونکہ حرارت غریزی اس وقت مین تمام و کمال متوجہ نفس کی حرکت دینے بطرف باطن کے واسطے ہضم غذا اور نضج فضول کے ہوتی ہے اور مثل مقہور اور مجبور کے محصور ہوتی ہے اور اس وقت سے نبض بطوء اور تفاوت مین شدید ہوتی ہے بسبب اسکے کہ حرارت مین اگرچہ زیادتی بجہت احتقان اور اجتماع کے پیدا ہوئی ہے مگر وہ تزید جو بروقت بیداری کے بسبب اتصال حرکات کے اور بوجہ حدوث حرکات کے تھا معدوم ہوگیا اور حرکت نبض مین پیدا کرتی ہے اور بہت زیادہ بطرف سوء مزاج کے مائل کرتی ہے — اور اجتماع اور احتقان جو معتدل ہون اون مین حرارت کا زیادہ کرنا اور اونکی حرارت کا بطور قلق کے منجر ہونا کم ہوتا ہے — ناظر کتاب ہذا کو بخوبی معلوم ہے کہ حالت تعب کی سانس اور اوسکا قلق بہت زیادہ ہوتا ہے بہ نسبت سانس اور قلق اوس شخص کے جسکی حرارت محتقن ہو اسلیے کہ اوسکی حرارت مشابہ نوم کے ہوتی ہے مثال اوسکی جیسے کوئی شخص بحالت بیداری ایسے پانی مین غوطہ مارے جسکی برودت معتدل ہو کہ اوسکی حرارت اگرچہ اندر جسم کے محتقن ہوتی ہے اور قوی ہوجاتی ہے مگر اوسکی قوت حرارت کی اتنی نہین بڑھتی کہ سانس زیادہ جلد جلد چلنے لگے جیسے بعد ریاضت اور تعب کے چلتی ہے — اور اگر بخوبی تامل کیا جاوے معلوم ہوگا کہ حرکت سے زیادہ حرارت پیدا کرنے والی کوئی چیز نہین ہے — حالت بیداری مین تسخین فقط بوجہ حرکت بدن کے پیدا نہین ہوتی یہانتک کہ اگر بدن ساکن ہو حرارت پیدا ہو بلکہ موجب تسخین حالت بیداری مین حرکت روح کی ہے طرف خارج بدن کے اور حرکت علی الاتصال روح کی بوجہ پیدا ہونے روح کے ہوتی ہے — پھر جسوقت ہضم طعام ہوجاتا ہے قوت روحانی بڑھتی ہے بوجہ زیادہ قوت کے بذریعہ غذا کے اور جو توجہ روح کا طرف اندر بدن کے واسطے تدبیر غذا کے تھا برطرف ہوجاتا ہے اور توجہ اور انصراف اوسکا بطرف خارج و نیز بطرف مبدء روح یعنی قلب کے ہوتا ہے اسی جہت سے اوس وقت نبض عظیم ہوجاتی ہے — اور پھر چونکہ بروقت ہضم طعام کے مزاج مین بوجہ غذا کے تسخین زیادہ ہوتی ہے اور شریان نبض کی بہ جہت نفوذ کرنے رطوبات غذائی کی نرمی مین زیادہ ہوجاتی ہے اور سرعت اور تواتر مین کثرت نہین ہوتی اسلیے کہ نفوذ غذا اسکا زیادتی حاجت ترویح کی نہین کرتا ہے تاکہ سرعت اور تواتر پیدا ہو اور نہ اسقدر حاجت بیداری ہوتی ہے کہ جو سبب غایت نبض کے عظیم ہونے کا ہے بذریعہ اغذیہ کے پیدا ہوا اور نبض کے عظیم ہونے کی ضرورت باقی رہے اور یہ استیفا محتاج الیہ عظم کا نبض کے عظیم ہونے سے مانع ہوا اس وجہ سے نبض عظیم ہوتی ہے — پھر جس وقت سونے والا دیر تک سوتا ہے نبض ضعیف ہوجاتی ہے کہ احتقان حرارت غریزی کا اندر ہوتا ہے اور قوت جسکی شان سے یہ ہے کہ حالت بیداری مین بانواع استفراغ مستفرغ ہوتی رہتی ہے وہ استفراغات خواہ بذریعہ ریاضت کے ہون یا اور کسی وجہ سے محسوس ہون یا غیر محسوس اوسی قوت نیچے انہین فضول کے رک جاتی ہے — لیکن جس وقت نوم زیادہ معدے مین واقع ہو اور کوئی چیز ایسی پاوے جسکو ہضم کرے اوس وقت مزاج کو مائل بجانب برودت کرتی ہے پس صغر اور بطوء اور تفاوت پیدا ہوتا ہے اور بڑھتا جاتا ہے — بیداری کے واسطے بھی احکام مختلف ہین جس وقت سوتا ہوا آدمی از خود بیدار ہوا اور اوسکی نیند پوری ہوجاوے

اوسوقت نبض مائل بطرف عظم اور سرعت کے آہستہ آہستہ ہوتی ہے اور اپنی حالت اصلی یا طبعی تک پہونچ جاتی ہے۔ اور جو شخص دفعۃً کسی [illegible]
کے سبب سے بیدار ہوا اوسکی نبض مین یہ حالت پیدا ہوتی ہے کہ سست ہو جاتی ہے اور رک رک کر چلتی ہے جیسے یہ بیدار ہوا اسلیئے کہ قوت سبب [illegible]
سے منقبض ہو جاتی ہے اور پھر اوسکی نبض عظیم سریع متواتر ہو جاتی ہے اور ارتعاش مین مختلف ہوتی ہے اسواسطے کہ یہ حرکت بیداری کی مشابہ
حرکت قسری کے ہے کہ التہاب حرارت بھی پیدا کرتی ہے۔ اور چونکہ قوت دفعۃً بطرف اوس چیز کے جو بالطبع عارض ہوئی ہے متحرک ہوتی ہے
حرکات مختلف پیدا ہوتے ہین پس نبض مرتعش ہو جاتی ہے مگر دیر تک یہ کیفیت باقی نہین رہتی بلکہ بہت جلد بطرف اعتدال رجوع کرتی ہے اسلیئے
کہ سبب اوسکا اگرچہ مثل قوی کے ہے لیکن تھوڑا اوسکا کم ہے اور شعور اوسکے بطلان کا بہت جلد ہے **فصل تیرہوین احکام نبض**
ریاضت کے بیان مین ابتدائے ریاضت اور جبتک ریاضت معتدل رہے نبض عظیم اور قوی ہوتی ہے وجہ یہ ہے کہ حار غریزی مین
زیادتی ہوتی ہے اور قوت حار غریزی کی بڑہتی ہے۔ ایضاً ابتدائے ریاضت اور اعتدال ریاضت مین نبض سریع اور متواتر ہوتی ہے اسلیئے کہ حاجت
ترویح کی بسبب حرکت کے زیادہ ہو جاتی ہے۔ پھر اگر ریاضت کی مداومت ہو جاوے اور زمانہ دراز تک [illegible] ریاضت طولانی کرنے کرتے یکبارگی
اوسمین بہت کمی واقع ہو وہ فوائد جو موجب قوت ہین باطل ہو جاوینگے پس نبض اوسوقت ضعیف اور [illegible] ہے اسلیئے کہ حار غریزی کا انحلال
پیدا ہوتا ہے مگر سرعت اور تواتر جو سبب سے لازم ہوتا ہے۔ شدت حاجت۔ اور قصور قوت [illegible] نبض [illegible] عظیم کرنے مین کافی ہو۔ پھر
ہمیشہ سرعت کم ہوتی جائیگی اور تواتر بڑہتا جاویگا۔ پھر اخیر مین اگر ریاضت بدستور رہی اور [illegible] نبض نملی ہو جاتی ہے بسبب ضعف
اور شدت تواتر کے اور جب اس سے بھی زیادہ ریاضت مین افراط ہو نوبت ہلاکت پہونچتی ہے [illegible]
پس نبض نملی ہو جاتی ہے بعد اوسکے نملیت مائل بہ تفاوت ہو کر بطوء مع ضعف اور صغر کے پیدا ہو [illegible]
نہانے والون کے بیان مین استحمام یا گرم پانی سے ہوتا ہے یا سرد پانی سے۔ گرم پانی سے نہانا [illegible]
پھر جسوقت بافراط تحلیل کرتا ہے نبض مین ضعف پیدا ہوتا ہے **جالینوس** لکھتا ہے کہ اسوقت مین نبض صغیر [illegible] متفاوت ہو جاتی [illegible]
مین کہتا ہون کہ ضعیف اور صغیر کرنا نبض کا ایسے استحمام سے ضرور صادر ہوتا ہے مگر آب گرم جسوقت باطن بدن مین تسخین [illegible] پیدا
کرتا ہے اکثر بعد تھوڑی دیر کے پانی بر بر مقتضائے طبیعت اوسکی یعنی تبرید غالب ہوتی ہے۔ اور اگر تھوڑی دیر تک وہی کیفیت [illegible] کی باقی
رہتی ہے پس اگر عمل کیفیت عارضی کا ہو نبض سریع اور متواتر ہو جاتی ہے۔ اور اگر پانی کی طبیعت اصلی غالب آئے نبض بطی اور متفاوت ہوتی ہے۔
اور اگر حرارت عرضی کی تسخین اس افراط سے تحلیل قوت کرے کہ نوبت غشی کی پہونچ جاوے اوسوقت بھی نبض بطی اور متفاوت ہوتی ہے۔ سرد پانی سے
نہانے مین اگر برودت پانی کی اندر بدن کے پہونچ جاوے نبض ضعیف اور صغیر ہوتی ہے اور تفاوت اور بطوء بھی پیدا ہوتا ہے۔ اور اگر اندر بدن کے برودت
نہ پہونچے بلکہ حرارت کو اندر جمع کرے قوت زیادہ ہو کر اندر کے عظیم ہو جاوے گی اور سرعت اور تواتر کم ہو جاتا ہے۔ جو پانی حمامات مین [illegible] غیرہ مین ہو
ہین اون مین سے جنکے مزاج مین خشکی غالب ہے اونسے استحمام کرنے سے نبض مین صلابت زیادہ ہوتی ہے اور عظم مین کمی ہو جاتی ہے۔ اور جو پانی
حمامات کو مسخن ہین نبض کی سرعت زیادہ کرتے ہین مگر یہ تحلیل قوت زیادہ کرین پس اوس وقت وہی اعراض [illegible] جنکے بیان سے
ہم فارغ ہو چکے یعنی ضعیف نبض کے اجناس نملی دودی وغیرہ پیدا ہونگے **فصل پندرہوین زنان** [illegible]
کے بیان مین حاجت ترویح کی زنان حاملہ مین بسبب مشارکت ولد کے زیادہ ہوتی ہے گویا کہ ایسی عورتین [illegible]
اور ایک مرتبہ سانس لینا اونکا بمنزلہ دو مرتبہ سانس لینے کے ہوتا ہے اور قوت ایسی عورتون کی زیادہ تو یقیناً نہین ہوتی اور بہت کم بھی نہین

ہوتی نا اسقدر کم ہوتی ہے جتنا جھیلنے اور اٹھانے کا تحمل روز بروز ہوتا ہے — پھر چونکہ یہ تکان تھوڑا تھوڑا روز بڑھتا ہے اسی جہت سے انکی قوت پر احکام قوت متوسط کے کیے جاتے ہین اور حاجت کی شدت اور پریشانی ہوتی ہے اور بنظر انکی نبض عظیم سریع متواتر ہوتی ہے

فصل سولھوین نبض اوجاع کے بیان مین

درد سے نبض مین تغیر یا بسبب شدت کے ہوتا ہے یا اسلیئے کہ درد عضو رئیس مین ہو یا اسوجہ سے کہ درد بمدت دراز بہت پیدا ہوا ہو — ابتدا مین درد قوت کا ہیجان کرکے اوسکو واسطے مقابلہ اور دفع کرنے مادہ اور تیزی حرارت کے ابھار دیتا ہے اسواسطے نبض عظیم سریع ہوجاتی ہے اور تفاوت کی نبض مین شدت ہوتی ہے کیونکہ برآمد حاجت عظم اور سرعت سے ہوجاتی ہے — پھر جب شدت درد کی زیادہ ہو [illegible] قوت ہوجاتی ہے جیسا ہم فصل بائیسوین جملہ دوسرا تعلیم دوسری فن دوسرے مین بیان کرچکے ہین کہ بوجہ زیادہ ہونے درد کے نبض کی کیفیت دگرگون ہوجاتی ہے اور کم ہوتی جاتی ہے تا آنکہ نبض کا عظم و سرعت مفقود ہوجاتا ہے اور ان دونون کے [illegible] تواتر [illegible] ہوتا ہے بعد اوسکے صغر بہت شدت [illegible] نبض دودی اور نملی ہوجاتی ہے جب اس سے زیادہ شدت ہو نبض [illegible] ہوتا ہے اور اسکے بعد نبض ہلاک ہوجاتا ہے

فصل سترھوین نبض اورام کے بیان مین

ورم کے بعض اقسام ایسے ہوتے ہین [illegible] پیدا کرتے ہین یا بسبب [illegible] خواہ [illegible] بسبب شرافت عضو متورم کے — ہرحال ایسے اورام نبض مین تغیر پیدا کرتے ہین [illegible] مگر انکا تغیر نبض مین وہی ہوتا ہے جو تپ سے مخصوص ہے [illegible] تفصیل انکا باب حمیات کتاب چہارم مین ہوگا — نبض اورام بنسبت تپ پیدا نہین ہوتی ہے اور نیز جو تغیر نبض مین پیدا ہوتا ہے وہ تغیر خاص اوس عضو کی نظر سے ہوتا ہے جسمین ورم بالذات پیدا ہوا — اور شبیہ بالعرض نبض مین تغیر اس ورم سے بسبب تغیر تمام بدن کے پیدا ہوتا ہے یعنی چونکہ اس ورم سے درد پیدا ہوتا ہے اور تمام بدن کیفیت درد سے متالم ہوتا ہے نبض مین بھی اس طرح کا تغیر حادث ہوتا ہے — ورم کا تغیر نبض مین یا بنظر قسم ورم کے ہوتا ہے یا بجہت وقت اور زمانہ ورم کے یا بوجہ کمی اور بیشی مقدار ورم کے یا بسبب عضو متورم کے یا بجہت اوس عرض اور کیفیت کے جو تابع ورم کے ہو اور اوسکو لازم ہو — قسم ورم کی وجہ سے تغیر اس طرح پر کہ مثلاً اگر ورم گرم ہو یہ قسم ورم کی نبض کو منشاری اور مرتعد اور مرتعش کرتی ہے اور سرعت اور تواتر نبض کا بھی پیدا ہوتا ہے اگر کوئی چیز موجب پیدا کرنے والی نبض کی [illegible] کے مقابلہ اس ورم کا نہو ورنہ منشاریت باطل ہوجاتی ہے اور اوسکے قائم مقام موجیت پیدا ہوتی ہے ارتعاد اور سرعت اور ارتعاش اور تواتر ورم گرم کو ہمیشہ لازم ہوتا ہے — اور جیسے بعض اسباب نبض کی منشاریت کو اس ورم مین منع کرتے ہین اسیطرح بعض اسباب ایسے بھی ہین جو منشاریت کو زیادہ اور بخوبی ظاہر کرتے ہین — ورم [illegible] نبض کو موجی کردیتا ہے اگر یہ ورم بہت [illegible] ہو نبض کو بطی اور متفاوت اور صلب کرکے اوسکی منشاریت کو زیادہ کرتا ہے — خراج یعنی پھوڑے کا مادہ جسوقت یکجا ہوجاوے اور ریم پڑجاوے نبض کو منشاریت سے بطرف موجیت کے پھیر دیتا ہے اس جہت سے کہ ترطیب اور تلیین اجتماع رطوبت کو لازم ہوتی ہے — اور اختلاف نبض کا بوجہ ثقل مادہ کے زیادہ ہوجاتا ہے مگر سرعت و تواتر مین اکثر تخفیف ہوتی ہے اسواسطے کہ حرارت عارضی بوجہ نضج مادہ کے سکون پیدا ہوتا ہے — نبض کا بدل جانا بحسب اوقات ورم کے اس طرح پر ہے کہ جبتک کہ ورم گرم زمانہ تزید پر باقی ہے منشاریت اور ارتعاش اور سرعت رہتی ہے اور بڑھتی جاتی ہے اور صلابت مین بھی زیادہ ہوتی ہے بسبب متمدد ورم کے جو زیادہ ہوتا ہے اور ارتعاد مین زیادتی بوجہ درد کے ہوتی ہے — اور جسوقت زمانہ منتہا کا قریب پہونچتا ہے جمیع اعراض مین زیادتی ہوتی ہے سواے اوس عرض کے جو تابع قوت ہے پس نبض مین ضعف پیدا ہوکر سرعت اور تواتر زیادہ ہوتا ہے — پھر اگر اعراض دیر تک [illegible]

باطل ہو جاتی ہے اور نبض نملی ہوتی ہے - پھر جب زمانہ اختلاط کا پہونچتا ہے اور ورم مین تحلل پیدا ہو یا شگافتہ ہو جاوے نبض قوی ہو جاتی ہے
اسلیے کہ جو ثقل اور گرانی قوت پر تھی بر طرف ہو جاتی ہے اور ارتفاد مین بوجہ کمی درد اور تمدد کے تخفیف ہو جاتی ہے - نبض کا تغیر بجہت مقدار
ورم کے یہ ہے کہ بزرگی ورم کی عظمت احوال اور اعراض کو مستلزم ہے - اور چھوٹا ہونا ورم کا اس بات کو مقتضی ہے کہ احوال مین کمی اور کوتاہی ہو
- تغیر نبض کا بجہت عضو بتہ ورم کے اس طرح پر ہے کہ اعضا اے عصبانی کا ورم نبض کی صلابت اور منشاریت زیادہ کرتا ہے - اور گوشت کا ورم عظم
مین زیادتی اور اختلاف مین شدت پیدا کرتا ہے خصوصاً اگر ورم شریان مین ہو جیسے طحال اور ریہ مین اور عظم نبض کا اوسی وقت تک ثابت
رہتا ہے جبتک قوت ثابت رہے - اور جو اعضا صلب اور نرم ہین اونکا ورم نبض مین موجیت پیدا کرتا ہے جیسے دماغ - اور تغیر نبض کا بواسطہ
اعراض ورم کے اس طرح پر ہے کہ ورم ریہ کا نبض مین کیفیت خناقی پیدا کرتا ہے - اور ورم جگر کا کیفیت ذبول کی نبض مین پیدا کرتا ہے
- اور ورم گردہ کا نبض مین تنگی اور بستگی پیدا کرتا ہے - ورم عضو قوی الحس کا مثل معدے اور حجاب کے نبض مین کیفیت تشنج اور غشی کی
پیدا کرتا ہے **فصل اٹھارہوین احکام نبض کے از قبیل عوارض نفسانی کے بیان مین** فعل غضب چونکہ
قوت کو برانگیختہ کرتا ہے اور دفعتہ قوت مین انبساط پیدا ہوتا ہے اسلیے نبض کو عظیم اور شاہق زیادہ اور سریع اور متواتر کرتا ہے - اختلاف
نبض کا حالت غضب مین ضرور نہین ہے اسلیے کہ انفعال یکسان ہے لیکن اگر غصہ کے ساتھہ خوف بھی پیدا ہو اوس وقت کبھی غلبہ
غضب کو ہوتا ہے اور کبھی خوف کو اور اسی طرح اگر خجالت اور شرمندگی عارض ہو یا عقل سے نزاع اس امر مین واقع ہو کہ اثر غضب کا
جسپر اور غضبناک ہوا ہے پہونچانا چاہیے یا تھم جانا چاہیے اوس وقت اختلاف نبض مین پیدا ہوتا ہے - لذت کا یہ حال ہے کہ چونکہ
اوسمین حرکت قوت کی خارج کیطرف بہ نرمی ہوتی ہے بقدار غضب کے لذت موجب سرعت نبض کی نہین ہوتی اور نہ اوتنا تواتر پیدا
ہوتا ہے بلکہ فقط نبض کے عظیم ہونے سے کفایت اور حاجت براری ہو جاتی ہے اور نبض بطی اور متفاوت ہوتی ہے - اور یہی حال سرور
اور خوشی کا ہے کہ اوسمین اکثر نبض عظیم اور لین ہوتی ہے اور بطو اور تفاوت کی طرف مائل - غم کا یہ حال ہے کہ اوسمین حرارت اندر
بدن کے بیٹھہ جاتی اور مختنق ہوتی ہے اور قوت یکبارگی گرفتہ ہو کر ضعیف ہو جاتی ہے اسلیے نبض صغیر ضعیف متفاوت بطی ہو جاتی
ہے - فزع اور ترس کا یہ حال ہے کہ اگر یکایک طاری ہو نبض کو سریع مرتعد مختلف غیر منتظم کرتا ہے اور اگر دیرپا ہو اور رفتہ رفتہ پیدا ہوا ہو
جو تغیر کہ غم سے پیدا ہو ایسے فزع سے بھی وہی تغیر پیدا ہوتا ہے **فصل اونیسوین تغیرات نبض کا بوجہ اون چیزون**
کے جو مخالف طبیعت کے ہین جن چیزون سے سوء مزاج پیدا ہوتا ہے جو ہر ایک قسم سوء مزاج کی نبض کا حال اوپر
بیان ہو چکا اوسکے دوبارہ ذکر کی ضرورت نہین ہے اور جو چیزین مخالف طبیعت قوت مین تنگی پیدا کرتی ہین اونکی جہت سے نبض
مین اختلاف عارض ہوتا ہے - اور اگر قوت مین تنگی شدید ہو نبض کا نظام اور وزن معدوم ہو جاتا ہے - تنگی پیدا کرنے والی چیز وہ
کثرت مادہ ہے کہ اوس سے ورم پیدا ہو یا نہ پیدا ہو - اور جو چیزین مخالف طبیعت تحلیل قوت کرین اون سے نبض ضعیف ہو جاتی ہے
اسکی مثال جیسے درد شدید یا الام نفسانی جو تحلیل روحی کرین **جملہ دوسرا تعلیم تیسری فن دوسرا** بیان مین بول وبراز
کے جسمین تیرہ فصلین ہین **فصل پہلی عام طور بول کا بیان** بذریعہ بول کے استدلال کرنا احوال بول سے مناسب
نہین ہے جبتک رعایت چند شروط کی نکرلین **اول** شرط ہے کہ بول اوال صبح کا کہ انسان نے اوسی پر صبح کی ہو یعنی جو سوکر
بوقت صبح اوٹھا ہو اوسکا پہلا بول معتبر ہے **دوسرے** دیر تک باوجود خطرہ کے بول رات کو روکا نہو **تیسرے** صاحب بول نے

کھانا اوسی وقت نہ کھایا اور پانی نہ پیا ہو جو تھے استعمال اونیے ماکول اور مشروب کا نکیا ہو جس سے قارورہ رنگین ہوتا ہے جیسے زعفران اور املتاس کہ یہ دونون بول کو طرف زردی اور سرخی کے مائل کرتے ہین خواہ ہری ترکاریان اکا و نسے بول مین سبزی پیدا ہوتی ہے یا مُرّی یعنی کانجی کہ وہ بول مین سیاہی پیدا کرتی ہے۔ یا شراب مسکہ جو بول کو اپنے رنگ کیطرف تغیر دیتی ہے **پانچوین** یہ ہے کہ اوسکی جلد بدن پر کوئی رنگین چیز لگی ہو جیسے مہندی کہ اوس سے خضاب کرنے والے کا بول کبھی رنگین اور سرخ ہو جاتا ہے **چھٹے** استعمال ایسی چیز کا نکیا ہو جو اوس صفرا اور بلغم کا کرے +

ساتوین ایسے حرکات اور اعمال نکیے ہوں اور نہ ایسے احوال خارجی مین جو مجرای طبیعت سے باہر ہین مبتلا ہو جو بول کا رنگ کسی طرح متغیر کر دیتے ہین جیسے فاقہ یا بیداری یا تعب یا گرسنگی اور غضب یہ سب چیزین بول کو زردی اور سرخی کیطرف پھیرتی ہین اور جماع کہ یہ بھی بول کو مائل بسیاہی شدید کرتا ہے۔ اور قے اور استفراغ کہ یہ دونون بھی اصلی رنگ اور قوام بول کو متغیر کر دیتے ہین **آٹھوین** دیر تک رکھا رہنا بول کا بھی اوسمین تغیر پیدا کرتا ہے اسی واسطے کہا ہے کہ چھ گھنٹہ رکھکر بول کو نہ دیکھین اسواسطے کہ دلائل اوسکے ضعیف ہو جاتے ہین اور رنگ اوسکا متغیر ہو جاتا ہے اور ثقل اوسکا کھل جاتا ہے یا متغیر یا کثیف ہو جاتا ہے۔ علاوہ بران میرے نزدیک بعد ایک گھنٹہ کے بھی ملاحظہ بول کا نکرنا چاہیے۔ اور مناسب ہے کہ کل بول ایک قارورہ وسیع مین لین اور اوسمین سے کچھ گرا دین اور بول کا حال فوراً بعد بول کرنے کے معتبر نہین ہوتا بلکہ تھوڑی دیر قارورے مین رکھکر ایسی جگہ کہ دھوپ اور ہوا نہ لگے دیکھتے ہین اسواسطے کہ دھوپ سے جوش قوام بول مین پیدا ہوتا ہے۔ اور ہوا سے سرد سے انجماد وقت بول مین ہو جاتا ہے۔ یہ حفاظت بول کی اس غرض سے ہے تاکہ رسوب مین بخوبی تمیز ہو اور استدلال تمام ہو۔ ہر ایک بول کا حال ایسا نہین ہے کہ فوراً بعد بول کرنے کے اوسمین رسوب پیدا ہو جاوے سوائے اوس بول کے جسمین نضج بخوبی ہو گیا ہو جس شخص کو ایک مرتبہ پیشاب بھر کر دو ہو یا ہو اور اوسمین دوبارہ پیشاب کہنا سچا ہے۔ لڑکون کے بول مین دلائل اور علامات کم ہوتے ہین خصوصاً چھوٹے لڑکے اسلیے کہ طبیعت اونکی نرم ہوتی ہے اور مادہ رنگ پیدا کرنے والا اونکے بدن مین ساکن اور ڈوبا ہوا رطوبات مین ہوتا ہے اور اونکی طبیعت مین ضعف مجدے ہوتا ہے اور بوجہ کثرت استعمال نوم کے دلائل نضج کے باطل ہو جاتے ہین۔ ظرف جسمین بول رکھکر طبیب دیکھے جسم شفاف سے بنا ہو اور اوسکا جوہر پاکیزہ ہو جیسے صاف شیشہ یا بلور۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ شیشی قارورہ کی تنگی دیکھنے والے کے نزدیک ہوتی ہے غلظ بول کا بڑھتا جاتا ہے اور تنگی دور ہوتی ہے بول کی صفائی زیادہ ہوتی ہے۔ اور اسی قاعدہ سے سب قسم کی میل اور آمیزش مین فرق کیا جاتا ہے جسوقت امتحاناً کوئی قارورہ مین کچھ ملا کر لاوے۔ قارورہ جب شیشی مین بھرین تو اوسکی حفاظت سردی اور دھوپ اور ہوا سے ضرور ہے اور روشنی مین دیکھنا چاہیے مگر شعاع آفتاب کی اوسپر نہ پڑے بلکہ جو مکان کہ شعاع آفتاب سے روشن ہو اوسمین دیکھنا چاہیے۔ بعد پورے ہونے ان شروط کے حکم اعراض بول پر جو دریافت ہوتے ہین کرنا چاہیے۔ یہ بھی معلوم ہو کہ دلالت اولی بول کو حال جگر اور مجراء بول کے آنے کی ہے اور احوال عروق پر ہوتی ہے اور بتوسط اس دلالت کے اور امراض پر دلالت ہوتی ہے ۔ نہایت صحیح دلائل جنپر بول دلالت کرے وہی ہین جو بہ نسبت جگر کے ہون خصوصاً محدب جگر پر۔ جن دلائل کا اعتبار بول مین کیا جاتا ہے سات جنسون مین منحصر ہین ۱ جنس لون ۲ جنس قوام ۳ جنس صفائی اور کدورت ۴ جنس رسوب یعنی تہ نشین چیزین ۵ جنس مقدار قلت و کثرت ۶ جنس رائحہ ۷ جنس زبد یعنی کف۔ بعض آدمی ان اجناس مین جنس لمس اور جنس طعم کو بھی داخل کرتے ہین۔ اور ہمنے بذات خود ان دونون کو ساقط کر ڈالا کہ اس طریقہ استدلال مین کراہت اور طبیعت نفرت کرتی ہے۔ جنس لون سے ہماری مراد وہ چیز ہے جسکو حس بصر دریافت کرے الوان سے یعنی سواد اور بیاض اور جو رنگ درمیان ان دونون کے ہے۔ اور جنس

قوام سے ہماری مراد یہ ہے کہ بول کس قدر غلیظ یا رقیق ہے۔ اور جنس کدورت اور صفا سے یہ غرض ہے کہ نفوذ بصر کا آسانی ہوتا ہے یا بدشواری۔ وجہ فرق درمیان اس جنس اور جنس قوام کے یہ ہے کہ قوام کبھی غلیظ ہوتا ہے اور بول صاف ہوتا ہے جیسے سپیدی انڈے کی یا سریشم ماہی جو نگھلا یا ہوا ہو اور جیسے روغن زیتون۔ اور کبھی بول سے قوام میں باوجود رقت کے کدورت ہوتی ہے جیسے کدورت آلودہ پانی کہ انڈے کی سپیدی سے اوسمیں رقت زیادہ ہوتی ہے۔ اور سبب کدورت بول کا آمیزش اجزاے غریب کی ہے جنکا رنگ مخالف رنگ بول کے ہو سیاہی مائل اجزا ہوں یا کسی اور رنگ کے لیکن غیر محسوس ہوں اور بوجہ چھوٹے ہونے کے اونکی تمیز نہو سکے مگر شفاف نظر آنا قارورے کا منع کرے۔ اور ان اجزا اور رسوب میں یہ فرق ہے کہ رسوب کی تمیز حس کبھی کر لیتی ہے۔ اور لون میں اور ان اجزا میں یہ فرق ہے کہ لون جو ہے رطوبت میں پھیلا ہوا اور اوس سے بہت ملا ہوا ہوتا ہے

فصل دوسری الوان بول کے دلائل

لون بول کے کئی طبقہ ہیں پہلا طبقہ زردی کا تبنی سے شروع ہوتا ہے اور تبنی خشک گھانس کے رنگ کو کہتے ہیں اوسکے بعد اترجی اوسکے بعد اشقر یعنی زردی مائل بسرخی اوسکے بعد نارنجی اوسکے بعد ناری جسکا رنگ مشابہ رنگ زعفران کے ہو اور گہرا زردی سے اوسکے بعد وہ زعفرانی جسکا رنگ شبیہ رنگ زعفران کے ہو اور اسکو احمر ناصع یعنی درخشندہ کہتے ہیں۔ اور بعد اترجی کے جتنے رنگ مذکور ہوے سب حرارت پر دلالت کرتے ہیں اور ہر سبب حرارت کے بسبب درجہ الوان کے مختلف ہوتے ہیں کبھی باعث ان الوان کا حرکات شدید یا وجع شدید یا بھوک ہوتی ہے یا انقطاع مادہ مشروب کا یعنی جس چیز کا استعمال پینے میں کیا جاے اوسکا مادہ براہ بول خارج ہوتا ہے **دوسرا طبقہ** بعد ان طبقات مذکورہ بالا کے طبقات حمرت کے ہیں اونمیں سے پہلے اصہب ہے یعنی اشقر مائل بسرخی بعد اوسکے گلابی ہے اسکو احمر قانی یعنی بہت سرخ بعد اوسکے احمر اقتم یعنی سرخ جسمیں تھوڑی سیاہی ہو اور یہ سب اقسام غلبہ خون پر دلالت کرتے ہیں۔ اور جو رنگ مائل بزعفرانی ہو مزاج میں صاحب بول کے غلبہ مرہ صفرا کا ہوگا۔ اور جو بول مائل باقتم ہو غلبہ خون پر دلالت کریگا۔ بول ناری کو دلالت حرارت پر زیادہ ہے بہ نسبت احمر اور اقتم کے اسلیے کہ ناری جو شبیہ رنگ زعفران کے ہے اوسمیں صفراویت غالب ہوتی ہے اور سرخ میں بہ نسبت خون کے گرمی زیادہ ہے۔ بول کا رنگ امراض حادہ میں مائل بزعفرانی اور ناری ہوتا ہے۔ پھر اگر زعفرانیت کے ساتھ رقت بھی ہو حالت نضج پر دلالت ہوگی۔ اور یہ بھی معلوم ہوگا کہ ابتداے نضج سے اور قوام میں ظہور نضج نہیں ہوا۔ اور جسوقت زردی کی شدت حد ناریت اور اوسکی انتہا تک پہونچے جاننا چاہیے کہ حرارت نے زیادتی رنگ کو پورا کر دیا ہے۔ اور یہ درجہ ابتداے حمرت خالص کا ہے۔ پھر اگر صفائی بول میں زیادہ ہو حرارت معرض نقصان میں ہوگی۔ کبھی امراض حادہ میں محض بول خون ہوتا ہے بدون اسکے کہ کسی رگ کا مونھ کھلجاے اس بول کو دلالت امتلاے خون پر بافراط ہوتی ہے۔ اگر ایسا بول تھوڑا تھوڑا اور بدبو ہو محل خطر ہے اوس سے اس بات کا خوف ہوتا ہے کہ خون مخالف کیطرف گرا ہے۔ خون کے رنگ کا بول سب سے بہتر وہ ہے جو قوام میں رقیق ہو اور رنگ اور مشابہت خون میں ہو اور بدبو کی حالت پر باقی رہے اگر اس رنگ کا بول بکثرت ہو بشیر دلیل خوبی کی ہے حمیات حادہ اور حمیات مختلطہ میں اسلیے کہ اکثر ایسا بول دلیل بحران اور احتراق مادہ کی ہے لیکن اگر ابتدا میں دفعۃً قبل از وقت بحران کے رقیق ہو جاے اوسوقت دلیل نکس مرض پر ہوتی ہے۔ اور اسیطرح اگر بعد بحران کے رفتہ رفتہ رقیق نہو اور بدستور غلیظ باقی رہے وہ بھی اچھا نہیں ہے۔ یرقان میں جسقدر بول زیادہ سرخ ہوتا اتنا ہی اوسکا سواد ہو جاتا ہے اور کپڑا اوسمیں ڈبونے سے خوب رنگین ہو جاے کہ وہ رنگ خود بخود چھوٹ نجاے اور جسقدر یرقان میں بول کی کثرت ہو اوتنا ہی بہتر اور سلامتی مریض اوسی میں ہے اسلیے کہ یرقان میں اگر بول سفید ہو یا سرخ ہو مگر سرخی میں کمی ہو اور مرض اپنے حال پر باقی ہو استسقے کا خوف

ہوتا ہے۔ اور وجع البصر بھی انہیں امراض میں سے ہے جنمیں رنگ بول کا زیادہ اور نہایت بامدت ہوتا ہے **تیسرا طبقہ** سبزی کا ہے جیسے وہ بول کہ مائل فستقی یعنی پستئی ہو بعد اوسکے زنگاری اور آسمانی اور نیلا بعد اوسکے کراثی یعنی گندنے کا رنگ۔ پستئی رنگ بول کا دلالت برودت پر کرتا ہے اسیطرح جس رنگ میں سبزی ہو سوائے زنگاری اور کراثی کے کہ یہ دونوں احتراق شدید پر دلالت کرتے ہیں مگر کراثی بہ نسبت زنگاری کے اسلم ہے۔ اور زنگاری بعد تعب اور مشقت کے دلالت تشنج پر کرتا ہے۔ لڑکوں میں سبز بول تشنج پر دلالت کرتا ہے۔ اور آسمانی رنگ برودت شدید پر دلالت کرتا ہے اکثر اوقات میں اور اس سے بیشتر سبز رنگ کا بول ہوتا ہے۔ بعض اطبا یہ کہتے ہیں کہ آسمانی رنگ کا بول زہر پینے پر دلالت کرتا ہے۔ اگر سوب اس بول کے ساتھ ہو امید حیات کی ہو سکتی ہے ورنہ خوف ہلاکت صاحب بول کا قوی ہے۔ زنگاری رنگ کا بول ہلاکت پر زیادہ دلالت کرتا ہے **چوتھا طبقہ** سیاہ رنگ کا ہے ایک قسم بول سیاہ کی وہ ہے جسکی سیاہی زعفرانی رنگ کے بعد ہوتی ہے جیسے یرقان میں اور اس بول کو دلالت صفرا کی کثافت اور احتراق پر بلکہ اوس خلط سوداوی پر ہوتی ہے جو خلط صفراوی سے پیدا ہوا اور یرقان پر بھی اسکو دلالت ہوتی ہے۔ ایک بول سیاہ وہ ہے جسکی سیاہی اقتم سے شروع ہوتی ہے اسکو دلالت سوداے دموی پر ہوتی ہے۔ اور ایک سیاہی بول کی سبزی اور نیلگوں سے شروع ہوتی ہے اسکو دلالت سوداے خالص پر ہوتی ہے مگر عموماً بول سیاہ یا شدت احتراق پر دلالت کرتا ہے یا شدت برودت پر یا فناے حرارت غریزی اور اوسکے پس پا ہونے پر یا بحران پر جو بواسطے دفع فضول سوداوی کے طبیعت سے واقع ہو۔ احتراق سے جو بول سیاہ ہو اوسپر استدلال اس طرح کیا جاتا ہے کہ اوس بدن میں احتراق شدید موجود ہو اور اوس سے پہلے زرد اور سرخ بول ہو چکا ہو اور ثفل اوس بول میں پراگندہ ہو اور ہر جگہ پر برابر کم ہو اور مجتمع اور یکجا بھی نہو اور سیاہی میں کثرت نہو بلکہ مائل بزعفرانی اور سندری اور بہ اقتم کے ہو۔ اگر مائل بہ زردی ہو اکثر یرقان پر دلالت کرے گا۔ اور جو بول سیاہ بوجہ برودت کے ہو اوسپر استدلال اس طرح کرتے ہیں کہ پہلے اوس بول سے سبز یا تیرہ بول ہو چکا ہو اور ثفل تھوڑا اور یکجا جیسے سوکھا ہوا ہے اور خلط سودا اس بول میں خالص ہوتی ہے۔ کبھی ان دونوں مزاج کے بول میں اس طرح فرق کیا جاتا ہے کہ اگر بول سیاہ میں رائحہ قوی بشدت ہو حرارت پر دلالت کریگا اور اگر کسیطرح کی بو نہو خواہ کم ہو برودت پر دلیل ہوگا اسلیے کہ طبیعت کا زور جب بہت گھٹ جاتا ہے اور تصرف کامل نہیں کر سکتی بول میں مطلق رائحہ نہیں ہوتا۔ سقوط قوت غریزیہ سے سیاہی بول پر اسطرح استدلال کر سکتے ہیں کہ بعد بول کے ہر وقت قوت گھٹتی جاتی ہے اور تحلیل قوی کی بڑھتی جاتی ہے۔ دفع طبیعت اور بحران کے ذریعہ سے اگر بول سیاہ ہو وہ اسی طرح پر ہے جیسے آخر میں حماے ربع خواہ بروقت تحلیل پانے امراض طحالی اور وجع نسبت اور رحم خواہ حمیات سوداوی نہاری ہوں یا لیلی یا انحلال آفات جو رحم میں احتباس حیض سے عارض ہو خواہ احتباس سے اوس چیز کے جسکے جاری ہونے کی عادت مقعد سے ہو خصوصاً ایسے اوقات میں اگر طبیعت یا مناعت طلب امداد پر اعانت کرے کہ اوس وقت دفع بحرانی سجری ہوتا ہے اسیطرح دفع بحرانی بول سیاہ سے اون عورتوں کو ہوتا ہے جنکا حیض بند ہوگیا ہو اور طبیعت فضلہ خون کو قبول نکرے۔ اور شناخت قبول نکرنے کی یہ ہے کہ بول سیاہ سے بیشتر بول مائی بلا نضج خارج ہو۔ اور بعد اس بحران کے جو اوقات مذکورۂ بالا میں لکھا گیا خفت مرض میں پیدا ہوتی ہے اور یہ بول مقدار میں کثیر اور وافر ہوتا ہے اور اگر یہ باتیں نہوں ضرور بول سیاہ علامت ردی ہے خصوصاً امراض حادہ میں علی الخصوص اگر مقدار میں کم ہو پس اوسکی قلت سے معلوم ہوتا ہے کہ رطوبت کو احراق نے فنا کر دیا ہے جسقدر بول سیاہ غلیظ ہوتا ہے اوتنا ہی برا ہوتا ہے اور جتنا رقیق ہو اوتنی ہی رداءت کم ہوتی ہے۔ کبھی بوجہ پینے شراب کے جو سیاہ یا سرخ ہو اور طبیعت مطلق اوسمیں تصرف نکرے بول سیاہ یا احمر قانی ہوتا ہے کہ شراب بعینہ ہمراہ بول خارج ہو جاتی ہے اور اوسمیں کچھ خطرہ نہیں ہے۔ اکثر بول سیاہ

دلیل بحران صالح کی امراض حادّہ مین بھی ہوتا ہے جیسے بول سیاہ کسی مریض کو رقیق ہو اور اوسمین ثفل مختلف اطراف مین پایا جاے ایسا بول اکثر درد سر اور سہر اور صمم اور اختلاط عقل پر دلالت کرتا ہے خصوصاً اگر تھوڑا تھوڑا نکلے اور زمانہ طویل مین واقع ہو اور بو اسکی تیز ہو اور حمیات مین ایسا بول خارج ہوا ہو اس وقت مین اس بول کو درد سر اور اختلاط عقل پر زیادہ دلالت ہوگی — اور اگر باوجود تپ کے سہر اور صمم اور اختلاط عقل اور درد سر موجود ہو رعاف آئندہ پر دلیل ہے — یہ بھی ممکن ہے کہ بول سیاہ سنگ گردہ کا سبب ہو حکیم روفس ذکر کرتا ہے کہ بول سیاہ امراض گردہ اور مثانہ مین بہتر ہے اور نیز اون امراض مین جنکا ہیجان اور شورش اخلاط غلیظہ سے ہوا ہو اور بول سیاہ امراض حادّہ مین مہلک ہے — مین کہتا ہون کہ بول سیاہ امراض گردہ اور مثانہ مین بھی ردی ہے اگر احتراق شدید ہمراہ ان امراض کے پایا جاے — اوس وقت اور سب علامات مین تامل کرنا چاہیے — بول سیاہ مناسب اور لائق سن مشائخ کے نہین ہے بنا براون قواعد کے جو اوپر معلوم ہو چکے اور اوسکا واقع ہونا بدون سبب عظیم کے مشائخ مین اور اسیطرح عورتون مین ممکن نہین ہے — بول سیاہ بعد تعب اور مشقت کے تشنج یا سبات کی دلیل ہوتا ہے — بالجملہ بول سیاہ ابتداے حمیات مین قاتل ہے اور انتہاے حمیات مین بھی اگر اسکے ہمراہ خفت مرض مین ظاہر نہو مہلک ہے اور بحران جید پر دلیل نہین ہے **پانچوان طبقہ** بول سفید کا — بول سفید سے دو معنی سمجھے جاتے ہین — ایک یہ ہے کہ شفیف اور شفاف ہو اسلیے کہ عوام الناس شفاف کا بھی ابیض نام رکھتے ہین جیسے صاف شیشہ یا صاف بلور کو بھی سفید کہتے ہین — دوسرے حقیقت مین سفید جسکا رنگ مفرق بصر ہو جیسے دودھ اور کافور اور یہ ابیض شفاف نہین ہوتا ہے کہ اوسمین بصر نفوذ کرے اسلیے کہ شفاف حقیقت مین جمیع اقسام الوان کے معدوم ہونے کو کہتے ہین — اگر بول سفید بمعنی شفاف ہو برودت زائد پر دلیل ہوگا اور اس بات پر کہ نضج اخلاط سے یاس ہے — اور اگر بول شفاف غلیظ ہو بلغم پر دلالت کرے گا — بول ابیض حقیقی بے خلط کے نہین ہوتا اسکے بعض اقسام کی سفیدی مثل مخاط کے ہوتی ہے اور کثرت بلغم خام پر دلالت کرتی ہے — اور بعض اقسام کی سفیدی مثل دسم کے ہوتی ہے یعنی مشابہ اوس چکنائی کے جو بدن انسان مین ہے اور یہ رنگ چربی کے پگھلنے پر دلالت کرتا ہے — اور بعض قسم کی سفیدی مثل چربی کے ہوتی ہے اور یہ بول بلغم پر دلالت کرتا ہے یا پگھلنے پر کسی عضو کے جو واقع ہو چکا ہے یا قریب واقع ہونے والا ہے — اور بعض قسم کی سفیدی فقاعی یعنی برنگ بوزہ یا مدہ بھیڑ ہو مگر رقت قوام بھی ہو یہ بول قروح ریمناک اور آفات مجاری بول پر دلالت کرتا ہے — اور اگر مدہ نہو تو ایسی سفیدی بسبب غلبۂ مادۂ کثیرہ کے جو خام ہو پیدا ہوتی ہے اور بیشتر اسکے ساتھ سنگ مثانہ کا مرض بھی ہوتا ہے — بعض قسم کی سفیدی بول مشابہ منی کے ہوتی ہے اور بیشتر بحران اورام بلغمیہ اور ترہل احشا اور اون امراض کا جو بلغم زجاجی سے پیدا ہوتے ہین ایسے بول سے ہوتا ہے — لیکن جس وقت بول مشابہ منی کے بسبیل بحران اور بوجہ اورام بلغمیہ کے نہو بلکہ ابتداءً پیدا ہو منذر بسکتہ یا فالج ہوتا ہے — اگر بول سفید جمیع اوقات مین تپ کے برآمد ہو عجب نہین کہ وہ تپ بطرف ربع کے منتقل ہو جاے — بول رصاصی رنگ کا جسمین رسوب نہو بہت برا ہے — اور تنہی صاف امراض حادّہ مین مہلک ہے — اور سفیدی پیشاب کی امراض حادّہ مین کسی قسم کی ہو بعد رنگین بول کے اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ خلط صفراوی کا میلان عضو متورم یا اسہال کیطرف ہوا ہے — اور اکثر یہ میلان بطرف سر کے ہوتا ہے اسی طرح جس وقت بول حمیات مین رقیق نکلتا ہو اور دفعۃً سفید ہو جاے اختلاط عقل پر دلالت کرتا ہے جو عنقریب ہونے والا ہے — جسوقت پیشاب حالت صحت مین سفید ہوتا ہو عدم نضج پر دلیل ہوگا — وہ چربی کے رنگ کا پیشاب جو شبیہ روغن زیتون کے ہو حمیات حادّہ مین موت کی خبر دیتا ہے یا وق کی

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ کبھی بول سفید ہوتا ہے اور مزاج گرم صفراوی ہوتا ہے۔ یا بول سرخ ہوتا ہے اور مزاج بارد بلغمی ہوتا ہے
اسواسطے کہ صفرا جس وقت مجری بول سے نکلجاتا ہے اور بول سے مختلط نہین ہوتا ہے بول سفید رنگ باقی رہ جاتا ہے پس
ضرور بول سفید کی کیفیت مین تامل کرنا چاہیے پس اگر اوسکی رطوبت چمکتی ہو اور ثفل بہت اور گاڑہا ہو اور قوام بول کا مائل بطرف
غلاظت کے ہو جاننا چاہیے کہ باعث برودت اور بلغم سے پیدا ہوئی ہے۔ اور اگر رنگ چمکتا ہوا ہو اور نہ ثفل مین کثرت ہو
اور نہ مشابہ صیقل کی ہوئی چیز کے ہو مجتمع الاجزا اور نہ سفیدی مائل بہ تیرگی ہو جاننا چاہیے کہ یہ سفیدی بجہت پوشیدہ ہونے
خلط صفراوی کے کسی دوسرے مقام پر ہے یعنی صفرا بول سے الگ ہوکر کسی مقام مین بدن کے پوشیدہ رہا ہے۔
اگر بول مرض حاد مین سفید ہو اور اس مقام پر دلائل سلامت کے موجود ہون جنکے ذریعہ سے خوف سرسام وغیرہ کا نہو سکے جاننا
چاہیے کہ مادۂ حادّہ کسی اور مجری کی طرف مائل ہوا ہے اور امعا مین ایسے وقت سحج عارض ہوگا یعنی خراش پیدا ہوگی۔ امراض
بارد مین سرخ بول ہونے کا سبب منحصر چند امور مین ہے۔ یا بجہت شدت درد کے جس سے تحلیل صفرے کی ہوتی ہے جیسے
قولنج بارد مین عارض ہوتا ہے۔ یا کوئی سدہ بلغمی جو اوس مجری مین پڑجاتا ہے جو درمیان مرارہ اور امعا کے واقع ہے پس
انصباب صفرے کا طرف امعا کے طبعی اور عادی نہین ہوتا بلکہ باضطرار ہمراہی بول اور اوسکے ساتھ نکلنے پر آمادہ ہوتا ہے
جیسا کہ قولنج بارد مین یہ بھی اتفاق ہوتا ہے۔ یا بجہت جگر کے اور اوسکی قوت کم ہونے سے کہ تمیز درمیان مائیت اور خون
کے کرے بول سرخ ہوتا ہے جیسے استسقاے بارد مین اور ان امراض مین جو اکثر ضعف جگر سے پیدا ہون مگر یہ بول مشابہ
غسالۂ[1] گوشت تازہ کے ہوتا ہے۔ یا بسبب اوس احتقان کے جو سدہ سے پیدا ہوتا ہے پس بلغم کے رنگ کو اندر گون سے
بوجہ عفونت لاحقہ کے بدل دیتا ہے۔ شناخت اصلی یہ ہے کہ اس بول کی مائیت اور ثفل بموجب اوصاف مذکورۂ بالا کے
ہوتی ہے بعد اوسکے رنگ اوسکا ضعیف ہوتا ہے اور چمکتا نہین ہے۔ اور صفراوی بول کا رنگ اکثر چمکتا ہوا ہوتا ہے۔
اور اکثر ایسی صورت مین پہلے بول سفید ہوتا ہے بعد اوسکے سیاہ اور بدبو ہو جاتا ہے جیسے یرقان مین۔ کھانا کھانے
کے بعد بول سفید ہوتا ہے اور ایسا ہی رہتا ہے یہان تک کہ ہضم شروع ہو پس رنگ آنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور اسی وجہ
سے جنکو بیماری سہر یعنی بیداری کی ہوتی ہے اونکا بول سفید ہوتا ہے اور اس رنگ کی اعانت تحلیل ہو جانا حار غریزی کا
کرتا ہے لیکن اوسمین چمک نہین ہوتی بلکہ مائل بہ کدورت ہوتا ہے بجہت نضج نہونے کے۔ اور سرخ رنگ کا بول افضل ہے
امراض حادّہ مین بول مائی سے۔ اور ابیض بانظر اپنے قوام کے بھی مائی سے بہتر ہے۔ اور سرخ برنگ خون مین ہجوفی بہ نسبت
احمر صفراوی کے زیادہ ہے۔ اور احمر صفراوی بھی اسقدر خوفناک نہین ہے اگر صفرا ساکن ہو اور مخوف ہے اگر صفرا
متحرک ہو۔ بول احمر امراض گردہ مین ردی ہے اسلیے کہ وہ اکثر دلالت ورم گرم پر کرتا ہے۔ اور ہرسکے اور جاتے مین اختلاط
عقل سے خبر دیتا ہے جس وقت امراض حادّہ مین بول سرخ برآمد ہونا شروع ہو اور اسی طرح باقی رہے اور اوس مین
رسوب نہو خوف ہلاک کرنے کا ہوگا۔ اور ورم گردہ پر دلالت کریگا۔ اور اگر باوجود سرخی کے کدورت ہو اور اسیطرح
باقی رہے ورم جگر اور ضعف حار غریزی پر دلالت کریگا۔ بول کے الوان مین چند الوان مرکب ہین از انجملہ بول غسالی
ہے مشابہ غسالۂ گوشت کے جو تازہ ہو۔ اور مشابہ اوس خون کے جسمین پانی ملایا جاوے۔ اور کبھی بوجہ ضعف جگر کے

[1] لہ غسالہ بضم غین ۱۲

ہوتا ہے — اور کبھی بوجہ کثرت خون کے مگر اکثر ضعف جگر ہی سے ہوتا ہے — جو سوء مزاج جگر پر کیون نہ غالب ہو — اور اس ضعف جگر
ضعف قوت اور انحلال اور سستی قوت کا دلالت کرتا ہے پھر اگر قوت قوی ہو بیشک یہ بول کثرت خون سے ہوگا اور خون مین
زیادتی اوس مقدار سے بڑھ جانے گی تبہی مقدار تک قوت ممیزہ تمیز کامل مائیت سے کر سکے — اور منجملہ الوان مرکب کے
زیتی ہے اور یہ وہ زردی ہے جسمین دہنیت یعنی چکنائی کی آمیزش ہو — اور یہ رنگ مشابہ روغن زیتون کے ہوتا ہے — اور
کسیقدر شفاف چمکتا ہو جسمین چکنائی کی چمک ہوتی ہے — اور قوام اوسکا شفاف مائل غلاظت ہوتا ہے — اور اکثر
احوال مین یہ بول شر پر دلیل ہوتا ہے اور بہتری اور نضج اور صلاح حال پر دلالت نہین کرتا ہے — اور کبھی بندرت استفراغ
مواد دسومی پر جنمین دسومت ہو بسبیل بحران دلالت کرتا ہے — یہ بات اوس وقت ہوتی ہے کہ جب اس بول کے بعد
صلاحت پیدا ہو — اور مہلک اس قسم مین وہ بول ہے جسمین ہمراہ دسومت کے بوے بد ہو خصوصاً جب تھوڑا تھوڑا ہو —
اور جب اس بول مین کوئی چیز مشابہ غسالہ گوشت تازہ کے ملتی ہو نہایت ردی ہے — اور یہ بول اکثر استسقا اور سل اور
قولنج ردی مین ہوتا ہے — اور اکثر بعد بول سیاہ کے بول زیتی ہوتا ہے دران حالیکہ بول سیاہ مقدم ہو اوس وقت
یہ بول صلاح کی علامت ہوتا ہے — اور بیشتر بول زیتی جو ستھے دن مرض کی دلالت کرتا ہے کہ مریض ساتوین دن موت
پاسکے کا بشرطیکہ وہ مرض امراض حادّہ سے ہو — بالجملہ بول زیتی کی تین قسمین ہین ١ یا تمام مقدار اوسکی چکنی ہوے یا نیچے کے
اجزا چکنے ہون ٢ یا اوپر کی سطح چکنی ہو — ایضاً یا زیتی بول رنگ مین مثل روغن زیتون کے ہو جیسے مرض سل مین خصوصاً ابتدا
سل مین — یا فقط قوام مین زیتی ہو — یا دونون مین جیسے امراض گردہ مین یا کمال شدت اور آخر درجہ سل مین ہو — اور منجملہ
الوان مرکب کے ارغوانی ہے کہ وہ ردی اور قتال ہے اسلیے کہ دلالت کرتا ہے کہ احتراق دونون مرہ کا ہوا یعنی مرۂ سودا
اور مرۂ صفرا کا — کبھی سرخ رنگ ایسا ہوتا ہے کہ اوسمین سیاہی کی آمیزش ہوتی ہے اس بول کو دلالت حمیات مرکبہ پر
اور اون حمیات پر جو اخلاط غلیظ سے پیدا ہون ہوتی ہے — پھر اگر سیاہی مین صفائی آتی جاے اس طرح پر کہ سیاہی بول کی
اوپر چڑھتی جاے اور نیچے سے صاف ہوتا جاے ذات الجنب پر دلالت کرے گا

فصل تیسری قوام بول اور اوسکی صفائی اور کدورت کے بیان مین

قوام بول کا غلیظ ہوتا ہے یا رقیق یا معتدل —
بہت رقیق عدم نضج پر ہر حال میں دلالت کرتا ہے مرض کے اوقات اربعہ مین سے کوئی وقت کیون نہو — اور اسی
طرح بول رقیق عروق کے سدون پر خواہ ضعف گردہ یا ضعف مجاری بول پر دلالت کرتا ہے — اگر ضعف
قوت جاذبہ مین ہے تو سواے مقدار رقیق کے غلیظ کا جذب نہین ہوتا — اور اگر دافعہ مین ضعف ہے فقط رقیق کو جو مطیع
دفع پر ہے خارج کرے گی — ایضاً بول رقیق بکثرت پانی پینے پر دلالت کرتا ہے — اور ایسے مزاج پر جسمین برودت
شدید مع یبوست ہو — امراض حادّہ مین بول رقیق ضعف قوت ہاضمہ پر دلالت کرتا ہے — اور عدم نضج اکثر
جمیع قوتوں کے ضعف پر دلیل ہوتا ہے کہ آب مشروب مین کسیطرح کا تصرف طبیعت نہین کرتی ہے بلکہ جیسا پانی پیا جاتا
ہے ویسا ہی مجاری بول سے پھسلکر نکل آتا ہے — ایسا بول رقیق لڑکون مین نہایت ردی ہے بنسبت جوانون کے
اسلیے کہ لڑکون کا بول طبعی بنسبت جوانون کے غلیظ تر ہوتا ہے کہ اونکے مزاج مین رطوبت غالب ہوتی ہے اور اونکے

بدن رطوبت کو زیادہ جذب کرتے ہین اسواسطے کہ نمو اون مین زیادہ ہے پس زیادہ مادّہ کی اونکو حاجت ہے جسوقت انکا بول
حمیات حادہ مین بہت رقیق ہو جائے لڑکے اپنے حال طبعی سے زیادہ بعید ہونگے اور ہمیشہ رہنا اس کیفیت کا لڑکون مین بلا سبب
دلالت کرتا ہے مگر یہ کہ اسکے ہمراہ علامات صالحہ اور ثبات قوت ہو اسوقت بول رقیق لڑکون مین ایک خراج جو آیندہ ہونیوالا ہے
اوسپر دلیل ہوگا خصوصًا نیچے ناحیہ جگر کے — اسی طرح اگر ایسا بول صحیح آدمی کو ہمیشہ ہوا کرے اور اسکی کیفیت اونہین زیادہ بدلے
ایک ورم پر دلالت کریگا اوس مقام پر جہان انکو درد محسوس ہوا کرتا ہے — اور اکثر ایسے لوگ ہمراہ استمرار رقت بول کے
ایک درد کا گردہ یا تہیگاہ مین احساس کیا کرتے ہین — پس معلوم ہوگا کہ وہ مقام تہیگاہ اور گردون کا مستعد واسطے ورم کے ہے مہم
اگر درد اور ثقل مقام خاص مین نہو بلکہ تمام بدن مین ہو تو شورا او جدری اور ایسے اورام پر جو تمام بدن کو شامل ہون دلالت کریگا
— رقت بول کی بروقت بحران کے بدون تدریج اور آہستگی کے دفعۃً نکس مرض کی خبر دیتی ہے — بول کا بعدے غلیظ ہونا
اکثر حالات مین عدم نضج پر دلالت کرتا ہے اور کمتر حالات مین نضج پر اون اخلاط کے دلیل ہوتا ہے جنکا قوام غلیظ ہے — اور
منتہی مین حمیات غلطی کے خواہ بروقت شگافتہ ہونے اورام غلطی کے ایسا بول ہوتا ہے — اکثر دلالت اس بول کی امراض
حادہ مین برائی پر ہوتی ہے مگر ہمیشہ بول کا رقیق رہنا شر پر زیادہ تر دلالت کرتا ہے اسلیے کہ بول غلیظ بہر کیف یقدر ہضم پر
دلالت کرتا ہے اور وہ ہضم ایسا ہے کہ بول کے قوام کو کسیقدر درست کرتا ہے پس باین نظر کہ اس بول کو ہضم ہے اور قوت
دافعہ کے دفع مین مستقل ہونے پر دلالت سے امید صلاح ہو سکتی ہے — اور باین نظر کہ غلظ قوام فساد مادّہ اور کثرت اور
مانع ہونا اوسکا نضج سے جسکے ذریعہ سے تمیز مائیت بول مین ہوتی ہے اور رسوب پیدا ہوتا ہے شر پر دلالت کرتا ہے — اور
ان دونون باتون پر یعنی صلاح اور شر پر استدلال اس طرح کیا جاتا ہے کہ اگر بعد بول کے راحت پیدا ہو بول کا غلیظ ہونا
بوجہ ہضم کے ہے — اور اگر ضعف زیادہ ہو جائے غلاظت بول کی بسبب فساد اور کثرت مادّہ کے ہوگی — اسلم بول غلیظ حمیات
مین وہی ہے جو بکثرت یکبارگی دفع ہو — اور اگر تھوڑا تھوڑا دفع ہو دلیل کثرت اخلاط اور ضعف قوت پر ہوتا ہے — نافع
بول غلیظ کی وہ قسم ہے جسکے بعد بول معتدل ہمراہ راحت مریض کے خارج ہو — اگر بول رقیق امراض حادہ مین غلیظ ہو جائے
اور مریض کو اسکے بعد راحت حاصل نہو وہ بول اخلاط یا اعضا کے پگھلنے پر دلالت کریگا — صحیح آدمی کی جسوقت یہ کیفیت ہو
کہ بول غلیظ ہمیشہ جاری رہے اور کسی قسم کا درد اطراف بدن خواہ انکسار یعنی ٹوٹنا ہڈی وغیرہ کا محسوس ہو اوسکو تپ کی
خبر دیتا ہے اور بشیتر یہ بات صحیح آدمی مین زیادہ دفع ہونے فضول سے بطریق بحران کے یا بسبب شگافتہ ہونے قروح کے
اطراف مجاری بول کے پیدا ہوتی ہے — رقت اور غلظ دونون جو بحد افراط ہون اسواسطے عدم نضج پر دلالت کرتے ہین
کہ نضج کو اعتدال قوام مانع ہوتا ہے — غلیظ کا نضج یہ ہے کہ مائل بجانب رقت ہو جائے — اور رقیق کا نضج یہ ہے کہ پختہ ہو کر
اندکے غلیظ ہو جائے — بول غلیظ جیسا ہم اوپر لکھ چکے کبھی صاف اور شفاف ہوتا ہے اور کبھی غلیظ مین کدورت ہوتی ہے
فرق درمیان غلیظ شفاف اور رقیق کے یہ ہے کہ غلیظ شفاف جسوقت ہلایا جائے حرکت دیجیے — سے تاکہ اوس مین لہرین پیدا
ہون اوسکے اجزا نہین لہرین پیدا ہوتی ہین چھوٹی ہون بلکہ اوس مین بڑی بڑی لہرین پیدا ہونگی اور حرکت اوسکی بطی ہوگی
— اور جب بول غلیظ شفاف مین کف بہت ہو ہیولا ہوگا اور دیر مین بیٹھیگا اس بول کو وہ بلغم پیدا کرتا ہے جسمین ہضم ہے

ہوا ہو۔ یا صفراے محی اگر اوسکا رنگ مائل بزردی ہو۔ اور اگر بول مین کوئی رنگ نہو تحلیل پانے بلغم زجاجی پر دلالت کریگا۔
اور یہ بات اکثر مصروع کے بول مین پیدا ہوتی ہے۔ جو بول رقیق کہ اوسمین رنگ بکثرت ہو جاننا چاہیے کہ اوسکا رنگ بوجہ نضج
کے نہین ہے اسلیے کہ اگر نضج اوسمین ہوتا قوام مین بھی کسیقدر ظاہر ہوتا یعنی فعل نضج کا پہلے قوام کو درست کرتا لیکن
یہ رنگ مثلاً بسبب ملنے مرۂ صفرا اسکے بول مین ہوا ہے اسواسطے کہ اول فعل انضاج کا یہی ہے کہ قوام درست ہو بعد اوسکے
رنگ بدلے اسی وجہ سے اگر بول رقیق زرد رنگ تمام مدت مرض مین خارج ہوا کرے شر اور فساد پر دلالت کریگا اور فتور
قوت ہاضمہ پر۔ جسوقت بول رقیق ایسا نظر آئے کہ اوسکے اجزا مین سرخی اور زردی کا اختلاف ہو یقین کرنا چاہیے کہ صاحب
بول کو کسیطرح کا تعب جس سے التہاب حرارت ہوتا ہے عارض ہوا ہے۔ اور اگر بول رقیق مین کچھ اشیا مثل سبوس کے
نظر آئین اور مثانہ مین کوئی مرض نہو یہ کیفیت بسبب احتراق بلغم کے ہوگی۔ بول غلیظ امراض حادہ مین بحران و کثرت اخلاط پر
دلالت کرتا ہے اور اکثر ذوبان پر بھی دلیل ہوتا ہے۔ اور ذوبانی بول وہ ہے کہ اگر تھوڑی دیر تک رہنے دین منجمد اور غلیظ
ہو جائے۔ خلاصہ یہ ہے کہ بول کی کدورت بوجہ اجزاے ارضی کے جسمین ریح بھی شامل ہو کر اجزاے مائی سے مختلط ہو پیدا
ہوتی ہے۔ جسوقت یہ تینون چیزین مجتمع ہون کدورت حاصل ہوتی ہے۔ اور جب ان تینون مین سے ایک دوسرے سے جدا
ہو جانے صفائی حاصل ہوتی ہے۔ بعد اوسکے یہ بھی ضرور ہے کہ بول کے تین حالون مین نظر کیجائے۔ پہلی حالت یہ ہے
کہ بروقت خروج کے بول رقیق ہو اور بعد اوسکے غلیظ ہو جائے ایسے بول کو دلالت اس بات پر ہوتی ہے کہ طبیعت
کوشش کر رہی ہے اور انضاج مین مصروف ہے لیکن مادہ نے ابھی ہر طرح کی اطاعت نہین کی کسیقدر قبول اثر ہوا ہے
۔ اور کبھی ایسا بول ذوبان اعضا پر دلالت کرتا ہے جب اسکے علامات موجود ہون۔ دوسری حالت یہ ہے کہ بول بروقت
خروج کے غلیظ ہو اور بعد اوسکے صاف ہو جاے اور رشئ غلیظ بول سے بذریعہ رسوب اور تہ نشین ہونے کے متمیز ہو جائے
یہ بول دلالت کرتا ہے کہ طبیعت نے مادہ کو مقہور کر دیا ہے اور خوب نضج دیا ہے۔ اور جسقدر اسکی صفائی بڑھتی جائے
اور رسوب زیادہ ہون اور جلد پیدا ہون نضج پر زیادہ تر دلیل ہوگا۔ تیسری حالت متوسط ہے درمیان اول اور دوم کے
یعنی بروقت خروج بول کے قوام اوسکا نہ غلیظ ہو اور نہ رقیق اگر یہ حالت ہمیشہ رہے اور طبیعت مین قوت بحال خود ثابت ہو
گمان ہوگا کہ نضج تام کو پہونچ جائیگا۔ اور اگر قوت بحال خود ثابت نہو خوف اس بات کا ہوگا کہ نضج سے پہلے مریض ہلاک
ہو جائیگا۔ اور اگر اس طرح کا بول حالت متوسط پر زمانہ دراز تک رہے اور کسیطرح کی علامت خوف دہندہ از قسم ضعف
قوت وغیرہ پیدا نہو مستعد بصداع ہوگا اسلیے کہ یہ بول ثوران مادہ اور ریاح بخاری پر دلالت کرتا ہے۔ جو بول پہلے رقیق ہو کر
غلیظ ہو جائے جیسے حالت اول مین بیان ہوا اور یہی کیفیت اوسکی مستمر رہے بہتر ہے بنسبت اوس بول کے جو غلیظ قوام پر
اکثر اوقات خارج ہوا کرے اور اوسکی غلاظت مین کمی و بیشی نہو۔ اکثر اوقات بول غلیظ اور مکدر ہو جاتا ہے بوجہ سقوط قوت کے
نہ بوجہ دفع طبیعت کے۔ جو بول مائی خارج ہوتا ہے اور مائیت پر باقی رہے البتہ عدم نضج پر دلیل ہے۔ بہت عمدہ بول
غلیظ وہ ہے جسکا نکلنا باسانی ہو اور اوسکے اجزا نکلنے کے ساتھ ہی جدا ہو کر بیٹھ جائین یہی بول فالج کو دور کرتا ہے اور نیز
امراض باطنی کو۔ جو بول کہ غلیظ دفع ہوتا ہو اور بعد اسکے تھوڑی مین رقت بتدریج شروع ہو اور کثرت سے برآمد ہوا کرے

یہ علامت محمود ہے۔ اور بیشتر بول غلیظ کدر کثیر کا بعد بول غلیظ قلیل کے خارج ہونا دلیل خیریت کی ہوتا ہے۔ اور یہ بات اوسوقت ہوتی ہے کہ جسوقت
بول غلیظ کدر جو تھوڑا تھوڑا آتا تھا دفعۃً بکثرت برامد ہوا اور بسہولت دفع ہو جو مادہ باعث بول غلیظ قلیل کا تھا وہ منفجر اور شگافتہ ہو جاے اس
بول سے اکثر مرض دفع ہو جاتا ہے وہ مرض خواہ حمیات حادہ مین سے ہو یا اور امراض امتلائی یا محض امتلا ہو کہ ابھی اس سے مرض نہین پیدا
ہوا ہے۔ اور یہ قسم بول کی نادر الوقوع ہے۔ جو بول لون طبعی پر ہو یعنی اترجی جسوقت اوسمین غلظ کی افراط ہو جاے گاہ بیگاہ بخوبی پریشان کرنے
مواد کثیرہ پر دلالت کرتا ہے اور اس دلالت کی صحت بآسانی دفع ہونا بول کا کرتا ہے۔ اور کبھی ایسا بول تعب ریعنی پر دلیل ہوتا ہے اسلیے کہ اسکو
دلالت کثرت اخلاط اور ضعف قوت پر ہوتی ہے اسکی شناخت یہ ہے کہ بدشواری خارج ہو اور مقدار مین کم ہو۔ بول غلیظ کی قسم جید جس سے بحران امراض
طحال اور حمیات مختلطہ کا ہوتا ہے اوسمین استواے اجزا کی توقع نہین ہے اسلیے کہ طبیعت دفع مین عمل کرتی ہے اور بعجلت مستوی اور غیر مستوی
دونون کو دفع کر دیتی ہے۔ بو امنتشر یعنی جسکے اجزا بوجہ کثرت جوش کے پراگندہ ہوان بالجملہ کثرت اخلاط پر دلالت کرتا ہے اور باانہمہ یہ بھی ظاہر کرتا ہے
کہ طبیعت بطرف تفجیج و نضج اخلاط کے مشغول ہے۔ وہ بول غلیظ جسکا ثفل زیتی ہو حصاۃ گردہ پر دلالت کرتا ہے جس بول غلیظ سے دلالت انفجار
اورام پر ہو اوسپر استدلال بذریعہ اوس چیز کے ہوتا ہے جو اوسمین ملکر برآمد ہو۔ اور اوس چیز سے ہوتا ہے جو اوس بول سے پہلے پیدا ہوئی ہو
ملی ہوئی چیز سے استدلال جیسے مدہ کہ اوسپر یہ بدلالت کرتی ہے یا چھیچھڑے جو بول مین مثل مفید یا سرخ نیٹرون کے یا مثل بھوسی وغیرہ کے
دفع ہوتے ہین کہ جنسے استدلال ورم کے ٹوٹنے پر بعد بول کے ہوسکتا ہے۔ اور بول سے پہلے جس علامت نے استدلال ہوسکتا ہے وہ
یہ ہے کہ مثلاً قبل از بول علامت ورم یا قرحہ مثانہ یا گردہ کی خواہ جگر یا اطراف صدر کے قرحہ کی موجود ہو یہ دلیل ہوگی ورم کے شگافتہ ہونے پر
پھر اگر اس بول سے پہلے بول غسالی شبیہ غسالہ گوشت تازہ کے برامد ہوا ہو مرض محدب کبد مین ہوگا۔ یا بول غسالی پہلے ہوا ہو ورم
یا قرحہ مقعر کبد مین ہوگا۔ اور اگر بول سے پہلے ضیق نفس اور سرفہ خشک اور وجع ناخس اعضاے سینہ مین پیدا ہو ورم ذات الجنب شگافتہ
ہوکر از راہ شریان عظیم کے مادہ مرض کا دفع ہوا ہے۔ اور اگر اس بول مین مدہ نضج یافتہ برامد ہو بہتر ہوگا۔ اکثر صحیح آدمی آرام طلب جسنے
ریاضت ترک کی ہو ایسا بول جو مشابہ مدہ اور صدید کے ہو دفع کرتا ہے کہ اس ذریعہ سے اپنے بدن کا تنقیہ پورا کر لیتا ہے اور جو ترہل اور
سستی اوسکے بدن مین بوجہ ترک ریاضت کے پیدا ہوتی ہے بعد اس بول کے دفع ہو جاتی ہے۔ ایضاً جسوقت جگر خواہ وہ اعضا جو
متصل جگر کے ہین اونمین سدے پڑ جاتین بیشتر بول غلیظ تابع کھلجانے اون سدون کے ہوتا ہے اور مادہ اون سدون کا براہ بول
دفع ہوتا ہے۔ اور یہ غلاظت مثل غلظت ریم کے نہین ہوتی۔ اور جو غلاظت بول کی بوجہ شگافتہ ہونے ورم کے ہوتی ہے وہ مثل ریم
کے ہوتی ہے۔ اگر بول غلیظ مائل بسیاہی ہو اور اوسکے ساتھ درد بھی بائین طرف ہو مرض طحال مین ہے علی ہذا القیاس اگر درد ناف
کے اوپر یا بالاے شکم ہو مرض معدے مین ہے۔ اور اکثر یہ بات امراض سدہ جگر اور مجاری بول سے پیدا ہوتی ہے۔ بول مکدر اکثر
سقوط قوت پر دلالت کرتا ہے اور جسوقت قوت ساقط ہو برودت غالب ہو جاتی ہے اوس وقت بول مثل اولے کے نکلتا ہے۔
بول مکدر جسکا رنگ شبیہ شراب روی اور خراب کے ہو یا چنے کے پانی کا سا رنگ ہو زنان حاملہ کا ہوتا ہے۔ یا اون لوگون کا جنکے
احشا مین اورام گرم مزمن ہون۔ وہ بول جو مشابہ بول خچر کے ہو یا مشابہ بول دواب کے ہو اور اوسکی صورت یہ ہو کہ گویا پھولا ہوا متخلخل ہے
بسبب شدت جوش کھانے کے ایسا بول فساد اخلاط بدن پر دلالت کرتا ہے۔ اور اکثر اسکی دلالت خام پر ہوتی ہے کہ اوسمین کسیقدر
حرارت نے انتشار کے ریح غلیظ کو برانگیختہ کر دیا ہے۔ اسیطرح کبھی یہ بول اور پر صداع کے جو آئندہ آنے والا ہے یا صداع موجود پر

دلالت کرتا ہے۔ اور کبھی ایسا بول اگرچہ ہمیشہ رہے لیکن غس پر دلالت کرتا ہے۔ وہ بول کہ اوسکا رنگ مشابہ رنگ کسی عضو بدن کے ہو ہمیشہ آنا ایسے بول کا دلیل ہے کہ مرض اوسی عضو مین ہے۔ بعض اطبا نے کہا ہے کہ اگر نیچے بول کے ایک شئے مشابہ ابر یا دخان کے ہو مرض مین طول ہوگا۔ اور اگر تمام مرض مین بول اسی کیفیت کا ہو موت کی خبر دیتا ہے۔ خام اور مدہ جو بول مین نکلتا ہے اوسمین تفرقہ از روے بدبو کے کیا جاتا ہے کہ وہ مدہ مین ہوتی ہے۔ جو بول مختلف الاجزا ہو جسقدر اجزا بڑے اوسمین زیادہ ہون دلالت کرے گا کہ فعل طبیعت کا پورا ہے اور طبیعت نضج پر قادر ہے اور مسامات خوب کھلے ہوے ہین۔ جس بول مین قطرے سے نظر آئین اور بعض اونکا بعض سے ملا ہو جاننا چاہیے کہ وہ بول بعد جماع کے خارج ہوا ہے

فصل چوتھی رائحہ بول کے دلائل کے بیان مین

اطبا کہتے ہین کہ کبھی کسی مریض کا بول ایسا نہین دیکھا گیا جسکی بو موافق رائحہ بول صحیح آدمی کے ہو۔ ہم کہتے ہین اگر بول مین کسیقدر بو یقیناً نہو برودت مزاج اور افراط خامی پر دلالت کرتا ہے۔ اور اکثر امراض حادہ مین موت حرارت غریزی پر دلیل ہوتا ہے۔ اور اگر بول مین بوے بد ہو اور اوسکے ساتھ دلائل نضج کے موجود ہون سبب اس بول کا خارش اور زخم آلات بول کے خیال کرنا چاہیے اور اسپر استدلال خاص علامتون سے جسکا بیان آیندہ کیا جائے گا کرنا چاہیے۔ اور اگر نضج نہو یہ بھی سبب ہو سکتا ہے کہ جرب اور قروح وغیرہ موجود ہون۔ اور یہ بھی جائز ہے کہ بسبب عفونت کے پیدا ہوا ہے۔ اگر ایسا بول حمیات حادہ مین ہو اور سبب آفت اعضاے بول نہو دلیل رداءت پر ہے۔ اگر بول مین بوے ترش آئے دلالت کرے گا کہ عفونت اخلاط باردہ مین ہے مثل بلغم اور سوداء کے اور اون پر حرارت غریبہ مستولی اور غالب ہوئی ہے۔ لیکن اگر مرض حاد ہو بوے ترش بول کی موت پر دلیل ہے اسلیے کہ یہ بو اس وقت دلالت کرتی ہے حرارت غریزی کی موت پر اور استیلاے برودت طبیعت پر باوجود حرارت غریبہ کے۔ بوے بول جو مائل بحلاوت ہو غلبہ خون پر دلالت کرتی ہے۔ اور جس بول مین بوے بد زیادہ ہو غلبہ صفرا پر دلیل ہے اور بوے بد مائل بترشی غلبہ سوداء پر۔ بول بدبو جسوقت صحیح آدمیون کو ہمیشہ آیا کرے اون حمیات پر دلالت کرے گا جو عفونت سے پیدا ہوتی ہین۔ یا اوس عفونت کے کم ہونے پر اور نکلجانے پر دلالت کرے گا جو اونکے بدن مین محتبس ہو عفونت کے نکل جانے کی شناخت یہ ہے کہ اوسکے بعد خفت پیدا ہوگی۔ جس وقت امراض حادہ مین بدبو بول برامد ہوتے ہوتے زوال اس بوے بد کا اوس سے ہو جائے اور یہ زوال بتدریج نہو بلکہ دفعۃً ہو اور بعد زوال کے راحت مریض کو حاصل نہو یہ بول علامت سقوط قوے کی ہوگا

فصل پانچوین اون دلائل کے بیان مین جو باعتبار زبد کے ماخوذ ہین

زبد کی پیدائش رطوبت اور اوس ریح سے جو پانی کے اندر گھسی ہوئی ہے بذریعہ دفع کے مع خروج بول کے ہوتی ہے۔ جو ریح خارج بدن سے ہے ہمراہ بول کے ہو اوسکو جسم بول مین کسیقدر اعانت زبد پر ضرور ہوتی ہے خصوصاً جس وقت کہ ریح تمام بدن مین غالب ہو جیسے وہ لوگ جنکے بدن مین تمدد بوجہ نفاخات کثیرہ کے ہوتا ہے۔ زبد کی دلالت کبھی بذریعہ لون کے ہوتی ہے جیسے زبد سیاہ یا اشقر یرقان پر دلالت کرتا ہے۔ اور کبھی زبد کی دلالت بسبب چھوٹے اور بڑے ہونے کے ہوتی ہے۔ بڑا ہونا کف کا لزوجت پر دلالت کرتا ہے۔ اور کبھی یہ دلالت بسبب قلت اور کثرت کے ہوتی ہے کثرت زبد کی لزوجت اور ریح کثیر پر دلالت کرتی ہے۔ یا زبد کے بدیر بیٹھنے یا جلد بیٹھ جانے سے دلالت ہوتی ہے۔ دیر مین بیٹھنا زبد کا لزوجت پر دلالت کرتا ہے۔ بڑے بڑے ٹکڑے زبد کے جو دیر تک باقی رہین امراض گردہ مین طول مرض پر دلیل ہوتے ہین اسلیے کہ انکو دلالت ریاح اور لزوجت پر ہے۔ حاصل یہ ہے کہ غلط لزج امراض گردہ مین ردی ہے کہ اخلاط

ردی اور برودت پر دلالت کرتا ہے

فصل چھٹی دلائل اقسام رسوب کے بیان مین

پہلے ہم یہ بات کہتے ہین کہ استعمال اطبا لفظ رسوب اور ثفل ہکا عرف لغت کے مخالف ہے اسلیئے کہ وہ استعمال لفظ رسوب اور ثفل کا خاص اوس چیز پر نہین کرتے جو بیٹھ جائے اور تہ نشین ہو بلکہ جس چیز کا قوام غلیظ ہو اور مائیت سے متمیز ہو جائے اگرچہ بیچ مین ٹھہرے یا پانی کے اوپر آجائے اوسکو رسوب اور ثفل کہتے ہین بعد اسکے ہم کہتے ہین کہ رسوب کے ذریعہ سے استدلال اس طور پر ہوتا ہے جوہر رسوب سے اور اوسکی مقدار اور کیفیت اور وضع اجزا اور اوسکے ٹھہرنے کی جگہ اور زمانہ اوسکے خروج کا اور کیفیت اوسکے آمیزش کی اجزاے بول مین جوہر رسوب سے دلالت اس طرح پر ہوتی ہے کہ رسوب طبعی ہو اور محمود یعنی بہتر ہضم اور نضج طبعی پر دلالت کرے یہ رسوب وہی ہے جو سفید رنگ تہ نشین اجزا مین اتصال اور اجزا یکسان اور برابر رکھتا ہے اور یہ بھی ضرور ہے کہ ہر ایک جزو کی شکل مستدیر یعنی گول اور املس یعنی چکنی اور برابر لطیف مشابہ رسوب گلاب کے ہو بنسبت دلالت کرنے رسوب کے نضج مادہ پر تمام بدن مین مثل نسبت اوس مدہ کے ہے جو سفید اور چکنا متشابہ القوام ہو نضج ورم پر لیکن مدہ کثیف ہوتا ہے اور رسوب لطیف رسوب اور ثفل دلیل جید ہے اگر یہ رنگ اور استوا سے قوام نہو استوا سے قوام نزدیک قدماے اطبا کے نضج پر زیادہ دلالت کرتا ہے بنسبت بیاض کے اسلیے کہ مستوی القوام جو اسقدر سفید نہو بلکہ احمر ناری ہو خوب تر ہے اوس ابیض سے جسمین خشونت اور ناہمواری ہو اکثر رسوب برنگ بول ہوتا ہے اور بہت عمدہ رسوب کہ ابیض نہو سب سے پہلے رسوب احمر ہے اور اسکے بعد رسوب زرد اور اسکے بعد رسوب نارنجی اور بدرسوب کی ابتدا عدسی سی ہوتی ہے اور لوگ جو کہتے ہین اوسکی طرف التفات نکرنا چاہیئے اسلیئے کہ بیاض کبھی عدم نضج سے ہوتا ہے اور استوا بدون نضج کے نہین ہوتا اور بعض قسم کا بیاض بوجہ زیادتی آمیزش ریح کے رسوب مین ہوتا ہے رسوب ردی جو قابل مذمت کے ہے اوسکا متفرق اور پراگندہ ہونا بہتر ہے استوا اور یکجا ہونے سے رسوب ردی کی شناخت بخوبی عنقریب بیان ہوتی ہے رسوب جید کہ جسمین ہم اسوقت کلام کر رہے ہین کبھی مدہ رقیق اور خام رقیق سے مشتبہ ہوتا ہے لیکن مدہ مین اور رسوب مین بدبو کا فرق ہے یعنی مدہ مین بو سے بد آتی ہے اور خام مین اور رسوب مین استواے اجزا کا فرق ہے یعنی خام کے اجزا استوا اور یکجا ہوتے ہین اور رسوب ان دونون کے مخالف لطافت اور خفت مین ہوتا ہے اور یہ رسوب جسکا ذکر ہو رہا ہے خاص امراض مین اسکا پیدا ہونا مطلوب ہے حالت صحت مین اسکی خواہش نہین ہے اسلیئے کہ مریض اپنے اور غیرون مین احتباس مواد ردی کو بخوبی سمجھا جاتا ہے اور اوس مین شک نہین کرتا اگر مواد مین نضج نہو فساد پر دلالت کرے گا اور صحیح کو ہمیشہ یہ ضرور نہین ہے کہ جو خلط اوسکے بدن سے خارج ہوتی ہے سمجھا نا کرے بلکہ مناسب یہ ہے کہ یہ رسوب اگر صحیح مین پیدا ہوا ایسے فضول پر دلالت کرتے جو غذا سے غیر منہضم سے جدا ہوتے ہین اور اسکے بعد ایک ایسی چیز زیادہ ہو کر تہ نشین بول مین ہوتی ہے نضج یافتہ ہو یا غیر نضیج ہو لاغر اندام کے بول مین بحالت صحت ثفل راسب کم ہوتا ہے خصوصاً وہ لوگ جنکو ریاضات کی مزاولت ہے اور جو ارباب پیشہ ایسے ہین کہ اونکو اپنی صناعت مین تعب زیادہ ہوتا ہے یہ رسوب بکثرت بول مین ایسے فربہ آدمیون کے ہوتا ہے جو آسودہ حال اور بے فکر و اندیشہ ہون اسی طرح واجب نہین ہے کہ لاغر آدمیون کے بول مین بحالت مرض امید رسوب کی اسقدر کیجاے جتنی مریض فربہ اندام کے بول مین ہوسکتی ہے اسلیئے کہ لاغر اندام کے امراض اکثر دفع ہو جاتے ہین اور کسیقدر رسوب اونکے بول مین پیدا نہین ہوتا اور

اکثر اگر پیدا بھی ہوتا ہے تہ نشین نہین ہوتا بلکہ تھوڑا سا رسوب انکے بول مین یا سطح بالائے بول پر ہوتا ہے یا معلق بیچ مین رہتا ہے۔ یہ بات
کچھ ضرور نہین ہے کہ ادھر بول خارج ہو ہر مرتبہ اور فوراً رسوب پیدا ہو البتہ جس بول کا نضج بخوبی ہو چکا ہو اوسمین رسوب کا فوراً پیدا ہونا
ضرور ہے بلکہ واسطے امتیاز اور معرفت رسوب کے واجب ہے کہ بعد خروج بول کے تھوڑی دیر صبر کرین اور پھر ملاحظہ کرین۔ رسوب
غیر طبعی کی کئے قسمین ہین۔ خراطی۔ سخالی۔ کرسنی۔ دشیشی۔ شبیہہ زرنیخ سرخ۔ زردگہرا۔ لحمی۔ دسمی۔ ثردی۔ مخاطی۔ شبیہہ
پارہ ہاے خمیر جو پانی مین تر کیے گئے ہون۔ دموی علقی۔ اسمین سے شعری۔ رملی حصوی۔ اور اوسمین سے رمادی۔ خراطی۔
قشوری۔ اسمین سے صفایحی جسکے اجزا بڑے بڑے سفید اور سرخ ہون یہ قسم اکثر دلالت کرتی ہے کہ اعضاے قریبہ مجاری بول سے
جدا ہوئی ہے۔ اور قشری بعض دلالت کرتا ہے کہ مثانہ سے بسبب قروح مثانہ یا جرب مثانہ کے یا بوجہ آکل اور سرطان کے مثانہ کے برامد ہوا ہے
۔ اور قشور احمر لحمی دلالت کرتے ہین کہ گردہ سے آتے ہین۔ اور کبھی صفایحی مین ایسے ٹکڑے برامد ہوتے ہین جنکا رنگ تیرہ گون اور
سیاہ ہوتا ہے اور مشابہ فلس ماہی کے یہ نہایت ردی ہے۔ جتنے اصناف رسوب غیر طبعی کے آگے مذکور ہوتے ہین سب سے زیادہ
اسکی ردارت ہے اور صفایحات اعضاے اصلیہ کے چھلنے پر دلالت کرتی ہے۔ پہلی دو قسمین یعنی خراطی اور سخالی اکثر مضر نہین ہوتین
بلکہ مثانہ کو پاک کرتی ہین۔ بعض اطبا نے حکایت کی ہے کہ ایک شخص نے ذراریح جو ایک حیوان زہرناک ہے کھالیا اوسکے بول مین
سفید چھلکے برامد ہوے مشابہ انڈے کے اوس چھلکے کے جو نیچے پوست سخت کے ہوتا ہے یہ چھلکے جسوقت پانی مین گھولے جاتے
تھے گھلجاتے تھے اور رنگ سرخ پیدا کرتے تھے فقط بذریعہ اس بول کے وہ شخص اچھا ہو گیا اور زندہ رہا۔ خراطی کی ایک قسم
وہ ہے جو عرض مین ان دونون قسمون سے کم ہے اور قوام مین غلیظ زیادہ ہے۔ اگر سرخ رنگ ہو اوسکا نام کرسنی یعنی رنگ
اوسکا مثل مٹر کے ہوگا اور اگر سرخ نہو اوسکو سخالی کہتے ہین۔ کرسنی اگر سرخ ہو کبھی اوسمین اجزا جگر کے محترق ہوکر آتے ہین۔
اور کبھی خون سوختہ جگر کا اسمین ہوتا ہے۔ اور کبھی گردہ سے ہوتا ہے لیکن گردہ سے جو آتا ہے اوس مین اتصال لحمی زیادہ
ہوتا ہے۔ اور جو خون جگر سے آتا ہے وہ مشابہ اوس رسوب کے زیادہ ہوتا ہے جو لحمی نہو اور تفتیت اور پارہ پارہ ہونے کی
قابلیت زیادہ رکھتا ہے۔ اور اگر زردی مائل زیادہ ہو گردہ سے ہوگا اسواسطے کہ جگر سے جو آتا ہے اوسمین کسیقدر سیاہی سرخی
کے ساتھہ ہوتی ہے۔ اور کبھی اس رسوب کے ساتھہ وہ بھی رسوب ہوتا ہے جسکے اجزا جگر سے آتے ہین۔ سخالی یعنی جسکی شکل
مثل بھوسی کے ہوتی ہے کبھی جرب مثانہ سے ہوتا ہے اور کبھی اعضا کے ذوبان یعنی گھلنے سے۔ ان دونون مین فرق یہ ہے
کہ اگر بیچ قضیب مین خارش اور بول مین بوے بد ہو تو وہ رسوب جرب مثانہ اور قروح مثانہ سے ہوگا خصوصاً اگر اس بول سے
پہلے بول مدی ہو چکا ہو علی الخصوص اگر تمام دلائل نضج کے موجود ہون اوس وقت مثانہ کے اوپر کی رگون کا صحیح المزاج
ہونا یقینی ہے اور اون مین کسی طرحکا تغیر یا سوء مزاج واقع نہین ہے بلکہ مرض نفس مثانہ مین ہے لیکن اگر رسوب سخالی
کے ساتھہ التہاب اور ضعف قوت اور سلامت اعضاے بول پائی جاے اور اوسکا رنگ مائل بہ تیرگی ہو یہ رسوب ذوبان
اعضا سے ہوگا۔ اور سویقی یعنی دشیشی جسکی صورت مثل ستو کے ہو اکثر اوسکا رنگ احتراق سے خون کے ہوتا ہے اور
وہ مائل بسرخی ہوتا ہے اور اکثر ذوبان اعضا سے پیدا ہوتا ہے یا اون مین خراش کی وجہ سے اگر مائل بہ سفیدی ہو۔ اور
کبھی جرب مثانہ سے بھی پیدا ہوتا ہے۔ ناظر کتاب ہذا دشیشی کی ان دونون قسمون مین جو ذوبان اعضا اور جرب مثانہ سے

پیدا ہوتی ہین بخوبی فرق کر سکتا ہے اگر اون علامات کو یاد کرے جو ابھی خراطی مین مذکور ہو چکی ہین ۔ اگر دشیشی مائل بسیاہی ہو
پس وہ خون کے احتراق سے ہوتا ہے ۔ خصوصاً احتراق خون طحال سے ۔ جمیع اقسام رسوب صفایحی کے جو بسبب امراض مثانہ اور
گردہ اور مجاری بول کے پیدا نہوون امراض حادہ مین ردی اور مہلک ہوتے ہین ۔ صفایحی کے اقسام مین قسم لحمی کا حال اوپر
بیان ہو چکا اور یہ بھی بیان کیا گیا کہ اکثر یہ رسوب گردہ سے ہوتا ہے اور کسی وقت گردہ سے نہین ہوتا ۔ پھر گردہ سے اوس
وقت ہوتا ہے جب لحم کی لحمیت صحیح ہو اور بول مین نضج بھی ہو اور ذوبان اعضاے بدن مین نہو اور اگر ہمراہ اس رسوب کے
حمی بھی ہو اور بول مین نضج نہو پس یہ رسوب ذوبان اعضاے بدن سے ہوگا ۔ بول نضیج یافتہ صحت اور وہ پر دلیل ہوتا ہے
اسواسطے کہ امراض گردہ مانع نضیج بول کے نہین ہوتے اسلیے کہ نضیج کا مقام گردہ سے اوپر ہے ۔ رسوب دسمی چربی اور سمین
اور گوشت کے پگھلنے پر دلالت کرتا ہے کامل تر دلالت اوس دسمی کو ہے جو مشابہ با الذہب محلول کے ہو زردی مین ۔ اور کبھی استدلال
موضع ذوبان سے بوجہ قلت اور کثرت اور آمیزش اور خالص ہونے کے کیا جاتا ہے اسلیے کہ اگر رسوب کی مقدار کثیر اور متمیز ہو
جاننا چاہیے کہ جانب گردہ سے شحم گردہ کی ذوبان ہے ۔ اور اگر مقدار کم ہو اور آمیزش زیادہ ہو مکان بعید سے پیدا ہوا ہے ۔
اگر بول مین ایک ٹکڑا سفید مثل دانہ انار کے نظر آئے یہ ٹکڑا شحم گردہ سے ہوگا ۔ رسوب ماہی دلالت کرتا ہے شگافتہ ہونے قرحہ پر خصوصاً
وہ قرحہ جو اعضاے بول مین ہو بالتخصیص اگر اس بول مین ثفل محمود راسب ہوا ہو ۔ مخاطی خلط غلیظ خام پر دلالت کرتا ہے یا بکثرت بدن
مین ہو یا آلات بول سے دفع ہوئی ہو یا بحران عرق النسا اور وجع مفاصل کا ہو ۔ بحران پر استدلال بذریعہ خفت کے کیا جاتا ہے جو بعد
بول کے پیدا ہو ۔ کبھی یہ رسوب لطیف اور رقیق ہوتا ہے پس گمان کیا جاتا ہے کہ یہ رسوب محمود ہے اسیواسطے واجب ہے کہ امراض حادہ
مین ہیأت رسوب محمود کو دیکھکر فریفتہ نہو اگر رسوب محمود وقت نضج مین برامد نہوا ہو اور نہ دلیل نضج کی موجود ہو ۔ اور کبھی یہ رسوب رقیق
اور لطیف دلالت شدت برودت مزاج گردہ پر کرتا ہے ۔ فرق درمیان مدی اور خام کے یہ ہے کہ مدی مین بدبو ہوتی ہے اور پہلی دلیل ورم
کی ہوتی ہے اور اوسکے اجزا کا اجتماع اور افتراق آسان ہوتا ہے ۔ اوسی مدی سے ایک قسم وہ ہوتی ہے جسکو آمیزش مائیت سے زیادہ
ہوتی ہے اور کسی قسم مین آمیزش کم ہوتی ہے اور اجزا متمیز زیادہ ہوتے ہین ۔ اور خام مین کدورت اور غلاظت ہوتی ہے اجزا اوسکے آسانی
سے یکجا اور متفرق نہین ہوتے ۔ جس بول کا رسوب مخاطی اور بکثرت ہو اگر یہ بول بکثرت آخر نقرس اور اوجاع مفاصل مین برامد ہو خیریت پر
دلیل ہوگا ۔ رسوب شعری یعنی بشکل بالون کے بسبب لیستہ ہونے رطوبت غلیظ لازجہ کے جو مستطیل ہے پیدا ہوتا ہے کہ حرارت نے اپنا اثر کرکے
اوسکو اس شکل پر کر دیا ہے ۔ اکثر یہ رسوب سفید ہوتا ہے اور کبھی سرخ اسکا انعقاد گردہ مین ہوتا ہے ۔ کہتے ہین کبھی طول مین چند بالشت کا
برامد ہوتا ہے ۔ رسوب مشابہ خمیر کے ٹکڑون کے جو بھیگے ہوے ہون ضعف معدہ اور امعا اور دونون جگہ کے ضعف ہضم پر دلالت کرتا ہے مشیتہ
اسکا سبب کھانا وودھ یا دہی کا ہوتا ہے ۔ رسوب رملی ہمیشہ حصاۃ پر دلالت کرتا ہے بستہ ہو چکی ہو یا ہوتی ہو یا بستہ ہو کر گل رہی ہو لیکن سرخ
رملی گردہ کی پتھری پر دلالت کرتا ہے ۔ اور اگر سرخ نہو مثانہ کی پتھری پر دلالت کریگا ۔ رسوب رمادی اکثر دلالت اوسکی بلغم یا مادہ پر ہوتی ہے
کہ اوس مادہ کو بسبب دیر تک ٹھہرنے کے تغیر لون اور اجزا کا پارہ پارہ ہونا عارض ہوا ہے ۔ اور کبھی بسبب احتراق کے جو مادہ کو عارض ہو یہ رسوب پیدا
ہوتا ہے ۔ رسوب علقی یعنی جو بشکل خون لیستہ کے ہو اگر اوسکے اجزا مین آمیزش زیادہ ہو ضعف جگر پر دلالت کریگا اور جو اس سے کم ہو مجاری بول
کے خارج پر اور اونکے تمزق انفصال پر اور اگر اجزا اس رسوب کے متمیز ہون اکثر مثانہ اور قضیب سے برامد ہوگا ۔ اور بہت تفصیل سے ہم اس رسوب کا

حال اور مرض جو یہ کی بحث الدم مین ذکر کرینگے — اور جسوقت بول مین رسوب بشکل علقہ احمر کے پیدا ہوا اور مریض بعارضۂ طحال مبتلا ہو بعد اس رسوب کے مرض طحال
دفع ہو جائیگا — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اورام مثانہ مین بعارضہ بول کے خون کثیر نہین نکلتا اسواسطے کہ مثانہ کی رگین علی ہوئی اور اوسکے جرم مین پھنسی ہوئی
اور تنگ اور تھوڑی ہین **کمیت رسوب** کے ذریعہ سے دلالت رسوب کی پس بنظر کثرت اور قلت کے اس طرح پر ہے کہ کثرت رسوب سبب فاعلی کی کثرت پر اور
قلت رسوب سبب فاعلی کی قلت پر دلالت کرتا ہے لور مقدار مین چھوٹا اور بڑا ہونا اوسکی دلالت اوسط ملکی ہے جیسا خراطی مین بیان ہوا **کیفیت رسوب**
کے لحاظ سے دلالت رسوب کی لیکن بجہت لون کے پس سیاہ رسوب و نیل رری ہے اون اقسام پر جنکا ہمنے ذکر کیا — اسلم رسوب براہ لون کے وہی ہے جو
سیاہ ہو اور مائیت سیاہ ہو سرخ رسوب ذمویت پر دلالت کرتا ہے اور تخمہ پر — اور زرد شدت حرارت اور مرض کی خباثت پر — اور سفید رسوب اونمین سے
محمود وہ ہے جسکو ہم اوپر لکھ چکے ہین — اور غیر محمود یعنی مذموم مخاطی — مدی — سغروی — یعنی بشکل مرسیش اور رغوی یعنی جو بشکل کف ہو یہ سب نضیج بول کے
مخالف ہین — سبز رسوب بھی ردی ہوتا ہے جو رفتہ رفتہ سیاہ ہو جاتا ہے پس حکم مین رسوب اسود کے داخل ہے — اور بوے رسوب سے طریقہ استدلال کا اوپر
بیان ہو چکا **وضع رسوب** سے اور اسکے کھنچنے اور منتشر ہونے کے ذریعہ سے استدلال ہوتا ہے چکنا اور برابر ہونا اجزاے رسوب محمود کا بہتر ہے اور ٹیڑھے
رسوب کا برا ہے اور منتشر ہونا ریاح اور ضعف ہضم پر دلالت کرتا ہے **مکان رسوب** سے استدلال اس طرح ہے کہ اگر رسوب بول کے اوپر ہو اوسکو غمام کہتے
ہین — اور اگر بیچ مین ٹھہرا ہو اوسکو متعلق کہتے ہین اور اسمین نضیج بہ نسبت غمام کے زیادہ ہوتا ہے متعلق رسوب وہی بہتر ہے جسکا اسفل اوپر کو اور نیچے کیطرف
مائل ہو — راسب وہ رسوب ہے جو نشین ہو اور اسمین نضیج کامل ہوتا ہے — یہ تینوں رسوب محمود کی ہین — اور رسوب مذموم جتنا ہی سبک ہو بہتر ہے جیسے رسوب
اسود کہ جتنی سیاہی کم ہو اور جتنا ہی اچھا ہے یہ بات حمیات حادہ مین ہوتی ہے — اسی طرح اگر خلط بلغمی ہو یا سوداوی پس غمام بہتر ہے راسب سے اسلیے کہ غمام دلالت
کرتا ہے خلط کے لطیف ہو جانے پر مگر یہ کہ سبب رسوب کا اوپر آنے کا کثرت ریاح ہے اگر کثرت ریاح ہو تو پس طافی یعنی غمام اسلم ہے اور اسکے بعد متعلق اور سب سے بدتر
راسب ہے سبب رسوب کے اوپر چڑھنے کا حرارت تصعید کرنے والی یا ریح ہوتی ہے — جو رسوب متمیز ہو حالت غلاظت بول مین اور پھر چڑھ جاتا ہے خصوصاً اگر رسوب
سبک ہو اور بعد بول تھوڑی دیر مین نیچے بیٹھ جاتا ہے اگر رسوب ثقیل ہو جسوقت رسوب طافی یا متعلق اول مرض مین ظاہر ہو اور بدستور ہمیشہ ایسا ہی رہے دلالت کریگا
کہ بحران بذریعۂ خراج کے ہوگا مگر ضعیف اور ناتوان لوگون کا مرض فقط رسوب محمود سے جو طافی یا متعلق ہو دفع ہو جاتا ہے جیسا ہمنے اوپر ذکر کیا — رسوب
طافی یا متعلق جو چکنا ہو اگر مشابہ نسیج عنکبوت کے ہو یا متفرق ہو یا اوسکا اجتماع مثل اجتماع زلابیہ کے ہو ردی ہے اور زلابیہ ایک قسم کی روٹی ہے خواہ
مٹھائی جیسے جلیبی وغیرہ جو جعلی ہوئی ہوتی ہے سو واغدار — اور اکثر ظہور ثقل طافی غیر جید کا ہوتا ہے کہ وہ محل خوف ہے لیکن یہ بات ابتداے نضیج مین
ہوتی ہے بعد اوسکے رفتہ رفتہ جودت اور خوبی بڑھتی جاتی ہے پھر متعلق ہو جاتا ہے اور اسکے بعد راسب ہوتا ہے یہ بات رسوب کی دلالت ردی ہونے پر
نہین کرتی ہے لیکن اگر اوسکے بعد رسوب ردی پیدا ہونے لگین پس جو خوف ابتداے مرض مین پیدا ہوا ہے اوسکا ظہور واجب ہے **زمانہ رسوب**
زمانہ کے لحاظ سے استدلال رسوب کا اس طرح پر کیا جاتا ہے کہ اگر بول ہونے کے ساتھ ہی رسوب فوراً پیدا ہو جائے علامت جید ہے نضیج مادہ کی — اور
اگر رسوب کے پیدا ہونے مین دیر ہو یا نہ پیدا ہو دلیل عدم نضیج پر ہوگی اور جتنی تاخیر رسوب کے پیدا ہونے مین کم و بیش ہوگی نضیج مین بھی اوسیقدر
تاخیر سمجھنا چاہیے **ہیات آمیزش رسوب کی اجزاے بول مین** جیسا ہم نے بول ورم اور بول وسیم یعنی جرب مین
ذکر کیا ہے وہی سمجھنا چاہیے

فصل ساتوین دلالت قلت اور کثرت بول کے بیان مین

بول قلیل المقدار ضعف قوت پر دلالت کرتا ہے اور جو بول مقدار مشروب سے کم بر آمد ہو دلالت کرتا ہے کہ تحلیل مشروب کا بہت ہو گیا
یا اسہال شکم ہو گا یا استسقے کی استعداد بدن مین زیادہ ہے — بول کثیر المقدار کبھی ذوبان اور استفراغ برادہ فضول کے جو بدن مین

تحلیل رہے ہین دلالت کرتا ہے - اور فرق صحیح ان دونون مین فقط بحال قوت کیا جاتا ہے کہ ذبان مین قوت ضعیف ہوتی ہے اور استفراغی مین ضعیف نہین ہوتی - جس بول کا رنگ خراب ہو اور شریر دلالت کرے جسقدر زیادہ ہو اسلم ہو گا - اور اگر ذرکر کہ ہو اور کم ہو شر کثیر پر دلالت کریگا جیسے بول سیاہ اور غلیظ - جس بول کا حال قلت اور کثرت مین مختلف ہو کبھی بہت سا اور کبھی تھوڑا اور کبھی بند ہو جائے دلیل مجاہدہ طبیعت پر ہے ایسی کوشش کیساتھ جس سے طبیعت کو تعب حاصل ہوتا ہے اور یہ کیفیت ردی ہے - بول کثیر امراض مادہ مین اگر اوسکے بعد راحت مریض کو نہ پہونچے دق یا تشنج التہابی کے پیدا ہونے پر دلیل ہوتا ہے اور یہی حال عرق کثیر کا حمیات مادہ مین ہے - اگر بول قطرہ قطرہ حمیات مادہ مین بے ارادہ ٹپکے آفت دماغی پر دلیل ہوتا ہے جو عقب اور عضل دماغ تک پہونچ گئی ہے - پھر اگر تپ مین بروقت ایسے بول کے سکون ہو اور دلائل سلامت موجود ہون رعاف کی خبر دیگا ورنہ اختلاط عقل اور فساد پر دلیل ہو گا - صحیح آدمی کا بول اگر رقیق اور کم ہو جاے اور اسی طرح ہمیشہ آیا کرے اور گرانی اور درد تہیگاہ مین محسوس ہو اطراف گردہ کے ورم سخت پر دلالت کریگا - مرض قولنج مین اگر بول بکثرت برامد ہو آمد صحت کی بشارت دیتا ہے خصوصاً اگر سفید ہو اور باسانی برامد ہو **فصل آٹھوین بول صحیح المزاج نضیج اور فاضل کے بیان مین** یہ بول وہی ہے جسکا قوام معتدل ہو رنگ لطیف مائل باترجی رسوب محمود کہ اوسمین موجب بیان بالا کے سفیدی اور سبکی اور ملاست اور استوا اور استدارت شکل ہو - بو اوسکی معتدل نہ تند اور زیادہ بو اور نہ ایسا کہ کسی قسم کی بو نہو - ایسا بول جسوقت کسی ایسے مرض مین دفعتہ برامد ہو جسکی مدت زیادہ ہے جدائی مرض اور حصول صحت پر اوسکے دوسرے دن دلیل ہو گا **فصل نوین بول اسنان کے بیان مین** لڑکون کا بول رنگ مین مائل دودہ کے رنگ کی طرف ہوتا ہے کہ اونکی غذا یہی ہے اور مزاج مین اونکے رطوبت زیادہ ہے اور مائل بسفیدی ہوتا ہے - اور صبیان کا بول غلیظ اور شخین زیادہ بول شبان سے ہوتا ہے اور پراگندگی اجزا اسمین زیادہ ہوتی ہے جیسا ہم اوپر ذکر کر چکے ہین - بول شبان کا مائل بطرف ناریت اور اعتدال قوام کے ہوتا ہے - بول کہول کا مائل طرف بیاض اور رقت کے ہوتا ہے اور اکثر غلیظ ہوتا ہے لقدر اندازہ اوس فضول کے جنکا انصراف اونکے بدن سے بکثرت ہوتا ہے - بول مشائخ مین بیاض اور رقت بہ نسبت کہول کے زیادہ ہوتی ہے کبھی شاذ و نادر انکا بول غلیظ بھی ہو جاتا ہے جب غلاظت انکے بول مین شدید ہو سنگ ریزے کی پیدائش کی امید ہوتی ہے **فصل دسوین بول مرد اور عورتون کے بیان مین** عورتون کا بول ہرحال مین غلیظ شدید البیاض اور رونق مین کم بول سے مردون کے ہوتا ہے اور یہ بات بسبب کثرت فضول کے ہوتی ہے جو اون مین پیدا ہوتے ہین اور اس سبب سے کہ ضعف اونکے ہضم مین زیادہ ہوتا ہے اور مسامات اونکے وسیع ہوتے ہین ایسے کہ جو فضول کو دفع کرتے ہین اونکی گنجایش بخوبی مسامات مین ہوتی ہے اور اس سبب سے کہ اونکے آلات بول کیطرف اونکے ارحام سے بہت سے رطوبات متحلل ہو کر آتے ہین - بول مرد کا اگر ہلایا جائے مائل بہ کدورت اور پیلی طرف ہو جاتا ہے - اور اکثر مرد کے بول مین کدورت ہوتی ہے - اور بول عورتون کا ہلانے سے مکدر نہین ہوتا اسلیے کہ اسکے اجزا مین تمیز نہین ہوتی - اور اکثر عورت کے بول کے اوپر ایک زہری گول ہوتی ہے - اور اگر کسیقدر کدورت عورات کے بول مین آتی ہے تو بہت کم ہوتی ہے - بول مرد کا بعد جماع کے اوس مین لکیرین ڈورون کی شکل کی ایسی ہوتی ہین جیسے ایک ڈورا دوسرے مین تنا ہوا ہے - بول حاملہ عورتون کے صاف ہوتے ہین اور اوسکے اوپر ابر تنک مثل دہوین کے ہوتا ہے - اور بعض وقت انکا بول مثل نخود ابکے ہوتا ہے یا مثل جوش آب باچہ گوسفند وغیرہ کے زرد رنگ جسمین زرقت ہو اور اوسکے اوپر ابر سا ہوتا ہے

اور کبھی ایسا ہی ہوو سط مین بول کے ایک شئے مثل روئی کے گالے کے ہوتی ہے - اور اکثر ایک چیز مثل دانہ کے بروقت ہلانے کے چڑھتی اور ترقی کرتی ہے اور اگر کبھی ہی زیادہ ظاہر ہوتی ہے وہ اول حمل ہے اور اگر سرخی ظاہر ہو تو وہ آخر حمل سے خصوصاً جس وقت بروقت ہلانے کے تکدر ہو جاوے - بول نفساء کا اکثر احوال مین سیاہ مثل روشنائی اور سیاہی دیگ کے ہوتا ہے **فصل گیارہوین بول حیوانات کے بیان مین** اکثر طبیب کو حیوانات کے بول کی شناخت بھی مفید ہوتی ہے جب کوئی شخص براہ امتحان اور دھوکا دینے کے انسان کے بول کی جگہ حیوان کا بول دکھائے پھر اوس وقت طبیب کو دشواری ہوتی ہے - کیونکہ مین کہ بول گدھے کا قارورہ مین مثل گھی کی چکنائی کے ہوتا ہے کہ مدت لیموں زرد اور غلظت جو خارج سے ہم پہونچتی ہے - اور خچر کا بول بھی چکنائی مین مثل بول خر کے ہوتا ہے مگر اوس سے سماحت زیادہ ہے - اور ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ نصف قارورہ اوپر کا صاف ہے اور نصف نیچے کا کدورت ناک - اور بول غنم یعنی گوسفند کا سفید ہوتا ہے اور زردی مین آدمی کے بول کے قریب ہوتا ہے مگر اوسمین قوام درست نہین ہوتا اور ثفل اوسکا مثل تیل کے ہوتا ہے یا مثل تیل کے ثفل کے ہوتا ہے - اور جسقدر غذا اوسکی ضخیم ہو بول مین صفائی زیادہ ہوتی ہے - اور بول ہرن کا مشابہ بول گوسفند کے ہوتا ہے مگر قوام اور ثفل نہین ہوتا - اور گوسفند کا بول غنم سے صفائی مین زیادہ ہوتا ہے - گھوڑے کا پیشاب آدمی کے بول کے قریب ہوتا ہے **فصل بارہوین ایسی ترچیزون کے بیان مین جو مشابہ بول کے ہوتی ہین** سکنجبین اور کل ترچیزین مثل ماء العسل اور ماء انجیر اور آب زعفران وغیرہ کے - ان سب کا یہ قاعدہ ہے کہ جسقدر رقیق ہے دیکھنے مین صاف معلوم ہونگی - اور بول انکے بخلاف جسقدر رقیق ہے دیکھنے مین غلیظ معلوم ہوگا - ماء العسل کا کف زرد ہوتا ہے اور آب انجیر کا ثفل کنارے بیٹھتا ہے اور بیچ مین نہین ہوتا ہے اور نہ درستی اور ہمواری پیدا ہوتی ہے اور نہ اوس مین حرکت ہوتی ہے - نبض اسقدر بیان حال بول کا شاید کافی ہو اور کتب جزیہ مین زیادہ تفصیل حالات بول کی عنقریب بیان ہوگی انشاء اللہ تعالے

فصل تیرہوین دلائل براز کے بیان مین براز کی مقدار سے کبھی استدلال اس طرح کرتے ہین کہ جو چیز کھائی گئی ہے اوسکی مقدار سے جتنا فضلہ براز کا واقع ہونا مناسب ہے اوس سے کم ہے یا زیادہ یا برابر - یہ بات بخوبی معلوم ہے کہ زیادتی براز کی بسبب کثرت حجم اخلاط کے ہوتی ہے اور قلت براز کی بوجہ قلت اخلاط کے یا بسبب احتباس مقدار کثیر براز کے امعاء اور قولون یا لفائفی مین یعنی اون باریک معاء مین جو باب تشریح مین مذکور ہو چکے ہین اور یہ احتباس مقدمہ قولنج ہے کہ ضعف قوت دافعہ پر دلالت کرتا ہے - اور کبھی استدلال قوام براز سے کیا جاتا ہے - رطوبت قوام کی یا سددون پر دلالت کرتی ہے یا سوء ہضم پر - اور کبھی ضعف مداول یعنی وہ رگین جو دونون آنتون مین ابتدا اونکی رطوبت کو جذب کرتی ہین بہ وقت ضعف کے یہ مداول رطوبت کو نہین چوستی ہین - کبھی نزلات سر سے ٹپکتے ہین اس سے براز مین رطوبت پیدا ہوتی ہے - کبھی کھانے سے ایسی چیز کے جو براز مین تری پیدا کرے - براز تر کی لزوجت کبھی ذوبان اعضائے اصلی پر دلالت کرتی ہے اگر بدبو ہے - اور کبھی کثرت اخلاط اور چیزین لزوجت ہو دلیل ہوتی ہے اور اس وقت مین زیادہ بو نہین ہوتی - اور کبھی لزج غذاؤن کے کھانے سے جنکی مقدار قلیل ہو اور مزاج مین حرارت قوی ہو کہ اس حبسے ہضم جید نہو سکے تو بھی لزوجت پیدا ہوتی ہے - جو براز بہ سکل زبد جوش اور شدت حرارت پر دلالت کرتا ہے یا ریاح کثیر کی آمیزش پر - خشک براز تعب اور تحلل پر دلیل ہوتا ہے یا کثرت ادرار بول پر یا ایک حرارت ناری پر جو مزاج مین پیدا ہو یا خشک غذاؤن کے کھانے پر یا زیادہ دیر تک امعاء مین ٹھہرے رہنے پر جیسا اپنے مقام پر اسکا بیان کتاب چہارم مین کیا جاوے گا - اگر براز خشک اور سخت کے ساتھ رطوبت بھی ہو دلالت کرے گا کہ خشکی اوسکی بسبب طول زمانہ احتباس کے ہے ایسے رطوبات مین جو مانع خروج براز نہین - اور صفرا جسکی لذع سے براز بہت جلد دفع ہوتا ہے نہین ہے - اگر طول احتباس بھی نہو اور نہ علامات رطوبت کے امعاء مین پائے جائین بہ سبب ایسے براز خشک کا گرنا ہی فضلہ کا جو صدید ہی ہو اور لذع اوس مین زیادہ ہو جانب کبد سے ہو اور امعاء متصل ہین تصور کیا جائے کا اور اوسکے خروج مین مہلت اور دیر نہو گی بسبب لذع اس فضلہ کے مگر اتنی دیر جسمین یہ براز خشک سلوب ہے

ملجاوے کبھی استدلال لون براز سے کیا جاتا ہے ۔ لون طبعی براز کا ناری ہے جسکی ناریت خفیف ہو اگر اس رنگ مین شدت ہو کثرت مرار پر دلالت
کریگا اور اگر ناریت مین نقصان ہو نیم خامی اور عدم نضج پر دلالت ہوگی ۔ اور اگر سفید ہو بیشتر سفیدی بسبب سدہ کے ہوتی ہے جو مجری
مرار مین پڑتا ہے اوس وقت یرقان پر دلالت کرتا ہے ۔ اور اگر سفیدی کے ہمراہ تیج ہو کہ اوس مین بو مدہ کی آئے یہ بیماری دلالت دبیلہ کے
شگافتہ ہونے پر کریگا ۔ اکثر اوقات صحیح آدمی آسودہ حال جو تارک ریاضت کا ہو سفیدی براز دفع کرتا ہے اسلئے غذیہ سے اوسکے
بدن کا تنقیہ اور اچھی طرح کا استفراغ ہو جاتا ہے اور اوسکے بدن کا ترہل اور سستی جو بسبب ترک ریاضت کے ہے زائل ہو جاتی ہے
جیسا ہم بحث بول مین بیان کر چکے ہین ۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ بافراط ناری ہونا براز کا اکثر اوقات منتہاے مرض مین نضج پر
دلالت کرتا ہے اور اکثر نہ ہون حالی ہے ۔ سیاہ براز کی دلالت مثل سیاہ بول کے ہے کہ احتراق شدید یا نضج مرض سوداوی یا استعمال
کسی سیاہ رنگ کی چیز یا پینے پر ایسی شراب کے جو استفراغ سوداکا کرے دلالت کرتا ہے ۔ اور ہیلی دلالت اسکی جو احتراق شدید پر
ہے ردی ہے ۔ اور جو براز سوداے خالص سے پیدا ہو فقط اوسکے لون سے استدلال کافی نہین ہے بلکہ اوسکی ترشی اور عفونت
اور زمین کا جوش کھانا بھی دیکھا جاتا ہے ۔ اور یہ الحاق ردی ہین براز مین ہون پاتے ہین ۔ اس براز کے خواص مین سے یہ ہے کہ
اسمین چمک ہوتی ہے خلاصہ یہ ہے کہ محض خلط سوداوی کا نکلنا اکثر قاتل ہوتا ہے یعنی ہلاکت پر دلیل ہوتا ہے ۔ سیاہ کیموس کا نکلنا
اکثر نافع ہے اسلیئے کہ نکلنا سوداے اصلی کا خامیت احتراق بدن اور فناے رطوبات پر دلالت کرتا ہے ۔ سبز رنگ کا براز انطفاے
یعنی فرو ہو جانے حرارت غریزی پر دلالت کرتا ہے اور رنگ تیرہ بھی اسی طرح پر ہے ۔ کبھی استدلال ہیأت براز سے بھی ہوتا ہے
اس طرح پر کہ لبستہ اور سمٹا ہوا ہے یا پھولا ہوا ۔ پھولا ہوا مثل گوبر کے ریح پر دلالت کرتا ہے ۔ کبھی استدلال وقت براز سے
بھی کیا جاتا ہے پس براز اگر جلد اور وقت عادت سے بیشتر خارج ہو دلیل ردی ہے ۔ کثرت مرار یا ضعف قوت ماسکہ پر دلالت
کرتا ہے ۔ اور اگر دیر مین خارج ہو ضعف ہاضمہ اور برودت امعا اور کثرت رطوبت پر دلالت کرتا ہے ۔ آواز کا پیدا ہونا ریاح نافخہ پر
دلیل ہے ۔ برے برے اور طرح طرح کے رنگ براز کے ردی ہین اونکا ذکر ابواب جزوی مین کیا جائیگا ۔ افضل براز کی وہی قسم
ہے کہ لبستہ ہو اور اجزا اوسکے ہمرنگ ہون اور مائیت کا یبوست کے ساتھ اختلاط زیادہ ہو ثخن اور قوام اوسکا مثل شہد
کے ہو اور بآسانی دفع ہو لذع اور خراش پیدا نکرے اور رنگ اوسکا مائل بزردی اور بدبو مطلق نہین اور نہ ایسا کہ کسی قسم کی
بو نہو اور اوسکے نکلتے وقت آواز ایسی جیسے برتن سے پانی گرتے وقت ہوتی ہے پیدا ہو اور نہ اوسکے ساتھ قراقر ہو اور نہ اوسمین
زبدیت ہو اور وقت عادت پر برامد ہو مقدار اوسکی ماکول سے نسبت معتدل رکھے ۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ
استوا براز ہر طرحکا اچھا نہین اور نہ ہر طرحکی ملاست اچھی ہے اسلیئے کہ یہ دونون کبھی بسبب نضج کامل کے پیدا ہوتے ہین جسسے
ہر جزو براز کا ہمرنگ اور متشابہ ہو جاتا ہے ۔ اور کبھی بوجہ احراق اور ذوبان کے یہ دونون پیدا ہوتے ہین اوس وقت بدترین
علامات سے خیال کیے جاتے ہین ۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ براز معتدل القوام جو مائل برقت ہو وہی محمود ہوتا ہے
جسکے خروج کے ہمراہ قراقر اور ریاح نہون اور نہ رک رک کر تھوڑا تھوڑا نکلے ورنہ جائز ہے کہ اوسکا نکلنا رقیق ہو کر بسبب آمیزش
صدید کے جو طبیعت پر گران خاطر تھا ہوگا اور وہی صدید اوسکو امعا مین بستگی سے منع کرتا تھا ۔ کبھی اور طرح کی بھی علامات
عروق وغیرہ مین ظاہر ہوتی ہین مگر اون مین بحث کرنی مباحث جزوی سے مناسبت رکھتی ہے ۔ اسی طرح بحث امراض

بخوبی شرح مزید احکام بول و براز وغیرہ کی کیجاوے گی — دوسرا فن کتاب اول کا فن طب نیز تمام ہوا اور اوس مین اٹھارہ فصلین تعلیمین

فن تیسرا حفظ صحت کا بیان اور اس مین ایک فصل اور پانچ تعلیمین ہین **فصل مفرد سبب صحت اور مرض اور ضرورت موت کے بیان مین** علم طب کا بہ نسبت اوّل دو جزو کی طرف منقسم ہوتا ہے —

جزو نظری — اور جزو عملی — اور دونون قسمین عملی اور نظری ہین یعنی قوت نظری اور فکر منطقی دونون سے متعلق ہے لیکن مخصوص باسم نظری وہی قسم ہے جسمین افادہ علم آرا اور یعنی علم قیاسات کا ہوتا ہے اور احکام کلیہ فقط بیان ہوتے ہین — اور علم کسی عمل کا اوس مین نہین بیان ہوتا ہے جیسے وہ علم طب کا جسمین بیان مزاج — اور اخلاط — اور قویٰ — اور اقسام امراض — اور اعراض — اور اسباب کا کیا جاتا ہے — اور مخصوص باسم عملی وہ جزو ہے جسمین افادہ علم کیفیت عمل اور تدبیر کا ہوتا ہے جیسے وہ جزو جسمین تعلیم اس بات کی ہوتی ہے کہ حفظ صحت بدن خاص کی ایک خاص حال پر کیونکر کرنی چاہیے اور معالجہ ایک بدن کا جسمین ایسا ایک مرض ہے کس طرح کیا جاوے — گمان کبھی نکرنا چاہیے کہ جزو عملی سے یہی مراد ہے کہ اوسمین مباشرت اور عمل کرکے رہو بلکہ مراد جزو عملی سے وہ قسم ہے جسمین تعلیم علم مباشرت اور عمل کی کیجاتی ہے — شاید ہمنے اسکو اوائل کتاب مین بخوبی بیان کیا فن اول اور ثانی مین قسم نظری کلی علم طب کے بیان سے ہم فراغت پا چکے اور اب ہم اپنی فکر کو بطرف باقیماندہ چیزین قسم عملی کی اور یہی طب ہے [illegible] کل صرف کرتے ہین اور کہتے ہین کہ جزو عملی [illegible] — ایک قسم ہے جس مین علم تدبیر ابدان صحیحہ کا ذکر ہے کہ اونکی حفظ صحت کیونکر کیجاوے [illegible] سے صحت [illegible] اور اسکا نام علم حفظ صحت ہے — دوسری قسم ہے علم تدبیر بدن مریض کا ذکر ہے کہ بدن [illegible] کس طرح اپنی حالت [illegible] اور اسکا علم علاج نام ہے — ہم اس قسم عملی کو شروع کرتے ہیں اور پہلے اس فن مین مختصر بیان [illegible] اور کہتے ہین کہ ہر کاہ بدن اولیٰ ہمارے ابدان کے تکون اور پیدایش کی دو چیزین ہین ایک منی مرد کی [illegible] دوسری [illegible] قائم مقام سبب فاعلی ہمارے ابدان کی ہے جیسے کہ فصل مفرد تعلیم پانچوین [illegible] بیان [illegible] دوسری شے منی عورت کی ہے اور خون حیض کا اور صحیح رائے اسکی نسبت یہ ہے کہ قائم مقام جزو مادی کی ہے — یہ دونون [illegible] اس بات میں شریک ہین کہ ہر ایک انمین کا جوہر سیال اور رطب ہے اگرچہ بعد اس خاصیت کے اور امور مختلف ہین — اور مائیت اور ارضیت خون حیض اور منی عورت مین زیادہ ہے — اور ناریت اور ہوائیت مرد کی منی مین غالب ہے — اس لحاظ واجب ہوا کہ پہلا انعقاد ان دونون چیزون کا رطوبت کے ساتھ ہو گرچہ ارضیت اور ناریت بھی مادۂ تکون مین موجود تھین اور ارضیت مین جو صلابت تھی اور ناریت مین جو قوت انضاج تھی ان دونون نے ایک دوسرے کی اعانت کرکے نطفۂ منعقد مین سختی اور بستگی پیدا کی مگر یہ سختی اور بستگی اوس درجہ تک نہین ہو سکتی ہے جیسے اجسام سخت مثل پتھر اور شیشہ وغیرہ کے سخت اور منعقد ہوتے ہین کہ اوس مین سے کوئی شے فعل اور انفعال حرکت یومی اور لیلی سے متحلل نہین ہوتی یا ایسی چیز متحلل ہوتی ہے جو محسوس نہین ہوتی پس یہ چیزین آفات عارضہ سے جو بوجہ تحلل دائمی اور طول زمانہ کے عارض ہوتا ہے حفاظت اور امان مین رہتی ہین اور نطفۂ بستہ کا حال ایسا نہین ہے اسی جہت سے ہمارے ابدان دو قسم کی آفات مین مبتلا رہتے ہین — اور ہر ایک قسم کے واسطے ایک سبب داخلی اور ایک سبب خارجی ہوتا ہے +

پہلی آفت تحلیل اوس رطوبت مستوی کی ہے جس سے ہماری خلقت ہوئی ہے اور یہ تحلیل بتدریج اور رفتہ رفتہ

ہوتی ہے **دوسری آفت** تعفن اس رطوبت کا اور اس مین فساد عارض ہونا اور اس رطوبت کا متغیر ہو جانا اس طرح پر کہ صلاحیت امداد حیات کی باقی نرہے — اور یہ تغیر مخالف تغیر اول کے ہے اگرچہ انجام اسکا بھی خشکی کیطرف ہوتا ہے اس طرح پر کہ پہلے رطوبت فاسد ہو جاتی اور اوسکی ہیئت مخالف اوس ہیئت کے ہو جاتی ہے جو صلاحیت ہمارے بدن ہونے کی رکھے پھر آخر کار مین بسبب تعفن کے متحلل ہوتی ہے اسلیے کہ عفونت کا قاعدہ ہے کہ پہلے رطوبت کو فاسد کرتی ہے بعد اوسکے متحلل کرتی ہے — اور ایک شئے خشک خاکستری کو بعد تحلل کے چھوڑ دیتی ہے — یہ دونون آفتین اون آفات سے خارج ہین جو اور اسباب سے لاحق ہوتی ہین جیسے برودت کہ اس رطوبت کا انجماد کر دے یا اور انسدام نہ ہوسکے یا انواع تفرق اتصال جو مہلک ہین خواہ اور تمام امراض — یہ دونون قسم آفات کی جو ابھی مذکور ہوئین ہمارا اس بحث کلی سے مخصوص ہین اور لائق اسی کے ہین کہ ہم ان دونون کا اعتبار حفظ صحت مین کرین اور ہر ایک قسم کا وقوع اسباب خارجی اور باطنی دونون سے ہوتا ہے — اسباب خارجی جیسے ہوا جو تحلیل اور تعفن پیدا کرتی ہے — اسباب باطنی جیسے حرارت غریزی جو ہمارے بدن مین ہے اور ہمارے رطوبات کی تحلیل کیا کرتی ہے — اور حرارت غریبی جو ہمارے بدن مین غذاؤن وغیرہ کے استعمال سے پیدا ہوتی ہے کہ وہ حرارت ہماری رطوبات کو متعفن کرتی ہے — یہ سب اسباب اوس رطوبت کے خشک کرنے کی وجہ سے ہمارے بدن کی تجفیف پر معین ہین بلکہ اول استکمال ہمارا اور اول ہمارا [illegible] اور قدرت افعال کے [illegible] ہوتی ہے بعد اوسکے جفاف مستمر رہتا ہے تا آنکہ تمام ہو جاتا ہے اور فنا سے رطوبت [illegible] باقی ہے جس سے ہم بسیط موت کرتے ہین اور یہ جفاف اور خشکی جو ہمکو عارض ہوا کرتی ہے ایک امر ضروری ہے [illegible] اسلیے کہ ہم اول خلقت مین نہایت رطوبت پر ہوتے ہین [illegible] تو اس رطوبت مین [illegible] حرارت مین اختلال پیدا ہوتا — اور [illegible] حرارت اس رطوبت پر [illegible] ہمیشہ فنا کرتی ہے یعنی اس رطوبت مین ہمیشہ کسیقدر خشکی پیدا کرتی ہے [illegible] کہ ہم کیفیت اعتدال کو مین معتدل ہین یوخین — اور جب [illegible] کے حاصل ہوتا ہے یبوست ہین اور حرارت بحال خود باقی ہو اور دوبارہ تجفیف بعد تجفیف اول [illegible] اسلیے کہ مادہ کم ہے اور حرارت زیادہ پس مادہ زیادہ قابلیت خشک ہونے کی رکھیگا اور [illegible] تجفیف سوا اعتدال سے بڑھ جائے گی اور ہمیشہ خشکی بڑھتی جائے گی یہانتک کہ رطوبت کا فنا ہو جائے پس حرارت [illegible] بالعرض اپنے آپ کو بجھا دیتی ہے اور فنا کرنے کا سبب عارضی ہوتی ہے اسلیے کہ بالاصالت اپنے مادہ کو یعنی رطوبت غریزیہ [illegible] کرتی ہے جیسے چراغ کہ اپنے آپکو خود ہی بجھا دیتا ہے سبب اپنے مادے کو یعنی رطوبت روغن کو فنا کر دے — اور جسقدر تجفیف بڑھتی جاتی ہے حرارت مین نقصان پیدا ہوتا جاتا ہے پس ہمیشہ عجز حرارت کا مستمر رہتا ہے تا آنکہ بدرجہ غایت پہونچتا ہے اور عجز بدل بجالانے رطوبت کا طرف بدل ما یتحلل کے بڑھتا جاتا ہے یعنی بسبب نقصان حرارت کے ہمیشہ جو مقدار متحلل ہو کر جزو بدن ہوتی ہے اوس مین کمی ہوتی جاتی ہے جب ہم سن نمو سے تجاوز کرتے ہین تب بلحاظ تجفیف کی زیادتی دو وجہون سے ہوتی ہے **ایک** تو مادہ اصلی یعنی رطوبت غریزیہ مین لاحق ہونا نقصان کا جسکی جہت سے بدل ما یتحلل کا گھٹتا جاتا ہے **دوسرے** رطوبت غریزیہ مین فی نفسہ بسبب تحلیل حرارت کے کمی ہوتی جاتی ہے اس سبب سے ضعف حرارت زیادہ ہوتا جاتا ہے کہ یبوست کو جو ہر اعضا پر غلبہ ہوتا جاتا ہے اور کمی رطوبت

غریزی مین جو بمنزلہ مادّہ یا روغن چراغ کے ہے پیدا ہوتی جاتی ہے اسلیے کہ چراغ کے واسطے بھی دو رطوبتین ہین پانی اور روغن سے روغن کے باقی رہنے تک چراغ روشن باقی رہتا ہے۔ اور پانی کی جہت سے بجھ جاتا ہے جیسے گلاس وغیرہ کی روشنی مین دیکھا جاتا ہے مترجم کہتا ہے اس مقام پر پانی سے مراد وہ رطوبت نہین ہے جسکی جہت سے اجزا روئی وغیرہ کے جس سے فتیلہ چراغ بنایا جاتا ہے متصل ہوتے ہین اور جسکے فنا ہونے سے فتیلہ خاکستر ہوتا جاتا ہے جیساکہ حمیات کے بحث دق مین اوسکی تفصیل آتی ہے کہ اسکو شیخ نے اوس مقام پر تیسری رطوبت فرض کیا ہے بلکہ یہان پانی سے وہ پانی مراد ہے جو گلاس وغیرہ مین بھرا ہوتا ہے اور تیل اوسکے اوپر رہتا ہے جیسے آملی وغیرہ نے بھی تصریح کی ہے متن اسیطرح حرارت غریزی کا قیام بسبب رطوبت غریزی کے ہوتا ہے اور اختقان اس حرارت کا بجہت رطوبت غریبہ کے ہوتا ہے۔ اور رطوبت غریزی کا بڑھ جانا بجہت ضعف ہضم وغیرہ کے ایسا خیال کیا جاتا ہے جیسے رطوبت مائی چراغ کی بڑھ جاوے پس اگر فتیلہ پانی سے تر ہو جاوے کیفیتی اور برائی اشتعال چراغ مین پیدا ہوتی ہے کہ کبھی روشنی دیتا ہے اور کبھی قریب بجھنے کے ہو جاتا ہے۔ اور حرارت ناری اوس رطوبت مائی کو مختلف صورتون سے جدا کرتی ہے۔ ایساہی حال ہمارے جسم کا اور ہماری حرارت غریزی کا بہ نسبت رطوبت غریبہ کے ہوتا ہے کہ اوسوقت بجہت عوارض سوء ہضم اور تخمہ وغیرہ کے چراغ حیات قریب بجھنے کے پہونچتا ہے تاانیکہ طبیعت تصرف کامل کرکے نفقد اس رطوبت کا کسی قسم کے استفراغ سے کردے۔ آخر کار جب یہ تجفیف تمام ہوتی ہے اور رطوبت اصلی فنا ہو جاتی ہے اوسوقت موت طبعی واقع ہوتی ہے۔ اور بدن ہمارا جبتک باقی رہتا ہے اوسکی بقا کا سبب یہ نہین ہے کہ بدن کی رطوبت طبعی جو ابتدائے خلقت سے ہے اور اوّلی ہے اوسنے مقابلہ حرارت عالم کا ہوا اور آفتاب سے اور حرارت اپنے بدن کا جو اوسکی طبیعت مین ہے کیا ہے اور مقابلہ اوس چیز کا جو اپنی حرکات مین اس مقاومت شدیدہ کو پیدا کرتا ہے بھی کیا ہے اسلیے کہ یہ طبیعت اس مقابلہ مین بہت ضعیف تھی لیکن استبدال بدل ما یتحلل اس رطوبت کا جو بذریعہ غذا وغیرہ کے ہوتا رہا ہے اوسنے اس رطوبت کو واسطے مقابلہ ہر ایک قسم کی تحلیل کے برپا اور قائم کیا ہے۔ پھر ہمنے بیان کیا ہے کہ غذا مین قوت تصرف کرتی ہے اور اوسکا استعمال ایک حد معین تک کرتی ہے نہ ہمیشہ۔ اور صناعت حفظ صحت کی ایسی نہین ہے کہ موت کی ضامن ہو یا بدن کو آفات خارجیہ سے بچاتی رہے اور نہ ایسی یہ صنعت ہے کہ ہر ایک بدن کو عمر طبعی تک جو مناسب نوع انسان کے علی الاطلاق ہے پہونچا دے بلکہ یہ صناعت فقط دو چیزون کی ضامن ہے۔ رطوبت مین عفونت نہ آنے دے اور رطوبت کی حمایت ایسی کرے کہ اوس مین تحلل جلد نہ آنے پائے ہان رطوبت کی قوت مین یہ بات ہے کہ اوس مدت تک باقی رہے جبتک بسبب اپنے مزاج اوّلی کے یہ رطوبت مقتضی ہے اور یہ خواہش رطوبت کے باقی رہنے مین اوس مدت تک تدبیر صائب پوری ہو سکتی ہے وہ تدبیر یہ ہے کہ استبدال بدل ما یتحلل کا بقدر امکان ہوا کرے اور جتنے اسباب بعجلت تجفیف پیدا کرنے والے ہین اونکا غلبہ ہونے پائے نہ یہ کہ اسباب تجفیف کے مطلق پیدا ہونے پائین اور ایسی تدبیر کیجائے جو تولید عفونت سے بچا کر ضمانت اور حراست بدن کی غلبہ حرارت غریبہ سے خارجا اور داخلا کرے اسواسطے کہ تمام ابدان قوت رطوبت اصلی اور حرارت اصلی مین برابر نہین ہین بلکہ اسبات مین ابدان مختلف ہین پس ہر ایک بدن کے واسطے ایک حد معین ہے کہ اوسی حد تک مقاومت اور مقابلہ اوس خشکی اور جفاف کا کر سکتا ہے جو خشکی بنظر مقتضائے مزاج اور حرارت غریزی اور رطوبت غریزی اوس بدن کی واجب ہے اور اوس حد سے بڑھکر مقابلہ نہین کر سکتا لیکن کبھی اوس حد سے پیشتر اور اوس زمانہ سے پہلے بسبب وقوع ایسے اسباب کے جو معین تجفیف پر ہون یا بوجہ دیگر مہلک ہون بعض ابدان کو تاب مقاومت کی ساقط ہو جاتی ہے یعنی وہ حد معین وقت معین طبعی سے پہلے آجاتی ہے۔ اور

بہت سے آدمی کہتے ہین کہ اجل طبعی یہی ہے گو قبل از وقت طبعی بسبب فنا ہونے حرارت غریزی کے پیدا ہو جاوے اسباب خارجی سے اور اجل عرضی اور غیر طبعی دوسری قسم کی ہے پس صناعت حفظ صحت کی وہی ہے جو بدن انسان کو بہ قدر ہستی اس حد معین تک اور اس سن تک جسکا اجل طبعی نام ہے پہونچا دے اور جو چیزین مناسب اس جسم کی صحت کے ہین اونکی محافظت کرے اس محافظت کی مناسب اور مدبر دو قوتین ہین کہ طبیعت اونکی خادم تصور کیجاتی ہے ایک طبیعت ہے اور یہ قوت غاذیہ ہے کہ بدن مین بدل ما تحلل اوس جوہر سے جو مائل ارضیت اور مائیت کی طرف ہے بنا بنا کر چھوڑتی جاتی ہے۔ دوسری قوت حیوانی ہے اور یہ قوت نابضہ ہے یعنے شرائین کی حرکت دینے والی واسطے ترویح قلب کے تاکہ تھوڑے بدل ما تحلل کو روح سے جسکا جوہر ہوائی اور ناری ہے۔ اور چونکہ غذا شبیہ منتذی کے بالفعل نہین ہوتی اسواسطے ایک قوت متغیرہ پیدا کی گئی کہ غذا کو بالفعل مشابہ منتذی یعنی اوس عضو کے جسکی یہ غذا بنے گی کر دے بلکہ اوس غذا کو غذا اسے بالفعل بنا دے۔ اور درحقیقت اس فعل کے تمام ہونے کے واسطے بہت سے آلات اور مجاری پیدا کیے گئے کہ اونکے ذریعہ سے جذب اور امساک اور ہضم تمام ہوتا ہے پس ہم کہتے ہین کہ منتہاے کار صناعت حفظ صحت کا درستی اور تعدیل اون اسباب عامہ لازمہ کی ہے جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ اور اکثر توجہ اس صناعت کا ساتھ چیزونکی تعدیل مین ہوتا ہے **اول** اصلاح مزاج **دوسرے** اختیار ماکول و مشروب **تیسرے** تنقیہ فضول **چوتھے** حفظ ترکیب **پانچوین** اصلاح ہوا **چھٹے** اصلاح ملبوس **ساتوین** تعدیل حرکات بدنی و نفسانی۔ آخرین ساتون کے بعض اقسام مین نوم و یقظہ بھی داخل ہے۔ یہ بات اوپر معلوم ہو چکی ہے کہ ہر اعتدال کی ایک حد خاص مقرر نہین ہے اور نہ واسطے ہر صحت کے ایک ہی حد معین ہے۔ اور نہ یہ بات ہے کہ ہر واحد مزاج کا اس بات مین داخل ہے کہ اوسکے واسطے صحت کسی طرح کی یا اعتدال کسی قسم کا علی الاطلاق ثابت کیا جاسکے بلکہ ایک امر درمیانی دو امرون کے پایا جاتا ہے یعنی بعض افراد پر یہ بات صادق آتی ہے کہ اوپر غالباً صحت یا اعتدال کا اطلاق کیا جاتا ہے۔ اور بعض مزاج تحت مین اس حکم کے داخل نہین ہین پس یا تو وہ لائق صدق نقیض اس قضیہ مطلقہ عامہ موجبہ کلیہ کے ہے یعنی وہ مزاج ہمیشہ غیر صحیح اور غیر معتدل رہتا ہے۔ پس سالبہ جزئیہ دائمہ کا مصداق اوس سے ہے جسکو موجبہ معدولۃ المحمول لازم ہے اسلیے کہ موضوع امر وجودی ہے۔ یا کبھی اس مزاج پر صحت اعتدال کی کوئی قسم صادق آتی ہے۔ اور کبھی مرض سے متصف ہوتا ہے۔ پس چاہیے کہ شروع کرین ہم پہلے تدبیر اوس مولود کی جسکا مزاج نہایت درجہ معتدل ہے

تعلیم پہلی فن تیسرا تدبیر مولود کے بیان مین جس وقت مولود پیدا ہوتا ہے تاوقتیکہ کھڑے ہونے کی طاقت آئے۔ تدبیر اون حاملہ عورتون کی جو قریب ولادت ہون مباحث امراض جزئی مین بیان ہوگی۔ اور لڑکا معتدل المزاج جس وقت پیدا ہو اوسکی تدبیر بموجب قول ایک جماعت فضلا کے یہ ہے کہ سب سے پہلے اوسکی ناف کاٹین چار اونگلیون سے زیادہ چھوڑ کر اور کاٹنے کے مقام کو ایک پاکیزہ ڈورے سے باندھین جو باریک بٹا ہوا ہو اون وغیرہ سے تاکہ گزند نہ پہونچاسکے اور اوسی مقام پر ایک کپڑا روغن زیتون مین ڈبو کر رکھین۔ ناف کے تراشنے مین میری یہ تجویز ہے کہ ہلدی اور دم الاخوین اور انزروت اور زیرہ اور اشنہ اور مر یہ سب چیزین ہموزن پیسکر اوسکی ناف پر چھڑکین اور بہت جلد اوسکے بدن کی تملیح کرین یعنی پانی مین نمک پسا ہوا گھولکر اوسکے بدن کو دہوئین تاکہ جلد اوسکی سخت اور قوی ہو جائے۔ بہت اچھا نمک وہ ہے جس مین کسیقدر شادنج اور قسط اور سماق اور حلبہ اور صعتر ملا ہوا ہو اور ناک اور منہ کی

تملیح نکرین — تنبنے اور اوسکے بدن کو سخت کرنا اسواسطے تجویز کیا ہے کہ ابتداے ولادت مین لڑکا ہر ایک چیز سے جو اوسکے بدن سے ملتی ہے اذیت پاتا ہے خواہ وہ چیز گرمی پیدا کرے یا سردی اسلیے کہ جلد اوسکی رقیق اور گرم ہوتی ہے پس ہر ایک چیز بہ نسبت اوسکے بدن کے سرد اور سخت اور خشن ہے — اگر ضرورت ہو تو مکرر تملیح کرینگے اور ضرورت یہ ہے کہ اوسکے بدن مین میل اور رطوبت زیادہ ہو بعد تملیح کے نیمگرم پانی سے اوسکو نہلائین اور اوسکے دونون نتھنے ہمیشہ اون انگلیون سے جنکے ناخن ترشے ہوے ہون پاک کرتے رہین اور آنکھون مین روغن زیتون ٹپکائین اور اوسکے مقام براز کو انگشت خنصر سے دبائین تا اونکہ کھلجاے اور ہر قسم کی برودت سے اوسکی حفاظت کرین جب اوسکی ناف گرجاے یہ اکثر بعد تین یا چار دن کے واقع ہوتا ہے — تدبیر مناسب یہ ہے کہ اوسپر خاکستر صدف یا خاکستر عرقوب یعنی پے یا شتنہ گوسالہ یا خاکستر قلعی اس مین سے جسکو چاہین شراب مین ملا کر چھڑکین — اور جسوقت ہم چاہین کہ اوسکے دست بند اور پابند کو گہوارے مین باندہین پس ضرورت ہے کہ دایہ شروع کرے کہ اوسکے اعضا کو بہ نرمی دبائے تاکہ جو عضو قابل چوڑے ہونے کے ہے چوڑا ہو جائے اور جیسے باریک ہونا ہے باریک ہو جائے اور ہر عضو اپنی عمدہ شکل پر آجائے — یہ سب افعال نہایت نازکی سے کرنے چاہئین کہ دایہ اونگلیون سے سرد آنکھ اوسکو چھوئے اور نرم نرم دبائے اور چند روز متواتر ایسے ہی افعال کی مداومت کرے — اور دونون آنکھین مولود کی پارچۂ ریشمی وغیرہ سے پاک کرتے رہین اور اوسکے مثانہ کو دبایا کرے تاکہ اخراج بول کا آسانی ہو بعد اوسکے دونون ہاتھ نہالچہ وغیرہ پر پھیلا کر دونون کلائیون کو دونون زانوون سے ملادے اور عمامہ سرپیچ باندہے یا ٹوپی قصب وار اوڑھاوے — اور ایسے مکان مین جسکی ہوا معتدل ہو سلائے اور وہ مکان سرد نہونے پائے — اور یہ بھی ضرور ہے کہ وہ مکان سایہ دار اور خوب تاریک ہو کہ اوس مین کسی قسم کی شعاع کا گذر نہو — اور اوسکا سر فرش خواب مین تمام بدن سے اونچا رہے — اور اوسکی گردن یا اطراف اور پشت کسیطرف بچہ نے کے جھکنے نپائین ایسے کہ ترچھے ہوجائین — اور معتدل پانی سے فصل گرما مین اور مائل بحرارت پانی سے بشرطیکہ تیز نہو جاڑون مین اوسکو نہلائین — عمدہ وقت اوسکے نہانے کا یہی ہے کہ جب دیر تک سوکر اوٹھے — اور ایک دن مین دو تین مرتبہ بھی نہلانا جائز ہے جسقدر میل اور پسینے کی کمی اور بیشی ہو — اور مناسب یہ ہے کہ پانی رفتہ رفتہ شیر گرم کیا جائے اگر فصل گرمی کی ہو — اور جاڑون مین اعتدال حرارت پانی کا ملحوظ رہے اور اسیقدر نہلائین کہ بدن اوسکا گرم اور سرخ ہو جائے خصوصاً جاڑون مین بعد اوسکے حمام سے اوسکو باہر نکالین اور اسکا بخوبی لحاظ رکھین کہ پانی اوسکے کان کے پردے تک نہ پہونچنے پائے اور ہر وقت نہلانے کے واجب ہے کہ مولود کو اس طرح لین کہ اوسکا داہنا ہاتھ قابلہ کی بائین کلائی پر رکھا ہو اور مولود سینہ کے بل لیٹا ہو اور پشت اوسکی اوپر کیجانب ہو تاکہ زور قابلہ کے ہاتھ کا اور بوجھ اسکے جسم کا سینہ پر پڑے اور پشت پر نہ پڑے — اور اس بات مین کوشش کیجائے کہ ہر وقت نہلانے کے اوسکی دونون ہتھیلیان پشت سے اور دونون قدم سر سے بہ نرمی و آسانی ملائین بعد اوسکے نرم کپڑے سے پانی کی رطوبت پاک کرلین مگر پاک کرنے مین بھی نرمی کا لحاظ رہے پھر اوسکو پیٹ کے بل لٹائین اوسکے بعد چت کے بل اور ہمیشہ ہر وقت چت اور پیٹ لٹانے کے بدن پونچھتے جائین اور بدن کو دباتے جائین اور اوسکے اعضا کی شکل درست کرتے جائین اور اوسکے بعد اولٹ دین اور ایک کپڑے مین باندہین اور اوسکی

فصل دوسری رضاع اور نقل کے بیان مین

ناک مین روغن تیل شیرین ٹپکائین کدرو آنکہ اور طبقات جسم کو اور ہر عضو کو چرک وغیرہ سے دہو ڈالتا ہے

لڑکے کو دودہ پلانا اور اسکو غذا دینے کی کیفیت یہ ہے کہ جبتک ممکن ہو لڑکے کو اوسکی مان کا دودہ پلائین اسلیے کہ مان کا دودہ لڑکے کی اوس غذا سے بہت مناسب ہے جو قبل ولادت کے رحم مین اوسکو پہونچتی تھی یعنی خون حیض کا کہ وہی خون دودہ کی طرف مستحیل ہوا اور اسکا اوسکے ہضم کی قابلیت زیادہ رکھتا ہے اور اوس سے مالوف ہے تا اینکہ تجربہ یقینی ثابت ہوا ہے کہ لڑکے کے منہ مین اوسکی مان کا پستان دیدینا بہت مفید ہے کہ جو چیز اوسکو اذیت دیے رہی ہو دفع ہو جاتی ہے - اور دن بھر مین دو یا تین مرتبہ سے زیادہ دودہ پلانا نچاہیے - اور ابتدائے ولادت مین بکثرت ارضاع مختلف عورتون سے نکرائین اگرچہ یہ بات اچھی ہے کہ لڑکا اپنی مان کا دودہ پہلے نہ پئے جبتک کہ اوسکا دودہ معتدل ہو جاوے اور بہتر یہ ہے کہ پہلے تھوڑا شہد چٹائین بعد اوسکے دودہ پلائین - یہ بھی ضرور ہے کہ جس عورت کا دودہ لڑکا پئے صبح کے وقت دو یا تین مرتبہ اوسکا دودہ ڈالین بعد اوسکے سر پستان ایکے منہ مین دین خصوصاً اگر دودہ مین کوئی عیب ہو - اور جو دودہ خراب یا تیز ہو بہتر یہی ہے کہ اوسے نہ پلائین جس وقت کہ نہار منہ ہو اور بالجملہ واجب ہے کہ لڑکے کے واسطے دو چیزون کا التزام کرنا ضرور ہے اور اوسکے مزاج کو تقویت دیتی ہین ایک تو لڑکے کو آہستہ آہستہ ہلانا اور دوسرے ہلاتے وقت کچہ گانا بطور موسیقی کے یا ایسی خوش آوازی سے جو لڑکون کے سلانے کے واسطے مخصوص ہے لیکن ہلانا اور گانا اوسی قدر ہو کہ جسکی لڑکے کو قابلیت ہو اور اوسکی بدن کو آمادگی ریاضت اور موسیقی کی رفتہ رفتہ بڑہے - ہلانے سے ریاضت بدنی اور موسیقی سے ریاضت نفسانی پر آمادگی بڑہتی ہے - اگر مان کے دودہ پلانے سے کوئی مانع پیدا ہو مثلاً وہ ضعیف ہو یا دودہ مین فساد ہو یا مائل باحتراق ہونا سب ہے کہ اوسکے واسطے مرضعہ یعنی دودہ پلانے والی کی تلاش کرین مگر مرضعہ اون شرائط کے ساتھہ ہو جنکا ہم آگے ذکر کرینگے - بعض شرط بنظر سن و سال مرضعہ کے ہین اور بعض بنظر سحنہ اور بعض بنظر اخلاق کے اور بعض بنظر ہیئت پستان کے اور بعض بنظر کیفیت دودہ کے اور بعض بنظر اسکے کہ یہ دودہ کتنے دنون کا ہے اور بعض شروط بنظر جنس مولود مرضعہ کے پسر اور دختر کی راہ سے معتبر ہوتے ہین - جسوقت ثابت ہو کہ کسی مرضعہ مین ایسے جائین ضرور ہے کہ اوسکی غذا کا اچھا اہتمام کیا جاوے یعنی گیہون اور حنطہ روس یعنی دلی گیہون اور گوشت حملان یعنی گوسپند یکسالہ سے مقرر کیا جاوے - یا گوشت جداء یعنی بھیڑ اور روہو مچہلی جسکے گوشت مین بوے بد اور سختی نہو - اور کاہو بھی اوسکے واسطے اچھی غذا ہے - اور فواکہ سے سیب اور بہہ اور انار شیرین اور انگور اور انجیر اور بادام اور فندق اسکو کہلانا چاہیے - بدترین بقول واسطے دائی کے جرجیر یعنی لت جیرہ اور رائی اور جنگلی تلسی کہ یہ چیزین دودہ کو کم کرتی ہین اور پودینہ مین بھی کسیقدر قوت ہے کہ دودہ کو بوجہ تخفیف کے خراب کر دیتا ہے - شرط مرضعہ کے یہ ہین سن مین پچیس سے تیس برس تک ہو اسواسطے کہ یہی سن شباب اور سن صحت اور کمال کا ہے - سحنہ اور ترکیب جسم کی شرط یہ ہے کہ خوش رنگ اور قوی گردن کشادہ سینہ اور مفصل چوڑے اور گوشت سخت اور لاغری اور فربہی مین متوسط اور بدن مین گوشت زیادہ اور چربی کم ہو - اخلاق کی شرط یہ ہے کہ پسندیدہ اور اچھے ہون آثار نفسانی جو برے مثل غضب اور غم اور جبن کے اونکا اثر اوسپر دیر مین ہو - علی ہذا القیاس اخلاق بد سے بری ہو اسلیے کہ اخلاق بد مزاج کو فاسد کر دیتے ہین - بیشتر اسکی تاثیر بذریعہ دودہ کے لڑکے مین پہونچتی ہے اسی واسطے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

مجنون عورت سے دودھ پلوانے کو منع فرمایا ہے۔ ایک یہ بھی حکمت اس حکم کی جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیا ہے
علاوہ بدخلق ہو جانے لڑکے کے سمجھ مین آتی ہے کہ مجنون عورت کو بے التفاتی لڑکے کی پرورش مین اور کمی اوسکی مدارات
مین ہوتی ہے اس سے وہ بخوبی تناور نہین ہوتا ہے۔ ہیئت پستان مین یہ شرط ہے کہ دونون سمٹے ہوے اور بڑے بڑے
ہون اور بوجہ بڑے ہونے کے لٹکتے نہون۔ اور یہ بھی اچھا نہین ہے کہ بہت بڑے ہون سختی اور نرمی مین معتدل ہو بہت
ضرور ہے۔ دودھ کی شرط یہ ہے کہ قوام اور مقدار اوسکی معتدل ہو اور رنگ مائل بسفیدی تیرہ اور سبز اور زرد اور سرخ
نہو خوشبو اچھی ہو اور اوس مین بوے ترش اور عفص نہ آئے مزہ شیرین ہو اور ترشی اور نمکینی اور تلخی نہو اور معتدل
مین بہت ہو اور اجزا اوسکے متشابہ ہون۔ پھر اس وقت بہت رقیق اور سیال یا بہت غلیظ مثل پنیر کے نہو اور نہ اوسکے
اجزا رقت اور غلظت مین مختلف ہون اور کف اوسپر بہت سا نہ آئے۔ کبھی اوسکے قوام کا تجربہ ناخن پر ٹپکا کر کیا جاتا ہے
اگر بہ جائے رقیق ہے اور اگر ناخن کیطرف جھکتا ہوا ٹھہر جائے وہ غلیظ ہے۔ اسی طرح شیشہ مین بھر کر تجربہ کرتے ہین
اوس مین کسیقدر مر یعنی بول ڈالکر اونگلی سے ہلاتے ہین کہ اس ذریعہ سے مقدار اوسکی جبنیت اور مائیت کی دریافت
ہوتی ہے اسلیے کہ اچھا دودھ وہی ہے جس مین جبنیت اور مائیت برابر ہو۔ اگر باضطرار ایسے دودھ پلانے کی حاجت پڑے
جس مین یہ اوصاف نہون اوس وقت پلانے کی تدبیر اور علاج مرضعہ سے اوس دودھ کی اصلاح کرین گے۔ پلانے کی تدبیر
مصلح یہ ہے کہ غلیظ دودھ جو کریہ الرائحہ ہو اوسکو دودھ کہ ہوا مین رکھدین کہ رقیق ہو جائے اور بوے بد نکلجائے۔ اور جس مین حرارت
زیادہ ہو اوسکو نہار منہ پلانا مطلقاً جائز نہین ہے۔ اور علاج مرضعہ کا یہ ہے کہ اگر اوسکا دودھ گاڑھا ہو سکنجبین بزوری جو شاندہ
ملطفات کے ساتھ مثل فودنج اور زوفا اور حاشا اور صعتر جبلی وغیرہ کے پلائی جاے۔ اور خورش اوسکی ماہی طریخ
وغیرہ سے مقرر کیجائے اور کسیقدر مولی بھی اوسکی غذا مین داخل رہے اور سکنجبین مین گرم پانی ملا کر دایہ کو
قے کرائین اور معتدل ریاضت کا اوسے خوگر کرین۔ اور اگر مزاج دایہ کا گرم ہو سکنجبین ہمراہ شراب رقیق
کے پلائین الگ الگ خواہ دونون ملا کر۔ اور اگر دودھ اوسکا رقیق ہو اچھی غذا سے آسودہ حالی اوسکی کیجائے
اور ریاضت سے منع کرین اور جو چیزین خون غلیظ پیدا کرتی ہین غذا مین تجویز کیجائین۔ اگر تپ وغیرہ کوئی مانع نہو
شراب شیرین یا دوشاب انگور کا استعمال کرتے رہین۔ اور زیادہ سونے کا خوگر کرین۔ اور اگر دودھ اوسکا رقیق اور
کریہ الرائحہ ہو کھانا اوسکا خوشبودار چیزون سے جیسے دارچینی زعفران قرنفل وغیرہ معطر کرین۔ اور اگر دودھ کم ہو
اوسکے سبب کو سوچین اور دریافت کرین کہ دودھ مین کمی بسبب سوء مزاج تمام بدن کے ہے یا فقط پستان کے
سوء مزاج سے دودھ مین کمی ہوئی ہے۔ اور اوسکی شناخت اون علامات سے جو اوپر تحریر ہو چکے ہو سکتی ہے۔ اور
لمس پستان سے بھی دریافت ہو سکتا ہے اگر دلیل سے پیدا ہو کہ اوسکے پستان مین حرارت ہے یا مزاج مین آتش جو
اور پالک وغیرہ سے غذا مقرر کرین۔ اور اگر برودت مزاج کی ثابت ہو یا سستی و یا ضعف قوت جاذبہ کا دریافت
ہو غذا اسے لطیف مائل بحرارت زیادہ کیجائے۔ اور نیچے پستان کے سینگیان لگائین مگر بہت سخت نہون
اور ایسی ہی صورت مین گاجر کے بیج اور خود کا جبہ منفعت عظیم پیدا کرتی ہے۔ اگر دودھ کی کمی کا سبب کمی غذا سے مرضعہ ہو

اوسکی غذا حریرہ جوکہ جو اور سبوس گندم اور حبوب مناسبہ سے طیار کرتی ہین مقرر کرین - اور واجب ہے کہ اوسکی حریری اور غذا مین بیخ رازیانہ اور تخم اوسکا
اور تخم شبت اور کلونجی وغیرہ شریک کرین یہ بھی کہتے ہین کہ پستان بہ مثل یعنی بھیڑ اور ماعز یعنی بکری کا کھانا بسبب اسکے کہ اوسمین دودھ رہتا ہے وہ دودھ
زیادہ کرنیمین نافع ہے اسلیے کہ اسمین مشاکلت اور مشابہت ہے دودھ سے اور بالخاصیت بھی اثر ہے - تجربہ مین آیا ہے کہ ایک درہم ارضہ یعنی دیمک
باجزا طین خشک کرکے اسقدر جو مین چند روز متواتر کھلائین البتہ یہ نہایت سودمند ہے - اسی طرح سُلافہ یعنی فشردہ نمکین مچھلی کے سرکا سیال
کی یا اسمین ملا کر پلائین - منجملہ اون چیزون کی جنسے دودھ مین افزائش ہوتی ہے یہ ہے کہ ایک اوقیہ روغن گاؤ لیکر اوسپر تھوڑی سی شراب خالص ڈالکر
پلائین - یا آرد کنجد شراب مین ملا کر صاف کرکے پلائین اور پستان پر ثفل ناردین مع روغن زیتون و شیر مادہ خر سے ضماد کرین یا ایک اوقیہ بھونا ہوا
بیگن چھلکا اوتار کر شراب مین چھانکر پلائین - یا سبوس گندم اور معمولی شراب مین جوش دیکر پلائین - ایک اور قوی دوا یہ ہے شبت تین اوقیہ
تخم خندقوقی یعنی کدہ پر بنا تخم گندنا ہر واحد ایک اوقیہ اور رطبہ یعنی خندقوقی بری اور حلبہ یعنی میتھی ہر واحد دو اوقیہ سبکو عصارہ رازیانہ اور شہد اور سرکہ
مین ملا کر فندری کھلائین - اگر دودھ بسبب کثرت کی ایذا دیتا ہو اور فاسد ہوتا ہو بسبب احتمال ورم کی غذا کم کرنی سے کم ہو جاتا ہے - اور ایسی چیزون کو کھائی
سے جنمین غذائیت کم ہو - اور سینے اور پستان پر زیرہ اور سرکہ مین پیسکر ضماد لگانے سے - کم ہو جاتا ہے - بالین خر اور سرکہ یا مسور جو سرکہ مین لگائی
جائی اور اسکا ضماد کیا جاوے اور تھوڑا پانی بعد ضماد لگانے سے پیا جاوے جب بھی دودھ کم ہو جائیگا - اسی طرح پودینہ کا بکثرت استعمال کرنا اور بکثرت
مالش دینا پستان کا دودھ کو زیادہ کرتا ہے - جس دودھ مین بو بدآتی ہو شراب ریحانی کے پینے سے اور خوشبو غذا اور نمک کھلانے سے علاج کرنا چاہیے
- مرضعہ کی مدت وضع حمل کی یہ شرط ہے کہ تھوڑے دن اوسکو وضع حمل سے گذرے ہون مگر بہت کم بھی نہون بلکہ ڈیڑھ یا دو مہینے گذرے ہون
- اور لڑکا پیدا ہوا ہو نہ لڑکی اور پوری مدت طبیعی یعنی نو مہینے پر لڑکا پیدا ہوا ہو - اور اسقاط نہوا ہو اور نہ اس عورت کو عادت اسقاط کی ہو
یہ بھی ضرور ہے کہ مرضعہ کو ریاضت معتدل کرائی جاوے اور کیموس جید پیدا کرنی والی غذا کھلائی جاوے - اور زمانہ رضاع مین اوسکے ساتھ جماع
نکیا جاوے کہ اس سے خون حیض مین حرکت پیدا ہوتی ہے اور دودھ کی بو کم ہو جاتی ہے اور بگڑ جاتا ہے بلکہ اکثر پیٹ سے رہجاتی ہے اسمین دونون
لڑکون کا ضرر ہوتا ہے دودھ پینے والے کو دودھ کم ملتا ہے اور جنین کو پوری غذا نہین ملتی ہے - ہمیشہ ہر وقت دودھ پلانے خصوصاً پہلی مرتبہ
واجب ہے کہ تھوڑا سا دودھ دوہکر پھینک دین اور پستان کے مونہ کو دبا کے دودھ سے بھر کر لڑکے کے مونہ مین دینا چاہیے تاکہ چوسنے مین
اوسکو دقت ایسی نہ پڑے کہ آلات حلق اور مری مین الم پہونچے اور اپنے کام سے بیکار ہو جائین اور ضعف پیدا ہو جاوے - اور یہ بھی لازم ہے
کہ ہمیشہ ہر وقت دودھ پلانے کے تھوڑا سا شہد چٹایا کرین کہ بہت نافع ہے اور شہد مین اگر تھوڑی سی شراب ملا دین بہت بہتر ہے - بسبب
دودھ ایک مرتبہ پلانا مناسب نہین ہے بلکہ صواب یہ ہے کہ تھوڑا تھوڑا چند مرتبہ کرکے پلائین پھر اگر ایک ہی مرتبہ پیٹ بھرکے دودھ پلایا جاوے
بنسبت تمدد اور نفخہ اور کثرت ریاح اور بیاض بول عارض ہو جاتا ہے - اگر یہ عوارض پیدا ہو جائین پھر اوسکو دودھ نہ دینا چاہیے اور بہت تک بھوکا
رکھین اور سلانیمین اہتمام کرین یہانتک کہ ہضم ہو جاوے - اکثر اوائل ایام ولادت مین تین مرتبہ سے زیادہ دودھ پلانا نچاہیے - اور انہین
دنون مین سوای مان کے اگر کوئی مرضعہ دودھ پلاوے بہتر ہوگا جیسا ہم اوپر کہہ چکے - اسیطرح اگر دائی کے مزاج مین کوئی فساد برپا ہو یا کوئی مرض
ابتداء خواہ اسہال کثیر یا احتباس ہوا عارض ہو تو مناسب یہ ہے کہ دوسری سے دودھ پلائین جب تک اوسکا مزاج درست ہو جاوے
اسی طرح اگر بنظر ضرورت کے مرضعہ کو کسی دوا کے پلانے کی حاجت ہو کہ اوسکے واسطے ایک کیفیت خاص اور قوت غالب ہو اوس وقت بھی اوس
سے دودھ نہ پلوائین - اگر دودھ پینے کے بعد لڑکا سو جاوے تو بہت زور زور گہوارے کو نہ ہلائین کہ اس جہت سے معدے مین دودھ ہل جاتا ہے

بلکہ آہستہ آہستہ ہلانا چاہیے۔ دودہ پینے سے پہلے رونا لڑکے کا اچھا ہے اور مفید ہے۔ مدت طبعی دودہ پلانے کی دو برس ہے۔ اگر لڑکے کی
خواہش اس دو برس کے اندر کسی اور چیز کے کھانے کی ہو رفتہ رفتہ دینا چاہیے اور اس بارہ مین اوسپر تشدد نکرنا چاہیے پھر جب اوسکے دانت
نکلنے شروع ہون غذای قوی کیطرف آہستہ آہستہ لانا چاہیے مگر کوئی سخت چیز جسکا چبانا دشوار ہو نہ دینی چاہیے۔ سب سے پہلے یہی بہتر ہے
کہ نرم ٹکڑا روٹی کا مرضعہ چبا کر لڑکے کو کھلائے بعد اوسکے پانی یا شہد یا شراب یا دودہ مین بھگو کر دینا چاہیے اور بعد اسکے تھوڑا سا پانی پلانا
چاہیے اور اکثر اوقات پانی مین شراب ملا کر دینی چاہیے اور درمیان اسکے اور کھانے کے اتنا تھوڑا فاصلہ بھی نہونے پائے کہ اوسکا معدہ ممتلی ہو جائے
پھر اگر لڑکے کو جہت امتلاے طعام کے اور نفخ شکم اور بیاض بول عارض ہو ہر چیز کے کھانے سے اوسکو باز رکھین۔ بہتر بہ نسبت غذا دینے
لڑکے کے یہی ہے کہ پہلے تمریخ یعنے مالش دہن وغیرہ کی کر لین اور نہلالین اوسکے بعد غذا دین۔ جب دودہ چھوٹنے کا زمانہ آئے اور دودہ
چھوٹ جاے بہتر ہے کہ اوسکو از قسم حریرہ اور شبک گوشت کا خوگر کرین۔ اور دودہ چھوڑانا لڑکے کا یکبارگی مناسب نہین ہے۔ بلکہ آہستہ
آہستہ چھوڑانا چاہیے اور آٹے اور شکر کی لاہی اور گول کھجورین پکا کر چوسانا چاہیے۔ اگر دودہ چھوڑنے مین بہت مچلے اور تنگی کرے اور
کسی طرح نچھوڑے چاہیے ایلوا اور حرفہ ایکدرہم میں لیکر پستان پر طلا کرین دودہ چھوٹ جائیگا۔ خلاصہ یہ ہے کہ تدبیر اطفال کی بنظر مناسبت مزاج
کے بذریعہ ترطیب کرنا چاہیے اسلیے کہ ترطیب مناسب مزاج کے ہے اور تغذیہ اور نمو مین اسکی حاجت ہے اور ریاضت معتدل جسکے
اعتدال مین زیادتی ہو لڑکون کے واسطے درکار ہے اور یہ ریاضت گویا امر طبعی اونکے واسطے ہے اور طبیعت اسکی متقاضی ہے اسلیے
کہ دفع فضول بوجہ ریاضت کے بخوبی ہوتا ہے۔ جسوقت لڑکے سن طفولیت سے تجاوز کر کے سن صبی تک پہونچین اور سیدھے
کھڑے ہونے لگین اور حرکت اونکے ہاتہ پاون مین پیدا ہو مناسب نہین ہے کہ حرکات سخت درشت کا اونہین تحمل کرایا جائے
اور یہ بھی جائز نہین ہے کہ چلنے پھرنے اور بیٹھنے کا تحمل اوسکو قبل ظاہر ہونے اوسکی خواہش طبعی کے کرایا جائے اگر بدون خواہش طبعی کے اوسیر
نشست و برخاست کی تکلیف دیجائیگی اوسکی پنڈلیون اور پشت مین آفت پہونچنے کی بس واجب ہے کہ پہلے پہل جب وہ بیٹھنے لگے اور زمین پر
اپنے بدن کا زور ڈالے الکہ [illegible] یا احمر کا چکنا بچھائین اور اوسپر اوسکو پھسلنے دین تاکہ زمین کی خشونت سے اوسکی جلد کو گزند پہونچے۔ اور اوسکے
سامنے سے لکڑی اور چھری وغیرہ جو بدن مین گڑتی یا چبھتی یا کاٹ ڈالتی ہے ہٹا دین۔ اور اونچی جگہ سے اوسکو پھسلنے نہ دین۔ جب دانت
اوسکے بھوٹکر برآمد ہون مناسب ہے کہ کوئی چیز سخت چبانے نہ پائے ورنہ بوجہ چبانیکے جس طرح سے دانت پیدا ہوتے ہین وہ بھی نہ نکلنا ہو جائیگا اوسوقت مناسب ہے کہ خرگوش کا بھیجا اور مرغ کی چربی
اوس مقام پر ملین جہان بوجہ ابھرنے دانت کے پھول گیا ہو اس واسطے آسانی ہو نکرنکل آئیگا اور جب بچے کی دنت اوبھرنا آئے اور گردن مین لڑکے کے زیت مغسول کرکے پانی مین ملا کر ملین اور تھوڑا سا
روغن زیت کانون مین ٹپکائین۔ جب یہ دانت اسقدر طاقتدار ہو جائین کہ اوسسے کاٹ سکے اوسوقت لڑکا اپنی اونگلی کو مونہہ مین لیجا کر
کاٹنے لگتا ہے اوسوقت واجب ہے کہ ایک ٹکڑا مٹھی کا جو ابھی خشک نہوئی ہو اوسکو دیا جائے کہ دانتون سے کاٹے اور یہ دوا بہت نافع ہے
اور آیندہ قروح اور اوجاع مسوڑھے کے واسطے سد باب کرتی ہے۔ اسی طرح یہ بھی ضرور ہے کہ اوسکے مونہہ مین شہد اور نمک کی مالش
کرین تاکہ مسوڑہون کا درد پیدا نہو جائے۔ پھر جسوقت یہ دانت مضبوط ہو جائین اور تمام و کمال برآمد ہون تھوڑا سا رب السوس خواہ
اصل السوس جو بہت سخت نہو اوسکے منہ مین رکھنا چاہیے اور گردن مین بوقت نکلنے دانتون کے زیت شیرین خواہ اور کوئی میٹھا تیل
ملنا چاہیے۔ اور جب بولنا شروع کرین ہمیشہ دانتون کی جڑ مین مالش کرنی چاہیے

فصل تیسری بیان مین معالجہ اون
امراض کے جو لڑکون کو عارض ہوتے ہین لڑکون کے علاج مین مقدم تدبیر حفظ صحت مرضعہ کے ہے تا اینکہ اگر

مظنون ہو کہ مرضعہ کے بدن میں امتلاے خون سے فصد یا حجامت کرائی جاے ۔ اور اگر امتلا کسی اور خلط کی معلوم ہو خاص اوسی خلط کا استفراغ کرانا چاہیے ۔ یا حاجت حبس طبیعت کی خواہ اطلاق طبیعت کی یا منع صعود بخار کی طرف سر کی یا اصلاح اعضاے تنفس کی یا تبدیل کسی اور سوء مزاج کی ہو ایسی چیزون سے علاج کیا جاے جو مناسب اور موافق اوسی سوء مزاج کے ہون ۔ پھر اگر معالجہ اوسکا بذریعہ اسہال کے ہو یا اسہال خود بخود عارض ہو یا علاج بذریعہ قے کے کیا جاے یا خود بخود قے ہو مگر قوی ہو تو مناسب یہ ہے کہ اوس دن کوئی اور عورت دودہ پلاوے ۔ اب ہم امراض جزئی لڑکون کی جو اکثر عارض ہوتی ہین بیان کرتے ہین **از انجملہ** وہ اورام ہین جو مسوڑہون مین بروقت نکلنے دانتون کے پیدا ہوتے ہین ۔ یا وہ اورام ہین جو اوتار مین بجانب لحیتین پیدا ہوتے ہین اور تشنج اونہین اوتار مین بروقت نکلنے دانتون کے پیدا ہوتا ہے جس وقت یہ ورم خواہ تشنج عارض ہو چاہیے کہ اونگلی سے اوس مقام کو دبائین بہت نرمی کے ساتھ اور چربی روغن دانت کے اوگنے کے مقام مین مذکور ہو چکی ہین اونکی مالش کرین اور شہد کو روغن بابونہ خواہ ہمراہ علک البطم کے ملین اور سر پر نطول پانی کا جسمین بابونہ اور شبت جوش دیا گیا ہو کرین ۔ **از انجملہ** لڑکون کو دست بروقت نکلنے دانتون کے بکثرت آتے ہین ۔ بعضون کا یہ گمان ہے کہ سبب ان اسہال کا یہ ہوتا ہے کہ لڑکا ایک فضلہ شور جو مسوڑہون سے ہمراہ دودہ کے چوستا ہے اسیوجہ سے اسہال عارض ہوتا ہے ۔ اور چاہیے کہ سبب اسہال کا یہ نہو بلکہ چونکہ طبیعت پیدا کرنے مین ایک مادہ کے زیادہ مصروف ہوتی ہے اسوجہ سے ہضم غذا کا بخوبی نہین کرتی اور یہی چونکہ درد مسوڑہون مین عارض ہوتا ہے یہ بھی ایک سبب بدہضمی کا ابدان ضعیفہ مین ہو سکتا ہے ۔ اسہال لڑکون کا اگر کم ہو اوسکے علاج کیطرف نہ مشغول ہونا چاہیے اور اگر افراط کا خوف ہو اوسکا تدارک اس طرح کرین کہ زیرہ اور گل سرخ کو سرکہ مین بھگو کر پیٹ کو سینکین یا جیرہ جو تھوڑے سے سرکہ مین پکایا جاے اوس سے تکمید کرین اگر اس سے فائدہ نہو النخہ (یعنے معدہ بچہ حیوانات جسکو ہندی مین جُبنہ کہتے ہین) پنیر کا ایک دانگ سرد پانی مین ملا کر پلائین اور بروقت اسہال کے اسباب کی احتیاط رکھین کہ دودہ اوسکے معدے مین پھٹنے نہ پاے وہ احتیاط اس طرح ہو سکتی ہے کہ دودہ کے قائم مقام کوئی اور غذا تجویز کرین جیسے زردی بیضہ نیمبرشت اور لب الخبز یعنے گودا روٹی کا پانی مین پکا کر یا ستو پانی مین ملا کر کھلائین **از انجملہ** لڑکون کو قبض شکم عارض ہوتا ہے اس عارضہ سے نجات اونکو بذریعہ پستک ہوتی ہے یا دستی شہد مین ملا کر شیاف طیار کرین ہوتی ہے خواہ یہ دونون جز اور زنجبیل اور اصل السوس آسا انکو فی نفسہ یا جلا کر شیاف کرین یا تھوڑا سا شہد خواہ برابر چنے کے علک البطم کھلائین اور نرم نرم روغن زیتون کی مالش کرین اور اوسکی ناف پر مخنہ گاو اور بخور مریم ملا کر لگائین **از انجملہ** لڑکون کے مسوڑہون مین لذع شدید پیدا ہوتی ہے پس روغن اور موم اور چربی اور نمکین گوشت سڑا ہوا ان چیزون کی تکمید نفع کرتی ہے **از انجملہ** لڑکون کو تشنج عارض ہوتا ہے اکثر سبب اس تشنج کا فساد ہضم باوجود شدت ضعف عصب کی ہوتا ہے خصوصاً جو لڑکا کہ تازہ ہو اور بدن مین اوسکے رطوبت زیادہ ہو اوسکا علاج روغن ابرسا اور روغن حنا اور روغن سوسن اور روغن خیری یعنے شب بو سے کیا جاتا ہے **از انجملہ** اکثر لڑکونکو کزاز عارض ہوتا ہے اوسکا علاج قثار الحمار کو پانی مین جوش دیکر یا بذریعہ روغن بنفشہ مع روغن قثار الحمار کے کیا جاتا ہے اگر اسکا احتمال ہو کہ جو تشنج اسکو عارض ہوا ہے بعد حمیات اور اسہال سخت کے اور تھوڑا تھوڑا پیدا ہوا ہے تو اوسکے مفاصل کو تنہا فقط روغن بنفشہ مین ڈبو دینا چاہیے خواہ روغن بنفشہ مین موم صاف کیا ہوا ملا دین اور اونکے دماغ پر روغن زیتون اور روغن بنفشہ وغیرہ بہت سا ٹپکائین ۔ اسی طرح اگر اونکو کزاز یابس عارض ہو **از انجملہ** اونکو کھانسی اور زکام عارض ہوتا ہے اوسکے علاج مین ہم تجویز کرتے ہین کہ بہت سا گرم پانی اوسکے سر پر ڈالا جاے اور زبان پر اوسکی شہد ملا جاے بعد اوسکے بیخ زبان انگلی سے دبائین

یا کہ تی بلغمی ہوجائے اور صحت پائے ۔ یا صمغ عربی اور کتیرا ہمدانہ رب السوس قند سفید کا سفوف بنا کر دودہ کے ساتہ تہوڑا تہوڑا پلاتے رہین
از انجملہ کبھی اطفال کو سوء تنفس عارض ہوتا ہے اوسوقت دونون کان کی جڑونکو اور زبان کی جڑ کو روغن زیتون سے ملنا چاہیے اور
دبا کر اوسکے کرانی چاہیے ۔ اسیطرح روغن مذکور سے مالش کرکے اوسکی زبان اندر کے کھینچی جائے کہ وہ بھی نفع کرتی ہے ۔ اور گرم پانی
اوسکے منہ مین ٹپکانا چاہیے اور بعوض تخم کتان اور عسل کا بنا کر استعمال کرنا چاہیے از انجملہ قلاع بھی لڑکونکو بکثرت عارض ہوتا ہے اسواسطے
کہ جھلی اونکی منہ اور زبان کی بہت نرم ہے کہ آہستہ چھونے کی بھی متحمل نہین ہے چہ جا کہ ماسیت لبن اوس جہلی مین جلا پیدا کرتی ہی
یہ جلا اونکو اذیت دیتی ہے اور بورت قلاع کی ہوتی ہے بدترین قلاع جو لڑکون کو عارض ہو وہ ہے جسکا رنگ مثل کوئلے کے سیاہ
ہو کہ یہ اکثر قاتل ہوتا ہے ۔ اور اسلم اقسام قلاع جسمین لڑکا جانبر ہوتا ہے وہ ہی جو سفید یا سرخ رنگ ہو مناسب ہے کہ سبک دوا واسطے
قلاع سے جو امراض جزوی مین مذکور ہین استعمال کیجائے ۔ اگر لڑکے کو لیسا ہوا بنفشہ تنہا خواہ گلسرخ او تھوڑی سی زعفران ملا کر دینا
کافی ہوتا ہے اور کبھی تنہا خرنوب نبطی ۔ اور کبھی عصارہ برگ کاہو و برگ عنب الثعلب اور برگ خرفہ کافی ہوتا ہے ۔ اگر قلاع زیادہ قوی ہو تو
اصل السوس پیسکر دینی چاہیے ۔ اور اگر مسوڑہون کے ورم اور قلاع کو مرکی اور مازو اور قشور کندر پیسکر عسل مین ملا کر استعمال کرین
اور اکثر رب توت ترش اور رب انگور قلاع اطفال مین کافی ہوتا ہے ۔ اور کبھی دہونا مقام ماؤف کا شراب عسل یا ماء العسل سے
اور اوسکے بعد استعمال کسی شئے مجفف کا جو ابھی مذکور ہو چکا ہے استعمال کرنا نافع ہوتا ہے ۔ پھر اگر اس سے تو تیز دوا کی ضرورت ہو
چاہیے کہ عروق قشور رمان یعنے پوست اندرونی انار اور گلنار اور سماق ہر ایک الیکس ماشہ مازو چودہ ماشہ تخم شبت ثبات ماشہ پیسکر
پارچہ بیز کرکے چھڑکین از انجملہ کبھی لڑکون کے کان سے رطوبت بہتی ہے اسلیے کہ اونکے بدن خصوصاً دماغ مین رطوبت زیادہ ہے
چاہیے کہ ایک کپڑا شہد اور شراب ملا کر تر کرین جسمین تھوڑی سی پھٹکری اور زعفران اور نطرون ملی ہو کان مین رکھین اور تیسیر کپڑا بقط
شراب مین یعنے مانے جسمین تھوڑی سی زعفران شریک ہو بھگو کر کان مین رکھنا کافی ہوتا ہے از انجملہ اکثر لڑکون کے کان مین درد ریحی خواہ رطوبی
پیدا ہوتا ہے اوسکا علاج رسوت صفرا اور نمک طبرزد اور مسوار اور مرکی اور اندرائن کے بیج اور ایلوا اسمین سے جسکو چاہین تیل مین گرم کر
کان مین ٹپکائین از انجملہ لڑکون کے دماغ مین ورم گرم پیدا ہوتا ہے جسکا نام عطاش ہے کبھی اس ورم کا درد آنکھ اور حلق تک پہونچتا اور چہرہ کا
رنگ زرد ہو جاتا ہے اسوقت واجب ہے کہ تبرید اور ترطیب دماغ کی پوست کدو اور خیار سے کرین یا کہو یا عصارہ برگ خرفہ سے علاج کرین اور روغن گل
تھوڑا سا سر کہ مین ملا کر اور زردی بیضہ کی ہمراہ روغن گل سنکے بھی نافع ہے ۔ ان دواؤنمین سے بدل بدل کر ہمیشہ استعمال کرتے رہین از انجملہ
لڑکے کے سر مین کبھی پانی بھر جاتا ہے اسکو ہمنے امراض سر مین کتاب سوم مین بیان کیا ہے از انجملہ کبھی آنکھین لڑکون کی پھول جاتی ہین
اوسپر مون و دودہ ملا کر طلا کرنا چاہیے بعد اوسکے طبیخ بابونہ اور آب باورنج سے دہونا چاہیے از انجملہ کبھی بحسب زیادہ رونے کے منہ
چشم لڑکونکی سفید ہو جاتی ہین اسکا علاج عصارہ برگ عنب الثعلب سے کیا جاتا ہی از انجملہ سلاق یعنی پلکونکا موٹا ہوکر سرخ ہو جانا اور موٹا ہونا پھنسی کا پیدا ہوتا ہی اسکا بھی
علاج برگ عنب الثعلب ہے از انجملہ حمیات لڑکونکو عارض ہوتی ہین انکی حمیات کی عمدہ تدبیر ہی کہ علاج مرضعہ کا کیا جاوے اور رضیع کو آب انار ہمراہ سکنجبین و شہد کی پلائی جاوے یا عصارہ
خیار قدری کافور اور شکر ملا کر دینا چاہیے بعد اسکی نکالنے کی تدبیر کرین اسطرح کہ عصارہ قصب یعنی سرکنڈہ کو نچوڑ کر سر اور پانو پر لگائین اور لیپ اوڑہا دین کہ اس
ذریعہ سے تعریق لڑکونکی ہوجاتی ہے از انجملہ کبھی پیٹ مین لڑکون کے پیچ ہوتا ہے پس اینٹھتے ہین اور روتے ہین چاہیے کہ انکے پیٹ کی تکمید آب
گرم اور بہت سا روغن گرم اوسمین تھوڑا سا موم ملا کر کرین از انجملہ کبھی اونکو عطاس یعنے چھینک متواتر آتی ہے اگر یہ مرض بحسب ورم

اطراف دماغ کے ہو علاج ورم کا بذریعہ تبرید اور طلا اور پاشوئی عصارہ ... اور روغن بارد سے کرنی چاہیے اور اگر ورم نہو بادی ... کو ... میں ہو نالیں
ازانجملہ کبھی اسکے بدن میں بثور اور دانے پیدا ہوتے ہیں انکی شکل قرحہ کے سیاہ سیاہ ہوں قاتل ہیں اور اگر سفید ہوں اسلم ہیں اور سبز
سرخ اور اگر قلاع ہے اور سیاہ ہو جب بھی قتال ہے پھر اسکا تمام بدن میں پھیل جانا اگر انکو ہلاک نہوگا بیشتر ایسے بثور کے نکلنے میں بہت
منافع ہوتے ہیں بہرحال ان بثور کا علاج مجففات لطیفہ سے کرنا چاہیے جو ایسے پانی میں داخل کیے جائیں جنسے یہ بثور دھوئے جاتے ہیں اور انکی
مثل گل سرخ اور آس اور برگ شجر مصطگی یا جھاؤ کی پتی جوش دی گئی ہو اور ان چیزوں کے روغن بھی مفید ہوتے ہیں ... ہو سلیم میں انکو
یہانتک بنے دین کہ نضج مادہ کا ہوجاوے بعد اوسکے علاج کرنا چاہیے اگر انمین قرحہ پڑے مرہم اسفیداج کا استعمال کریں ... حاجت ہوتی ہے
کہ بارالعسل میں تھوڑا سا نطرون ملاکر دھوئیں اسی طرح قلاع اگر متقرح ہو انمین دواؤن سے علاج کیا جاتا ہے اگر ان ... میں بہت زیادتی
تخین یا چرک کی کثافت پیدا ہوجائے اس سے زیادہ قوی دوا کی حاجت ہوتی ہے پس باربار ... سے ... ملا ہو دھوئی جاتے میں تاکہ تحمل
ہو سکے پھر اگر جلد میں آبلہ پیدا ہوں جوشاندہ آس اور گل سرخ اور ... اور برگ درخت مصطگی سے نہلائیں ... سب تدابیر ... اصلاح
غذای مرضعہ کی کریں ازانجملہ بہت کثرت رونے کے ناف انکی اونچی ہوجاتی ہے یا کوئی اور سبب ... ہماری
تجویز اسوقت یہ ہے کہ ... کو پیسکر سفیدی بیضہ میں ملاکر ناف پر لگائیں ... ان کا باریک ... تاکہ ...
ترمس تلخ اور نبیذ میں ترکرکے ناف پر باندھیں ... اقاقیا
خواہ اور دوائیں جو بحث فتق میں لکھی جاتی ہیں استعمال کریں ازانجملہ لڑکون کو ... ناف کاٹنے کے ... اسوقت ...
ہے کہ سنگ کا ... رتن جوت بھی کہتے ہیں اور شیخ نے اسکا نام ... لکھا ہے ... پانی میں کھلاکر
پلائیں اور ناف پر ملا کریں ازانجملہ لڑکونکو کبھی یہ بات ... ہوتی ہے کہ کسی وقت نہیں سوتے ... ہروقت رویا کرتے ہیں اور بیقرار رہتے
ہیں اور آواز ... سے چلاتے ہیں اور با اضطرار ... اگر ... یا تخم خشخاش یا روغن کاہو
اور خشخاش وغیرہ سر اور کنپٹی اور تالو پر ملنے سے نیند آجائے ... کی حاجت ہوگی منجملہ ان دواؤن کے ایک دوا یہ
کہ جو بھی اور جوز گندم اور خشخاش اور تخم کتان اور ... اور ...
تھوڑا جوش دیکر کوٹ کر اسمین تھوڑا ... اسپغول ... شکر سفید داخل کرکے ... لڑکے کو پلائین اگر ...
کہ اس سے زیادہ قوی ... افیون شریک ... ایک جزو کے ہو ... ازانجملہ لڑکے کو
ہچکی عارض ہوتی ہے اسکا علاج یہ ہے کہ ... ازانجملہ لڑکے کو کبھی قے بافراط عارض ہوتی ہے ...
سے تسفا ہوجاتی ہے اور کبھی معدے پر ضماد ... ازانجملہ کبھی ضعف معدہ لڑکون میں پیدا ہوجاتا ہے ...
معدے پر پلیسوس بنائیں وہ شراب جسمین ... سوسن آسمانی گونی مع دیگر ادویہ کے جوش دی گئی ہو اور اس شراب کو ہمراہ گلاب یا مار الاس ...
کریں ... اور تھوڑی سی لونگ اور ... پلائیں یا ایک ... تھوڑی سی شراب منہ میں داخل کرکے استعمال کریں ازانجملہ لڑکو
کبھی بدخوابی ایسی عارض ہوتی ہے کہ سونے میں چونک چونک پڑتے ہیں اکثر یہ بدخوابی امتلاے معدہ سے بجہت شدت بدہضمی کے
پیدا ہوتی ہے پس جسوقت طعام فاسد ہو اور معدہ اسکا حس کرے اسکی اذیت قوت ... سے قوت متخیلہ و مصورہ تک پہونچکر صورتکاری
ایسے خوابہاے پریشان کے کرتی ہے جو خواب میں لڑکے کو ڈراتے ہیں تدبیر واجب یہ ہے کہ بوقت امتلاء کے اسکا ...

تھوڑا شہد چٹایا جاوے تاکہ جو غذا معدے مین ہو منہضم ہو جاوے اور معدہ لیسے او تر جاوے از انجملہ لڑکونکو ورم حلق درمیان فم اور مری کے عارض
ہوتا ہے اور اسی ذبحہ بھی کہتے ہین اور کبھی بڑھتے بڑھتے یہ ورم عضل اور مہرہ پشت تک پہونچتا ہے واجب ہے کہ اس مرض مین طبیعت کو بذریعہ
شیاف کے ملین کرین بعد اوسکے رب السوس وغیرہ سے علاج کرین جو رادع اور مرخی اور محلل ہو از انجملہ کبھی لڑکونکو بروقت سونے کے خرخرہ
عظیم پیدا ہوتا ہے واجب ہے کہ السی کوٹ کر شہد کے ساتھ چٹائین یا زیرہ کوٹ کر ہمراہ شہد کے استعمال کرین از انجملہ کبھی لڑکونکو ریح الصبیان
یعنے ام الصبیان جو ایک قسم کی صرع ہے عارض ہوتی ہے اسکے علاج کا ذکر بخوبی باب امراض راس مین کیا ہے لیکن اس مقام پر بھی چند
دوائین ایسی جو نہایت مفید ہین بیان کیجاتی ہین صعتر جند بید ستر زیرہ ہموزن لیکر پیسین اور بقدر تیرہ جو کے پلائین از انجملہ خروج مقعد کا
مرض لڑکونکو اکثر ہوتا ہے جسکو کانچ نکلنا کہتے ہین چاہیے کہ پوست انار اور آس تر اور جفت بلوط اور گل سرخ خشک اور قرن سوختہ گوسفند
اور پھٹکری اور ناخن سوختہ گوسفند اور بازو برابر لیکر پانی مین جوش دین تاکہ اثر دوا اوسکا نکل آوے بعد لڑکے کو اوس پانی مین بٹھانا
بشرطیکہ نیم گرم ہو از انجملہ لڑکونکو بوجہ سردی کے بیچش عارض ہوتی ہے پس اوسوقت اونکو یہ دوا مفید ہے حرف بابلی اور زیرہ ہر ایک
ساڑھے دس ماشہ لیکر کوٹکر چھانین اور روغن گل کے ساتھ ملاکر رکھین اور سرد پانی کے ساتھ بقدر مناسب استعمال کرین از انجملہ یہ ہے کہ
کبھی لڑکون کے پیٹ مین کیڑے پڑجاتے ہین اور اونکو اذیت دیتے ہین اکثر یہ کیڑے گرد مقعد کے پیدا ہوتے ہین کہ اونکو چنچنے کہتے ہین اور بڑے
بڑے لانبے کیڑے بھی پیدا ہوتے ہین اور اونکو ہرونی کہتے ہین لیکن چوڑے اور چپٹے جنکو کدو دانہ کہتے ہین لڑکون کے پیٹ مین کم پیدا
ہوتے ہین ۔ لانبے کیڑے یعنے ہرونی اونکا علاج یہ ہے درمنہ کا پانی دودھ مین تھوڑا تھوڑا بقدر طاقت کے پلائین اور کبھی اونکے پیٹ پر
ضماد لگانیکی حاجت ہوتی ہے پس افسنتین اور باد رنگ کابلی اور تلخہ کا اور شحم حنظل سے ضماد کرتے ہین اور چھوٹے کیڑے جنکو چنچنے کہتے ہین
اونکا علاج یہ ہے کہ راسن اور ہلدی ہموزن لیکر دونون کے برابر شکر ملاکر پانی کے ہمراہ استعمال کرین از انجملہ کبھی لڑکونکی ران چھل جاتی
ہے اوسوقت آس اور ملیٹھی اور گل سرخ اور ناگرموتھہ اور آرد جو اور آرد مسور پیسکر چھڑکنا چاہیے فصل چوتھی تدبیر اطفال کے اوس وقت
مین جب سن صبا کو پہونچین ۔ واجب ہے کہ تمامی توجہ درستی اخلاق مین لڑکون کے صرف کیجاوے تاکہ اخلاق درست ہون
اس طرح پر کہ لڑکے کی حفاظت کیجاوے کہ اوسے غضب شدید یا خوف زائد یا غم اور فکر عارض نہو ہر وقت اسی بات کا لحاظ رہے
کہ اوسکی خواہش دلی کس چیز کی ہے اور کون چیز اوسے اچھی معلوم ہوتی ہے وہی اوسکو دینی چاہیے اور کون چیز اوسے ناپسند ہے
وہ اوسکے پاس نہ لیجانی چاہیے کہ اس تدبیر مین دو منفعتین ہین ایک ذاتی ۔ ہے کہ سن طفولیت سے اوسکا نشو و نما حسن اخلاق پر ہوتا ہے
اور خوبی اخلاق کی بمنزلہ ملکہ لازم کے ہوجاتی ہے دوسری منفعت بدنی ۔ ہے جیسے کہ اخلاق ردی سے اقسام سوء مزاج کے پیدا
ہوتے ہین اسی طرح اگر لڑکا خو گرفتہ اخلاق بد کا ہوجاوے وہ سوء مزاج جو مناسب ان اخلاق کے ہے گویا داخل طبیعت ہو جائیگا
یہ تبعیت اخلاق ردی کے پس غضب کی وجہ سے سخونت اور گرمی مزاج مین پیدا ہوتی ہے اور غم کی وجہ سے خشکی اور بلادت یعنے
کندی ذہن کی قوت نفسانی کو ڈھیلا کردیتی ہے اور مزاجکو مائل طرف بلغمیت کے کرتی ہے ۔ تعدیل اخلاق اور درستی عادات سے نفس اور
بدن دونونکی حفظ صحت ہوتی ہے ۔ جسوقت لڑکا خواب سے بیدار ہو مناسب یہ ہے کہ اوسے نہلائین گرم پانی سے اوسکے بعد اوسے ایک
گھنٹے تک کھیلنے دین بعد اوسکے تھوڑا سا کھانا کھلائین اور کھلانیکے بعد پھر اوسے کھیلنے دین جب خوب کھیل چکے پھر اوسے
آب گرم سے نہلائین بعد اوسکے پھر غذا دین اور تا امکان بعد کھانیکے پانی نہ پلائین تاکہ خامی قبل ہضم کے پیدا نہو جب اس ترتیب

اور سیرچھ برس گذرین مکتب خانہ مین بخدمت معلم اور مودب کے بٹھائین اور اس بارہ مین تدریج اور آہستگی کا لحاظ رہے کہ یکبارگی مطالعہ کتاب
کی زحمت اونپر نہ ڈالی جائے اور اسی چھہ برس کے سن مین اونکی آرام دہی مین کمی اور تعب مین زیادتی قبل الطعام کے کرنی چاہیے نبیذ
یعنے شراب خرما وغیرہ اونکو ہرگز نہ دینی چاہیے خصوصًا وہ لڑکا جسکا مزاج گرم وتر ہو اسلیے کہ جو مضرت نبیذ کی استعمال سے پیدا ہوتی ہے یہ ہے
کہ پینے والے کے بدن مین تولید مرار ہوتی ہے اور یہ مضرت بہت جلد پیدا ہو جاتی ہے اور جو منفعت کی نبیذ کے پلانے مین امید ہوتی ہے وہ یہ ہے
کہ ادرار صفرا کا ہو جائے اور ترطیب اونکے مفاصل کی حاصل ہو اور یہ دونون منفعتین مطلوب نہین ہین اسلیے کہ خلط صفرا قبل استعمال غذا کے
اتنا زیادہ نہین ہے کہ اوسکا اور ار یا ادرار کیا جاسے اور مفاصل اونکی ترطیب سے مستغنی ہین اسلیے کہ وہ سبب کے سن مین وہ نرم نازکی
کر رہے ہین چاہیے کہ سرد پانی شیرین پاکیزہ بمقدار خواہش کے اونکو ملا کرے اور یہ بات ہمیشہ اونکی تدبیر مین درست رہے تا کہ اونکو عمر
چودہ برس کا پہونچے اور اسکا بھی خیال رہے کہ ہر روز کس قدر اونکی رطوبات مین کمی ہوتی ہے اور خشکی اور سختی پیدا ہوتی ہے پس
رفتہ رفتہ ریاضت اونکی کم کرائی جائے اور سخت ریاضت قطعًا متروک کیجائے یہ بات درمیان سن صبا کے سن ترعرع تک ملحوظ رہے
اور معتدل ریاضت کا التزام کرین اور بعد اس سن یعنے چودھوین برس کے اونکی تدبیر یہ ہے کہ جس سے نمو بڑھے اور حفظ صحت
ہو جا ہیے کہ ہم حفظ صحت کی تدبیر کا اب ذکر کرین اور پہلے اون چیزونکا بیان کرین جسپر مدار کار تدبیر صحیح لوگون کا ہے جو بالغ ہین
اور ابتدا اس بیان کی ریاضت سے کرین **تعلیم دوسری بیان مین اوس تدبیر مشترک کے جو واسطے بالغین**
کے درکار ہے اور اوسمین سترہ فصلین ہین **فصل پہلی بیان مین مجمل ریاضت کے** جسوقت کہ پوری تدبیر حفظ صحت
کی یہ ہے کہ پہلے ریاضت کرے بعد اوسکے تدبیر غذا اپنی مصروف ہو اوسکے بعد تدبیر نوم کی کیے لہذا واجب ہے کہ ابتدا
کلام ریاضت سے کرین **ریاضت** وہ حرکت ارادی ہے جو تنفس عظیم اور متواتر کی طرف شخص انسانی کو مضطر کرتی ہے اور جس شخص کو
توفیق استعمال ریاضت کی بروجہ اعتدال اپنے وقت خاص مین ہو اوس شخص کو ہر ایک علاج سے بے پروائی حاصل ہوتی ہے یعنے
علاج کی خواہش امراض مادی اور امراض مزاجی کو جو تابع امراض مادی کے ہوتے ہین اور اونسے پیدا ہوتے ہین نہین ہوتی اور
استغنا معالجہ سے اوسوقت حاصل ہوتی ہے جبکہ تمام تدبیرین اوس شخص کی موافق اور صائب ہون بیان اس دعوی کا یہ ہے
کہ ہم لوگ جیسا اوپر معلوم ہو چکا تا بقاے حیات بطرف غذا کے با ضرورت محتاج ہین اور ہماری حفظ صحت اوسی غذا سے ہو سکتی ہے
جو ہمارے مناسب ہو اور اپنے مقدار اور کیفیت مین معتدل ہو اور کسی غذا مین یہ صفت بالقوہ نہین ہے کہ تمام و کمال ہمارے
جسم کی غذا بالفعل بن جاے بلکہ ہر ایک غذا سے ہر ہضم پر ایک فضلہ باقی رہجاتا ہے اور طبیعت اوس فضلہ کی استفراغ کی کوشش
کرتی ہے مگر تنہا طبیعت کے ذریعہ سے پورا استفراغ ہر فضلہ کا نہین ہو سکتا بلکہ لامحالہ ہر ہضم کے فضلہ سے کسیقدر باقی رہجاتا ہے
خواہ جرم فضلہ کا یا اثر اوسکا پھر جسوقت متواتر اور مکرر باقی رہتا ہے تھوڑی تھوڑی بقایا سے ایک مقدار معتدبہ فضلہ کی اکٹھا
ہو جاتی ہے اور اوسکے اجتماع سے مواد فضلیہ حاصل ہوتے ہین جنسے بدن کو بچند وجوہ ضرر پہونچتا ہے **ایک وجہ یہ ہے** کہ اگر
ان مواد مین **عفونت** آجاے امراض عفونت پیدا کرینگے اور اگر ان مواد کی کوئی کیفیت کیفیات اربعہ سے بڑھ جاسے امراض
سوے مزاج پیدا کرینگے اور اگر انکی مقدار بہت ہو جاسے امراض امتلا سے جنکا بیان ہو چکا ہر قسم امراض وعیلہ و بخاری کا ونہین پیدا کرینگے
اور اگر یہ مواد کسی عضو پر گرین ورم پیدا کرینگے اور ان مواد کے بخارات جوہر روح کے مزاج کو فاسد کر دیتے ہین پس لامحالہ ان مواد

سے استفراغ کی حاجت باضطرار حاجت ہوتی ہے اور انکا استفراغ اکثر اوقات اسی طرح تمام اور پورا ہوتا ہے کہ استعمال ادویہ مسہلہ کا کیا جائے اور بیشک ایسی دوائین قوت غریزی کو کمزور کردیتی ہین بلکہ اگر یہ دوائین سمی بھی نہون جب بھی انکا استعمال طبیعت پر گرانی اور تحمل تعب سے خالی نہین ہوتا ہے چنانچہ بقراط نے کہا ہے کہ دوائی مسہل جس طرح تنقیہ مواد کا کرتی ہے اوسیطرح اذیت بھی دیتی ہے اور باینہمہ جس طرح مواد فاسد کا استفراغ ہوتا ہے اسیطرح خلط فاضل یعنے اچھی خلط اور رطوبات غریزی اور روح وہ روح کہ جوہر حیات ہے اوس سے بھی ایک مقدار صالح نکلجاتی ہے اور یہ سب باتین قوت اعضای رئیسہ اور خادمہ کو ضعیف کردیتی ہین پس یہ امور اور انکے سوا اور بھی مضرتین امتلائی ہین جو بحال خود مترولب ہوجاتی ہین جسوقت بذریعہ ریاضت کے استفراغ ہوجائے پس ریاضت بڑا کامل سبب مانع ہے واسطے مبادی امتلاء کے جسوقت کہ اوس تدبیر مذکور ریاضت کی بنہج صواب واقع ہون اور باینہمہ ریاضت سے حرارت غریزی کا انتعاش یعنے ہوشیاری پیدا ہوتی ہے اور بدن کو سبکی بذریعہ ریاضت کے حاصل ہوتی ہے اسلیے کہ ریاضت لطیف حرارت کو برانگیختہ کرکے جسقدر فضلہ ہر روز باقی رہجاتا ہے اوسکی تحلیل کردیتی ہے اور حرکت کی اعانت سے فضلہ کا پھسل کر نکلنا اور اپنے مخرج کی طرف متوجہ ہونا حاصل ہوتا ہے اسی باعث سے باوجود گذرنے مدتہاے دراز کے فضلہ متعفن جمع نہین ہونے پاتے اور باینہمہ جس طرح کہ ریاضت حرارت غریزی کو بڑھاتی ہے اور مفاصل اور اوتار کو سخت کرتی ہے اس سختی کی وجہ سے ہر ایک جوڑ اپنے افعال پر قادر ہوکر انفعال سے محفوظ رہتا ہے اسلیے اعضا کو اور غذا کے بوجہ کم ہونے فضلہ کے بسبب ریاضت کے آمادہ کرتی ہے پس قوت جاذبہ کی بھی تحریک پیدا ہوتی ہے اور لینتگی اعضا کی دفع ہوجاتی ہے پھر سب اعضا نرم ہوجاتے ہین اور رطوبات رقیق ہوجاتے ہین اور مسامات کھل جاتے ہین ۔ اکثر یہ بات ہے کہ تارک ریاضت دق مین مبتلا ہوتا ہے اسلیے کہ اعضا کی قوتین ضعیف ہوجاتی ہین بسبب ترک کرنے اوس حرکت کے جو روح غریزی کو کہ آدجیات ہر عضو کا وہی ہے بطرف اعضا کے کھینچنے والی ہے

فصل دوسری اقسام ریاضت کے بیان مین

ریاضت کی ایک قسم وہ ہے جسکی ضرورت بوجہ کسی عمل ایسی صنعت کی ہوتی ہے جس پیشہ کو انسان کرتا ہے اور دوسری قسم ریاضت کی اسواسطے کیجاتی ہے کہ اوسمین مقصود محض ریاضت ہوتی ہے ... کا اہتمام اوس مین نہین ہوتا ہے اور اس ریاضت سے خاص خاص منافع ریاضت کی پیدا ہوتے ہین اور اس دوسری قسم ریاضت کی جدا جدا چند قسمین ہین اسی ریاضت سے ایک قسم وہ ہے جو کم ہوتی ہے اور ایک قسم وہ ہے جو زیادہ ہوتی ہے اور ایک قسم شدید ہوتی ہے اور دوسری ضعیف ہوتی ہے ایک سریع ہوتی ہے اور دوسری بطی ہوتی ہے اور مرکب شدت اور سرعت سے ہوتی ہے ایک قسم متراخی یعنے باہستگی اور بضعف ہوتی ہے اور ہر ایک ایسی دو قسمون مین جو متضاد ہین ایک قسم معتدل درمیانی موجود ہے اقسام ریاضت کے ہین منازعت یعنے ایک دوسرے سے کسی قسم کی نزاع واقع ہو اور مباطشت یعنے باہم حملہ کرنا اور ملاکرب یعنی سینہ سے سینہ پر ٹکر مارنا خواہ سینہ پر ایکدوسرے کے گھونسا مارنا اور احضار یعنے دوڑانا گھوڑیکا یا دوڑنا اور جلد چلنا اور تیر لگانا یا کبادہ کشی کرنا اور رو بین یعنے ناوک کا تیر پھیکنا اور کسی چیز مین سوراخ کرکے بذریعہ ریسمان وغیرہ کے لٹکنا اور حجل یعنے ایک پاون چلنا کہ جسے لنگڑی کہتے ہین اور شمشیر زنی اور نیزہ بازی کرنا اور گھوڑے پر چڑھنا اور بے لاگ ہوکر ہاتھ پہ ہاتھ مارنا اوسکی صورت یہ ہے کہ آدمی اطراف قدم پر کھڑا ہوکر دونون ہاتھ آگے یا پیچھے بڑھا کر جلد جلد ہاتھ مارے اور یہ قسم ریاضت کی نہایت تریف ہے منجملہ ریاضت لطیف اور نرم کے جھولا جھولنا اور پینگ لگانا اور گہوارہ مین کھڑے ہونا یا بیٹھنا یا لیٹنا اور زورق اور سمیریات جو دونون چھوٹی قسم کی کشتیان ہین ان پر سوار ہونا اور اس سے ریاضت قوی ہے اور گھوڑے اور عماری دار اونٹ پر سوار ہونا اور گوسالہ کی سواری منجملہ ریاضت قوی کے ریاضت میدانی ہے اوسکی صورت یہ ہے کہ آدمی ایک مسافت معین کسی میدان مین دوڑنے کی مقرر کرے پہلے وہان سے کسیقدر دوڑے اور اوس معین تک دوڑ کر پچھلے پاون

پھر آئے اور ہر مرتبہ مسافت مین بہ نسبت سابق کے کم کرتا جاے یہانتک کہ آخر مرتبہ وسط مسافت مین ٹھہر جاے اور منجملہ ریاضت کے یہ ہے کہ تلوار یا نیزہ سے کھیلتا ہوا اپنا سایہ یا پرچھائین اپنے شخص مقابل کے مقام تک پہونچاے ہاتھ پھیلی بجانا اور پانو لٹکانا اور اوپر سے نیچے کو پھسلنا اور گیند کھیلنا بڑے یا چھوٹے گیند سے اور کھیلنا طبطاب یعنے لکڑی کی تلوار سے اور تیہو وزنی اوپر اوچھالنا اور گھوڑے کو ٹھوکر لگا کر دوڑانا یا دوڑتے ہوے گھوڑے کو روک لینا بحالت سواری کے اور کشتی لڑنا اور مباطشت یعنی حملہ کرنیکی چند قسمین ہین ایک یہ ہے کہ دو آدمیون سے ہر ایک شخص دوسرے کو دونون ہاتھون سے بیچ مین کمر کی جگہہ پر پکڑے اور دونون نیچے نکل جاوے اور چھوڑا لینے کے واسطے زور کرین اور ہر ایک دوسرے کو نچھوڑے اور بھاگنے نہ دے دوسری یہ ہے کہ داہنے ہاتھ سے داہنا اور بائین ہاتھ سے بائین طرف اپنے مقابل کو پکڑے اور منہ ایک کا دوسرے کے سامنے ہو اور اونچا اوٹھاکر ٹیک دے کہ وہ مٹ گرے اور اوسکے بعد جیت ایسے کیواسطے زور کرے خصوصاً جسوقت کہ مرد مقابل ایک مرتبہ جھکا ہوا ہو اور دوبارہ دراز اور سیدھا ہو ازین قبیل سینہ سے سینہ لڑا کر ایک دوسرے کو پیچھے ہٹانا ازین قبیل ہر ایک کی گردن مین ہاتھ ڈالکر نیچے کو جھکانا ازین قبیل اپنے مقابل کے پانون کو لپیٹنا جسے لنگی مارنا کہتے ہین اور اپنے دونون پانون سے دوسرے شخص کے دونون پانونکو انگوٹھے کیطرف سے ہٹانا اور دور کرنا اور ازین قبیل اور صورتین ریاضت بدنی کی ہین جنکو لوگ استعمال کرتے ہین اور منجملہ ریاضت شریفہ کے دو آدمی اپنی جگہہ کو بدل کر دوسری جگہہ پر چلے جائین اور اپنے دوسرے پیچھے کی طرف ہٹنے کو دسنے وغیرہ کے ذریعہ سے کہ ہر ایک دو مرتبہ کے ہٹنے مین ایک جست وخیز آگے کی جانب کے درمیان پڑی اور طفرہ ڈالے اور اسکی جست وخیز مین انتظام ہو یا بلا انتظام اور منجملہ ریاضات کے دو لکڑیونکی ریاضت ہے اوسکی یہ کیفیت ہے کہ آدمی ایک جگہہ پر ٹھہرے اور اپنے داہنے بائین دو لکڑی زمین پر گاڑے کہ اونکے درمیان مین فراخ جگہہ ہو پس داہنی طرف سے کود کر بائین لکڑی کو چھوے اور بائین طرف سے داہنی طرف کود کر داہنی لکڑی کو چھوے اور چالاکی اسقدر کرے کہ اوس سے جلد کودنا ممکن نہو سخت ریاضتین اور جلد استعمال کیجاتی ہین بیچ مین وقفہ دیے ایسا ہے ریاضتین اونکے بیچ مین واسطے آرام دہی کے کیجاتی ہین واجب ہے کہ استعمال مین ریاضت کی طرح طرح کی صورتین پیدا کیجائین اور خاص ایک قسم کی ریاضت پر اکتفا کرنا درست نہین ہے ہر عضو کے واسطے ایک خاص ریاضت معین ہے ہاتھون اور پانون کی ریاضت ہر شخص بخوبی جان سکتا ہے سینہ اور اعضای نفس کی ریاضت کبھی گران بار اور بڑی چیز کے اوٹھانے اور ہٹانے سے ہوتی ہے اور کبھی تیز چیزون کے ذریعہ سے اور کبھی مختلف اوصاف کی چیزین ملا کر ہوتی ہے اور اسمین ریاضت مونہہ اور لہات یعنے کوا اور زبان اور گردن کی ہوتی ہے اور ایسی ریاضت رنگ مین خوبی پیدا کرتی ہے اور سینہ کو پاک کرتی ہے اگر سانس مین تنگی پیدا ہو پہونکنے کی ریاضت کرنی چاہیے کہ اسمین کسیقدر تمام بدنکی بھی ریاضت ہوتی ہے اور مجاری نفس مین وسعت پیدا ہوتی ہے دیر تک آواز بڑھانے مین گو خطرہ ہے اور ہمیشہ آواز کا شدید اور زیادہ ہوا کے جذب کا باعث ہے اور اسمین بھی خطرہ ہے دیر تک آواز نکالنا یا سر پھرنا زیادہ ہوا کے نکالنے کا باعث ہے اور اوسمین بھی خطرہ ہے واجب ہے کہ نرم قراءت سے آواز کی ریاضت شروع کرین پھر بتدریج آواز بلند کرتے جائین پھر جب آواز خوب بلند ہو چکے اور دیر تک بلند رہا کرے زمانہ اس ریاضت کا با اعتدال تجویز کرین اوسوقت اس ریاضت سے فایدہ عظیم اور نفع بین ظاہر ہوگا اگر دیر تک زمانہ اس ریاضت کا مقرر ہوگا معتدل اور صحیح آدمیون کے واسطے اسمین اندیشہ ہے ہر ایک آدمی کو موافق اوسکے مزاج کی ایک ریاضت مناسب ہوتی ہے جو ریاضتین نرم مثل گہوارہ وغیرہ کے ہین وہ اون لوگونکو موافق ہین جنہین حمیات نے ضعیف کر دیا ہو اور حرکت سے عاجز کیا ہو یا جو لوگ بوجہ نقاہت کے چلنے پھرنے سے عاجز ہون یا جنکو خربق کے پینے سے ضعف پیدا ہوا ہو اور مثل ان لوگون کے اور اسیطرح جن لوگون کے حجاب مین کوئی مرض ہو اس

ریاضت مین اگر نرمی کیجاے نیند پیدا کرتی اور ریاح کو تحلیل کرتی ہے اور بقایا امراض سر کو نافع ہے جیسے ظلمت اور نسیان اور اگر خوب تیز حرکت پیدا کرتی ہے اور طبیعت غریزی کو اوسکے افعال پر آگاہ کرتی ہے اور جگا دیتی ہے اگر تخت پر بٹھا کر گہوارہ جنبانی کیجاے یہ طریقہ مناسب اوس شخص کی ہے جو شطر الغب اور حمیات مرکب خواہ حمیات بلغمی مین مبتلا ہوا جسے مرض جبن لاحق ہو امیضا ارباب اوجاع نقرس اور بیماران امراض گردہ کہ ان سبکے واسطے ایسی گہوارہ جنبانی سے یہ فائدہ مترتب ہوتا ہے کہ جو مادہ آمادہ دفع ہونے پر ہو اوسکی آمادگی بڑہ جاتی ہے اور نرم مادہ مین نرمی زیادہ پیدا ہوتی ہے اور قوی مین زیادہ تر قوت پیدا ہوتی ہے — اور گوسالہ کی سواری سے بھی کبھی یہ فائدے مترتب ہوتے ہین لیکن اسمین برانگیختہ ہونا مواد کا بہ نسبت گہوارہ جنبانی کے زیادہ ہے کبھی گوسالہ پر اسطرح سوار کرتے ہین کہ منہ سوار کا دم کیطرف ہوتا ہے ایسی ترکیب سے اوس شخص کو فائدہ ہوتا ہے جسکی بصارت مین ضعف ہو یا ظلمت لا بہین گہنار ہوا ور فائدہ اسکا بہت ہے — کشتی اور جہاز ونکی سواری جذام اور استسقا اور سکتہ اور برودت معدہ اور نفخ کو نافع ہے اگر ناؤ کو کنارے کنارے لیجائین اور گرداب مین لیجائین تو ان امراض کے دفع کرنے مین زیادہ مفید ہے اسواسطے کہ ایسے مقام مین ناؤ کے جانے سے کبھی نفس پر خوشی اور کبھی رنج پیدا ہوتا ہے اور اگر ناؤ کی سواری سے متلی پیدا ہو کر رک جاے اور قے نہو امراض معدہ کو نافع ہے اعضا غذا کی ریاضت تابع ریاضت بدن کی ہے بصارت کی ریاضت باریک چیز دیکھنے سے ہوتی ہے اور روشن چیزین رفتہ رفتہ دیکھنے سے بصارت بڑہتی ہے — سماعت خفیف آوازون کے سننے سے ریاض ہوتی ہے او رتساؤ نادر بڑی بڑی آوازون کے سننے سے بھی سماعت کو فائدہ ہوتا ہے ہر عضو کی ریاضت خاص کو ہم بیان حفظ صحت ہر عضو مین ذکر کرینگے جسوقت امراض جزوی ہر اعضا کے لکھین گے واجب ہے کہ ریاضت کرنے والا اپنے بدن کے اعضای ضعیف تک ریاضت کی گرمی پہونچنے نہ دے مگر بسبیل تبعیت کے مثلاً جسے مرض دوالی ہو واجب ہے کہ جو ریاضت وہ شخص کرے اوسمین دونو پانون کے ہلانے کی ضرورت نہو بلکہ پانون کی حرکت اوسکی ریاضت مین کمتر ہو اور اوپر کے اعضا مثل گردن اور سر اور ہاتہ وغیرہ کی ریاضت سے جو گرمی تمام جسم مین پیدا ہو وہی گرمی پانون تک پہونچنی بہتر ہے — ضعیف بدن کی ریاضت ضعیف ہونی چاہیے اور قوی کی قوی یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ہر ایک عضو کے واسطے بجاے خود ایک ریاضت خاص ہے جیسے آنکھ کو باریک چیز دیکھنے مین او رحلق کو آواز بلند کرنے مین بشرطیکہ یہ دونو باتین بتدریج واقع ہون اور دانت اور کان کے واسطے بھی مخصوص ریاضتین ہین جنکا ذکر ہر ایک کے باب خاص بروقت ذکر امراض ہر عضو کے آئیگا

فصل تیسری بیان مین ابتدای وقت ریاضت اور انتہای وقت ریاضت کے

ریاضت کے شروع کرنے کا یہ وقت ہے کہ بدن فضول سے پاک ہو اور گردا حشاء اور عروق کے کیموسات خام اور ردی ایسی موجود نہون جنہین تمام بدن مین منتشر کردے — رات کی غذا کا ہضم معدے اور جگر اور رگون مین ہو چکا ہو اور صبح کی غذا کا وقت آچکا ہو تو ہنوز ہضم کی حاصل ہونے پر نضج بول کا قوام اور لون مین دلالت کرتا ہے اسلیے کہ یہ نضج اول وقت انہضام مین پیدا ہوتا ہے اور جب غذا کو ہضم ہو جانے مین زمانہ زیادہ گذر جاتا ہے اور قوت غریزی ایک مدت تک غذا کے تصرف سے خالی رہتی ہے بول مین ناریت پیدا ہو جاتی ہے اور زردی کی حد سے رنگت بول کی بڑہ جاتی ہے یعنے تبنی رنگ جو طبعی ہے باقی نہین رہتا ہے اسوقت ریاضت بھی مضر ہے اسلیے کہ قوت مین ضعف پیدا کرتی ہے اسیواسطے کہتے ہین کہ مقتضای حال اگر ریاضت شدید کی خواہش کرے مناسب یہی ہے کہ اوسوقت معدہ بالکل خالی نہو بلکہ اوسمین تھوڑی سی غذا موجود ہو — جاڑونمین غلیظ اور گرمیونمین لطیف پھر اگر کوئی شخص شکم سیر ہو کر ریاضت کرے یہ بات بہتر ہے اوس سے کہ بھوکھا ریاضت کرے — اور گرم یا تر کیفیت کی ریاضت بہتر ہے اس سے کہ بدن سرد یا خشک ہو — بہترین اوقات ریاضت

سے کہ یہی ہین جب بدن حالت اعتدال پر ہو گرمی اور سردی مین اکثر گرم یا خشک مزاج کو ریاضت مبتلائے امراض کر دیتی ہے جب
شخص ترک ریاضت کرتا ہے صحت پاتا ہے ۔ جو شخص ریاضت کرے اوسپر واجب ہے کہ پہلے فضلہ کو امعاء اور مثانہ سے بطریق بول و براز
کے دفع کرے اوسکے بعد ریاضت مین مصروف ہو اور بدن کی مالش پہلے واسطے آمادگی اور استعداد کے اسقدر کرے کہ حرارت غریزی
مین انتعاش یعنے ہوشیاری پیدا کرے اور مسامات کھولدے مالش بدن کی سخت چیز سے کرنی چاہیے اوسکے بعد روغن شیرین ملکر آہستہ آہستہ
اسقدر مالش کرے کہ اوس عضو مین تھوڑی سی تنگی پیدا ہو نہ اینکہ زیادہ گھٹ جاے اور مالش بہت سے ہاتھون کی جنکے اوضاع مختلف
طور پر بدن سے ملاقی ہون کرانی چاہیے تاکہ جمیع پارہ ہای عضل کو اثر مالش کا پہونچے بعد اوسکے ریاضت شروع کرے ۔ فصل ربیع مین عمدہ
وقت ریاضت کا قریب دوپہر کے مکان معتدل مین ہے ۔ اور فصل خریف مین جسوقت سردی اور گرمی کا اعتدال ہو اوسوقت ریاضت
کرنی چاہیے ۔ گرمیون مین دوپہر سے پیشتر اور جاڑون مین قاعدہ کے موافق تو یہ تھا کہ ریاضت مین تاخیر شام تک کیجاے لیکن اور چیزین اس
تاخیر کو منع کرتی ہین اسلیے واجب ہے کہ مکان مین نہیں پردے چھوڑکر اور انگیٹھی وغیرہ مین آگ روشن کرکے ہوا معتدل کیجائے اور اوسکے
بعد استعمال ریاضت کا ایسے وقت ہو ہضم غذا اور دفع فضول وغیرہ بھی اوسوقت ہوچکا ہو کیا جاے ۔ مقدار مین ریاضت کی تین باتون
کی رعایت واجب ہے پہلے بدن کا رنگ جب تک خوب رہے اور سرخی بڑھتی جاے اوسوقت تک ریاضت کا وقت باقی ہے دوسرے
حرکات جب تک سبک رہین وہان تک وقت ریاضت کا باقی ہے تیسرے اعضا کے پھولنے مین جب تک زیادتی ہوا کرے اوسوقت
تک وقت ریاضت باقی ہے لیکن جب ان حالات مین کمی آجاے اور پسینا بخارات کا جو رستا تھا بہنے لگے اوسوقت ریاضت کا قطع کرنا واجب
ہے ریاضت کو قطع کرکے ایسا تیل لگانا چاہیے جس کی جہت سے پسینا نکلے خصوصاً اگر سانس روک کر ریاضت کی ہو
جب کوئی شخص ایک دن پوری ریاضت اپنے شروط پر کرلیتا ہے اوسکے دوسرے دن اوس شخص کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اوس
ریاضت کے بعد کسقدر غذا ہضم کرنیکی طاقت بہم پہونچی ہے پس چاہیے کہ دوسرے دن اپنی غذائے معمولی اور ریاضت سابقہ مین
کچھ تغیر اور تبدیل نکرے بلکہ ریاضت اور غذا بمقدار روز اول کے دوسرے دن باقی رکھے **فصل چوتھی دلک یعنے مالش**
کے بیان مین جو مالش سخت ہوتی ہے اوس سے استواری پیدا ہوتی ہے اور نرم مالش سے بدن ڈھیلا ہوجاتا ہے ۔ بکثرت
مالش کرنے سے بدن لاغر ہوجاتا ہے ۔ معتدل مالش تینون کیفیتونمین بدن مین فربہی اور توانائی پیدا کرتی ہے ۔ ترکیب عقلی سے
اس مقام پر اقسام دلک کی نو ہوتے ہین نو قسم کے آثار بھی پیدا ہونگے ایضاً مالش کبھی بخشونت یعنے کھرکرے سے جو کیجاتی ہے خون کو
ظاہر بدن مین بہت جلد کھینچ لاتی ہے اور چکنی مالش ہتھیلی خواہ نرم کپڑے سے خون کو ظاہر بدن تک نکلنے سے منع کرتی ہے اور عضو مدلوک یعنے جس عضو کی
مالش کی گئی ہے اوسمین بند کردیتا ہے ۔ مالش سے غرض یہ ہے جو بدن متخلخل اور ڈھیلا ہے اوسمین تکثیف اور بستگی پیدا ہوجاے اور نرم بدن مین سختی
اور کثیف بدن مین تخلخل اور سخت بدن مین نرمی ۔ اور جو مالش بغرض استعداد کیجاتی ہے وہ ریاضت سے پہلے ہوتی ہے اوس مالش کو نرمی سے
شروع کرتے ہین پھر ریاضت کرنیکا وقت قریب آتا ہے مالش مین شدت کیجاتی ہے پھر ایک مالش بغرض استرداد ہوتی ہے اسکا وقت بعد
ریاضت کے ہے اور اوسکو مسکن بھی کہتے ہین اس مالش سے غرض یہ ہے کہ جو فضول عضل مین محتبس ہورہی ہین اور بذریعہ ریاضت کے اونکا استفراغ
نہین ہوا ہے اونکی تحلیل ہوجاے ۔ اور اس ریاضت کے بعد دلک سے جب یہ حالت بہم پہونچے کہ رونگٹے کھڑے ہوجائین پس ماندگی نہین پیدا ہوتی ۔
واجب ہے کہ یہ دلک تنک اور نازک اور معتدل ہو بہتر یہی ہے کہ تیل کی مالش کرین اور اس مالش کو درشتی اور سختی اور خشونت پر ختم کرین یعنے

جسوقت تک اعضا مین نرمی پیدا نہو یا جبتک سختی اعضا کی بوجہ اس مالش کے زائل ہوکر بالکل سختی اور درشتی نہو جائے اوسیوقت تک اس مالش کو استعمال کرنا چاہیے ورنہ اعضا مین سختی پیدا ہوجائیگی ۔ لڑکون مین یہ مالش نشو ونما سے مانع ہوتی ہے ۔ اور بالغین مین اوسکی مضرت کمتر ہے اگر بطور خطا یہ مالش مائل بصلابت ہوبہ نسبت اسکے کہ بطور خطا مائل بنرمی ہو اسواسطے کہ تحلیل شدید کی تلافی باسانی ہوسکتی ہے بہ نسبت اوس فساد کے جسکی آمادگی بدن کو بذریعہ دلک نرم کے ہوتی ہے علاوہ یہ ہے کہ دلک سخت اور بختونت اگر بفراط ہو اعضا نحیف و نسیجان اور صبیان مین نشو ونما کا مانع ہوتا ہے عنقریب اسکا بیان اور بقیہ شرائط بعد بیان وقت ذکر کیا جائیگا ابھی تو ہم دلک استرداد کے بیان سے فارغ نہین ہوئے ہین ۔ دلک استرداد حقیقت مین گویا آخری جزو ریاضت کا ہے اور اسکا سبب یہ ہے کہ اسکی ابتدا روغن سے بقوت کیجائے بعد اوسکے اعضا ملتے ملتے جھکائے جائین اور حالت سختی مین ختم نکیا جائے اور متعدد ہاتھون سے یہ مالش کیجائے جسکے بیان کی مالش ہو رہی ہے اعضا کو بعد مالش کے تانے اور دراز کرے تاکہ فضول اوس سے نکل جائین بعد اوسکے ایک تنا یعنی نہایت لپیٹکر اطراف پر اعضا کے پھیلا جائے اور ہر وقت پھیرنے کے جہانتک ممکن ہو سانس رو کے رہے خصوصاً عضل بطن کو ڈھیلا کرکے اور عضل سینہ کو کھینچکر او تان لے اگر یہ بات آسان ہو اور آخر مین عضل بطن کو بھی کھینچ لے تھوڑا سا تاکہ نیچے اتر دلک استرداد کا احتیاط درمیان زمانہ ان افعال کے یعنی جب تک سانس روکے ہے اور عضل بطن تانے ہے سمٹے اور چت لیٹے اور دونون پانون اپنے مالش کرنے والے کے ہاتھون پر رکھے ۔ جو لوگ کہ مشاق ہین تمام زمانہ ریاضت مین سانس روکا کرتے ہین ۔ اور بیشتر وہ لوگ دلک استرداد کا استعمال اثنائے ریاضت مین کرتے ہین اس ریاضت کو قطع کرکے بعد دلک استرداد کے پھر ریاضت شروع کرتے ہین اگر ریاضت کا بڑھانا اونہین منظور ہوتا ہے ۔ بکثرت مالش کی حاجت اوس شخص کو نہین ہے دلک استرداد مین جسے اپنے بدن مین کوئی حالت زبون اور خراب بنائی جاے اور نہ اوسکا ارادہ بعد دلک کے ریاضت کرنیکا ہو بلکہ اگر کسی طرح کی ماندگی پائے بہ نرمی تیل کی مالش اوس طور پر کرائے جسطرح ہم آگے بیان کرینگے اور اگر کسی طرح کا تعب ہو اور سکا باعث ہو تو چاہیے اعضا کی مالش مین زیادہ اہتمام کیا جائے تاکہ تمام اعضا مین یہ بات پیدا ہوجائے کبھی مالش اور دبانا بشدت بروقت نوم کے مفید ہوتا ہے بدن مین خشکی پیدا کرکے رطوبت کو مفاصل کی طرف روان ہوکر آنے سے منع کرتا ہے

فصل پانچوین بیان مین استحمام اور حمام کے

فصل سابق مین جس شخص کے واسطے ریاضت کے احکام مذکور ہوے اوسکو حاجت استحمام محلل یعنی ایسے قسم کا نہانا حمام وغیرہ مین جس سے تحلیل فضول کی حاصل ہو نہین ہے اسلیے اوسکا بدن فضول سے پاک ہے ۔ حمام کی حاجت اس غرض سے ہوتی ہے کہ بدن کو فائدہ حرارت لطیف کا حاصل ہو اور ترطیب معتدل کا فائدہ ہو اسی جہت سے واجب ہے کہ یہ لوگ جنکا اوپر ذکر ہوچکا ہے بہت دیر تک حمام مین نہ ٹھہرین بلکہ آبزن کا استعمال اتنا کرین کہ اونکی جلد سرخ ہوکر پھول جائے اور جب تحلل شروع ہو یعنی جلد سمٹنے لگے ترک کردین ۔ ہوا مین نداوت یعنی تری اسطرح پیدا ہوتی ہے کہ آب شیرین گرد انکے گرایا جائے چاہیے یہ لوگ جھٹ پٹ نہاکر حمام سے باہر نکل آئین ۔ ریاضت یافتہ کو چاہیے کہ بہت جلد حمام مین داخل نہو تا آنکہ استراحت بدرجہ تمام اوسکو حاصل ہو ۔ حمام کے حالات اور شرائط خوبی اور عمدگی کا دیگر مقامات مین بخوبی بیان ہوئے ہین اس مقام کے مناسب اسیقدر ہے کہ حمام کے نہانے والون کو چاہیے کہ درجہ بدرجہ حمام کے مکانات مین داخل ہوون اور آخر کا درجہ جو بہت گرم ہوتا ہے اوسمین اسقدر ٹھہرین جبتک کرب اور اذیت پیدا نہو تاکہ بوجہ تحلل فضول کے راحت حاصل ہو اور بدن کو آمادگی قبول غذا کی پیدا ہو اور ضعف کے پیدا ہونے سے احتراز کرین اور اسبات سے کہ عفونت شدید اور قوی تر بہ نسبت حمیات کے پیدا نہو جائین ۔ جس شخص کو اپنے بدن کی فربہی مطلوب ہو چاہیے حمام مین بعد کھانا کھانے کے داخل ہو اگر سدے پڑنیکے خوف سے مامون ہو پھر اگر احتیاط کرے اور گرم مزاج ہو سکنجبین کا استعمال کرے تاکہ سدے پڑنے سے منع کرے اور اگر سرد مزاج

معجون فوذنجی اور اطریفل کا استعمال کرے - اور جسکی خواہش تحلیل اور دُبلے ہونے کی ہو چاہیے کہ بوقت گرسنگی کے استعمال حمام کا کرے اور دیر تک حمام مین بیٹھے - اور جو شخص فقط حفظ صحت کا قصد کرے حمام مین نہار مونہہ بعد ہضم غذا کے معدے اور کبد مین داخل ہو اور اگر نہار مونہہ حمام مین جانے سے خوف غلبۂ صفرا کا ہو قبل دخول حمام کے کوئی لطیف شے تھوڑی سی کھالے - گرم مزاج اور صفراوی بدن اس تدبیر سے داخل حمام مین نہین ہو سکتا اور بالخصوص اخیر کا درجہ جو نہایت گرم ہے اوسمین داخل ہونا ایسے شخص کا حرام ہے بہت اچھا نشتا ان لوگون کے واسطے یہ ہے کہ آب فواکہ خواہ گلاب مین روٹی بھگو کر کھائین بعد حمام سے نکلنے کے سرد چیز کے پینے سے پرہیز کرنا چاہیے - حمام کے اندر بھی سرد چیز پینے سے بچنا ہے اسلیے کہ اوسوقت مسامات تمام بدن کے کھلے ہوئے ہوتے ہین فوراً اثر برودت ظاہری کا اعضای رئیسہ تک پہونچکر اونکی قوتون کو فاسد کرے گا - اسی طرح جو شے بہت گرم ہو اوسکا بھی استعمال ایسے وقت پر ناجائز ہے اس خوف سے کہ بہت جلد اعضای رئیسہ تک نافذ ہو کر سل یا دق پیدا کرتی ہے - اسیطرح واجب ہے کہ یکایک بیدرنگ حمام کے باہر نکلے اور نہ بعد حمام سے نکلنے کے سر کھولے اور نہ بدن کہ سردی پہونچ جائے بلکہ واجب ہے کہ فصل شتا مین اگر حمام سے نکلے روئی دار وغیرہ کپڑے پہنے خواہ اونی لباس مین بدنکو چھپائے - جو شخص تپ مین گرفتار ہو تو جس وقت تپ اوترے حمام کرنے سے پرہیز واجب ہے - ایسے ہی جنکو تفرق اتصال یا ورم عارض ہو - اوپر بیان ہو چکا کہ حمام سے تسخین اور تبرید اور ترطیب اور خشکی حاصل ہوتی ہے نافع بھی ہے اور مضر بھی - منافع حمام کے نیند پیدا کرنا مسامات کھولدینا - جلا یعنے چرک کا دفع کرنا - تحلیل فضول تمام مادہ کا نضج دینا - غذا کو ظاہر بدن کی طرف جاذب کرنا - حمام تحلیل مین اوسی چیز کی اعانت کرتا ہے جسکے تحلل ہونے کا قصد ہو اور جس فضلہ کے دفع کا ارادہ ہو اوسے سہل کرتا ہے - ماندگی کو دور کرتا ہے - حمام سے لتنے ضرر ہوتے ہین اگر افراط ہو ضعف قلب پیدا کرتا ہے اور غشی اور متلی بھی افراط حمام سے پیدا ہوتی ہے ٹھہرے ہوے مادہ کی تحلیل ہو جاتی ہے اور مادہ تعفونت ہو جاتا ہے اور اوس مادہ کو تحلل جانے اور اعضای ضعیف پر گرنے کو آمادہ کرتا ہے بانیوجہ اعضای ظاہری اور باطنی مین اورام پیدا ہوتے ہین

مختصر بیان سرد پانی سے نہانیکا سرد پانی سے نہانا اوسی شخص کو مناسب ہے کہ جسکی تدبیر ہر قسم کی درجہ نہایت پر پہونچ چکی ہو سن بھی اوسکا اعلی درجہ مین ہو اور قوت بھی اوسکی بدرجہ غایت ہو - سحنہ بدن کمال خوبی پر فصل موافق مزاج بدن کے تخمہ نہو اور قے بھی نہ ہوتی ہو اور نہ اسہال ہوا ہو نہ مرض ہیضہ مین مبتلا ہو - اور نہ اوسکے بدن مین نوازل کی شکایت ہو نہ لڑکا ہو نہ بڈھا - ایسے وقت مین کہ بدن مین اوسکے پھرتی اور چالاکی ہو کبھی سرد پانی سے غسل بعد نہانے کے گرم پانی سے کیا جاتا ہے - جلد بدن کی تقویت کے واسطے اور حرارت کو اندر بدن کے بند کرنیکی غرض سے اگر اسی غرض سے نہانا منظور ہو چاہیے کہ پانی مین بشدت برودت نہو بلکہ باعتدال برودت ہونی چاہیے اور کبھی استعمال غسل کا بعد ریاضت کے بھی آب سرد سے ہوتا ہے چاہیے کہ قبل اسکے مالش سخت کیجائے اگر تیل کی مالش کرین بر طبق عادات کے زیادہ ہمنی مناسب نہین - اور ریاضت بعد دلک اور مالش روغن کی معتدل ہونی چاہیے اور بہ نسبت دلک معتاد کے تھوڑی ہو - اور بعد ریاضت کے آب سرد سے نہانا اسطرح چاہیے کہ دفعتہً کل اعضا مین پانی پہونچ جاے اوسکے بعد تھوڑی دیر بھیگے بدن سے ٹھہرنا چاہیے جبتک نشاط باقی رہے اور تحمل ہو سکے اور قبل پیدا ہونے پھریری کے پھر جب یہ شخص نہانے سے فارغ ہو جیسا ہم بیان کرتے ہین اوسکی غذا مین زیادتی اور شراب مین کمی کرنی چاہیے اور اسکا خیال کرنا چاہیے کہ کتنی دیر مین بدن کا رنگ بحال خود عود کرتا ہے اور گرمی بدستور آجاتی ہے اگر جلدی بدن مین گرمی آجاے اور رنگ بدن کا بدستور ہو جاے معلوم ہوگا کہ ٹھہرنا آب سرد مین بقدر معتدل اور مناسب تھا اور اگر دیر مین یہ کیفیت پیدا ہو جاننا چاہیے کہ مقدار مناسب سے زیادہ غسل کیا گیا دوسرے دن اوسی حساب سے کمی کرنا چاہیے اور ہمیشہ بعد

انش کے اور رنگ اور حرارت سے کلفت آسانی کہ وہ بدو آب سرد مین داخل ہوتے ہین۔ جس شخص کا ارادہ اسکے استعمال کا ہو چاہیے کہ بتدریج اسکی ابتدا کرے پہلے پہل جو دن گرمیون مین سب سے زیادہ گرم ہو اوسکی ٹھیک دوپہر مین اسکا استعمال کرے مگر خیال رہے کہ اوس دن ہوا نہ چلتی ہو اور بعد جماع اور قبل ہضم طعام اور بعد قے یا کسی دوسرے استفراغ کے اور بعد ہیضہ کے ایضاً بعد بیداری مفرط کے استعمال جائز نہین ہے اور یہی برودت ضعیف ہو بدن یا معدہ اور بعد ریاضت مناسب نہین ہے مگر اوس شخص کو جو نہایت قوی ہو وہ البتہ آب سرد سے غسل کرے موجب بیان بالا کے کریگا۔ آب سرد سے نہانا جس طرح پر مذکور ہوا حرارت غریزی کو بطرف اندرون جسم کے دفعۃً داخل کرتا ہے اور ضعیف کرتا ہے اور سکے بعد تقویت حار غریزی کے بسبیل استحفاظ اور ظہور کے دونی بہ نسبت ضعف کے کرتا ہے یعنے جسقدر آب سرد کے نہانے سے ضعف پیدا ہوتا ہے اوس سے دوچند قوت پیدا ہوتی ہے

فصل چھٹی بیان مین تدبیر ماکول کے

جو شخص اپنی حفظ صحت کا طالب ہے اوسے واجب ہے اس بات مین کوشش کرے کہ اوسکی غذا کوئی شے غذائے دوائی سے نہو جیسے ترکاری اور فواکہ وغیرہ اسلیے کہ ایسی غذائین جو لطیف ہین خون کو جلا دیتی ہین اور جو غلیظ ہین بلغم پیدا کرکے بدن مین گرانی بڑھاتی ہین بلکہ واجب ہے کہ غذا اپنی گوشت سے مقرر کرے خصوصاً گوشت بکری کا یا گوسالہ یا بچہ گاؤ کا اور روٹی گیہون کی ایسے گیہون جو اور چیزون کی آمیزش سے پاک ہون اور ایسے کھیت کے گیہون ہون جسمین کوئی آفت ارضی اور سماوی نہ پہنچی ہو۔ میٹھی چیز مزاج کے مناسب ہے اور شراب جو خوشبودار اور پاکیزہ ہو اسکے سوا اور کوئی چیز کھانے پینے مین استعمال نکرنی چاہیے مگر بسبیل علاج یا تقدم بالحفظ کے یعنے پہلے سے حفظ صحت کی تدبیر کرنی۔ فواکہ مین جو چیز بہت مشابہ غذا ہے انجیر اور انگور جو خوب پختہ ہوگیا ہو اور چھوہارا ان مقامات مین جو ان چیزون کے کھانے کے عادی ہون اگر ان چیزون کے کھانے سے بدن مین فضول پیدا ہون اون فضول کا استفراغ بہت جلد کرنا چاہیے کھانے کا عام قاعدہ بھی ہے کہ جب خوب بھوک معلوم ہو اوسوقت کھانا چاہیے اور بھوک کو ٹالنا نچاہیے اور تکلیف بھوک کی اوٹھانا بشرطیکہ سچی بھوک ہو اچھا نہین ہے اور مست اور بیہوش لوگون کے ایسی جھوٹی بھوک نہو یا تخمہ والون کی سی بھوک نہو اسلیے کہ بھوک پر صبر کرنا معدے مین اخلاط ردی اور صدید پیدا کرتا ہے۔ جاڑون مین گرم کھانا اور گرمیون مین سرد یا ایسا کھانا جو تھوڑا سا گرم ہو مناسب ہے۔ گرم یا ٹھنڈا ہونا کھانے کا باندازہ تحمل اور گوارا ہونیکے ہے۔ یہ بھی جاننا چاہیے کہ طبیاء بدن کے واسطے شکم سیر ہونے سے بدتر کوئی چیز نہین ہے ایسا آدمی شکم سیر اگر ہمیشہ رہے آخر کار بروقت قحط سالی کے جوع کلبی پیدا ہوتی ہے۔ اور دبلے آدمی کا بھوکھا رہنا اسی طرح برا ہے مگر اسکی برائی زیادہ ہے۔ ہمنے ایک جماعت کثیر ایسی دیکھی ہے کہ قحط سالی مین کھانیکی اونپر تنگی ہوئی پھر جب قحط برطرف ہوا اور کھانا بفراغت اونہین میسر ہوا بدن اونکے اخلاط سے بھر گئے اور مر گئے علاوہ بران پرخوری اور بشدت امتلاے معدہ کے ہر وقت مین قاتل ہے کھانے سے ہو یا شراب سے پس بہت سے آدمیون کو دیکھا ہے کہ بوجہ امتلاے معدہ خناق مین مبتلا ہوے اور مر گئے اگر براہ خطا کوئی غذای دوائی سے مستعمل ہو اوسکے ہضم اور پختہ کرنے کی تدبیر کرنی چاہیے اور جس سوء مزاج کے واقع ہونے کی امید ہے اوسکا دفع باستعمال ضد اوس چیز کے بعد استعمال غذاے مذکور کے کرنا چاہیے تاکہ غذاے دوائی کا ہضم ہوجائے۔ مثلاً غذاے دوائی اگر سرد ہو جیسے ککڑی اور کدو اوسکے تعدیل گرم چیز سے جیسے لہسن اور گندنا وغیرہ سے کرنی چاہیے اور اگر غذاے دوائی گرم ہو سرد چیز سے اونکے تعدیل کرنی چاہیے جیسے ککڑی اور بقلۃ الحمقا یعنے خرفہ سے اگر غذای دوائی ایسی ہو کہ اوسکے استعمال سے سدے پڑنے کا خوف ہے بعد اوسکے ایسی چیز کا استعمال کرنا چاہیے جو مفتح سدہ کی ہے اوسکا اخراج کر دے اور بعد اخراج سدے کے کچھ دیر بھوکھا رکھنا چاہیے کہ اوسی زمانہ مین کوئی چیز نکھائے۔ جو شخص آرزومند اپنی صحت کا یقیناً ہو چاہیے کہ بے اشتہاے صادق کے کچھ نکھائے اور جبتک اوسکا

معدہ اور اوپر کی آنتین غذای اول سے خالی نہوجائین اسلیے کہ بہت مضر ہوال بدن یہی ہے کہ ایک غذا پر دوسری غذا داخل کرین کہ ابھی پہلی غذا پختہ اور
ہضم نہوچکی ہو۔ اسیطرح کوئی چیز مضر تجربہ سے زیادہ نہین ہے خصوصاً جو تخمہ غذای ردی سے پیدا ہو اسلیے کہ تخمہ جو غذای غلیظ سے پیدا ہوتا ہے وجع مفاصل
اور درد گردہ اور ربو اور نقرس اور خرابی طحال اور جگر کی اور امراض سوداوی پیدا کرتا ہے اور اگر تخمہ غذای لطیف سے پیدا ہو حمیات حادہ خبیثہ اور اورام
گرم ردی پیدا ہوتے ہین۔ کبھی بنظر ضرورت کے ایک طعام دوسرے طعام خواہ ایسی چیز جو ساتھ طعام کے ہو داخل کرنے کی حاجت ہوتی ہے جیسے
کوئی شخص تیز غذا خواہ شور کا استعمال کرے اور اسکے پیچھے بعد اتنے زمانہ کے کہ ابھی پہلی غذا کا ہضم کامل نہوا ہو غذای مرطب تیز بھی کھالیتا ہے اس
تدبیر سے پہلی غذا کا کیموس درست ہوجاتا ہے ایسے شخص کو یہی تدبیر کافی ہوتی ہے اور اوسکو ریاضت کی کچھ حاجت نہین ہوتی ہے بخلاف اسکے حال
اوس شخص کا ہے جو بعد غذای سریع الہضم اور تیز کے غذاے غلیظ کا استعمال کرے۔ خفیف حرکت کرنا کھانے کے بعد غذا کو معدے مین ٹھہرا دیتا ہے
خصوصاً جس شخص کا ارادہ یہ ہو کہ بعد کھانے کے سو رہے۔ جو اعراض نفسانی یا حرکات بدنی کہ اونسے گرانباری پیدا ہو ہضم غذا کو منع کرتے ہین تو اب یہ چاہیے
کہ جاڑے مین ایسی غذا جسمین غذائیت کم ہے نکھائی جائے جیسے ترکاری بلکہ وہی غذا اس فصل مین کھانی چاہیے جسمین غذائیت زیادہ ہو وہ غذا
خوب سی موٹی چاہیے اور ایسی غذا کہ اوسکا اکثر حصہ بدن مین زیادہ ہو یعنے بدن مین خوب چسپیدہ ہو۔ اور گرمیون مین غذا اوسکے برخلاف
چاہیے اوسکے بعد واجب ہے کہ دونون قسم کی غذا سے بالکل معدے کو ممتلی نکرے کہ اوس سے زیادہ کی جگہ باقی نرہے بلکہ کھانے سے اوسوقت
ہاتھ کھینچنا چاہیے کہ ابھی تھوڑی سی بھوک باقی ہو۔ تھوڑی سی بھوک بعد کھانے کے باقی رہنا مقتضای جوع سے ہے بعد ایک گھنٹہ کے جاتی رہتی
ہے۔ یہ بھی ضرور ہے کہ غذا مین عادت کا لحاظ رہے اسواسطے کہ بدتر خورش یہ ہے جس سے معدہ بھاری ہوجائے اور بدتر شراب وہ ہے
کہ جسکی مقدار اعتدال سے بڑھ کر معدے مین طغیان پیدا کرے اگر ایک دن کھانے پینے مین زیادتی ہو دوسرے دن بھوکھا رہنا چاہیے اور
ایسے مکان مین سونا چاہیے جسمین گرمی اور سردی نہو اگر نیند نہ آئے آہستہ آہستہ ٹہلے اور ہمین ٹہلتے ٹہلتے ٹھہر نجائے بعد نہ استراحت کرے
تھوڑی سی شراب خالص پیے روفس حکیم کا قول ہے کہ مین ایسے چلنے اور ٹہلنے کو پسند کرتا ہون خصوصاً بعد اوس غذا کے
جو صبح کو کھائی جاے کہ ایسی غذا حرکت اچھی طرح سب مقامات عشا نامی رگ کو ہضم غذا پر آمادہ کرتی ہے۔ واجب ہے کہ کھانے کے بعد
تھوڑی دیر داہنی کروٹ لیٹکر اوسکے بعد بائین کروٹ لیٹکر سونے بعد اوسکے داہنی کروٹ لے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ چادر اوڑھ لینا اور
تکیہ سرہانے رکھکے زمین سے بلند سونا ہضم پر معین ہے۔ حاصل یہ ہے کہ وضع اعضا کی نیچے کی طرف جھکی ہوئی ہو یعنے سرہانا اونچا اور پائتی
نیچی ہو۔ مقدار کھانے کی بحسب عادت اور قوت کے مختلف ہے۔ صحیح القوت کی غذا کی مقدار یہ ہے کہ بعد کھانے کے اوسکے جسم پر
گرانی پیدا نہو اور شراسیف مین تمدد عارض ہو نہ پیٹ مین نفخ اور قراقر اور نہ پیٹ بالکل پر ہوجاے اور نہ بعد کھانے کے متلی عارض ہو
اور نہ شہوت کلبی اور نہ سقوط اشتہا اور نہ کندی ذہن اور نہ بیداری اور نہ کھانے کی بو ڈکار مین بعد تھوڑی دیر کے اور جس غذا کا مزا
بعد زمانہ دراز کے ڈکار مین پایا جاے وہ غذا بہت بری ہے۔ کبھی طعام کے معتدل ہونے پر اسطرح پر بھی دلالت ہوتی ہے کہ بعد کھانے
کے نبض عظیم اور نفس صغیر نہوجاے اسلیے کہ اکثر بجہت مزاحمت معدے کے واسطے حجاب کے نفس مین تنگی ہوتی ہے پس متواتر ہوجاتا
اسی جہت سے قلب کو حاجت ہوا کی زیادہ ہوتی ہے پس نبض عظیم ہوجاتی ہے لیکن اگر قوت ضعیف ہو اوسوقت نبض کا عظیم ہونا کچھ ضرور
نہین ہے جس شخص کو بعد کھانے کے کسی طرح کی گرمی معلوم ہو چاہیے کہ دفعۃً کھانا نکھائے بلکہ تھوڑا تھوڑا کھائے تاکہ بجہت امتلا کے
لرزہ کی کیفیت پیدا نہو اور اوسکے پیچھے گرمی قوی تپ کے مانند عارض نہو جسوقت کھانے مین گرمی ہضم کی پیدا ہو۔ اور جو شخص قدر

ضروری غذا کے ہضم سے عاجز ہو چند اوقات مین تھوڑی تھوڑی غذا اوسکو کھانی چاہیے۔ سوداوی مزاج کا آدمی غذا مرطب کا محتاج زیادہ
ہوتا ہے اور زیادہ گرم غذا نہونی چاہیے۔ اور صفراوی مزاج کی غذا سرد و تر ہونی چاہیے۔ اور جس شخص کے بدن مین خون گرم پیدا ہوتا ہو
اوسکو ایسی غذا چاہیے جسمین تھوڑی سی سردی ہو اور غذائیت اوسمین کم ہو۔ اور جس شخص کے بدن مین خون بلغمی پیدا ہوتا ہو اوسکو
ایسی غذا چاہیے جسمین گرمی اور تلطیف ہو اور غذائیت کم ہو۔ ہر ایک غذا کے واسطے ایک ترتیب خاص ہے کہ اوسکی مراعات حافظ صحت
کو واجب ہے کہ رقیق سریع الہضم غذا کو بعد قوی اور سخت غذا کے نکھائین اسلیے کہ سریع الہضم قوی غذا سے پیشتر ہضم ہوکر اوسپر ترقی کریگی
اور اوسکو راہ نفوذ کی نملیگی پس متعفن ہوکر خود بھی فاسد ہو جائیگی اور جو چیز اس سے ملی ہوئی ہے اوسکو بھی فاسد کر دیگی البتہ ایک خاص امر یہ
ایسی غذا کا استعمال بعد بطی الہضم غذا کے ہو سکتا ہے جو ہم آگے لکھتے ہین۔ ایضاً ایسا کہانا چکنا سریع الہضم نکھانا چاہیے کہ اوسکے بعد بہت جلد
قوے اور سخت کھانا کھایا جاے اسلیے کہ بوجہ اسکے دہنیت کی یہ تو امعا تک ہضم ہو کر اوترا میگا اور سخت او بطی الہضم کھانا قبل ہضم جید کے
بوجہ دہنیت کہ اوسکے ساتھ اوتر آئیگا اور باعث فساد کے ہوگا۔ مچھلی وغیرہ بعد ریاضت کے جس سے تعب پیدا ہو نکھانی چاہیے کہ وہ فاسد
ہو جاتی ہے اور اخلاط کو فاسد کر دیتی ہے۔ بعض لوگ ایسے ہین کہ اونکو قابض چیز کا استعمال قبل طعام کے جائز ہے جیسے وہ شخص کہ اوسکے
معدے مین رخاوت یعنی ڈھیلا پن ہو ایسا کہ اوسکے معدے سے طعام بہت جلد اوتر جاتا ہو اور بقدر زمانہ ہضم ہونے کے نہ ٹھہرتا ہو۔ یہ بھی
واجب ہے کہ ہمیشہ معدے کا حال اور اوسکے مزاج مین تامل صحیح کیا جاے۔ بعض آدمی ایسے ہوتے ہین کہ اونکے معدے مین غذا ای لطیف
سریع الہضم فاسد ہو جاتی ہے اور قوی غذا بطی الہضم اچھی طرحسے ہضم ہو جاتی ہے یہ وہی شخص ہے جسکا معدہ آتشی مزاج ہے یعنے گرم
ہے اور بعض آدمیونکا حال اسکے برعکس ہے یعنے بطی الہضم غذا اوسکے معدے مین فاسد ہوتی ہے اور سریع الہضم بخوبی ہضم ہو جاتی ہے
ہر ایک کی تدبیر موافق اوسکی عادت کے کرنی چاہیے۔ شہرون کو بھی بہ نسبت غذا کے خصوصیت ہے۔ ہر قسم کے پیشہ اور مزاج کو
جو خصوصیت اقسام غذا سے ہے اگرچہ وہ خارج قیاس سے ہے لیکن اوسکو یاد رکھنا چاہیے اور تجربہ کا حکم قیاس پر غالب جاننا چاہیے
اکثر ایسی غذا جو کسی شخص کی عادت ہوتی ہے اوسمین ایک قسم کا ضرر ہوتا ہے بہ نسبت اوس غذا کے جو عمدہ ہو اور اوسکی عادت نہو
ہر ایک سحنہ اور مزاج صحیح کے واسطے ایک غذا مناسب ہے جو اوسکے مشابہ ہے اگر تبدیل دونون کی منظور ہو یہ بات بالضد حاصل
ہوتی ہے۔ بعض آدمیون کو بعض قسم کی اچھی غذائین مضر ہوتی ہین جو شخص بری غذا کھا کر اوسکو ہضم کرلے چاہیے کہ اپنی قوت
معدے پر نازان نہو کہ عنقریب بعد تھوڑے زمانے کے اوسکے بدن مین ایسے اخلاط ردی پیدا ہونگے جن سے مہلک بیماریان قاتل
عارض ہونگی۔ اکثر وہ شخص جسکے بدن مین اخلاط ردی ہون اچھی غذاون کے کھانے کا محتاج ہوتا ہے خصوصاً اگر بہت ضعف کے
متحمل اسہال کا نہو اور جس شخص کا بدن ڈھیلا ہو اور تحلل باسانی ہوتا ہو واجب ہے کہ اوسکو غذا ای سریع الہضم دیجاے علاوہ یہ ہے
کہ جن بدنون مین تخلخل ہوتا ہے اونکو تحمل غلیظ اور مختلف غذاون کا زیادہ ہوتا ہے اور اندرونی اسباب بدن سے اونکو ضرر کمتر پہنچتا ہے
اور اسباب خارجی سے ضرر اونکو زیادہ پہونچتا ہے۔ اور جس شخص کی بدن مین گوشت زائد ہو اور تناوری اور آسودہ حالی مین ہو چاہیے
کہ فصد کی عادت ڈالے۔ اور اگر مزاج اوسکا مائل بہ برودت ہو جوارشات اور اطریفلات گرم کا اکثر استعمال کرتا ہے اور اون چیزونکا
جنکا خاصہ یہ ہے کہ معدہ اور امعا اور وہ جداول جو قریب ان دونون کے ہین اونکا تنقیہ کرتی ہین۔ بدترین امور یہ امر ہے کہ مختلف
غذا اونکو ساتھ ہی کھائے اور اسکے بعد یہ بھی زیادہ برا ہے کہ کھانا کھانے کی مدت طولانی ہو اسلیے کہ جو شخص کھانا دیر تک کھایا کرتا ہے

وہ غذا جو پہلے کھائی ہے قریب ہضم کے جب ہوتی ہے اوسوقت پچھلی غذا اوس سنے جا کر ملتی ہے اس سے یہ خرابی پیدا ہوتی ہے کہ ہضم
مین اجزا غذا کی یکسان باقی نہین رہتی۔ ایک یہ بھی ضروری بات قابل جاننے کے ہے کہ غذا وہی بہت اچھی ہے جو زیادہ لذیذ ہو اسلیے
کہ معدہ اوسکو زیادہ قبول کرتا ہے اور قوت اوسکو بخوبی جاذب کرتی ہے بشرطیکہ وہ غذای لذیذ جوہر مین اچھی ہو اور کل اعضای رئیسہ صحیح
وسالم ہون یہ شرط کا ہے کہ اگر مزاج اعضای رئیسہ کے مناسب اوس غذا کی صحیح نہون یا وہ غذای رئیسہ کے مزاجون کی مخالف ہو
او جگہ مخالف معدہ کے ہو زائد مخالفت طبعی سے اسکی طرف التفات نکیا جائے گا۔ منجملہ مضار طعام لذیذ کے یہ مضرت ہے کہ اوسکو بکثرت
کھا سکتے ہین۔ پیٹ بھر کھانے کی ترکیب مناسب یہ ہے کہ ایکدن ایک ہی مرتبہ اور دوسرے دن دو مرتبہ صبح و شام کھائے اور
اسمین رعایت کی بہت ضرور ہے پس جس شخص کو دو مرتبہ کھانے کی عادت ہو اگر ایک وقت کھائے گا ضعیف ہو جائیگا اور قوت مین
سستی آجائیگی بلکہ واجب ہے کہ اگر ضعف ہضم اوسکو عارض ہو کھانا موجب عادت کے دو ہی مرتبہ کھائے مگر کم کم۔ اور جس شخص کی
عادت ایک وقت کھانیکی ہو جیسے روزہ دار اور وہ دو وقت کھانا اختیار کرے ضعف اور کسل اور استرخاء اوسکو عارض ہوگا۔ اور دونون
وقت کا کھانے والا بھی اگر دن کے کھانے پر اکتفا کرے ضعیف ہو جائیگا اور رات پر اکتفا کریگا کھانا بخوبی ہضم نہوگا اور بلغمی ڈکار اور
خبث النفس اور متلی اور تلخی دہن اور نرمی شکم پیدا ہوگی اسلیے کہ وہ اپنے معدے پر ایسی چیز وارد کرتا ہے جسکا معدہ خوگر نہین ہے اور وہ
چیز عارض ہوگی جسکی برائی ظاہر ہے خلاصہ یہ ہے کہ اوسکی غذا ہضم نہوگی بجہت اون دلائل اور عوارض کے جو آگے مذکور ہوتے ہین
منجملہ اون عوارض کے اس شخص کو جبن اور بیتابی اور درد فم معدہ کا اور لذع عارض ہونگے اور ایسا معلوم ہوگا کہ اسکی آنتین اور اوجھ
لٹکی ہوئی ہین اور ان اعضا مین بجای خود انقباض اور سمٹنا پیدا ہوتا ہے۔ بول و براز مین اس شخص کے سوزش رہیگی کبھی براز
بوجہ انصباب صفرا کے طرف معدے کے عارض ہوتا ہے یہ کیفیت اون ابدان کی ہے جو صفراوی مزاج ہین اور اکثر یہ کیفیت بوجہ
صفراوی مزاج ہونے معدے کے پیدا ہوتی ہے نہ اینکہ تمام بدن پر صفرا غالب ہو۔ نیند مین ایسے شخص کی فساد ہو جاتا ہے اور اکثر اوقات
کسلمند رہتا ہے۔ جن لوگون کے معدے مین صفرا بکثرت مجتمع ہوتا ہے اونکو حاجت تھوڑی تھوڑی غذا چند مرتبہ کھانے کی ہوتی ہے
اور ایسی غذا اونکو درکار ہے جسمین قوت تغذیہ کی بسرعت ہو اور قبل نہانے خواہ حمام کرنے کے اونکو غذا درکار ہے سوای اسکے اور جو لوگ
ہین اونکو واجب ہے کہ ریاضت اور حمام کرکے کھانا کھائین اور استحمام سے غذا کو مقدم نکرین۔ جس شخص کو حاجت ریاضت سے پہلے
کھانے کی ہو چاہیے کہ تنہا تھوڑی سی روٹی کھائے جسکا ہضم قبل شروع ریاضت کے ہونے لگے اور جس طرح حرکت قبل طعام کے ضرور ہے
کہ ضعیف نکرنی چاہیے اسی طرح بعد طعام کے واجب ہے کہ حرکت نرم کیجائے۔ اور جس شخص کو شہوت فاسد ہو خواہ اوسکی خواہش
تیز کھانے کی طرف ہو اور میٹھے اور چرب کھانے کا سونگھنا چھوڑ دے اور نہ کھائے اوسکی اصلاح شہوت کے واسطے اس سے بہتر کوئی بات
نہین ہے کہ مچھلی کھا کر سکنجبین اور مولی وغیرہ سے قے کرے۔ ضرور ہے کہ کوئی شخص بعد نکلنے حمام کے فوراً مسکہ وغیرہ نکھائے بلکہ صبر کرے
اور تھوڑی دیر سو رہے۔ ایسے آدمیون کے واسطے مناسب یہی ہے کہ دن و رات مین ایک مرتبہ کھائین۔ مناسب نہین ہے
کہ بعد کھانے کے سو رہے حالانکہ غذا ابھی معدے کے اوپر ٹھہری ہوئی ہے اور معدے سے اوتری نہین ہے۔ اسی طرح ضرور ہے
کہ بعد طعام کے سخت حرکت سے پرہیز کرین اسلیے کہ ایسے حرکت سے نفوذ غذا کا قبل ہضم کے ہو جاتا ہے یا غذا معدے سے بغیر ہضم
پھسل جاتی ہے بازدبہ ملنے معدے کے اوسکا مزاج فاسد ہو جاتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد بہت سا پانی اسقدر نہ پینا چاہیے کہ معدے

جرم معدہ اور غذا ایک جدائی پیدا کرے اور غذا کی حرارت کو بجھا دے بلکہ پانی پینے مین بعد غذا کے اتنی انتظار کرنا چاہیے کہ غذا معدے سے اوتر جاوے۔ اسکی شناخت اس طرح پر ہوتی ہے کہ پیٹ کا اوپر کے اعضا سبک ہو جاتے ہین اور اگر پیاس کی وجہ سے بیتابی ہو چاہیے کہ چوس چوس کر تھوڑا سا سرد پانی پئے اور جتنا سرد زیادہ ہوگا تھوڑی مقدار اوسکی پیاس بجھانے مین کافی ہوگی۔ اتنی قلیل مقدار سے قوت معدے کی خوشحال اور مجتمع ہو جاتی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اگر کھانا کھانے کے بعد پانی پیے نہ درمیان اوس مدت کے جس مین کھانا کھاتا ہے بلکہ بعد فارغ ہونے کے اسوقت اسیقدر پانی پینا چاہیے جو طعام کے واسطے نافع ہے۔ سیرابی صبر کرنا اور نیند مین کھانا کھانے کی اون لوگونکو مفید ہے جنکا مزاج سرد و تر ہے۔ اور جنکا مزاج گرم ہے اونکو مضر ہے۔ اسیطرح بھوک پر صبر کرنا بہ نسبت دونون کے۔ گرم مزاج والونکو بھوک پر صبر کرنی سے یہ ضرر پیدا ہوتا ہے کہ صفرا اونکے معدے پر گرتا ہے پھر جب کچھ کھاتے ہین معدے مین فاسد ہو جاتا ہے اونکو خواب اور بیداری مین وہی کیفیت عارض ہوتی ہے جو اوپر بیان ہوئے اوس شخص کی حالت مین جسکے معدے مین غذا فاسد ہو جاتی ہے۔ ایضاً اشتہای طعام بھی انکی فاسد ہو جاتی ہے اسوقت ایسی چیز کا پینا واجب ہے جو اس خرابی سے بچاوے اور طبیعت مین نرمی پیدا کرے اور خود بھی سبک ہو جیسے آلو بخارا یا تھوڑی سی شیر خشت جب اشتہاے طعام بحال خود عود کرے اور پوری ہو جاوے اوسوقت انکو کھانا مناسب ہے۔ علاوہ یہ ہے کہ جنکے مزاج اصلی مرطوب ہین تحلل اونکے بدنمین بہت جلد ہوتا ہے اور اونکو بھوک پر صبر بہ نسبت خشک مزاج والون کے کم ہوتا ہے ہان اگر رطوبت زائد رطوبت اصلی سے انکے اعضا مین بھری ہو اور وہ رطوبت اچھی ہو اور انکے بدن کے موافق ہو اوس رطوبت کو طبیعت انکی بدن کی غذای تام بالفعل کر دے اوسوقت البتہ مرطوب مزاج بھوک پر صبر کر سکتا ہے۔ شراب کا پینا کھانے پر نہایت مضر ہے اسلیے کہ شراب سریع الہضم ہے اور بہت جلد نفوذ کرتی ہے یہ خود ہضم ہو جائیگی اور کھانا ہضم نہوگا اس جہت سے سدے پڑ جائین گے اور عفونت پیدا ہوگی۔ حلاوت کی جہت سے بہت جلد سدے پیدا ہوتے ہین اسلیے کہ طبیعت شیرینی کو قبل ہضم کے جذب کر لیتی ہے اور سدے پڑنے سے اکثر امراض پیدا ہو جاتے ہین منجملہ اونکے استسقا ہے۔ ہوا اور پانی کا غلیظ ہونا خصوصاً گرمیون مین طعام کو فاسد کر دیتا ہے ایسے وقت کھانے کے اوپر پانی ملی ہوئی شراب پینا کچھ مضر نہین ہے خواہ گرم پانی ہو عود اور مصطگی ملی ہوئی ہو پینا چاہیے۔ جس شخص کے احشا گرم اور قوی ہون جسوقت طعام غلیظ کھاتا ہے اکثر کھانے کے بعد ریاح پیدا ہوتی ہین جو معدے مین اور گرد معدے کے تمدد پیدا کرتے ہین اور مرض مراق اسی قسم سے ہے کہ غذا مین دخانیت کی جہت سے ریاح پیدا ہوتی ہین۔ جسکا معدہ خالی ہو اگر کوئی شے لطیف کھائے فوراً معدہ اوسکو قبول کریگا پھر اگر اسکے بعد کوئی غذا غلیظ کھائے معدہ اوس سے متنفر ہوگا اور ہضم نکریگا پس فاسد ہو جائیگی ہان اگر لطیف اور کثیف کے درمیان مین کسیقدر مہلت ہو تو بہتر یہ ہے کہ ایسے وقت خلو معدے مین غذای غلیظ کو مقدم کرے اور تھوڑی تھوڑی کھائے پس معدہ اسوقت مین غذای لطیف سے نفرت نکریگا اگر کوئی شخص کھانے مین افراط کرے اور جو غذا معدے مین پہونچتی ہے اوس کو کوئی حرکت قوی بلاوے یا بوجہ استعمال مشروب کے اوسمین تشویش پیدا ہو جاوے چاہیے کہ فوراً قے کرے اگر قے نہو سکے یا نکرے گرم پانی تھوڑا تھوڑا پیے اسکی جہت سے ابتلای برطرف ہو جائیگی اور غذا منحدر ہوگی اور آنکھ جھپکنے لگے گی چاہیے کہ لیٹ کر سوے جتنی دیر تک چاہے اگر اس تدبیر سے بھی آرام نہو یا میسر نہو تامل کرے اگر طبیعت کو ایسا پائے کہ اس کیفیت کو دفع کر دے گی اوسی پر قناعت کرے اور نہین تو طبیعت کی اعانت ایسی چیز سے کرے جو باسانی روانی شکم پیدا کرے۔ گرم مزاج اطریفل مسہل یا گلقند اور مربہ یعنی پرورده اور سرد مزاج مثل معجون کمونی اور معجون شہریاران اور معجون نمری کا استعمال کرین۔ پینے کی چیزون سے اگر بدنمین امتلا پیدا ہو بہتر ہے بہ نسبت اسکے کہ کھانے کی چیزون سے

بہتر یہ ہے کہ زیادہ کھانے کے بعد تھوڑا الیوا البتہ بقدر تین چنے کے یا نصف درم الیوا اور نصف درم علک الانباط یعنے گوندپستی کی درخت کا ایک دانگ

بورہ ارمنی کا استعمال کرے۔ اور اس سے بھی سکنجبین یہ دوا ہی کہ دو یا تین جنی کے برابر علک البطم اور کبھی اسلئے برابر بورہ ارمنی بھی شریک کرتے ہین

سب سے بہتر یہ ہے کہ تھوڑی سی افتیمون ہمراہ تھوڑی سی شراب کے استعمال کرین اگر انمین سے کوئی چیز میسر نہو تو دیر تک سویا کرے اور ایک دن غذا ترک

کرے پھر جب صبح کو طبیعت سبک ہوجاے گرم پانی سے خواہ حمام مین نہاے اور سینک کرے اور لطیف غذا کا استعمال کرے اگر باوجود ان تدبیرات کے

ہضم ہوا اور ثقل اور تمدد اور کسل باقی رہے جاننا چاہیے کہ فضول غذا کی رگومین بھر رہے ہین اسلیے کہ جو غذاے کثیر با فراط ہو اگرچہ معدہ مین ہضم ہوجاتی

ہے مگر رگون مین کمتر ہضم ہوتی ہے بلکہ رگومین خام باقی رہ کر تمدد پیدا کرتی ہے اور اکثر رگون کو شگافتہ کردیتی ہے اور کسل اور انگڑائی اور جمائی پیدا کرتی

ہے چاہیے کہ علاج انکا ایسی چیزسے کرین جو رگونسے بذریعہ اسہال کے اس فضول کو دفع کرے پھر اگر غذا مین اسقدر افراط نہو کہ یہ اعراض پیدا ہون

بلکہ فقط ایک قسم کی اعیا یعنے ماندگی پیدا ہوجانے چاہیے کہ ایک مدت تک اپنے حال پر ٹھہرا رہے اور کسی قسم کی حرکت بذریعہ علاج کے نکرے بلکہ طبیعت

چھوڑدے بعد اسکے اوس قسم خاص ماندگی کا علاج کرے جس طریق سے ہم آگے بیان کرینگے۔ جس شخص کا سن زیادہ ہوجاے اوسکا معدہ

اوتنی غذا نہ قبول کریگا جو بروقت جوانی کے قبول کرتا تھا بلکہ فضول اسکے غذا مین زیادہ پیدا ہونگے پس چاہیے کہ بمقدار عادت ایام شباب کے

کھاے بلکہ اوس سے کم۔ جو شخص خوگرفتہ تدبیر غلیظ یعنے زیادہ کھانے کا ہو جسوقت تدبیر لطیف کرے اور کم کھاے جتنی غذا کم کی تھی اوتنی ہوا اسکے

بدن مین داخل ہوگی۔ پھر جب یہ شخص دوبارہ تدبیر غلیظ کریگا سدہ اسکے بدن مین پیدا ہونگے۔ گرم غذاؤنکی مضرت کا تدارک سکنجبین سے

ہوتا ہے خصوصاً اگر سکنجبین بزوری ہو اسلیے کہ اقسام سکنجبین مین یہ بہت مفید ہے اگر شکر سے بنائی جاے اور اگر شہد سے بنے سکنجبین سادہ کافی ہے

سرد غذاؤن کی مضرت دفع کرنے کے واسطے بعد غذا کے ماء العسل یا شراب العسل اور معجون کمونی کا استعمال کرتے ہین۔ غلیظ غذا کے بعد

حار مزاج ایسی سکنجبین بزوری کا استعمال کرے جسکے تخم زیادہ ہون اور سرد مزاج معجون فلافلی اور فودنجی کا استعمال کرے۔ لطیف غذا

سے حفظ صحت زیادہ ہوتی ہے اور قوت کی اعانت اور تجلد کی کم اعانت ہوتی ہے۔ اور غذای غلیظ اوسکی ضد ہے۔ جس شخص کو

حاجت سختی اعضای کی بدن مین پیدا کرنیکی ہو اور اوسکی جہت سے ایسی غذاؤن کا محتاج ہو جنکا کیموس قوی ہوتا ہے چاہیے کہ خوب بھوک

کا انتظار کرے اور بعد ایسی بھوک کے اون غذاؤنمین سے بہت زیادہ نہ کھاے تاکہ خوب ہضم ہوجائین۔ ریاضت کرنے والے آدمی اور

جنکو تعب کثیر ہوتا ہے غذاے غلیظ کے زیادہ متحمل ہوتے ہین اور ایسی غذاؤن کی ہضم پر اونکے نوم قوی اور گہری نیند معین ہوتی ہے لیکن

چونکہ اونکے بدن سے عرق بکثرت نکلتا ہے اور تحلل اونکے بدن مین زیادہ ہوتا ہے اونکے جگر غذاے غیر منہضم کو جذب کرتے ہین جبتک کہ

بخوبی ہضم نہوے پس وہ لوگ آمادہ ہوتے ہین واسطے امراض مہلک کے آخر خواہ اول عمر مین خصوصاً چونکہ وہ بہت اپنے ہضم کامل کے

جو نوم طویل سے پیدا ہوتا ہے اوسپر فریفتہ ہوتے ہین اور وہ نیند باطل ہوجاتی ہے اگر آخر کار مین بیداری متواتر پیدا ہو خصوصاً جسوقت وہ

سن شیخوخت کو پہونچتے ہین۔ فواکہ رطب تعب اور مشقت والے آدمیون خواہ ریاضت والون کو یا جو لوگ زرد رنگ صفراوی مزاج ہون

ایسے ہی لوگونکو مفید ہین اور انکو قبل طعام کھانا چاہیے جیسے خوبانی اور توت اور خربزہ اور آڑو اور آلو بخارا۔ اور اگر انکے سوا

اور چیز بارد رطب سے تدبیر کرین بہتر ہے اسلیے کہ یہ سب چیزین خون مین مائیت پیدا کرتی ہین اوسکی جہت سے خون کو بدن مین جوش

پیدا ہوتا ہے جیسا آب فواکہ خارج مین جوش کھاجاتا ہے اور اگر ایسی چیز سے بالفعل کسیقدر فائدہ بھی مرتب ہوتا ہے لیکن خون کو آمادہ

عفونت کرتی ہے اسی طرح جو چیز خون کو خلط خام سے بھردے جیسے کھیرا اور ککڑی اسی جہت سے جو لوگ ایسی غذائین بکثرت کھاتے ہین حمیات

مین مبتلا ہوتے ہین اگرچہ ابتدا مین اونسے برودت حاصل ہوتی ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ خلط مائی مین کبھی یہ آفت
عارض ہوتی ہے کہ اوسکا صدید بنجاتا ہے اور یہ اوسوقت ہوتا ہے کہ مائیت متحلل نہو اور رگون مین اوسی طرح باقی رہے۔ یہ لوگ اگر استعمال
ریاضت کا قبل اجتماع اس مائیت کے رگون مین کرین بلکہ جسوقت استعمال فواکہ کا کرین ریاضت بھی کر لیا کرین تحلل ان مائیات کا ہوجائیگا
اور ضرر انکا کمتر ہوگا۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر خون مین بلغم خام یا پانی موجود ہو بدن سے وہ خون نہ نکل سکیگا اور اوس خون سے
بدن کی غذا کم بنے گی۔ جو شخص فواکہ کھاتا ہے اوسکو سزاوار یہ ہے کہ بعد کھانے کے تھوڑی دیر مشی کرے اور بعد چلنے کے پھر کھائے
تاکہ غذا معدے سے پھسل کر اوتر جائے۔ جو غذائین مائیت پیدا کرین یا خلط غلیظ یا لزوجت یا خلط صفراوی اونسے حمیات پیدا ہوتے
ہین اسلیے کہ مائیت پیدا کرنے والی غذا سے خون مین عفونت پیدا ہوتی ہے اور بالزوجت اور غلیظ غذا سے مجاری اور گذرگاہ اندرونی
سُدے پڑتے ہین اور صفرا پیدا کرنے والی غذا سے بدن مین سخونت یا گرمی پیدا ہوتی ہے اور خون مین حدت۔ جن ترکاریون سے
صفرا پیدا ہو اکثر اونکا استعمال جاڑون مین نافع ہے جیسے پھیکی ترکاری گرمیون مین فائدہ کرتی ہے۔ اگر کوئی شخص ایسی حالتمین
گرفتار ہو کہ بدون استعمال غذای ردی کے چارہ نہو چاہئے کہ ایسی غذا کو چند مرتبہ کھائے اور متواتر ایک ہی قسم کا استعمال نکرے اور
ایک غذا کے ساتھ دوسری غذا مخالف اوسکو مزاج کی ملالے۔ پس اگر ایسی میٹھی غذا کھائے اور سکے اوپر کھٹا مرکہ یا آب انار ترش یا سکنجبین دے یا
[illegible] لے اور [illegible] کی عادت ڈالے۔ اور جس شخص کو اذیت ترش کھانے کی ہو اوسکے اوپر شہد یا شراب کہنہ کا استعمال
کرے اور پیشتر اوسکے قبل نضج اور ہضم کے بایزنسے چکنی غذا کے ہضم کا تدارک نمکین چیز سے کرنا چاہیے جیسے شالموط اور نبات لاس اور خردل
[illegible] چاہو اور شور یعنے پودینہ دشتی اور کڑوی چیز سے بھی اوسکی اذیت دفع ہوتی ہے جیسے راسن تلخ اور نمکین اور تیز چیز سے
بھی اوسکی اذیت زائل ہوتی ہے جیسے انجروش اور لہسن اور پیاز اور ان چیزون کی مضرت چکنی چیز سے دفع ہوتی ہے۔ جس شخص
کے [illegible] اخلاط ردی ہون اور رقیق بھی ہون اوسکی غذا اچھی زیادہ کرنی چاہیے۔ اور جس شخص کے بدن مین تحلل بآسانی ہوتا ہو
اوسکو غذای [illegible] دیر ہضم دینی چاہیے جالینوس کہتا ہے کہ غذای تر سے ہر ایک کیفیت بآسانی جدا ہوسکتی ہے گویا ایسی غذا
بمنزلہ [illegible] پھیکی نہ کڑوی نہ تیز نہ قابض اور نہ نمکین۔ جس شخص کا بدن ڈھیلا ہو اوسکو غذائے غلیظ کا تحمل بہ نسبت اوس شخص کے
جسکا بدن [illegible] چکنی ہو زیادہ ہوتا ہے۔ خشک غذا کا زیادہ استعمال کرنا قوت کو ساقط اور رنگ کو فاسد کرتا ہے اور طبیعت مین
خشکی پیدا کرتا ہے۔ اور چکنی غذا سے کسل اور سستی پیدا ہوتی ہے۔ اور کھٹی غذا سے پیری بہت جلد عارض ہوتی ہے۔ اسیطرح تیز
غذا جیسے مرچ وغیرہ۔ اور نمکین غذا معدے کو مضر ہے اور آنکھ کو بھی۔ چکنی غذا جو ترکیب مناسب ہو اگر بعد اوسکے غذای ردی کھائی
فاسد ہوجائیگی۔ جس غذا مین لزوجت ہو دیر مین ہضم ہوتی ہے اسی جہت سے کھیرا مع چھلکون کے بہت جلد ہضم ہوتا ہے بہ نسبت
چھیلے ہوئے کے اور روٹی اوس آٹے کی جسمین بھوسی ملی ہوئی ہو جلد ہضم ہوتی ہے بہ نسبت چھنے ہوئے آٹے کے۔ جس شخص کو تعب
اور مشقت عارض ہوتی ہے جسوقت تدبیر لطیف کرکے غذای غلیظ کا استعمال کرے جیسے چاول دودھ کے ساتھ بعد سچی بھوک کے اوسکے
خون مین حدت اور جوش پیدا ہوگا اور محتاج دفع فضول کا بذریعہ فصد کے زیادہ ہوگا اگرچہ بہت قریب زمانہ فصد سابق کو گذرا ہو۔
یہی حکم اوس شخص کا ہے جسکو غضب عارض ہو اور غذای غلیظ کو تناول کرے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ میٹھی غذا کو طبیعت قبل
نضج اور ہضم کے جذب کر لیتی ہے پس خون کو فاسد کر دیتی ہے۔ کبھی غذاؤنکی بنظر ترکیب اور صنعت کی مختلف احکام اور خواص عارض

ہوتے ہین ۔ ہندوستان کے اہل تجربہ نے یہ کہا ہے کہ دودھ کے ہمراہ کھٹائی کھانا نہ چاہیے اور مچھلی دودھ کے ہمراہ کھانی چاہیے کہ ان دونون
غذاؤن سے امراض مزمنہ مثل جذام کے پیدا ہوتے ہین ۔ یہ بھی اونکا قول ہے کہ دہی مولی کے ساتھ کھانا چاہیے اور نہ دہی پرندون کے
گوشت کے ساتھ کھانا چاہیے اور نہ ستو چاول کے ساتھ ۔ اور کھانے مین وہ تیل اور چکنائی نہ ڈالین جو تانبے کے برتن مین رکھی ہوئی ہو ۔ اور جو کباب
انجیر کی لکڑی کے کوئلے سے بھونا گیا ہو وہ بھی نہ کھانا چاہیے ۔ مختلف قسم کے کھانے دو طرح سے مضر ہوتے ہین اول تو اونکے ہضم مین اختلاف
ہوتا ہے منہضم اور غیر منہضم کا اختلاط پیدا ہوتا ہے دوسرے ممکن ہے کہ مختلف طور کی غذاؤن کے کھانے مین بہ نسبت طعام واحد کے کوئی دوسرا
طعام زیادہ کھایا جاوے ۔ قدیم زمانے کے ارباب مختلف غذاؤن کے کھانے سے گریز کرتے تھے اور صرف گوشت پر اونکو اور روٹی پر بوقت عشا یا
شب کو قناعت کرتے تھے ۔ افضل اوقات غذا کی فصل گرمی مین وہ وقت ہے جو سب سے زیادہ ٹھنڈا ہو ۔ بھوک کا تھامنا اکثر معدہ مین رطوبات
ردیہ بھر دیتا ہے جس سے بدحالی پیدا ہوتی ہے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ کباب اگر ہضم ہو جاوے بہت زیادہ غذائیت اسمین ہے مگر یہ دیر مین ہضم
ہوتا ہے اور امعا مین باقی رہتا ہے ۔ شوربا بھی غذای جید ہے اگر اوسمین پیاز ملی ہوئی ہو ریاح کو توڑ دیتا ہے اور اگر پیاز نہو ریاح برانگیختہ کرتا ہے
بعض آدمی ایسا خیال کرتے ہین کہ عنب یعنی انگور کو بھنے ہوئے کلہ پر کھانا بہتر ہے اور یہ گمان صحیح نہین بلکہ بہت ردی ہے ۔ اسیطرح نبید بلکہ اوسکو
ہے کہ کلہ کے اوپر مثل دانہ انار کے بلا نقل اختیار کرین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ تیہو خشک مزاج ہے اور طبیعت مین خشکی پیدا کرتا ہے
اور چوزون مین رطوبت ہوتی ہے اس جہت سے طبیعت نرم رہتی ہے بہتر مرغ ٹھنا ہوا ہے جو پیٹ مین کدی یا چوگا دیکے بھونا جاوے تا اوسکی
رطوبت محفوظ رہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ شوربا چوزونکا اخلاط کے تعدیل زیادہ کرتا ہے بہ نسبت شوربای مرغ کے لیکن مرغ کے شوربے
مین غذائیت زیادہ ہے اور بچہ بز سرد اور پاکیزہ ہے اس جہت سے کہ بخار اوسکا ساکن ہوتا ہے اور حمل یعنی برہ گرم اور پاکیزہ ہے اسلیے کہ
اوسکی بدبو کی چیز نکل جاتی ہے اور زیرباج گرم مزاج کو بے زعفران کے دینا چاہیے اور سرد مزاج کو زعفران ڈالکر دینا مناسب ہے
اور حلاوات یعنی حلوے اگرچہ شکر سے بنائی گئی ہون اونکا استعمال برا ہے اسواسطے کہ سدہ پیدا کرتی ہین اور پیاس زیادہ ہوتی ہے یہ بھی
جاننا ضرور ہے کہ روٹی اگر ہضم نہو نہ صرف بلکہ زیادہ ہو اوسکی مضرت زیادہ ہے اور گوشت اگر ہضم نہو اوسکی کم ہے **فصل آٹھوین تدبیر مین
پانی کے استعمال و شراب کی اور جو چیز متعلق دونون کی ہے** مزاج معتدل کے واسطے بہت مناسب وہ پانی ہے
جو شدت برودت مین معتدل ہو یا بذریعہ برف کے سرد کیا ہو کسی برتن مین کرکے جیسے صراحی مین پانی بھر کر برف مین جیسے مین الغرض
جرم برف کا استعمال بہرحال بد ہے خصوصاً اگر برف خراب ہو اور یہی حال ہے اگر برف اچھی ہو اسلیے کہ کھلی ہوئی برف جلد سے پٹھہ اور اعضای نفس کو
ضرر پہونچاتی ہے اور تمام احشا کو بھی اوسکا ضرر پہونچتا ہے ۔ اور سوای اوس شخص کے جسکا مزاج دموی ہو اور کوئی متحمل نہین ہو سکتا اور اگر
فی الحال یہ پانی مضر نہو گا بہت دنون کے بعد جب سن زیادہ ہو گا ضرور مضر ہو گا ۔ اصحاب تجربہ کا قول ہے کہ کنوین اور نہر کا پانی ساتھہ ہی پینا چاہیے
جب تک ایک ہضم نہولے ۔ پانی کی عمدہ قسم کا اختیار کرنا ہم اوپر بیان کر چکے ہین اسی طرح بگڑے ہوئے پانی کا درست کرنا بھی مذکور ہو چکا ہے
سرکا ملانا پانی کی اصلاح کرتا ہے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ نہار منہہ پانی پینا خواہ بعد ریاضت کے یا استحمام کے خصوصاً
پیٹ خالی ہو بہت برا ہے ۔ اسی طرح جھوٹی پیاس جو رات کو مست اور مخمور لوگونکو ہوا کرتی اوس مین پانی پینا یا جسوقت طبیعت
مشغول ہضم غذا پر ہو اور پہلے اوس سے بعد سیراب ہونیکے پانی پی چکا ہو پانی پینا بہت مضر ہے بلکہ اگر بہت پیاس شدت کی ہو سرد ہوا
مین ٹہلے یا سرد پانی سے کلی کرے پھر جب اس تدبیر سے تسکین نہو ایسے برتن سے جسکا منہ تنگ ہو پانی پیوے ۔ علاوہ یہ ہے کہ مخمور کو کبھی

تدبیر نافع ہوتی ہے اور بیشتر اگر نہار مونہہ سفر حضر پانی پیے مضر نہین ہوتا ہے۔ جو شخص نہار مونہہ پانی پینے سے بے صبر ہو اور ضبط نکر سکے خصوصاً
بعد ریاضت کی چاہیے کہ قبل پانی کے تہوڑی شراب مین گرم پانی ملا کر پیے۔ جسکے جہوٹی پیاس لگتی ہو اسکو یہ بات جاننی چاہیے کہ سونا
اور پیاس پر صبر کرنا اوسکی پیاس مین تسکین پیدا کرتا ہے اسلیے کہ طبیعت اسوقت تحلل اوس مادہ کا جس سے پیاس جہوٹی پیدا ہوتی ہے کر لیتی ہے
خصوصاً اگر پیاس پر صبر کرکے سو رہے۔ اور جسوقت طبیعت ہضم غذا کر رہی ہو اور پیاس معلوم ہو تو سے پانی پی لے پہر پیاس معلوم ہوگی
اسلیے کہ جو خلط باعث عطش کی ہے وہ برقرار ہے۔ ہر شخص پر واجب ہے خصوصاً جہوٹی پیاس والے پر کہ پانی زیادہ نہ پیے بلکہ تہوڑا تہوڑا چوس چوس کر پیے
بہت سرد پانی پینا برا ہے اگر بے سرد پانی پیے کی چارہ نہو بعد طعام کے جو بمقدار کافی ہو آب سرد پینا چاہیے۔ نیم گرم پانی سے متلی پیدا ہوتی ہے اور
بہت گرم پانی اگر زیادہ پیا جاے معدہ کو ڈہیلا کرتا ہے۔ اور اگر کبھی کبھی پیا جاے معدہ کو دہو ڈالتا ہے اور طبیعت کو نرم کرتا ہے۔ شراب
اگر سفید اور رقیق ہو گرم مزاج والونکو موافق ہے اور درد سر نہین پیدا کرتی ہے بلکہ بیشتر بوجہ ترطیب کے جو درد سر التہاب معدہ سے پیدا ہوا ہو
اوسمین تخفیف کردیتی ہے۔ اور جس شراب مین کلیجا اور روٹی بہگوئی گئی ہو قائم مقام سفید اور رقیق کی ہے خصوصاً اگر پینے سے دو گہنٹہ پیشتر
بہگوئین۔ شراب غلیظ شیرین جو شخص بدن کی فربہی اور قوت چاہے اوسکے مناسب ہے لیکن اوسکے سدے پڑنے سے پر خطر ہے۔ پرانی سرخ
شراب سرد اور بلغمی مزاج کے موافق ہے۔ ہر قسم کے کہانے پر شراب پینا برا ہے جسکا سبب ہم اوپر بیان کر چکے ہین پس بدون ہضم طعام اور اوسکی معدہ
ہونے کے نہ پینی چاہیے۔ جو طعام ردی کیموس ہو اوس پر شراب پینی ہر وقت کہانے یا بعد ہضم کے بھی بری ہے اسلیے کہ کیموس ردی کو اطراف بدن تک
روی کردیتی ہے اسیطرح فواکہ پر خصوصاً خربزہ پر شراب کا پینا برا ہے۔ چہوٹی پیالیون سے ابتدا کرنا بہتر ہے بہ نسبت بڑی پیالیون کے لیکن اگر کہانے کے
اوپر دو تین پیالی پیے خوگر کو مضر نہین ہے۔ اسیطرح بعد نصف کے صحیح آدمی کو مضر نہین ہے۔ محرورین کو فائدہ شراب کا بہت ادرار کے اور مرطوبین
کو بوجہ انضاج رطوبت کے ہوتا ہے۔ اور جسقدر عطریت اور خوشبو زیادہ ہو اور مزہ پاکیزہ ہو بہتر ہے۔ شراب بہت اچھی چیز ہے جو غذا کو تمام بدن
مین نافذ کردیتی ہے اور بلغم کو قطع کرتی ہے اور جلا دیتی ہے اور صفرا کا بول وغیرہ کیطرف سے اخراج کردیتی ہے۔ خلط سوداوی مین ازلاق پیدا کرکے آسانی
اخراج کرتی ہے اور اوسکی مضرت کو بجہت ضد مزاج کے چونکہ گرم تر ہے توڑ ڈالتی ہے اور جو چیز بدن کے اندر بستہ ہو جسمین گرمی بہت
نہو اور وہ شے عفونت پیدا اوسکو بدن سے نکال لیتی ہے اور ایسی شے کے اقسام قریب ہے کہ ہم اپنے مقام پر بیان کرین۔ جس شخص کے
دماغ مین قوت ہوتی ہے بہت جلد مست اور مدہوش نہین ہوتا ہے اور اوسکا دماغ اون بخارات ردی کو جو شراب سے چڑہتی ہین قبول نہین
کرتا اور سواے اوس حرارت مناسب کے جو دماغ پر چڑہتی ہے اور کوئی اثر شراب دماغ کو شراب سے نہین ہوتا پس اوسوقت اوسکا ذہن صاف
ہوجاتا ہے اور فہم مین التباس نہین ہوتا۔ اور جسکے دماغ مین ضعف ہو اوسکا حال اس شخص کے برخلاف ہے۔ اور جس شخص کے سینہ مین کسی
طرح کی سستی یا ناتوانی ہو کہ جاڑے مین اوسکی سانس مین تنگی پیدا ہوتی ہو پس وہ کثرت سے شراب خواری نہین کرسکتا ہے۔ جس شخص کا ارادہ
شراب کا ہو کہانا پیٹ بہر نکہائے اور اپنی کہانے مین اوس چیز کو اختیار کرے جس سے ادرار پیدا ہو۔ اگر بوجہ طعام شراب کی امتلا پیدا ہو جاے
تو قے کرڈالے اور لازم ہے کہ ماء العسل پیکر قے کرے اور مونہہ کو سرکہ اور شہد اور چہرے کو سرد پانی سے دہو ڈالے۔ جسکو اذیت شراب سے سخونت بدن کی
حرارت کی پہونچی ہو اپنی غذا حصرمیہ وغیرہ اختیار کرے اور نقل انار ترش اور چوسکے سے کرے۔ جسکو اذیت شراب کی جانب سر مین پہونچی ہو کم
کردے اور پانی ملاکر خواہ روٹی بہگوکر استعمال کرے اور اوسکے اوپر نقل بہی کا کرے۔ اور اگر بوجہ حرارت معدہ اذیت ہوتی ہو حب الآس ترش
کا ہو تو استعمال کرے اور کسیقدر کافور چوسے یا وہ چیز جسمین قبض اور ترشی ہو۔ اور اگر بوجہ برودت شراب کی اذیت ہو تو نقل ناگرمونہ اور

لونگ اور پوست اترج کا کرے یہ بھی جاننا ضرور ہے شراب کہنہ حکم مین اوس دوا کے ہے جو قلیل الغذا ہو اور نئی شراب جگر کو مضر ہے اسہال کبدی بوجہ نفخ کے پیدا کرتی ہے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بہترین شراب وہی ہے جو معتدل ہو کہنگی اور تازگی مین اور صاف ہو اور سفید مائل بحمرت اور خوشبو مزے مین معتدل نہ ترش اور نہ شیرین — عمدہ شراب جسکا نام معتدل ہے وہ ہے کہ تین حصہ شیرہ انگور اور ایک حصہ پانی لیکر ملائین اور جوش دین تا اینکہ جو بڑھا حصہ اوسکا کم ہو جاوے — جس شخص کو بعد شراب پینے کے کسی طرح کا النعاظ پیدا ہوتا ہو چاہیے کہ بعد شراب کے انار اور ریباس سرد جو سینے کے طور پر استعمال کرے اور شراب آشامیدن دوسرے دن کی صبح کو اور حمام کا استعمال کرے بعد اسکے کہ کچھ تھوڑا سا کھا لیا ہو — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ پانی ملی ہوئی شراب معدے کو ڈھیلا کرتی ہے اور سکر یعنے مستی بہت جلد پیدا کرتی ہے اسلیے کہ مائیت کی وجہ سے اوسکا نفوذ بہت جلد ہوتا ہے — جس شخص کی طبیعت مین تشنگی ہو ناہار منہ شراب پینے سے پرہیز کرے اور قبل اسکے کہ پانی کا اثر پورا کل اعضا مین پہونچ جاوے مرطوبین کو استعمال نئی شراب کا اجتناب کرنا چاہیے یا پہر حرکت مفرط کی اسلیے کہ ان دونو صورتون مین دماغ اور پٹھہ کو اذیت پہونچتی ہے اور تشنج اور اختلاط عقل مین ڈالتی ہے — حالت مرض مین بھی شراب سے اجتناب چاہیے — اور فصل گرم مین بھی — متواتر بیہوش رہنا بہت برا ہے اسواسطے کہ جگر اور دماغ کے مزاج کو فاسد کرتا ہے اور پٹھہ کو ضعیف کرتا ہے اور امراض عصب اور سکتہ اور مرگ مفاجات پیدا کرتا ہے شراب کثیر اکثر صفراے ردی کی طرف بعض معدون مین مستحیل ہو جاتی ہے اور بعض معدون مین سرکہ تند اور ترش ہو جاتی ہے اور ضرر ان دونون کا بہت برا ہے — بعضون کی تجویز ہے کہ مستی شراب کی اگر مہینے مین ایک یا دو مرتبہ پیدا ہو تو نفع کرے گی اس جہت سے کہ قواے نفسانی کو سبک کرتی ہے اور راحت دیتی ہے اور ادرار بول اور تحلیل فضول کرتی ہے — یہ بھی معلوم رہے کہ بعض اوقات ضرر شراب کا دماغ مین ہوتا ہے ضعیف الدماغ کو چاہیے کہ سواے مقدار قلیل کے کہ اوسمین پانی بھی ملا ہو اور قسم کی شراب نہ پیے — اور تدبیر چاہیے اوس شخص کیواسطے جو شراب بہت پی گیا ہو یہ ہے کہ فوراً اسکو قے کرا دے اگر آسانی سے ہو جاوے بہتر ہے ورنہ بہت سا پانی تنہا یا شہد ملا کر پیے اور قے کے بعد بطور آبزن کے استحمام کرے اور بہت سے تیل کی مالش بدن مین کرکے سو رہے — لڑکون کے حق مین شراب کی یہ کیفیت ہے کہ جیسے تھوڑی سی لکڑی پر آگ بڑی رکھنی چاہیے — بڈہون کو اگر تحمل ہو شراب پلانی چاہیے — جوانون کو شراب کی تعدیل موافق ہے مگر اونکو مناسب یہ ہے کہ پرانی شراب مین آب انار یا آب سرد ملا کر پیئین — سرد مقامات کے اہل شہر متحمل شراب کے ہو سکتے ہین اور گرم مقام کے آدمی متحمل نہین ہو سکتے ہین — جس شخص کو منظور ہو کہ بہت شراب پیے چاہیے کہ بہت کھانا اور شیرینی مطلق نہ کھاے بلکہ تھوڑا سا چکنا شوربا لے اور تھوڑی سی روٹی ٹکڑے ٹکڑے کرکے چکنی ملا کر کھاے یا گوشت مرغن اور حرکت و سکون مین اعتدال کرے اور زیادہ تعب اور مشقت نکرے اور بادام اور سور کو نمکین کرکے نقل کرے اور کامخ کبیر کا استعمال کرے اور اگر جبنیہ اور زیتون الماء وغیرہ کا استعمال کرے نفع کرینگی اور پنیر لزوجت کرینگی — اسیطرح جو چیز کہ بخارات کو سبک کرے مثل تخم کرنب نبطی اور زیرہ اور سداب خشک اور فودنج اور ملح نفطی اور اجوائن کے — جو غذائین کہ اونمین لزوجت اور تقریہ یعنے چسپیدگی ہے اکثر بخار شراب کو غلیظ کر دیتی ہین جیسے چکنی مٹھائی جنمین لزوجت ہو اسلیے کہ یہ مستی کو منع کرتے ہین اگرچہ شراب کثیر کو قبول نہین کرتین اسواسطے کہ دیر مین نافذ ہوتی ہین اور مستی کا جلد آنا یا بجہت ضعف دماغ کے ہوتا ہے یا بوجہ کثرت اخلاط دماغی کے یا بسبب قوی ہونے شراب کے یا بجہت قلت غذا کے یا اوسمین سو تدبیری کرنے سے یا جس چیز کا استعمال متصل غذا کے ہو — ضعف دماغ کی وجہ سے بسرعت مستی کا پیدا ہونا اوسکا علاج مثل علاج نزلہ کہنہ کے ہے اون لطوخات سے جو باب نزلہ مین مذکور ہین — اور ایسا شخص اگر شراب پیے تو اوسی قسم کی تھوڑی سی پیے جو دیر مین مستی پیدا کرتی ہو اور چاہیے کہ آب کرنب سفید ایک حصہ اور آب رمان ترش ایک حصہ اور سرکہ

نصف حصہ تلا کر جوش دین اور بعد ایک وقیہ کے قبل شراب کے پیے۔ ایضاً نمک سداب زیرہ سیاہ سے گولی بناکر خشک کرکے رکہی اور
ایک گولی کے بعد دوسری گولی کہائے ایضاً تخم کرنب زیرہ بادام تلخ مقشر فستق مقشر فستین مع القلقل ناتخواہ سداب بالسویہ اسمین سے دو درم ہمراہ آب
سرد کے نہار منہ وہ شخص ہے جسکو خوف حرارت کی ضرر کا ہو۔ چاشت کے وقت بیہوش آدمی پانی اور سرکہ تین مرتبہ متواتر پیا دے کا تو بعد اوسکے
قے ہی ہے اور کافور سونگہے اور سر پر اتنے سرد چیزین جو رادع ہوں جیسے روغن گل اور سرکہ لگاوے۔ علاج شراب خوار کا امراض جزی مین
ہم ذکر کرینگے۔ جسکا ارادہ ہو کہ بسرعت بیہوش ہو جاے اور کچہ ضرر نہ پہونچے شراب مین اشنہ اور عود ہندی بہگوکر پیے۔ اور جسکا ارادہ ہو
کہ بغیر کسی احتیاج کے شکر شدید بغرض علاج کسی عضو کے جسمین درد زیادہ ہوتا ہو پیدا کرے چاہیے کہ شراب مین سلیخہ متنمنہ داخل کرے یا شاہتہ
اور افیون اور بنگ ہموزن نصف نصف درم لیکر اور جوز بوا اور زنگ اور عود خام ایک ایک قیراط شراب مین ڈالکر بقدر حاجت پیے یا بیخ
بنگ سیاہ اور پوست بروج پانی مین ڈالکر جوش دیں اور شکر کر شراب مین ملاوے

فصل نوین خواب اور بیداری کی باتمین

سبب نوم طبعی اور سبات اور ان دونون کی ضد یعنی یقظہ اور ارق کا اور جو کچہ ہر ایک کے پیدا کرنے مین دخل رکہتا ہے یا ہر ایک کو دفع کرتا ہے
بروقت ایذا پہونچنے کے ضرور ہوتا ہے کسقدر اوپر اپنے مقام مین مذکور ہو چکا ہے۔ اور یہ بہی بیان ہو چکا کہ ہر ایک انمین سے کس چیز پر دلالت
کرتا ہے اور باقیماندہ ان چیزون کی حالات امراض جزوی مین بیان ہونگی۔ اس مقام پر جس قدر مناسب ہے وہ اسقدر ہے کہ نوم معتدل سے
قوت طبعی کو اپنے افعال مین قدرت بڑہتی ہے اور قوت نفسانی کو راحت پہونچتی ہے اور جوہر روح مین کثرت ہوتی ہے تا اینکہ
اکثر بوجہ سستی اعضا پیدا کرنے نوم کے تحلل روح مین ایک نوع پیدا ہوتا ہے جو روح کیون نہو۔ اسی فائدہ نیند کی جہت سے ہر ایک قسم کا
ہضم جو اوپر مذکور ہو چکا ہے اچہی طرح ہو جاتا ہے اور ہر ایک قسم کے تحلل کا ضعف برطرف کیا جاتا ہے خواہ ضعف بجہت ماندگی کے ہو یا بسبب
جماع اور غضب کے ہو۔ نوم معتدل بروقت اعتدال اخلاط کے مقدار اور کیفیت مین رطوبت اور حرارت پیدا کرتی ہے اور مشایخ
کے واسطے بہت نافع ہے اسواسطے کہ اونکی رطوبت کو محفوظ رکہتی ہے اور پہیر لاتی ہے اسیواسطے جالینوس نے ذکر کیا ہے کہ وہ جسکو
قبل سونے کے تہوڑا سا کاہو خوشبو کر کے کہا لیتا ہے۔ کاہو کا استعمال واسطے نیند پیدا کرنے کے اور خوشبو کرنا اوسکا اس فائدہ کیواسطے
ہے کہ اوسکی تبرید کا تدارک کرے سکتا ہے کہ مین آجتک سونے پر حریص ہوں یعنی باوجودیکہ تب مین بڈہا ہو چکا پہر بہی سونا مجکو مفید ہے
اور جو رطوبت بذریعہ نوم کے پیدا ہوتی ہے وہ مجکو نافع ہے۔ یہ بہت اچہی تدبیر ہے اوس شخص کیواسطے جسے نیند نہ آتی ہو اور اگر سونے
سے بیشتر حمام کرے بعد ازان کہ ہضم کامل اوس غذا کا ہو چکے جو اوسنے کہائی ہے اور بہت سا گرم پانی سر پر ڈالے یہ بہی واسطے نیند پیدا
کرنے کے اچہا مددگار ہے۔ جو تدبیر بہ نسبت اسکے قوی ہے اوسے ہم معالجات مین ذکر کرینگے۔ صحیح آدمیون پر واجب ہے کہ امر نوم کی نگہبانی
و مراعات کرین اور چاہیے کہ باعتدال اور وقت مناسب مین سوئین اور سونے مین افراط نکرین۔ بیداری کی ضرر سے اپنی دماغ اور
تمامی قوی کو بچائین۔ اکثر کسی آدمی کو بیداری کی تکلیف دیجاتی ہے اور نیند اوس سے دور کیجاتی ہے جسوقت خوف غشی اور سقوط قوت کا
ہوتا ہے۔ افضل نوم وہی ہے جو گہری ہو۔ ایضاً افضل وہ نیند ہے جو بعد انحدار طعام کے بطن اعلی سے یعنی معدہ سے پیدا ہو اور بعد
ٹہر جانے اون اعراض کی جو تابع ہضم اول کے ہین نفخ اور قراقر سے اسلیے کہ سونا اس حالت مین بچند وجوہ مضر ہے نہ خوشنودی مزاج
کی پیدا ہوتی ہے اور نہ متصل نیند آتی ہے اور نہ تمل یعنی نیند کی آمد بہجتی ہے اور نہ تغلب یعنی نیند کا غلبہ ایسے وقت کے سونے سے برطرف
ہوتا ہے باوجودیکہ ایسے وقت کا سونا مضر ہے ابتدا ہی دیتا ہے اسیواسطے واجب ہے کہ تہوڑی ہشمی کرے اگر انحدار غذا مین بہت

اوسکے سوئے۔ حالت گرسنگی مین سونا برا ہے قوت کو ساقط کرتا ہے امتلا مین بھی قبل انحدار کے بطن اعلی سے برا ہے اسلیے کہ ایسے وقت گہری نیند پیدا نہین ہوتی بلکہ ایسے وقت نیند کے ہمراہ تململ بھی ہوتا ہے اسواسطے کہ طبیعت جیسی نیند پیدا کرنے مین مشغول ہوتی ہے اسی طرح ہضم غذا مین مصروف ہوکر دونو فعل مین طبیعت کو معارضہ پیدا ہوکر ایسی بیداری جو چھینی اور حیرت پیدا کرے عارض ہوتی ہے اسوجہ سے طبیعت کند ہوجاتی ہے پس ہضم مین فساد پیدا ہوتا ہے۔ دن کو سونا بہت برا ہے اکثر امراض رطوبت اور نزلات پیدا کرتا ہے رنگ فاسد کرتا ہے طحال کے امراض پیدا ہوتے ہین پٹھے ڈھیلے ہوجاتے ہین کسل عارض ہوتا ہے اشتہا مین ضعف پیدا ہوتا ہے اورام اور اکثر تپین پیدا ہوتی ہین۔ منجملہ آفت نوم کے جلدی اوسکا برطرف ہوجانا اور کند ہونا طبیعت کا بوجہ مصروف ہونے کسی دوسرے فعل کے۔ فضائل نوم شب سے ایک یہ بھی بات ہو کہ رات سے صبح تک مستمر رہے اور گہری ہو۔ علاوہ یہ ہے کہ جس شخص کو دن کے سونے کی عادت ہو اوسپر ضرور نہین ہے کہ دفعۃً بلاتدریج اوس عادت کو ترک کرے۔ افضل ہیئت سونے کی یہ ہے کہ پہلے داہنی کروٹ لیٹین اوسکے بعد بائین کروٹ پھر جائین اور یہ ہیئت باتفاق قواعد طب اور احکام شرع کے افضل ہے اور جسوقت پیٹ کے بھل لیٹ کر سونا شروع کرے یہ ہیئت ہضم پر بخوبی اعانت کرتی ہے کہ بوجہ ثقل کے حار غریزی اندر مختنق ہوتا ہے اور بند ہوجاتا ہے پس حرارت غریزی مین کثرت پیدا ہوتی ہے۔ چت لیٹ کر سونا بہت برا ہے کہ اکثر امراض ردی مثل سکتہ اور فالج اور کابوس وغیرہ کو آمادہ و مستعد کرتا ہے اسلیے کہ یہ صورت فضول کو مائل بطرف پشت کے کرتی ہے پس جو مجاری فضول آگے کی جانب مین ہین بند ہوجاتے ہین جیسے منخرین اور حنک وغیرہ۔ چت لیٹکر سونا ضعیف بیمارون کی عادت ہوجاتی ہے اسلیے کہ اونکے فضول کے نکلنے مین ضعف پیدا ہوتا ہے اور اعضا بھی اونکے ضعیف ہوتے ہین بوجہ اس ضعف کو داہنی یا بائین کروٹ پر لیٹنے کا اونہین تحمل نہین ہوتا بلکہ بہت جلد چت لیٹ جاتے ہین پیٹھ پر زور دیکر اسواسطے کہ پیٹھ مین قوت بہ نسبت پہلو کے زیادہ ہے اور یہی وجہ ہے کہ وہ اکثر مونھ کھولکر سوتے ہین کہ جس عضل کے ذریعہ سے فک اعلی اور فک اسفل کو جمع کرتے ہین اوسمین ضعف پیدا ہوتا ہے۔ اور اس حکم خاص کا بیان امراض جزوی مین بخوبی کیا جائیگا

فصل دسوین اوس چیز کا بیان جسکا تھوڑا سا ذکر یہان کرکے تفصیل اوسکی دوسرے مقام پر کرنی چاہیے

بموجب عادت اطبا کے اس مقام پر امر جماع کا بھی ذکر کیا جاتا ہے اور اوسکا معتدل طور پر کرنا اور اوسکے ضرر کا تدارک بھی بیان ہوتا ہے۔ ہم اس بیان کو باب معالجات جزوی پر حوالہ کرتے ہین ایضاً اور اطبا اس مقام پر کیفیت ادویہ مسہلہ کی اور اونکے ضرر کا تدارک بیان کرتے ہین۔ اور ہم اس بات کو بھی کچھ بحث معالجات مین ذکر کرینگے اور کسیقدر جب ادویہ مسہلہ مین کلام کرینگے لکھین گے۔ لیکن اتنا اس مقام پر ضرور کہتے ہین کہ حافظ صحت پر واجب ہو کہ ہمیشہ استفراغ بذریعہ اسہال اور ادرار اور تعریق اور نفث کی کرتا رہے۔ اور عورتون پر واجب ہو کہ اپنے خون حیض کے اجرا کی تدبیر کرتی رہین جس تدبیر کی توضیح ہم آگے بیان کرینگے اور اپنے مقام پر وہ بہلو نہ جاریگی

فصل گیارہوین ضعیف اعضا کی تقویت اور اونکا فربہ کرنا اور اونکی حجم کے بڑہانے کا بیان

جو اعضا ضعیف ہون اور چھوٹے ہون اونکی تقویت بھی کیجاتی ہے اور اونکے بڑہانے کی تدبیر کیجاتی ہے۔ جو لوگ سن نمو اور نشو سے تجاوز کر گئے ہین اور جو لوگ انتہای ضعف کو پہونچے ہین اونکے واسطے مالش بدن کی بوجہ اعتدال اور ریاضت دائمی جو عضو کے واسطے مخصوص ہے مناسب ہو اوسکے بعد زفت کا طلا کرنا چاہیے اور سانس کا روکنا بھی اسی تدبیر مین داخل ہے خصوصاً اگر عضو متصل سینہ کے ہو پلدبہ کے مثال اسکی یہ ہے کہ مثلاً کسی شخص کی دونون پنڈلیان پتلی ہون ہم اوسکو

بحکم کرتے ہین کہ تہوڑا سا دوڑے اور ملک معتدل کری اور طلا زفت کا اوسی حالت مین کرے پہر دوسرے دن مثل پہلے دن کے کرے اور ریاضت مین زیادتی کرے اور تیسرے دن ملک بدستور اور ریاضت مین زیادتی کرے مگر یہ کہ کسی دلیل سے رگونکا وسیع ہو جانا اور اونمین مواد کا اوترنا ظاہر ہو پس جس عضو مین گمان حدوث ورم کا ہو اوسکے مخالف تدبیر کیجائے اور جو آفت امتلا کی اوس عضو خاص کو پہونچنے والی ہو اوسکے مخالف تدبیر کرنی چاہیے جیسے اس مقام پر اگر خوف دوالی اور داء الفیل کا ہو جب تمین سے کسی کے آثار ظاہر ہون جو ریاضت پہلے کی جاتی ہو اوسمین اور روغن مین کمی کرین بلکہ اوسے ٹہرا کر اور لٹا کر پاؤن اونچے کرکے عضو مخصوص کی مالش کرینگے مثلاً جو ساق و بلی ہو اوسکے پاؤنکو ملین گا اور برعکس مالش اول کے کرینگے یعنے اونگلیون سے شروع کرینگے اور بیچ ران تک ملتے آئین گے اور اگر تدبیر ایسی عضو کے واسطے درکار ہو جو قریب اعضای تنفس کو ہے اور مثلاً وہ سینہ ہو چاہیے کہ اوسکے نیچے ایک نہالچہ رکہین جنکی گشش متوسط ہو اور عرض اوسکا معتدل ہو بعد اوسکے حکم کرینگے کہ وہ دونون ہاتہون کی ریاضات کا استعمال کرے اور سانس کو تنگ کرے اور بہت اچھی طرح سے روکا اور چیخے اور بڑی آواز نکالے اور مالش نرمی کرے اتنی تدبیر یہان بیان ہوئی آیندہ کتاب زینت مین اسکی پوری تفصیل بیان ہوگی جو لوگ مسن ہین اکثر اونکو بسبب برودت اور یبوست کے یہ ضعف عارض ہوتا ہے اسکی تدبیر وہی ہے جو دق شیخوخت کی تدبیر ہے اور اوسکی تدبیر کا اشارہ کتاب الزینت مین کیا جائیگا **فصل بارہوین اوس ماندگی کے بیان مین جو ریاضت کی بعد عارض ہوتی ہے** ماندگی کی تین قسمین ہین اور چوتہی قسم اوسپر بڑہائی جاتی ہے۔ اور ماندگی کی پیدا ہونے کی دو نمود تین ہین۔ تین قسمین پہلی ماندگی کی یہ ہین۔ قروحی۔ تمددی۔ ورمی۔ اور چوتہی جو اوسپر بڑہائی جاتی ہے اوسکا نام تقشفی یعنی قشفی **اعیای قروحی** اوس ماندگی کو کہتے ہین جو ظاہر جلد مین محسوس ہو مشابہ اسکے کہ قروح کو کسی نے چوس لیا ہے یا جلد کی اندر محسوس ہو اور اوسکے خار کے مونہہ اندر کیطرف ہون اور کبہی چہونے سے بہی محسوس ہوتے ہین اور صاحب اس ماندگی کا بوقت حرکت کی اسکا احساس کرتا ہے اور کبہی اسطرح محسوس ہوتی ہے جیسے کانٹے چبہتے ہین۔ اور یہ لوگ حرکات کو ناپسند کرتے ہین تا اینکہ انگڑائی بہی ان کو ناگوار ہوتی ہے اور اگر انگڑائی لیتے ہین تو بہت ضعیف جسوقت اس ماندگی مین شدت ہوتی ہے بدنمین پہریری سی پیدا ہوتی ہے اگر اس سے بہی ماندگی پیدا ہو لرزہ آ جاتا ہے اور تپ پیدا ہوتی ہے۔ سبب اس ماندگی کا کثرت ایسی فضول کی ہے جو رقیق اور گرم ہون یا گھلنا گوشت اور چربی کا بسبب شدت حرکت کے۔ خلاصہ یہ ہے کہ ایسے اخلاط ردی اس ماندگی کے سبب ہوتی ہین کہ اگر رگونمین وہ اخلاط منتشر ہوئے اچھی خون کی آفت خراب کرتی ہے پہر چونکہ بوجہ ریاضت کی یہ اخلاط تنہا بطرف جلد کی نکل آتی ہین اونکی اذیت بہی جلد تک آجاتی ہے۔ کمتر اذیت اونکی یہی ہے کہ اس قسم کی ماندگی پیدا کرین پہر اگر تہوڑی سی حرکت انمین پیدا ہو قشعریرہ پیدا کرینگی اگر اس سے زیادہ حرکت کرین لرزہ پیدا ہوگا کبہی ان اخلاط مین سے تیز خلط بطرف جلد کے دفع ہو جاتی ہے اور خام رگونمین باقی رہجاتی ہے اور کبہی خام گوشت مین بہی باقی رہتی ہے **اعیای تمددی** مین صاحب ماندگی کو ایسا محسوس ہوتا ہے گویا بدن اوسکا پاش پاش ہو گیا تا اینکہ انگڑائی تک بہی اسکو ناگوار ہوتی ہے خصوصاً اگر یہ ماندگی بوجہ تعب کی ہو اور بسبب اون فضول کے جو عضل مین محتبس ہین پیدا ہو لیکن یہ فضول بہت ردی نہین ہوتے انکا جوہر اچھا ہوتا ہے اور نہین لذع نہین ہوتی۔ اور کبہی یہ قسم ماندگی کی بسبب ریاح کی پیدا ہوتی ہے ان دونون قسم کی ماندگی مین فرق بنظر خفت اور ثقل کی کیا جاتا ہے اکثر یہ ماندگی کمی نیند سے بہی پیدا ہوتی ہے اور اگر بعد پوری نیند کے یہ ماندگی پیدا ہو اوس شخص کی بدن مین اور قسم کا اختلاف ہوگا اور وہ ماندگی بدترین اقسام سے ہے اور اوسکا مادہ باریک تر ہوتا ہے جو متصل عضل کے ہین بشکل مستقیم اوسمین ہوتا ہے **اعیای ورمی** اس طرح پیدا ہوتی ہے کہ بدن مین گرمی عادت سے زیادہ پیدا ہو سبب اسکا یہ ہے کہ جسم مین بدن کی نفخ اور ورم مین تغیر پیدا ہو اور چہونے اور حرکت سے اذیت پہونچے اور اس

اعیای قشفی اوس حالت کو کہتے ہین کہ آدمی اپنے بدن کو ایسا پائے کہ اوسکی خشکی بڑہ گئی ہے یہ ماندگی اعیا کے ساتہ تمدد بھی محسوس ہوتا ہے بابجہت افراط ریاضت کے بشرطیکہ گرمی محسوس نہو اور ریاضت استفراغی باعث ہو بعد ریاضت اول کو گرمی پیدا ہوتی ہے اور کبھی بجہت خشکی ہوا کے یا کم کرنے غذا اور روزہ رکہنے کے پیدا ہوتی ہے اور دو چیزین سبب حادث ماندگی کے ہین اوسکی دلیل یہ ہے کہ ماندگی یا بجہت ریاضت کے پیدا ہوا اور وہ ماندگی اسلم اور بیخوف ہے اوسکے علاج کا ایک طریقہ خاص ہے یا ماندگی خود بخود پیدا ہوا اور یہ کسی مرض کا مقدمہ ہے اسکے علاج کا بہی طریقہ جداگانہ ہے کبھی اسباب ماندگی کے مرکب بہی ہوجاتے ہین بحسب ترکیب مواد کے یا بالذات ترکیب ہوتی ہے یا بوجہ ریاضت کے مفرد اقسام ماندگی کی تدبیر جسوقت پہچان لیجائے پہر مرکب اقسام کی شناخت اوس قاعدے سے جو ہم آگے بیان کرتے ہین ہو سکتی ہے اور وہ تدبیر یہ ہے کہ زیادہ تر جو سبب ہو پہلے اوسطرف کرنا چاہیے جسکا اہتمام زیادہ ہے باوجودیکہ تدبیر اوسکی کثیر ہے ہم اس مقام پر تدبیر بغرض تین باتونکے ہوتی ہے یا بوجہ قوت کے یا بجہت شرافت عضو ماؤف کے یا بسبب جوہر مادہ کے جسوقت کسی ایک شخص مین انہین سے دو باتین مجتمع ہون یا تین پس وہ اہم ہے مگر یہ کہ ایک قسم دوسرے شخص مین دو قسمون سے زیادہ قوی ہو بہت پہلے شخص کے پس یہ دوسرا بجای پہلے کے قرار دیا جائیگا جسمین دو سبب تہوا اور اوسکا ایک سبب بمنزلہ دو سبب کے قرار دیا جائیگا مثال اسکی اعیای ورمی قوی بہی ہے اور اشرف بہی گر جوہر مادہ اعیای قروحی کا اگر زیادہ تر بعید اعتدال سے ہو اور بہت مخالف مجرای طبعی کے برابری کریگا دونون سبب اعیای ورمی کے شرف اور قوت مین پس اسکی تدبیر اعیای ورمی پر مقدم کیجائیگی اور اگر جوہر مادہ اعیای قروحی کا زیادہ تر بعید اعتدال سے نہو تو برابری ورمی کی اعیای قروحی پر مقدم کیجائیگی

فصل تیرہوین بیان مین تمطی اور تثاوب کے تمطی انگڑائی کو کہتے ہین اسکی پیدایش اوس فضلہ سے ہوتی ہے جو عضل مین جمع ہوجاتا ہے اسواسطے اکثر انگڑائی بعد نیند کے پیدا ہوتی ہے اور اگر یہ فضول زیادہ جمع ہوتا ہے قشعریرہ یا لرزہ پیدا ہوتا ہے اگر اس سے زیادہ کثرت ہو تب عارض ہوتی ہے تثاوب جمائی کو کہتے ہین یہ بہی ایک قسم کی انگڑائی ہے ایک ایسا سبب عارضی پیدا ہوتا ہے جسکی جہت سے جبڑے اور مونہون کے عضل مین انگڑائی پیدا ہوتی ہے اوسکو جمائی کہتے ہین صحیح آدمی کو اگر ابتداء ہر وقت جمائی ہو بہت برا ہے اور بہتر ہے کہ جمائی ہر وقت ہضم آخر کے آئے اور اوس سے دفع فضلہ مذکور کا ہوجاتا ہے کبھی جمائی اور انگڑائی بوجہ برودت کی اور کثافت اور کمی تحلل مین اور بعد اوٹہنے نیند سے قبل پوری ہونے نیند کے پیدا ہوتی ہے اور جمائی اور انگڑائی سے جو دفع فضول کا ہوتا ہے یہ دفع عاجز ہے یعنی مادہ بخوبی دفع نہین ہوتا ہے اگر شراب مین نصف حصہ پانی ملا کر استعمال کرین جمائی اور انگڑائی کیواسطے بہت اچہا ہے بشرطیکہ کوئی اور مانع نہو

فصل چودہوین علاج مین ریاضت کی ماندگی کے متعدیہ علاج اعیا مین ذریعہ امان ہے بہت سے امراض کا از قسم حمیات کے لیکن اعیای قروحی کا تدارک اسی طرح واجب ہے کہ اگر اس ماندگی کے آثار ظاہر ہون ریاضت مین کمی کیجائے بشرطیکہ یہی ریاضت سبب ماندگی کا ہو اور اگر اسکے ساتہ کچہ اخلاط ادبی بطرف جلد کے خارج ہوئے ہون یا تخمہ فی الحال پیدا ہوا ہو ان دونون کے ضرر کا تدارک بذریعہ گرسنگی اور استفراغ کی اور تحلیل کردینی اوس مادہ کی جو بطرف جلد آگیا ہے بہت مالش کرنے سے جسمین نرمی بسبب استعمال ہونے ایسے روغن کے جسمین قبض نہو کرنی چاہیے اور اس تدبیر اور مالش کے بعد دوسرے دن ریاضت استرداد کا بہی استعمال کرنا چاہیے اور پہلے دن استعمال ویسی کیفیت کی غذا کا چاہیے جسپر عادت جاری ہو لیکن مقدار اوسکی کم کرنا چاہیے دوسرے دن مرطبات سے غذا دینی چاہیے اور اگر بدن مادہ سے پاک ہون اور خلط خام گوشت مین حاجت ماندگی کی باقی ہو بالضرور کبھی اوسکا نضج ہوجاتا ہے خصوصاً جسوقت قوت دواؤن گرم کی گوشت تک نفوذ کرے اور دہن الغرب یعنی روغن سفید ار اسیات مین بہت نافع ہے اور روغن ...

اور بابونہ وغیرہ اور جو شاندہ بیخ چقندر روغن مین ڈالکر دوسرے برتن مین طیار کرین اور روغن بیخ خطمی اور بیخ کرنبلا اور بیخ فاشرا یعنے ہزار جشان اور روغن اشنہ بہتر ہے۔ اسی طرح جس روغن مین اشنہ داخل کیا جاوے وہ مفید ہے۔ اعیاء تمددی کے معالجہ سے غرض ڈھیلا کرنا ہیئت کا بذریعہ مالش نرم کے ایسے روغن نرم سے جو آفتاب مین گرم کیا گیا ہو ہوتی ہے اور نہانا نیم گرم پانی سے اور اوسمین دیر تک ٹہرنا بھی اس مراد کو پورا کرتا ہے جیسے کہ اگر ایک دن مین دو تین مرتبہ آبزن کیا جاوے جائز ہے اور بعد نہانے کے بعد تیل لگانا چاہیے۔ اور اگر بسبب عرق کی پونچھنے کے کہ اوسکے ساتھ تیل بھی پونچھ جاتا ہے حاجت دوبارہ تیل لگانے کی ہو لگانا چاہیے اور غذا سے مرطوب قلیل المقدار کھلائی جاوے اسلیے کہ اعیاء تمددی مین تقلیل غذا کی حاجت بنسبت اعیاء قروحی کے زیادہ ہے اس ماندگی کو فقط ریاضت اور ماندگی کا رفع ہونا دور کر دیتا ہے اگر اسکا حدوث بوجہ فضول کے ہو بدون استفراغ کے چارہ نہوگا اور اگر بسبب ایسے ریاح کے پیدا ہو جس سے تمدد حاصل ہوتا ہے زیرہ اور شاہ زیرہ اور انیسون سے رفع ہو جاتی ہے۔ اعیاء ورمی کا علاج تین فایدون کے واسطے کیا جاتا ہے جس عضو مین تمدد ہوا ہو وہ ڈھیلا ہو جاوے اور جس مقام پر گرمی پیدا ہوئی ہو اوسکی تبرید اور جو فضلہ جمع ہوا ہے اوسکا استفراغ۔ اور یہ تدبیر بہت سے روغن نیم گرم اور نرم مالش سے پوری ہوتی ہے اور دیر تک ٹہرنا اوس پانی مین جو مائل بسخونت ہو اور بعد ان تدابیر کے راحت دینا ہے یہی باتین اس ماندگی کے علاج مین درکار ہین اعیاء قشفی کے علاج مین جو تدبیر حفظ صحت صحیح آدمیون کے واسطے کیجاتی ہے اوسمین کچھ تغیر نہین ہوتا لیکن جس پانی سے نہلاتے ہین اوسمین گرمی زیادہ درکار ہے اسلیے کہ آب گرم جسکی گرمی زیادہ ہو اوسمین تکثیف جلد کی بھی زیادہ ہوتی ہے اور باینہمہ آب گرم مین کچھ مضرت نہین ہے مثل آب سرد کے اسلیے کہ آب سرد بھی اگرچہ تکثیف جلد کی کرتا ہے مگر اوسمین خوف نفوذ برودت کا بھی اندر اوس بدن کے ہوتا ہے جو نحیف اور ناتوان ہو رہا ہے۔ اور کبھی سبب سخافت بدن کا جلد کا تخلخل اور ڈھیلا ہونا ہوتا ہے بلکہ اکثر سبب سخافت کا بھی ہوتا ہے پس اسوقت نفوذ برودت آب سرد کا خوف یقینی ہوگا بعد اس تدبیر کے دوسرے دن استعمال ریاضت استرداد کا شروع کرنا چاہیے اور حمام کا استعمال مثل پہلے دن کے بدستور رہے اوسکے بعد اجازت دی جاوے کہ سرد پانی مین دفعۃً بیٹھ جاوے تا کہ اوسکی جلد مین تکثیف پیدا ہو اور تحلل کم ہو جاوے اور رطوبت اوسکی بدن مین محفوظ رہے اور بدن گرم کیا جاوے بدن اوس چیز سے جو مقابلہ حرارت کا کر سکے بحالیکہ اوسمین تکثیف پیدا ہو چکی ہے اور یہ دونون باتین یعنی حرارت اور تکثیف مضرت برودت کے دفع کرنے پر معین ہوتی ہین خصوصاً اگر سرد پانی مین اوترکر فوراً باہر نکل آئے اور اوسمین ٹھہرے نہین اسلیے کہ ٹھہرنے کے بعد پھر اسقدر تخوف باقی نہین رہتی ہے اور غذا اوسکی دوپہر کے وقت کوئی چیز مرطوب تھوڑی سی تجویز کرنی چاہیے لیکن ممکن ہے کہ بوقت عصر مالش دوبارہ کیجاوے اسوقت مناسب ہے کہ غذا بھی رات کو کھلائے۔ اس شخص کو کوشش کرنی چاہیے کہ اخراج فضول بطور خود کرے اور تھوڑی تیل کی مالش آپ ہی کرے مگر پیٹ مین تیل نہ لگنے پائے مگر یہ کہ سبب حکة اثر ماندگی کا عضل بطن مین پایا جاوے اوسوقت بہ نرمی و آسانی اوسمین بھی تیل ملنا چاہیے۔ غذا مین اس شخص کی توسیع کرنا چاہیے اور غذا بڑھانی چاہیے مگر یہ بھی خیال رہے کہ حرارت غذا مین زیادہ ہو۔ جو ماندگی بہ سبب حرکت کے پیدا ہوئی ہو پس ترک حرکت کا بروقت ابتدائے ظہور اثر ماندگی کے اوسکی پیدا ہونیکو منع کرتا ہے۔ اوسکے بعد استعمال ریاضت استرداد کا کیا جاتا ہے تاکہ حرکت معتدل مواد کو بطرف جلد کے دفع کر دے اور جلد سے مواد کو مالش تحلیل کرتی ہے وہ مالش جو درمیان۔ کمون حرکات ریاضت وغیرہ کے کیجاتی ہے یعنے بسوقت ریاضت کرتے کرتے ٹھہر جاتے ہین اوسوقت مالش کرنی چاہیے۔ تجربہ اسکے استعمال کا استحمام سے کیا جاتا ہے اگر حمام سے لرزہ پیدا ہو تو پس یہ ماندگی اوس حد سے بڑھی ہوئی ہے کہ ایسی خفیف تدبیر سے دفع ہو جاوے۔ خصوصاً اگر استحمام سے تپ پیدا ہو اسوقت نہلانا حمام مین درست نہین ہے بلکہ استفراغ مادہ کا کرکے اصلاح مزاج

کی کرنی چاہیے اور اگر حمام مین نہانے سے لرزہ وغیرہ پیدا ہو البتہ ایسی تدبیر خفیف سی نفع ہوگا بشرطیکہ حرارت آب حمام کے معتدل ہو ۔ اگر گومین صاحب ماندگی کے اخلاط خام ہون ابتدا مین ماندگی کی تدبیر کرنی چاہیے جیسے مناسب ہے بعد اوسکے اخلاط خام کا نضج اور تلطیف اور اخراج کرنا چاہیے پہر اگر اخلاط زیادہ ہون حکم سکون اور ترک ریاضت کا دینا چاہیے اسلیے کہ سکون زیادہ تر ہضم کرتا ہے اور فصد ترک کرنا چاہیے اسلیے کہ فصد سے اکثر اچھا خون نکلجاتا ہے اور خام باقی رہتا ہے اور مسہل کا بھی استعمال قبل اصلاح کے نکرنا چاہیے اسلیے کہ اس سے فساد مادہ ہوتا ہے اور نہ کچھ اذیت ہوتی ہے البتہ ادرار کا مضایقہ نہین ہے ۔ اور زیادہ گرم چیز بھی نہ دینی چاہیے کہ خام کو تمام بدن مین منتشر کر دیگی ۔ اور چاہیے کہ استعمال گرم چیز کا ایسے شخص کے واسطے بہ نرمی اور بآسانی ہو اور واجب ہے کہ اوسکی غذا مین فلفل اور کبر اور زنجبیل اور سرکہ کہ جسمین کبر پڑا ہوا ور سرکہ جسمین لہسن داخل ہو اور سرکہ جسمین اونٹ کٹارا شریک ہو اور جرم ان دوا ؤنکو بھی استعمال کیے جائین اور وہ جوارشین جو مشہور ہین بقدر مناسب ۔ اور بعد ظہور نضج اور ظہور رسوب کے بول مین اور نضج بازی خلط غالب کے استعمال شراب کا کرنا چاہیے ۔ اور ادرار مناسب ہے اور چاہیے کہ شراب لطیف اور رقیق ہو اور قے کا استعمال نکرنا چاہیے ۔ **فصل پندرہوین جسد احوال کے بیان مین جو بعد ریاضت وغیرہ کے پیدا ہوتے ہین** اکثر بعد ریاضت وغیرہ کے تکاثف اور تخلخل اور ترطیب زائد اور یبس مفرط پیدا ہوتا ہے ۔ ہمکو مناسب ہے کہ پہلے ان احوال کو بیان کرینگے اوسکے بعد اوس ماندگی کی تدبیر ذکر کرین جو خود بخود پیدا ہوتی ہے ۔ منجملہ ان احوال کے کبھی تخلخل بدنکو عارض ہوتا ہے اور بیشتر اسکا عارض ہوتا اوسوقت ہوتا ہے جب تہوڑی سی مالش سختی کے ساتہ بذریعہ روغن قابض کے کرین ۔ منجملہ ان احوال کے تکاثف ہے کہ بوجہ برودت یا استعمال شئے قابض کے یا بجہت کثرت فضول اور اونکی غلاظت اور لزوجت کے کہ اسوجہ سے احتباس فضول کا مسام جلد مین ہوجاتا ہے عارض ہوتا ہے ۔ ایضاً بسبب ایسی ریاضت کے جو اخلاط اندر سے باہر کہینچ لائے بدون اس بات کے کہ پہلے سے کہولدے اور اسباب تکاثف کے موجود ہون بہی تکاثف عارض ہوتا ہے ۔ کبہی سبب تکاثف کا کوئی شئے غباری ہوتی ہے جو بدن پر جم جاے ۔ یا مالش قوی اور سخت موجب تکاثف ہوتی ہے ۔ جو تکاثف بوجہ برودت یا قبض کے پیدا ہوا اوسکی شناخت یہ ہے کہ رنگ جلد کا سفید ہوتا ہے اور گرمی دیر مین قبول کرتا ہے اور پسینہ بھی دیر مین نکلتا ہے اور رنگ کی سرخی دیر مین ہوتی ہے بوقت ریاضت کے ۔ لوگ اگر گرم حمام مین نہائین اور جو فرش حمام مین ایسے مقام پر بچھے ہوئے ہین جنکی حرارت معتدل ہے اور نیز اسقدر لوٹین کہ پسینہ آجائے اور لطیف گرم روغن کی مالش کرین انکے حق مین بہت بہتر ہوگا ۔ جو لوگ تکاثف مین بوجہ سدہ یا سختی کے پڑے ہون اونکی علامت نہونا اس علامت کا ہے جو تکاثف برودت کی مذکور ہوئی اور جلد کا میلا ہونا یہ علامت خاص ہے ۔ علاج اس تکاثف کا نکال ڈالنا مادہ کا ہے اگر فضلہ موجود ہو بعد اوسکے استعمال اوس چیز کا جو تحلیل کرے حمام ہو یا تیل کی مالش ہو ۔ جن لوگونکے بدن میں تکاثف بجہت گرد و غبار کے پیدا ہو یا بوجہ قوت مالش کے اونکو حاجت حمام کی زیادہ ہے بہ نسبت تیل کی مالش کے ۔ اور چاہیے کہ مالش نرم قبل حمام یا بعد حمام کے کرین کبہی بعد افراط ریاضت کے بجہت قلت مالش کے ضعف اور تخلخل پیدا ہوتا ہے اور کبہی بوجہ جماع مفرط کے اور بسبب متواتر حمام کرنیکے بہی تخلخل عارض ہوتا ہے ۔ ایسے لوگونکا علاج ریاضت استرداد سے اور خشک مالش جسمین سختی ہو کرنا چاہیے اور روغن قابض کا بہی استعمال ہو سکتا ہے ۔ غذا مین ایسی کہلانی چاہیے جسمین ترطیب ہو اور مقدار کم ہو اور حرارت اور برودت مین معتدل ہون مگر اندکے مائل بحرارت ہون یہی تدبیر کرین اگر ضعف یا بیداری یا غم عارض ہو یا خشکی بجہت غضب کے پیدا ہو پہر اگر ان لوگونکو بعضی عارض ہو ریاضت استرداد بلکہ کسی قسم کی ریاضت نکرینگے کبہی بجہت زیادتی استحمام کے یا کثرت استعمال غذا اور شراب کے یا زیادہ آسودگی اور خوشحالی کہانے اور پینے مین حاصل ہوتی ہے انسان

زیادتی رطوبت کا اپنے اعضا مین احساس کرتا ہے خصوصًا اپنی زبان مین تا ینکہ زیادتی افعال اعضا کو ضرر پہونچاتی ہے پس اگر یہ زیادتی بجہت کسی سبب سابق کے پیدا ہوئی ہو اوسکا علاج امراض جزوی کے ساتہ بیان ہوگا اور اگر کسی ایسے سبب سے جسکو ابہی ہمنے شمار کیا ہے عارض ہو مثلًا مشروبات مین زیادتی کرنا یا زیادہ آرام اور آسایش کرنا یا بافراط ایسے امور کا استعمال کرنا جنسے رطوبت پیدا ہو مثل حمام وغیرہ کے پس واجب ہے کہ یہ لوگ بہت اہتمام سے ریاضت قوی کرین اور مالش باخشونت اور خشک بدون روغن کے یا تہوڑا سا روغن گرم سے مالش مین استعمال کرین — جو خشکی بافراط کوئی شخص اپنے بدن مین دریافت کرے وہ از قسم اعیای تشفی کے ہے اور اوسکا علاج بہی وہی ہے جو اعیای تقشفی کا ہے

فصل ساتوین بیان مین اوس ماندگی کے جو خود بخود پیدا ہوتی ہے

اگر اعیای قروحی خود بخود پیدا ہو شناخت اوسکی حال کی اسطرح پر کرنی چاہیے کہ جو خلط سبب اس ماندگی کا ہے اندر رگون کے ہے یا باہر داخل عروق ہونے سے بدلو بول کی اور حالات سابق کی غذا اون کی اور اوس شخص کی عادت کثرت تولد فضول کی یا کمی یا قلت فضول کی اور بسرعت نکلنا فضول کا بدن سے یا محتاج کرنا فضول کا تاخر اوس شخص کو انکے نکلنے مین بطرف علاج کے دلالت کرتا ہے — اسیطرح کیفیت مشروبات کی کہ صاف تہی یا گدلی تہی داخل عروق ہونے کی دلیل ہوتی ہے — اگر یہ دلائل پائے جائین پس اخلاط اندر رگونکے ہونگے ورنہ رگونکے باہر — اگر ماندگی بجہت اون فضول کے پیدا ہو جو رگونکے باہر ہون اور اندر رگونکا پاک ہو فقط ریاضت استرداد کافی ہوگی — اور وہ تدبیر بہی کرنی چاہیے جو اوس اعیای قروحی کے بارہ مین مذکور ہو چکی ہے جو بسبب ریاضت پیدا ہوتی ہے — اور اگر ماندگی بجہت اجتماع فضول کے داخل عروق مین ہو اوسکی تدبیر ریاضت سے نکرنی چاہیے بلکہ اوسکی تدبیر آرام اور تنویم ہے اور اوسکو بہوکہا رکہنا اور رات کو تیل لگانا اور نہلانا آب معتدل سے بشرطیکہ متحمل حمام کا ہو بشرط مذکور بالا اور غذا دینا اوسکو بہ قلت ایسی چیز سے جسکا کیموس جید ہے از جنس ہریسہ بہی ہو سکتا ہے مگر غذا مین کثرت لزوجت اور کثرت غذائیت نہونی چاہیے — یہ غذا ایسی ہونی چاہیے جیسے جوا اور زردہ روس یعنے جوار اور گوشت پرند کا — اور پینے والی چیزین جیسے سکنجبین عسلی اور ماء العسل اور شراب سفید اور رقیق اس شخص کو بکیفیت شراب پینے سے مانع نہین ہو سکتی ہے اسلیے کہ منضج اور مدر ہے واجب ہے کہ ابتدائی تدبیر ایسی شراب سے کیجاے جسمین اندکے ترشی یا خوصیت یعنے زردی مثل برگ درخت خرما کے ہو بعد اوسکے بتدریج ابیض رقیق تک نوبت پہونچے اگر یہ تدبیر کافی نہو اوس بدن مین کوئی خلط فاسد ضرور ہے پس خلط غالب کا استفراغ کرنا چاہیے پہر اگر خلط غالب خون ہو یا کوئی اور خلط ہو کہ اوسکے ساتہ خون ہو فصد کرنی چاہیے ورنہ مسہل دینا چاہیے یا فصد اور مسہل دونون کو جمع کرنا چاہیے جیسا حال قلت اور کثرت خون کا ہو مگر اسکا خیال ضرور ہے کہ فصد یا اسہال سے ضعف قوت نہونے پائے — جنس خلط پر استدلال کرنا بول اور عرق اور نیند سے اور نیند کیحالت اور بیداری کی حالت سے کیا جاتا ہے اگر باوجود تدبیر جیدہ کی نیند نہ آسکے دلیل ردی ہے اگر اسکا خیال ہو کہ اچہا خون رگون مین کم ہے اور اخلاط خام غالب ہین پس راحت دیکر ایسی چیز کہلانی چاہیے جو ملطف پیدا کرے بعد خیال اس بات کے کہ اسمین زیادہ سخونت نہو بلکہ وہ چیز ملائم جسمین نفع ہو جیسے سکنجبین عسلی — اور اگر احتیاج زیادہ قوی ملطفات کی ہو طعام مین یا آش جو مین جو اوسے پلائی جاے اوسمین تہوڑی سی فلفل سیاہ داخل کرین — اور اگر باضطرار حاجت معجون کمونی اور فلافلی کی بجہت خامی خلط کے ہو بحسب مناسب قبل طعام یا بعد طعام کے یا بروقت سونے کے جائز ہے — اور مقدار شربت ایک چہوٹے چمچہ مین جتنے آسکے — ان لوگونکو لائق معجون خود بہی نہین ہے اسلیے کہ اوسمین گرمی زیادہ ہے — پہر اگر ناہت ہو جاے کہ اخلاط خام اندر رگونکے نہین ہین بلکہ اعضای اصلیہ مین ہین تا صباح اور اوسکے بدن کی مالش ایسے روغن سے جو ادغام پیدا کرے کرنی چاہیے — اور پلانے مین ایسی دوائین گرم تجویز کرنی چاہیے جنکی گرمی جلد تک

پہونچے۔ اور زیادہ دیر تک سکون کرنا اوسکے بعد استحمام ایسے پانی سے جسکی حالت معتدل ہو اونکو بالالتزام کرانا چاہیے۔ اور معجون فودنجی تجویز اونکو کھلانی چاہیے۔ لیکن معجون کا استعمال قبل از طعام اور ریاضت کے واجب ہے۔ اگر بعد طعام کے کسی دوای ہاضم کی حاجت ہو دوائی قوی جو بسبب قوت نفوذ ضرر کرسکتی ہو جیسے فودنجی نہ دینی چاہیے بلکہ مثل معجون کمونی اور فلافلی کے مناسب ہے۔ اور ان دونو نمین سے جسکا استعمال کرین مقدار مین تھوڑی ہونی چاہیے۔ اور معجون سفرجلی بھی جائز ہے اسکے مقدار فلافلی اور کمونی کے مقدار سے زیادہ بھی ہو سکتی ہے مگر اسقدر تامل کرلینا چاہیے کہ بدنمین بشدت حرارت عارضی بروقت استعمال ان دواونکے ہو۔ ان لوگون کو ملنا روغن بابونہ اور شبت اور مرزنجوش وغیرہ کا تنہا یا ہمراہ موم کے بھی نافع ہے یا ان روغنونکو رانتیج اور بزرانیاج سے مع بارہ گنتے روغن زیت کے قوی کرنا چاہیے اگر یہ دریافت ہوجاے کہ اخلاط اندر اور باہر رگون کے دونون جگہ مین قصد اصلاح ہو بسبب تغیر یا آفت عظیم کرسکے جس سے آفت صعبہ پیدا ہو اوسے چھوڑ دینا چاہیے۔ اگر ضرر دونون سے برابر ہو پہلے قصد اسباب کا تنہا کیا جاے کہ ادویہ ہاضمہ مثل فلافلی کے استعمال کرین۔ اور اگر اس معجون پر فیاسالیون ہموزن انیسون کے زیادہ کرین تاکہ ادرار شدید ہو ممکن ہے۔ اور اگر اسمین تھوڑی سی معجون فودنجی ملا دین ازانکہ مقدار شربت معجون فودنجی ملاتین بعد ازانکہ مقدار شربت معجون کمونی اور فلافلی کی کم کرین جائز ہے اور بتدریج ایسا کرنا چاہیے کہ آخر مین فقط فودنجی باقی رہجاے یعنے جسوقت اخلاط اندرونی عروق کا ہضم ہوکر اخراج ہو جاے اور فقط تدبیر اون اخلاط کی باقی رہے جو باہر رگون کے ہون معجون فودنجی اخلاط خارج عروق کے واسطے نافع ہے جیسا اوپر بیان ہوا۔ اور اندرونی رگونکے اخلاط کی نسبت مضر ہے۔ اور یہ لوگ جنمین دونون باتین جمع ہین اونکے واسطے مناسب ہے کہ اجتناب کرین کل ایسی چیزون سے جو بشدت طرف خارج کے جذب اخلاط کرین یا بشدت اندر کیطرف اخلاط کو جذب کرین اسیواسطے انکے حق مین جلدی تدبیر قے اور اسہال کی جائز نہین ہے جبتک کہ پہلے تلطیف اور تقطیع اور انضاج نہولے انکے حق مین ریاضت کثیر بھی مناسب نہین ہے۔ جسوقت ماندگی مین سکون پیدا ہو اور رنگ بدنکا اچھا ہونے لگے اور بول مین نضج دریافت ہو پس بخوبی انکے بدن کی مالش کرنی چاہیے اور تھوڑی سی ریاضت کرانی چاہیے بعد اوسکے تجربہ کرانا چاہیے اگر دلک اور ریاضت سے کسیقدر مرض عود کرے ترک کرنا چاہیے اور اگر نہ عود کرے انکا استمرار بحسب عادت رفتہ رفتہ کرنا چاہیے تاآنکہ نوبت استحمام اور تیل کی مالش اور دلک اور ریاضت واجبی کی پہونچے اور آخر کو روغن قوی کا استعمال کرنا چاہیے۔ پھر اگر یہ لوگ دوبارہ ماندگی مین مبتلا ہوجاوین اور اوسکے ساتھ قروح کا بھی احساس کرین تدبیر مذکورہ بالا کو دوبارہ کرنا چاہیے۔ اور اگر دوبارہ کی ماندگی مین احساس قروح کا نہو تدبیر بذریعہ دلک استرداد کے کرنی چاہیے۔ اور اگر دلائل ظہور ماندگی اور احساس قروح مین اختلاف اور ترکیب ہو اور ماندگی قوی محسوس نہو اوسوقت مریض کو فقط راحت دینی چاہیے۔ اعیای تمددی کا سبب اس مقام پر فقط امتلا بدون رداوت خلط کے ہوتا ہے اوسکا علاج اون ابدان مین جنکا مزاج ردی ہے فصد اور تدبیر لطیف سے کرنا مناسب ہے۔ اور جس بدنکا ہم ذکر کر رہے ہین اوسکی تدبیر بذریعہ نطول اور تقطیع کے کرنی مناسب ہے بعد اوسکے اعانت ایسے امور سے کیجاے جو مناسب ہو۔ اعیای ورمی کا علاج یہ ہے کہ بہت جلد اوس رگ کی فصد لین جو مناسب نسبت اوس عضو کے ہو جسمین ماندگی زیادہ موجود ہو اور پہلے ظہور ماندگی کا جسمین ہوا ہو۔ اور اگر ماندگی مین سب عضا برابر ہون فصد اکحل یعنے ہفت اندام کی لیجاے۔ اور بیشتر حاجت ہوتی ہے کہ دوسرے دن بھی بلکہ تیسرے دن فصد لی جاے۔ پس پہلے دن جسوقت ظہور ماندگی کا ہو فوراً فصد کرنی چاہیے اور تاخیر نکرنی چاہیے تاکہ ماندگی متمکن اور تمام بدنمین ٹھہر نہ جاے اور دوسرے اور تیسرے دن شب کو فصد لی جاے پہلے دن غذا آب جو یا حریرہ مع قند کے یا رس سادہ کا دینا چاہیے اگر تپ عارض نہو ورنہ فقط آب جو اور دوسرے دن سے بعض بار دلدار کر بعد مکین

معتدل جیسے روغن بادام شریک کرکے کھلائین۔ اور تیسرے دن وہ غذائین جنمین کاہو اور کدو شریک ہو اور ملوکی اور حماضی کا استعمال کرین اور مثل سماک ترش حماضی کے بطور اسفیدباج کے پکاکر کھلائین اور ان دنون مین تا امکان پانی پینے سے منع کرین لیکن اگر تیسرے دن اونکو پیاس پر صبر نہو سکے اور نہ غذا اچھی طرح ہضم ہو ماء العسل پلانا چاہیے یا شراب سفید رقیق یا پانی ملی ہوئی شراب دینی چاہیے۔ اور اس بات سے پرہیز کرنا چاہیے کہ بعد ان استفراغات کے دفعتہً اونکو اتنی غذا دیجاے جو بقدر اونکی حاجت کے ہو اسواسطے کہ اگر پوری غذا دیگئے غذا غیر منہضم کا جذب بطرف رگون کے ہوجائیگا تین وجہون سے **پہلی وجہ** یہ ہے کہ غذا جسوقت قلیل ہوتی ہے معدہ اوسکو گرفت کر لیتا ہے اور باہر نکلنے نہین دیتا اور قوت ماسکہ معدہ کی قوت جاذبہ کبد سے مقابلہ کرتی ہے اور جسوقت غذا زیادہ ہوتی ہے معدہ اوسکو نہین رکھتا بلکہ بتشیع معدہ جذب کبد کی اپنی قوت دافعہ سے اعانت کرتا ہے اور یہی حال ہر ایک طرف مقدم غذا کا ہے نسبت اپنے مابعد کے **دوسری وجہ** یہ ہے کہ غذاے کثیر معدے مین بخوبی ہضم نہین ہوتی **تیسری وجہ** یہ ہے کہ بروقت کثرت غذا اسکے رگون تک بھی زیادہ غذا پہونچتی ہے رگین بھی اوسکی ہضم سے عاجز ہوتی ہین

فصل سترہوین بیان تدبیر اون ابدان کا جنکے مزاج اچھے نہین ہین یہ بدن یا مخطی ہین یا از راہ خلقت کے ممنوع ہین۔ مخطی سے وہ بدن مراد ہین جنکے مزاج اصل خلقت مین اچھے تھے مگر فی الحال بوجہ خطاے تدبیر کے اونکے مزاج مین برائی پیدا ہوئی ہے اور تدبیر مین اسقدر طول ہوا ہے کہ اب گویا بمنزلہ عادت کے ہوگئی ہے اور اوس بدن مین جاگزین ہوگئی۔ اور ممنوع اوس بدنکو کہتے ہین جسکا مزاج اصل خلقت مین نادرست ہو۔ بدن مخطی کی شناخت خطاے تدبیر کی کمیت اور کیفیت سے کیجاتی ہے تاکہ علاج اونکا بالضد کیا جاے۔ اور کبھی حال سحنہ بدنکا بھی اوس پر دلیل ہوتا ہے۔ اور ممنوع بدن مین فساد مزاج یا ابتداے خلقت سے ہو یا ابتدا سے اوس سن کے جس سن مین اب بدن ہے۔ ہم ابتدا بیان معالجہ ابدان ممنوعہ کا ابدان مشائخ سے کرتے ہین

تعلیم تیسری فن تیسرا اسمین چھ فصلین ہین

فصل پہلی بیان عام تدبیر مشائخ کا مجملی تدبیر ان لوگون کی استعمال اوس چیز کا ہے جس سے ترطیب اور تسخین حاصل ہو اور نیند کا بچھانا بستر خواب زیادہ ٹھہرنا بنسبت جوانون کے۔ غذا مین اونکے اہتمام کرنا اور استحمام۔ مشروبات مناسب حال تجویز کرنا۔ ہمیشہ ادرار بول اور اخراج بلغم کا اونکے معدون سے اور مثانہ اور امعاکے کرانا۔ اور ہمیشہ اونکی طبیعت کو نرم رکھنا چاہیے۔ مالش جو معتدل کمیت اور کیفیت مین ہو مع روغن کے بعد اوسکے مشی کرنا یا سوار ہونا اگر مشی سے ضعف پیدا ہو انکو بہت مفید ہے۔ اور جو شخص ضعیف ہو اونکے بدن کی مالش دوبارہ بھی کرنا چاہیے۔ واجب ہے کہ عطر خوشبو خصوصاً جنکے گرمی معتدل ہو بالالتزام استعمال کرین۔ مالش تیل کے بعد نوم کے کرنے سے قوت حیوانی مین آگہی اور بیداری پیدا ہوتی ہے بعد اوسکے استعمال سواری یا ورزش کا کرنا چاہیے

فصل دوسری غذاے مشائخ کے بیان مین غذا انکو متفرق اوقات مین تھوڑی تھوڑی دینی چاہیے اور دو یا تین مرتبہ بحسب ہضم قوت کے کھلانی چاہیے پس تیسری ساعت مین دن کے تھوڑی سی روٹی بہت اچھی قسم کی ہمراہ شہد کے کھائین اور ساتوین گھنٹے مین بعد استحمام کے اوس چیز کا استعمال کرے جو ملین ہو جیسا ہم ذکر کرینگے اسکے بعد قریب شب کے ایسا طعام جسمین غذا اچھی تجویز کیجاے کھانی چاہیے۔ مگر یہ شخص تھوڑی ہی مقدار کے غذا مین کچھ زیادتی کرلی چاہیے۔ جو غذا کہ اوس سے تولید سودا یا بلغم کی ہو اسیطرح جسمین حرارت تیز ہو مثلا ہاتھی اور توابل یعنے مصالحہ گرم اسکے ہو اونسے بھی پرہیز کرنا چاہیے بلکہ بسبیل دوا کے ہے اگر ان چیزون مین جو اونکے لائق نہین ہین استعمال کرین چاہیے کہ تھوڑی [illegible] غذاے غلیظ مولد سودا مین سے کوئی شور نمکین کھائین یا [illegible] [illegible] کے ہوئے جانور اونکا گوشت [illegible]

گوشت سخت ہو اور تربوز اور کھیرے کا استعمال کریں ۔ اور اگر دوسری قسم میں سے ازروے خطا سکے کوئی چیز استعمال کریں یعنی جو
چیزیں حاد اور حریف ہیں اونمیں سے کوامیخ یعنے نانخورش بامصحار یعنے ماہیانہ جو ایک مرکب چیز مچھلی اور سرکہ وغیرہ سے بنائی جاتی ہے یا یہ کہ یہی
ایک نانخورش تیز اور نمکین ہے اوسکا استعمال کریں چاہیے کہ اس خطا کا علاج بالضد کیا جاے بلکہ واجب ہے کہ استعمال ملطفات کا اونکے واسطے
تجویز کیا جاے جسوقت معلوم ہو کہ اونکے بدنمیں فضول پیدا ہوے ہیں ۔ پھر جسوقت تنبہ ہو چکے مرطبات سے غذا دینی چاہیے اور بعد اس
تغذیہ کے کبھی کبھی کوئی چیز ملطف ہمراہ غذا کے بھی تجویز کرنی چاہیے جیسا ہم آگے بیان کرینگے ۔ دودہ سے اس سن میں وہی لوگ منتفع ہوتے ہیں
جنہیں بخوبی دودہ کے ہضم کی قوت ہو اور بعد ہضم کے کسیطرح کا تمدد بطرف جگر یا بطن کے نہ پیدا ہو اور نہ کسی قسم کی خارش اور نہ درد محسوس
ہو اگر یہ باتیں نہوں دودہ کا استعمال بیشک مفید ہے اسلیے کہ غذای بدن بھی ہوتا جاتا ہے اور ترطیب بھی کرتا ہے ۔ بہت بہتر دودہ گوسفند
اور مادہ خر کا ہے ۔ مادہ خر کے دودہ میں یہ بات ہے کہ وہ بہت کم معدے میں مثل پنیر کے نہیں ہوجاتا ہے ۔ اور بہت جلد معدے سے اوترتا
ہے خصوصاً اگر اوسکے ہمراہ شہد اور نمک ہو مگر اوسکے چراگاہ کی خبرگیری کرنی چاہیے تاکہ کوئی چیز پہلی غذا تیز یا ترش یا شور چرنے نپائے ۔
ترکاریاں اور فواکہ جنکو مشائخ کہا سکتے ہیں وہ یہ ہیں جیسے چقندر اور تہوڑا سا گندنا ۔ اسکو مری اور زیت سے خوشبو کرکے خصوصاً قبل طعام
کے اگر استعمال کریں تلیین طبیعت پر معین ہوگا ۔ جسوقت استعمال نوم کا کسی وقت میں کریں اور اوسوقت سونے کی عادت بھی ہو تو اس
سے فائدہ پاتے ہیں ۔ زنجبیل پروردہ ایسی دوا ہے جو اونہیں موافق ہے اور اکثر گرم مربے کا بھی استعمال کرنا چاہیے مگر اتنا کہ جس سے
گرمی پیدا ہو اور ہضم ہو جاوے نہ اسقدر کہ جو بدن میں خشکی پیدا کرے ۔ پس واجب ہے کہ اونکی غذائیں مرطب ان مہیات سے بطریق
ہضم اور تسخین کے اثر پذیر ہوں اور تجفیف کا اثر قبول نکریں ۔ واسطے تلیین طبیعت کے منجملہ اون چیزوں کی جو لائق اونکے بدن کے ہیں
فواکہ میں سے انجیر تر اور الوی بخارا گرمیوہ میں ۔ اور انجیر خشک جو ماء العسل میں پکایا جاے جائز نہیں ۔ مگر یہ سب چیزیں قبل طعام اونکو واسطے
تلیین طبیعت کی دینی چاہئیں ایضاً لبلاب یعنی عشق پیچاں جو پانی اور نمک میں جوش دیا جاوے اور مری اور روغن زیتون سے خوشبو کیا جاے
اور بیخ لبسابیخ اگر شوربا مرغ میں یا والیین یا شبت یا چقندر یا کرنب میں شریک کریں وہ بھی مفید ہے ۔ اگر اونکی طبیعت کا یہ حال ہو کہ
ایکدن نرم رہے اور بخوبی اجابت ہو اور دوسرے دن نہو اوسوقت مسہل اور مزلق چیزوں کی حاجت نہیں ہے ۔ اور اگر ایکدن نرم رہے
اور دو دن قبض ہو فقط آب کرنب اور لبلاب اور لباب قرطم یعنے شیرہ کڑ کا آب چوزہ میں شریک کرکے کافی ہے با مقدار ایک یا دو جوزہ کے مع قرطم
اور زیادہ مقدار اوسکی تین جوزہ ہے کہ بالخاصیت ملین ہے اور احشا میں جلا پیدا کرتی ہے بدون کسی اذیت کے ایضاً اونکو وہ دوا مفید
ہے جو مرکب نبات قرطم سے ہو اور دہی گونہ لباب قرطم سے اور میں انجیر خشک شریک ہو مقدار شربت اسکی ایک جوزہ ہے ۔ حقنہ روغن سے
کرنا بھی مفید ہے کہ اس میں باوجود قوت استفراغ کے تلیین احشا کی بھی ہے خصوصاً بزیت شیرین سے حقنہ کرنا ۔ تیز حقنوں سے انکو گو کہ
بچانا چاہیے کہ انکی انتوں میں خشکی پیدا ہوتی ہے اور حقنہ تر جسمیں من اخل ہو مشائخ کو بہت نافع ہے ۔ جسوقت چند روز اونکی طبیعت میں قبض
پیدا ہو ایضاً اور بہی واسطے مشائخ کے اور بہ ملین طبیعت ہیں جنکا ذکر قرابادین میں ہم خاص واسطے اونکے کرینگے ۔ واجب ہے کہ استفراغ
کھول اور مشائخ کا تا امکان فصد سے نکیا جاے ۔ اسہال معتدل اونکے واسطے مناسب ہے ۔ **فصل تیسری شراب مشائخ**
کے بیان میں بہترین شراب انکو واسطے شراب کہنہ سرخ ہے تاکہ اوسکا ادرار اور تسخین ساتھ ہی کرے ۔ اور سفید شراب جو سفید ہو اوس سے
پرہیز کرنا چاہیے ہاں بعد غذا کے اگر استسقاء کریں اور پیاس معلوم ہو اوسوقت تھوڑی سی شراب سفید رقیق پی سکتے ہیں گویا کہ وہ مثل

پانی کے سبب ہے۔ شیرین شراب اور اور میٹھی چیزین مشروب جنسے سدے پڑنیکا خوف ہوتا ہے اوس سے پرہیز کرین **فصل چوتھی تفتیح سدد مشائخ کے بیان مین** اگر مشائخ کے بدن مین سدے پڑجاتین اور آسان تر اخراج اون سدو نکا ہے جو بوجہ پینے شراب سے پیدا ہون۔ واجب ہے کہ تفتیح اون سدون کی معجون فودنجی اور فلافلی سے کیجاے اور استعمال فلفل کا شراب کے اوپر اختیار کیا جاے اور اگر اونکی عادت استعمال پیاز اور لہسن کی ہو بدستور جاری رکھین۔ تریاق بھی اونکو بہت فائدہ کرتی ہے خصوصًا جسوقت سدے پیدا ہون۔ اسیطرح اثاناسیا اور امروسیا جو اس قسم کی خاص دوائین مرکب ہین لیکن واجب ہے کہ ترطیب اونکے بدن کی بعد استعمال ان چیزون کے بذریعہ استحمام اور مالش روغن کی و نیز بذریعہ استعمال مرطب غذاون کی مثل ماء اللحم خندروس اور جو کے ساتہ کیجاے۔ شراب العسل کا بھی استعمال اونکو نافع ہے سدون کے پیدا ہونے اور وجع مفاصل سے امان دیتا ہے بشرطیکہ بروقت محسوس ہونے سدے کے کسی عضو مین یا مستعد ہونے کسی عضو کے اسبات پر کہ سدہ پیدا ہو ماء العسل مین ایسی چیزین بھی ڈالی جائین جو رفع سدد کیواسطے مخصوص ہین جیسے تخم کرفس کہ اعضاے بول تک اثر شراب العسل کا پہونچا دین۔ اور اگر سدہ جگری ہو یعنے بشکل تپہری کے ہون کرفس ہی قوی تر کوئی دوا مثل قطراسالیون کے شراب العسل مین جوش دینی چاہیے۔ اگر سدہ ریہ مین ہو اوسوقت زوفا پرسیاوشان سلیخہ وغیرہ ملانا چاہیے

فصل پانچوین دلک مشائخ کے بیان مین مالش مشائخ کے بدنکی معتدل مقدار اور کیفیت مین کرنی چاہیے۔ اور جو اعضا اونکے بدن مین ضعیف ہین یا مالش سے اونکو گزند پہونچتا ہے اونکی مالش ترک کرنی چاہیے۔ اور اگر چند مرتبہ مالش کیجاے ہر مرتبہ پارچہ ہای سخت سے یا خالی ہاتہون سے کرنی چاہیے یہ تدبیر اونکو نافع ہے۔ اور اونکے اعصاب کی امراض کی نوائب کو منع کرتی ہے۔ اور حمام ہمراہ دلک کے یقینًا مفید ہوتا ہے

فصل چھٹی ریاضت مشائخ کے بیان مین ریاضت مشائخ کے بحسب حالات اونکے مختلف ہوتی ہے یعنے جیسے اونکے بدن کے حالات ہون اور جیسی بیماریاں اونکو عارض ہوتی ہون اور جیسی عادت اونکو ریاضت مین ہو ویسی ہی ریاضت بھی اونکی مناسب ہوتی ہے۔ اگر اونکے بدن نہایت درجہ اعتدال پر ہون ریاضت معتدل اونکو موافق ہوگی۔ پہر اگر کوئی عضو اونکے بدن کا اپنے افضل حالات پر نہو خاص اوس عضو کی ریاضت بخلاف اور اعضا کے زیادہ کرنی چاہیے مثلًا اگر سر مین دوار یا صرع عارض ہو یا سر سے مواد بطرف رقبہ اگر گزرتے ہون خواہ سر کی طرف اکثر بخارات چڑہتے ہون ایسی ریاضتین اونکو مفید نہونگی جسمین سر جھکانے کی حاجت ہو لیکن اونکو مناسب ہے کہ ریاضت بذریعہ مشی اور دوڑنے اور سوار ہونے کی کرین یا جو ریاضت ایسی ہو کہ اوسمین نصف جسم اسفل کا متحرک ہو اور اگر کوئی آفت اونکے پاؤن مین ہو ایسی ریاضت اختیار کرین جسمین اعضاے فوقانی متحرک ہون مثل اسکے کہ دو آدمی ایک دوسرے کی گردن مین ہاتہ ڈالکے چھوڑانے کا زور کرین اور پتہر پھینکنا یا اوٹھانا۔ اور اگر آفت وسط جسم مین ہو مثل طحال اور جگر اور امعاء کے دونون اطراف کی ریاضتین یعنے ہاتہ اور پاؤن کی مفید ہونگی۔ اگر کوئی اور مانع ان ریاضات کا نہو۔ اگر آفت بطرف سینہ کے ہو اونکو فقط ریاضت اعضاے تحتانی کی مفید ہوگی۔ اگر گردہ اور مثانہ مین آفت ہو فقط اوپر کے اعضا کی ریاضت نفع دیگی۔ اونکو یہ بات ممکن نہین ہے کہ رفتہ رفتہ ان اعضا کی ریاضت بڑہا کر ان اعضا کو بذریعہ ریاضت کے قوی کرین۔ یہ بات مشائخ کے واسطے ایسی ہے جو اوس سن مین نہین ہے۔ اور کہول جو اکثر ایسے ہوتے ہین کہ جو چیز مشائخ کو موافق ہوتی ہے اونکو بھی موافق ہے اونکے لیے بھی یہ بات خلاف ہے اسلیے کہول اپنے اعضاے ضعیفہ کی تقویت بتدریج ایسے ریاضت سے کرسکتے ہین جو اون اعضا کو موافق ہو اور اون اعضا سے ہوسکے۔ مشائخ کے جو اعضاے مریض ہون جنسے زندگی بھی ریاضت کرسکتے ہین اکثر اونکو اسکی اجازت نہین دیجاتی ہے یعنے جسوقت وہ اعضا گرم یا خشک ہون یا اونمین ایسا مادہ ہو جسکی عفونت اور حبس کا خوف ہو جسمین تشنج پیدا ہو

تعلیم چوتھی بیان مین تدبیر اوس بدن کے جسکا مزاج فاضل یعنی درست نہین ہے اور اس تعلیم مین پانچ فصلین ہین

فصل پہلی درست کرنا اوس مزاج کا جسمین حرارت بڑہ گئی ہو سو مزاج گرم کے ساتہ کبھی یبوست اور رطوبت مین اعتدال ہوتا ہے اور کبھی یبوست کا غلبہ ہوتا ہے یا رطوبت کا۔ اگر سوء مزاج گرم مین یبوست اور رطوبت دونون معتدل ہون اور سوء فیت زیادتی حرارت کی ایک اندازہ خاص پر ہوگی اور بافراط نہوگی ورنہ خشکی ضرور زیادہ ہوتی۔ جو سوء مزاج گرم خشکی کے ساتہ ہو بکیفیت مزاج کی زمانہ دراز تک ٹہر سکتی ہے اور سوء مزاج حار رطوبت کے ساتہ دیر تک قائم نہین رہ سکتا کبھی رطوبت غالب ہوکر حرارت کو بجہا دیتی ہے کبھی حرارت کے غلبہ سے رطوبت مین خشکی پیدا ہوتی ہے۔ اگر حرارت پر رطوبت غالب ہوجاے ایسے شخص کا حال بوقت انتہاء شباب کے اچہا ہوتا ہے اسوقت دونون کیفیتونمین برابر ہوجاتا ہے جب شباب کا انحطاط شروع ہوتا ہے رطوبت غریبہ بڑہتی جاتی ہے اور حرارت گہٹتی جاتی ہے۔ اب ہم کہتے ہین مجملاً تدبیر گرم مزاجون کی منحصر دو غرض ہین ہے **اول** یہ ہے کہ اونکا مزاج معتدل کر دیا جاے **دوسرے** یہ ہے کہ اونکی صحت بدو فیت حرارت مزاج کے جیسی ہے ویسی ہی باقی رہے اور اوسمین کمی نہو پہلی تدبیر کا تمام ہونا بہ نسبت اون لوگون کے خیال کیا جاتا ہے جو انکے لذات کو ترک کرین اور پابندی اور التزام اونکے مزاج مین زیادہ ہو اور زمانہ دراز تک صبر کر سکین یا انکی رفتہ رفتہ اونکا مزاج بطرف اعتدال کے رجوع کرے اسلیے کہ اگر اونکی تدبیر بلاتدریج کیجانے اکثر امراض پیدا ہونگے۔ دوسری تدبیر اوسی غذا سے ممکن ہے جو مشابہ اونکی مزاج کی ہوتا کہ اونکی صحت موجودہ بحال خود باقی رہے۔ جو لوگ گرم مزاج ایسے ہین کہ اونکی رطوبت اور یبوست مین اعتدال ہے ابتدای عمر مین قریب بصحت ہونگے اور انکے مزاج مین سرعت دانتونکے نکلنے کی اور بالون کے پیدا ہونے کی ہوگی۔ اور بیان ہر چیز کا اچہے طور پر کی خوش بیانی کے ساتہ اور باتونمین جلدی بلکہ چال مین بہی سرعت پیدا ہوگی۔ پہر جسوقت جوان ہونگے حرارت مزاج کی بڑہ جائیگی اور خشکی زیادہ پیدا ہوگی۔ مزاج مین انکے خلط کی لذع پیدا ہوگی اور اکثر تولد صفرا کا انکے بدن مین زیادہ ہوگا۔ ابتدای سن مین جیسے سن صبے مین انکی تدبیر وہی ہے جو معتدل مزاج لوگونکی تدبیر ہے۔ جب سن زیادہ بڑہے انکی تدبیر ایسی ہونی چاہیے کہ اوس سے اور بول اور استفراغ خلط صفرا کا اوس طرف سے ہو مدہر انکے فضول بالطبع مائل ہون خواہ بطرف اسہال یا بطرف قے کے۔ اور اگر تدبیر آمادہ خلط کی بطرف استفراغ کے کافی نہو خفیف چیزون سے طبیعت کی اعانت کرنی چاہیے۔ قے کیواسطے تنہا آب گرم باہمراہ بنفشہ کے۔ اسہال کے واسطے غیرہ بنفشہ۔ تمر ہندی۔ شیر خشت۔ ترنجبین۔ مناسب ہے۔ ریاضت مین انکے تخفیف کرنی چاہیے۔ غذا ایسی ہو جسکا کیموس اچہا ہے۔ کبہی ایکدن مین تین مرتبہ حمام کرانا چاہیے۔ جو چیز گرمی پیدا کرے اوس سے احتناب کرنا چاہیے۔ اگر بعد کہانے کے استحمام سے تمدد اور ثقل جانب کبد یا بطن کے پیدا نہو چاہیے کہ استحمام کا استعمال کرین۔ اور اگر انہین سے کوئی چیز عارض ہو استعمال منضجات کا مثل خیساندہ افسنتین اور دواے صبر اور انیسون اور بادام اور مرکی اور سکنجبین وغیرہ کی کرین۔ اور بعد طعام کے استحمام کرین۔ واجب ہے کہ مشروبات بعد ہضم طعام کے ایسے وقت استعمال کرین کہ دوسری غذا کیوقت آنے مین دیر باقی ہو اور یہ وقت وہی ہے جب ان کے سونے سے اوٹہین کہ اوسکے بعد استحمام کیا جاتا ہے۔ ہمیشہ تیل کی مالش مضر نہین کہ انی شراب سفید اور رقیق کا پینا ان لوگون کے مناسب حال ہے۔ اور آب سرد بہی نافع ہے۔ جن لوگونکا مزاج خشک مائل بحرارت ہے ابتداے سن مین یہ تدبیر اونکی بہی لایق ہے اور جنکا مزاج گرم اور تر ہے اونکے بدنمین عفونت مواد کی پیدا ہوتی ہے اور اکثر بادسے بطرف اعضا کے گرتے ہین چاہیے کہ اونکی ریاضت ایسی ہو جس سے تحلیل بکثرت پیدا ہو۔ باانہمہ ریاضت مین نرمی رہے تاکہ سخونت نہ پیدا کرے۔ ایسی ہمکو کثرت کی حاجت ہے جس سے اخلاط مین ثوران نہ پیدا ہو۔ اکثر احتناب ریاضت سے ان لوگون مین وہی شخص کرے جو ریاضت کا خوگر نہو

۔ تدبیر مناسب یہ ہے کہ انکی ریاضت بعد استفراغ کے واقع ہو اور استحمام قبل از طعام کے اور تعب و مشقت بعد دفع کرنے کل فضول کی ہو ۔ اور فصل ربیع میں انپر احتیاطاً فصد اور استفراغ واجب ہی **فصل دوسری اصلاح مزاج اوس شخص کی جسکے مزاج مین برودت زائد ہے** اقسام ان لوگون کے بھی تین ہین ۔ جن لوگون کے مزاج مین باوجود زیادتی برودت کی رطوبت اور یبوست مین اعتدال ہو اوسکو چاہیے کہ ایسی تدبیر کا قصد کرین جس سے حرارت غریزی مین حرکت پیدا ہو ۔ اور یہ تدبیر بذریعہ ایسی غذاے گرم کے جو رطوبت مین اور یبوست مین معتدل ہو مثل ادہان سخنہ اور معاجین کبار اور بذریعہ استفراغ کے جو خاص واسطے رطوبات کے ہے ۔ اور بذریعہ ایسے استحمام کے جس سے عرق برآمد ہو اور ایسی ریاضتین جو اونکے لائق ہین سلیو کہ یہ لوگ اگرچہ انکی رطوبت مین اعتدال ہے لیکن بوجہ زیادتی برودت کی احتمال ہے کہ بعض اوقات مین انکی رطوبت بڑہ جایگی ۔ جو سرد مزاج ایسے ہین کہ مزاج مین باوجود زیادتی رطوبت کے خشکی بھی ہے اونکی تدبیر اور مشایخ کی تدبیر ایک سی ہے **فصل تیسری تدبیر مین اون ابدان کے جو مرض کو بسرعت قبول کرتے ہین** بسرعت قبول کرنا مرض کا یا اسوجہ سے ہوتا ہے کہ اخلاط بدن مین بھرے ہوئے ہین اوسکی تدبیر یہ ہے کہ مقدار اخلاط کی بذریعہ تدبیر مذکور آیندہ کے کم کریکے بقدر معتدل باقی رکھی جاے یا بوجہ خامی اخلاط کے قبول مرض کا بسرعت کرتے ہین اوسکی تدبیر بھی ہے کہ اخلاط کی کیفیت درست کیجائے ۔ اور غذا ایسی اختیار کیجاے جو متوسط جزو بدن ہو قلت اور کثرت مین ۔ تعدیل مقدار اخلاط کی مقدار غذا کی تعدیل سے ہے اور ریاضت کی زیادتی اور مالش قبل استحمام سے اگر ان دونون کی عادت ہو کرنی چاہیے اور اگر عادت نہو ریاضت خفیف اور دلک خفیف کا استعمال کرین ۔ اور غذا چند اوقات مین کھلائی جاے ایک ہی مرتبہ اتنی نہ کھلائی جسمین سیری حاصل ہو ۔ اور اگر بدن انکا ایسا ہو کہ پسینہ اوس سے بآسانی نکل سکے اور اوسکا خوگر ہو بعض اوقات پسینہ نکالنے کی بھی تدبیر کرنی چاہیے ۔ اگر غذا کے وقت مین تاخیر کرنے سے انصباب صفرا کا معدے پر نہوتا ہو چاہیے کہ غذا بعد حمام کے دی جاے ورنہ حمام کرنے پر مقدم کرین ۔ وقت معتدل استحمام کا اگر کوئی مانع نہو چوتھا گھنٹہ دن کا ہے اون گھنٹون سے دن کے جو برابر ہو ۔ اگر اتنی دیر تاخیر کرنے مین غذا کے احتمال انصباب صفرا کا معدے پر ہو اوس وقت سے پیشتر غذا دینی چاہیے ۔ اگر جگر مین سدے کی علامات محسوس ہون ایسے مفتحات سے جنکا ذکر ہو چکا ہے اور مناسب انکے مزاج کے ہون علاج کرنا چاہیے ۔ اور اگر اسکی جہت سے کوئی ضرر اوسکے سر مین پیدا ہوا اوسکا تدارک مشی سے کرنا چاہیے ۔ اگر اوسکی معدے مین طعام فاسد ہو پھر اگر خود بخود منحدر ہو جاے اسکو غنیمت جاننا چاہیے ورنہ اوسکے انحدار کی تدبیر زبیب اور انجیر جو ہمراہ اوس قرطم کے معجون کئے جاتین جسکی صفت اوپر مذکور ہو چکی ہے کرنی چاہیے **فصل چوتھی فربہ کو لاغر کرنیکے بیان مین** اسکی تدبیر بہت جلد انحدار طعام کا معدے سے ہے تاکہ جذب اول غذا کو جوس نہ سکین اور استعمال کرنا ایسے طعام کا جسکی مقدار زیادہ ہو اور تغذیہ کم کرے ۔ اور پے درپے حمام کرنا قبل طعام کے اور ریاضت شریف اختیار کرنا اور ادہان محلل کی مالش اور معجون سے اطریفل صغیر اور دوا اللک اور تریاق اور پینا سرکہ کا مری کو ساتھ نہار منہ اور ذریعہ تفصیل اس تدبیر کے مقالہ زینت مین کیجائیگی **فصل پانچوین لاغر کو فربہ کرنے کے بیان مین** بہت قوی سبب لاغری کا جیسا آگے مذکور ہوگا خشکی مزاج کی اور یبوست ماساریقا مین پیدا ہونی اور یبوست مواد کی ہے ۔ ماساریقا مین جب خشکی پیدا ہوتی ہے غذا کو قبول نہین کرتی ہین خشکی اور لاغری بڑہتی جاتی ہے ۔ واجب ہو کہ مالش حمام سے پیشتر ایسی کیجاے جو خشونت اور لین کے درمیانی ہوتا انکہ جلد سرخ ہو جاے بعد اوسکے مالش سخت کیجاے اوسکے بعد زفت کو طلا کرین اسکے بعد ابتدا

ریاضت کرین ۔ اوسکے بعد استحمام اس طرح کرین کہ بہت جلد فارغ ہوجائین بعد اوسکے خشک رومالون سے بدن کو پاک کرین بعد اوسکے تھوڑے تیل کی مالش کرین اوسکے بعد غذاے مناسب تناول کرین ۔ اور اگر منتظرین او فصل اور عادت کی آب سرد کا تحمل ہوسکے بدن پر اپنے ڈالین ۔ نہایت مقدار اوس دلک سخت کی جو اس طلاے زفت پر مقدم ہے یہ ہے کہ جسقدر بدن مالش سے پہول اوٹہے اوسکا بیٹھنا شروع نہو ۔ اور یہ دلک قریب اوسکے ہے جو ہمنے چہوٹے عضو کے بڑے کرنے مین بیان کی ہے ۔ تمامی اس تدبیر کی مقالہ زینت کتاب چہارم مین آئیگی **تعلیم پانچوین انتقالات کی بیان مین** اور اسمین ایک فصل اور ایک جملہ ہے **فصل پہلی تدبیر فصول کے بیان مین** ربیع مین بہت جلد فصد اور اسہال بقدر واجب او عادت کی کرنا چاہیے ۔ اور اسی فصل مین خاص کرکے قے کا استعمال بہی کیا جاتا ہے ۔ اور جو چیز گرمی اور رطوبت بکثرت پیدا کرے جیسے گوشت اور شراب وغیرہ ترک کیجاتی ہے ۔ غذا مین تلطیف یعنی کمی اور ریاضت معتدل جو زیادہ فصل صیف سے ہو اور ایک مرتبہ بقدر سیری کے غذا کہائی نہین جاتی ہے بلکہ مختلف اوقات مین چند مرتبہ کرکے پوری غذا کہانی چاہیے ۔ شربت اور ربوب جنسے اطفاے حرارت کا اثر پیدا ہو استعمال کیے جاتے جاتے ہین ۔ اور ہر ایک شی گرم اور تلخ اور تیز اور شور ترک کیجاتی ہے ۔ فصل صیف مین غذا اور مشروب اور ریاضت مین کمی کرنی چاہیے آسایش اور آرام کا التزام ۔ حرارت کی بجہانے والی چیزونکا استعمال اور بہ تکلف قے کرنا جسکو ممکن ہو ۔ اور سایہ دراز یا وہ سایہ جو بوقت دوپہر کے ٹہر جاتا ہے خواہ وہ جگہ جسمین شعاع اور دہوپ نہ آتی ہو اوسمین ٹہرنا چاہیے ۔ فصل خریف مین خصوصاً وہ خریف جسکی ہوا مختلف ہو عمدہ تدبیر اونکا اہتمام کرے اور کل خشکی پیدا کرنے والی چیزونکا ترک کرے اور جماع اور سرد پانی زیادہ پینے سے اور اوسکو سر پر ڈالنے سے اجتناب کرے اور سرد مقام مین سونے سے جہان بدنمین پوست اوترنے لگے بچانا چاہیے ۔ اور ہر وقت امتلاے طعام سے اس فصل مین سونا بچانا چاہیے ۔ دوپہر کی گرمی اور رات کی سردی سے بچنا چاہیے ۔ فصلی فواکہ اور اونکا بکثرت کہانا چہوڑ دے ۔ استحمام سواے آب نیم گرم اور پانی سے نکرے ۔ جب دن اور رات اس فصل مین برابر ہوجائے استفراغ بدن کا کرے تاکہ فصل شتا مین فضول اندر بدن کے محتقن نہوجائین ۔ علاوہ یہ ہے کہ اکثر ابدان ایسے ہوتے ہین کہ اونکے مناسب حال یہی ہوتا ہے کہ اپنے اخلاط کے پراگندہ کرنے اور حرکت دینے مین مشغول نہون ۔ اونکو بہی مناسب ہے کہ بدستور جیسے اخلاط ٹہرے ہوئے ہین اوسی طرح رہنے دین ۔ قے کرنے سے فصل خریف مین اطبا منع کرتے ہین اسلیے کہ تپ پیدا کرتی ہے ۔ شراب اس فصل مین ایسی چاہیے جسمین پانی بہت ملا ہو اور زیادتی نکرنی چاہیے ۔

یہ بہی جاننا ضرور ہے کہ کثرت بارش کی فصل خریف مین اوسکے شر سے امان دیتی ہے فصل شتا مین چاہیے کہ تعب بدن مین زیادہ پیدا کرے ۔ اور غذا مین زیادتی کرنی چاہیے ۔ لیکن اگر شتا جنوبی ہو اوسوقت ریاضت مین زیادتی اور غذا مین کمی کرنی چاہیے ۔ اور واجب ہے کہ غذا مین ایسے گیہون اختیار کرے کہ جسکی روٹی قوی تر ہو اور اوسکے آٹے مین چسپیدگی زیادہ ہو بہ نسبت اون گیہونکے جو گرمیون مین کہاے جائین ۔ اور یہی حال گوشت کی سب قسمون اور بہنے ہوئے گوشت وغیرہ کا ہے ۔ ترکاریان اس فصل مین کرنب چقندر کرفس اور بتہوا اور چولائی اور خرفہ اور کاسنی ترک کرے ۔ کمتر صحیح ابدان مین کوئی مرض اس فصل مین پیدا ہوتا ہے ۔ پہر اگر جاڑون مین کوئی مرض پیدا ہو بہت جلد علاج کرنا چاہیے اور بہت جلد استفراغ اوس مادہ کا کرنا چاہیے جس سے مرض پیدا ہوا ہے بشرطیکہ استفراغ واجب ہو اسلیے کہ جاڑون مین مرض کا پیدا ہونا بدون آفت عظیم کے نہین ہوسکتا خصوصاً اگر مرض حار ہو اسلیے کہ حرارت غریزی جو مقابل ہے جاڑون مین بہت قوی ہوتی ہے بوجہ اسکے کہ تحلل جاڑون مین نہین اور بوجہ احتقان کے اندر بدن کے جمع ہوجاتی ہے اور

تمامی قوای طبعی اپنا اپنا فعل بہت عمدگی کے ساتھ کرتے ہین بقراط کے نزدیک جاڑونمین اسہال بہتر ہے سوای فصد کے اور قے کو بھی ناپسند جانتا ہے اور گرمیونمین قے کو مناسب جانتا ہے اسلیے کہ اخلاط گرمیونمین اوپر آجاتے ہین اور جاڑونمین اخلاط تہ نشینی پر آمادہ ہوتے ہین ۔ پس چاہیے کہ اسی کی عادت کرے ۔ ہوا جاڑونکی اگر فاسد ہوجائے اور اوسمین وبائیت آجائے چاہیے کہ بدن کے تنقیہ کا بڑا اہتمام کیا جاے اور مکانات کی ہوا ایسی چیزون سے معتدل کیجاے جو تبرید اور ترطیب قوی پیدا کرین ۔ اور تدبیر ہوائے وبائی کیواسطے واجب ہے یا ہوا اسکان کی گرم کیجاے اور جس جہت سے فساد ہوا مین پیدا ہوا ہے اوسکی ضد سے اصلاح کرین ۔ خوشبودار چیزین ایسی ہوا کی اصلاح مین نہایت مفید ہین خصوصا اگر مخالف مزاج ہوا کے وبائی کے ہون ۔ ہواے وبائی مین ایسی تدبیر کرنی چاہیے کہ زیادہ ہوا کے استنشاق کی حاجت کم ہوجاے یہ بات اسی پر حاصل ہوگی کہ آرام راحت اختیار کرے ۔ اگر فساد ہوا کا زمین کی وجہ سے ہوتا ہو چاہیے کہ زمین پر بیٹھنا چھوڑ دین اور تخت پر بیٹھنا اختیار کرین اور اونچے مقامات واسطے بیٹھنے کے اختیار کرین ۔ اور ہوا کی جلانے والی چیزین تلاش کرین ۔ اگر مبدء فساد کا خاص ہوا سے ہوتا ہے اس جہت سے کہ قریب کی ہوا کا فساد اثر ہوا مین آجاتا ہے یا فساد ہوا کا کسی امر آسمانی سے جسکی کیفیت آدمی سے پوشیدہ ہو پیدا ہوتا ہے ۔ واجب ہے کہ ایسی وبا مین ایسے تہ خانونکی نیچے پناہ لے اور ایسے گہرونمین سکونت اختیار کرین جنکی دیوارین اونچی ہون اور جو مکانات خزانہ رکھنے کے قابل ہین اوسمین پناہ لے ۔ بخورات جو ہوا کی عفونت کا اصلاح کرین ۔ کندر ۔ عود ۔ آس ۔ گل سرخ ۔ صندل ۔ سرکہ کا استعمال وبا مین اوسکی آفات سے پناہ دیتا ہے امراض جزئی مین اسکی باقیماندہ تدبیر بھی بیان کیجائیگی

جملہ تدبیر مسافر کے بیان مین اسمین آٹھ فصلین ہین

فصل پہلی بیان مین تدارک اون اعراض کے جو منذر امراض کے ہین

جس شخص کو ہمیشہ خفقان عارض ہوا کرے چاہیے کہ اپنی تدبیر کرے ایسا نہو کہ یکایک مرجائے ۔ جس شخص کو کابوس بکثرت عارض ہو اور دوار یعنے سر گہومنا چاہیے کہ تدبیر استفراغ خلط غلیظ کی کرے ایسا نہو کہ صرع اور سکتہ عارض ہو ۔ جس شخص کی تمام بدن مین اختلاج پیدا ہو اور جابجا بدن پھڑکتا ہو چاہیے کہ تدبیر استفراغ بلغم کی کرے ایسا نہو کہ تشنج اور سکتہ مین مبتلا ہوجاے ۔ اسیطرح اگر حواس مین کدورت اور ضعف حرکات مع استرخاء کے پیدا ہو ۔ جسوقت تمام اعضا سن ہوجاتین تدبیر استفراغ بلغم کی کرے تاکہ فالج مین گرفتار نہو ۔ اگر چہرہ اکثر مقامات پر پھڑکتا ہو چاہیے کہ تنقیہ دماغ کا کرین تاکہ لقوہ عارض نہو اگر چہرہ اور آنکھ بہت سرخ ہوجائے اور آنسو جاری ہون اور روشنی سے بھاگے اور درد سر بھی ہو چاہیے کہ تدبیر اپنی فصد اور اسہال وغیرہ سے کرے ایسا نہو کہ سرسام مین مبتلا ہوجائے ۔ اگر غم بے سبب بڑہ جاے اور خوف کی زیادتی ہو استفراغ خلط سوختہ کا کرنا چاہیے کہ مالیخولیا مین مبتلا نہو ۔ ایضاً چہرہ اگر سرخ ہوکر پھول جائے اور رنگ بتیرگی ہو اور یہ کیفیت بہت دنون تک ہو جذام پیدا ہونے کا خوف ہے ۔ جسوقت بدن بھاری ہوجاے اور اور ماندگی پیدا ہو اور رگین پھول جاتین فصد کھولنی چاہیے تاکہ کوئی رگ نہ پھٹ جاے اور سکتہ اور موت ناگہانی عارض نہو ۔ اگر تہبج چہرہ اور پلکون اور اطراف مین بخوبی ظاہر ہو حال جگر کا تدارک کرنا چاہیے ایسا نہو کہ استسقا پیدا ہو ۔ اگر براز مین بو پیدا ہو ازالہ عفونت کی رگون سے تدبیر کرنی چاہیے ایسا نہو کہ حمیات پیدا ہون اور بول کی بوی بد کو اس بات پر دلالت زیادہ ہے ۔ اگر ماندگی اور ہاتہ پانون کا ٹوٹنا پیدا ہو تب ہونے سے بچنا چاہیے ۔ اگر اشتہای ساقط ہوجای یا بڑہ جای مجملاً کسی مرض پر دلیل ہے ۔ خلاصہ یہ ہے کہ جو چیز اپنی عادت سے متغیر ہوجاے اشتہاے طعام یا براز اور بول یا خواہش جماع یا نیند یا پسینہ خواہ خارش بدن یا ذہن مین تیزی یا ذائقہ مذوقات یا خواب دیکھنا خلاف عادت کم یا زیادہ یا کیفیت ان چیزونکی متغیر ہوجاے یہ سب امور کسی مرض کی خبر دیتے ہین ۔ اسیطرح غیر طبعی عادت جاری ہونی جیسے خون بواسیر یا خون حیض یا قے یا رعاف یا عادت اشتہا کسی شئے فاسد یا غیر فاسد کی ۔ پس عادت بھی بمنزلہ طبیعت کے ہے سواے بری عادت کے اور عادت کا

تکنا چاہیے۔ اور اگر تنگ کرین تو بتدریج ترک کرین۔ کبھی امور جزی بھی جزئیات امور پر دلالت کرتے ہین جیسے ہمیشہ شقیقہ کے ہونے سے خوف انتشار عین اور نزول الماء آنکھ کا۔ خیالات آنکھ کے سامنے جیسے کہ مثل مچھر وغیرہ ہونگے۔ جو قیت یہ خیالات ثابت اور راسخ ہوجائین اور آنکھ مین ضعف بصارت پیدا ہو تو اگر دلیل نزول الماء کی آنکھ مین ہوتی ہے۔ اگر گرانی اور خستگی بائین طرف بدن کے پیدا ہوا اور دیر تک رہے مرض جگر پر دلالت کریگی۔ گرانی اور تمدد اگر پہلو کے نیچے اور تہیگاہ مین پیدا ہوا اور بول بھی خلاف عادت متغیر ہوجاوے مرض گردہ پر دلالت ہوگی براز مین خلاف عادت اگر رنگ بالکل نہو یرقان پر دلالت کریگا۔ اگر سوزش بول مین زمانہ تک ہوا کرے مثانہ اور قضیب مین قروح ہونے پر دلالت کریگی۔ اسہال ایسا کہ جس سے مقعد جلنے لگے خراش امعاء پر دلالت کرتا ہے۔ سقوط اشتہا کے ساتھ اگر قے اور نفخ شکم اور درد اطراف پیدا ہو قولنج پر دلالت کرے۔ خارش مقعد مین اگر بوجہ چنچنے پڑنے کے نہو بواسیر پر دلالت کریگی۔ تلون اور رنگ کا پیدا ہونا دبیلہ کبیرہ پر دلالت کرتا ہے جو حادث ہوا چاہتا ہے داء سے خوف برص اسود کا ہوتا ہے۔ بہق ابیض سے خوف برص ابیض کا ہوتا ہے

فصل دوسری بیان عام تدبیر مسافرون کا

مسافر سے کبھی ایسی باتین ترک ہوجاتی ہین جنکا خوگر اپنے اہل وعیال مین ہوتا ہے۔ اور سفر مین اسکو تعب اور ماندگی بھی پہونچتی ہے پس واجب ہو کہ اوسکو ایسی چیزین برانگیختہ کرین کہ اوسکی خوگری اپنی ذات کی تدبیر مین ایسی مصروف ہو کہ اوسے امراض کثیرہ عارض نہونے پائین۔ زیادہ تر اہتمام مسافر کو اپنی غذا کا کرنا چاہیے اور ماندگی کی تدبیر بھی ضرور ہے۔ پس واجب ہو کہ اپنی غذا جید الجوہر اور مقدار معتدل میں کرے تاکہ بخوبی ہضم ہوجاوے اور فضول کو نہین باقی رہین۔ اور چاہیے کہ بوقت امتلاء کے سوار نہو تاکہ طعام اوسکا فاسد نہو جاوے۔ پانی کے پینے مین احتیاط کرے تاکہ پیٹ مین زیادہ ہلنے سے آواز نہ پیدا ہو اور پھیل نجائے اور تاخیر غذا مین یہانتک کرے کہ منزل پر پہونچ جائے مگر کبھی ایسا سبب داعی ہو جو آگے ہم بیان کرینگے۔ پھر اگر تناول غذا مین بچا سکے تو تھوڑی سی غذا تناول کرے بر سبیل ناشتے کے مگر اتنی کم ہو کہ اوسکے کھانے سے پیاس نہ لگے رات کو منزل کرے یا دنکو۔ اور اپنی ماندگی اوتارنے کی ایسی تدبیر کرے جو باب اعیا مین مذکور ہوچکی ہے۔ اگر خون سے بدن ممتلی ہو یا اور کسی خلط سے چاہیے کہ بعد تنقیہ کے سفر کرے۔ اگر تخمہ مین مبتلا ہو پہلے ایسی تدبیر کرے کہ بھوک پیدا ہو اور ہضم ہوجائے بعد اوسکے سفر کرے۔ مسافر پر واجب ہو کہ رفتہ رفتہ مسافت بڑھائے پس ریاضت عادت سے تہوڑی کرے۔ اور اگر احتیاج جاگنے کی راہ مین پیش نظر ہو تو تھوڑی تھوڑی عادت جاگنے کی ڈالے۔ اگر تخمیناً یہ بات معلوم ہو کہ آیندہ سفر مین بھوک اور پیاس وغیرہ کی تکلیف ہوگی پہلے سے اسکا خوگر ہوجاوے۔ جس غذا کا سفر مین کہانیکا اتفاق ہوگا پہلے سے اوسکو اختیار کرے مگر چاہیے کہ غذا ایسی تجویز کرے جو مقدار مین کم اور جزو بدن زیادہ ہو۔ ترکاریان اور فواکہ اور جو ایسی چیزین ہین کہ اخلاط خام پیدا کرتی ہین اونکو ترک کرے مگر بضرورت معالجہ کے ہو جیسے اگر اسکا خیال ہو کہ آیندہ ان کی کھانیکی ضرورت ہوگی۔ اکثر براہ اضطرار مسافر کو اس بات کا آمادہ رہنا پڑتا ہو کہ بھوک پر صبر کرے تا اینکہ بھوک اسکی کم ہوجاوے اس امر مین ایسے طعام ہین جو از قسم کلیجی بھنی ہوئی کے ہون اور کبھی کلیجی کے کباب ہین اور لزوجات اور پگھلائی ہوئی چربی قوی اور روغن بادام اور چربیون مین گائے کی چربی کہ اس مرکب چیز سے اگر ایک کباب کھالے زمانہ معتد بہ تک بھوک پر صبر کرسکتا ہے۔ بعض اہل تجربہ کہتے ہین کہ اگر کوئی شخص ایک رطل روغن بنفشہ اوسمین تھوڑا سا موم پگھلا کر بشکل قیروطی بنالے اور پی جائے دس دن تک بھوک نہ معلوم ہوگی۔ اسیطرح مسافر کو پیاس پر صابر ہونے کی آمادگی درکار ہے پس واجب ہے کہ اونکے ساتھ وہ دوائین جو پیاس مین تسکین دینے والی ہین اور انکا ذکر ہم کتاب ثالث کے باب عطش مین کرینگے موجود رہین خصوصاً تخم خرفہ تین درم سرکہ کے ساتھ پی جاوے۔ اور جن غذاون سے پیاس بھڑکتی ہے جیسے مچھلی اور کبر اور نمکین اور میٹھی چیزین اور کلام مین کمی اور چلنے مین نرمی کرے۔ اگر پانی سرکہ کے ہمراہ

پی لے تھوڑا پانی تسکین عطش مین کافی ہوگا جہان بہت پانی نہ ملے

فصل تیسری حرارت کی حفاظت کا بیان خصوصاً سفر مین اور تدبیر اوس شخص کی جو گرمی مین سفر کرے

جو لوگ گرمیو نمین سفر کرتے ہین وہ بھی اگر اونکی مناسب تدبیر کرین آخر مین یا ضعیف ہوجائینگی یا اونکی قوی تحلیل ہوجائینگی پہر اونمین طاقت حرکت کی باقی نرہے گی اور پیاس اونپر غالب ہوگی اور کبھی تمازت آفتاب کی دماغ کو مضرت پہونچاتی ہے پس واجب ہے کہ مسافرین اپنے سر چہپانے کی دہوپ سے زیادہ تدبیر کرین اور سینہ کو بھی دہوپ سے زیادہ چہپائین اور اوسپر لعاب اسبغول اور عصارہ تخم خرفہ ملا کرین۔ کبھی مسافرین کو قبل چلنے کے کچھ کھانے کی ضرورت ہوتی ہے مثل جو کے ستو اور شربت فواکہ وغیرہ کے اسلیے کہ اگر وہ سوار ہوجائین اور پیٹ مین کچھ نہو تحلیل اونکو زیادہ ضعیف کریگا بوجہ نہونے بدل ما یتحلل کے بدن مین اسواسطے واجب ہے کہ تھوڑا سا کھالین اون چیزون مین سے جنکا ہمنے ذکر کیا اوسکے بعد اتنا ٹھہر جائین کہ غذا معدے سے اوتر جاے اور چلتے وقت پیٹ مین نہ ہلے۔ اور واجب ہے کہ اپنے ہمراہ راہ مین روغن گل اور بنفشہ رکھین کہ اوسکو ساعت بساعت اپنے سر پر ملتے رہین۔ اگر جسکو آفت گرمی کی سفر مین پہونچتی ہے اپنی حالت اصلی پر سرد پانی مین تیرنے سے عود کرتا ہے مگر مناسب یہ ہے کہ استعمال سیاحت کا تھوڑا تھوڑا کرین اور رفتہ رفتہ بڑہاتے جائین۔ اگر لوٗن مارنے کا خوف ہو چاہیے کہ اپنے نتھنون اور موہنہ کو عمامہ اور دہاٹے بندسے باندہین اور مشقت پر صبر کرین اور پہلے سے پیاز دوغ مین ڈالکے کہائین خصوصاً اگر دوغ مین پروردہ کیا ہو یا بات سے بھگو یا گیا ہو پیاز کو کہالے اور وہی دوغ پی لے۔ واجب ہے کہ پیاز قبل دہی مین ڈالنے کے قوی ہو اور اوسمین تقطیع زیادہ ہو۔ اور چاہیے کہ روغن بادام اور روغن کدو کا استنشاق کرین۔ روغن تخم کدو پینے کی بطور پرہیز کے لوٗن کی وہ مضرت جسکی آیندہ واقع ہونے کی امید ہو دفع ہوتی ہے۔ اگر کسی شخص کو لوٗن کا صدمہ پہونچے اطراف بدن پر سرد پانی بکثرت ڈالے اور اوسی سے اپنے موہنہ کو دہوئے۔ اور غذا مین سرد ترکاری اختیار کرے اور سر پر سرد روغن جیسے روغن گل اور روغن بید سادہ اور عصارہ سرد چیزون کی جیسے کلفہ وغیرہ اوسمین کپڑا تر کرکے سر پر رکہے اور بعد اوسکے نہائے اور جماع سے پرہیز کرے مچھلی شور اسکو فائدہ کرتی ہے جسوقت اذیت لوٗن کی بطرف ہوجاے۔ پانیمین ملی ہوئی شراب بھی نافع ہے۔ دودہ سے بہتر کوئی اسکی غذا نہین ہے اگر تپ نہو۔ اور اگر تپ از قسم حمیات یومی ہو دوغ ترش کا استعمال کرے۔ لوٗن مارنے کے بعد اگر پیاس کا غلبہ ہو فقط کلی کرنے پر اکتفا کرے اور سیراب ہوکر پانی نہ پیے ورنہ اوسی وقت مرجائیگا بلکہ کلی کرنے پر جرأت کرنا ہے اگر بدون پانی پیے ہوئے چارہ نہو جرعہ جرعہ پانی پیے جسوقت اذیت لوٗن مین تسکین ہو اور پیاس کی شدت بھی کم ہوجائے اوسوقت پانی پیے اور پانی پینے سے پہلے روغن گل پی لے اور اوسکے بعد پانی پیے تو بہت بہتر ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ جس شخص کو صدمہ آفتاب یا ہوا کا پہونچا ہو چاہیے کہ مکان سرد مین ٹھہرے اور پاؤنکو سرد پانی مین ڈالے اور اگر پیاس ہو سرد پانی تھوڑا تھوڑا پیے۔ اور غذا سریع الہضم اختیار کرے

فصل چوتھی تدبیر مسافر کی سردی پہونچنے کے بیان مین

مسافرونکو زیادہ سردی مین بھی خطرہ عظیم ہوتا ہے۔ اگرچہ احتیاط جتنے بہرتنے مین کرے پہر بے احتیاطی مین کیا حال ہوگا بہت سے مسافر جو خوب اوڑہے اور لپیٹے ہوئے بدن کو ایسے کپڑون سے ہوتے ہین جو اونکو بسیر ہین پہر اونکو شدت بردکی اور اوس سمہ کی جو برودت سے پیدا ہوتا ہے قتل کرتی ہے۔ اس طرح سے کہ تشنج اور کزاز اور سکتہ پیدا ہوتا ہے اور اس سے مرجاتا ہے جیسے کوئی افیون یا ابروح کہاکر مرجائے۔ اگر کوئی اسقدر ہلاک نہ ہو پہونچے اور بچ جاے اکثر اوس جوع مین مبتلا ہوگا جسے بولیموس کہتے ہین اسکی تعبیر معالجہ کی جو واجب ہے ہمنے اپنے مقام مین ذکر کی ہے پہلے سب سے زیادہ مانکو مناسب یہ ہے کہ انکے مسامات بند کیے جائین اور ناک اور موہنہ اسطرح پر بند کرین کہ اونمین ہوای سرد داخل نہونے پائے اور اطراف کو بھی بند کرین جس ترکیب سے ہم آگے ذکر کرینگے۔ جسوقت مسافر ہوای سرد مین وارد ہو مناسب

[illegible]

نہین ہے کہ جسب پیٹ اپنی کو اوڑہنے والی چیزون مین چھپائے بلکہ بتدریج تہوڑا تہوڑا اوڑہے اور تاپنے کا استعمال بعجلت جائز نہین ہے
اوسکے نزدیک بچانا چاہیے اگر بدون تاپنے کے چارہ نہو اسمین بہی رفتہ رفتہ زیادتی کرنی چاہیے ۔ نہایت مناسب وقت اسکے پرہیز کا وہ ہے
جسوقت اسکا ارادہ سرد ہوا مین چلنے کا ہو ۔ یہ تدبیرات اوس کی ہین کہ سردی کی وجہ سے مسافر کے بدن مین سستی اور سقوط قوت پیدا ہوا
ہو لیکن جسوقت سردی جسم مین اثر کر جاے تو بعجلت استعمال اوڑہنی اور روغن گرم کا خصوصاً جس روغن مین تریاقیت ہو جیسے روغن
سوسن کرنا چاہیے ۔ جسوقت مسافر سردی مین اوترے اور بہوکہا ہو اور کوئی گرم چیز کہائے اونکی جہت سے ایسی حرارت پیدا ہوگی جیسے
حمی یحبیہ ۔ مسافرون کے واسطے چند غذائین خاص ہین کہ بروقت برودت کے بکار آمد ہوتی ہین اور بآسانی مل سکتی ہین ۔ یہ وہ غذائین ہین
جنمین لہسن اور جوز اور رائی اور ہینگ داخل ہو اور اگر اوسمین تہوڑا سا اصل یعنے کشک نوع خشک شدہ داخل کرین لہسن کی
بو جاتی رہے گی ۔ جوز ادرہ سکے بہی اونکے واسطے بہتر ہے ۔ خصوصاً اگر اسکے اوپر شراب خالص پئین ۔ مسافر کو احتیاج اس بات کی ہے
کہ گرسنہ سردی مین سفر نکرے بلکہ غذا سے سیر ہو کر تہوڑی دیر ٹہر کر تاکہ غذا پیٹ مین قرار پکڑ لے اور طبع معدہ کی گرمی غذا مین آجائے
بعد اوسکے سوار ہو اور چلے ۔ ہینگ بہی جس شخص کے بدن مین بوجہ سردی کے تشنگی پیدا ہو گرمی پیدا کرتی ہے خصوصاً اگر مسلم شراب مین
پڑے پوری مقدار شربت ایک درم ہینگ ایک رطل شراب مین پڑی ۔ مسافر کے واسطے چند چیزین ایسی ہین کہ اوسکے بدن کو تاثیر
برودت سے منع کرتی ہین منجملہ اونکے روغن زیتون وغیرہ ہے لہسن بہت عمدہ چیز ہے واسطے اوس شخص کے جسکو برودت ہوا کی پہونچے

فصل پانچوین حفاظت اطراف کی برودت سے واجب ہے کہ مسافر پہلے اطراف کی مالش کرے تا آنکہ گرم ہو جائین
بعد اوسکے روغن گرم طلا کرے جنمین خوشبو ہو جیسے روغن سوسن اور روغن بکاین ۔ اور سوسن کا لگانا اونکے واسطے بہت اچہا ہے
اگر موجود نہو روغن زیتون کافی ہے خصوصاً جسوقت اوسمین فلفل عاقرقرحا فربیون حلتیت جند بیدستر شریک کرین ۔ منجملہ ضماد ایسے ہے
جو حافظ اطراف ہین یہ ہے کہ اوپر قند یعنے بہروزہ اور لہسن لگاتے ہین کہ اس سے برودت کی امان حاصل ہوتی ہے اور قطران سے بہتر کوئی چیز
نہین ہے ۔ جائز نہین ہے کہ موزی اور دستانے اتنے تنگ ہون کہ اوسمین عضو حرکت نکر سکے اسلیے کہ حرکت عضو کی ایک سبب ہے
برودت کے دفع کرنیکی اسباب مین سے ۔ جو عضو تنگ بندہا ہوا ہو اوسمین برودت بشدت پہونچتی ہے ۔ اگر کسی عضو کا غذ سے منڈہ کر
اور نیم جامہ پہنین پوری حفاظت برد کی ہوگی ۔ جسوقت ہاتہ یا پاؤن ٹہر جائین کہ اون مین حس بوجہ برودت کے باقی نرہے اور سستی پیدا ہو تو
کوئی تدبیر جدید حفاظت برودت کی کرنے سے یہ بات پیدا ہوئی ہو جاننا چاہیے کہ حس مین بطلان عارض ہوا ہے اور برودت نے پہونچ کر
اپنا عمل کر لیا ہے اب اوسکی تدبیر جو ابہی معلوم ہوگی کرنی چاہیے لیکن جسوقت برودت کسی عضو مین ایسا عمل کرے کہ اوسکی حرارت غریزی
فنا ہو جائے اور جو چیز اوس عضو سے متحلل ہوتی ہے اوسمین مختنق ہو کر بستہ ہو جاوے اور عفونت اوسمین آجائے بیشتر ایسے وقت حاجت اوسکے بہ
سکے ہوتی ہے جو باب قروح مین ذکر کی جاتی ہے خصوصاً آکلہ خبیثہ کے ۔ لیکن اگر بعد ضرر پہونچنے برودت کے اگر عفونت نہ پیدا ہوئی ہو بلکہ
آمادہ عفونت ہو رہا ہو پس تدبیر صائب یہ ہے کہ اوس طرف کو آب تسلیحم مین خاص کر کہین یا اوس پانی مین جسمین انجیر جوش دیا ہوا ہو یا
کرنب اور آب ریاحین اور آب شبت اور آب بابونہ یہ سب بہتر ہے اور تر نوع نطولات جید ہے ۔ اور آب شبیح اور آب نمام اور ضماد کرنا شلجم
ہوا بہی جید اور نافع ہے ۔ واجب ہے کہ آگ سے پرہیز کرے اور گرم سے اور فی الحال ہستی کرے ۔ اور پاؤن اور طرفین کو ہلائے اور اوسکی
ریاضت اور مالش کرے اور روغن ملے اور طلا کرے اوسکے بعد بہین دواؤن سے نطول کرے جنکا ابہی ذکر ہوا ۔ یہ بہی جانئے

چاہیے کہ اطراف کو معلق سردی مین ٹہرا نا کہ اونمین حرکت نہو اور نہ اونسے کچھ ریاضت لیجائے بڑا قوی سبب ہے اطراف مین سردی پہونچنے کا ۔ بعض آدمی اطراف کو سرد پانیمین ڈبو دیتے ہین اس ترکیب سے ایک فائدہ ہوتا ہے گویا کہ اذیت اسکی جہت سے دفع ہوجاتی ہے جیسے کوئی سوکھا پہل سرد پانیمین ڈالا جاے اوسوقت اوس سے ایک سنسناہٹ پیدا ہوتی ہے اور جمد یا خشکی اوس سے نکلتی ہے اور اوسکی لکیرین یا قاشین پہول پہول کر درست ہوتی جاتی ہین پس نرم ہوکر اپنے پورے مقدار پر ہوجاتا ہے ۔ اگر یہ پہل آگ کے قریب رکہا جاتا زیادہ فاسد ہوجاتا ۔ دلیل اس بات کی اور بیان اسکا کہ یہ کیون ہوتا ہے طبیب اسکا محتاج نہین ہے بلکہ حکیم طبعی اسکو دریافت کرسکتا ہے لیکن جسوقت طرف سردی پہونچا ہوا تیرہ ہونے لگے پچہنے لگانا ضرور ہے اور خون اوس سے نکال ڈالنا چاہیے لیکن جس عضو مین پچہنے لگائے چاہئین گرم پانی کے اندر رہے تاکہ ان پچہنون کے موہنہ پر جم نجاسے اور نکلنا موقوف نہو بلکہ بعد پچہنے لگانے کے اوسی طرح چہوڑ دینا چاہیے تا اینکہ خود بخود نکلنا خون کا موقوف ہو اوسکے بعد گل ارمنی اور سرکہ ملا کر اوس مقام پر لگا دینا چاہیے کہ اس سے اوس مقام مین فساد پیدا نہین ہوتا اور قطران ابتدا اور اخیر دونون وقت فائدہ کرتا ہے ۔ اگر تیرگی سے بڑہ کر رنگ عضو کا سیاہی یا سبزی کی طرف پہونچ جاے اور عفونت پہونچ جاے پہر کسی چیز کا استعمال بدون گرا دینے اوس مقدار کے جو بہت جلد متعفن ہوتا جاتا ہے جائز نہین ہے تاکہ مقدار صحیح جو قریب ہے اوسی متعفن نکرے اور عفونت دوڑ نجاسے بلکہ اوسوقت وہی تدبیر کرنی چاہیے جو خراب زخم کے باب مین کہی گئی

فصل چہٹی حفاظت رنگ کرنیکا بیان سفر مین چہرے پر بالزوجت اور چپکنے والی چیز جیسے لعاب اسپغول یا لعاب خرفہ طلا کرنا چاہیے یا کتیرا پانیمین گہول کر یا گوند سپیدی بیضہ مرغ یا نشاستہ خواہ مائدہ پانی مین بہیگا ہوا یا وہ قرص جسے **اقریطن** نے تجویز کیا ہے اور قرابادین مین مذکور ہوگا ۔ لیکن اگر چہرے کی جلد بہت ہوا یا برودت یا تمازت آفتاب کی شق ہوجاے اوسکی تدبیر کتاب الزینت مین تلاش کرلی چاہیے

فصل ساتوین مختلف پانی کی مضرت سے حفاظت کا بیان نئے نئے مقامات کے پانی پینے سے اکثر مسافرین کو امراض عارض ہوتے ہین جو بوجہ اختلاف غذا اون کو نہین پیدا ہوتے پس واجب ہے کہ اسکی رعایت کرین اور پانیکی مضرت کا تدارک کرتے رہین ۔ ایک تدبیر یہ ہے کہ اوسکو خوب صاف کرین اور ٹپکائین سنگہین دنیں اور اوسکو جوش دین جیسا ہمنے بیان کیا اور اوسکا سبب بہی ہم بیان کرچکے ۔ اور اس ذریعے سے جیسا فصل سولہوین جلد اول تعلیم دوم فن دوم مین بیان ہوا خالص پانی آمیزش سے الگ ہوجاتا ہے ۔ اکثر یہ ترکیبین بذریعہ تقطیر اور تصعید پانیکے قرع انبیق وغیرہ مین کیجاتی ہین ۔ کبہی اونی بتی بناکر دو برتن رکہتے ہین اور ایک مین پانی بہر دیتے ہین اور اوسمین بتی ڈالکر دوسرا سرا اوس بتی کا خالی برتن مین ڈالتے ہین پانی صاف ہوکر دوسرے برتن مین ٹپکتا ہے یہ ترکیب بہ نسبت پہلی ترکیب کے اچہی ہے خصوصاً اگر مکرر ٹپکایا جاے ۔ اسی طرح اگر پانی تلخ یا برا پکایا جائے اور بوقت جوش آنیکے سیاہ مٹی اور لیسی مٹی مثل نمدے وغیرہ کے اوسمین ڈالین بعد اوسکے پانی اوس سے نچوڑین یہ طریقہ بتی کے ٹپکانے سے بہتر ہے ۔ اسی طرح سے تہنا پانی کا سیاہ مٹی اور لیسی مٹی الگ جسمین کوئی کیفیت ردی نہو خصوصاً وہ جو کہ اندر بہونچی ہوئی مٹی جو سوکہ گئی ہو بعد اوسکے پانیکو نتہار لینا اوسکے فساد کو دور کردیتا ہے ۔ شراب کے ہمراہ پانی پینے سے بہی فساد اوسکا باطل ہوتا ہے مگر اس قسم کا فساد ہو جو نفوذ مین پانیکی کمی ہوگئی ہو ۔ الف ‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌) اگر پانی کم ہو اور نہ ملتا ہو سرکہ ملا کر پینا چاہیے خصوصاً گرمیوں مین اس سے زیادہ پانی پینے کی خواہش مٹ جاتی ہے ۔ شور پانی مین سرکہ اور سکنجبین ملا کر پینا چاہیے اور اوسمین خرنوب اور حب الآس اور زعرور یعنے جنگلی سیب بہی تر کیا کرنا چاہیے ۔ جو پانی برا اور متعفن ہوجاے اوسپر ایسی چیزین کہانی چاہیے جو لہن ہو اور اسپر شراب پینا بہی نافع ہے ۔ تلخ پانی پر چکنی اور میٹہی چیزون استعمال کرنا چاہیے اور جلاب اوسمین ملانا چاہیے ۔ اوس سے پہلے آب نخود پی لینا چاہیے ۔ بعضون نے کہا ہے کہ مثل اسکے اور جو چیز تلخ پانی کا ضرر کو دفع کرے استعمال کرنی چاہیے ۔ اسی طرح چنے چبانا بہی مفید ہے ۔ جو پانی گڑہے وغیرہ مین ٹہرا ہوا اور اوسمین بو بدبو آگئی ہو گرم غذا

کہانی اوسکے ساتھ مناسب نہین ہی۔ قابض چیزین تر و فواکہ یا ترکاری کا استعمال اوسکے ساتھ کرنا چاہیے جیسے سیب رب اور ریباس وغیرہ جو پانی غلیظ اور مکدر ہوگیا ہو اوسکے پینے کے بعد لہسن کا استعمال ضرور ہے اور پھٹکری بھی ایسے پانی کو صاف کردیتی ہے۔ مختلف پانیون کا فساد پیازسے برطرف ہوجاتا ہے اسلیے کہ پیاز اسکا تریاق ہے خصوصًا پیاز اور لہسن شریک کرکے۔ اور تر و چیزین کا ہو بھی مختلف پانی کے فساد کو دفع کردیتا ہے۔ ایک عمدہ تدبیر ایسے مسافر کی جسکو مختلف مقامات کے پانی پینے کی ضرورت پڑے یہ ہے کہ اپنے شہر یا گانون سے جب چلے تھوڑا سا پانی اپنے ساتھ لے لے اور جہان دوسرا پانی ملے اوسمین ملاتا ہوا اور پیتا ہوا سفر کرے تا اینکہ اپنی منزل مقصود کو پہونچ جائے پھر اسکو اختلاف پانی کی مضرت نہ پہونچیگی۔ اسی طرح اگر اپنے شہر سے تھوڑی سی مٹی لیکر جہان پانی ملے اوسمین ملا کر خوب سا ملاے اور ٹھہرا ہوا پانی پیے۔ واجب ہی کہ پانی سامنے سے پیے تاکہ جونک وغیرہ نہ پی جا۔ بوجہ مخالطت پانی کے معلوم نہو۔ اور سوکھی گہانس جسکی تاثیر فاسد ہو اوسکی بھی تمیز ہوجاے ترش رب سفر مین ہمراہ رکھنا تا کہ ہر ایک مختلف قسم کے پانی مین ملا دین عمدہ تدبیر ہے

فصل آٹھوین دریا کے مسافرون کی تدبیر کا بیان

جہاز وغیرہ کی سواری مین مسافر کو کبھی دوران سر اور متلی اور قے عارض ہوتی ہے۔ اور یہ باتین اوائل سفر مین پیدا ہوتی ہین بعد اوسکے خود بخود طبیعت ٹھہر جاتی ہے اور تسکین پیدا ہوتی ہے۔ واجب ہی کہ اپنی متلی اور قے کے حبس کرنے مین زیادہ اصرار نکرے بلکہ اوسکو بحال خود چھوڑدے۔ اگر قے مین افراط ہو اوسوقت البتہ بند کردینا چاہیے۔ مسافر کی طبیعت کو اس بات پر آمادہ کرنا کہ اوسکو جہاز وغیرہ پر قے عارض نہو کچھ مقام خوف نہین ہے تدبیر اوسکی یہ ہی کہ سیب اور انار اور بہ وغیرہ استعمال کرے اور اگر تیزہ تخم کرفس یا غیسا ندیہ پیے متلی کے ہیجان کو منع کرتا ہے اور اگر متلی کی شدت ہو اوسمین تسکین پیدا کرتا ہے۔ افسنتین کا بھی یہی خاصہ ہے۔ ترش چیزین جو فم معدہ کو قوت دین اور بخارات کی سر تک پہونچنے کو منع کرین اونکی غذا ہی مناسب ہی جیسے مسور ہمراہ سرکہ اور انگور ترش اور تھوڑا سا فوذنج اور حاشا کے شراب ریحانی یا سرد پانی مین روٹی بھگو کر کہانا بھی فائدہ دیتا ہے۔ حاشا بھی تنہا مفید ہے۔ تخمینے کے اندر سفیدہ ملنا متلی اور قے کے روکنے کے واسطے بہت مفید ہے

فن چوتھا

بیان مین اقسام وجوه معالجات کی بحسب امراض کلی کے اور اسمین اکتیس فصلین ہین

فصل پہلی بیان عام معالجہ کا

علاج تین باتون سے تمام ہوتا ہے **پہلی** تدبیر اور غذا **دوسری** دواؤنکا استعمال کرنا **تیسری** اعمال دستکاری کی۔ تدبیر سے ہماری مراد یہ ہے کہ اسباب ستہ ضروریہ جسمین غذا بھی داخل ہے انمین تصرف کرنا تدبیر کے احکام بنظر کیفیت کے مثل احکام دواکے ہین لیکن غذا کے احکام بنظر مقدار کے خاص ہین کہ وہ دواؤن مین نہین پائے جاتے اسلیے کہ غذا کبھی بالکل متروک کیجاتی ہے اور کبھی کم کرائی جاتی ہے کبھی مقدار معتدل پر دی جاتی ہے اور کبھی بڑہائی جاتی ہے۔ ترک غذا کا اوسی وقت ہوتا ہے جسوقت طبیعت کا قصد ہو کہ طبیعت بعض نضیج اخلاط پر مشغول ہو اور کمی غذا کی اوسوقت ہوتی ہے کہ باوجود اس غرض کے مریض کی قوت کی بھی حفاظت رہے۔ پس جتنی مقدار غذا کی جاتی ہے بنظر بقاے قوت ہوتی ہے۔ اور کمی جتنی کیجاتی ہے اوسمین رعایت نضیج مادہ کی ہوتی ہے یعنے اگر غذا کثیر دیجائے طبیعت اوسکے ہضم کرنے مین مصروف ہوکر نضیج مادہ سے کوتاہی کرتی۔ پہران دونون مین جو زیادہ اہم ہوتا ہے اوسکی رعایت مقدم کیجاتی ہے۔ اگر قوت زیادہ ضعیف ہو تو اوسکی تدبیر مقدم ہوگی۔ اور اگر مرض زیادہ قوی ہو اوسکی تدبیر مقدم کیجائیگی۔ غذا مین تقلیل دو جہت سے ہوتی ہے مقدار مین بھی کم کیجاتی ہے اور کیفیت مین بھی تقلیل ہوتی ہے۔ ہم اپنی تجویز سے دونو صورتونکو ملاکر ایک تیسری قسم پیدا کرتے ہین۔ فرق مقدار مین کمی اور کیفیت کی کمی کا یہ ہے کہ بعض غذا مقدار مین زیادہ ہوتی ہے اور کیفیت مین کم ہوتی ہے یعنے جزو بدن کم ہوتی ہے جیسے ترکاری اور فواکہ۔ جو شخص انکے مقدار زیادہ استعمال کرے باوجود زیادتی کمیت کے کیفیت اغذا کے کم حاصل ہوگی۔ اور بعض غذا

ایسی ہے کہ مقدار میں کم ہوتی ہے اور جزو بدن زیادہ ہوتی ہے جیسے انڈا اور مرغ کے چوزے۔ ہمکو کبھی حاجت اسبات کی ہوتی ہے کہ غذا کی کیفیت
مین کمی کرین اور مقدار مین زیادتی یہ احتیاج اوس وقت ہو کہ اشتہا مریض پر غالب اور خام اخلاط رگون مین بہرے ہون پس واسطے تسکین اشتہا کے
معدے کو غذا سے بہر دیتے ہین۔ اور چونکہ اوس غذا مین تغذیہ کم ہوتا ہے بعد ہضم کے بہت کم حصہ اس غذا سے رگون مین پہونچتا ہے جو اخلاط مین
زیادتی پیدا کرے اسیوجہ سے اخلاط موجودہ کا نضج ہو جاتا ہے اور ہمین کسی طرح کا حرج نہین ہوتا ہے سوای اسکے اور بہی بہت سی اغراض ہین سو اور
جسوقت اسکی حاجت ہو کہ غذا کی کیفیت زیادہ ہو اور کمیت کم ہو مثلاً ہم چاہین کہ قوت مریض کی بڑہائین اور معدے مین مقدار کثیر غذا کی ہضم کرنے
کی طاقت نہو اوسوقت غذای قلیل المقدار جو کثیر الکیفیت ہو کہلاتے ہین۔ اکثر تکلیف تقلیل غذا کی مریض کو ہم اوسوقت دیتے ہین خواہ مطلق
تغذیہ موقوف کرتے ہین جسوقت علاج امراض حادہ کا کرتے ہین۔ امراض مزمنہ مین بہی کبہی تقلیل غذا کی کرتے ہین مگر بہ نسبت امراض حادہ کے
بہت کم اسواسطے کہ توجہ ہمارا علاج مین امراض مزمنہ کی بطرف بقای قوت کے زیادہ ہوتا ہے۔ اس سبب سے کہ اونکا بحران اور منتہاء دور ہوتا ہے
اگر قوت کی حفاظت نہ کیجاے تا وقت بحران ثابت نرہے گی اور جس مادہ کا نضج مدت طولانی چاہتا ہو اوسکے نضج مین قوت وفا نکریگی۔ امراض
حادہ مین چونکہ بحران قریب ہوتا ہے اور ہلاک بعید ہوتی ہے کہ قبل انتہای امراض کی قوت زائل نہوگی اس سے تقلیل غذا کی جائز رکہتے ہین۔ اگر
زوال قوت کا امراض حادہ مین بہی خوف ہو زیادہ اہتمام تقلیل غذا مین نکرینگے۔ اور جس قدر مرض قریب زمانہ ابتدا کے ہو اور اعراض مین سکون
ہو غذا بخوبی واسطے زیادہ کرنے قوت کے دیتے ہین۔ اور جس وقت مرض کا زمانہ تزید شروع ہو اور اعراض مین زیادتی پیدا ہو غذا کی تقلیل کرتے
ہین باعتماد تدبیر سابق کے۔ اور بخیال اسبات کے کہ قوت کو وقت مجاہدہ مرض کے دو طرف متوجہ ہونیکا بوجہ نہ پڑے۔ اور بروقت منتہا کی تلطیف
تدبیر زیادہ کیجاتی ہے اور جسقدر مرض مین مدت زیادہ ہو اور بحران اوسکا قریب تر ہو تدبیر مین تلطیف زیادہ ہوگی مگر ایسے اسباب مخصوص
پیدا ہون جو تلطیف تدبیر کی مانع ہون جنکا ذکر امراض جزئیہ مین کیا جائیگا۔ غذا کو بنظر جزو بدن ہونے کے دو تفضیلتین اور ہین **اول** سرعت
نفوذ دینے بہت جلد ہضم ہو جانا جیسے شراب **دوسری** بطوء النفوذ یعنی بدیر ہضم ہونا جیسی بہنی ہوئی چیز۔ علیہ اور ایک ہی کیفیت غذا کی ہو کہ کسی غذا کے
خون غلیظ پیدا ہوتا ہو اور چپکتا ہو جیسے سور کے گوشت سے خون پیدا ہو یا گوشت بچہ گاو سے۔ اور کبہی کسی غذا سے خون رقیق پیدا ہوتا ہے
اور بہت جلد اوسمین تحلل عارض ہوتا ہے جیسے وہ خون جو شراب اور انجیر سے پیدا ہو۔ ہمکو احتیاج سریع النفوذ غذا کی اوسوقت ہوتی ہے
جسوقت تدارک سقوط قوت جداً ثانیہ کا ہمکو منظور ہو اور اوسکا جلد دار کرنا مطلوب ہو اور مدت اور قوت اتنی وفا نکرے کہ غذای بطی الہضم
استعمال کیجاے۔ اور سریع الہضم غذا سے ہم اوسوقت پرہیز رکہتے ہین اگر پہلے سریع الہضم غذا کہا چکا پس خوف اسکا ہو کہ دونون غذائین
مکروہ اضطراب ہضم پیدا کرین جسکا بیان فصل چہارم مین جملہ پہلا تعلیم دوسری فن دوم مین ہو چکا ہے۔ اور غذای غلیظ بطی النفوذ سے
مریض کو ہم اوسوقت بچاتے ہین جب خوف سدہ پڑنے کا ہو۔ مگر ہم غذای قوی جو بطی الہضم ہو اوس شخص کے واسطے اختیار کرتے
ہین جسکا قوی کرنا اور اوسکو آمادہ بریاضات کرنا مطلوب ہو۔ غذای کثیر اوسکے واسطے تجویز کرتے ہین جسکے مسام مین تحلل نہایت
جلد ہو جاتا ہے **معالجہ دوائی** کے تین قاعدے ہین **اول** دوا کی کیفیت کا اختیار کرنا یعنے اوسکی حرارت اور برودت اور رطوبت اور
یبوست کو اختیار کرنا **دوسرا قاعدہ** دوا کے مقدار کا اختیار کرنا اور اس قاعدے کی تقسیم بطرف وزن دوا اور اندازہ کیفیت دوا
یعنے درجات اوسکے حرارت اور برودت کیطرف ہوتی ہے **تیسرا قاعدہ** ترتیب وقت دوا کا۔ اختیار کیفیت دوا کا قاعدہ علی الاطلاق
اسی طرح سے دریافت ہوتا ہے جب قسم مرض کا ہم جانتے ہین جسوقت کیفیت مرض پہچانی جائے واجب ہے کہ دوا مخالف کیفیت مرض کو تجویز کی

کرین اسلیے کہ علاج مرض کا بالضد ہوتا ہے اور حفظ صحت بالمثل کیا جاتا ہے۔ اندازہ مقدار دوا کا دو طرح سے ہوتا ہے اول بطریق حدث
صناعی بنظر طبیعت عضو کے یعنے طبیب کوشش کرتے کرتے ایک مشق ایسی بہم پہونچتی ہے کہ طبیعت عضو جسقدر مقدار دوا کو متحمل ہے فوراً اسکو پہچان
لیتا ہی اور بقدر مرض سے بہی مقدار دوا کی کیجاتی ہے۔ اور جن چیزون سے موافقت اور مناسبت دوا کی واسطے اعضا کے معلوم ہوتی ہی
وہ جنس اور سن اور عادات اور بلد اور صناعت اور قوت اور سحنہ ہے۔ شناخت طبیعت عضو کی چار چیزون کی شناخت پر موقوف
ہے۔ مزاج عضو کا اور اوسکی خلقت اور اوسکی وضع بہ نسبت قرب اور بعد کے معدن غذا یعنے معدہ سے ہے اور اوسکی قوت۔ مزاج عضو کا
اصلی جسوقت پہچانا جاوے ہو ۔ اسکا جو مزاج بوجہ مرض کے عارض ہوا ہی وہ بہی پہچانا جاوے حدث صناعی سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اسکا مزاج
عارضی مزاج طبعی سے کتنا بعید ہی بعد اوسکے جتنے مقدار کی دوا اوسکے مناسب ہی وہ بہی دریافت ہو سکتی ہے مثلاً کسی عضو کا مزاج اصلی حالت
کا بارد ہو اور مزاج عارضی مرض کا گرم پیدا ہوا ہو اس مزاج کو مزاج اصلی سے نہایت بعد ہی پس اسکو حاجت زیادہ تبرید کی ہوگی اور اگر دونون
مزاج اصلی اور عارضی حار ہون اوسمین فقط تبرید حقیقت کی ضرورت ہوگی۔ خلقت عضو کی شناخت اوسکو ہم اوپر کہہ چکے ہین کہ خلقت کتنی
معنون پر استعمال کیجاتی ہے اور کون کون سی چیز خلقت مین داخل ہی اسباب کو فصل پہلی تعلیم پانچوین فن اول بن دیکہنا چاہیے بعد
اوسکے یہ جاننا چاہیے کہ بعض اعضا اپنی خلقت مین ایسی ہین کہ اونکے منافذ داخلی یا خارجی کسی شے کے جانے آنے کو بسہولت قبول کرتے
ہین اوس عضو کا فضلہ دوای معتدل اور لطیف سے دفع ہو سکتا ہے اور جو عضو ایسے نہین ہین اونکی دفع فضول مین دوای قوی کی حاجت ہے
اسی طرح سے بعض اعضا متخلخل ہین اور بعض متکاثف اور سخت ہین متخلخل مین لطیف دوا کافی ہے اور کثیف عضو مین بے استعمال دوا
قوی کی کچہ اثر نہین ہوتا۔ اکثر وہی اعضا محتاج دوای قوی کے ہین جنمین تجویف نہین ہے جانب اندرونی اور بیرونی مین اور نہ اوسکو واسطے
فضای وسیع ہی دونون جانبون مین لیکن وہ عضو سخت اور کثیف ہی جیسے گردہ۔ اوسکے بعد وہ عضو جسکے دو جانبون مین تجویف ہے
وہ کمزور ہے جیسے ریہ۔ وضع عضو سے اس سرحد شناخت ہوتی ہی کہ چونکہ وضع جیسا اوپر معلوم ہو چکا دو باتونکا مقتضی ہی پہلے مقام خاص
اوس عضو کا دوسری مشارکت اوسکی باعتبار قرب و بعد کے دوسرے عضو سے۔ مشارکت کی جاننے سے جو فائدہ اختیاری معالج کو
حاصل ہوتا ہی وہ یہ ہی کہ اوس عضو کی غذا کا جذب کرنا اور کبھی دوسری مخرجکی طرف نکالنا یا کسی دوسرے عضو مشارک کیطرف سے غذا کو
بطرف اس عضو کے لانا مثال اسکی یہ ہے۔ اگر مادہ کسی مرض کا محدب جگر مین ہو طبیب اوسکے جذب کی تدبیر بذریعہ مدرات کے
کریگا تاکہ اوسکا استفراغ بذریعہ بول کی ہو جائے۔ اور اگر مادہ مقعر جگر مین ہو اوسکا استفراغ بذریعہ اسہال کے کرنا چاہیے۔ پہلی صورت مین
استفراغ مادہ کا بذریعہ بول کے اسواسطے مناسب ہی کہ محدب جگر کو مشارکت اعضای بول سے ہے۔ دوسری صورت مین استفراغ
مادہ کا بذریعہ اسہال اسلیے مناسب ہی کہ مقعر جگر کو مشارکت امعا سے ہے۔ مقام خاص عضو کے جاننے سے فائدہ تین طرحکا ہوتا ہے
اول بحیثیت قرب اور بعد کے مثلاً اگر کوئی عضو قریب منفذ دوا کی ہو مثل معدہ کے اثر دوای معتدل کا بہی تہوڑے زمانے مین اوس تک
پہونچیگا اور اگر منفذ دوا سے دور ہو جیسے ریہ اوس عضو تک پہونچتے پہونچتے قوت دوای معتدل کی فاسد ہو جاویگی اسلیے ایسے عضو کی تدبیر مین
دوای قوی کی استعمال کی حاجت ہی۔ جو عضو قریب ہے اوس تک اثر دوا کا بآسانی پہونچتا ہے اوسوقت واجب ہی کہ قوت دوا کی
قوت مقابل قوت مرض کے ہو۔ اور اگر اثر دوا کا عضو مین بدیر پہونچتا ہے اور وہ عضو ایسا کثیف ہی کہ جسم وامین قوت غائصہ قوی نہ ہو
اوسکی اثر اوس تک پہونچیگا۔ ایسی صورتمین دوامین بہ نسبت قوت مرض کے اثر زیادہ درکار ہے جس طرح عرق النسا وغیرہ کو علاج

کی کیفیت ہے — دوسری وجہ عضو کی مقام خاص جاننے کی یہ ہے کہ مقام خاص کے جاننے سے یہ بہی فائدہ ہوتا ہے اور اسکی بہی شناخت ہوتی ہے کہ اس دوا مین کیا چیز شریک کیجائے تاکہ اثر دوا کا اوس عضو تک جلد پہونچے جیسے اعضای بول کی دوا مین مدرات اور قلب کی دوا مین زعفران — تیسری وجہ یہ ہے کہ جسوقت عضو کا مقام خاص معلوم ہوتا ہے کہ اوس عضو تک دوا کس راہ سے پہونچے گی مثلاً اگر ہمکو معلوم ہو کہ قرحہ نیچے کی آنتون مین ہے دوا بذریعہ حقنہ کے پہونچائینگے — اور اگر یہ جانا جاوے کہ قرحہ اوپر کی آنتون مین ہے مشروبات سے تدبیر کرینگے — کبہی مقام خاص اور مشارکت عضو دونون سے ساتہ ہی فائدہ ہوتا ہے یہ اوسوقت ہے کہ ہم تدبیر کرین جسوقت کہ مادہ بالکل عضو خاص مین گر چکا ہو یا ہم تدبیر کرین اور مادہ ابہی گرتا ہو اسلیے کہ مادہ ابہی گر رہا ہے اوسکو مقام انصباب سے بعد رعایت کرنے چار شرطون کے ہم جذب کرینگے — پہلی رعایت مخالفت جہت کی کہ اگر داہنی طرف گرتا ہو بائین طرف جذب کرینگے یا اوپر کی طرف گرتا ہو نیچے کی طرف جذب کرینگے — دوسری رعایت عضو مشارک کی جیسے خون حیض بند کیا جاتا ہے پستان پر پچہنے لگانے سے بوجہ مشارکت پستان کے واسطے رحم کے جیسا باب تشریح مین گذرا — تیسری رعایت محاذات کی جیسے امراض جگر مین داہنے ہاتہ کی باسلیق کہولی جاتی ہے یا امراض طحال مین بائین ہاتہ کی باسلیق — چوتھی رعایت مادہ کی دور گرانے کی تاکہ جس عضو کی طرف جذب کرکے مادہ کو لیجاتے ہین قریب اوس عضو کے نہو جس عضو سے مادہ کو جذب کیا ہے — لیکن اگر مادہ بالکل گر چکا ہے اوسوقت مقام خاص اور مشارکت دونون کا فائدہ ساتہ ہی ہوتا ہے اس طرحسے کہ یا ہم اوس مادہ کو اوسی عضو خاص سے جذب کرلین یا اوسکو عضو قریب مشارک کی طرف نقل کرکے وہان سے نکالین جیسے فصد صافن کی امراض رحم مین یا فصد اوس رگ کی جو زیر زبان ہے ورم لوزتین مین — اگر معالج کا قصد ہو کہ جذب مادہ کا بطرف مخالف کرے پہلے درد مین عضو کی تسکین پیدا کردے اوسکے بعد دیکہے کہ بروقت جذب کرنے مادہ کی اس مادہ کا گذر کسی عضو رئیس تک ہے یا نہین — قوت عضو کی شناخت سے تین طرح کا فائدہ ہوتا ہے پہلی رعایت اس بات کی کہ عضو رئیس اور سبد ہے اسلیے کہ ہم اعضای رئیسہ پر قوی دواؤن کے استعمال کی جرارت تا امکان نہین کرتے — اس خوف سے کہ اگر اذیت دوا کی عضو رئیس تک پہونچی کی تمام بدن مین اسکا ضرر عام ہوگا اسیواسطے دماغ اور جگر سے استفراغ مادہ کا دفعۃً واحدۃً نہین کرتے — اور نہ اونکی تبرید شدید کرتے ہین اگر جگر پر ضماد اور محللہ کا کرتے ہین اوسمین کچہ دوا مین قابض خوشبو واسطے حفظ قوت کے ضرور شریک کرتے ہین — اسیطرح جو مشروبات بغرض مدر استعمال کرتے ہین اونمین بہی اسکی رعایت ملحوظ رہتی ہے — اس رعایت مین سب سے زیادہ مقدم قلب ہے اوسکے بعد دماغ — اوسکے بعد جگر — دوسرا فائدہ مراعات فعل مشارک عضو کا ہے اگرچہ وہ عضو رئیس نہو جیسے معدہ اور ریہ — اسیواسطے کسی تپ مین بروقت ضعف معدہ کے بہت سرد پانی نہین پلاتے — یہ بہی جاننا ضرور ہے کہ استعمال ادویہ مرخیہ کا اعضای رئیس مین اور جو اعضا کہ بعد اعضای رئیس کے مثل اعضاے رئیس کے ہین زیادہ تر باعث کوتاہی حیات ہے — تیسرا فائدہ مراعات اس بات کی کہ وہ عضو ذکی الحس ہے یا حس مین کند ہے — پس جو اعضا کہ ذکی الحس اور عصبانی ہین واجب ہے کہ اونمین استعمال ایسی دواؤنکا جو ردی الکیفیت اور لذاع اور موذی ہون مثل یتوعات (یعنے وہ گہانس جسکے کاٹنے سے دودہ نکلے) وغیرہ کے نکرین اور تا امکان ان اعضاؤن کو ایسی دواؤنسے بچاتے ہین — جن دواؤن کے استعمال سے اجتناب چاہیے تین قسم کے ہین — محللات اور مبردات قوی جیسے افیون اور وہ دوائین جنمین کیفیات مخالف ہین مثل زنگار اور سفیداب قلعی یعنے اسفیداج اور نحاس سوختہ وغیرہ — یہ سب بیان تفصیل اختیار دوا کا بسبب طبیعت عضو کے تہا — اب باعتبار مقدار مرض کے دیکہنا چاہیے جس مرض کی مقدار حرارت ارضی شدید ہو اوسمین حاجت حرارت بجہانے کی نہایت بارد دوا سے ہوتی ہے — اور جس مرض کی مقدار برودت ارضی شدید ہو اوسمین زیادہ تسخین کی ضرورت ہوتی ہے — اگر حرارت اور برودت مین خوف نہو کم قوت دوا پر اکتفا کرینگے — وقت مرض سے اسطرحپر شناخت ہوتی ہے پہچاننا چاہیے کہ مرض کا کونسا زمانہ ہے مثلاً اگر ورم کا زمانہ ابتدائی ہو فقط دوای رادع کا استعمال کرینگے — اور اگر زمانہ انتہا کا ہو

فقط دوائی مسہل کا استعمال کرینگے ۔ اور درمیان زمانہ ابتدا و انتہا کے ہر دو رادع اور محلل دونون کو ملا کر استعمال کرینگے ۔ اگر مرض حار ہو زمانہ ابتدا
مین تلطیف تدبیر باعتدال کرینگے ۔ اور اگر ایسا مرض انتہا کو پہونچے تلطیف تدبیر مین مبالغہ کرینگے ۔ اور اگر مرض مزمن ہو ابتدا مین اتنی بھی تلطیف
نکرینگے اور ہر وقت منتہا کے تدبیر معتدل کرینگے ۔ علاوہ یہ ہے کہ اکثر امراض مزمنہ سوای حمیات کے فقط تدبیر لطیف سے زائل ہو جاتے ہین ایضاً اگر
مرض کا مادہ کثیر ہو اور ہیجان مادہ مین زیادہ ہو ابتدا مین بدون انتظار نضج کے استفراغ کرین ۔ اگر بمقدار مادہ کے معتدل ہو اور ہیجان بھی زیادہ نہو پہلے نضج
کرلین پھر بعد اسکی استفراغ کرینگے جن چیزون کی وجہ اونکی مناسبت کے حالات مرض پر بحث کرتے ہین ونکی شناخت آسان ہے منجملہ اونکے ہوا ایسی چیز ہے کہ اوسکی رعایت مقدم ہے
۔ اور یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ وہ ہوا دوا کی معین ہے یا مرض کی ۔ یہ بھی ہم کہتے ہین کہ بعض امراض مین اندیشہ زیادہ ہوا اور تدبیر واجب مین تاخیر ہونے سے یا اوسمین
کمی کرنے سے فوت قوت تک پہونچے ایسے امراض مین واجب ہے کہ قوی علاج سے ابتدا کیجائے ۔ اور جو امراض ایسے نہون اونمین نرم نرم علاج قوی کا
استعمال کرنا چاہیے اگر دوای سبک کافی نہو ۔ معالج پر واجب ہے کہ تدبیر صائب سے جدا نہو اگرچہ تاثیر صائب کی دیر مین پیدا ہوتی ہو یعنے ظاہر تاثیر مین
اگر تاخیر ہو بشرطیکہ تدبیر صائب ہو اوسے ترک نکرنا چاہیے ۔ اور تدبیر غلط پر گو ضرر اوسکا ظاہر نہو قائم نرہنا چاہیے ۔ اور باینہمہ علاج واحد پر دوای واحد سے
اکتفا نکرنی چاہیے بلکہ ایک ہی قسم کا علاج دوائین بدل بدلکر کرنا چاہیے اسلیے کہ جس دوا کی طبیعت کو خوگری ہو جاتی ہے اوسکا اثر قبول نہین کرتی
ہے ۔ اور ہر ایک بدن بلکہ ہر ایک عضو بدن کو ایک وقت کسی دوا کے اثر قبول کرنے کی خصوصیت ایسی ہوتی ہے کہ اوسوقت دوسری
دوا کا اثر ایسا پیدا نہین ہوتا ۔ اگر مرض کے پہچانے مین اشکال ہو طبیعت پر چھوڑ دینا چاہیے اور علاج مین عجلت نکرنی چاہیے ۔ پس طبیعت
یا مرض پر غالب آوے گی یا مرض بخوبی ظاہر ہوگا ۔ اگر کسی مرض کے ہمراہ درد یا درد کی کھٹک یا سبب درد کا جیسے ضربہ و سقطہ مجتمع ہو تسکین درد سے
علاج شروع کرنا چاہیے ۔ اگر احتیاج استعمال مخدرات کی ہو خشخاش سیاہ سے زیادہ مخدر دوا استعمال نکیجائے اسلیے کہ یہ دوا مالوف ہے اور اچھی
بھی آتی ہے ۔ اگر کسی عضو مین حس زیادہ ہو اوس کی علاج مین ایسی غذا جس سے خون غلیظ پیدا ہو کھلانی چاہیے ۔ اور اگر خوف زیادہ تبرید
کا نہو غذای بارد مثل کاہو وغیرہ کے جائز ہے ۔ اور یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ معالجات جیدہ مین سے جو اکثر بے ضرر نافع ہوتی ہین
اعانت چاہنا اون چیزون سے جو قوای نفسانی او حیات کو قوی کرین جیسے فرحت اور ملاقات اوس شخص کی جس سے مریض مانوس ہو
اور بالتزام موجودگی اوس شخص کی جسکے موجود رہنے سے مریض مسرور ہو ۔ اور اکثر بالتزام موجودگی اون لوگون کی جو محتشم اور بزرگ ہون خواہ
اوس شخص کی جس سے مریض کو حیا و اشک ہو بھی نفع کرتی ہے ۔ اور جن چیزون سے مریض کو ضرر پہونچتا ہے اوسکی مضرت کو باز رکھنی ہے
قریب اسکی یہ بھی معالجہ ہے کہ مریض کو ایک شہر سے دوسرے شہر مین لیجاتین اور ایک ہوا سے دوسری ہوا مین پہونچاتین اور ایک ہیات
سے دوسری ہیات بدل دین ۔ اور بتکلف ایسی ہیات اور حرکات پیدا کرین جنسے ہیات کسی عضو کی درست ہو جاوے اور وہ ہیات
بتکلف بنی ہوئی بمنزلہ مزاج اصلی کے ہو جائے جیسے لڑکے کو جو احول یعنے بھینگا ہو تکلیف دیجاتی ہے کہ چمکتی ہوئی چیز کو تیز نظر سے دیکھے یا صاحب
لقوہ کو آئینہ چینی کے دیکھنے کی تکلیف دیجاتی ہے کہ آئینہ چینی کی طرف دیکھے ۔ پس یہ دونون تدبیرین احول کی آنکھہ اور صاحب لقوہ کی چہرہ کو
بتکلف درست کردیتی ہین اسواسطے کہ احول اپنی آنکھہ کو بتکلف چمکتی ہوئی چیز کے دیکھنے پر قائم کرتا ہے اور صاحب لقوہ اپنے چہرہ کو بھی اسیطرح
درست کرتا ہے ۔ پس اکثر دونون درست ہو جاتی ہین منجملہ اون قواعد کے جنکا حفظ ضرور ہے یہ بھی ضرور ہے کہ معالجات قوی کا استعمال فصول
قوی مین تا امکان ترک کرنا چاہیے جیسے اسہال قوی اور رادع دینا اور ربط یعنے چاک کرنا اور قے کرانا گرمی اور جاڑون مین ۔ منجملہ اون امور کے
جنمین حاجت نظر دقیق کی بروقت معالجہ کے ہوتی ہے یہ ہے کہ مرض واحد مین دو مستحق متضاد مجتمع ہون مثلاً مرض مستحق تبرید کا ہو اور سبب

مرض مستحق تسخین کا جیسے حمای سدے مین تپ مستحق تبرید کی ہوتی ہے اور جو سدہ سبب مرض ہے وہ تسخین کو چاہتا ہے۔ یا استحقاق برعکس اسکے ہو کہ مرض تسخین چاہے اور عرض تبرید چاہے جیسے مادہ قولنج کا مستحق تسخین و تقطیع کا ہوتا ہے اور شدت درد کی تبرید اور تخدیر چاہتی ہے یا عکس اسکا ہو۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ہر ایک امتلا اور سوء مزاج کا علاج بالضد بذریعہ استفراغ اور مقابلہ کیفیت کے واجب نہین ہے بلکہ اکثر تدبیر مہم امتلا اور سوء مزاج مین کافی ہوتی ہے جیسا اوپر ذکر ہوا

فصل دوسری معالجہ امراض سوء مزاج کے بیان مین

جو سوء مزاج بلا مادہ ہوا اوسمین ہم فقط تبدیل مزاج کی تدبیر کرتے ہین۔ اور اگر سوء مزاج مادی ہو استفراغ مادی کا کرتے ہین پس اگر فقط استفراغ کافی ہوتا ہے۔ اور اگر فقط استفراغ مادہ بوجہ جاگرفتہ ہونے اور بمنزلہ مزاج اصلی ہوجانے کے کافی نہوا اوسوقت بعد استفراغ کے تبدیل مزاج کی بالضد کرتے ہین۔ بالجملہ معالجہ سوء مزاج تین طرح پر ہوتا ہے اسلیے کہ اگر سوء مزاج مستحکم ہے تو اوسکا علاج بالضد علی الاطلاق کیا جاتا ہے اور یہی علاج مطلق ہے۔ یا سوء مزاج پیدا ہوتا جاتا ہے اور ابھی مستحکم نہین ہوا ہے تو اوسکی اصلاح معالجہ سے مع تدابیر تقدم بالحفظ کے جو مانع حدوث سبب کی ہو کیجاتی ہے۔ یا سوء مزاج پیدا ہونے والا ہوا اور ابھی کسیقدر حادث نہین ہوا ہے اسکی تدبیر فقط سبب سوء مزاج کے روکنے سے ہوتی ہے اسکا نام تقدم بالحفظ ہے مثال اول کی علاج عفونت حمای ربع کا تریاق سے اور سرد پانی کا پلانا حمای غب مین۔ اور مثال علاج تقدم بالحفظ کی استفراغ ہا ہے ربع مین حب ایارج لینے لگتی سے اور غب مین سقمونیا سے۔ بسوقت ارادہ ہو کہ ابتدای نوبت کو روکین۔ اور مثال تقدم بالحفظ کی تنہا استفراغ اوس شخص کا جو مستعد حمای ربع کا ہو بوجہ غلبہ سودا کے اور مستعد حمای غب کا استفراغ بجہت غلبہ صفرا کے سقمونیا سے۔ اگر سبب مرض کا حرارت اور برودت مین مشتبہ ہوا اور ارادہ یہ ہو کہ تجربہ سے دریافت کرین چاہیے کہ قوی دوا سے تجربہ نکیا جاے ورنہ جو تابیر دوای قوی سے کیفیت بالعرض پیدا ہوگی اصلی سبب کے پہچاننے مین دھوکا دیگی۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ تبرید اور تسخین دونون کی زیادتی کا ضرر یکسان ہے گر اندیشہ تبرید کی زیادتی مین زیادہ ہے اسلیے کہ حرارت طبیعت کی مناسب ہے۔ اور خطرہ ترطیب اور تیبیس یعنے خشکی پیدا کرنے مین برابر ہے لیکن مدت ترطیب پیدا ہونے کی زیادہ ہے۔ ہر ایک کی رطوبت اور یبوست سے حفاظت بذریعہ تقویت اسباب ہر ایک کے اور تبدیل اسباب ضد اوسکے سے ہوتی ہے۔ حرارت کی تقویت ان اسباب کو ہم اوپر ذکر کر چکے ہین۔ اور جو چیزین حرارت غریزی کو ہوشیاری قائم اور برپا کرتی ہین اونسے بھی تقویت حرارت کی ہوتی ہے جیسے ثقل بدنی اور امتلائی کو دور کرنا اور سدون کی تفتیح کرنی اور اسکے بعد حرارت کی حفاظت رطوبت معتدل سے ہوتی ہے۔ اور برودت کی تقویت اوسکے اسباب کی تقویت سے ہوتی ہے۔ اور حرارت کے اندر بدن کے بستہ ہونے سے۔ اور یبوست اوس چیز کے جو بافراط تحلیل کرے۔ بالذات یہ فعل یبوست کا ہے اور بالعرض حرارت کا۔ جو شخص علاج افراط حرارت کا بذریعہ تفتیح سدون کی کرے اوسکو لایق ہے کہ تبرید مفرط سے احتراز کرے کہ اسکی جہت سے سدے مین تحجر اور سختی پیدا ہوتی ہے پس سوء مزاج حار بڑھ جائیگا بلکہ لائق ہے کہ علاج مین نرمی کرتا ہے پس پہلے ایسی چیزسے دوا کرے جو جلد پیدا کرتی ہے اگر جلا کرنے والی سرد دوا کافی ہوجاے جیسے آش جو اور آب کاسنی پھر اسی کو کیا بہتر ہے اور اگر نہ کافی ہو پس ایسی دوا جلا کرنیوالی جو حرارت اور برودت مین معتدل ہو اگر یہ کافی نہو ایسی دوا دینی چاہیے جسمین حرارت لطیف ہو اور اوسکا چندان خوف نہو۔ اگرچہ یہ دوا تفتیح کا نفع مع تبرید کے کرتی ہے مگر اسکا نفع بہ نسبت ضرر تسخین کے جو اس سے حاصل ہوتی ہے اور جسکا اطفا اور بجھ جانا بعد تفتیح کے آسان ہے بہت زیادہ ہے بہ نسبت ضرر تسخین کے۔ اکثر بافراط بجھانا حرارت کا بذریعہ ادویہ ملطفہ کے نضج اخلاط مادہ کو مانع ہوتا ہے۔ اگرچہ بعض اطبا اس رای کے ابطال مین نہایت مصر ہین اور اونکے نزدیک افراط ادویہ مطفیہ کی واجب ہے سبب یہی ہے کہ ان لوگون کو یہ بات معلوم نہین ہے کہ قوی ہونا اونسے حرارت کا

بجھانا قوت اصلی کو ساقط کر دیتا ہے خصوصاً وہ قوت جو بوجہ مرض کے ضعیف ہوجاتی ہے۔ اگرچہ اصلاح تو آفت کی بخوبی کرتا ہے لیکن بعد اصلاح کے اور امراض دوسرے پیدا کرتا ہے یعنے کبھی سوء مزاج بارد مفرد اور کبھی سوء مزاج مادی جسکا مادہ مخالف اون مواد کے ہو جنکی اصلاح ادویہ مطفیہ نے کی ہے۔ سرد مزاج کی تسخین بہت دشوار ہے بعد استحکام برودت کے اور بہت آسان ہے ابتدا مین۔ حاصل یہ ہے کہ تسخین بارد کی ابتدا مین آسان تر ہے بنسبت تبرید حار کے ابتدا مین مگر تبرید حار کی انتہا مین اگرچہ دشوار ہے لیکن پھربھی آسان ہی ہے بنسبت تسخین بارد کے انتہا مین۔ اسلیے کہ برودت جسکا زمانہ حد سے گذر جائے اور انتہا کو پہونچے گویا موت طبیعت کی وہی ہے اور موت کو اپنے ساتھ کھینچ لاتی ہے

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ تبرید سے کبھی خشکی حاصل ہوتی ہے اور کبھی ترطیب حاصل ہوتی ہے اور کبھی دونون مین سے کچھ نہین ہوتا۔ اگر تبرید سے خشکی پیدا ہو اوس برودت جامدہ کو ثبات اور بقا زیادہ ہوتی ہے۔ اور ترطیب سے جس برودت کا پیدا کرنا منظور ہو بہت جلد پیدا ہوتی ہے۔ کبھی یبوست کے پیدا کرنے پر تمام اسباب حرارت کے معین ہوتے ہین جسوقت حرارت مین افراط ہو اور ترطیب پر اثبات تمامی اسباب برودت کے بشرط افراط کرتے ہین لیکن کوئی سبب ترطیب مین قائم مقام آرام وہی اور ہمیشہ استحمام خفیف اور آبزن کی نہین ہے۔ اور اسکا بیان فصل دوسری تعلیم دوسری جملہ دوسرا فن دوسرے مین ہوچکا ہے۔ شراب پانی ملی ہوئی ترطیب مین زیادہ قوی ہے۔

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ شیخ جسوقت محتاج تبرید اور ترطیب کا ہو اوسکے واسطے ایسی تدبیر جو باعتدال اوسکو اس کیفیت کیطرف پھیر لائے کافی نہین ہے بلکہ جو حد اعتدال سے بڑھ کر ہو تاکہ بوجہ اپنی برودت اور رطوبت کے اوس حرارت اور یبوست کو جو شیخ کے مزاج مین عارض ہوئی ہے دفع کرے۔ اسلیے کہ اگرچہ یہ مزاج عارضی ہے مگر بمنزلہ مزاج طبعی کے واسطے شیخ کے ہوگا۔ واجب ہے جاننا اسبات کا کہ اکثر ادویہ مسخنہ کے ہمراہ سرکے کی حاجت ہوتی ہے۔ جسوقت کسی عضو کی تسخین منظور ہو اور سرکے کی آمیزش اسواسطے ہوتی ہے تاکہ قوت دوا کی اندر عضو کے پہونچ جاے جیسے استعمال زعفران کی حاجت ادویہ مبردہ قلب کے ہمراہ ہوتی ہے تاکہ اثر تبرید کا قلب تک پہونچے۔ اور اکثر کوئی دوا قوی التاثیر تبدیل مزاج مین ہوتی ہے مگر اتنی دیر تک نہین ٹھہرتی ہے کہ اوسکا فعل تمام ہوجاے۔ پس حاجت ملانے ایسی دوا کی ہوتی ہے جو کثیف ہو اور اوسکو اتنی دیر تک ٹھہرائے اگرچہ یہ دواے کثیف اوس دواے لطیف کی ضد ہوتی ہے جیسے روغن بلسان مین آمیزش موم وغیرہ کی کرتے ہین تاکہ روغن بلسان اتنی دیر تک ٹھہرے کہ اوسکا فعل تمام ہوجائے

فصل تیسری اسبات کے بیان مین کہ استفراغ کس وقت اور کس طرح کرنا چاہیے

جو چیزین صواب حکم پر استفراغ مین دلالت کرتی ہین وہ دس ہین۔ ایک امتلاء اخلاط۔ ۲ قوت بدن۔ ۳ مزاج۔ ۴ وہ اعراض جو مناسب کسی خاص استفراغ کے ہون مثلاً جو طبیعت خواہش اسہال کی کرتی ہو اور اوسکو اسہال پہلے سے عارض ہوا ہو وہی مناسب استفراغ اسہالی کے ہوگی اسلیے کہ اسہال جاری اسہال مین اندیشہ کی بات ہے۔ ۵ سحنہ ۶ سن۔ ۷ فصل۔ ۸ کیفیت ہواے بلد۔ ۹ عادت۔ ۱۰ پیشہ اوس شخص کا جسکا اسہال منظور ہو یہ دسون چیزین اگر دلالت خلاف استفراغ پر کرین استفراغ جائز نہوگا۔ خلا یعنے امتلا کا نہونا ضرور استفراغ کو منع کرتا ہے۔ اسی طرح سے ضعف کسی قوت کا قواے ثلاثہ سے بھی مانع استفراغ کا ہے۔ لیکن ہم کبھی اسبات کو پسند کرتے ہین کہ گو ضعف کسی قوت مین ہوجائے مگر ترک استفراغ کا ضرر پیدا نہو۔ اور یہ بات قواے حس و حرکت کے ضعف مین ہم تجویز کرتے ہین۔ اور کبھی ہم ضرر استفراغ کو بجہت ضعف قوت کے ناجائز سمجھتے ہین اور ایسا خیال کرتے ہین کہ ترک استفراغ سے تدارک ضعف قوت کا ہوگا۔ اور یہ بات بنسبت تمامی قوی کے ملحوظ رہتی ہے۔ جو مزاج گرم اور خشک ہو اوسمین بالنظر استفراغ منع کیا جاتا ہے۔ اور جو مزاج سرد اور تر ہے کہ اوسمین حرارت

مفقود ہے یا حرارت ضعیف ہے اوسمین بھی بلحاظ ضعف قوت کے استفراغ ناجائز سمجھتے ہین ۔ اور گرم اور تر مزاج مین قوی شدید کے استفراغ کی اجازت دیجاتی
ہے سوجنہ کا یہ حال ہے کہ بافراط لاغر اور منحلل ہونا استفراغ کو بخوف تحلیل قوت کے منع کرتا ہے اسیواسطے طبیب پر واجب ہے کہ تدبیر ضعیف و نحیف کی جسکی خون
صفرے کی کثرت ہو ایسی آسانی سے کرے کہ اوسکو نوبت استفراغ کی نہ پہونچے اور غذا اوسکی جید ہو جو خون عمدہ پیدا کرے اور مزاج اور غذا کا مائل برودت
اور رطوبت ہو متغیر ایسی تدبیر سے اصلاح اوسکے مزاج اور اخلاط کی ہوجاتی ہے ۔ اور کبھی یہی تدبیر اوسکو اتنا قوی کردیتی ہے کہ متحمل استفراغ کا ہوجاتا ہے
۔ اسی طرح واجب ہے کہ استفراغ قلیل الغذا کی جسکی عادت کم کہانے کی ہو اقدام نکیا جاوے جبتک اوس کے استفراغ سے گریز ہو سکے ۔ فربہی مفرط
بھی مانع استفراغ سے ہے بنظر خوف غلبہ برودت کے اور اس خوف سے کہ رگون مین گوشت تنگی پیدا کرے ۔ اور بوقت خالی ہونے رگون کے گوشت
بھی ، گونکی اطاعت کرے گا پس حرارت اندر لستہ ہوجائیگی او فضول بطرف احشا کے بطور نچوڑنے کے کھچ جائینگی ۔ جو اعراض ردی مین پیدا جیسے سدد ورب
یعنی اسہال لمو تشنج کا ہونا مانع استفراغ ہے ۔ جوسن ابہی تمام نشو کو نہ پہونچا ہو اور جوسن حد ذبول سے گذر گیا ہو یہ بھی مانع استفراغ کا ہوتا ہے
فصل نہایت گرم اور نہایت سرد مین بھی استفراغ کرنا نچاہیے ۔ بلد جنوبی جو بہت گرم ہے اوسمین بھی استفراغ ناجائز ہے اسلیے کہ اکثر مسہل کی
دوائین گرم اور تر ہین ۔ اور دو قسم کی تیزی کا تحمل نہین ہو سکتا ۔ الغرض چونکہ قوی ایسے مقامات مین ضعیف اور [illegible] ہوتے ہین اور یہی حرارت
خارجی مادہ کو بطرف خارج جذب کرتی ہے اور دوا کی حرارت مادہ کو بطرف اندر کے جذب کریگی پس دونون جذب مین تعارض واقع ہوگا اور
دونون کا اثر باطل ہو جائیگا ۔ جو بلد شمالی اور بہت سرد ہے وہ بھی استفراغ کو منع کرتا ہے ۔ قلت عادت استفراغ کی بھی مانع استفراغ ہوتی
ہے ۔ جس صناعت مین استفراغ زیادہ ہوتا ہے جیسے حمامی یا حمال اوسکا بھی استفراغ ناجائز ہے ۔ مناسب جاننا اس بات کا ہے کہ غرض
ہر استفراغ کی ایک بات پانچ باتون مین سے ضرور ہوتی ہے **پہلے** نکالنا اوس چیز کا جس کا استفراغ واجب ہے بعد اوسکے نکل جانے کی راحت
ضرور پیدا ہوتی ہے مگر جسوقت ادویہ مین کسیقدر وہ شے یا اوسکا اثر باقی رہجاوے یا بعد استفراغ کے غلبہ حرارت ادویہ وغیرہ کا پیدا ہو یا حرارت حمام کے
یوم کی ٹہر جاوے یا کوئی اور مرض ایسا پیدا ہو جیسے خراش امعا بوجہ اسہال کے خواہ قرحہ مثانہ کا بوجہ ادرار کے کہ یہ استفراغ اگرچہ نافع ہوتا ہے مگر بالفعل
اسکی منفعت محسوس نہین ہوتی ہے بلکہ تا زوال عارض جدید اذیت اس استفراغ کی منفعت سے زیادہ ہوتی ہے **دوسری**
ہر استفراغ مین متوجہ ہونا مادہ کا کسی جہت خاص مین بھی لحاظ کرنا چاہیے جیسے اگر کسی مادہ سے متلی پیدا ہو اوسی بذریعہ قے دفع کرے ۔ اور جس مادہ
سے پیچ امعا مین پیدا ہو اوسی بذریعہ اسہال دفع کرنا چاہیے **تیسرے** مخرج اور طریقہ نکلنے اوس خلط کا جہت میل سے دریافت کرنا چاہیے جیسے
ورم جگر کے واسطے داہنی باسلیق سے نہ داہنے ہاتھ کی سرار سے ۔ اگر اس مین خطا ہوگی اندیشہ پیدا ہوگا ۔ یہ بھی واجب ہے کہ جس طرف
مادہ نکالا جاوے وہ عضو خسیس اور کم رتبہ ہو بہ نسبت اوس عضو کے جسمین سے مادہ نکالا جاتا ہے تاکہ مادہ بطرف اشرف کے مائل نہو ۔ یہ بھی واجب ہے کہ مخرج
مادہ کا طبعی ہو جیسے مجاری البول واسطے محدب جگر کے اور امعا اور اعضای غذا واسطے مقعر جگر کے ۔ بتیتو ایسا ہوتا ہے کہ جس عضو سے مادہ دفع کیا جاتا ہے
کسی عضو کیطرف وہ عضو خود ایسا ہوتا ہے کہ اوسمین ایک قسم کا مرض ہوتا ہے اور خوف ہوتا ہے کہ اگر وہ اخلاط اس عضو کی طرف منتقل ہونگے مرض
مین زیادتی ہوگی اوسوقت جس طرف مادہ کا انتقال اصعب ہوتا ہے اوسکے خلاف جہت مین مادہ لیجانا پڑتا ہے ۔ اسیطرح کبھی وہ عضو جسمین بہ
انتقال مادہ کا مناسب ہے اگرچہ اوسمین کوئی مرض نہین ہوتا لیکن اس مادہ کی آنے سے مرض جدید پیدا ہونیکا خوف ہوتا ہے جیسے کوئی مادہ آنکہ سے
بطرف حلق کے لیجانے سے خوف پیدا ہوجانے خناق کا پڑتا ہے ۔ ایسے وقت مین تدبیر مین نرمی چاہیے ۔ کبھی طبیعت خود بخود کسی مادہ کا استفراغ
خلاف جہت عادت مین کردیتی ہے واسطے بچانے اوس عضو کے جسوقت کہ ضعیف ہو ۔ اکثر جو استفراغ طبیعت کا خلاف جہت عادت مین ہو

بعد استفراغ کی بھی اشکال باقی رہ جاتا ہے جیسے کوئی مادہ دماغی بطرف مقعد یا ساق یا قدم کے گرے براہ دفع طبعی کی کہ اُسوقت یہ نہین معلوم ہوتا
ہی کہ تمام دماغ سی گرا ہی یا ایک ہی بطن سی دماغ کی گرا ہے **چوتھے** وقت استفراغ کا دیکھنا چاہیے **جالینوس** حکم قطعی کرتا ہے کہ امراض مزمنہ
مین انتظار نضج کا کرنا چاہیے اور غیر مزمنہ مین کچہ ضرور نہین ہے۔ اور نضج کی شناخت اوپر کے مباحث مین خصوص بیان بول مین بخوبی ہوچکی
ہے قبل استفراغ اور بعد نضج کی ملطفات پلانی چاہیین جیسے آب زوفا اور ماشا اور برنجاسف وغیرہ۔ امراض حادہ مین بھی رائی صائب یہی ہی کہ انتظار
نضج کا کرین خصوصاً اگر مادہ ساکن ہو اور اگر متحرک ہو عجلت استفراغ مادہ مین بہتر ہے اسلیے کہ ضرر حرکت مادہ کا زیادہ ہے بہ نسبت اوس ضرر کے
جو استفراغ سی قبل از نضج کی متلون ہی خصوصاً اگر اخلاط رقیق ہون خاص ترجبکہ تجاویف عروق مین ہون اور اعضا تک داخل نہوئی ہون۔ اگر کوئی
خلط ایک ہی عضو مین ٹہری ہوئی ہو اوسکی تحریک بے نضج کے اور بدون اس بات کی کہ قوام معتدل اوسکو حاصل ہو جیسا اپنی مقام مین بیان ہوچکا
جائز نہین ہی۔ اسیطرح اگر تا وقت نضج قوت باقی رہنے کی امید نہو استفراغ مادہ کا کرو تیسری مین بعد شناخت رقت اور غلظ مادہ کے کہ اسمین ضبط
ضرور ملحوظ رہتی ہے۔ اگر مادہ تخمہ کا غلیظ ہو اوسکی تحریک بدون ترقیق کے جائز نہین ہے اس مادہ کے غلیظ ہونے پر استدلال اسطرح کیا جاتا ہے
کہ پہلے اور بھی تخمہ عارض ہوچکا ہو اور شراسیف کے نیچے وجع ممدد ہو اور احشا مین اورام پیدا ہوے ہون نہایت واجب ہی ایسے مقام پر حاجت
کرنا حال ہی نافذ کا تاکہ وہ بند نہون۔ اور بعد ان سب امور کی ملاحظہ کے قبل نضج کی بھی استعمال مسہل کا جائز ہے **پانچوین** مقدار مادہ کی جسقدر
استفراغ کرنی چاہیے اسکی شناخت مقدار مادہ موجود سی ہوسکتی ہے اور قوت مریض سے بھی مقدار دریافت ہوسکتی ہے۔ اور بعد استفراغ
کی جو اعراض پیدا ہونے والے ہین اونسے بھی اوس مقدار کی تعیین ہوسکتی ہی۔ اسلیے کہ اگر استفراغ سی اوس مادہ کی کوئی عارض جدید پیدا ہو
مقدار نکالنے مادہ کے کم کرنی چاہیے۔ اور جتنا مادہ نکالنا مقصود ہے اوسمین سے اسقدر گھٹانا چاہیے کہ اوسکا باقی رہنا اوس عرض کی حدوث کا
مانع ہو جیسے تشنج امتلائی مین یہی تدبیر کیجاتی ہے۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ استفراغ مادہ کا اور اوسکا ہٹانا اپنے مقام سی دو طرح ہوتا ہی
۔ یا بجہت جذب کی طرف جانب مخالف بعید کی۔ دوسرا جذب بطرف جانب مخالف قریب کی۔ بہترین اوقات استفراغ بطور جذب کی یہ ہین
کہ بدن مین امتلاء مفرط نہو اور نہ جس عضو کی طرف جذب مادہ منظور ہی اوسطرف توجہ مواد کا خود بخود ہو۔ اس حکم کے بیان کی واسطے تمثیلاً ایک
آدمی ایسا فرض کرتے ہین کہ جسکے موہنہ کے اندر کیجانب یعنی فک اعلی سی بہت سا خون بہتا ہو اور ایک عورت ہی کہ اوسکے بواسیر کا خون جاری ہے
ان دونون صورتون مین ہماری تدبیر دو حال سے خالی نہوگی۔ اگر استفراغ بامالہ قریب کرین پہلی صورت مین یعنی جسکی موہنہ سے خون جاری
ہی رعاف کی تدبیر مناسب ہوگی۔ اور دوسری صورت مین رحم کیطرف سی ادرار حیض کا مناسب ہوگا۔ اور اگر جذب بطرف بعید کرین
پہلی صورت مین استفراغ خون کا رگون سی اور اون مقامات سی جو اسفل بدن مین ہین کرنا چاہیے۔ اور دوسری صورت مین اون رگون سے
اور اون مقامات سی جو اعلاء بدن مین ہین استفراغ کرنا چاہیے۔ امالہ بعید مین واجب نہین ہے کہ وہ مقام دونون قطر مین بعید ہو بلکہ قطر واحد
کو البعد ہونا چاہیے۔ لیس اگر مادہ اعالی بدن کی داہنی جانب مین ہو اوسکا جذب اسافل کے بائین طرف نکرنا چاہیے بلکہ یا داہنی اسافل کی
اور یہ تدبیر واجب اور نہایت درست ہی۔ یا بائین طرف کی اوپر کے اعضا مین جذب کرنا چاہیے۔ اگر وہ عضو ایسا بعید ہو جیسے ایک شانہ
سی دوسرا شانہ اور اوسکا حال نزدیکی مین مثل سر کے دونون جانبون کے نہو۔ اسلیے مادہ اگر سر کے داہنی طرف ہو اوسکا امالہ بطرف اسافل
کی کیا جاتا ہی نہ سر کے بائین طرف اگر ارادہ جذب مادہ کا جہت بعید مین ہو پہلے تسکین وجع کی وضع ماؤف سی کر لینی چاہیے تاکہ درد کی شدت جہت
جذب کی نکرے اسلیے کہ درد بھی مادہ کو اپنی طرف جذب کرتا ہے۔ اگر مادہ جذب ہونے مین نافرمانی کرے اور جس مقام پر جذب کرکے لیجانا مطلوب ہے

اوسکا جاتا نہو سکے پس سختی جذب مین نکرنی چاہیے اسلیے کہ بشبہ سختی جذب کی مادہ کو متحرک کر کے رقیق کر دیتی ہے ۔ اور با اینہمہ چونکہ جذب پیدا نہین ہوتا بہت جلد مقام وجع مین یکجا ہو جاتا ہے اکثر فقط تدبیر جذب کی کافی ہوتی ہے اور استفراغ کی حاجت نہین ہوتی اسلیے کہ جذب کرنیسے توجہ مادہ کا بطرف موضع ماوف کے رک جاتا ہے گو اخراج مادہ کا نہو پس فقط جذب سے غرض مطلوب حاصل ہوتی ہے ۔ ایسی مقام پر اقتصار اسی قدر تدبیر پر کیا جاتا ہے کہ اعضای مقابل کو باستواری باندہین یا دبائین یا خالی پچھنے لگائین یا ایسی دوائین جو اون اعضا کو سرخ کر دین ۔ خلاصہ یہ ہے کہ ایسی تدبیر کرین جس سے اعضای مقابل کو کسیقدر الم پہونچے ۔ جو مادہ رگون مین ہے اوسکا استفراغ بہت آسانی سے ہو جاتا ہے اوسکے بعد وہ مادہ جو اعضا اور مفاصل مین ہو کہ اس مادہ کے اخراج مین کبہی دشواری بہی ہوتی ہے ۔ اور ضرور اسکے استفراغ مین مادہ صالح جو قابل استفراغ کے نہین ہوتا ہے نکل جاتا ہے ۔ جس شخص کے مادہ کا استفراغ کیا جای چاہیے کہ بہت جلد اغذیہ کثیرہ اور خام تناول کرے تاکہ طبیعت اونکو قبل ہضم کے جذب کرے ۔ اگر کسیطرح کا ضرر ہو چاہیے کہ تہوڑی تہوڑی غذا استعمال کرے تاکہ رفتہ رفتہ داخل بدن ہو کر ہضم جید ہوتا جائے ۔ فصد ایک استفراغ خاص ہے واسطے ہر ایک خلط کے برابر یعنے اس سے استفراغ چارون خلط کا برابر ہوتا ہے ایک خلط خاص اگر مقدار مین زیادہ ہو جاے یا کیفیت اوسکی فاسد ہو جای اوسکا استفراغ فصد سے نہین ہوتا ۔ جو استفراغ بافراط ہو اکثر تپ پیدا کرتا ہے ۔ جس شخص کی عادت اسہال کی ہو اور رکجاے اور اوس سے کوئی مرض پیدا ہو دوبارہ پیدا ہونا اس استفراغ کا اکثر اوسکو نجات دیتا ہے اوس مرض سے جو بسبب رکنے اسہال کے پیدا ہوا ہے جیسے کسی شخص کے کان کا میل یا فضلہ بینی رکنے سے سدد پیدا ہو اور پہر دوبارہ یہ دونون فضول جاری ہون سدد زائل ہو جاتا ہے ۔ یہ **بہی جاننا ضرور ہے** کہ باقی رہنا کسیقدر مادہ کا بعد استفراغ کے اتنا ضرر پیدا نہین کرتا جسقدر بکثرت نکلجانا مادہ کا اور پہونچنا استفراغ کا اس درجہ تک کہ قوت مین ضعف پیدا ہو مضر ہے اسلیے کہ بقیہ مادہ کو طبیعت خود بخود تحلیل کر لیتی ہے جبتک وہ خلط جسکا استفراغ کرنا در ہی باقی رہے اور مریض متحمل استفراغ کا ہو اوسوقت تک خوف افراط استفراغ سے نکرنا چاہیے بلکہ اکثر حاجت اسقدر افراط استفراغ کی ہوتی ہے کہ نوبت غشی کی پہونچ جای جیسے سونخس مین جسکی قوت قوی ہو اور مادہ اخلاط ردی کا زیادہ ہو نہو تہوڑا تہوڑا استفراغ کرکے تمام مادہ کا اخراج تجزی چاہیے ۔ اور اگر مادہ لشدت لپٹا ہوا ہو یا خون سے زیادہ ملا ہوا ہو اوسکا استفراغ دفعۃً واحدۃً ممکن ہے جیسے عرق النسا اور وجع مفاصل مزمن اور سرطان اور خارش مزمن اور دمل جو مزمن ہون ۔ یہ **بہی جاننا ضرور ہے** کہ اسہال جذب مادہ کا اوپر سے کرتا ہے اور نیچے کیطرف سے دفع کرتا ہے پس اسکے ذریعہ سے جذب بجانب مخالف اور جذب بطرف موافق دونون پائے جاتے ہین ۔ اور بعد مستقر ہو جانے اور ٹہر جانے مواد کے موافق ہے پس اگر مواد بجانب تحت کے ہون اونکو بطرف خلاف کے جذب کر کے دفع کر دیتا ہے ۔ اور جس جگہ مواد ٹہرے ہوئے ہین وہان سے بہی دور کرتا ہے ۔ اور قے کا فعل جذب اور قلع مین بالعکس ہے یعنے جذب مواد کا نیچے سے کر کے اوپر سے دفع کرتی ہے ۔ فصد کا حال بحسب اختلاف مقامات کے مختلف ہے اور اسکا جذب اور دفع برخلاف اون مقامات کے ہوتا ہے جس جگہ کا خون لیا جاے جیسا اوپر معلوم ہو چکا ہے ۔ بہت کم حاجت استفراغ کی اوس شخص کو ہوتی ہے جسکی غذا جید ہو اور ہضم تام غذا کا ہو جاتا ہو اسیطرح گرم بلاد کے رہنے والے کمتر محتاج استفراغ کے ہوتے ہین **فصل چوتھی بیان مین مشترک قے اور اسہال کے** اور اشارہ **طرف کیفیت جذب مسہل اور قے کے** پسندیدہ یہ بات ہے کہ جو شخص ارادہ مسہل لینے یا قے کرنے کا کرے اپنے طعام کو متفرق اوقات مین تناول کرے اور جو مقدار غذا کی معمولی روزانہ ہے اوسکو ایک دن مین چند مرتبہ تناول کرے اور ایک قسم کے کہانے پر اکتفا نکرے بلکہ چیزین کہانے پینے کی مختلف اختیار کرے اسلیے کہ معدے کے ہر وقت ایسی تدبیر سے

اشتیاق دفع کرنیکا اون چیزون کی جو معدے مین ہون اوپر یا نیچے کی طرف سے ہوتا ہے — ایک ہی قسم کا طعام جسکے اوپر دوسرے قسم کا طعام داخل نکیا ہو اوسکے نکلجانے پر معدہ بخل اور خست کرتا ہی اور اوسکو بقوت گرفت کرتا ہے خصوصاً اگر ایسے طعام کی مقدار بھی کم ہو مگر جسکی طبیعت خود بخود نرم ہو اوسکو اس تدبیر کی کچھ حاجت نہین ہے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ حاجت طرف قے اور اسہال وغیرہ کے ضروری نہین ہے اور اوس شخص کو احتیاج قے اور اسہال کی نہین ہے جسکی تدبیر درست ہو اسلیے کہ درستی تدبیر کی خفیف استفراغ کی محتاج ہوتی ہی جو قے اور اسہال سے کم ہو — بلکہ بیشتر ایسے شخص کو ریاضت اور دلک اور حمام کافی ہوتا ہے — پھر اگر اسکے بدن مین امتلا پیدا ہو ایسے شخص کی بدن مین امتلاء عمدہ اخلاط یعنے خون کا اکثر ہوتا ہے جب بھی اسکو حاجت فصد کی ہوگی نہ اسہال اور قے کے تاہم اگر ضرورت مقتضی فصد اور استفراغ دونون کی ہو فصد پہلے کرینگے اور استفراغ ادویہ قویہ سے مثل خربق وغیرہ کرینگے — یہ ایک وصیت بقراط کی ہے منجملہ اون وصایا کے جو کتاب ابیذیمیا مین مذکور ہین — اگر اخلاط بلغمی خون سے ملے ہون جب بھی یہی تدبیر مناسب ہی لیکن اگر اخلاط بارده مین لزوجت ہو بیشتر بوجہ فصد کی غلاظت یا لزوجت مین زیادتی پیدا ہوتی ہے اوسوقت واجب ہے کہ ابتدا مسہل سے کرین — مختصر یہ ہے کہ اگر اخلاط چارون برابر ہون تقدیم فصد کی کرنی چاہیے اگرچہ بعد فصد کے بھی غلبۂ خلط کا باقی رہے استفراغ باسہال کرنا چاہیے — اور اگر اخلاط برابر نہون پہلے استفراغ اوسی خلط کا کیا جاے جو زیادہ ہو تاکہ برابر ہوجاوین بعد اوسکے فصد کیجائے — جو شخص دواے مستفرغ کو فصد پر مقدم کرے حال آنکہ اوس مقام پر مناسب تقدیم فصد کے ہو چاہیے کہ چند روز فصد مین تاخیر کرین — اور جس شخص کے فصد کا زمانہ تھوڑا گذرا ہو اور پھر محتاج استفراغ کا ہو کر کوئی دوا واسطے استفراغ کی استعمال کرے البتہ یہ دوا موافق ہوگی اور فصد کی ضرورت نہوگی — اور اگر جس مقام پر فصد واجب ہو اگر بدون فصد کیے دواے مسہل پلاوین تپ اور اضطراب پیدا ہوتا ہے پھر اگر بعد استعمال مسکنات کی بھی تسکین نہو یقین کرنی چاہیے کہ اس مقام پر تقدیم فصد کی لازم تھی — ہر استفراغ محتاج الیہ کی ضرورت منحصر افراط امتلا مین نہین ہے بلکہ زیادتی مرض کی بھی اور امتلا مستدعی بحسب کیفیت استفراغ کی ہوتی ہے نہ بحسب کمیت — اکثر درستی تدبیر کی فصد واجب سے وقت معین مین مستغنی کر دیتی ہی — بیشتر کسی وجہ سے استفراغ کی ضرورت ہوتی ہی اور ایک مانع ایسا پیدا ہوتا ہی کہ استفراغ کر نہین سکتے اوسوقت چارہ کار منحصر اسمین ہوتا ہی کہ تکلیف صوم اور نوم کی دیجاے اور تدارک اوس سوء مزاج کا جو بوجہ امتلا کے پیدا ہوا ہے کیا جاے کبھی استفراغ بوجہ اخلاط کے کیا جاتا ہی جیسے کسی شخص کو دورہ نقرس یا صرع وغیرہ کا ہوتا ہی ایک وقت معلوم مین اوسکو حاجت استفراغ کی ہوتی ہے خصوصاً ربیع مین پس احتیاطاً قبل دورے کے استفراغ کرایا جاتا ہے اوسی قسم کا استفراغ جو اوسکو مرض سے خصوصیت رکھتا ہے فصد ہو یا اسہال — کبھی استعمال مجففات کا محتاج سے بھی کیا جاتا ہے — اسیطرح جو دوائین رطوبت کو جذب کر لیتی ہین وہ بھی خارج سے مستعمل ہوتی ہین — جس طرح اصحاب استسقاے مائی کے بدنمین ضماد اور ذرور وغیرہ لگاتے ہین خواہ ریگ مین مدفون کرتے ہین — کبھی طبیب کو حاجت استعمال ایسی دوا کی ہوتی ہی جو ہمجنس کیفیت مین اوس خلط کی ہو جسکا استفراغ کیا جاتا ہے جیسے استفراغ صفرا سقمونیا سے اوسوقت واجب ہی کہ اوسمین ایسی دوا شریک کرین جو کیفیت مین اس دوا کی مخالف ہو اور قوت مسہلہ مین موافق جیسے ہلیلہ اور اسمین دوسری دوا مین یہ بھی فائدہ ہو کہ تدارک اوس سوء مزاج کا کرے جسکے پیدا ہونیکا خوف پہلی دوا سے ہو — جنکے احشا مین ورم ہو اونکا اسہال اور قے دشوار ہوتا ہی اگر باضطرار حاجت ہو اودیہ مسہلہ مثل لبلاب اور قرطم آب سباناج او مدالمناس وغیرہ کو استعمال کرین بقراط کہتا ہے جو شخص لاغر ہو اور اوسکی طبیعت باسانی قے کو قبول کرے مناسب اوسکے تنقیہ مین یہی ہے کہ استعمال قے کا کرایا جاے گرمی خواہ ربیع یا خریف مین سواے جاڑون کے — جس شخص کا سحنہ معتدل ہو اور کوئی داعی اوسکے استفراغ کو بوجہ قے کے خواہش کرے

اوسکے قے کرانے کے واسطے انتظار زمانہ ضعیف کا کرنا چاہیے اور بعض مقام حاجت کرادینکو تقے سے بچانا چاہیے — واجب ہے کہ قبل استفراغ اوسکے اوس
خلط کی تلطیف کرنی چاہیے جبکا استفراغ منظور ہے اور مجاری کی توسیع اور تفتیح بھی کرنی چاہیے کہ اس تدبیر سے بدن کی تعب پیدا ہونے سے امان ہوتی ہے
— **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ عادت ڈالنا طبیعت کا نرم چیز پر اور محبب کردینا طبیعت کا اوسوقت تک جبکہ اسہال یا قے کرانا منظور ہے کہ
بسہولت قبل استعمال دوای قوی کے اجابت پیدا ہو اکثر نہایت مناسب تدبیر ہے اور فلاح اور رستگاری پیدا کرتی ہے — اسہال اور قے اوس شخص کو
بہت دشوار ہے جبکا مزاج لاغر ہو اور اکثر ایسے شخص کو تعب پیدا ہونا ہے خالی اندیشے سے نہیں ہے — قے لانے والی دوا کبھی خاصیت مسہل کی پیدا کرتی
ہے اگر معدہ قوی ہو یا بشدت گرسنگی مین پی جاے خواہ پینے والا قریب یعنی اسہال معدہ مین مبتلا ہو یا اوسکی طبیعت نرم ہو یا قے کا عادی نہو یا دوا ثقیل ہو کہ
بہت جلد معدہ مین اوتر جاے — اسیطرح دوای مسہل سے بھی قے پیدا ہوتی ہے اگر معدہ ضعیف ہو یا ثقل امعاء کا نہایت خشک ہے یا دوا کریہ الطعم یا بدبو
یا پینے والے کو تخمہ عارض ہو — جو دوای مسہل اسہال پیدا نکرے یا تخمہ اخلاط کو دفع کرے ایسی دوا سے تحریک اوس خلط کی ہوتی ہے جسکا اسہال کرتی
ہے اور تمام بدن مین وہ خلط منتشر ہو جاتی ہے پس اور اخلاط بدن کا اسی خلط کی طرف مستحیل ہو جاتے ہین اسوجہ سے اس خلط کی بدن مین کثرت ہو جاتی ہے
— بعض اخلاط قے کو زیادہ قبول کرتے ہین جیسے صفرا اور بعض قے کی طرف رجوع نہین ہوتی مثل سودا کے اور بعض اخلاط کا حال کبھی کچھ ہوتا ہے اور کبھی کچھ
محموم کے واسطے اسہال بہ نسبت قے کے زیادہ مفید ہے — اور جسکی خلط بطرف اسفل کے اوترتی ہو جیسے وہ لوگ جنہین زلق الامعاء عارض ہو اونکا قے کرانا
جائز ہے — بدترین ادویہ مسہلہ وہ دوا ہے جو مرکب ایسی اجزا سے ہو جنمین اختلاف شدید زمانہ اسہال مین پیدا ہو یعنے کوئی دوا اثر اسہال کا جلد کرنی
والی ہو اور کوئی دوا دیر مین اثر کرتی ہے اسکی جہت اضطراب اسہال مین عارض ہوتا ہے — اور پہلے دوا کا اسہال قبل دوسری دوا کے پیدا ہوتا ہے
— اور کبھی دوای اول سے اسہال دوا ے ثانی کا ہو جاتا ہے — جو شخص استعمال دوای مسہل اور مقی بلا ضرورت کرے حالانکہ بدن اوسکا مواد سے
پاک ہو ضرور مبتلای دوار اور مغص یعنی مروڑا اور کرب مین ہوگا — اور اگر کسی چیز کا استفراغ ہوگا تو بہت تھوڑا ہی ہوگا — حاصل یہ ہے کہ جبتک دوای
مسہل وغیرہ سے اخراج فضول کا ہوتا ہے اوسوقت اضطراب پیدا نہین ہوتا ہے — اور بعد پیدا ہونے استفراغ کے خلط صالح کا نکلنا متیقن ہو جاتا ہے —
جسوقت خلط کا استفراغ بذریعہ قے یا مسہل کے ہوتے ہوتے خلط بدل جائے اور دوسری خلط نکلنی شروع ہو بدن کے صاف ہو جانے پر اوس خلط سے
جسکا استفراغ مقصود تھا یقین کرنا چاہیے — اگر یہ تغیر بطرف خراطہ یعنے ایسے مادے کے جو مثل کہوسی وغیرہ کی ہو یا بعد تغیر کے کوئی چیز سیاہ بدبو نکلے
یہ تغیر برا ہے — **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ بعد اسہال اور قے کے اگر پیاس کی شدت ہو دلیل استفراغ تام اور عمدگی تنقیہ پر ہوگی —
یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ دوای مسہل جس چیز کا اسہال کرتی ہے بذریعہ قوت جاذبہ کے خاص اوسی خلط کو جذب کرتی ہے پس اگر چیز غلیظ
کو جذب کرکے رقیق کو چھوڑ دیتی ہے جیسے مسہل خلط سودا کا اور — بعض لوگ جو کہتے ہین کہ جس خلط کا دوای مسہل جذب کرتی ہے اوسکو بدن مین پیدا
بھی کر دیتی ہے اس قول کی کچھ اصل نہین ہے بلکہ محض باطل ہے — اسیطرح یہ بھی قول بے اصل ہے کہ دوای مسہل پہلے خلط رقیق کو جذب کرتی
ہے **جالینوس** باانہمہ مہارت علی الاطلاق اسکا قائل ہے کہ جس دوای مسہل مین سمیت نہو اور اسہال پیدا نکرے بلکہ ہضم ہو جاے وہی خلط
پیدا کرتی جسکے جذب اور دفع کی اسمین خاصیت تھی اور یہ قول درست نہین ہے — اس قول کا حال اوس مقام سے ظاہر ہوتا ہے جس جگہ جالینوس
تحقیق کرکے یہ تجویز کرتا ہے کہ درمیان دوا ے جاذب اور خلط مجذوب کی ذاتی مشابہت ہے اسیواسطے جذب پیدا ہوتا ہے — اور یہ مسئلہ خود غلط
ہے اسلیے کہ اگر جذب بوجہ مشابہت جوہری کے ہوتا بالضرور لوہا مقناطیس کو جذب کرتا جبکہ مقدار لوہے کے مقناطیس سے زیادہ ہوتی اسیطرح
سونیکا بڑا ٹکڑا چھوٹے ٹکڑے کو کھینچ لیتا — لہذا بیان اس استدلال کا غیر طبیب پر واجب ہے یعنے حکیم طبعی پر — **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ اخلاط

جذب ہے مابعد پینے دوائے مسہل یا مقی کے اونہین سے ہوتی ہوتا ہے جن سے ہوتی ہے دفع ہوکر یہ اخلاط امعاء اور معدہ مین حاصل ہوتے ہین ۔ اور اوس مقام سے طبیعت بطرف
اونکے دفع کرنے کی جہت خارج مین متحرک ہوتی ہے ۔ اور کمتر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ بروقت پینے مسہل کے بطرف معدے کے یہ اخلاط چڑہتے ہین ۔ اگر چڑہتے
ہین طبیعت کا میلان بطرف قے کے ہوتا ہے ان اخلاط کا نہ چڑہنا بطرف معدے کے دو وجہ سے ہوتا ہے **اول** یہ کہ دوائے مسہل بہت جلد بطرف امعاء کے
نفوذ کر جاتی ہے **دوسرے** یہ کہ بروقت پینے دوائے مسہل کے طبیعت کو عجلت دفع اخلاط مین اور رده ماساریقا سے نیچے اور اسفل کیطرف ہوتی
ہے نہ اوپر کی طرف اسلیے کہ اسفل کیجانب واسطے نکالنے مواد کے اسہل اور اقرب ہے اور اس جہت سے کہ جسکے سبب سے پیدایش اخلاط کی ہوتی ہے
وہ اوسے انہین مقامات سے چڑہنے کو بطرف فوق کے منع کرتا ہے ۔ اور اس مزاحمت سے تحریک طبیعت کی طرف دفع کرنیکے جانب قریب اور اقرب
طرق سے ہوتی ہے ۔ پہر اگر واسطے دوا کی قوت جاذبہ یہ لازم فرض کیجاے پر البتہ قوت دافعہ لائق تر اس بات کی ہوگی کہ صحیح اور قوی مین فعل غالب
کرے ۔ علاوہ یہ ہے کہ دوا بہی جذب اخلاط کا ایک طریق معین سے کرتی ہے لیکن حال دوائے مقی کا برخلاف دوائے مسہل کے ہے کہ اگر وہ معدے مین ہو
اوسی مین ٹہر جاتی ہے اور امعاء سے اخلاط کو اپنی طرف جذب کرکے بجانب قے دفع کر دیتی ہے ۔ اور اس دوا کی قوت پر اور جو مقابلہ قوت کا طبیعت
ہے اوسپر غالب آتی ہے ۔ **یہ بہی جاننا چاہیے** کہ اکثر جذب ہونا اخلاط کا بذریعہ دوا کے رگون سے ہوتا ہے لیکن جو مادہ بہت قریب ہو وہ
سواے رگون کے اور مقامات سے بہی کہینچ جاتا ہے جیسے وہ اخلاط جو ریہ مین ہوتے ہین کہ بجہت قرب کے بطرف معدے اور امعاء کے کہنچ جاتے ہین گو
رگون کی راہ سے نہ آئین ۔ **یہ بہی جاننا ضرور ہے** کہ اکثر خشک دواؤن سے جو نشف رطوبت حاصل ہوتا ہے اسکے سبب سے استفراغ طرز
بد نکا ہو جاتا ہے جیسے استسقی مین

فصل پانچوین بیان اسہال اور مسہل کے قواعد کا

ہم پہلے بیان کر چکے ہین کہ مسہل کے دینے سے
پہلے سے بدن آمادہ قبول مسہل کا کر لیا جاے اور توسیع مسامات او تلیین طبیعت خصوصاً امراض بارده مین بخوبی کر لینی چاہیے ۔ خلاصہ
یہ ہے کہ نرم ہو جانا طبیعت کا قبل اسہال کے قانون جید ہے اوس سے اکثر خوف والی چیزون سے امان ہوتی ہے ۔ مگر یہ تدبیرات واسطے اوس شخص کے
مناسب نہین ہین جو آمادہ ذرب کا ہو ورنہ افراط اسہال مین پیدا ہوگی بلکہ ایسے شخص کے مسہل مین ایسی دوائین ملانی چاہین جسے قے
پیدا ہوتی ہے تاکہ بعجلت معدے سے اوتر جائین ۔ اور قبل اسکے کہ فعل دوا کا تمام ہو یہ دوا فنا نہو جاے بلکہ دونون دواؤن کی قوت حد سے
معتدل ہو کہ مسہل اپنا فعل کرے اور مقی اپنا فعل اوس وقت کرے جس وقت حاجت اسہال کی کم اور قے کی زیادہ ہو ۔ الشیخ یعنے تو لما مستعد ذرب کا
ہوتا ہے اوسکو تحمل دوائے قوی کا نہین ہے ۔ اکثر تو نلمون کو ذرب بجہت نوازل کے ہوتا ہے ۔ ایک خطرہ مسہل کے پینے مین یہ ہے کہ بروقت پینے
مسہل کے کوئی خشک فضلہ امعاء مین موجود ہو بلکہ واجب ہے کہ پہلے اوسکا اخراج امعین کو بذریعہ حقنہ یا چکنے شوربے کے ہو ۔ استعمال حمام چند روز قبل دوائے
مسہل کے معین جید ہے مگر یہ کہ کوئی مانع پیدا ہو ۔ واجب ہے کہ درمیان حمام اور شرب دوائے مسہل کے تہوڑا زمانہ فاصل ہو اور بعد شرب مسہل کے
استعمال حمام کا جائز نہین ہے کہ حمام کو انجذاب مادہ کا بطرف خارج کے کرتا ہے ۔ حبس اسہال کے واسطے البتہ جائز ہے ۔ اور معونت اسہال کے
واسطے ناجائز ہے ۔ سے چار دن مین اگر بیت اول مین حمام کے داخل ہون بشرطیکہ اوسکی حرارت قادر جذب مادے پر نہو بلکہ تلیین خفیف بدن مین
پیدا کر دے ۔ اسصورت مین البتہ جائز ہے اسلیے کہ جو اسہل پینے والے کیواسطے وہی مناسب ہے جسمین تہوڑی سی حرارت ہو نہ اتنی حرارت کہ
اوس سے پسینہ نکلے اور کرب پیدا ہو بلکہ معتدل ہو کہ اعتدال ہوا مائل بحرارت منجملہ معدات مسہل کے ہے یعنے طبیعت کو آمادہ اسہال پر کرتا ہے
مالش ہرنگی اور روغن کی بہی مالش از قسم معدات کے ہے ۔ جس شخص کو عادت دوا پینے کی نہو یا کہ اوسنے کبہی دوا نہ پی ہو ایسے شخص کو مسہلات
قوی پلانی طبیب کی احتیاط سے دور ہے ۔ جن لوگون کو تخمہ ہو یا اخلاط لزج اونکے بدن مین ہون یا بد ہضمی مین اونکے تمدد ہو یا اونکے احشا

التہاب خواہ سدے ہون اونکو بہی دوای مسہل پلانا بدون اصلاح ان فسادات کے ضرور نہین ہی ۔ پہلے بذریعہ غذای آئین کے یا حمام اور راحت
کے یا ترک کرانے اوس چیز کے جو باعث التہاب و حرکت ہین اصلاح کر لینی چاہیے ۔ جو لوگ آب راکد یعنی آب بستہ پینے کے خوگر ہین اور مطحول انکا
مسہل دوای قوی سے ہوتا ہے ۔ اگر دوای مسہل قوی ہو مناسب یہ ہی کہ قبل عمل مسہل کے مسہل پینے والا سو جاوے اور ضعیف دوا پیکر سونا مناسب
نہین ہی اسلیے کہ طبیعت اس دوا کو ہضم کر دیتی ہے ۔ اور جسوقت عمل دوا کا شروع ہو سو جانا مناسب ہی کیسی دوا کیون نہو بعد دوا پینے کے فوراً
کسی طرح کی تحریک نکرنی چاہیے اتنا ٹھہر جاوے کہ طبیعت اوسپر متوجہ ہو بس دوا اپنا عمل کرے اسلیے کہ طبیعت جبتک دوا اپنا عمل نہین کرتی دوا
بہی طبیعت مین کچہ اثر نہین کرتی البتہ بعد پینے دوا کے ایسی چیزین سونگہنی چاہیین جو متلی کو منع کرین جیسے پودینہ اور شلی اور کرفس اور بہا اور گل خیر ا سانی
جسپر گلاب چھڑکا ہوا ہو اور تہوڑا سا سرکہ ۔ پہر اگر بروقت پینے دوا کے اوسکی بو ناگوار ہو تو نتھنے بند کرے ۔ جس شخص کو دوای مسہل پینے مین ناگواری
بلیغ پیدا ہو چاہیے کہ پہلے تہوڑا اطریفل چبائے تاکہ قوت مونہہ کی مخدر ہو جائے اور اگر قے کرنے کا خوف ہو اطراف کو مضبوط باندہے ۔ اور پینے
کے بعد کوئی چیز قابض کہائے ۔ اطبا حب مسہل کو شہد سے ملا دیتے ہین ۔ اور کبہی اوسکے اوپر شہد قوام کیا ہوا یا شکر قوام کی ہوئی
لگا دیتے ہین تاکہ گولی مسہل اس سے چھپ جاوے ۔ ایک حیلہ عمدہ یہ بہی ہے کہ گولی کے اوپر فیرو طی لگا دے ۔ نہایت عمدہ یہ تدبیر ہی کہ مونہ
مین پانی خواہ اور کوئی چیز بہر کر گولی اوتار جاوے یا اور حیلہ ایسے کرے جس سے پوری دوا اوتر جاوے ۔ حاصل سب حیلون کا یہی ہے کہ اصل جرم
دوا کا ظاہر نہو ۔ دوای مسہل اگر بطور جوشاندہ کے ہو تو نیمگرم پینی چاہیے ۔ اور گولی ہو نیمگرم پانی کے ساتھ ۔ اور پہلے مسہل پینے والے کا معدہ
گرم کر لینا چاہیے بعد دوا پینے کے جب متلی مین تسکین ہوا و ٹھے اور تہوڑی تہوڑی حرکت کرے کہ یہ حرکت معین ہوتی ہے اور ایک ایک
گہونٹ گرم پانی وقتاً فوقتاً پیتا رہے مگر اتنا پانی نہ پیے جو خود دوای مسہل کو نکالدے اور اوسکی قوت توڑ ڈالے ۔ اتنا آب کثیر بروقت رکنے
اسہال کے البتہ جائز ہے ۔ تہوڑا تہوڑا گرم پانی پینا بوجہ تریاقیت کے مضرت دوا کو دفع کرتا ہی ۔ جسکا مزاج گرم ہو اور ترکیب عضا مین اوسکے
ضعف ہو اور معدہ بہی کمزور ہو اوسکو مناسب ہی کہ قبل پینے دوای مسہل کے تہوڑا آشبجو یا آب انار پی لے تاکہ فی الجملہ غذای لطیف اوسکے
معدہ مین پہونچ جاوے ۔ اور جو شخص ایسا نہو اوسے نہار مونہہ مسہل پینا چاہیے ۔ اکثر جس شخص کا مسہل گرمیون مین ہو اوسے تپ آجاتی
ہی ۔ مسہل کے پینے والے پر واجب ہی کہ جبتک دوا اپنے عمل سے فارغ نہو کہانا پینا ترک کر دے ۔ اور جبتک حاجت ہوا کرے سونے کو بہی ترک
کرے ہان اگر ارادہ مسہل کے وقت کا ہو اوسوقت مضائقہ نہین ہے ۔ پہر اگر اوسکا معدہ متحمل بہوک کا نہو مثلاً معدہ پر صفرا وسیت غالب
ہو کہ بہت جلد حالت گرسنگی مین انصباب صفرا کا ہو جاتا ہو یا چونکہ مدت سے یہ شخص پرہیز کر رہا ہی اور بہوک کی تکلیف اسی مدت سے پہونچ
رہی ہے ایسے شخص کو روٹی اسی شربت مین بہگو کر تہوڑی سی بعد پلانے دوا اور قبل شروع ہونے اسہال کے دیسکتے ہین ۔ اس تدبیر سے
بنسبت فعل دوا پر اعانت ہو سکتی ہے ۔ اور شارب مسہل کو سرد پانی سے دہونا معدہ کا جائز نہین ہی ۔ اطبا یہ بہی کہتے ہین کہ جو مسہل حبوب کا
ہو اوسکے ساتہ جوشاندہ بہی مناسب اوسی گولی کے شریک کرنا چاہیے مثلاً گولی مسہل صفرا ہمراہ جوشاندہ شاہترہ کے اور مسہل سودا ہمراہ جوشاندہ
افتیمون اور بسفائج وغیرہ اور مسہل بلغم کے ہمراہ جوشاندہ فنطوریون پلانا چاہیے ۔ اگر احتیاج استفراغ بدن خشک اور سخت گوشت کی دوای
قوی مثل خربق وغیرہ سے ہو پہلے اوس بدن کی ترطیب حلیبی غذاؤن سے کر لینی چاہیے ۔ حاصل یہ ہے کہ دوای قوی مثل خربق وغیرہ کے خطرہ
شدید سے خالی نہین ہے کہ جو بدن اخلاط سے پاک ہو اوسمین تشنج پیدا کرتی ہے ۔ اور جس بدن مین اخلاط بہرے ہون اوسکی رطوبت مین ایسی
تحریک پیدا کرتی ہے جس سے خناق پیدا ہوتا ہی اور احشا کی طرف ایسی چیزین کہینچ لیجاتی ہین جسکا دفع دشوار ہوتا ہے ۔ تہوعات زہردار

مثل مازریون اور شبرم وغیرہ کی مضرت اگر بافراط استعمال وہی کا ہو بر طرف ہو جاتی ہے اور اسہال بند کر دیتا ہے۔ اگر دوا کی لو معدی مین مخالطت
طور کی ہوتی ہے اور جو کے ستو سے جو لو دوا کی باقی رہجاتی ہے مٹ جاتی ہے۔ یہ سفوف بھی مناسب ہے بہ نسبت اور سفوفات کے۔ اگر مسہل کے
بعد دیر تک اجابت نہو اور تخفیف ممکن ہو یعنے کسی طرح کی حرکت دینا دوا کو ضرر نہو یہی کرنا چاہیے اور اگر اجابت نہونے سے کسی طرف کا خوف ہو
تدبیر صائب یہی ہے کہ ماء العسل یا شراب العسل ایک ایک گھونٹ پیے یا نطرون یا نمین گھول کر استعمال کرے یا کوئی فتیلہ بطور شیاف کے رکھے یا حقنہ
کرائے۔ کوتاہی دوای مسہل کی اپنے عمل مین یا بسبب تنگی مجاری کے لیئے خلقت مین خواہ تنگی مجاری کی کسی مزاج عارضی کی وجہ سے خواہ بوجہ قریب پہنچنے
مجاری کی کسی مرض سے ہوتی ہے بس جنکو مرض فالج یا سکتہ عارض ہوا ونکے مجاری ادویہ اسقدر تنگ ہو جاتی ہین کہ دوا کا پہونچنا مواد تک نہین
ہوسکتا ہے اسی جہت سے اونکے اسہال مین دشواری ہوتی ہے۔ ایکدن دو مسہل پینا اندیشہ کی بات ہے اور صواب سے دور ہے۔ جو دوا
مسہل خاص کسی خلط کی ہے اگر بدن مین وہ خلط نہین باقی ہے مشوش ہو جاتی ہے اور بدشواری اسہال پیدا کرتی ہے۔ اسیطرح اگر اوس
خلط کو اوسکے اضداد مین ڈوبا ہوا پاتی ہے۔ پہلے ہر ایک دوای مسہل اوسی خلط کا اخراج کرتی ہے جسسے خاص ہے اور اسکے بعد جو خلط اوسکی
خلط خاص کی قلت اور کثرت اور رقت مین قریب ہو اور بتدریج اور خلط کا جو اوس قریب کے قریب ہو اخراج کرتی رہتی ہے اخر تک کہ وہ بطور
ذخیرہ کے جمع رہتا ہے اور طبیعت اوسکی نکلنے مین بخل کرتی ہے۔ ہر ایک دوا سے جذب خلط بعید کا دشوار ہوتا ہے۔ جس شخص کو خوف
کرب یا متلی کا بعد دوا پینے کے ہو تین دن خواہ دو دن پہلے تے کرڈالے تخم ترب یا نمین جوش دیکر یا مولی کھائے۔ جس شخص کا ارادہ مسہل
لینے کا ہو نمک کی زیادتی کہانہین نکرے اکثر دوای مسہل سے کرب اور غشی اور متلی اور خفقان اور پیچ شکم پیدا ہوتا ہے خصوصًا جسوقت اجابت
نہو اور پسینا زیادہ نکلے۔ اور اکثر دوای مسہل کی تے کرڈالنے کی ایسے وقت حاجت ہوتی ہے۔ اور بیشتر یہ دشواری فقط قابض چیزون کے
کہانے سے دفع ہو جاتی ہے۔ اسنجو بعد اسہال کے پینا اذیت مسہل کو دفع کر دیتا ہے اور جو مواد خواہ دوا گذرگاہ اور راہون مین چسپیدہ رہ گئی
ہین اونکو دہو ڈالتا ہے۔ جس شخص کا مزاج سرد ہو اور بلغمیت مزاج پر غالب ہو بعد عمل مسہل کے چاہیے کہ ترہ تیزک گرم پانی مین ملا کر
تناول کرے اور اسمین تہوڑا روغن زیتون بھی شریک کرین۔ اور جسکا مزاج گرم ہو اسپغول ہمراہ سرد پانی اور روغن بنفشہ اور شکر طبرزد اور جلاب
کا استعمال کرین۔ اور معتدل مزاج تخم کتان۔ جس شخص کو خوف خراش امعاء کا ہو گل ارمنی آب انار کے ساتھ تناول کرے لیکن یہ استعمال
بعد اسہال اور قطع ہو جانے اجابت کے واجب ہے۔ جس شخص کو بعد مسہل پینے کے تپ عارض ہو مناسب دوا اوسکے حق مین آش جو ہے
سکنجبین کے استعمال سے سحج یعنے خراش امعاء پیدا ہوتا ہے اسلیے دو تین دن سکنجبین کا استعمال نچاہیے تاکہ قوت امعاء کی بحال خود
برقرار ہو جاوے۔ واجب ہے کہ بعد مسہل کے دوسرے دن حمام مین داخل کرین اگر بقیہ اخلاط کا بدن مین نرہے اور حمام مین جانے سے طبیعت
خوش ہو اور لذت پائے اس سے معلوم ہوگا کہ بقیہ اخلاط کا تنقیہ حمام نے کردیا پھر اوسے مسہل ندینا چاہیے۔ اور اگر حمام مین جانے سے لذت
نپائے اور دلتنگ ہو حمام سے جلد نکال لینا چاہیے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جسکے امعاء ضعیف ہون اکثر دوای مسہل سے اوسکو
اسہال شدید اوسکو عارض ہوتا ہے کہ اوسکے بند کرنے مین نہایت دقت ہوتی ہے اور بہت سے علاج کے بعد اوسکے دست بند ہوتے
ہین۔ اسی طرح مشایخ کا حال ہے کہ ادویہ مسہلہ کی دقتین اونکو پیش ہوتی ہین۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ نبیذ کا پینا بعد مسہل
کے حمیات اور اضطراب پیدا کرتا ہے۔ اور اکثر بعد اسہال اور فصد کے ایک درد جگر مین پیدا ہوتا ہے اور فقط آب گرم کے پینے سے
دفع ہو جاتا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بروقت طلوع شعری عبور کے اور بروقت برودت شدید اور بروقت بہت گرمی کے

بیمارون پر دوای مسہل کا استعمال جائز نہین ہے - پس چاہیے کہ دوائے مسہل کو ربیع یا خریف مین استعمال کرے - اور چونکہ فصل ربیع کی صیف سے پہلے ہوتی ہے اور گویا گرمیونکا استقبال کرتی ہے اسواسطے فصل ربیع مین سوائے مسہل لطیف کے کثیف اور قوی کا دینا جائز نہین ہے ہان فصل خریف مین ہر طرح کے مسہل قوی کا موقع ہے - طبیعت کو دوای مسہل کا خوگر کرلینا تھوڑی سی حاجت تلیین کی اگر ہو مناسب نہین ہے اسلیے کہ یہی عادت پختہ ہوجاتی ہے اور اسکا خوگر اسی شغل مین مدت العمر رہتا ہے اور انجام اوسکا بہت بد ہوتا ہے - جس شخص کا مزاج یابس ہو دوای قوی اوسکو ناتوان کردیتی ہے ہم دوای ضعیف کے پینے کے بعد حرکت کم کرنی چاہیے تاکہ قوت دوا کی تحلیل نپائے - منجملہ ادویہ ضعیفہ کے جو مبارک ہے یعنے بے ضرر ہو بنفشہ اور شکر ہے - جس شخص کو حاجت مسہل کی جاڑونمین ہو چاہیے کہ منتظر ہوائے جنوبی چلنے کا رہے --- اور گرمیون مین بقول بعض اطبا کے انتظار ہوای شمالی کا کرنا چاہیے - مگر اس قول مین تفصیل ہے کہ اگر اسہال خلط رقیق صفراوی کا منظور ہو انتظار ہوای شمالی کا کرے اور خلط غلیظ کے اسہال مین کچھ ضرورت نہین ہے - مریض جسوقت محتاج مسہل ضعیف کا ہو کر استعمال دوای ضعیف کا کرے اور کچھ اثر ظاہر نہو پھر تحریک جائز نہین ہے بلکہ بحال خود چھوڑ دینا چاہیے - اکثر ہیجان خون کا اسہال ہی ہوتا ہے کہ اسکی وجہ سے تپ پیدا ہوتی ہے اور سکے دور کرنے مین تنہا فصد کافی ہوتی ہے

فصل چھٹی افراط مسہل کا بیان اور وقت اوسکے بند کرنے کا منجملہ اون علامات کے جنسے وقت بند کرنے مسہل کا بالضرور پہچانا جاتا ہے یہ ہے کہ بعد اسہال کے پیاس معلوم ہو اسلیے کہ اگر برابر دست جاری رہین اور پیاس نہ معلوم ہو روکنا نچاہیے اور افراط اسہال سے خوف کرنا نچاہیے ہان پیاس کا پیدا ہونا فقط کثرت اسہال اور افراط اجابت سے نہین ہوتا پس اسکی شناخت ضرور کرنی چاہیے کہ پیاس کبھی بسبب کیفیت معدہ کے پیدا ہوتی ہے کہ معدہ اگر گرم یا خشک ہے یا دونون کیفیتین معدہ مین ہون بہت جلد پیاس پیدا ہوتی ہے --- اور کبھی بسبب حال دوا کے بھی پیاس پیدا ہوتی ہے جسوقت دوا گرم اور لذاع ہو - اور کبھی بنظر نفس کیفیت مادہ کی بھی پیاس پیدا ہوتی ہے جسوقت مادہ گرم ہو مثل مادہ صفراوی کے ایسے اسباب کی نظر سے بعید نہین ہے کہ پیاس جلد معلوم ہو اور ابھی تنقیہ تمام نہوا ہو چنانچہ اگر اضداد ان اسباب کے پائی جاتین بعید نہین ہے کہ پیاس بدیر معلوم ہو بہرحال جسوقت پیاس مین افراط ہو اور اجابت بھی زیادہ ہو چکی ہو روک دینا چاہیے خصوصاً اگر اسباب سرعت عطش موجود نہون بلکہ بروقت موجود نہونے اسباب عطش کے اگر پیاس ظاہر ہو تاخیر حبس مین کسیقدر جائز نہین ہے کبھی ہوتا ہے کہ مادہ نکل رہا ہو وہ بھی دلیل مسہل کی بند کرنے پر ہوتا ہے - مثلاً اخلاط صفراوی کے مسہل مین اگر نوبت بلغم کے نکلنے کی پہونچ جاے جاننا چاہیے کہ اسہال مین افراط ہو گیا چنانکہ مسہل صفراوی سے خلط سوداوی کے نکلنے تک نوبت پہونچے - پھر اگر ایسے مسہل سے خون کے نکلنے کی نوبت پہونچے اندیشہ عظیم پیدا ہوگا اور بہت دشواری پڑے گی - جس شخص کو مسہل مین مغص یعنے مروڑ انجام کار پیدا ہوا اوسکی تدبیر کتاب سوم کے امراض امعا مین دیکھنی چاہیے ---

فصل ساتوین تدبیر اوس شخص کی جسکو افراط مسہل کی پیدا ہوا افراط اسہال یا بوجہ ضعف عروق کے عارض ہوتا ہے یا بجہت وسیع ہوجانے رگون کے مونہہ کے - یا اس وجہ سے کہ دوای مسہل رگون کے مونہہ مین لذع پیدا کرے - یا اس وجہ سے کہ بدن کو دوای مسہل سے کوئی سوء مزاج نیا عارض ہو خواہ ایسی چیز جو قایم مقام سوء مزاج کی ہو بہرحال بروقت افراط اسہال کے اطراف کو اوپر اور نیچے سے باندہنا چاہیے یا ہاتھون کو بغل سے اور پاؤن کو بیخ ران سے شروع کرکے نیچے اوترتا ہوا چلا جائے اور تریاق یا تہوڑی سی فلونیا اوسکو پلانی چاہیے اور اور اگر ممکن ہو حمام یا آب گرم کے بخار سے پسینا اوسکے بدن کا نکالا جاے اسطرح کہ تمام بدن کپڑون کے نیچے چھپا ہوا اور سر کھلا ہو - پھر اگر باوجود زیادہ پسینا برامد ہونے کے بھی اسہال منقطع نہو قابض مشروبات پلانی چاہیئن اور بدن کی مالش کیجائے اور خوشبو کلخلخہ جو آب ریاحین اور صندل اور کافور اور فشردہ فواکہ سے بنائی جاتین سونگہانی چاہیئن - مالش اونہین اعضا کی کرنی چاہیے جو اعضای خارجی ہین اور اونکو گرم کردینا بھی چاہیے گو بذریعہ

مجمہ بادی سے گرم کیے جائین اسطرح کہ مجمہ نیچے اضلاع اور درمیان دونوں شانون کے لگایا جاوی پھر اگر احتیاج اسکی ہو کہ اوسکے معدہ یا اوسکے احشا پر ضماد آرد جو اور قابض ترچیزونکا لگایا جائے یہ بھی جائز ہے ۔ اور ان مین سے روغن بہ اور روغن مصطکی بھی مفید ہے ۔ یہ بھی واجب ہے کہ سرد ہوا سے اونکو بچائین اسلیے کہ سرد ہوا بطریق عصر کے اسہال پیدا کرتی ہے ۔ اور گرم ہوا سے بھی اجتناب کرنا چاہیے کہ اونکی قوت کو سست کردیتی ہے ۔ یہ بھی واجب ہے کہ اونکی تقویت خوشبودار چیزون سونگھا کر کرنی چاہیے اور ایک یک گھونٹ قوابض اور کعک یعنی کلچہ شراب بجائی مین ملا کر پلانا چاہیے ۔ اگر یہ چیزین گرم گرم پلائی جائین بہتر ہے ۔ اور اوس سے بیشتر روئی آب انار مین خواہ اقسام سویق یعنے ستو سے یا پوست خشخاش بسی ہوئی استعمال کیجاوی مجربات دایہ ہے کہ ہاون تین درم ہونکر دوغ ترش مین جوش دین تا اینکہ بستہ ہوجاوی بعد اوسکے استعمال کرین بس بہت ہی نہایت مفید ہے ۔ واجب ہے کہ انکی غذا قابض ہو اور برف مین سرد کیجاوی جیسے آب انگور ترش وغیرہ منجملہ اون تدبیرون کے جو انکی حبس اسہال مین مفید ہین یہ ہے کہ گرم پانی پلا کر قے پر آمادہ کرین اور اطراف بدن سکے بھی گرم پانی مین رکھین اور اونکو حرکت ندین اگرچہ اونپر غشی طاری ہوئی ہو ۔ شراب کا استعمال اون لوگون کو قطعاً جائز نہین ہے ۔ یہ جتنی تدبیرین اوپر بیان کی گئین اگر ان مین سے کوئی تدبیر کارگر نہو آخر کار استعمال مخدرات کا اور اون معالجات قویہ کا جو باب منع اسہال مین کتاب سوم کے بیان ہونگا کرین ۔ بہت لائق ہے کہ طبیب بنظر احتیاط اقراص اور سفوف قابض قبل از وقت حاجت طیار کر رکھے اور احتیاطاً جتنے کہ اور جو آلات احتقان کے ہین اونہین بھی موجود رکھے تاکہ بروقت حاجت تلاش کی نہو ۔

فصل آٹھوین تدبیر اوس شخص کی جسپر دوائے مسہل نے اثر نکیا ہو جب دوائے مسہل اثر نہین کرتی ہے نفس ورتو سوء اور سدر اور صداع پیدا کرتی ہے انگڑائی اور جمائی پیدا ہوتی ہے ایسی حالت مین واجب ہے کہ حقنہ کرین اور حمول مسہل کا استعمال کرین جنکا ذکر قرابادین مین ہوگا اور مصطکی مین کہ مہ یعنے تین مدیع درم نیم گرم پانی مین ملا کر دین کبھی قوابض کے پلانے سے ایسے وقت دوائے مسہل کا عمل ظاہر ہوجاتا ہے جیسے سیب اور بہی کیونکہ یہ چیزین فم معدہ کو نچوڑ کر متلی مین تسکین دیتی ہین اور قوام دوا کا غلیظ کرکے اوپر کی طرف حرکت اور روک کر نیچے کی طرف متوجہ کرتی ہین اور طبیعت کو تقویت دیتی ہین ۔ اگر حقنہ سے فائدہ نہو اور اعراض ردی پیدا ہون کہ تمام بدن کی رگین اور پٹھے کھینچنے لگین ورم آنکھین باہر نکل آئین اور دوا کو حرکت اوپر کیجانب ہو ضرور فصد کردینی چاہیے ۔ بلکہ اگر دوائے مسہل عمل نکرے اور اوسکے بعد اعراض بد پیدا نہون جب بھی فصد کرنا چاہیے گو دو تین دن بعد کیون نہو اسلیے کہ اگر فصد نہ لیجاوی خوف حرکت اخلاط کا طرف بعض اعضائے رئیس کی ہوتا ہے

فصل نوین احوال ادویہ مسہلہ کے بیان مین بعض ادویہ مسہلہ ایسی ہین کہ اونکا ضرر بہت زیادہ ہوتا ہے جیسے خربق سیاہ یا خربق اگر سپید نہ ملے بلکہ زرد ہو یا غاریقون اگر سفید اور خالص نہ ملے بلکہ مائل لسیاہی ہو یا مازریون کہ یہ دوائین نہایت بد ہین ۔ اگر ان دواؤن مین سے کسی دوا کے پینے کا اتفاق ہوا اور اوسکے بعد اعراض ردی پیدا ہون تدبیر صائب یہی ہے کہ تا امکان اس دوا کو منہ سے نکلوا دیتے یا منحدر کردینے کے دفع کردین ۔ اور اوسکے بعد تریاق سے علاج کرین اگر ان دواؤن مین ایسی چیزین ہین جنکا ضرر اور فساد جو العلاج مین پیدا ہوا ہو بہت سرد پانی پینے سے دور ہوجاتا ہے نہایت ٹھنڈے پانی مین بیٹھنے سے تربد زرد یا وہ تربد جو متعفن ہوگیا ہو ۔ اسیطرح جو چیز دوا کی تیزی کو بوجہ برانگیختہ کرنے اور تلیین کے اور بحبت اوس چکنائی کے جو اوسمین ہو اور مثل سیر سم کی جیکتی ہو توڑ دالے ان ادویہ کی شرار و فساد کو دفع کرتی ہے ۔ بعض دوائین مسہل کی ایسی ہوتی ہین کہ اونکو مناسبت بعض امزجہ سے ہوتی ہے ۔ اور بعض امزجہ سے اونکو مناسبت نہین ہوتی مثلاً سقمونیا ایسی دوا ہے کہ اوسکا عمل اور اہل سرد ملک کے رہنے والون کے بدن مین نہین ہوتا اور اگر ہوتا ہے تو بہت ضعیف ہوتا ہے اور جبتک سقمونیا کی مقدار کثیر مستعمل نہو کچھ اثر نہین ہوتا ہے جیسی حالت بلاد ترک کے لوگون کی یہی ہے ۔ کبھی احتیاج بعض ابدان مین اور بعض بلاد مین

اس بات کی ہوتی ہے کہ جرم دواؤن کا استعمال نکیے جائین بلکہ اونکے قوی اور جوہر کا استعمال کیا جاتا ہے جو بذریعہ تر کرنے یا جوش دینے وغیرہ کے نکالا جاتا ہے — واجب ہے کہ ادویہ مسہلہ کے ساتھ خوشبو دوائین بھی شریک کیجائین اسکا فائدہ یہ ہے کہ قوتین اعضا کی محفوظ رہتی ہین — اگر خوشبو دوائین ایسی ہون کہ اونسے تقویت قلب کی پیدا ہو اس مقام پر اونکا شریک کرنا بہت اچھا ہے اسواسطے کہ جو دوائین مقوی قلب ہین اونسے تقویت اوس روح حیوانی کی حاصل ہوتی ہے جو تمام بدن کے ہر عضو مین موجود ہے — ادویہ مسہلہ مین دو قسم کی دوائین ہوتی ہین **پہلی قسم** یہ ہے کہ جس خلط خاص کی دوا ہو اوسکا اسہال بہت جلد کرے **دوسری قسم** یہ ہے کہ استفراغ مین اوسکے دیر ہو — پہلی قسم کی دوا اپنے فعل سے فارغ ہوتی ہے — اور دوسرے قسم کی دوا خلط مین بھی ایک قسم کی مزاحمت پیدا کرتی ہے اور دوسرے قسم کی فعل کو کسیقدر روکتی ہے اور اوسکی قوت کو توڑ ڈالتی ہے — پہر جب پہلی قسم کی دوا کا عمل پورا ہو جاتا ہے اور دوسرے قسم کی دوا اپنا اثر شروع کرتی ہے اس کا اثر ضعیف ہوتا ہے اور اوسکی تحریک پوری نہین ہوتی ہے اسیواسطے واجب ہے کہ ایسی دوا ضعیف العمل کے ہمراہ ایک ایسی دوا بھی شریک کرین جو اسکے عمل مین جلدی کرے جیسے زنجبیل واسطے تربد کے کہ ایسی دوا کی شرکت سے دیر تک اس دوا کی عمل مین سستی نہین رہتی مگر یہ فائدہ اوسوقت حاصل ہوتا ہے کہ جب ان دونون دواؤن مین آمیزش اور اختلاط اچھی طرح ہو جاے — واجب ہے کہ ہر وقت تجویز کرنے ادویہ مسہلہ کے اون قواعد کو بھی تصور کرین جو ہمنے کتاب ثانی مین قوت ادویہ مسہلہ کے باب مین بیان کیے ہین — جس مقام پر ہمنے قواعد کلی ادویہ مفردہ کے ذکر کیے ہین وہان اسکا بیان بخوبی ہو گیا ہے — دواے مسہل کا اثر چند طرح سے پیدا ہوتا ہے — کبھی بجہت تحلیل کے بالخاصہ اثر کرتی ہے جیسے تربد — اور کبھی اسہال بوجہ عرض کے بالخاصہ پیدا کرتی ہے جیسے ہلیلہ کہ یہ مادہ کو نچوڑ کر بذریعہ قبض اسہال پیدا کرتا ہے — کبھی اثر دواے مسہل کا بجہت تلئین اور نرم کرنے طبیعت کے بالخاصہ پیدا ہوتا ہے جیسے شیرخشت — اور کبھی بجہت ازلاق کے اثر کرتی ہے یعنے بوجہ لعاب کے مادہ پھسل جاتا ہے جیسے لعاب اسبغول اور آلوی بخارا — اکثر قوی دوائین جنمین سمیت ہے وہ اسہال کو اسطرح پیدا کرتے ہین کہ طبیعت پر غالب آجاتی ہین اسیواسطے واجب ہے کہ ایسی دواؤنکی اصلاح اون چیزون سے کیجاے جنمین قوت خلاف زہر کی موجود ہو — کبھی تلخی اور تیزی اور قبض اور عفوصت یعنی کھٹا ہونا اور حموضت یعنے کھٹا ہونا بہت کچھ اعانت فعل دواے مسہل کی کرتا ہے — جسوقت یہ کیفیتین فعل دواے مسہل کے قریب ہون اور اپنی خاصیت کے مناسب اوسکی خاصیت ہو مثلاً تلخی اور تیزی تحلیل پر معین ہے پس جو دوا بذریعہ تحلیل کے مسہل ہے مثل تربد کے اوسکے ساتھ تلخ اور تیز دوا معین ہو سکتی ہے — اسہال کی اور عفوصت سے کہ عصر پیدا ہوتا ہے جو دوا مسہل بوجہ عصر کے ہے جیسے ہلیلہ اوسکے ہمراہ کھٹی چیزین شریک کرنے سے اعانت پیدا ہوتی ہے — ترشی تقطیع معدہ سے کے بوجہ ازلاق کے کرتی ہے — پس مثل آلوی بخارا کے ہمراہ لعاب اسبغول کے معین اسہال ہوگی — یہ بھی واجب ہے کہ دواے مزلق کے ہمراہ وہ دوا جو بالعوض مسہل ہو استعمال نکرین مثلاً اسبغول ہمراہ ہلیلہ کے مگر ممانعت اوسوقت ہے کہ جب قوتین دونون دواؤن کے برابر ہون بلکہ ایسے وقت مین اصلح یہ ہے کہ ایک کی قوت دوسرے کی قوت سے زیادہ ہو کہ اوسکا اثر پہلے ظاہر ہو جاے — مثلاً ایک دواے ملین بازلاق اپنا فعل قبل فعل دواے عاصر کے کرلے بعد اوسکے جب دواے عاصر اپنا فعل شروع کرے جس چیز کی اوسنے پہلے تلئین کردی ہے یہ اوسکو باسہال دفع کرے اسی قیاس پر اور قواعد ادویہ مسہلہ کے اور مقامات سے دریافت کرنی چاہئین **فصل دسوین بیان مین اون چیزون کے جنمین اور ابواب مین تلاش کرنا چاہیے** ہماری قرابادین مین ادویہ مسہلہ اور ملینہ کا بخوبی بیان ہوا ہے اور جنمین سے ادویہ مذکورہ کو طلب کرنا چاہیے اور جس دواؤن کا لگانے سے خواہ اوسکی

ترکیب ہو اونکا استعمال مسہل اور تلیین سے ہے وہ بہی اوسی مقام پر مذکور ہین اور جو مسہلات مرتین کی مولفق ہین اونکا بہی اوسی جگہ بیان ہوا ہے اور اون دواؤن مفردہ کے بیان مین اصلاح ہر ایک دوای مفرد کی اور اوسکے ضرر کا تدارک اور اوسکے پلانے کی کیفیت بیان ہوئی ہے گولیان دوا کی ہرگز سوکھکر مثل پتھر کے ہو جاتین اونکا استعمال درست نہین اور گیلی یا تر حبوب بہی جو دبتی ہون اور اسقدر گیلی ہون کہ تہوڑے سے بار سے بہر صورت اونکی بدل جاوے وہ بہی کام کی نہین بلکہ جسوقت حبوب خشکی پکڑ جاتین اور کراری ہونے لگین مگر انگلیون کے نیچے دبانے سے دب سکین اوسوقت اونکا استعمال کرنا چاہیے

فصل گیارہوین قے کرانے کا بیان

طبیب کا قے کرانا اور اوس شخص کو زیادہ ناروا ہے جسکی طبیعت اور خلقت ایسی ہو کہ اوس شخص کا سینہ تنگ اور سانس کی ورامد برامد کی کیفیت بڑہی ہو — اور جو شخص بنظر آثار اور علامات کے آمادہ نفث الدم اور خون تہوکنے کا ہو خواہ اوسکی گردن باریک ہو وہ آمادہ اس بات کا ہو کہ اوسکے حلق مین اورام پیدا ہوتے ہون خواہ وہ شخص جسکا معدہ فضول سے پاک ہو خواہ نہایت فربہ اور موٹا آدمی کہ یہ لوگ بالطبع لائق اسہال کے ہین لاغر آدمی چونکہ صفراوی مزاج ہوتا ہے اوسکے حق مین قے بہت مفید ہے — بنظر عادت کے قے کرانی اوسکو نامناسب ہے جسکو قے باسانی نہو سکے اور دشواری سے ہو اور نہ اونہین نے کرنے کی عادت ہو پس یہ لوگ اگر قوی دواؤن سے قے کرائی جاتین تہوڑی مدت مین اونکے رگین اعضاء نفس کی پہٹ جائینگی اور مرض سل مین گرفتار ہونگے — جس شخص کا حال مشتبہ ہو کہ اوسکو قے مناسب ہے یا نہین پہلے خفیف دواؤن سے تجربہ کرنا چاہیے اگر باسانی قے ہو جائے زیادہ قے کرانے پر جسارت کرنی چاہیے قوی ادویہ سے مثل خربق وغیرہ کے — اگر یہ شخص ایسا ہو کہ قے کرنا اوسے گوارا نہو اور طبیب کو بنظر ضرورت قے کرانی واجب ہو پہلے اوسے آمادہ قے کرنے پر کرنا چاہیے اور خوگر کرانا چاہیے کہ اوسکی غذا نرم اور بار روغن اور شیرین تجویز کرے اور اوسکی ریاضت مین کمی بلکہ رفتہ رفتہ موقوف کرا دینی چاہیے بعد ازان استعمال قے چیزونکا کرنا چاہیے اسطرح کہ پہلے چکنی چیزین اور روغن ہمراہ مشروبات کے پلائی جائین اور غذائین خوشگوار جنکا کیموس جید ہو کہلائی جاتین خصوصا جسکو قے بدشواری ہوتی ہو اسلیے کہ یہ شخص مشتبہ باوجود پلانے ادویہ مُقی کے قے نہین کرتا اور اوسکی طبیعت اخراج مواد کو بطرف قے کے بخل کرتی ہے اسیواسطے اچہی غذا کہلانی چاہیے کہ اگر قے نہو اور معدے مین باقی رہے اوسوقت اچہی غذا کا باقی رہنا بہتر ہے بنسبت باقی رہنے غذاء ردی کے — جو شخص بعد ایسے طعام کے جو بغرض قے کرنے کے کہلایا گیا تہا قے کرے دوبارہ کہانا جب تک خوب بہوک نہ لگے اوسے کہانا مناسب نہین ہے اور پیاس ایسے شخص کی شربت سیب سے دور کرنی چاہیے — پانی نیمگرم خواہ جلاب اور سکنجبین کا استعمال اچہا نہین ہے اسلیے کہ انکے پینے سے متلی پیدا ہوتی ہے — غذاء مناسب ایسے شخص کو بچہ ہاے مرغ اسطرح پکاتین کہ پہلے پہین جو بستہ ہین بعد اوسکے اونکے پیٹ مین مصالحہ گرم بہر کے آگ پر مثل کباب ہو نین اور تین پیالہ شراب بعد غذا کے پلانے چاہین جس کو کبہی قے ہوا اور پہلے کبہی عادت ایسی قے کی نہو اور اوسکے نبض مین تہوڑی سی تپ بہی ہو چاہیے کہ غذا اور پکانے دیگی نہ کہانے اور قبل از غذا گلاب گرم کرکے پئے اور جس شخص کو قے سوداوی ہو جاہے اسفنج کا ملا گرم کرتین ڈبوکر معدہ پر رکہے — بہتر یہ ہے کہ جو طعام بغرض قے کرانے کے کہلایا جاوے کئی طرحکا ہو اسلیے کہ ایک ہی قسم کے کہانیکو کبہی معدہ ایسا قبول کر لیتا ہے کہ پہر اوسکے اخراج مین بخل کرتا ہے اور اپنی طرف پہیر لیتا ہے — جب قے بافراط ہوئے اور رطوبت بلغمی نکلنے لگے غذائین گوشت گنجشک اور کبوتر کے بچونکا جو قریب اوڑنے کے ہوتا نافع ہے مگر مُرغابی اور اطراف ان چیزون کے نہ کہلانی چاہین اسلیے کہ یہ ثقیل ہین دیر مین ہضم ہوتی ہین — اور ہواے حمام مین بہی داخل کرنا چاہیے — اور بروقت پلانے دواے قے آدمی کے ایسی حرکات کرین جسمین دوڑنے کی ضرورت ہو اور ریاضت کرین لیکن تعب

اور مشقت کرین بعد اوسکے قے کرین اور یہ امور تھیک وہی ہین جنکو کرنے چاہئین — ایضا بروقت قے کرنے کے دونون آنکھین اوپر چڑھا کر پٹی باندھنی چاہیے اور پیٹ پر بھی ایک کپڑا بطور پٹکا باندھنے کے لپیٹنا ضرور ہے مگر نرم ہو اور بندش مین اعتدال رہے — قے پر آمادہ کرنے والی چیزین جیسے جرجیر اور مولی اور طرح طرح کی چھوٹی مچھلی اور فوتنج کوہی تر و تازہ اور پیاز اور گندنا اور آش جو مع ثفل کے شہد کے ساتھ اور میٹھا حریرہ باقلی کا اور شراب شیرین اور قریب اسکے بادام ہمراہ شہد کے اور جو چیز مشابہ بلکہ بعینہ نیم خام روٹی جو روغن مین پکا کے میٹھے قوام یا شکر وغیرہ مین بھگو دی جاے جیسے جلیبی وغیرہ کے یا اور روٹی خمیری جو روغن سے پختہ کیجاے — اسی طرح خربزہ اور کھیرا اور دونون کے بیج خواہ انکی جڑین پانی مین بھگو کے کوٹی جائین اور شہد بھی ملائی جاے — اور جس شوربے مین مولی پڑی ہو جو شخص شراب مسکر بغرض قے کرنے کے پیئے چاہیے کہ تھوڑی سی پیکر بس نہ کرے بلکہ بہت سی پیے اور قے کرے — نفاع ہمراہ شہد کے اگر بعد حمام کے قے کے زیادہ آسان ہو جاے گی اور باسانی ہوگی اور مسہل بھی ہو جس شخص کا ارادہ کسی دن قے کرنے کا ہو قریب اس روز کے چاہیے کہ بخوبی چبا کر کوئی چیز نہ کھاے اگر کوئی شخص دوا اور مثل خربق کے استعمال کرے چاہیے کہ نہار منہ استعمال کرے اور اگر کوئی نفع نہو دو گھنٹے دن جب چڑھے اور بول و براز سے فارغ ہو کر قے کرے — اگر بدوا الکے قے کرے اور باسانی ہو جاے بہتر ہے ورنہ بدن کو کسیقدر حرکت دے اگر پھر بھی نہو حمام میں داخل کیا جاے اور جس پر سے قے کرنا ہے مناسب ہے کہ اوسمین روغن حنا نہ کا اسا لگا دیا جاے اگر تقطیع اور کرب پیدا ہو آب گرم اور روغن زیتون پلانا چاہیے کہ باقی بھی خواہ اسہال عارض ہوگا — قے کرنے پر اعانت اس تدبیر سے بھی ہوتی ہے کہ معدہ اور اطراف گرم کیے جائین کہ اس سے تسلی پیدا ہوتی ہے — اگر دوا قے کی بہت جلد تاثیر کرے اور جھٹ پٹ قے پیدا ہو جاے قے کو روکین اور ٹھہرائین اور خوشبو اور معطر چیزین سونگھائین اور اطراف کو دبائین اور ملین اور تھوڑا سرکہ ملائین اور ترنج ریسیب کو کہلائین تھوڑی سی مصطگی ملا کر — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ حرکت کرنے سے قے زیادہ ہوتی ہے اور سکون سے کم ہوتی ہے اور گرمی کی فصل سب سے پہلے قابل اسکے ہے کہ قے کا اوسمین استعمال کیا جاے — اگر احتیاج ہو ایسے شخص کو قے کرانے کی جسکا سخت بدن مناسب قے کرانے کے نہین ہے اس فصل صیف مین البتہ اجازت ایسے شخص کو قے کرانے کی دیجاتی ہے — سب سے زیادہ کمی فائدہ کی قے کرنے مین بنظر تنقیہ اول کے تنہا معدہ کو ہے سوای امعا کے اور بنظر دوسرے تنقیہ کے سر کو اور تمام بدن کو ہے اور جذب اور قلع مادہ کا فائدہ اسافل بدن کو ہوتا ہے — مفید قے کی شناخت جس مفید سے اسطور پر ہوتی ہے کہ بعد قے مفید کے خفت اور اشتہا جید اور سانس اچھی اور نبض جید ہوتی ہے اور یہی حال سب قوتون کا ہے اور اوس قے سے پہلے تسلی ہوتی ہے اور اکثر اوسکے ہمراہ لذع شدید معدہ مین اور سوزش پیدا ہوتی ہے اگر دوای مسہل قوی ہو مثل خربق کے خواہ جو دوا خربق سے مرکب ہو شروع مین ایسی قے کے موندہ سے لعاب چھوٹتا ہے اور بعد لعاب کے قے مین بلغم کثیر بدفعات گرتا ہے اور اوسکے بعد ایک شے سیال اور روان صاف ظاہر ہوتی ہے اور لذع خواہ درد جسقدر ہوتی ہے بحال خود ثابت رہتی ہے اوس سے اور قسم کے بعد اعراض کے سواے تسلی اور کرب کے پیدا نہین ہوتی اور کبھی شکم بھی روان ہو جاتا ہے بعد اوسکے چوتھی ساعت مین سکون طبیعت پیدا ہوتا ہے اور بالکل براحت ہو جاتی ہے — بری قے کی شناخت یہ ہے کہ اولا طبیعت مجیب نہین ہوتی اور قے کا پیدا ہونا دشوار ہوتا ہے اور اگر بجبر پیدا بھی ہوئی کرب عظیم ظاہر ہوتا ہے اور پلہ یا دان کھینچے جاتے ہین اور آنکھ اندر کو گھسی جاتی ہے چہرہ زیادہ سرخ ہو کر تمتما جاتا ہے اور آنکھ مین سرخی زیادہ پیدا ہوتی ہے پسینا بہت نکلتا ہے آواز بند ہو جاتی ہے اور جس کو یہ کیفیت عارض ہو اور جلد تدارک نکیا جاے فورا مر جاتا ہے — تدارک اسکا بذریعہ حقنہ کے اور شہد اور نیم گرم پانی پلانے سے کرنا چاہیے اور جن ادویہ مین تریاقیت ہے جیسے روغن سوسن وغیرہ اونکا استعمال کرنا چاہیے اور تا بمقدور کوشش کرکے قے کرانی چاہیے اگر قے ہو جاے اختناق پیدا ہوگا البتہ حقنہ جو پہلے سے طیار رکھا ہو اوسکے استعمال کرنا چاہیے — بہت مناسب استعمال قے کا اول امراض مین ہے جو مزمن ہون جیسے صرع اور استسقا اور جذام اور مالیخولیا اور نقرس عرق النسا — قے مین اگرچہ منافع ہین تاہم اکثر امراض بوجہ قے کے پیدا ہوتے ہین جیسے طرش یعنے بطلان سماعت

۔ بعد قے کے متصل فصد نکرنی چاہیے بلکہ تین دن کا وقفہ دے کر فصد کا استعمال مناسب ہے خصوصاً اگر معدہ مین خلط موجود ہو ۔ اکثر دشواری قے مین بوجہ رقت خلط کے پیدا ہوتی ہے پس پہلے اوس خلط کو غلیظ کرنا مناسب ہے سو بق حب الرمان کا استعمال کرے ۔ یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ اسہال تجھی بعد قے کے دلیل اس بات پر ہے کہ مادہ تخمہ کا بطرف اسفل کے دفع ہوا ہے ۔ اور اسہال کے بعد قے کا عارض ہونا اسپر دلالت کرتا ہے کہ یہ قے اعراض اسہال سے ہے ۔ افضل اوقات قے کرنے کے واسطے گرمیون مین ٹھیک دوپہر ہے اگر بوجہ درد کے قے کیجاے ۔ بدنکے واسطے نافع ہے اور آنکھ کے حقمین مضر ہے ۔ حاملہ کو قے کرانی مناسب نہین ہے اسلیے کہ فضول حیض کے اس قے سے دفع نہونگے اور تعب سے قے کے اضطراب مین پڑنے کی پس اسکی تسکین کرنی چاہیے اور قے نکرنی چاہیے اور سب لوگ سواے حاملہ کے جسکو قے عارض ہو جاے کہ بدنکی چیزین جنسے قے بخوبی ہو جاے بلادے چاہئین

فصل بارہوین بیان مین اون چیزون کے جو قے کرنے والی کو چاہئیں

قے کرنے والا جب قے کرنے سے فارغ ہو اسکو چاہیے اور چہرہ کو سرکہ مین پانی ملاکر دہوے تاکہ سر مین گرانی پیدا نہو اور آب سیب کے ساتھ تہوڑی مصطگی ملاکر پیے اور کہانے سے منع کیا جاے اور راحت اور آرام کا التزام کرے اوسکے کمر سینہ مین روغن لگائین اور حمام مین داخل کرین اور جلد نہلاکر باہر نکالین ۔ اگر بوجہ کسی ضرورت کے کہلانا واجب ہو کوئی لذیذ شے کہلائیے جسکا جوہر پاکیزہ ہو اور سریع الہضم ۔

فصل تیرہوین منافع قے کے بیان مین

حکیم بقراط ایک مہینہ مین دو مرتبہ قے کرنے کا حکم کرتا ہے یعنے دو دن پے در پے قے کرنی چاہیے تاکہ دوسرے روز باقی ماندہ روز اول کا بوجہ کمی خواہ دشواری روز اول کے نکل جاے اور جو کچھ معدہ مین پہنچ گیا ہو وہ بہی نکلجاے ۔ بقراط کہتا ہے کہ یہ تنامن حفظ صحت کا اوس شخص کے واسطے ہون جو یہ تدبیر بالالتزام کیا کرے ۔ اور بکثرت قے کرنی بد ہے اور قے مذکورہ بالا سے استفراغ بلغم اور صفراوی اور سوداوی خلط کا بہی ہوتا ہے اور معدہ کا تنقیہ ہوتا ہے اسلیے کہ معدہ کے تنقیہ کے واسطے تنقیہ کرنے والی کوئی ایسی شے نہین جیسے امعا کیواسطے وہ صفراوی جو بطرف اونکے آتا ہے اوسکا تنقیہ کرتا ہے ۔ ایسی قے سے سر کی گرانی بہی دور ہوجاتی ہے اور بصارت مین جلا پیدا ہوتی ہے اور تخمہ دفع ہوجاتا ہے ۔ ایضاً قے اوس شخص کو بہی مفید ہے جسکے معدہ پر صفرا گرتا ہے اور طعام کو فاسد کردیتا ہے اگر طعام سے پہلے قے کرے پہر اوسکی غذا بروقت صفائی معدہ کے ہوویگی اور فاسد نہوگی اس قے سے معدہ کی نفرت چکنی غذا سے برطرف ہوجاتی ہے اور جو سقوط اشتہا بسبب معدہ مین ہو یا اشتہا تیز اور ترش اور کہٹی چیزونکی معدہ مین پیدا ہو وہ بہی زائل ہوجاتی ہے اور بدن کا ترہل اور ڈہیلاپن بہی دور ہوتا ہے اور جو قروح گردہ اور مثانہ مین ہون قے اونکو بہی نافع ہوتی ہے ۔ جذام کے واسطے یہ قوی علاج ہے اور رنگ مین خرابی پیدا ہونے کا بہی علاج قوی ہے اور صرع جو بشرکت معدہ کے ہو اور یرقان اور انتصاب نفس یعنے سیدہے کھڑے ہو کر سانس آئے ورنہ دشوار ہو اوسکے واسطے اور رعشہ اور فالج کے واسطے بہی قے مفید ہے ۔ قوبا کا بہی علاج کامل اس قے سے ہوتا ہے واجب ہے کہ ہر مہینے مین ایک مرتبہ خواہ دو مرتبہ بروقت امتلاء معدہ کے قے کرے مگر دورہ مقرر نکرے اور شمار ایام کا لحاظ نہ کرے ۔ بہت موافق اوسکو قے ہوتی ہے جسکا مزاج صفراوی ہو اور بدن اوسکا لاغر ہو

فصل چودہوین مفرط قے کے ضرر کا بیان

قے بافراط کرنی معدہ کو مضر ہے کہ اوسمین ضعف پیدا کرتی ہے اور اوسکو منزلہ [illegible] اوسکے واسطے [illegible] ہونے مواد کے کرتی ہے اور سینہ اور آنکہ کی بصارت کو اور دانتونکو اور سر کو جو مرض مین ہو مضر ہے مگر وہ مرض سر جو بشرکت معدہ ہو اور جو صرع فقط سر کی وجہ سے ہو اور کسی عضو کی شرکت پیدا نہوئی ہو جو سر سے نیچے ہے اوسکو بہی مضر ہے افراط قے مین جگر کو بہی مضر ہے اور ریہ اور جسم کو اور [illegible] بعض رگین پہٹ جاتی ہین ۔ بعض آدمیون کی عادت ہوتی ہے کہ خوب پیٹ بہر کے بہت جلد کہا لیتے ہین اور بعد ازان قے کر ڈالتے ہین اس طریقہ سے اکثر امراض ردی اونمین پیدا ہوتے ہین

ایسے شخص کو پرخوری سے منع کرنا چاہیے اور طعام اور شراب مین اعتدال کر دینا چاہیے **فصل پندرہوین بیان مین تدارک اون احوال کے جو قے کرنے والون کو عارض ہوتے ہین** قے کے روکنے کی تدبیر پہلے بیان ہو چکی او. غدد اور وجع جو شراسیف کے نیچے پیدا ہون گرم پانی اور روغن بلین کے سینکنے سے خواہ محجمہ ناری لگانے سے دفع ہوتے ہین — جو لذع شدید بعد قے کے معدہ مین باقی رہجاے اوسکو تناول شوربای روغن دار سریع الہضم دفع کر دیتا ہے اور مقام درد پر مالش روغن بنفشہ کی جسمین روغن تسب یا اذخر تھوڑا سا موم شریک ہو بہی مفید ہے — ہچکی اگر بسبب عارض ہو چھینک پیدا کرنے سے دفع ہوتی ہے اور جرعہ جرعہ گرم پانی تھوڑا تھوڑا پلانا بہی نافع ہے قے کے دفع کرنے کی تدبیر جو چودہوین فصل مین خواہ جہان مضارقی کا بیان ہوا اور کزاز اور دیگر امراض باردہ اور سبات اور انقطاع صوت جو بعد قے کے عارض ہون اطراف کی بندش اور اونکا بکیڑ بگیہ متصل باندہنا نافع ہے اور معدہ کو روغن زیتون جسمین سداب کو جوش دیا ہو لور کر لیا جوش دیا ہوا اوس سے سینکنا اور شہد ہمراہ آب گرم کے پلانا مفید ہے اور جسکو سبات عارض ہوا اوسکے لیے یہی لوہ مستعمل کیجاتین اور اوسکے کان مین پکار کر باتین کرین **فصل سولہوین تدبیر افراط قے عارض ہونے کی** اوسکو سولانا چاہیے اور جس تدبیر سے نیند پیدا ہو پیدا کرنی چاہیے اور اوسکے اطراف کی بندش ایسی کرنی چاہیے جسطرح افراط اسہال مین کیجاتی ہے اور معدہ کا علاج بذریعہ ضماد قابض اور مقوی کے کرنا چاہیے — پہر اگر قے مین افراط ہوا اور خون برامد ہو دودہ مین شراب قوطولی جو تخمینا اوآثار کسر کرزائد بوزن ہندوستان ہوئی شریک کر کے پلاتین کہ اذیت دوای مقوی کی کم کر دیتی ہے اور خون بند کر دیتی ہے اور طبیعت نرم کر دیتی ہے — اگر ارادہ ہو کہ اطراف صدر اور معدہ خون سے پاک ہو جاتین کہ خون اون مقامات مین بستہ نہو جاے اوسوقت سکنجبین برف سے سرد کر کے تھوڑی تھوڑی پلانی چاہیے اس پہلے امر کے فائدہ کی خیال سے آب برگ خرفہ ہمراہ گل ارمنی کے استعمال کرتے ہین پس جس شخص کو قے بافراط عارض ہو چاہیے کہ بہت جلد دوا پلائی جاے — جو ادویہ مقی ہین اونکی قوت کو درجات کا بہی خیال رکھنا چاہیے اور اس کا بہی خیال ضرور ہے کہ ہر ایک دوا کیونکر پلانے کے لائق ہے اور خصوصا خربق کے استعمال کے شروط قرابادین اور ادویہ مفردہ کے باب مین ملاحظہ کرنی چاہیین **فصل سترہوین حقنہ کے بیان مین** حقنہ ایک علاج عمدہ ہے آنتونکی فضول رفع کرنے کے واسطے اور تسکین درد گردہ اور مثانہ اور اونکے اورام کے بارہ مین بہی نافع ہے اور امراض قولنج کو بہی مفید ہے اور جذب فضول کا اعضاء رئیسہ جو معدہ سے اوپر ہین بہی کرتا ہے — مگر تیز حقنہ سے ضعف جگر پیدا ہوتا ہے اور تپ عارض ہوتی ہے اور مادہ بعد استفراغ کے امعا وغیرہ مین باقی رہ جاے اوسکے نکالنے پر حقنہ سے اعانت ہوتی ہے جس آلہ سے حقنہ کیا جاتا ہے اور جس طرح کرنا چاہیے اوسکا ذکر قولنج کے باب مین کیا جائیگا — غالبا افضل اوقات حقنہ لینے والے کی یہ ہین کہ مستلقی ہو اور پہر چیت لیٹ جاے اور بطرف درد کے مائل ہو کر لیٹے اور اوسوقت ہوا سرد نہو یعنے دونون وقت صبح اور شام کے اور ایسے وقت مین کرب اور اضطراب اور غشی کم ہوتی ہے — حمام کی خاصیت یہ ہے کہ اوس سے اخلاط مین ثوران اور تفرق پیدا ہوتا ہے اور حقنہ اخلاط لبتہ کو جذب کرتا ہے — اسیواسطے بہتر ہے کہ قبل حقنہ کے حمام کریں جس شخص کے امعا مین عقر یا بستگی ہوا اور بسبب حمی خواہ اور کسی مرض کے حاجت حقنہ کے ہو اور خوف یہ ہو کہ شاید حقنہ سے اخراج ہوا نہو بلکہ دوای حقنہ بہی رک جاے اوسپر واجب ہے کہ اپنی مقعد اور ناف کو اور گرد اگرد اوسکے سینک کرے یا جرب وغیرہ کو گرم کر کے **فصل اٹھارہوین طلا کے بیان مین** طلا کرنا بہی معالجات کی اقسام مین ایسا ہے کہ خاص مقام پر اسکا اثر پہونچتا ہے اور کبہی کسی دوا مین دو قوتین ہوتی ہین لطیف اور کثیف اور حاجت بطرف قوت لطیف کے زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت کثیف کے

واسطے کہ اوس کا نفع اسکی تعدیل لطافت کی ہوتی ہے۔ اگر اوسوقت یہ دوا بطور ضماد کے مستعمل ہو لطیف قوت دوا کی نافذ ہو جاوی گی اور کثیف قوت نافذ ہونے سے رک رہے گی پس جو قوت لطیف نافذ ہوئی ہے اوسکا نفع پیدا ہوگا اور اسکی مثال ایسی ہے جیسے دہنیا جو کے ستو کے ساتھ خنازیر پر ضماد کیجاوے ضماد اور طلا کا فائدہ ایک سا ہے مگر ضماد مین کسیقدر چپچپاہٹ ہوتی ہے اور طلا رقیق ہوتا ہے اکثر طلا پارچہ اور اون پیچیہٹروں کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے اور اگر اعضاء رئیسہ مثل قلب و جگر کے تدبیر بذریعہ طلا منظور ہو کپڑے کو بجاے عود اور صندل مین بسے ہوئے کام طلاء خوشبو کا کرتے ہیں جب اون سے اعضای مذکورہ گرم کیے جاتے ہیں

فصل اونیسوین نطولات کے بیان مین

نطول تریڑے کو کہتے ہیں یہ بھی ایک قسم کا عمدہ علاج ہے اگر تحلیل مادہ کی سر وغیرہ دیگر اعضا سے مرکوز ہو خواہ کسی عضو کا مزاج بدلنا ضرور ہو جو اعضا محتاج نطول کی ہین اگر گرم ہو خواہ سرد پھر اگر اوسمین فضول کا انصباب نہوتا ہو پہلے نطول گرم کا استعمال کرنا چاہیے بعد ازان آب سرد سے تریڑا دینا چاہیے تاکہ جو نرمی نطول گرم سے پیدا ہوئی ہے بعد ہونچنے آب سرد کے عضو مذکور مضبوط ہو جاوے اور اگر انصباب مواد کا اوس عضو مین ہوتا ہو پہلے سرد پانی سے نطول کرکے بعد ازان نطول گرم کا استعمال کرین

فصل بیسوین فصد کے بیان مین

فصد ایک استفراغ عام ہے کہ اوس سے کثرت مادہ کی نکالی جاتی ہے اور کثرت سے مراد زیادتی اخلاط کی ہے جو برابر رگون مین زیادہ ہوا ور کسی رگ مین کم اور بیش نہو۔ فصد کا استفراغ دو شخصون کے واسطے درکار ہے۔ اول تو جو شخص آمادہ امراض کا ہو اور اوسکا خون بڑھ گیا ہو۔ دوسرے جو مریض ہو۔ یہ دونون شخص ایسی ہین کہ انکی فصد یا بوجہ کثرت خون کے کیجاوے یا خون کی برائی کے لحاظ سے فصد تجویز ہو خواہ دونون ضرر مجتمع ہون۔ آمادہ امراض جیسے جو شخص مستعد عرق النسا اور نقرس ہو اور وجع مفاصل دموی کا ہو خواہ جس کو نفث الدم بوجہ شگافتہ ہونے اوس رگ کی عارض ہوتا ہو جو اوسکے پھیپھڑے مین باریک سی لگی ہوئی ہے جب اوسمین خون زیادہ پیدا ہوتا ہے پھٹ جاتی ہے۔ خواہ جو لوگ مستعد صرع اور سکتہ اور مالیخولیا کے ہون اور اونکے بدن مین خون کی کثرت ہو خواہ مستعد خوانیق اور اورام احشا کی اور رمد کے ہون۔ خواہ جو لوگ کہ اونکی بواسیر کا خون بند ہو گیا ہے اور عادت اوسکی جاری رہنے کی تھی خواہ جس عورات کا حیض بند ہوا ہو یہ دونون ہمیشہ انکے الوان وجوب فصد پر دلیل نہین ہوتے ہین اسلیے کہ انکے رنگ مین تیرگی اور سپیدی اور سبزی پیدا ہوتی ہے۔

ایضاً جو لوگ ایسے ہون کہ اونکے اعضاے باطنی مین ضعف ہو اور مزاج اونکے گرم ہون پس ان لوگون کو لائق یہی ہے کہ فصل بہار مین فصد انکی کھولی جاوے اگرچہ ان امراض مین مبتلا نہون۔ اور بھی جو لوگ ایسی ہون کہ اونہین صدمہ چوٹ کا مارنے خواہ گر پڑنے سے پہونچا ہو اور کبھی بنظر اس احتیاط کے انکی فصد لیجاتی ہے کہ ورم پیدا نہو اور جسکے بدن مین ورم ایسا ہو کہ اوسکے شگافتہ ہونے کا خوف ہے قبل ورم پختہ ہونے کے کہ انکی فصد بلا حاجت بھی لیجاتی ہے اگرچہ خون مین کثرت نہو۔ یہ بھی واضح رہے کہ ان امراض کا جب تک خوف وقوع ہے اور پیدا نہون اونمین زمانہ جواز فصد کا وسیع ہے اور اگر یہ امراض پیدا ہو جاتین اوائل مین ان امراض کی فصد کو ترک کرنا لازم ہے اسلیے کہ اسوقت فصد سے فضول مین رقت پیدا ہوتی ہے اور رقیق ہوکر تمام بدن مین جاری ہوتی ہین اور خون صالح سے مل جاتے ہین اور بیشتر وہ خون جسکے نکالنے کی ضرورت ہے فصد سے اوایل مین ان امراض کے خارج نہین ہوتا اور چند مرتبہ فصد کی ضرورت ہوتی ہے کہ اوس سے ضعف قوت پیدا ہوتا ہے۔ پھر جسوقت نضج مادہ کا ظاہر ہوا اور زمانہ ابتداے مرض کا گذر جاوے اور زمانہ انتہا کا بھی تمام ہو جاوے اوسوقت اگر فصد واجب ہو اور کوئی مانع بھی نہو فصد کھولنی چاہیے۔ پھر بھی اسکا خیال رہے کہ بروز حرکت مرض کے فصد اور کوئی استفراغ نکرنا چاہیے اسلیے کہ وہ روز راحت و آرام کا ہے اور اوسدن سونا مفید ہوتا ہے اور اوسدن مرض کا ثوران اور غلبہ

ہوتا ہے۔ اگر مرض کے بحران چند ہونے والے ہون اور ان بحرانات کا زمانہ طولانی ہو لیکن مادہ خون کا نکالنا ہرگز جائز نہین ہے۔ بلکہ اگر بدون
فصد کے سکون مرض کا ممکن ہو یہی کرنا چاہیے اور اگر سکون مرض بدون فصد کے نا ممکن ہو تو تھوڑا سا خون بذریعہ فصد کے نکالنا چاہیے اور بہت سا خون
باقی رکھنا چاہیے کہ اگر ضرورت ہو چند مرتبہ فصد کھولی جاوے اور قوت بدنی واسطے مقابلہ بحران کے باقی رہے۔ جس شخص کی فصد زمانہ دراز سے کھلی
اور چار دن مین زیادتی خون کی بوجہ ہاتھ پاؤن ٹوٹنے کے شکایت کرے فصد کھولنا جائز ہے مگر بقیہ خون اسقدر رہے جو یبوست فصل کو مانع ہو
اور فصد خون کو بجانب مخالف جذب کرتی ہے بوجہ روکنے طبیعت کے۔ اگر بوجہ فصد کے ضعف قوت پیدا ہو بوجہ زیادہ نکل جانے خون کے اخلاط
کثیرہ پیدا ہوتے ہین اور غشی اول فصد مین واقع ہوتی ہے اسواسطے کہ دفعۃً غیر معتاد چیز پیدا ہوتی ہے یعنے جاری ہونا خون کا۔ اگر قے ہوئی ہو فصد
لینے سے خون بند نہین ہوتا اور اسطرح کہ اگر بعد فصد کھلنے کے قے ہو خون بند ہو جاتا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ خون فصد کا خود بخود
بند نہین ہوتا جب تک بند نہ کیا جاوے اور قولنج کے ہمراہ فصد نہین ہوتی ہے۔ حاملہ اور حائض کی فصد بدون ضرورت شدید کے جائز نہین
مثلا حیض قوی روکنا مرکوز ہو اگر قوت وفا کرے۔ یہ بھی ضرور معلوم رہے کہ جسوقت علامات امتلای خون کے پیدا ہون جو اوپر مذکور ہو چکے
فصد واجب نہین ہوتی بلکہ اکثر امتلا اخلاط خام کی ہوتی ہے اوسوقت فصد نہایت درجہ مضر ہوتی ہے اسلیے کہ اگر بلا نضج فصد لی جاے بخوف
ہلاکت مریض کا ہوتا ہے۔ جسکے بدن مین خلط سوداوی غالب ہو مضائقہ نہین کہ پہلے اوسکی فصد کھولکر بعد ازان بذریعہ اسہال کے استفراغ
کرین۔ بلکہ طبیب پر مراعات حال رنگ بدن کی واجب ہے اون شرطون سے جو آئندہ ہم مذکور کرین اور اعتبار نمود کا بھی کرنا چاہیے کہ ظہور نمود سے
اطمینان کامل ہوتا ہے کہ فصد واجب ہے۔ جس شخص کے بدن مین خون صالح کم ہو اور اخلاط ردی کی بدن مین کثرت ہو اور اگر اوسکی فصد
کھولین خون صالح نکلجاویگا اور خلط ردی غالب ہو جائیگی۔ اور جس کا خون فاسد ہو اور کم بھی ہو اور کسی عضو کیطرف متوجہ ہو کہ اوسکا
مائل ہونا ضرر عظیم اوس عضو مین پیدا کریگا اور بدون فصد کھولنے کے چارہ نہو واجب ہے کہ فصد کھولکر تھوڑا سا خون نکالین اور بعد ازان غذا
خوشگوار کھلائین اور پھر دوبارہ فصد کھولین چند روز کے بعد تا کہ تمام خون فاسد نکلجاے اور اچھا خون باقی رہجاے۔ اگر فاسد خون مین اخلاط صفراوی
ملی ہون اونکے استفراغ کے واسطے پہلے اسہال لطیف خواہ قے کی تدبیر کرنی چاہیے خواہ اونکے تسکین کی فکر کیجاے اور مریض کو سکون اور آرام
دینے مین زیادہ کوشش کرنی چاہیے۔ اور اگر اخلاط غلیظ ہون قدمار اطبا ایسے وقت مریض کو تکلیف استحمام کی دیتے تھے اور اپنے کار خانے
ضروری مین چلنے پھرنے کو زیادہ حکم دیتے تھے اور پیشتر قبل فصد اول کے اور بھی فصد ثانی سے پہلے بعد فصد اول کے سکنجبین لطیف جسمین
زوفا اور مرزنجوش مطبوخ ہو پلاتے تھے۔ اگر باضطرار فصد کے حاجت ہو باوجود ضعف قوت کی بوجہ غلبہ یا اور اخلاط کے جو ردی ہون لیکن چاہیے
کہ فصد چند مرتبہ کھولی جاے جیسا ہمنے بیان کیا ہے۔ باریک زخم فصد کا نشتر سے قوت کی حفاظت زیادہ کرتا ہے لیکن نشتر ایسی فصد سے
خون رقیق نکل جاتا ہے اور خون کثیف اور کدورت ناک نہین نکلتا ہے۔ اور چوڑے موہنہ کی فصد سے غشی بہت جلد پیدا ہوتی ہے اور
تنقیہ خوب ہو جاتا ہے اور اندمال اس زخم کا بدیر ہوتا ہے مگر ایسی فصد اوسکے حق مین بہتر ہے جو براہ احتیاط فصد کھلواتے اور فربہ لوگون کو
بھی ایسی ہی مناسب ہے بلکہ جاڑون مین فصد واسع بہرحال بہتر ہے تا کہ خون بستہ ہوکر رک نہ جاے اور تنگ موہنہ کی فصد گرمیون مین اگر حاجت ہو
بہتر ہے۔ بروقت فصد کھولنے کے مقصود یعنے جسکی فصد کھولی جاے اگر لیٹا ہو تو بہتر ہے کہ یہ وضع حفظ قوت کیواسطے بہت مناسب ہے
اور غشی بھی پیدا نہین ہوتی حمیات مین اگر شدید ہون تا امکان فصد سے اجتناب اولی ہے اگر التہاب شدید پیدا ہو اور کل حمیات
جو غیر مادہ ہین اوسکے زمانہ ابتدا مین اور ایام دورات مین اور جن حمیات کے ہمراہ تشنج ہو باوصف حاجت کے بھی فصد کم کھولنی چاہیے اسلیے

کہ تشنج جسوقت پیدا ہوتا ہے یا بیداری پیدا ہوتی ہے خواہ پسینہ زیادہ نکلتا ہے یا قوت ساقط ہوتی ہے انہین اعراض کے مقابلہ کے واسطے کسی قدر خون زائد رہنا چاہیے جو مقابلہ شدت کا ان اعراض کی کرے ۔ اسی طرح جس محموم کی حمی عفونت نہو اور فصد کھولی جاسے واجب ہے کہ خون کم نکالین تاکہ واسطے تحلیل حمی کے خون کا ساز و سامان باقی رہے ۔ پھر اگر تپ مین التہاب کی شدت ہو اور از قسم حمی عفونت ہو دس قاعدہ لحاظ کرکے فصد کھولنی چاہیے ۔ پہ قارورہ کو دیکھو اگر غلیظ مائل بسرخی ہو اور نبض بھی عظیم اور سحنہ مین انتفاخ ہو اور نہ ایسی تپ نہین ہی جس سے بدن مین انحطاط اور رطوبات کا فناً فناً اور لاغری بڑہتی جاتی ہے پس ہر وقت خلاء معدہ کے طعام سے فصد کھولنی چاہیے اور اگر قارورہ ہنوز رقیق ہے خواہ ناری ہے اور سحنہ سوکھتا جاتا ہے ابتداے مرض سے پس ہرگز فصد کھولنی نچاہیے ۔ اگر حمی مین فترات اور سکون پیدا ہون اوس زمانہ مین فصد کا موقع ہے ۔ لرزہ کا حال بھی دیکھنا چاہیے اگر لرزہ قوی ہو ہرگز فصد نکھولنی چاہیے ۔ رنگ خون کا بھی دیکھنا چاہیے اگر تیز مائل بسپیدی ہو فوراً بند کر دینا چاہیے ۔ مثلاً یہ بھی لحاظ رہے کہ فصد سے مریض پر غلبہ ہیجان اخلاط صفراوی کا نہو ورنہ اخلاط خام بارد غلبہ کرے ۔ پھر اگر تپ مین فصد بنظر قواعد عام خواہ حکم خاص کے واجب ہو اسقول کیطرف التفات نکرنا چاہیے کہ بعد روز چہارم کے محموم کے فصد مناسب نہین ہے اسلیے کہ بعد وجوب فصد کے چالیس دنکی مدت مین بھی ہر وقت فصد جائز ہے یہ راے جالینوس کی ہے ۔ لیکن روز چہارم سے پیشتر فصد اولی ہے بہ نسبت بعد اس زمانہ کے ۔ اگر دلائل وجوب فصد کے صحیح ہون اور فصد مین تقصیر ہو جاے پھر جو وقت کیون نہو اوسوقت فصد کھولنا چاہیے بعد رعایت دس چیز دنکی ۔ اکثر بعض حمیات مین گو حاجت ہو مگر فصد سے طبیعت کو مادہ کے دفع اور مقابلہ کی قوت پیدا ہوتی ہے اسواسطے کہ کچہ مقدار مادہ کی فصد کیوجہ سے کم ہو جاتی ہے ۔ مگر یہ فصد بلا حاجت اوسیوقت جائز ہے کہ سحنہ اور قوت وغیرہ رخصت فصد کی دیتے ہون ۔ حمی دموی مین استفراغ بذریعہ فصد کے ضرور ہوتا ہے مگر ابتدا مین خون زیادہ نکالنا جائز نہین ہے اور ہر وقت نضج کے فصد مفرط ضرور ہے اور اکثر حمی دموی بعد فصد کے فوراً زائل ہو جاتی ہے ۔ جو مزاج بشدت بارد ہو اوسکے بدن کی فصد نکھولنی چاہیے اور جو بلاد بشدت سرد ہون اونمین بھی استعمال فصد کا ناجائز ہے ۔ اور ہر وقت درد شدید کے اور بعد ایسے استحمام کے جو محلل ہو اور عقب جماع کے اور تا امکان اوس سن مین جو چودہ برس سے کم ہو ایضاً اوس شیخوخت مین بقدر امکان ہان اگر اعتماد سحنہ پر ہو یہ ہونا عضل کا استطراح کہ سستی اور ڈہیلے ہون اور کشادگی رگونکی اور رنگ پر ہونا اور سرخی رنگ کی ظاہر ہو ایسے مشائخ اور کم سن لوگون کی فصد پر جراحت ہو سکتی ہے ۔ کم سن لڑکے بتدریج اور تہوڑی تہوڑی فصد سے خوگر کیے جاتے ہین ۔ جنکے بدن زیادہ لاغر ہون خواہ زیادہ فربہ ہون خواہ بدنمین زیادہ تخلخل اور ڈہیلا پن ہو خواہ بدن سپید اور ڈہیلے ہون خواہ زرد بدن کہ اونمین خون مطلق معلوم نہو اونکی فصد سے بھی احتراز کرنا واجب ہے جب تک ممکن ہو ۔ اور جن ابدان کے امراض طولانی ہو چکے ہون اونکی فصد بھی نلینی چاہیے مگر اینکہ فساد خون اون ابدان کا مستدعی فصد کا ہو پھر مضایقہ نہین ۔ مگر خون کو بتامل دیکھنا چاہیے اگر سیاہ اور گاڑہا ہو نکالنا چاہیے اور سپید اور رقیق ہو فوراً بند کر دینا واجب ہے کہ ایسے خون کے نکالنے مین خطرہ عظیم ہے ۔ ہر وقت امتلاء طعام کے بھی فصد سے اجتناب کرنا چاہیے تاکہ مادہ ناپختہ بطرف رگون کے جذب نہو عوض اوس رطوبت کے جو فصد سے نکل گیا ہے ۔ اور ہر وقت امتلاے معدہ اور امعا کے فضلہ محبوس خواہ اوس فضلہ سے جو قریب بہ محبوس ہو ایضاً فصد سے اجتناب کرنا چاہیے بلکہ اس فضلہ کی نکالنے مین کوشش پہلے فصد سے کرنی چاہیے معدہ اور قریب معدہ کے فضول کو بذریعہ قے کے اور نیچے کی امعا کا ثفل جسطور سے نکل سکے کو بذریعہ حقنہ کے ہو نکالنا چاہیے ۔ جس شخص کو تخمہ عارض ہو اوسکی فصد بھی نلینی چاہیے بلکہ اتنی مہلت دینی چاہیے کہ تخمہ ہضم ہو جاے

جس شخص کا فم معدہ ذکی الحس ہو خواہ ضعیف ہو خواہ باعتبار خلقت کے معدہ مین خلط صفراوی زیادہ پیدا ہوتی ہو ایسے اشخاص کی فصد پر بہی جرات نکرنی چاہیے خصوصاً نہار منہ بہت مضر ہے۔ جس کا فم معدہ ذکی الحس ہو اوسکی شناخت لاذع اور تیز چیزون کے کہلانے سے ہوتی ہے۔ اور ضعف فم معدہ کے ہیجان اشتہا اور اوجاع فم معدہ سے ہوتی ہے۔ اور جسکے معدہ مین قابلیت صفرا اور بکثرت تولد اس خلط کا ہو اوسکی شناخت یہ ہے کہ ہمیشہ متلی بنی رہتی ہے اور قے صفراوی زیادہ عارض ہوتی ہے ہر وقت اور اوسکا منہ ہمیشہ تلخ رہتا ہے۔ یہ لوگ اگر انکی فصد کہولی جاے اور انکی فم معدہ کی کوئی تدبیر پہلی سے نہوئی ہو فصد سے خطرۂ عظیم پیدا ہوگا اور بیشتر بعض کی ہلاکت عارض ہوتی ہے۔ پس فم معدہ کے ذکی الحس کو اور اوسکو جسکا فم معدہ ضعیف ہو چند لقمے روٹی کے کہلا دینے چاہئین جو کسی رُب ترشی اور خوشبو مین ڈبوئی گئی ہون۔ اور اگر ضعف بوجہ برودت مزاج کے ہو شربت شکر مین ڈبونا چاہیے جسمین خوشبودار گرم چیزین پڑی ہون۔ خواہ پودینہ کا شربت اور معجون ممسک اور شربت بہینہ ممسک پلاکر بعد ازان فصد کہولی جاے۔ اور جسکے معدہ مین صفرا پیدا ہوتا ہے پہلے اوسکو قے آب گرم سے ہمراہ سکنجبین کے کراکے اوسکے بعد چند لقمہ کہلائین اور تہوڑی دیر آرام دے کے بعد ازان فصد کہولی جاے اور بدل تحلیل اوس خون جیکا جو فصد سے خارج ہوگا اوسکا تدارک کرین اگر قوی ہو کباب مع اوسکی ثفل کے کہلائین کہ اگر وہ ہضم ہوجایگا زیادہ تغذیہ کرے گا مگر مقدار مین کم دینا چاہیے کہ معدہ ضعیف ہے بعد ازان فصد کرنی چاہیے۔ کبہی نکسیر زیادہ چلنے کی وجہ سے کسی رگ سے فصد کرتے ہین خواہ رحم سے خون جاری ہونے کے روکنے کے واسطے خواہ خون مقعد اور سینہ کو خونکر روکنے کے واسطے خواہ اور جراحات کے خون بند کرنے کے واسطے تاکہ خون بطرف خلاف کے جذب ہو کے بند ہوجاے اور یہ علاج قوی ہے اور نافع ہے ایسی فصد مین زخم کا تنگ زیادہ ہونا واجب ہے اور چند مرتبہ کہولنا چاہیے نہ کہ ایک ہی روز مگر باضطرار اور ضرورت ایک ہی روز بہی ہوسکتا ہے بلکہ ایکدن کے بعد دوسرے روز۔ اور ہر مرتبہ خون کم لیا جاے اگر ممکن ہو۔ حاصل یہ ہے شمار مین فصدونکا زیادہ ہونا بہتر ہے بہ نسبت اسکے کہ ایک ہی مرتبہ خون کی مقدار کثیر کا اخراج کرین۔ جو فصد بلا حاجت کہلتی ہے اوسی سے صفرا کا ہیجان ہوتا ہے اور اوسکے بعد خشکی زبان وغیرہ کی ہوتی ہے اسکا تدارک آب شعیر اور شکر وغیرہ سے کرین۔ اور جو شخص دوبارہ فصد کہلواے اور پہلی فصد سے اوسے کچہ مضرت فالج وغیرہ کی نہ پہونچی ہو چاہیے کہ دوبارہ کی فصد مین اوسکی رگ طول مین کہولی جاے تاکہ حرکت عضل کی اوسکے التحام اور رک جانے سے باز رکہے اور فصد وسیع کہولی جاے اور اگر باینہمہ خوف یہ ہو کہ خون بند ہوجاے گا بہت جلد مقام زخم پر ایک کپڑا روغن زیتون اور نمک سے بہگو کر رکہین اور اوپر اوسی مقام سے پٹی باندہین اور اگر نشتر مین بوقت فصد کے روغن لگا دین بسرعت التحام یعنی زخم کے بہر آنے کو منع کریگا اور درد بہی کم ہوجاے گا اور مقام فصد کو ملین اور روغن زیتون وغیرہ اوس مقام پر لگائین اور مالش بہ نرمی ہو خواہ پہلے زیتون سے ملین اوسکے بعد کپڑے سے ملین۔ سو رہنا درمیان فصد اول اور فصد دوم کے ہیئت مقام فصد کو ملتحم کردیتا ہے۔ وہ قواعد بہی یاد کرنی چاہئین جو استفراغ کی نسبت فصل ستائیس مین بیان ہوئے ہین کہ فصد کے واسطے بہی انتظار اوس روز کا کرین جب ... ن ہواے جنوبی چلے جیسا اور استفراغ کے واسطے اسکے نزدیک ہے۔

یہ بہی جاننا ضرور ہے کہ فصد اون لوگون کی جنکے مزاج مین وسوسہ ہے اور فصد مجانین کی اور جو لوگ محتاج فصد کے رات کو اور زمانہ نوم مین ہون ضیق یعنے تنگ ہونی چاہیے تاکہ نزف الدم پیدا نہو اسی طرح جو شخص محتاج دوسری مرتبہ فصد کا ہو۔ یہ بہی جاننا ضرور ہے کہ دوبارہ فصد کہولنا تاخیر زمانہ کی زیادہ چاہتا ہے درمیان فصد اول اور دوم کے بوجہ ضعف مفصود کے

اگر مفصود ضعیف نہو نہایت کم یہ ہے کہ ایک ساعت کا دفعۃً دونون فصد مین کیا جاوے — ارسال دم سے مراد یہ ہے کہ دن بھر خون فصد کا بند نکیا جاوے — فصد مورب بعنوان ترجیحی مناسب اوسکی ہے جو ایکدن دوسری فصد کھلوانیکا قصد کرے — اور عرض مین فصد اوسکو مناسب ہے جو دوسری فصد بعد ایک ساعت کے کھلوائے — اور طولانی فصد اوسکی کھولنی چاہیے جو دو فصد سے زیادہ تین خواہ چار مرتبہ کھلوانے کا قصد کرے اور جسکا یہ ارادہ نہو کہ چند دنون تک ہر روز فصد کھلوائے — جسقدر فصد کے بعد درد زیادہ ہو دیر مین زخم پورتا ہے — دوسری فصد مین خون زیادہ نکالنے سے غشی پیدا ہوتی ہے مگر اینکہ دوبارہ فصد لینے والا کچھ کھالے — پہلی اور دوسری فصد کے بیچ مین سوئی سی فضول کا اخراج ہمراہ خون کے نہین ہوتا اسلیے کہ نوم کی وجہ سے اخلاط اندر بدن کے سما جاتے ہین — منجملہ فوائد دو مرتبہ فصد کھولنے کے بڑا فائدہ یہ ہے کہ قوت مفصود کی محفوظ رہتی ہے اور استفراغ بھی پورا ہو جاتا ہے جسقدر استفراغ واجب ہے — دوسری فصد بہتر یہی ہے کہ دو خواہ تین دن کی تاخیر کرکے کھولی جاوے — بعد فصد کے بہت جلد سونے سے اکثر اعضا مین انکسار اور ٹوٹنا پیدا ہوتا ہے — قبل فصد کے استحمام سے اکثر بدشواری خون برامد ہوتا ہے اسلیے کہ جلد مین غلاظت پیدا ہوتی ہے اور جلد کی نرمی اور آمادہ ہونا اوسکا واسطے لغزش اور پھیلنے کے مانع برامد خون کا ہوتا ہے ہان اگر مفصود کا خون بہت غلیظ ہو اوسوقت استحمام سے یہ مضرت زاید پیدا نہین ہوتی — فصد کھلوانے والے کو مناسب ہے کہ فصد کے بعد سیر ہو کر کھانا خواہ پینا ترک کرے بلکہ بتدریج غذا کو بڑھائے اور پہلی غذای لطیف کا استعمال کرے اور اسیطرح بعد فصد کے ریاضت پوری بھی ترک کرے بلکہ لیٹنے اور استراحت کیطرف میلان خاطر رکھے — اور استحمام محلل بعد فصد کے نکرے — جس شخص کے ہاتھ مین بعد فصد کے ورم پیدا ہو چاہیے کہ بقدر تحمل دوسرے ہاتھ کی فصد کھلوائے خواہ مقام ورم پر مرہم اسفیداج رکھے اور گرد اوسکے مبردات قویہ کو طلا کرے — جس شخص کے بدن مین اخلاط کا غلبہ ہو اور فصد کھلوائے بوجہ فصد کے شوران اور جنبش اخلاط مین پیدا ہوگا اور تمام بدن مین یہ اخلاط جاری اور روان ہو جاتین گی پھر اونکی اصلاح محتاج فصد متواتر کی ہوگی — خون سوداوی بھی محتاج فصد متواتر کا ہے فی الحال تو خفت پیدا ہو جاتی ہے اور زمانہ شیخوخت مین چند امراض پیدا ہوتے ہین از انجملہ سکتہ ہے — اکثر فصد کے حمیات کا ہیجان پیدا ہوتا ہے اور یہ حمیات اکثر تحلیل عفونت کرتے ہین — جو صحیح آدمی فصد کھلوائے اوسپر واجب ہے استعمال ان چیزونکا جو باب شراب مین مذکور ہو چکی ہین — **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ فصد کی رگین اوردہی ہین وریدین بھی مگر شریانین کم کھولی جاتی ہین — اور بوجہ اوس خطرہ کے جو شریان کے کھولنے سے پیدا ہوتا ہے اوسکے چھیڑنے سے احتراز کرتے ہین اور وہ خطرہ یہ ہے کہ خون جاری ہو جاتا ہے کم سے کم ضرر یہ ہے کہ انوریسما یعنے سیلان خون پیدا ہوتا ہے اور یہ بات اوسوقت ہوتی ہے جب نشتر باریک اور تنگ لگایا جاوے — باینہمہ اگر شریان کا خون بعد نکلنے بمقدار ضرورت کے بند ہو جاوے نفع عظیم پیدا ہوتا ہے اون امراض مین جنکی جہت سے فصد کھولی گئی ہو اور اکثر شریان کی فصد اوسیوقت نافع ہوتی ہے کہ جب کوئی شریان قریب اوس عضو کے ہو جسمین کوئی مرض ردی پیدا ہوا ہو اور اوس مرض کا سبب خون لطیف اور تیز ہو اسوقت جب ایسی شریان قریب کی فصد کھولی جاتی ہے بہت نافع ہوتی ہے لیکن اوسکے کھولنے مین خطرہ اور اندیشہ نہو — جو رگین ساکن ہاتھ مین کھولی جاتی ہین شمار مین چھ ہین منجملہ اون کے یعنے سر اور اکحل یعنے ہفت اندام باسلیق اور حبل الذراع اور اسیلم اور ابطی جو شعبہ باسلیق کا ہے اور سرارو سب سے زیادہ اسلم ہے یعنے اوسکے کھولنے مین خوف شریان پر پہونچنے کا نہین ہے — پہلی تینون رگین اکحل باسلیق ابطی مابض کے اوپر کھولی جائین یعنے جو مقام پہونچے اور بازو کے بیچ مین جھکتا ہے اور جہان ہاتھ مین خم پیدا ہوتا ہے اوس سے تھوڑا اوپر ہی کو کھولنی چاہیے لیکن یہی بہتر مانده کہ جب رگ اوپر برامد ہو کھولی جاوے اور مابض کے نیچے خواہ اوپر کھولنی چاہیے تاکہ خون بخوبی برامد ہو جسطرح وہ رگ جو اوپر ہی جاری رہے اور اس مقام کے نشتر لگانے مین بھی یہ آفت پہونچنے کا خوف نہین

اور نہ شریان کو آفت پہونچتی ہے۔ اور اسی طرح قیفال کو اگر فصد طول مین کہولی جاے پر دہین زخم ہوتا ہے اسلیے کہ یہ رگ جو ڑ سے تعلق رکہتی ہے اور جو رگ مفصل پر ہو اور جوڑ سے بے تعلق ہو اوسکی فصد طول مین اچھی ہے۔ عرق النسا اور اسلیم کی و نیز اور رگون کی فصد مین رای صائب یہی ہے کہ طول مین کہولی جاے۔ اور مہندا مناسب ہے کہ قیفال کی فصد اوس عضلہ کی سر سے نشتر دور پڑے جو صحیح نرم ہے اوپر یا بغل کر واقع ہے اور وسیع زخم لگایا جاے اور دوہرا نشتر نہ لگانا چاہیے کہ ورم پیدا ہوگا۔ اکثر فصاد کو اگر بمقام قیفال مین خطا ہوتی ہے ایک ہی جا نشتر لگانے سے برائی پیدا نہین ہوتی گو کہ کہر لگایا ہو بلکہ اذیت کا پیدا ہونا فقط کرر زخم لگانے سے ہوتا ہے۔ پور جانا زخم قیفال کا دیر مین اوسیوقت ہوتا ہے کہ فصد طول مین ہو اور گہری فصد کہولنی اوسوقت چاہیے کہ دوبارہ پہر کہولنے کی ضرورت ہو۔ اگر قیفال نظر نہ آوے اور ملنا دشوار ہو اوسکا کوئی شعبہ جو گردن کی جانب وحشی یعنے بیرونی جانب مین بطرف انگوٹہے کی سیدہ مین تلاش کرکے کہولدیا جاے۔ ہفت اندام کے نیچے ایک پٹہا ہے اوسمین نشتر لگنے کا خوف ہے اور کبھی بیچمین دو پٹہون کے ہوتی ہے لہذا واجب ہے کہ یہ رگ طولاً کہولی جاے اور اگر کہ فصد کہونی چاہیے یعنے او چہلتا ہوا نشتر لگانا چاہیے جو گہرا نہو۔ اور کبھی ہفت اندام کے اوپر ایک باریک پٹہا لمبا دراز ہوتا ہے جیسے تر پس اسکی شناخت کرکے فصد کہولنی چاہیے اور احتیاط کامل رہے ایسا نہو کہ نشتر اوسی پٹہہ تک پہونچے ورنہ خدر مزمن پیدا ہوگا۔ جسکی رگ موٹی اور نمودار ہوتی ہے اوسکے ہاتہ مین یہ شعبہ پٹہے کا بہت ظاہر ہوتا ہے۔ اگر خطا سے اس پٹہہ مین نشتر لگ جاے بہت اذیت ہوگی اگر غلطی سے پڑجاے پہر فصد کے پور نے کی تدبیر کرنی چاہیے اور اوسپر ایسی چیز رکہنی چاہیے کہ پور جانے سے منع کرے اور علاج وہی کرنا چاہیے جو عصب کی جراحات کا علاج ہے اور اوسکا بیان کتاب چہارم مین کیا گیا ہے۔ بہت بڑی احتیاط رہے کہ اس زخم کے قریب کوئی شی تبرید اگر یہ ہوا لی نہ پہونچے جیسے آب برگ کدو اور صندل وغیرہ بلکہ اسکے گرد اور تمام بدن میں روغن گرم کی مالش کرنی چاہیے۔ حبل الذراع کا بہی سورب کہولنا مناسب ہے مگر اسلیے دونون طرف سے کٹی ہوئی ہو اسوقت بناچاری طول مین کہولنی چاہیے۔ باسلیق مین خوف یہ ہے کہ اوسکے نیچے شریان ہے اوسکی حفاظت ضرور ہے اسلیے کہ اگر شریان تک نشتر پہونچے گا خون بند نہوگا خواہ بند بدشواری ہوگا۔ بعضے آدمی کی باسلیق کے گرد دو دو شریانین ہوتی ہین جب ایک شریان دکہائی دے فصاد گمان کرتا ہے کہ اب نشتر شریان تک پہونچنے سے رہائی حاصل ہوئی اور از اطمینان سے دوسرے شریان پر نشتر بیدہڑک مارتا ہے لہذا اسکو پہلے سے پہچان لینا واجب ہے۔ جب پٹی باندہتے ہین اکثر اوقات وہ مقام پہول جاتا ہے لیکن یہ پہولنا کبھی بوجہ برامد ہونے شریان کے ہوتا ہے اور کبھی باسلیق پہولتی ہے اور کوئی کیون نہین پہولے چاہیے کہ پٹی کہولکر لیلن پر نرم نرم مالش کرین بعد ازان پہر پٹی باندہین اگر پہر پہولے دوبارہ یہی ترکیب کرین پہر بہی اطمینان نہو کچہ ہرج مین باسلیق کو چہوڑکر اوسکا شعبہ جسکا نام ابطی ہے کہولین اور وہ شعبہ پہونچے کی جانب انسی یعنے اندرونی پر ہے نیچے ہٹکر باسلیق سے اسلیے کہ پہول جانے مین اکثر غلطی واقع ہوتی ہے باسلیق شریان سے مشتبہ ہوجاتی ہے اکثر بوجہ باندہنے اور پہولنے کے حرکت شریان کی ٹہر جاتی ہے جب اوسکو اوٹہاتے ہین اور شہوق پیدا کرتے ہین یہ گمان ہوتا ہے کہ کوئی ورید ہے اسی وجہ سے فصاد کہولدیتا ہے۔ جسوقت کسی رگ کی بندش کیجاے اور بعد بندش کی شکل دانہ مسور کے خواہ مثل چنے کے گول گول کچہ برامد ہو وہی ترکیب کرنی ضرور ہے جو باسلیق کے اشتباہ مین مذکور ہوچکی۔ باسلیق کی فصد جسقدر نیچے اوتار کر کہولین خطا سے اسلم ہوگی نشتر کا مسلک خلاف جہت اوس شریان مین ہونا چاہیے جو اس رگ کے قریب ہے۔ خطا باسلیق کی فصد مین فقط بوجہ شریان کے نہین ہے بلکہ اوسکے نیچے ایک عضلہ بہی ہے اور ایک پٹہہ ہے ان دونون کے سبب سے بہی خطا واقع ہوتی ہے اور اسکی خبر اوپر باب تشریح مین ہم دے چکے ہین۔ باسلیق مین خطا ہونے کی اور نشتر شریان تک پہونچے گی

شناخت یہ ہے کہ خون رقیق اشقر اور جہلتا ہوا نکلے اور مجس مین نرمی پیدا ہو لیس بہت جلدی کر کے موندہ مین زخم کے ابریشم ارنب یعنی خرگوش کا بھر دینا چاہیے جس مین تھوڑے لیسے دوائے کندر اور دم الاخوین اور صبر اور مرکی اور تہوڑی سی پہٹکری سبز اور پہٹکری سرخ ملی ہو اور سر دیانی اوس پر ٹپکانا چاہیے اور مقام فصد سے اوپر ایسا باندہنا چاہیے پٹی وغیرہ سے کہ خون بند ہو جائے اگر بند ہو جائے تین روز تک ہرگز نہ کہولین اور بعد تین روز کے بہی تا امکان احتیاط کرنی ضرور ہے اور گرد زخم کے ادویہ قابضہ کا ضماد کرنا چاہیے ۔ اکثر لوگ اس شریان کو کاٹ ڈالتے ہین تاکہ سمٹ کر اور اینٹھ کر گوشت اس پر جم جائے کہ اس جہت سے خون بند ہو ۔ اور اکثر لوگ بوجہ جاری ہونے خون کے مر جاتے ہین ۔ اور اکثر کی موت اس وجہ سے ہو جاتی ہے کہ تحمل اوس سخت بندش کا جو بغرض بند ہونے خون کے کیجاتی ہے نہین کرسکتے وہ بندش ایسی سخت ہوتی ہے کہ عضو کی موت اوس سے پیدا ہوتی ہے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ خون کبھی اوردہ سے بہی بعد فصد کے جاری رہتا ہے ۔ اور یہ بہی جاننا ضرور ہے کہ قیفال سے اکثر اون خونکا استفراغ ہوتا ہے جو رقبہ اور گردن سے اوپر ہے اور بہت کم گردن کے نیچے کا خون برامد ہوتا ہے ۔ اور اطراف جگر اور شراسیف سے برہ کر اسراروکا استفراغ بکار امد نہین ہوتا اور شراسیف کا تنقیہ اس فصد سے نہین ہوتا اور نہ اسافل بدنکا تنقیہ ایسا جو تنقیہ مین شمار ہو سکے ۔ ہفت اندام کا حکم متوسط ہے درمیان سرارو اور باسلیق کے اور اس کے فصد سے استفراغ اطراف تنور بدن یعنے از سینہ تا اسفل ہوتا ہے ۔ حبل الذراع مشابہ قیفال کے ہے ۔ اسیلم کا ذکر اسواسطے کیا جاتا ہے کہ داہنے ہاتہ کی یہ رگ کہولنی درد جگر کو مفید ہے اور بائین ہاتہ کی اوجاع طحال کو مفید ہے ۔ اور اسپر پٹی نہین باندہی جاتی ہے جب تک خون خود بخود بند ہو جائے ۔ اور جسکے بدن کی یہ فصد کہولی جائے اوسکا بدن آب گرم مین رکہنا چاہیے تاکہ خون بند نہو اور بسہولیت نکلے اگر خون بضعف نکلتا ہو جیسے اکثر مفصود کا یہی حال ہوتا ہے ۔ افضل فصد اسیلم کی یہی ہے کہ طول مین ہو ۔ ابطی کا حکم اور باسلیق کا ایک ہی ہے ۔ جو شریان داہنے ہاتہ کی کہولی جاتی ہے وہی ہے جو ہتہیلی کے پشت درمیان سبابہ اور ابہام کے واقع ہے اوسکا فائدہ واسطے درد جگر اور حجاب کے جو مزمن ہو عجیب ہے جالینوس نے خواب مین دیکہا کہ کوئی شخص اوسے اس رگ کی فصد کا حکم دیتا ہے اور اوسوقت جالینوس درد جگر مین گرفتار اتہا خواب سے چونک کر فصد کہولی اور فوراً درد زائل ہو گیا ۔ کبھی ایک اور شریان جو بہ نسبت اس رگ کے مائل بطرف بطن کف کے ہے اسی فائدہ کے واسطے کہولی جاتی ہے ۔ جو شخص ہاتہ کے کسی رگ کی فصد کہلوائے اور خون نہ برامد ہو لیس براہ غلط اوسکے بیچیدہ کر بیٹے اور اوسپر سخت پٹی باندہنے اور بکرر نشتر لگانے مین احتراز کرے بلکہ دو دن خواہ ایک ہی روز یونہی رہنے دے ۔ پہر اگر ضرورت دوبارہ نشتر لگانے کی ہو مقام نشتر اول سے اوپر دوبارہ نشتر لگائے اور اوس سے نیچے ہرگز نشتر لگانا جائز نہین ہے ۔ زور سے باندہنا ورم پیدا کرتا ہے پٹی کو سرد کرنا اور اوسکو گلاب خواہ آب سرد سے تر کرنا بہتر ہے ۔ جب تک کہ پٹی بندہی ہوئی ہو قبل فصد کے نہ ہٹائے اور بعد فصد کے بہی اوسکا ہٹانا جائز نہین ہے ۔ لاغر اندام کو پٹی بہت کس کر باندہنے کی ضرورت ہے اسلیے کہ اونکی رگین خالی ہوتی ہین اور جب خون نکلتا ہے بدون سخت بندش کے اوسکا بند ہونا نہین ہوسکتا اور سخت بندش سے عضو مشدودہ کی گویا موت پیدا ہوتی ہے اور اوس عضو مین فساد عارض ہوتا ہے اور فربہ اندام کی رگین جب تک کس کر باندہی نہ جائین بخوبی ظاہر نہین ہوتی اسلیے ڈہیلی باندہنی مناسب نہین ۔ کبھی بعض فصاد جو خوب واقف اور ماہر ہین ایک لطف کی یہ بات کرتے ہین کہ درد مخفی ہو جاتا ہے اس طرح کہ ہاتہ کو نیچا کر کے پٹی مضبوط باندہتے ہین اور تہوڑی دیر بیکار بنے رہتے ہین شاید درد نیچے تک اوتر کر متفرق ہونے کی جہت سے پوشیدہ ہو جاتا ہے

اور بعض فصاد نرم دستہ خواہ نشتر کا باریک سرا کو اوس مقام پر تیل لگا کر ملتے ہیں اور یہ ترکیب جیسی ہم اوپر بیان کر چکے درد میں تخفیف پیدا کرتی ہے زخم کے بند ہو جانے کو دیر تک روکتی ہے۔ جو رگیں اوپر مذکور ہو چکی ہیں اگر ہاتھ میں ظاہر نہوں اور اونکے شعبے ظاہر ہوں تو لازم ہے کہ شعبے کے مقام پر ہاتھ کو دبائیں اور ملتے رہیں اور دیکھیں اگر بعد ترک مالش اور دباو کے خون اون شعبوں کی طرف کرتا ہے اور اونکو پھولا دیتا ہے او نہیں شعبوں کی فصد کھولنی چاہیے ورنہ ہرگز اون شعبوں کو نشتر سے نہ چھیڑیں۔ اگر ہاتھ کا دھونا بعد فصد کے منظور ہو پہلے جلد کو کھینچیں تاکہ زخم چھپ جاے اور بعد دھو ڈالنے کے پھر بصورت اول پھیر لائیں اور پٹی کو درست کر کے باندھیں یا ڈھیلا کر دیں یا روغن کتان سے بھاہا روئی کا تر کر کے پٹی کے نیچے رکھیں اور بہتر یہ ہے کہ پٹی گول ہو جیسے دوڑا اٹھا ہوا۔ اگر زخم کے منہ پر چربی ظاہر ہو جاے ہے کہ اوسکو بنرمی دور کریں اور کاٹنا مناسب نہیں ہے اور ایسے لوگوں کے دوسری فصد اور جگہ سے کھولی جاے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ خون کے بند کرنے اور بندش کرا اوقات معین ہیں اگرچہ مختلف ہیں بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ اونکو بدن سے اگر پانچ رطل یعنے بوزن دو سیر نمبری کے سے زائد خواہ چھ رطل یعنے ڈھائی سیر خون عین حالت غشی میں نکالا جاے تو اونہیں اسکا تحمل ہو سکتا ہے اور بعض لوگ کہ بدن سے ایک رطل کا نکلنا دشوار ہوتا ہے اور نہ اونہیں اسکا تحمل ہوتا ہے مگر اس مقدار کے بارہ میں تین باتوں کا لحاظ رکھنا چاہیے اول بقوت خون کا نکالنا اور کمزوری سے نکلنا دوسرے خون کا رنگ اور جب تیز پہلے نکلے غلیظ نہیں نکلتا ہے بلکہ رقیق اور سپید نکلتا ہے اسوجہ سے غلطی واقع ہوتی ہے اگر اس مقام پر علامات امتلاء خون کے موجود ہوں اور شاید حال سے فصد واجب ہو پس فصد کرنے میں سستی کرنی نہ چاہیے۔ کبھی بوجہ رنگ خون کے بھی غلطی واقع ہوتی ہے صاحب ورم کے بدن میں اسلیے کہ ورم خون کو اپنی طرف جذب کرتا ہے اسوجہ سے خون میں پہلے رنگ کم ہو جاتا ہے پھر جب ورم کے قریب کا خون آتا ہے سیاہ اور غلیظ ہوتا ہے تیسرے نبض کی رعایت بھی بروقت نکالنے خون کے بطرف فصد کے ضرور کرنی چاہیے اگر زور سے نکلنا خون کا موجب خوف مفصود کا ہو خواہ رنگ خون کا بدل جاے یا نبض صغیر ہو جاے خصوصاً وہ صغیر جو مائل بضعف ہو تو خون کو بند کر دینا چاہیے یا اگر جمائی خواہ انگڑائی یا ہچکی خواہ متلی پیدا ہو اور اسکے پیدا ہوتے ہی جھٹ پٹ رنگ متغیر ہو جاے بلکہ تیزی سے نکلنا خون کا بھی بدل جاے اوسوقت اعتماد نبض پر کر کے بشرط صغر اور ضعف کے روکنا چاہیے۔ جن لوگوں کو فصد سے بہت جلد غشی پیدا ہوتی ہے وہی لوگ ہیں جو حار مزاج اور نحیف اور لاغر خواہ جنکے بدن ڈھیلے اور کم تحمل ہوتے ہیں۔ اور جنکو دیر میں غشی لاحق ہوتی ہے اونکے بدن معتدل اور گوشت اونکے سخت ہوتے ہیں۔ اطبا کہتے ہیں کہ فصاد کے ہمراہ مناسب ہے کہ نشتر بہت سے ہوں نوک دار بھی ہوں اور بے نوک کے بھی رہیں اور نوک دار بہتر ہوتے ہیں بتحریک رگوں کے واسطے جیسے دواج وغیرہ۔ ایضاً فصاد کے ہمراہ ریشم کا لچھا خواہ پیچک ہونی چاہیے اور آلہ قے کرانے کا چوبی خواہ پر کا بھی اوسکے ہمراہ ضرور رہنا چاہیے اور خرگوش کے بال اور دواء صبر اور کندر اور نافہ مشک اور دواء المسک اور قرص مشک کا پاس فصاد کے رہنا ضرور ہے شاید کسی مفصود کو غشی آجاے اور یہ بڑا امر ہے جسکا خوف فصد کھولتے وقت ہوتا ہے۔ اور اکثر اوقات ان چیزوں کا پاس موجود ہونا باعث رستگاری مفصود کی موت سے ہوتا ہے اسطرح سے کہ بروقت غشی کے فوراً الجھا ریشمی اوسکے حلق میں ڈال دیں اور آلہ قے سے قے کرائے اور خوشبو نافہ کو سونگھاے اور دواء المسک تھوڑی سی پلائے خواہ قرص مشک کھلاے کہ فوراً قوت مفصود کی برانگیختہ ہو جاتی ہے۔ اگر خون بند ہو جاے پس موے خرگوش اور دواء کندر سے بند کر دینا چاہیے۔ اگر غشی تاوقتیکہ خون جاری رہے پیدا نہیں ہوتی بلکہ بعد بند ہونے

خون کی پیدا ہوتی ہے لیکن اگر با فراط نکلے او سوقت اثنا ہو برامد خون مین بہی خوف عروض غشی کا ہوتا ہے ۔ لیکن حمی مطبقہ مین فصد کیوجہ اگر بغیر
قریب بغشی پہونچے کچہ مضایقہ نہین اسیطرح ابتدای سکتہ اور خوانیق اور ایسے اورام عظیم اور مہلک ہون خواہ ایسے اور وجع شدید اور محلل ارواح ہون لیکن
ایسی فصد اوسیوقت مناسب ہوتی ہے کہ قوت بدنی مریض کی قوی ہو ۔ اس مقام پر عجیب اتفاق ہوا کہ ہم ہاتہون کی رگونکا بیان بہت
بسط سے کر رہے ہین اور بات مین بات نکلتی چلی آتی ہے اور پانونکی رگونکا حال چہوٹا جاتا ہے اور سوای پانون کے اور مقامات کی رگین جنکی فصد کہولی
جاتی ہے وہ بہی رہی جاتی ہین لہذا مناسب ہے کہ اسی سلسلہ مین اون رگونکا بیان بہی مسلسل کرین ۔ پانون مین ایک رگ عرق النسا نام
رکہتی ہے اور اوسکی فصد بجانب وحشی کعب کے نیچے خواہ اوپر کہولی جاتی ہے اور اس مقام سے اوپر رگ سے کعب تک پٹی باندہی جاتی ہے اور ایک
بڑا کپڑا خواہ عصابہ لپیٹا جاتا ہے ۔ مناسب یہ ہے کہ اس فصد کے کہولنے سے پیشتر استحمام کرے اور صواب یہ ہے کہ طول مین یہ رگ کہولی جاوے اور پوشیدہ
ہو اور اگر نملے اسکا شعبہ درمیان خنصر اور بنصر پانون کی انگلیون سے کہولا جاوے اس فصد کا فائدہ عرق النسا کے مرض مین بڑا ہے اسی طرح نقرس
اور دوالی مین اور داء الفیل جسے پیل پا کہتے ہین اور دوبارہ کہولنا عرق النسا کا دشوار ہے ۔ ایک رگ پاؤن مین اور ہے جسے صافن کہتے ہین
اور یہ رگ بطرف انسی کعب کی ہے اور بہ نسبت عرق النسا کی یہ رگ زیادہ ظاہر ہے اور اسکی فصد واسطے امراض اون اعضا کی مفید ہے جو زیر جگر
واقع ہین اور اطراف عالیہ کے مواد کا امالہ بطرف اعضای سافلہ کے بہی اس فصد سے پیدا ہوتا ہے اسی جہت سے ادرار حیض کا بخوبی ہوتا ہے اور
بواسیر کے مونہہ بہی کہلجاتے ہین ۔ قیاس عقلی اسکا مقتضی ہے کہ عرق النسا اور صافن کا فائدہ ایکسا ہو جیسا ان تشریح پر مخفی نہین لیکن تجربہ سے ایسا
معلوم ہوا ہے کہ مرض عرق النسا مین فصد عرق النسا کا فائدہ بہت زیادہ ہے شاید یہ بات بوجہ محاذات کی پیدا ہوتی ہے ۔ فصد صافن
کی افضل حالت یہ ہے کہ بطور تورب کہولی جاوے بجانب عرض کے ۔ منجملہ پاون کی رگونکے مابض بہی ہے اور یہ رگ اندرون زانون مین واقع ہے
اسکا فائدہ اور صافن کا ایک ہی ہے ۔ لیکن صافن سے یہ زیادہ قوی ہے واسطے ادرار حیض کے اور اوجاع مقعدہ اور بواسیر کے ۔ منجملہ ان کے
وہ رگ ہے جو پس عرقوب یعنی ایڑی کے پاشنہ واقع ہے شاید یہ رگ شعبہ صافن کا ہے اسکا حال بہی وہی ہے جو صافن کا فصد مین ہے ۔
خلاصہ یہ ہے کہ اونکی رگین ایسی ہین کہ اونکی فصد سے فائدہ ایسے امراض مین ہوتا ہے جنکے مواد بطرف سر کے مائل ہون خواہ وہ امراض
سوداوی ہون مگر فصد اونکی رگونکی ضعف زیادہ پیدا کرتی ہے بہ نسبت ہاتہ کی رگون کے ۔ جو رگین اطراف مین سر کے کہولی جاتی ہین
سوای وداج کے اور رگونکی فصد موسب کہولنی افضل ہے ۔ یہ رگین بہی کچہ از قسم اوردہ ہین اور کچہ از قسم شرایین کی ہین ۔ اوردہ جیسے کہ
عرق جبہہ یعنی پیشانی کی جو دونون ابرو کے بیچمین کہڑی ہے یہ فصد گرانی سر کو فائدہ دیتی ہے خصوصاً اگر موخر مین سر کی گرانی پیدا
ہو اور انکہونکی گرانی کو مفید ہے اور جو درد سر مزمن اور لازم ہو ۔ اور جو رگ سر کے بیچمین ہے شقیقہ کی اور قروح سر کے واسطے کہولی جاتی
ہے ۔ دونو رگین جو کنپٹیون پر لپٹی ہوئی ہین اور دونون جو ماقین مین ہین اور اکثر ظاہر نہین ہوتی ہین بدون خوب دبانے کے ۔ مگر واجب
ہے کہ نشتر گہرا نہ لگایا جاوے ورنہ اکثر ناصور پڑجاتا ہے اور ان رگون سے خون بہت کم نکلتا ہے اور انکی فصد سے درد سر اور شقیقہ اور آشوب
چشم جو مزمن ہو اور دمعہ یعنی ڈہلکا اور جہلی جو آنکہ پر پڑتی ہے اور پلکون کی کہجلی اور پلکون کے بثور اور شبکوری کا فائدہ ہوتا ہے ۔
تین اور رگین چہوٹی چہوٹی پیچ اوسی مقام کی ہین جہان پر کان کی لو بالون سے ملتی ہے ایک اونمین سے بہت ظاہر ہے اسکی فصد ابتدای
نزول الماء مین مفید ہے اور جب کہ معدہ سے بخارات بطرف سر کے اوٹہین اور سر مین قابلیت زیادہ ہو اسطرح کا اونکی زخمونکو خواہ پس
گردن کے قروح اور پشت سر کے قروح کو مفید ہے بعض لوگ جو مدعی اسبات کے ہین کہ اگر پس گوشت کی دونو رگین فصد مین کٹ جاوین

نسل انسان مقصود کی منقطع ہو جاتی ہے جیسے وہ فقرا جو تارک دنیا ہوتے ہین اس فعل کو اسی غرض سے کرتے ہین جالینوس اِس
حکم کا منکر ہے — انہین اورده سے دو اجین بھی ہین اور وہ دو رگین ہین جو ساق ہی ابتدای جذام مین کھولی جاتی ہین اور خناق
شدید اور ضیق نفس اور ربو اور بستگی آواز جو ذات الریہ مین پیدا ہوا ور بہر یعنے دمہ اور بہق جو خون گرم سے پیدا ہوا اور امراض طحال اور
جبہین مین بھی انکی فصد کھولی جاتی ہے — انکی فصد مین نشتر کو کرار درکار ہے چنانچہ اوپر بھی بیان ہو چکا اور بندش کی کیفیت یہ ہے کہ سطر چہ
ہونی چاہیے تاکہ سر بجانب مخالف اوس رگ کی جھک جای جسکی فصد کھولی جاتی ہو اس بندش سے رگ اوبہر کر بخوبی نمودار ہو جاتی ہے اور بعد
ازان دیکھین کہ کسطرف زیادہ مٹتی ہے اوسکے مخالف جہت مین رگ کو چھیڑنا چاہیے — اور جھکانا سر کا اس رگ کی فصد کے واسطے عرض
مین چاہیے نہ طول مین جیسے فصد عرق النسا اور صافن مین کیا جاتا ہے معہذا فصد اس رگ کی طول مین ہونی چاہیے — انہین رگون سے
وہ رگ ہے جو ارنبہ یعنے کنارہ بینی پر واقع ہے اسکی فصد کا مقام وہی ہے جہان نتھنے دونون کناری کے ایک الگ ہوتے ہین یعنے وہ مقام جو انگلی
سے دبایا جای اوسوقت ناک کے دو حصہ معلوم ہوتے ہین اسی جگہ نشتر لگایا جاتا ہے اور خون اسی سے بہت کم نکلتا ہے اس رگ کی فصد
کلف یعنے جھائین اور کدورت لون اور بواسیر اور ناک کی کھجلی کو مفید ہے لیکن کبھی اس فصد سے سرخی رنگ کی ایسی مرض پیدا ہوتی ہے جو
مشابہ معجزہ یعنے رالتبہ کے ہوتی ہے اور تمام چہرہ پر یہ سرخی پھیل کر نمودار ہو جاتی ہے پس اس فصد سے اوسکا ضرر زیادہ ہوتا ہے — جو رگین
پنج سر بینی کے قریب گرفتہ ہین اونکی فصد سدد اور دوار کو نافع ہے جو بوجہ خون لطیف کے پیدا ہوا ہو اور جو پرانی اوجاع سر مین ہو
— منجملہ انہین کے گونکی چہار رگ ہین اور چار رگین ہر ایک ہونٹھ پر ایک وجہ واقع ہے اونکی فصد قروح دہن اور قلاع اور مسوڑھے کی
درد اور ورم خواہ مسوڑھونکی استرخا اور قروح خون بواسیر الشفہ اور ہونٹھ کے پھٹ جانے کو مفید ہے — ایک رگ زبان کے نیچے ہے
باطنی ذقن پر خوانیق اور اورام لوزتین کو اوسکی فصد مفید ہے — ایک رگ زیر زبان اور خود زبان پر بھی ہے اوسکی فصد سے ثقل زبان
جو اوجہ خون کے پیدا ہوا ہو رفع ہوتا ہے مگر اسکی فصد طول مین کھولنی چاہیے اگر عرض مین کھولین خون بدشواری بند ہوگا ایک
رگ نزدیک بنچہ کے یعنے نیچے کے ہونٹھ کے نیچے جو بال اوگتے ہین اوسکی فصد ہونٹھ کے اندر جہان دبانے سے رگ پیدا ہو گندہ دہنی
کے علاج مین کھولی جاتی ہے ایک رگ ہنسلی کے قریب ہے فم معدہ کے معالجات مین کھولی جاتی ہے جو شریانین ہین اونمین سے
ایک شریان کنپٹی کی ہے کبھی اسکی فصد کھولی جاتی ہے اور کاٹ ڈالی جاتی ہے اور کبھی نرمی نکال ڈالی جاتی ہے اور کبھی داغ دیجاتی
ہے اور یہ سب باتین واسطے بند کرنے تیز نزلہ کے جو لطیف ہو اور آنکھو پر گرتا ہو اور واسطے ابتدای انتشار شعاع کے کیجاتی ہین — اور
دو شریانین عقب کان کی بھی ہین اونکی فصد اقسام رمد اور ابتدای نزول الماء اور جہر اور شبکوری اور دردمزمن سر کے واسطے مفید ہے
لیکن یہ فصد خالی از خطرہ نہین اور دیر مین انکا زخم پورا ہوتا ہے جالینوس نے ذکر کیا ہے کہ ایک زخمی کے حلق مین ایک مگر اتنہ شریان کا
پایا گیا اور اوس سے خون بمقدار صالح روان ہوا اوسکا تدارک جالینوس نے دو اور کندر سے اور صبر اور دم الاخوین اور مر سے کیا خون
بھی بند ہو گیا اور جو درد طرف در رگ بین اوسکی مدت سے تھا وہ بھی دور ہو گیا — منجملہ اون رگونکی جو بدن انسان مین کھولی جاتی ہین
دو رگین پیٹ پر ہین ایک تو مقام جگر پر موضوع ہے اور دوسرے طحال پر داہنی رگ استسقا مین اور بائین امراض طحال مین کھولی
جاتی ہے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ فصد کے واسطے دو وقت ہین ایک وقت اختیاری اور دوسرا وقت اضطراری اختیاری
وقت دوپہر دن کا ہے بعد تمام ہونے ہضم غذا اور بعد دفع فضول بول اور براز کے — اور وقت اضطراری وہ ہے کہ جسوقت تاخیر

کی کرنے سے کوئی آفت پیدا ہو اور گنجایش تاخیر کی نہو۔ اوسوقت کسی مانع کی طرف التفات نہین کیا جاتا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے
کہ نشتر کند سے مضرت زیادہ پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ اوس سے ورم پیدا ہوتی ہے اور رگ تک نہین پہونچتا ہے اور ورم پیدا ہوا ہو اگر نشتر
درست ہو اوسے اندر چبھونا جائز نہین ہے بلکہ باسانی رگ تک سر نشتر کا پہونچانا چاہیے اور یہی کوشش کرنی چاہیے کہ رگ خوب اوبھر آئے اور
نشتر گر جاتا ہے اور نشتر چبھونے سے کبھی یہ خرابی پیدا ہوتی ہے کہ اوسکی نوک ٹوٹ کر اندر رہجاتی ہے اور پسلتی ہوئی رگ مین رہتی ہے
اور رگ سے نہین نکلتی ہے اگر اوسکے نکالنے مین زیادہ کوشش کیجاے خواہ زخم زیادہ بڑہایا جاے ضرر زیادہ بڑہ جاتا ہے۔ اسی طرح قبل چبھونے
رگ کی کیفیت جسپید کی نشتر کی جلد پر لگاکر دریافت کرنی چاہیے۔ اور جب ایک طرف ضرب نشتر کی پوری نہ پڑے خواہ رگ خون
نہ دے اور دوبارہ لگانا منظور ہو از سر نو امتحان نشتر کی تیزی اور کندی کا کرلینا چاہیے ایسی کوشش کرنی چاہیے کہ رگین خوب نمودار
ہوجائین اور خون سے بھرجائین اور پہول جائین کہ پھر پھسلنا اور ہٹ جانا رگونکا کم ہوجاے گا اگر یا وجود اسکے رگین بخوبی نمودار
نہون اور اونمین خون کی پری ہو جاے او جہان پر نشتر لگانا چاہیے اوس مقام مین بخوبی ظہور نہو تب کہولکر دوبارہ باندہنا کرنی
کرنی چاہیے اور ملتی ملتی جہان رگونکا کنج ہے او تربتے ہوئے پھر چہرنا چاہیے تاکہ دبانا صدمہ رگ کو خبردار کرے او بعد اوسکے
دو اونگلی یعنے سبابہ اور انگشت سے دبا کر اوس مقام کو جہان پر امتداد رگونکا معلوم ہو اس طرح کرنا چاہیے کہ پہلے دونون انگلی سے
بند کرے اور پھر ایک انگلی سے بند کرے اور دوسرے سے خون کو روان کرے تاکہ ٹھہرے ہوئے کا مذ بروقت روانی خون معلوم ہو
بروقت خالی ہونے کے خون سے محسوس ہو۔ نشتر کا سر اتنا بڑا ہونا چاہیے کہ رگون مین در آئے اور زیادہ بڑا نہو کہ دوسری طرف
پار ہو جاے اور بیچ اس رگ کے جو شریان خواہ پٹھہ ہو اوس تک پہونچے۔ زیادہ اوبھار رگ کا اوسی مقام مین ہوتا ہے جہان رگین
باریک ہون لیکن جسوقت نشتر فصاد ہاتھ مین بارادہ فصد کے لے چاہیے کہ انگوٹھے اور بیچ کی انگلی سے گرفت کرے اور سبابہ واسطے
چبھونے اور مس کرنے کے بیچمین چھوڑ دے اور نشتر کے آدہے پہل سے گرفت کرے اس سے کم بطرف دنبالہ گرفت نکرے
ہو ورنہ قرار نشتر کو اچھی طرح نہوگا اور اگر رگ کسی ایک طرف ہٹتی ہو اوسکی جہت مقابل مین بندش کردے اور اگر دونون سمت ہٹتی
کرتی ہو طول مین اوس رگ کو کہولدے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بندش اور ربط بالقدر احوال جلد کے سختی اور نرمی اور
کثرت لحم اور زیادتی گوشت کی کم و بیش ہونی چاہیے اور پٹی قریب مقام نشتر لگانے کے باندہنی چاہیے اگر قریب باندہنے سے
چھپ جاے اوس پر نشان سیاہی وغیرہ سے لگاکر پٹی سرکا کر باندہنا چاہیے اور نشان لگانے کا فائدہ یہ ہے کہ محاذات اور سامنا جاتا نہ رہے
اور باانیہمہ کہ از زخم نہ لگانا چاہیے۔ اگر رگ اونچی نہو اور اوبھر نہ سکے لاغر اندام میں شگاف جلد کرکے رگ پیدا کرنا جائز ہے اور پھر
گدی کپڑے کی لگاکر پٹی باندہین مفصل اور کہنی کے پاس پٹی باندہنی خواہ بندش کرنے سے امتلاء رگونکی بخوبی خون سے نہین ہوتی
ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس شخص کے بوجہ امتلاء بدنی کے پسینا بکثرت نکلتا ہو وہ محتاج فصد کا ہے اور اکثر جس مخمور کو
درد سر ہو اور اوسکے لیے فصد کی تجویز ہو خود بخود اسہال طبعی عارض ہوتا ہے پس فصد سے استغنا ہوجاتی ہے۔ جسوقت بعد فصد کے
دہونے کا ارادہ ہو جلد کو ہاتھ کی اپنی اونگلی سے خوب کہینچکر ملین تاکہ سوراخ زخم کا چھپ جاے بعد ازان دہوئین اور پونچہین اور پٹی کہولکر
اور جلد کو چھوڑ دین کہ اپنی وضع سابق پر آجاے

فصل اکیسوین حجامت کا بیان

حجامت پچھنے لگانے کو کہتے ہین اور پچھنے کا فائدہ
جلد کے قریب کی مادہ مین تنقیہ کرنے سے زیادہ ہے بہ نسبت فصد کے اور حجامت سے خون رقیق بہ نسبت غلیظ کے زیادہ برآمد ہوتا ہے

اور منفعت اوسکی فربہ اور شاداب بدن مین کہ اون خون مین غلاظت زیادہ ہو اور بوجہ فرط غلیظ کے بخوبی نکل نہ سکے بہت کم ہے اسلیے کہ حجامت خونکو
بخوبی اخراج نہین کرتی بلکہ جو خون نہایت رقیق ہو وہ بھی بہ تکلف نکلتا ہو اور بعض عضو ایسے بھی ہوتے ہین کہ بوجہ حجامت کے اونمین ضعف پیدا ہوتا ہے،
۔ اور حجامت کا حکم طبیب اول ماہ مین نہین دیسکتا ہے اسلیے کہ ابتداے ماہ مین اخلاط مین حرکت پیدا نہین ہوتی اور آخر مہینے مین بھی بوجہ نقصان
ہو جانے کے اخلاط مین حجامت جائز نہین ہے ۔ بلکہ درمیان ہر مہینے کے حجامت کا وقت ہو کہ اوسوقت اخلاط مین ہیجان ہوتا ہو اور زیادتی
بھی اخلاط مین بوجہ زیادتی نور ماہ کی اسوقت ہوتی اور مغز سر ونمین زیادہ ہوجاتا ہے اور پانی ایسی نہرونمین جن مین جذر اور مد ہو بہہ جاتا ہے
افضل اوقات حجامت دن کی دوسری خواہ تیسری ساعت ہو اور بعد حمام کے حجامت سے پرہیز کرنا چاہیے ۔ ہان جس شخص کا خون غلیظ ہو اسکو
استحمام واجب ہو اور پھر ایک ساعت گرم ہو کر حجامت کراوے ۔ اکثر آدمی اگلے بدن مین حجامت ناپسند کرتے ہین اور خوف کرتے ہین کہ اوس سے
حس اور ذہن کو ضرر پہونچتا ہے ۔ حجامت نقرہ پر یعنے گدی پس گردن پر قائم مقام فصد اکحل کے ہو اور گرانی ابرو کو مفید ہے اور پلکون کو سبک
کر دیتی ہے اور آنکھ کی کھجلی بھی دور کرتی ہے اور گندہ دہنی کو بھی فائدہ ہوتا ہے ۔ اور حجامت بیچ مین دونون شانونکے قائم مقام فصد باسلیق
اور وجع منکب یعنے مونڈھے اور حلق کو مفید ہے اور ایک واخدعین یعنے پشت کی دونون رگون پر جنکو وریدکہتے ہین حجامت کرانی قائم مقام
فصد قیفال یعنے سرارو کی ہے اور سر کے رعشہ کو مفید ہے اور جو اعضا سر مین ہین جیسے چہرہ اور دانت چھوٹے اور بڑے اور کان اور آنکھ اور حلق
اور ناک کو مفید ہے ۔ مگر نقرہ پر حجامت سے نسیان بالتحقیق پیدا ہوتا ہے جیسا جناب رسالت مآب صلوات اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا ہے اسلیے
کہ موخر دماغ مقام حافظہ کا ہے اور اوس مقام مین بوجہ حجامت کے ضعف پیدا ہوتا ہو اور درمیان دونون شانون کے حجامت سے فم معدہ اور اخدعین
کی حجامت سے اکثر سر مین رعشہ پیدا ہوتا ہو لہذا واجب ہو کہ نقرہ کی حجامت تھوڑا نیچے اوترکے کرنی چاہیے اور کاہل کی حجامت تھوڑی اوپر
چڑھ کر مگر اینکہ اوس سے اسید معالجہ نزف الدم اور کھانسی کی ہو اوس وقت دونون شانون کی حجامت مین اوپر
چڑھنا مضر ہے بلکہ نیچے اوتر کر کرنی چاہیے ۔ یہ حجامت کاہل اور اخدعین کی نافع ہے امراض مین سینہ کی جو دموی ہون ۔ اور ربو دموی
کو مفید ہے مگر معدہ کو ضعیف کرتی ہے اور خفقان پیدا ہوتا ہے ساق پر حجامت قریب فصد کے ہے اور خون کو اخراج کرتی ہے اور حیض کا ادرار
کرتی ہے اور جو شخص سپید رنگ ہو اور اوسکا بدن متخلخل اور خون اوسکا رقیق ہو اوسکے واسطے حجامت ساقین کی بہت مناسب ہو بہ نسبت فصد
صافن کے حجامت سبیش سر کی اور سر کی موجب دعوی بعض اطبا کے اختلاط عقل اور دوار کو نافع ہے اور یہ بھی کہتے ہین کہ شیب یعنی پیری دیر تک
پیدا نہین ہوتی ۔ مگر ہمکو اس قول مین اعتراض ہے اسلیے کہ یہ حکم کلی نہین ہے بعض ابدان مین یہ فائدہ ظاہر ہوتا ہے اور بعض مین نہین ہوتا
ہے بلکہ بعض ابدان مین اس حجامت کی وجہ شیب بہت جلد پیدا ہوتا ہو ۔ یہ حجامت امراض چشم کو بھی نافع ہے اور یہ منفعت بہت زیادہ ہو کہ جرب
عین اور بثور اور قروح کو فائدہ تام ہوتا ہے مگر ذہن کو مضر ہے اور حماقت اور نسیان اور ردائت جگر مین پیدا ہوتی ہے اور امراض مزمن
اور قسم کے بھی پیدا ہوتے ہین اور جنکی آنکھونمین پانی اوترآیا ہو اونکو ضرر پہونچتا ہو ہان اگر وقت اور حال مریض دونو ایسی ہون کہ اوسوقت
اسکا استعمال واجب ہو پہ ضرر پیدا نہین ہوتا زیر ذقن کی حجامت سے دانت اور چہرہ اور حلقوم کو فائدہ ہوتا ہے اور سر اور دونون فک یعنے جبڑونکو
مفید ہے حجامت قطن یعنے میان دوران کے انکے دنبل اور خارش اور بثور کو نافع ہے اور نقرس اور بواسیر اور داء الفیل اور ریاح مثانہ اور
رحم اور پشت کی خارش کو فائدہ ہوتا ہے ۔ اگر یہ حجامت آگ کے ذریعہ سے پچھنے لگا کر خواہ بدون کھینچے کے موجب ہی فائدہ دیگی اور پچھنے لگا کر زیادہ
قوی ہے سوا مادہ ریحی کے واسطے اور ریحی مادہ مین خالی سینگی توڑ وانا قوی ہے کہ تحلیل اور استیصال ریاح اس مقام سے بلکہ ہر مقام سے

ہو جاتا ہے — دونون ران پر حجامت آگی کیطرف ورم خصیتین کو نافع ہے اور خراجات ران اور ساقین کو بھی مفید ہے اور رانون کے نیچے اور ساتونکی اوپر پیچھے کی طرف سے اورام اور خراجات جو الیتین مین پیدا ہوئی ہین خواہ اسفل رکبہ پر قریبان رکبہ کو جو بوجہ اخلاط حارہ کے پیدا ہوا ہو فائدہ مند ہے اور خراجات ردی اور قروح کہنہ جو ساق مین اور پانو مین ہون اونکو مفید ہے کعبتین پر حجامت احتباس حیض اور عرق النسا اور نقرس کو فائدہ دیتی ہے — حجامت بلا شرط کبھی واسطے جذب مادہ کو اوس طرف سی جدہر متحرک کیجاتی ہے جیسے پستان پر محجمہ واسطے بند کرنے خون حیض کے رکھتے ہین — کبھی محجمہ سے غرض یہ ہوتی ہے کہ جو ورم اندر وار ہے باہر کو ابھر آئے تاکہ دوا کا اثر اوس ورم تک پہونچے — اور کبھی غرض یہ ہوتی ہے کہ عضو رئیس کا ورم بطرف عضو خسیس کے منتقل ہو جاوے جو رئیس کے قریب مین ہے — اور کبھی یہ مطلب ہوتا ہے کہ عضو جسمین گرمی پیدا ہوا اور خون ادسکی طرف کہنچکر پہونچے اور جو ریاح عضو مین بہرے ہوئی ہین اونکی تحلیل ہو جاوے — کبھی یہ مراد ہوتی ہے کہ جو عضو اپنے موضع طبعی سے اوتر گیا ہو خواہ الگ ہو گیا ہو اپنے مقام اصلی کیطرف پلٹ آئی جس طرح مرض قولنج کیا جاتا ہے — کبھی تسکین درد کے واسطے وضع محاجم کرتے ہین جیسے درد قولنج لازم ہے ناف پہ وضع محاجم کیا خواہ ریاح شکم مین خواہ رحمی اوجاع مین جو بروقت حرکت خون حیض کے پیدا ہوتے ہین ناف پر وضع محاجم سے تسکین ہوتی ہو — خواہ ورک پر سینگی توڑنے سی عرق النسا کو فائدہ ہوتا ہو یا اگر خوف اوتر جانے اور خلع کا ہو ورک پر وضع محجمہ سے روک ہو جاتی ہے — مابین دونو ورک کی حجامت دونو ورک اور دونو رانون کو اور بواسیر اور صاحب قیلہ اور جنہین نقرس کا مرض ہو مفید ہے — مقعد پر حجامت تمام بدن سے جذب کرتی ہے اور سر سے بھی جذب کرتی ہے اور امعا کے امراض کو نافع ہے اور فساد حیض کو نافع ہے اور بدن مین بوجہ اسکے سبکی پیدا ہوتی ہے — حجامت باشرط کے تین فائدہ ہین — پہلا فائدہ یہ ہے کہ خاص عضو محجوم سے استفراغ مادہ کا ہو جاتا ہے دوسرا فائدہ یہ ہے کہ جوہر روح کا باقی رہتا ہے اور بہ تبعیت اوس خلط کی جو حجامت سی مستفرغ ہوتی ہے استفراغ جوہر روح کا نہین ہوتا تیسرا فائدہ یہ ہے کہ اعضاء رئیسہ سے استفراغ نہین ہوتا ہو — واجب ہو کہ پچھنے گہرے لگائی جائین تاکہ اندر سے مادہ نکل آئے اور اکثر موضع چسپان ہو محجمہ کا سوج جاتا ہے پہر اوسکا چھوٹنا دشوار ہوتا ہے چاہیے کہ چیتھڑون سی خواہ اسفنج یعنی ابر مردہ سے بگرم پانی مین بہگو کر چھوڑ اینٹ اور گرد پچھنے کے پہلے گرم پانی سے سینکین — اور یہ صورت اکثر پیدا ہوتی ہے جب گرد پستان کے واسطے بند کرنے رعاف یا خون حیض کے پچھنے لگائے جاتی ہین — اسواسطے خاص پستان پر نہین لگاتے ہین — اگر پچھنے لگانے کے مقام مین روغن کی مالش کرنی چاہیے کہ بعد اوسکے فوراً حجامت کیجائے اور تاخیر اور مداومت جائز نہین ہے اور پہلے باسبک اور نرم لگائین جو بہت جلد اور آسانی سے چھوٹ جای بعد ازان رفتہ رفتہ گہری لگائی چاہیے — جس کی حجامت کرتے ہین اوسکی غذا بعد ایک گھنٹہ کرانی چاہیے — لڑکے کی حجامت دو برس کے سن مین جائز ہے اور ساٹھ برس کی بعد ہرگز حجامت کرنی جائز نہین ہے اوپر کے اعضا کی حجامت سی اسفل بدن مین انصباب مواد کے امان حاصل ہوتی ہے اور صفراوی مزاج بعد حجامت کے انار اور آب انار آب کاسنی ہمراہ شکر کے اور کاہو ہمراہ سرکہ کے تناول کرین

فصل بائیسوین علق کے بیان مین

علق جونک کو کہتے ہین حکماء ہند کا یہ قول ہو کہ بعض جونک کی طبیعت مین سمیت ہوتی ہے پس چاہیے کہ جو بڑے سر کی جونک ہو اور رنگ بدن کا سرمہ گون ہو خواہ اوسکا رنگ سبز ہو اور جسکے بدن مین بال ہون اور جو کہ شبیہ ماہی کے ہو اور جسکی بدن پر لاجوردی لکیرین ہون خواہ شبیہ الوان بوقلمون کے ہو کہ جمیع ان اقسام مین سمیت ہو بہرحال انسے اجتناب کرنا چاہیے اور اگر احیاناً ایسی جونک لگائی جای ورم اور غشی اور نزف الدم اور تپ اور استرخا اور قروح ردی پیدا کرتی ہے ایسی جونک کہ سیاہ شی اور ردی پانی سے پکڑی گئی ہو اوسے بھی استعمال کرنا جائز نہین ہے — بلکہ ایسے پانی کی جونک جسمین کائی پیدا ہوئی ہو اور جسمین مینڈک ہون اختیار کرنی

چاہیے اور [illegible] لوگ ایسے پانی کی جونک کو جسمین مینڈک پیدا ہوئے ہین بری تجویز کرتے ہین اونکے قول پر اعتماد کرنا درست نہین ہے
[illegible] رنگ جونک کا [illegible] سبزی غالب ہو اور اوسپر دو لکیرین ہرنگ ہرتال طبقی کے ہون اور ہنگون اور نیل اوسکے
[illegible] ہو [illegible] چاہیے جو منشابہ ہو [illegible] کہ موسوم بموش [illegible] مشابہ دم موش کے ہو اور پتلی جونک جسکا سر چھوٹا
ہے [illegible] ہوتی موخصوصاً اگر آب جاری سے پکڑی جاوے اختیار کرنی چاہیے — جونک خون کو نسبت بچھنے کے زیادہ
جذب [illegible] ایک دن لگانی [illegible] وغیرہ سے پکڑنی چاہیے اور مونہہ کے بھل اولٹی لگا کر تے کراپین تاکہ اندرونی
آلائش [illegible] بچہ گوسفند کا سامنے کرین [illegible] غذا پائے قبل رہا کرنے کے — اوسکے
بعد پکڑ کر [illegible] اور میل وغیرہ [illegible] جس مقام سے بونٹ بدن ہوں چپٹے اوس جگہہ کو بورہ ارمنی سے دھوپین اور
مالش [illegible] ہو اور [illegible] ڈالکر نکال لین اور صاف کرکے لگالین — جونک
[illegible] سے [illegible] جب خوب سا خون بدن کا لی چکے [illegible]
[illegible] ڈالین [illegible] جونک کے اوس مقام کو بجز
[illegible] — اگر خون بند ہو [illegible] پانی الحمد [illegible] ہوئی اینٹ
وغیرہ [illegible] لگانے کے چیزین طیار رہین — استعمال جونک کا
[illegible] **بحث استفراغات کا بیان بند کرنا استفراغ کا بالتعرض اماله**
[illegible] استفراغ کے باشرو دواؤن
سے حبس [illegible] دواؤن اما جو حلبہ کو سمیٹتین [illegible] کو بند کرین یا حبس استفراغ
کا اطلاف [illegible] مثال یہ ہے کہ پستان پر محجمہ لگائین تاکہ حیض کو
[illegible] جسکے ماده کا جذب کرنا منظور ہے بعد اوسکے
تدبیر حبس کی کرین [illegible] قسم [illegible] مثال جیسے فصد باسلیق واسطے رحم کے خون
[illegible] نکالنے سے — تیسرے قسم کا
[illegible] واسطے اعانت استفراغ [illegible] کا پاک کرنا اخلاط [illegible] سے جیسے [illegible]
[illegible] منقطع [illegible] ماده [illegible] کے جو فم معدہ مین ہرا
ہوا ہے — اور چوتھی قسم کا [illegible] اور دوان ہو بستہ ہوجاوے اور مونہہ
رگون [illegible] سے [illegible] مجاری کے لیے کیا جاتا ہے جیسی
[illegible] سے موثر
ہو بگی [illegible] فائدہ یہ ہے کہ مونہہ خشک [illegible] ماده حرکت سے ٹھہر جاے
اور بستہ ہوجاوے — بعض ادویہ کا [illegible] جیسے پھٹکری اور بعض مین قبض نہین ہوتا جیسے آہک آب نارسیده —
جن ادویہ کا [illegible] مین قبض ہوتا ہے اوسکے مقدار زیادہ اوسوقت استعمال کیجاتی ہین کہ خشکی [illegible] رہنا دیر تک منظور ہو — اور یہ

کا ہو یہ غیر قابضہ اسوقت زیادہ کیجاتی ہیں جیسے خشک لشیہ کا جلا کر ڈالنا منظور ہو — آٹھوین قسم کا حبس پیپلا بعد بندش کے کیا جاتا ہی کبھی ایسی بندش ہوتا ہے کہ مجری [illegible] کا بستہ ہوجاوے اور بکیفیت قطری ایسی [illegible] جیسے ہونج ہسکے اوپر کا بندش بروقت خطا [illegible] سے نشتر لگاتے ہین [illegible] نشتر [illegible] ایسی ہوتی ہے کہ زخم کے [illegible] مادہ کے نکالنے [illegible] مقام [illegible] ہین بھر کر پٹی باندھیں — یہ بھی ہم کہتے ہین [illegible] علاج [illegible] ہو — اور اگر بوجہ جلجانے کے ہوا دویہ قابضہ مغریہ سے علاج کیا جاوے [illegible] اور اگر بوجہ [illegible] علاج کرین جو کہ پیدا کرے اور زخم اصلاح کر دے

فصل چوبیسوین [illegible] علاج [illegible] اخلاط غلیظہ سے پڑ گئے ہین یا اون اخلاط سے جنمین لزوجت ہو یا اون اخلاط [illegible] کے سدے آ جاوین کوئی سبب ہو فقط فصد و اسہال سے اونکی [illegible] رفع ہو جاتی ہے — اور اگر مادہ غلیظ ہو ایسی محللات جنسے جلا پیدا ہو اونکی بھی حاجت ہوتی ہے — اور اگر اخلاط مین لزوجت ہو خصوصاً بروقت رقیق ہونے کے مقطعات کی استعمال کی بھی حاجت ہوتی ہے — غلیظ اور لزج کا فرق ہم بیان کر چکے ہین — مجمل فرق اوسکا یہ ہے جیسے گوندھی ہوئی مٹی اور پگھلا ہوا [illegible] — اور غلیظ محتاج تحلیل کا ہوتا ہے کہ اوسمین قبض پیدا ہو پس وسکا رفع آسان ہوجاوے اور مادہ لزج محتاج تقطیع کا ہوتا ہے تاکہ درمیان اوس مادہ کے [illegible] جسمین وہ مادہ لپٹا ہوا ہو [illegible] نفوذ کرے اور [illegible] اوس مادہ کو [illegible] مقام سے جدا کر دے اور اوسکے اجزا چھوٹے چھوٹے کر دے اسواسطے کہ مادہ لزج بسبب لپٹ جانے اور ایک جزو دوسرے جزو کی متصل ہونے سے سدہ پیدا کرتا ہے — واجب ہے کہ غلیظ کی تحلیل مین دو چیزون متضاد سے خوف کیا جاوے اول تحلیل ایسی عضو ضعیف کی جس سے تحلیل مادہ زیادہ [illegible] اوسکا [illegible] کہ قدر حاجت تحلیل حاصل ہو اس جہت سے سدہ مین زیادتی ہوتی ہے دوسری تحلیل شدید قوی ایسے مادہ لطیف بطور بخار اسکے منحل ہو اور کثیف منجمد ہو جاوے — پس جسوقت حاجت تحلیل قوی کی ہو فوراً لطیف [illegible] اوس مادہ کے جسمین غلاظت نہو باندک حرارت معتدل اعانت کرنی چاہیے کہ یہ تدبیر [illegible] کے کلیۃً تحلیل کر دینے سے — بہت دشوار سدے وہی ہین جو رگون مین پڑتے ہین اور رگون مین سخت تر وہی ہین جو [illegible] مین سخت وہی ہین جو اعضاء رئیسہ مین پڑتے ہین — جسوقت دویہ مفتحہ مین قبض اور تلطیف مجتمع ہو بہت اچھی بات ہو اسلیے کہ [illegible] دوا [illegible] لطیف [illegible] کے عضو سے بطرف ہو جاتی ہے

فصل چھبیسوین معالجہ اورام کے بیان مین ورم گرم بھی ہوتا ہی اور سرد بھی — اور سرد ورم ڈھیلا بھی ہوتا ہے اور سخت بھی — اور سب اقسام کا شمار اور بیان تفصیلی فصل پانچوین تعلیم پہلی فن دوسرے مین ہو چکا ہی اور انکے اسباب کا بیان بھی فصل [illegible] تعلیم تیسری فن دوسرے مین مذکور ہوا ہے — اس مقام پر بھی اشارۃً اتنا مذکور ہوتا ہے کہ اسباب اورام کے چند طرح کے ہوتے ہین — کچھ اسباب بادیہ ہین یعنے جو چیزین بدن پر خارج سے وارد ہو کر بلا واسطہ موثر ہون — اور بعض اسباب سابقہ ہوتے ہین جیسے امتلاء [illegible] اور بادیہ کی مثال جیسے چوٹ لگنا خواہ حشرات کی کاٹنے سے ورم پیدا ہونا — جو ورم اسباب بادیہ سے پیدا ہو یا بروقت امتلاء بدن کے اخلاط سے حادث ہو — یا بروقت اعتدال اخلاط پیدا ہو — جو ورم اسباب سابقہ سے [illegible] مادہ سے جو بدن مین ہے [illegible] ہین یا ایسے [illegible] و قریب اعضاء رئیسہ کے ہین اور اعضاء رئیسہ کے واسطے بمنزلہ مقام انحدار کے واقع ہین یا ایسے اعضاء [illegible] — اگر [illegible]

جو قریب اعضای رئیسہ کے ہین اون اعضا کے اورام مین ابتدا ئر محللات کا استعمال جائز نہین ہے بلکہ واجب ہی کہ اصلاح عضو رافع کی کیجاے اگر عضو متورم کے واسطے کوئی عضو دافع ہو یعنے یہ مادہ اوس طرف ہٹ سکو ورنہ تمام بدن کی اصلاح کیجائے اگر اوسکے واسطے کوئی عضو مفرد نہو۔ اسی ابتدا مین کوئی شے رادع کا یا دوای جاذب جو برخلاف جذب کرے یا دوای قابض کا استعمال جائز نہین ہے۔ اکثر خلاف اس عضو کی مادہ کو ایسی طرف جذب کرتے ہین جس عضو کی وضع جانب مخالف عضو متورم کے ہو مگر یہ جذب بذریعہ ریاضت یا کسی وزنی چیز اوٹہانے سے ہوتا ہے مثلاً اگر کسی ہاتہ مین ورم ہو اور دوسرے ہاتہ سے بہاری چیز اوٹہا کر تہوڑی دیر تک لیے رہین اس تدبیر سے اوس ہاتہ کا ورم دفع ہوجاتا ہے۔ قابضات کا یہ حال ہے کہ اورام گرم مین قابضات رادعہ جنکا مزاج خالص بارد ہو استعمال کیے جاتے ہین۔ اور اورام سرد مین ایسے قابضات جنمین آمیزش اجزای حارہ کی ہو استعمال کیے جاتے ہین جیسے اذخر اور اظفار الطیب۔ اور جسقدر ان دونون قسمون کے اورام مین زیادتی قابضات کی وزن مین کمی اور محللات کی آمیزش زیادہ ہونی چاہیے تا کہ زمانہ انتہا تک پہنچے اوسوقت قابض اور محلل مساوی استعمال کرنا چاہیے۔ اور زمانہ انحطاط مین اور ہر وقت شروع ہونے انحطاط کے محلل اور مرخی دوا پر اقتصار کرنا چاہیے۔ بلغمی ورم جو سر اور پہیلا ہوتا ہے او مین واجب ہے کہ دوای محلل ایسی ہو جو رطوبت کو کہینچے اور خشکی زیادہ پیدا کرے بہ نسبت اوس دوای ناشف کی جو ورم گرم مین مستعمل ہوتی ہے یہ معالجہ اورام مادی کا تہا۔ اور جو ورم سبب خارجی سے پیدا ہو بشرطیکہ بدن مین امتلای اخلاط نہو اوسکا معالجہ واجب ہی کہ ابتدا مین دوای مرخی اور محلل سے کیا جاے۔ اور اگر امتلای اخلاط بھی ہو پس مثل اوس علاج کے جو ورم مادی مین بیان ہوا کرنا چاہیے۔ اگر عضو متورم کسی عضو رئیس کا مقام انحدار مادہ ہو جیسے مواضع غددی گردن سے گرد دونون کانون کے واسطے دماغ کے یا بغلیں واسطے قلب کی یا کش ران واسطے جگر کے کہ یہ مقامات فرود علاوہ سوا اعضای رئیسہ کے ہین انکے اورام کے معالجہ مین رادعات کا استعمال جائز نہین ہے اور عدم جواز کی وجہ اس نظر سے نہین ہے کہ اون اعضا کے ورم کا علاج دوای رادع سے ہو نہین سکتا اسلیے کہ علاج انکے ورم کا حقیقت مین یہی ہے لیکن ہمکو احتیاط اسبات کی ہے کہ اگر رادعات سے انکا علاج کیا جاے اور زیادہ کوشش جذب مادہ مین بطرف ان اعضا کی کیجاے اور شدت ضرر عضو متورم سے معالجہ بے پروا ہو جاے اسمین کسیقدر خلاف مصلحت عضو رئیس کی لازم آتا ہے۔ اور ہمکو خوف اس بات کا ہوتا ہے کہ اگر روع اس مادہ کا کرین یہ مادہ پلٹ کر بطرف عضو رئیس کے چلا جاے اور ایسی خرابی نہ پڑے جسکا تدارک ہماری طاقت سے باہر ہو لہذا اس عضو خسیس کے ضرر سے ہم گریز بنظر منفعت عضو رئیس کے کرتے ہین اور تا امکان ہماری کوشش یہی رہتی ہی کہ جذب اس مادہ کا طرف عضو خسیس کے کرکے اوسمین ورم زیادہ پیدا کرین گو بذریعہ حجامت کی ہو یا بوجود ذاتین جاذب گرم ہین اور نکے ضماد کے ذریعہ سے ہو۔ اگر ایسے اورام پکجاہو جائین خصوصاً اون مقامات مین جنمین نرم سے خالی ہون یا مواد جذب کرنیوالی ہون اپنی طرف کبھی خود بخود شگافتہ ہوجاتے ہین اور کبھی چاک کرنے سے اور کبھی محض بذریعہ نضیج دینے کے اور کبھی احتیاج نضیج دینی اور چاک کرنیکی ساتہ ہی ہوتی ہے۔ نضیج ایسی دواؤن سے تمام ہوتا ہے جسمین قوت تحلیل اور رسدے ڈالنے کے اور قوام کے چسپیدہ کرنیکی ہو کہ اوسکی جہت سے حار غریزی قوام مین محصور اور بند ہو جاے۔ جو شخص ایسے منضجات سے قصد انضاج کا کرے اوسپر واجب ہی کہ کیفیت حار غریزی کی تامل دیکہے۔ اگر حرارت غریزی کو ضعیف پاے اور عضو کو مائل بطرف فساد کے دیکہے سدہ ڈالنے والی اور چسپیدہ دواؤنکا ترک کرے اور منضجات کا استعمال کرکے پچہنے لگائے اوسکے بعد وہ دوائین جنمین تحلیل اور تجفیف ہو استعمال کرے جیسا کتاب ثالث مین بیان ہوگا۔ اکثر ورم اندر کیطرف زیادہ ہوتا ہے اوسکے مادہ کے جذب مین بطرف جلد کے حاجت پڑتی ہے گو فقط محجمہ ناری سے کیون نہو۔ اور اورام سخت جب زمانہ ابتدا سے گذر جائین قانون اونکے علاج مین یہ ہے کہ جن دواؤنکی تجفیف اور تسخین کم ہو اور ورم مین نرمی پیدا کرین اونمین

اختیار کرین تاکہ مادہ کثیف اون اورام کا بسبب شدت تحلیل کے متحجر نہو جاے بلکہ تمام مادہ مستعد تحلیل کا رہے اوسکے بعد اوسکی تحلیل کرنےمین اہتمام شدید کرنا چاہیے ـــ پہر اگر تحلیل کی تدبیر مین اس بات کا خوف ہو کہ جتنا مادہ قابل تحلیل کے ہے اوسکی تحلیل ہو جائیگی اور باقیماندہ متحجر ہو جائیگا دوبارہ اوسکی تلئین کرنی چاہیے اور ہمیشہ یہی تدبیر کرتے رہین کہ سارا مادہ اسی تلئین اور تحلیل سے فنا ہو جاے ـــ جو اورام بطور نفخ کے پیدا ہوتے ہین اونکا علاج ایسے سخنات سے کرین جسکا جوہر لطیف تحلیل ریح کی بہی کردے اور مسامات مین توسیع پیدا کرے اسواسطے کہ سبب اورام نفخیہ کا غلیظ ہونا ریح اور انسداد مسامات کا ہوتا ہے ـــ یہ بہی واجب ہے کہ توجہ خاطر لبطرف قطع یعنے اوس مادہ کے حبس سے تولد بخار ریحی کا ہوتا ہے کرین ـــ بعض اورام قروحی بہی ہوتے ہین جیسے ملانیس اونکی تبرید مثل عنبالثعلب کے واجب ہے لیکن ترطیب اونکی مناسب نہین ہے اگرچہ ورم مقتضی ترطیب کا ہے بلکہ ایسے اورام کی تجفیف مناسب ہے اسوجہ سے کہ مرض یعنے قرحہ کا خوف اس مقام پر بسبب یعنے ورم کے خوف سے بڑہا ہوا ہے اور قرحہ یا واقع ہو چکا ہے یا اوسکے واقع ہونیکی امید ہے بہرحال اوسکا علاج تجفیف ہے اور ترطیب سے زیادہ کوئی چیز قرحہ کو مضر نہین ہے ـــ اورام باطنی کا مادہ بذریعہ فصد اور اسہال کے کم کرنا واجب ہے اور جیسے یہ ورم عارض ہو حمام اور شراب اور حرکات بدنی اور نفسانی جو بافراط ہون مثل غضب وغیرہ کے اونسے اجتناب کرے بعد کم کرنے مادہ کے ابتدا ءً استعمال ایسی دوای رادع کا کرے جسمین زیادہ قوت نہو اور تحلیل شدید کی ضرورت نہ پڑے خصوصًا اگر یہ ورم معدہ اور جگر مین ہو اور جب وقت تحلیل کا آپہونچے پس واجب ہے کہ دوای محلل شرکت سے دوای قابض خوشبو کے خالی نہو چنانچہ اوپر اسکی طرف اشارہ کر چکے ہین ـــ جگر اور معدہ ایسی دوا کا زیادہ محتاج ہے بہ نسبت ریہ کے ـــ اور جو ملینات طبیعت کو مستعمل ہون اونمین ایسی دوائین درکار ہین جو باوجود انضاج کے اورام سے بہی مناسب ہون جیسے عنب الثعلب اور الماس خصوصًا عنب الثعلب کو ایک خاصیت زائد ہے بہ نسبت اورام حارہ باطنی کے ـــ ایسے مریض کو سواے غذای لطیف کے اور کچہ مناسب نہین ہے اور وہ بہی عین نوبت مین دینی چاہیے اگر اون اورام کیواسطے نوبت ہو اور غیر وقت ابتداے نوبت کی مگر یہ کہ ضعف شدید کا خوف ہو ـــ جو شخص باوجود ورم اندرونی کی بوجہ نپانے غذا کے سقوط قوت کے قریب ہو جاے وہ موت کی راہ پر کہڑا ہے اسلیے کہ قوت بغذا کے حاصل نہین ہوتی اور غذا سے زیادہ چیز ورم اندرونی کو مضر نہین ہے ـــ اگر اورام باطنی کے تحلیل ہو جائے اس سے بہتر کوئی چیز نہین ہے اور اگر شگافتہ ہو جاوین تو واجب ہے کہ ایسی دوائین پلاوین جو اونکو دہو ڈالین جو ماء العسل اور شکر اور بعد اوسکے وہ چیز جو نضج آسانی دے اور تجفیف بہی پیدا کرے اور اوسکے بعد فقط مجففات کا استعمال کرنا چاہیے اسکا بیان کتاب ثالث کے امراض جزوی مین ایسا مفصل اور شرح کیا جائیگا جیسا چاہیے ـــ کبہی اورام باطنی اور اون اورام مین جو نیچے بطن کے ہین اس بات کی غلطی ہوتی ہے کہ وہ شبیہ ورم نہین ہوتی بلکہ وہ فتق ہوتا ہے یعنے تفرق اتصال جہلی اور پردہ کا اور شبیہ اسلیے چاک کرنے مین اندیشہ ہوتا ہے ـــ اور کبہی ورم باطنی ہوتا ہے اور پردہ مین نہین ہوتا بلکہ نفس معاء مین ہوتا ہے اسلیے چاک کرنے مین بہی خطرہ ہے

فصل چھبیسوین بط یعنے چاک کرنے کے بیان مین

جو شخص چاک کرنیکا عمل کرے چاہیے کہ جسطرف شکن اس عضو مین پڑتی ہو اوسی راستہ سے چاک کرے لیکن عضو اگر مثل پیشانی کے ہو اوسمین اگر چاک بطرف شکن کے ہوگا عضلۂ پیشانی کٹ جائیگا اور ابرو ساقط ہو جائیگی ـــ اور جن اعضا مین چاک راستہ کا مخالف لیف عضل کے ہو اونمین بہی یہی قباحت واقع ہوگی بطاط یعنے چاک کنندہ کو علم تشریح مین بخوبی مہارت درکار ہے تاکہ اعصاب اور اوردہ اور شرائین کو بخوبی پہچانے اور رگ پٹہون کو بخوبی بچا کر چاک کرے ـــ اور واجب ہے کہ اوسکے پاس حبس کرنے والی خون کی دوائین اور درد کی تسکین دینے والی مرہم موجود رہین اور ایسے آلات اور اسباب جو ان دونون فایدونمین کام دین جیسے دوای جالینوس جو بحث فصد مین بیان ہوئے یا خرگوش کے بال خواہ مکڑی کا

جالہ یا اندروسے کی [illegible] اور جتنی آلات داغ دینے کے ہین وہ سب خون کو روک دیتی ہین۔ اگر براہ خطا یا ضرورت خون نکالا گیا ہو تو اسی طرح اوسکے پاس ادویہ مرخیہ بھی موجود رہنی چاہئین۔ اگر کسی پھوڑے کو چاک کیا ہو اور اوسکی آلایش سب نکلجاے بعد اسکے پانی خواہ روغن نہ لگانا چاہیے اور نہ ایسا مرہم جسمین چربی یا روغن زیت غالب ہو جیسے باسلیقون بلکہ مرہم قلقطار کا استعمال کرنا چاہیے اور اسکے اوپر شراب قابض مین اسفنج بھگوکر رکھنا چاہیے

فصل ستائیسوین فساد عضو اور اوسکے کاٹنے کا بیان

جسوقت فاسد ہو جاوے کسی فرج ردی کی وجہ سے [illegible] یا غیر مادی اور فصد اور حجامت اور [illegible] وغیرہ سے اوسکی اصلاح نہین [illegible] مین لکھی ہے پس ضرور ہے کہ گوشت [illegible] اوسکا کاٹ کر نکال ڈالا جاے بہتر یہ ہے کہ بدون لوہے کے استعمال کے نکال ڈالا جاے اسلیے کہ لوہا اگر کنارے پر عضو اور [illegible] [illegible] ہو جاتا ہے اگر اسقدر کاٹنا کافی نہو اور فساد عضو کا [illegible] کاٹ ڈالنا [illegible] اور بعد کاٹنے کے [illegible] مین داغ دیکر تیل دینا یا [illegible] اوسکے قریب کا عضو اوسکے [illegible] سے محفوظ رہے اور خون کا [illegible] بند ہو جائے اور [illegible] مقام [illegible] گوشت [illegible] جلد غیر [illegible] پیدا ہو [illegible] [illegible] مین گوشت [illegible] [illegible] ارادہ کاٹنے کا ہو [illegible] [illegible] اتصال شدید گوشت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہو اور جہان کا گوشت ڈھیلا [illegible] متصل ہے وہ قابل کاٹنے کے ہے۔ کبھی [illegible] کے گرد [illegible] مین سوراخ کر دیتے ہین جہان پر کاٹ ڈالنا منظور ہے [illegible] گوشت [illegible] [illegible] کبھی [illegible] [illegible] ڈالتے مین جب اس ترکیب کا ارادہ ہو کاٹنے اور سوراخ کرنے والے آلہ ہین اور درمیان گوشت کے کوئی چیز [illegible] [illegible] دیتے ہین تاکہ درد پیدا نہو۔ اگر کوئی ہڈی جسکا کاٹنا منظور ہے کسی عضو کا ہو کہ بعد کاٹنے کے پھر درست نہو اور نہ اوسکی درستی کی امید ہو اور اوسکے فساد سے متصل کے عضو کے فاسد ہونیکا خوف ہو ایسی ہڈی سے ہم [illegible] چاک کر کے [illegible] بندش کرتے ہین جو خطا بہت فاسد ہو [illegible] [illegible] سے تعلق [illegible] عضو [illegible] [illegible] کاٹنا منظور ہوتا ہے ایک قسم [illegible] مقرر کرنا [illegible] اثر ٹھیک اوس جگہ [illegible] ممکن ہو۔ اگر عضو فاسد استخوان کے اقسام سے ہو جیسے استخوان [illegible] بہت قریب [illegible] اور وہ اوسکے نزدیک بہت ہون اور اوسکا فساد زیادہ خرابی پیدا کرتا ہو پس طبیب کو [illegible] مناسب ہے

فصل اٹھائیسوین معالجات تفرق اتصال کے بیان مین

اور نیز اقسام قروح کے معالجات اور ہڈی ملانے کا طریقہ اور [illegible] [illegible] [illegible] کے محتاج ہے تفرق اتصال جسے بڑے اعضا کو علاج پر ابرو درست کرنے کا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کیا جاتا ہے [illegible] اس تدبیر کے مریض کو سکون اور آرام دینا چاہیے۔ اور [illegible] ایسی غذا [illegible] جو [illegible] ہو [illegible] پیدا کرنے والی جس [illegible] عضو کی مادہ پیدا ہو اور [illegible] [illegible] مقام [illegible] [illegible] [illegible] جیسے کفشیر یعنے وہ گوشت جس سے ٹانکے تیر وغیرہ جوڑے جاتے ہین اور مومیائی کا استعمال [illegible] چاہیے کہ جوڑنا استخوان شکستہ کا اور خصوصاً ایسے لوگون کی ہڈی جو سن [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اور [illegible] ہڈی درست نہین ہوتی۔ کتاب سوم مین جبر استخوان کا بیان مفصل کیا جائیگا یہاں اسیقدر [illegible] لیا گیا۔ جو تفرق اتصال [illegible] اعضا مین واقع ہو اوسکے علاج مین تین اصول کی رعایت مدنظر ہونی چاہیے [illegible] [illegible] اتصال کا [illegible] [illegible] رفع ہوا ہو سبب پہلے استعمال اور تناول ایسی شے کا جو قطع سبب کرے

خواہ مادہ کو بہا دے اور اگر مادہ متحرک ہو تو اسکو قطع کرے۔ دوسرے گوشت پیدا کرنے کی تدبیر بذریعہ غذا اور دوائے مناسب کے تیسرے
عفونت کا روکنا کی تدبیر جہان تک ممکن ہو اور جب ان تینون مین سے ایک تدبیر پوری ہو چکی ہو دو امر باقیماندہ کی تدبیر مین اہتمام شدید
کرنا چاہیے۔ سیلان مادہ کا روکنا اور قطع کرنے کی تدبیر اوپر کے ابحاث مین بخوبی مذکور ہو چکی۔ اور گوشت پیدا کرنا خواہ ملانے کی
تدبیر یہ ہے کہ دونون سرے یکجا کرین بشرطیکہ انکا اجتماع ہو سکے اور تجفیف کی تدبیر کرین اور منضجات لیپنے چپکنے چیزونکا استعمال کرین اور
یہ بھی ضروری بات ہے کہ غرض اصلی علاج مین قرحہ کی بھی خشکی پیدا کرنی ہے پس جو قرحہ آلائش سے پاک اور صاف ہو اوسکا علاج فقط تجفیف
سے کرنا چاہیے اور جو قرحہ تازہ نہو اور متعفن ہو پہلے گرم دوائین جو اکال ہون جیسے سرخ پھٹکری خواہ زرد پھٹکری اور ہرتال اور چونا وغیرہ اور اگر
یہ دوائین کارگر نہون پس جلا دینا چاہیے جو دوا کہ زنگار اور موم اور روغن سے مرکب ہو بوجہ زنگار کے زخم کو پاک اور صاف کرتی ہے اور
افراط لذع اور خراش زنگار خواہ مادہ کو بوجہ روغن اور موم کے روکتی ہے اسواسطے دوا اس کام کیواسطے بہت اچھی اور مستعمل ہے سے ہم
کہتے ہین کہ ایک قرحہ کی دو قسمین ہین یا مفرد ہو یا مرکب مفرد قرحہ اگر چھوٹا ہو اور بیچ سے پھٹ گیا ہو اوسکے سرونکو یکجا کرکے پٹی سے
باندھ دینا چاہیے تا اسکا خیال رہے کہ اوسکے اندر کوئی شی از قسم روغن خواہ گرد غبار نہ پڑ جاوے ورنہ اوسکا پورا درست ہوگا اسیطرح
مفرد قرحہ جو بڑا ہو اور اصل سے منقطع ہے کوئی جز کم نہو گیا ہو اور اوسکے سرے ملانے سے آپسمین مل بھی سکتے ہون اوسکا بھی علاج
مثل چھوٹے قرحہ مذکور کے ہو سکتا ہے اور اگر بڑے قرحہ کا شگاف مل نہ سکے اوسمین ریم وغیرہ بھرا ہو یا خالی ہو اور اصل عضو سے کسیقدر
کم ہو گیا ہے اوسکا علاج فقط خشک کرنے سے کرنا چاہیے اگر فقط کھال اوڑ گئی ہو اوسکی خشکی بھی کچھ بڑی مٹ جاوے اور کھرنڈ بندھ جاوے
خواہ بالذات یا خاصیت دوائین ہون جیسے ادویہ قابضہ مجففہ خواہ بالعرض یہ تاثیر پیدا کرے جیسے ادویہ حادہ اور تیز دوائین لیکن
تھوڑی تھوڑی لگائی جاوین جیسے زاج اور قلقطار کہ یہ اجزا تجفیف اور خشکی ایسی پیدا کرنے مین بڑی زیادہ معین ہین اور اگر زیادہ مقدار
انکو استعمال کیا سے قرحہ کو ٹہا دیتے ہین اور سڑا دیتے ہین۔ اگر قرحہ کے مقام کا گوشت جاتا رہا ہو جیسے گہرے زخم کا یہی حال ہوتا ہے
ایسے زخمون کے علاج مین عجلت اس تدبیر کی نہ کرنی چاہیے جس سے پپڑی پیدا ہو بلکہ گوشت جدید پیدا کرنے کی تدبیر کرنی واجب ہے
اور گوشت پیدا کرنے والی وہی دوا ہے جسکی خشکی درجہ اول سے زیادہ نہ بڑھی ہو اور پختہ شدہ اور بھی ہین جنکی رعایت ایسے زخم
کے علاج مین ضرور ہے اول تو اعتبار حال مزاج اصلی عضو کا اور تغیر مزاج قرحہ کا کرنا لازم ہے کہ اگر مزاج مین عضو کے رطوبت زیادہ
ہو اور قرحہ زیادہ مرطوب نہو فقط خشکی پیدا کرنی تھوڑی سی کافی ہے جو پہلے درجہ مین ہو اس سے کہ مرض کو طبیعت عضو سے زیادہ
ابعد اور مخالفت نہین ہے اور اگر مزاج مین عضو کے یبوست ہو اور قرحہ کے مزاج مین رطوبت شدید ہو اوسوقت ایسی دوا جسکی
تجفیف دوسرے خواہ تیسرے درجہ کی ہو مستعمل ہونی چاہیے تا کہ قرحہ کا مزاج بطرف مزاج عضو کے آجاوے اور اگر عضو کا مزاج بھی معتدل
ہو اور قرحہ کی بھی رطوبت اور یبوست مین معتدل ہو اختیار دوائے معتدل کا اپنے مقام مین کرنا چاہیے۔ ایضاً تمام بدن کی مزاج کا حال
بھی بروقت علاج قرحہ کے ملحوظ رہے اسلیے کہ اگر بدن مین خشکی زیادہ ہو خواہ رطوبت بدن کی زیادہ ہو اور قرحہ کی رطوبت معتدل
ہو اوسوقت معتدل مجفف کا استعمال کرنا چاہیے۔ اسیطرح اگر بدن مین رطوبت زیادہ ہو تجفیف کی ضرورت ہوگی یا بدن مین خشکی
زیادہ ہو تو علاج مین تجفیف قلیل درکار ہے اور زیادہ کی ضرورت نہین۔ اسی طرح قوت ادویہ مجففہ کا بھی خیال ضرور ہے اس سبب کہ جو
دوائین خشکی پیدا کرتی ہین اور گوشت پیدا کرتی ہین اگرچہ اونسے ویسی خشکی جو اونمین ہے مطلوب نہو لیکن اوسقدر زیادہ استعمال نکیے

جتنی اونکی قوت ہو بہ تاہم ریزش مادہ کو بطرف اوس عضو کے مانع ہوتی ہین جس سے آمادگی گوشت پیدا ہونیکی متوقع ہو جیسے وہ مجففات
جو بغرض انبات لحم مستعمل نہون بلکہ واسطے پیدا کرنے خشکی بشرہ کے استعمال کیجاتین کہ اونمین جلا اور ریم کا صاف کرنا زیادہ مقصود ہوتا ہے بہ نسبت
اون اجزا کے جنکے استعمال سے فقط پپڑی پڑنا خواہ گوشت پیدا ہونا اور مندمل ہونا مقصود ہو — جو دوائین خشکی بدون لذع کے پیدا کرین اونسے
گوشت بھی پیدا ہوتا ہے اور وہ منبت لحم کے اقسام مین داخل ہین — اور جو قرحہ ایسی جگہ ہو جہان گوشت نہین ہے اور اسی طرح جو قرحہ مستدیر
یعنے گول ہو اوسکا اندمال جیسا چاہیے نہین ہوتا — اندرون چشم کے قروح کی دوائین مخلوط بتحالف کے ہمراہ ایسی چیزین بھی ملانی چاہئین جنمین قوت
نفوذ بڑہانے کی خاصیت ہو مثل شہد کے اور وہ دوائین بھی ضرور شریک کرنی چاہئین جو اوس مقام اندرونی سے خصوصیت رکھتی ہون
جیسے مدرات کی شرکت علاج قروح آلات بول مین اور جب ارادہ اندمال کا ہو او وہ قابضہ کے ساتھ دوای لزج اور چسپندہ بھی شریک کرنی
چاہئین جیسے گل مختوم — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ قرحہ کے اچھے ہونے کی بہت سی موانع ہوتے ہین بدترین موانع مزاج اوس عضو کا ہے
جسمین قرحہ پڑا ہے پس عضو کی اصلاح کیطرف توجہ ضرور ہے اور خرابی اوس خون کی بھی مانع صحت قرحہ کی ہوتی ہے جو بطرف قرحہ کے آتا ہو پس
بذریعہ استفراغ او تلطیف اور ریاضت غذا کی خون کو روکنا چاہیے بشرطیکہ ریاضت وغیرہ ممکن ہو — اور اوس ہڈی کا فساد جو قرحہ کے نیچے
واقع ہو اور صدید خواہ ریم بطرف قرحہ کے اوسی ہڈی سے آیا کرتا ہے یہ بھی صحت قرحہ کا مانع ہے اور اسکی مضرت اور کچھ نہین ہے سوای اسکے کہ
اس ہڈی کی اصلاح کیجاے اور ہڈی کو چھیل ڈالین اگر اوسکا چھیلنا منتہی فساد عضو پر ہو خواہ اوس ہڈی کو نکال ڈالین یا کاٹ ڈالین
اکثر احتیاج قرحہ کی معالجہ مین ایسے مراہم کی ہوتی ہے جو ہڈی کی کرچین اور ریزہ خواہ پوست اور جلد کے ٹکڑے جو قرحہ مین ہون اونکو جذب
کرین اور نکال دین ورنہ درستی قرحہ او صحت کو یہ چیزین مانع ہونگی — غذا دینے کی ضرورت بوجہ ابقاء قوت کے ہے اور تقلیل غذا کی بنظر
تقلیل مادہ مدہ کے ہوتی ہے اور ان دونون مقتضی مین خلاف ہے اسلیے کہ زمانہ دراز تک مرض کا رہنا مستدعی تقویت کا ہے اور یہ باستعمال
غذا کے حاصل ہوگی اور مادہ بوجہ غذا و قوتی کے زیادہ پیدا ہوگا اسواسطے ترک غذا کا واجب ہے لہذا طبیب کو لازم ہے کہ اس تناقض
اور اختلاف خواہش مین بخوبی غور اور فکر کرتا رہے اور دیکھے کہ اگر قرحہ کا زمانہ ابتدا خواہ تزید کا ہو اوسوقت مریض کو حمام مین داخل
ہونے دے اور آب گرم اوسکے بدن تک نہ پہونچنا چاہیے ورنہ ایسی شی بطرف قرحہ کے جذب ہوگی جس سے ورم مین زیادتی ہوتی ہے
— پھر جب قرحہ مین سکون پیدا ہو اور ریم پڑ جاے اوسوقت حمام وغیرہ کی اجازت مل سکتی ہے جو قرحہ بہت جلد اچھا ہو کر پھر پلٹتا ہو اوسمین
خوف ناصور پڑنے کا ہے — یہ بھی واجب ہے کہ ہروقت مدہ کا رنگ اور زخم کے مونہہ کو دیکھتا رہے جب کثرت سی مدہ برامد ہو اور غذا میں
کثرت ہوئی ہو وہی زمانہ نضج کا ہے — اب ہم فسخ کا علاج بیان کرتے ہین اور چونکہ فسخ وہ تفرق اتصال ہے جو طول مین عضلہ کے
واقع ہو اور اندر کو غائر ہو اور اجزا زیادہ ہون اور اسی وجہ سے یہ بات ظاہر ہے کہ اسکے علاج مین وہ ادویہ درکار ہین جنکی قوت زیادہ نفوذ بہ نسبت
اون دواؤن کے جو کھلی ہوئی قروح جلدی وغیرہ مین درکار ہوتی ہین اور پھر چونکہ خون کی ریزش ایسے قرحہ مین زیادہ ہوتی ہے اسلیے دوای محلل کی
بھی حاجت ضرور ہے اور یہ بھی واجب ہے کہ اسکی دوای محلل مین زیادہ تجفیف بھی نہو ورنہ جز لطیف کی تحلیل کرکے جز کثیف کو متحجر کر دین
پھر جب محلل کے استعمال سے فراغ حاصل ہو دوای ملحم یعنے گوشت پیدا کرنے والی دوا جو ملطف ہو استعمال کرنی چاہیے تاکہ زمانہ اتصال اور
اور زخم کے بھرنے تک چرک وغیرہ اوسمین رہ نجاے کہ تھوڑی سبب سے متعفن ہو جاے خواہ چرک کی وجہ سے جو گھرائی یا پپڑی پڑی ہو او گھر نہ جاے
کہ پھر از سر نو تفرق اتصال پیدا ہو جاے گا — اگر فسخ زیادہ اندر کیطرف گہرا ہو مقام ماؤف پر پچھنے لگاوین گے تاکہ دوا زیادہ تہ غواص ہو جاے

اگر فسخ اور رض یعنے تفرق اتصال وسط عضلہ کا جو یا تشان ہو خفیف ہو اور بہت گہرا نہو اوسکے علاج مین تنہا فصد کافی ہوتی ہے اور اگر ہمراہ فسخ کی شدخ بھی ہو یعنے ہڈی کا تفرق اتصال جو طول مین ہو اور اجزا زیادہ ہون پہلے شدخ کا علاج کرنا چاہیے تا کہ فسخ کا تعالجہ ممکن ہو پھر ہڈی کا تفرق اتصال یعنے شدخ اگر زیادہ ہو مجففات سے اوسکا علاج کرین اور اگر کم ہو جلیسے کا ٹنے کا جیسا اوسی طبیعت پر چھوڑ دینا چاہیے مگر یہ کہ اوسکا نشان باقی رہنے کا خوف اور متلف ہو یعنے خوف تلف ہو خواہ درد زیادہ پیدا ہو خواہ ہڈی تک پہونچ جانیکی وجہ سے ورم خواہ ضربان پیدا ہونے کا خوف ہو اوسوقت علاج خفیف کا مضایقہ نہین ہے — تدبیر وثی یعنے ٹوٹے ہوئے اور ٹکڑے ہوئے عضو خواہ ہڈی کے بٹھلانے کی تدبیر اوسمین فقط بندش خفیف درکار ہے جس سے درد پیدا نہو اور اوسپر بٹھانے والی دوائین رکھنی چاہیین سقطہ اور ضربہ کے علاج مین فصد جانب مخالف کر اور تلطیف غذا کی درکار ہوتی ہے اور تا زمان صحت خورش گوشت وغیرہ کی ترک کرنی چاہیے اور طلا اور مشروبات جو کتاب سوم مین تحریر کیے جاینگے استعمال کیے جاوین — پھوڑون اور ہڈیون مین جو اور طرح سکا تفرق اتصال ہوتا ہے اوسکا بیان ہم آیندہ کرینگے اور خدا زیادہ عالم ہے

فصل انتیسوین کیّ کی بیان

کی یعنی داغ نہادن کی ہے اور داغ دینے سے بہت بڑا نفع یہہ ہوتا ہے کہ فساد کا انتشار برطرف ہو جاتا ہے اور جس عضو کا مزاج بارد ہو گیا ہو اوسکی تقویت بھی اس سے حاصل ہوتی ہے اور جو مادہ فاسد عضو مین ٹھہرا ہو اوسکی تحلیل ہو جاتی ہے اور خون کسی طرحکا جاری ہو داغ دینے سے بند ہو جاتا ہے — داغ دینے کے واسطے سب دھاتون سے بہتر اور افضل سونا ہے — اور جس مقام پر داغ لگایا جاے اگر ظاہر اور نمودار ہو اوسے دیکھکر اور موقع اور محل دریافت کرکے داغ لگانے کا استعمال کرینگے اور اگر وہ مقام ظاہر نہو بلکہ غائر اور پوشیدہ ہو جیسے ناک اور مونہہ خواہ مقعد وغیرہ ایسے مقام کو حاجت ایک قالب کی ہوتی ہے کہ اوسپر ابرک اور گیرو سرکہ مین بھگوکر طلا کرکے پھر ایک کپڑا اوسپر لپیٹ کر اوسے گلاب خواہ اور قسم کے عصارات سے تر کرتے ہین اور یہ قالب وس مقام پر لیجا کر اسطرح جیسا کہ کرتے ہین کہ موضع ماؤف جہان کی کا استعمال منظور ہے اس سانچہ کے مونہہ مین سما جاے بعد اسکے داغ کرنیوالی شے اسکے سوراخ کیطرف سے اوس جگہہ پہونچاتے ہین ایسی احتیاط سے فائدہ یہ منظور ہوتا ہے کہ سواے مقام ماؤف کے اور جگہہ اذیت داغ دینے کی نہ پہونچے اور خصوصاً جسقدر آلہ داغ لگانے والا سانچے کے دور ولنبا باریک تر ہو اوسوقت سانچے کی دوڑ ذنکو گرانا چاہیے — کاوی یعنے داغ لگانے والا اسکا خیال ضرور رکھے کہ داغ کی اذیت ٹھیک ٹھیک پہونچنے پاے اور نہ رباطات اور اوتار کو کچہ گزند اسکا پہونچے اور اگر داغ واسطے روکنے خون کے ہو چاہیے کہ قوی تر داغ لگاتے تا کہ خشکریشہ کیواسطے عمق اور ثخن پیدا ہو کہ بسرعت گر نہ پڑے کہ اگر یہ خشکریشہ گر پڑیگا آفت عظیم برپا ہوگی بہ نسبت اوس آفت کہ جو پہلے نزف الدم کی وجہ سے تھی — اگر کسی گوشت فاسد کی جہت سے داغ لگایا جاے اور صحیح جگہہ دریافت کرنا منظور ہو تو اوسکی شناخت یہی ہے کہ جہان پر خشکی کا اثر ہو اور درد معلوم ہو اوس مقام کا گوشت فاسد نہین ہے اور بیشتر ہمراہ گوشت فاسد کے نیچے کی ہڈی بھی داغ لگائی جاتی ہے یعنے جسقدر گوشت ٹھہرا ہو اہے تا کہ جمیع فساد از سر جا تا رہے — اگر یہ ہڈی مثل سر کی ہڈی کا ہو زیادہ گرمی آگ کی نہ پہونچانی چاہیے تا کہ دماغ مین جوش پیدا نہو اور نہ حجاب وغیرہ مین تشنج واقع ہو اور پورا داغ ایسے مقام پر کچہ اندیشہ کی بات نہین ہے

فصل تیسوین درد مین تسکین پیدا کرنیکا بیان

جن اسباب سے درد کی پیدایش ہو اونکا انحصار دو قسمو نمین ہے یا مزاج مین دفعۃً تغیر پیدا ہو یا تفرق اتصال عارض ہو پھر یہ بھی بیان ہو چکا ہے کہ تفصیل ان اخیر اسباب کی بھی یہی ہے کہ ایک کیموس گرم خواہ سرد خواہ یا لبس یا مادہ پیدا ہو خواہ بھی کوئی ہوا کوئی ریح یا ورم پیدا ہو اور تسکین وجع کی تدبیر مخالفت سے انھین اسباب کی ہوتی ہے اور مخالفت اسباب کا بھی جو طریقہ ہے وہ بھی بخوبی اوپر بیان ہو چکا — اور

یہ بھی معلوم ہو چکا کہ سوء مزاج یا ورم خواہ ریح کا معالجہ کیونکر کرنا چاہیے اور جو وجع شدید ہو وہ اکثر قاتل ہوتا ہے اور کبھی پہلے پہل یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ بدن سرد ہو جاتا ہے اور ایک لرزہ و اختلاج سی پیدا ہوتی ہے کہ اوسکی وجہ سے نبض صغیر ہو جاتی ہے ۔ دلیل اسکی یہ ہے برودت کا اسقدر غلبہ بدن پر ہوتا ہے اوسکے سبب سے حرارت غریزی اور اصلی کی برپا کرنے سے استغنا ہو جاتی ہے بعد ایسی حالت کے مریض کی موت واقع ہوتی ہے ۔ تمام اشیا جو کہ دردون مین تسکین پیدا کرنیوالی ہین یا مزاج کو بدل دیتی ہین یا مادہ کو تحلیل کرین خواہ مخدر ہون اور تخدیر یعنی سُن کر دینے سے درد زائل ہو جاتا ہے اسلیے کہ عضو کی حس باطل ہو جاتی ہے اور حس کا بطلان مخدر سے دو جہت سے پیدا ہوتا ہے ۔ بوجہ افراط تبرید کی خواہ ایک قسم کی سمیت سے جو خلاف قوت عضو اوس وقت کی دوای مخدر مین ہوتی ہے اوسکی وجہ سے بطلان حس پیدا ہوتا ہے ۔ ادویہ مرخیہ اور ڈھیلا کرنیوالی دوائین بھی کچھ ایسی ہین کہ تحلیل باسانی پیدا کرتی ہین جیسے تخم شبت یعنی سویا اور تخم کتان اکلیل الملک بابونہ تخم کرفس بادام تلخ اور جو درجہ اول درجہ مین گرم ہو خصوصا اگر اوسمین چسپیدگی بھی ہو جیسے صمغ آلو اور نشاستہ اور سپیدہ زعفران لادن خطمی حماما کرنب شلجم اور انکا جوشاندہ اور چربی اور زوفای رطب اور روغن جو ادویہ مذکور سے طیار کیے جادین اور ادویہ مسہلہ اور مستفرغہ کیسی ہی کیون نہون اسی قسم مین داخل ہین لیکن مرخیات کا استعمال بعد استفراغ کے کرنا لازم ہے اگر ضرورت استفراغ کی ہو تاکہ جو مادہ بطرف عضو کے گرتا ہے اوسکا انصباب منقطع ہو جاے ایضا ادویہ مرخیہ مین وہ بھی چیزین داخل ہین جو اورام مین نضج پیدا کرین اور ورم کو توڑ دین مخدرات مین قوی تر افیون ہے اور لفاح اور اوسکے بیج اور اوسکی کلی اور اسکے جڑ کے چھلکے اور خشخاش اور بھنگ اور شوکران اور سیاہ تکو جو مخدر ہے اور تخم کاہو اور برف اور آب سرد بھی اسمین داخل ہے اکثر ایک قسم کی غلطی اوجاع کی شناخت مین یہ پڑتی ہے کہ سبب درد کا کوئی امر خارجی ہوتا ہے جیسے حرارت آگ خواہ آفتاب کی خواہ بری طور پر تکیہ لگانا خواہ بُری طرح سے لیٹنا خواہ بیٹھنا خواہ بیہوشی اور سستی کے وقت گر پڑنا کہ واقع مین سبب درد کا انہین سے کوئی امر ہوتا ہے اور طبیب براہ غلط یا بوجہ بے علمی کے سبب مادی اندرون جسم کے طلب کرتا ہے اور اسوجہ سے غلطی پیدا ہوتی ہے اسواسطے واجب ہے کہ پہلے وقوع سے لیکر اسباب کی استفسار کرلیا جاے کہ بعد ازان سبب اصلی کی شناخت پر استدلال بقواعد مقررہ معلومہ کرنا چاہیے ۔ اور یہ بھی پہچان لینا چاہیے کہ اسوقت امتلا اخلاط ہے یا نہین اور درد سے پہلا اسباب امتلا معلوم کی پیدا ہوئی تھی یا نہین اور کبھی سبب درد کا خارج سے بدن پر وارد ہوتا ہے اور بعد ازان بمنزلہ سبب داخلی کے جاگزین ہو جاتا ہے جسطرح کوئی شخص ٹھنڈا پانی پیے اور درد شدید پیدا ہو اطراف معدہ اور جگر مین ۔ اور اکثر ازالہ درد مین امر عظیم کے اس قسم استفراغ وغیرہ کی حاجت ہوتی ہے پس اکثر ایسے درد مین استحمام اور نوم کافی ہے بلکہ سو رہنا نہایت درجہ مفید ہے اور جیسے کوئی شخص کوئی گرم چیز کھانے اور اوسکی جہت سے درد سر پیدا ہو اور درد شدید ہو ایسی صداع کی تدبیر فقط آب سرد سے ہوتی ہے کبھی حبس سے امید زوال وجع کی ہو دیر مین اوسکا اثر ظاہر ہوتا ہے اور مریض بھی اس زمانہ تک متحمل صعوبت درد کا ہو سکتا ہے ۔ جیسے استفراغ اوس مادہ کا جس سے درد قولنج پیدا ہوا ہے اور وہ مادہ لیف امعا مین محتبس ہو رہا ہے اور کبھی دوا تو سریع التاثیر ہوتی ہے مگر اوسمین ضرر عظیم بھی موجود ہوتا ہے جیسے مخدرات کا استعمال وجع قولنج مین ۔ ایسے وقت بنظر بطو اور سرعت اثر کے معالج کو اختیار دوا مین تحیر پیدا ہوتا ہے کہ کونسی دوا کو استعمال کرے ۔ پس چاہیے کہ حدس قوی کے ذریعہ سے دریافت کرے دو مدت مین سے کونسی طولانی ہے ثبات قوت یا زمانہ بقاے یعنی زمانہ بقاے وجع قوت ساقط نہوگی اور درد کا بھی لحاظ کرے کہ زیادہ مضرت بقاے درد مین ہے یا دوای مخدر سریع الاثر سے جو مضرت پیدا ہوگی وہ زیادہ ہے اور پھر جو اصوب ان دونو مین ہے اوسکی تقدیم کرنی چاہیے ۔ اسلیے کہ اکثر بقاے درد کا ضرر یہ ہوتا ہے کہ نوبت بہلاک پہونچ جاتی ہے اور دوای مخدر سے ہلاکت نہین پیدا ہوتی گو اور طرح کی مضرت ضرور ہوتی ہے ۔ پھر مخدر کی مضرت کی تلافی بھی ممکن ہے کہ دو وطرح

ایسی تدبیر صائب علاج کیجاے کہ یہ ضرر بھی مرتفع ہو اور مرض قولنج بھی منحل ہو جاوے۔ باینہمہ ترکیب مخدر اور اوسکی کیفیت تخدیر کا لحاظ کرنا ضرور ہے تاکہ اسہال مخدرات کا استعمال کیا جاے اور جو تریاق اوس مخدر کی مضرت کا ہے اوسکے ہمراہ مرکب کر کے مستعمل ہو لیکن اگر درد میں بہت ہی شدت ہو اوسوقت بدون استعمال مخدر قوی کے چارہ نہیں ہوتا۔ بیشتر بعض اعضا ایسے ہوتے ہین کہ اونکے مخدر کرنے سے کوئی ضرر عظیم بھی پیدا نہیں ہوتا جیسے دانت کہ اگر اوپر دواے مخدر رکھی جاے کچھ ایسا ضرر نہیں ہے۔ اکثر شراب مخدر کا استعمال نجاے اور قسم کے مخدر کے واسطے درد چشم کو بہتر ہوتا ہے بہ نسبت اسکے کہ کوئی دواے مخدر بطور سرمہ کے آنکھ مین لگاتین کہ شراب مخدر کے پینے کا ضرر دیگر اعضا کے ذریعہ سے دفع ہو سکتا ہے۔ ہان مگر قولنج مین اسکا ضرر زیادہ ہوتا ہے اسلیے کہ مادہ وجع کی برودت زیادہ ہوتی ہے اور جمود اور سنگی اوس مادہ مین بوجہ استعمال مخدر کے زیادہ ہوتی ہے۔ ادویہ مخدرہ کبھی درد مین تسکین بوجہ پیدا کرنے نیند کے کردیتی ہین اسلیے کہ نوم بھی ایک سبب ہے منجملہ اسباب کے جو درد کی تسکین مین خصوصاً اگر بھوک کی نیند وجع مادی مین پیدا ہو۔ جو مخدرات مرکب ایسی ہون کہ اونسے تو تسکین کمی پیدا ہو بذریعہ آمیزش اون اجزا کے جو مثل تریاق کے واسطے مخدرات کے ہین ایسے مخدرات کا استعمال اسلم ہے بہ نسبت ایسی مخدرات کے جنکے اجزاے کاسرہ تریاقیہ سے نہون اور وہ اسلم مخدرات جیسے فلونیا اور قرص مثلث وغیرہ لیکن ان ادویہ مرکبہ مین تخدیر کم ہوتی ہے ہان تازہ طیار کیجائین تخدیر قوی پیدا کرتی ہین کی اور کہنہ اور مدت کی بنی ہوئی شاید کسیقدر تخدیر پیدا نہین کرتی اور متوسط درمیان نئی اور پرانی کے اونکی قوت تخدیر بھی درمیانی ہوتی ہے۔ بعض اقسام کے درد ایسے ہوتے ہین کہ باوجود شدت وجع کے علاج اونکا آسان ہوتا ہے جیسے ریحی درد کہ بیشتر گرم پانی کا گرانا مقام درد مین کافی ہوتا ہے اور فوراً درد مین تسکین پیدا کرتا ہے لیکن اس تدبیر مین خطرہ بھی ہے کہ اکثر سبب درد کا ورم ہوتا ہے اور طبیب ریحی گمان کر کے آب گرم کا نطول کرتا ہے اوسوقت ضرر عظیم پیدا ہوتا ہے۔ پھر ریحی درد کو بھی کبھی نطول آب گرم مضر ہوتا ہے جب اتنی گرمی نہو کہ ریح کی تحلیل کر سکے بلکہ اوسکا حجم پھیلا دے کہ درد مین اور شدت ہو جاتی ہے۔ تکمید یعنے سینکنا بھی ریحی درد کا علاج کامل ہے بشرطیکہ ایسی چیز سے سیکین جو خشکی پیدا کرے جیسے باجرہ مگر جو مقام تکمید کا متحمل نہین جیسے آنکھ اوسے کپڑے سے سیکنا چاہیے۔ بعض قسم کی سینک گرم کیے ہوئے روغن سے بھی ہوتی ہے۔ منجملہ قوی کمادات کے یہ ہے کہ آرد کرسنہ یعنے مٹر کا آٹا سرکہ مین پکا کر خشک کرین اور اوس سے پوٹلی بنا کر سینکین۔ اور اس سے ضعیف یہ ہے کہ بھوسی سرکہ مین پکا کر بدستور سابق استعمال کرین۔ نمک کی سینک سے بخار مین لذع پیدا ہوتی ہے۔ اور باجرہ نمک سے بہتر ہے اور اثر مین ضعیف ہے۔ کبھی پانی سے بھی اسطرح تکمید کرتے ہین کہ مثانہ مین آب گرم بھر کے اوس سے چھوتے کو مقام درد پر رکھتے ہین اور یہ طریقہ سلیم اور نرم ہے۔ مگر اسکا بھی ضرر وہی ہے جو نطول آب گرم کا اوپر بیان ہوا جسوقت شناخت وجع ریحی اور ورمی کی نہ کیجاے۔ مجملہ اوسی کسی بھی فائدہ تکمید کا حاصل ہوتا ہے اور وجع ریحی کی تسکین مین اسکا اثر قوی ہے اور دو مرتبہ کے استعمال سے درد بالکل زائل ہو جاتا ہے مگر اسکا ضرر بھی وہی ہے جو نطول کا ضرر ہے بشرطیکہ ورم زردی ہو۔ منجملہ مسکنات وجع کے مالش نرم وسست کرنی کہ اوس سے ارخا پیدا ہوتا ہے۔ اسیطرح مشہور چربی کی اقسام اور جو روغن کہ اوپر جا بجا مذکور ہو چکے ہین اور مغنی خوش آواز کا گانا خصوصاً گانا جس سے نیند پیدا ہوتی ہے اور مفرحات سے مشغول کرنا بھی مسکن قوی درد کا ہے

فصل الثیر ۲۰ مشتمل خاتمہ کے ہے

اس فصل مین یہ بات بیان ہوتی ہے کہ بوقت اجتماع امراض شروع معالجہ کا کیونکر کرنا چاہیے۔ ہمارا بیان ہے کہ بوقت اجتماع امراض اگر جسمین تین خاصیت مین کوئی خاصیت موجود اوس سے شروع علاج کا کرتے ہین پہلے

وہ مرض علاج مین مقدم کیا جاتا ہے جسکے زوال کے بدون کوئی دوسرا مرض اچھا نہو سکے جیسے اگر ورم اور قرحہ مجتمع ہون اسصورت مین ہم پہلے علاج ورم کا کرتے ہین تا اینکہ وہ سوء مزاج جو ہمراہ ورم کے ہی برطرف ہو جاے - وجہ تقدیم علاج ورم کی یہی ہے کہ تا وقتیکہ ورم باقی ہے قرحہ اچھا نہین ہو سکتا - دوسری یہ بات ہے کہ پہلے علاج اوسی مرض کا ہم کرتے ہین جو دوسرے کیواسطے بمنزلہ سبب کے ہو جیسے اگر حمی سدہ پیدا ہو پہلے علاج سدہ کا کرین اور بعد تفتیح سدہ کے علاج تپ کا کرینگے - اور تفتیح مین سدہ کی اگر حاجت دواے گرم کی پڑے تپ کی خوف سے اوسے ترک نکرینگے - اسیطرح مرض سل مین گو کہ تپ لازم ہوتی ہے مگر ہم منفات کا استعمال کرینگے اور تپ کا لحاظ نہین کرتے - اسلیے کہ یہ بات محال ہے کہ سبب تپ کا مثلاً حمی سدہ مین سدہ اور سل مین قرحہ باقی رہے اور تپ زائل ہو جاے اور ان دونون تپ کا سبب بذریعہ تخفیف کے علاج پذیر ہوتا ہے اور تخفیف سے ظاہر ہے کہ تپ کو ضرر ہے

تیسرے یہ بات ہے کہ تقدیم علاج مین اوس مرض کو ہونی چاہیے کہ جسکی اذیت زیادہ ہو جیسے اگر سوناخس یعنی حمی دموی اور فالج مجتمع ہون ہم پہلے علاج سوناخس کا بذریعہ تطفیہ حرارت خون کے فصد کرینگے اور مبردات جنسے اطفاء حرارت خون کا ہوتا ہے بخوف فالج بارد کے ترک نکرینگے - اگر کوئی مرض اور عرض مجتمع ہو ابتداے علاج مرض سے کرینگے ہان اگر عرض کی اذیت غالب ہو ایسے وقت پہلے عرض کی تدبیر کرینگے اور مرض کیطرف کچھ التفات نکرینگے - جیسے درد قولنج مین مخدرات کا استعمال واسطے تسکین درد کی جو عرض ہے کرتے ہین اگرچہ تخدیر مرض قولنج کو مضر ہے جیسا فصل سابق مین بیان ہو چکا - اسیطرح کبھی ہم فصد واجب مین بخیال ضعف معدہ کے تاخیر کرتے ہین خواہ بنظر اسہال مقدم یا مثلی کے - جو فی الحال موجود ہو تاخیر فصد ہین کردیتے ہین اور بیشتر مطلق تاخیر نہین کرتے بلکہ فصد تو فوراً کردیتے ہین مگر اسقدر تنقیہ جس سے قطع سبب ہو جاے نہین کرتے جیسے مرض تشنج مین تمام اخلاط کا اخراج نہین کرتے بلکہ تھوڑا سا بقیہ چھوڑ دیتے ہین تاکہ حرکت تشنجی سے اوسکی تحلیل ہو جاے ورنہ یہ حرکت اصلی رطوبت کی تحلیل کردیگی - اب اسقدر بیان پر گو کہ مختصر ہے فن کلیات علم طب مین ختم کرکے اسی مقدار کو کافی سمجھتے ہین اور اوسکے بعد ادویہ مفردہ کا بیان دوسری کتاب مین شروع کرتے ہین انشاء اللہ تعالی

تم الکتاب بعون اللہ تعالی والصلوٰۃ علی رسولہ محمد وآلہ اجمعین والحمد للہ رب العالمین

خاتمۃ الطبع نتائج فکر ارجمند مولوی سید محمد علی صاحب خلف الصدق حضرت مترجم جناب مولوی حکیم میر غلام حسنین صاحب

کلیات حمد اوسی حکیم مطلق اور خداے برحق کی درگاہ کے قابل ہین جسنے تمام عالم وعالمیان کا قانون وجود فقط ایک لفظ کن کہنے سے درست فرمایا اور ادنے اشارے مین ہر ایک کے لیے علامات ہستی بود اپنی اسباب قدرت سے آشکار فرمائی بھلا عاجز بندے اور بزبان مخلوق سے اوسکی قدرت نمائی اور عالم آرائی کی مدح بجز آیہ دانی ہدایہ تبارک اللہ احسن الخالقین تلاوت کرینگے اور کیا ہو سکے - بعد حمد کے طیب اور پاکیزہ پاکیزہ سلام اور روز روز کے کلمے درود اعلیٰ سے اعلیٰ ثنا و نعت کے فقرے اون بارگاہون عرش جاہون مین نذر کرنی باعث حفظ صحت ایمان ہے جن نفوس قدسیہ ذاتی صفات نے بیرون اور سچے معالجون سے ہم سب کے ضلالت اور ہلاکت کے محرق تپون اور حاد بخارون سے بچایا صلوات اللہ وسلامہ علی نبینا محمد المصطفے وآلہ المجتبی - ہر ایک صاحب فہم و کیاست کے نزدیک یہ بات مسلم ہے کسی ممدوح کا مرتبہ بہت بلند ہو یعنی جسکی تعریف لکھنی منظور ہو آدمی ہو یا اور کوئی شی موجودات عالم سے تو مداح کو کوئی چارہ نظر نہین آتا اور اوسکے اوصاف اوس ممدوح کے کبھی نہین کہہ سکتا بجز اس کے کہ میرے ممدوح کا رتبہ عالی ہے اور ماکسی جا نتا اور سا وسکی مقام رفیع ایک عالم پہچانتا ہے مثلاً شیخ الرئیس ابو علی بن عبد اللہ بن سینا جیسا فیلسوف اعظم اور دستیاب ہے مطلوب روان جالینوس کا سا حکیم و یگانہ عالم ہے اوکی یہ کتاب قانون الطب فی الواقع فن طبابت کے علم اور مضبوط قانون ہے کہ آجتک اوسیکے ایک بھی دفعہ و اور فی سے اوسی قاعدہ کوئی کونسل اطبا اور پارلیمنٹ حکما منسوخ نکرسکے پس ایسی کتاب اور ایسے مصنف کی جسقدر تعریف کیجائیگی کم ہوگی لہذا اوس سے گریز ہی کرنا اور کلمات عجز و اعتراف زبان پر لانا خوب ہے - یہ تو سب کچھ ہے لیکن اوس کتاب کا عربی ہو

سے اور عربی بھی ایسی دقیق جسکا لکھنے والا جناب شیخ سا محقق فرد زمانہ و مدقق یگانہ آفاق ہے اسوجہ سے کتاب مذکور کا فیض و فائدہ اب تک اونہین لوگون مین محدود
رہا جو کمال اور مہر و کتابی عمر ہوتے چلے آئے اور ذی استعداد متوسط درجہ کے طبیب بہرہ یابی سے محروم ہی رہے اگرچہ علامہ محمد اکبر ارزانی نے فن طب کی بہت کچھ ارزانی فرمائی
اور فارسی زبان مین کثرت سے تالیف و تصنیف کی پھر بھی بسبب سو اجناس کی گرانی باقی رہی علی الخصوص ہم لوگ اردو زبان والونکے لیے تو حساب
سے سبھی قسمونکا نرخ چڑھا ہوا ہے۔ اس مقام پر ایک فقرہ اسایہ بھی جملہ عرض کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ظاہرا ہمیشہ ایسا ہی کچھ قاعدہ رہا کہ جب ایک مشکل اور
خاص فہم زبان سے کسی علم کا ترجمہ دوسری زبان عام فہم مین ہوا تو وہ خاص لوگ علم مذکور کے جاننے والے اپنی اپنی کمال کے عام اور آسان ہوجانے سے ہمیشہ آزردہ
خاطر ہوتے رہے ہین۔ مثلاً جب یونانی سے عربی مین علوم عقلیہ نقل ہوئے تو یونانی والون نے غل مچایا اور دوسری مرتبہ حکیم محمد اکبر پر عربی والون نے حملہ کیا
علی ہذا القیاس اگر اب تیسری نقل و ترجمہ پر طنز و شماتت کی ہووے تو کچھ عجب نہین ہے۔ ہمارے گمان مین شاید بعض لوگونکا یہ خیال صحیح ہو کہ ہر ایک علم جیسا
کچھ اپنی مادری زبان مین سمجھا جاتا ہے غیر زبان مین اسدرجہ کا فائدہ جبھی حاصل ہوگا کہ شخص طالب اوسکا اہل زبان ہوجاوے اور اتنی استعداد بہم
پہونچاوے کہ اوسمین اور زبان والون مین بہت ہی کم فرق ہوسکے۔ لیکن ہر ایک کو اتنی مقدار کا کمال پیدا ہونا سبھی جانتے ہین کہ نہایت دشوار ہے پھر
لینے کی کیا ضرورت ہے۔ بالآخر اگر سچ پوچھیے تو آج کم استعداد والے طبیبون کو درجہ جویائے تحقیق ہین اور انکو زمانہ تحصیل طب عربی کی مہلت نہین دیتا
و نیز قانون پڑھنے والے طالب علمون کو جنھین بروقت مطالعہ شرح وغیرہ دیکھنے کی حاجت ہوتی ہے ایک مژدہ جانبخش اور نوید مسرت افزا سنائی جاتی ہے
کہ قانون الطب سے مسیحا نفس نے قریب نو سو برس کے بعد عربی پوشاک اوتار کر اردو کا گرانبہا خلعت زیب تن فرمایا۔ تفصیل اس خبر مجمل کی یہ ہے کہ جناب
منشی صاحب عالیجاہ رفیع بارگاہ والا حشم عالی ہمم علم دوست ہنر قدر کمال پرور بلند اختر جناب منشی **نولکشور** صاحب مالک مطبع اودھ اخبار دام
اجلالہم و زاد احتشامہ نے محض اپنی دریا دلی و عالی ہمتی اور اولوالعزمی نجوم نگاری اشاعت علوم کے خیال سے عالیجناب معلی القاب جامع عقلیہ و نقلیہ حاوی
فنون طبیہ و شرعیہ اکمل الکملاء عمدۃ العلماء ملاذ الفضلا حضرت الذی العلامہ جناب مولوی حکیم سید **غلام حسنین** صاحب ادام اللہ ایامہ کو
حق ترجمہ و تالیف عطا فرما کر قانون شیخ الرئیس کا اردو ہوجانا چاہا چنانچہ جناب مولانا دام ظلہ العالی نے منجملہ پانچون مجلدات کے سنہ و سنہ مین جلد اول
کلیات و جلد چہارم حمیات بالتمام ترجمہ فرمائین اور جلد سوم یعنی معالجات اوس زمانہ مین ناقص رہ گئی جو اب بعون اللہ جلد تر پوری ہوجائیگی
ترجمہ کی عمدگی اور خوبی لکھنے کیا ضرور ہے عیان راچہ بیان ناظرین خود ہی معترف اور ثناخوان ہونگے حق یہ ہے کہ جو لشمہ تبدیل لباس کے اوپر لکھی گئی غالباً وہ
پوری اور سچی ہے جناب مترجم کا بیان ایسا بے تکلف اور صاف و پاکیزہ ہے کہ کہین سے بھی ترجمہ کی شباہت معلوم نہین ہوتی گویا بالاستقلال اردو
زبان مین نئی کتاب تصنیف ہوئی۔ ہزار ہزار شکر خداوند عالم کا کہ منجملہ اون مجلدات سہ گانہ کے بالفعل ماہ اپریل سنہ ۱۸۷۸ء مطابق
ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۵ھ مین حصہ کلیات نے اون نئے کپڑون اور تازہ ملبوس کو اور پر زیور طبع سے بھی اپنے آپ کو آراستہ و مزین کر لیا اور اب ہمہ تن مصافحہ
و معانقہ مشتاقان کے لیے آمادہ اور موجود ہوگیا فللہ الحمد علی ذلک حمداً کثیراً۔ چونکہ اس کتاب کی صحت طبع جناب مترجم دام ظلہ کے متعلق کی تھی اور وقت چھپنے
اس جلد کی جناب ممدوح لکھنؤ مین تشریف نہ رکھتے تھے لہذا جناب منشی صاحب موصوف الصدر دام اقبالہ نے مجکو خدمت التصحیح سے معزز فرمایا اونکے ارشاد
اور حکم کی تعمیل بادل ناچار کرنی ہی پڑی لیکن مجھے اپنی کم مائگی اور بے استعدادی سے یقین ہے کہ اغلاط کثرت سے رہی ہونگے حضرات ناظرین والا تمکین
سے امید رکھتا ہون کہ اونکو بدامن عفو پوشیدہ فرمائین والعذر عند کرام الناس مقبول۔ راقم آثم ذرہ بیمقدار احمد علی گہنگار

حررہ فی الیوم الحادی عشر من الصفر سنہ ۱۲۹۵ھ من ہجرۃ رسول المختار